

سردست ان کے کلام پر ایک مفصل تبصرہ کر سکتے ہیں۔  
 یہ سب سے پہلے ان کا مجموعی کلام دیکھ کر نقاد کو جس اہمیت کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ہے  
 کہ وہ تنبیہ کچھ سوچے سمجھے یہ کہہ دے کہ مرزا نے ایک ہم عصر طبیبیت پائی تھی۔ اور تمام  
 اصناف سخن پر دورے طور سے قادر تھے۔ اسکے بعد فرداً فرداً تمام اصناف کلام کو جانتے  
 سمجھتے تھے شاعر کے مجموعہ سخن میں سب سے زبردست  
 ہے جو اگرچہ ضرورت کے لحاظ سے سب سے  
 جس درجہ جگر کا دی غزلیات میں کرنی پڑتی ہے۔ اس میں کئی بڑی۔ قصیدہ اور  
 گزلیات و مثنوی وغیرہ بھی اگرچہ بڑے پائے کی چیزیں ہیں۔ مگر ان کا نمبر کچھ بعد دیگرے  
 رکھا جائے گا۔ سردست ہم مرزا کی غزلوں پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ مرزا غزل  
 کے رنگ میں کہاں تک کامیاب ہیں۔

چونکہ مرزا کا زمانہ اردو کی شاعری کے سب سے بڑے رکن یعنی دلی سے بہت زیادہ دور  
 نہیں ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے تغزل کے اسلوب پر ایک نظر عمیق  
 ڈال لی جائے۔ کیونکہ یہ ان کے رموز کلام کے انکشاف میں پوری پوری مدد کرے گا۔ اردو  
 شاعری کے آغاز کی تحقیقات اس وقت قطب شاہیوں تک پہنچ گئی ہے اور یہ ظاہر ہو چکا ہے  
 کہ سلطان محمد علی قطب شاہ جو ۱۵۸۵ء میں تخت سلطنت روغن افروز ہوئے وہ اردو میں شعر کہتے تھے  
 اور معانی تخلص فرماتے تھے۔ سبط رح محمد قطب شاہ۔ جہاں شاہ قطب شاہ بھی اردو کے شاعر تھے۔  
 مگر باوجود اسکے کہ انہیں سے بعض کے دیوان بھی دستیاب ہو گئے ہیں۔ اور ان کے زمانے کے  
 دو شعراء مثل ابن نشاطی۔ مولانا دہجی تحسین الدین۔ ملا قطبی۔ جنید می۔ طیبی۔ توری۔  
 قانز۔ شاہی مرزا وغیرہ کی اردو شعر گوئی اور اردو کی تصنیفات کا بھی پتہ چل گیا ہے  
 عادل شاہیوں اور حکومت کے شعراء مشاہیر۔ رسمی۔ نصرتی۔ ہاشمی۔ دولت۔ شاہ ملک۔ شاہ امین  
 وغیرہ کے حالات و تصانیف بھی معلوم ہو گئے ہیں۔ پھر بھی ہم دلی کو کسی ہی کو شاہزادہ  
 اکابر ہر و اول تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ دلی میں جن نے اس ادبی غالب میں ربح پہنکی  
 وہ دلی ہی تھا۔ اور سب سے پہلے اہل دلی نے جس کا اتباع کیا اس کا نعرہ سچا بالکمال کو  
 حاصل ہوا۔ اور اس میں بھی شک نہیں ہے کہ قدامت کی نسبت انہی زبان زبان لوجہ دار۔ زیادہ  
 صاف۔ زیادہ قابل اعتنا۔ زیادہ قابل استناد۔ زبان قابل اعتماد ہے ان کا رنگ تغزل





اپنے دیوان کے دیباچے میں کیا ہے۔ زبان کے علان شاعری میں بھی ندرت آفرینیاں کیں  
صنایعِ بدایع کا استعمال بھی شروع کیا نہ بچپن میں اعضا نہ کر کے اس پھلے پن کو جو قدیم دواوین  
میں پایا جاتا تھا دور کر دیا۔ اور شعر میں جذبات کو اس خوبصورتی اور خوبی سے لکھا یا کہ اکثر  
شعر جذباتِ محبت کی صحیح تصویر بن گئے۔ معنی آفرینی۔ لطیف استعاروں اور تفہیموں سے  
کلام لیکر کلام کو گل گلزار بنایا غرض کہ اپنی سہمی بلوغ سے اس پھلے پن کی وہ آبیاری کی  
کہ اسکی نوید میدگی ہی سے اسکی برآمدی کا پتہ چلنے لگا۔ ہاں اگر کوئی نقصان ہوا تو یہ کہ اور  
صنفوں کے ساتھ ساتھ صفتِ ایہام کا بڑا زور ہو گیا۔ پورے پورے شروں کی بناؤ معنی  
الفاظ پر رکھی جانے لگی۔ اور بعض جگہ فحش لفاظ سے یہی گریز نہیں کیا گیا۔

اسی زمانے کے قریب قریب بلکہ اس سے ملا ہوا زمانہ میر سودا کا بھی ہے کیونکہ حاتم بقول  
صفحہ ۹۶ اللہ اور مرزا ۹۵ اللہ میں فوت ہوئے۔ مگر مرزا کی شاعری کا رتبہ بلا شک اتنا ہے  
کہ ایک ایک لفظ فخر و مہابت کے ساتھ کہہ رہا ہے ع رتبہ شاگردی میں نیست استاد مرا۔ یہی  
سبب ہے کہ شاہ حاتم نے اپنے شاگردوں کی نسبت میں بے حد تشویش و مہابت کے ساتھ مرزا کا نام  
لیا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ میر تقی میر سا بزرگ دست نقاد اگر چہ اپنے تذکرے میں شاہ حاتم کو مر دجاہل  
نہیں لکھتا ہے۔ مگر سودا کو استاد زمانہ اور سرآمد شاعر مانتا ہے۔ اسی سے استاد اور شاگرد  
کا فرق اور زبان۔ ادب۔ اور شعر کی خدمت کا صاف صاف اندازہ ہو جاتا ہے۔

## دیوان غزلیات اردو

اول تو اس زمانے کی روش ہی یہ تھی کہ جو کچھ لکھا جائے وہ اُن جذبات اور داروات  
قلبیہ پر محمول ہو کہ جو دل پر گزریں وہی قلم کی زبان سے ادا ہوں یہی روش اور وقت کے عام  
شعرا کی ہے اور غیر مشہور سے غیر مشہور شاعر کے یہاں بھی ضرور کچھ نہ کچھ شعر ایسے مل جاتے ہیں  
جو نشر و نشر نہیں آتے ہیں۔ پھر علی الخصوص ایسے مشہور و معروف شاعر جیسا کہ ایک زمانہ لوہا  
مانے ہوئے ہے۔ اُن کا کلام کیونکر دارواتِ قلبیہ سے خالی ہو سکتا ہے۔ سر سے پاؤں تک  
جذبات ہی جذبات۔ اور ادھر سے ادھر تک داروات ہی داروات ہیں۔ ہاں کیا خوب  
کہا ہے۔

اتنا تو فیضِ عشق سے کابل ہوا ہوں میں سرے لگا کے پاؤں تک دل ہوا ہوں میں

مگر ہل فارس کی نکالی ہوئی راہوں سے جدا تو نہیں ہے۔ مگر بھڑکی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندستان کی آب ہوانے بھی اُسپر اچھا خاصہ اثر کیا ہے۔ اسپر بھی وہی حسن و عشق کی رنگین حکایات ہی عاشقانہ شکایات۔ وہی غمب ہجر اور روز وصال۔ وہی وصل کی خوشی اور جدائی کا ملال۔ عشقون کی ستم رانیانِ عشاق کی پریشانیان۔ رقیبوں کا فائز اطرام ہونا۔ اور اپنا محروم و ناکام ہونا۔ غیون و فزاد کی سی تقدیریں۔ مانی و ہسزا کی کھینچی ہوئی تصویریں۔ یوسف و زلیخا کا حال۔ شیرین و لیسے کا جلال۔ عیسیٰ کی فریاد قمری کی افتاد۔ رندوں اور وحشیوں کے کارنامے۔ چارہ گردن اور دوا غظون کے عصا اور عمامے جب کہ نظر آتے ہیں یہ سب کچھ ہے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ ایک بہت ہی بھولا بھالا آدمی باتیں کر رہا ہے۔ ذرۃ بھر اپنا حال نہیں چھپاتا۔ جو کچھ دل میں ہے وہی زبان پر ہے۔ بناوٹ و تکلف۔ تصنع۔ آدر و نام کو بھی نہیں بعض جگہ ایسا ہے کہ باتیں بات نکلنے میں۔ مگر وہ بھی سادی کچھ شیرین کچھ پھیکی۔ کلام میں عشق۔ جذبات میں گہرائی کہیں نام کو بھی نہیں۔ جذبات سادہ کے علان تصور کے مضامین بھی ہیں۔ مگر اکثر جگہ بڑھکر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یا کوئی صوفی حقایقِ معنی سے بیان کر رہا ہے۔ اور یا کوئی داعظ منہر پر وعظ کہتا ہے۔ یا کوئی مناجاتی سرسجدہ ہو کر خدا سے کچھ التجائیں کر رہا اور گڑا گڑا کر دعائیں مانگ رہا ہے۔ میں ان سب کی مثالیں بیکرا سمجھ کر نہیں دیتا۔ ورنہ اُنکا دیوان کا فی طور پر میرے دعوے کی تصدیق کرنا۔ وہی ہی کی طرح اُنکے معاصرین مثل سرکج دھنی اور داؤد وغیرہ کا کلام بھی۔ صاف صاف اور سادہ سادہ آدر سے سبراؤ سنترہ ہے۔ صنعتون۔ ذومعنی لفظون سے پاک۔ یون سمجھے کہ ایک صاف جھٹیل میدان ہے۔ جہیں گردوغبار کا کہیں نام بھی نہیں۔ ہاں اگر کوئی بات آج کے نقطہ نظر سے جدا ہے تو یہ ہے کہ اکثر ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں جہاں متر و کسے درجہ سے بھی کہی جاسکتے ہیں۔

اسکے بعد دو سرا درودہ ہے حسین شاہ حاتم شاہ مبارک آبرو۔ مرزا مظہر جان جاناں شرف الدین مضمون یقین۔ اور تا بان ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے حقیقت میں اردو شاعری کی داغ بیل ڈالی اور جنکو دلی اور ملی کے معاصرین ہی کے برابر جسدہا جاسکتے ہیں۔ اس لئے کہ ان حضرات نے زبانِ اردو کو صاف بھی کیا۔ اور سہمین سے اپنے پیشرووں کے استعمال کیے ہوئے وہ الفاظ بھی نکال ڈالے جو بوقت کے مذاق سیکم پر گہراں گزرتے تھے۔ یا جنہیں زکینت یا بھاشا کا اثر زیادہ تھا۔ اور سب سے زیادہ سہمین شاہ حاتم نے حصہ لیا جسکا ذکر انہوں نے

ظالم میں کہہ رہا تھا تو اس خون سے درگزر  
گو نہ دے شیشہ گردن کے ٹکڑے مجھے  
سودا کا خون ہے یہ چھپا یا بچائے گا  
خون دل سے تو مرا جام ہے معمور  
درستہ سنتے ہو سودا کا خدا حافظ ہے  
عشق کے ہاتھ سے رہتا ہے یہ رنجور  
سودا سے یہ پوچھا میں دل میں بھی کیوں  
وہ کر کے بیان اپنا روادار بہت رویہ  
دیر حرم کو دیکھا اللہ سے فضولی  
یہ کیا ضرور تھا جب ل کا مکان بنایا  
تجھ بن عجب معاش ہے سودا کا اندون  
تو بھی ٹنگ اسکو جا کے ستمگار دیکھنا  
جب ہوئی ہے قابل شمشیر کمر  
چھاتی پہ میری مرہم زنگاری رہا  
بے حرم و گستاخ اجل عاشق  
مذہب میں تھے صواب دیکھا  
سودا پھر آج میری آنکھیں بھرا بیان  
عالم کے توبہ میں کل کچھ بھی رہ گیا تھا  
جب بادہ خون دل ہو تو حیرت کجا  
اس جہنم میں جب تلک ہم نشہ سی ہیں  
دہر بانٹے تھا متاع دو جہان لے سودا  
شکل بٹے کا پھر تو بھٹا ناہجان کو  
آہ و فغان کی آج جو آتی نہیں صدا  
تو جہان میں لے گل گلزار کیا ہے غم  
غیر دیکھو دیکھ بیٹھے ہوے بزم میں تری  
ہوں تو حیرت راغ راہ ہنر زیر آسمان  
کر قطع ہا شہ پہلے پھر کر کر فو کا  
ناصح جو یہ گریبان تو نے سیا تو پھر کیا

صرف ردیف الف میں سے یہ چند اشعار ایک سرسری نظر میں انتخاب کر کے لکھ دینا  
منو نے کے لئے بہت کافی ہیں۔ اور اگر کہیں پورے دیوان کا انتخاب کیا جائے تو میرے عقیدے  
میں ایک چھوٹا کلیات تیار ہونا دشوار نہیں ہے۔ اسی اندازہ کے لئے مولانا آزاد نے  
آب حیات میں کچھ شعر میرے سودا کے ایسے لکھ دیے ہیں جنکے مضمون قریب قریب ایسی  
ہیں بعض لکھتا ہوں۔

میرے گلامین جس سے گردن شیری ہو فانی کا جہان میں نام نہ لے پھر آشنائی کا

سودا کے دیوان ریختہ میں جذبات عشق کی ایسی ایسی کس تصویریں پائی جاتی ہیں جو بڑے  
 تھوڑے میں تصور کے یہاں بھی نہیں ملتی جیسا دیکھتے ہی دل پر جزو و ملال کی بجلیاں گرجاتی  
 ہیں۔ اور زبان سے بے ساختہ اُن اُن کی صدا نکلتی لگتی ہے۔ اثر و تاثر اُنکے کلام میں  
 لگتا ہی ہے جتنا کہ میر تقی اور میر درد کے یہاں ہے۔ اُن اگر کوئی فرق ہے تو یہ ہے کہ میر کا  
 حزن دیاس کے جذبات کے سواے اور کسی چیز سے سرور کا ہی نہیں لگتے اور سودا کو نسبت  
 مضامین۔ اور شوکت الفاظ۔ ندرت بیان۔ یعنی آفرینی کی طرف بھی اُننا ہی لگاؤ ہے۔ جتنا  
 کہ جذبات کی طرف۔ اُن کے یہاں یہ سب چیزیں ملی جلی ہیں۔ کہیں کہیں صحت و جذبات  
 ہی کی طرف توجہ ہوتی ہے تو اُس وقت میر درد۔ یا میر تقی سے کم نہیں رہتے۔ اسی فرق نے  
 بعض نقادوں کو دھوکا دیا ہے۔ جسکی بنا پر اُنھوں نے کہہ دیا ہے کہ سودا کے کلام میں اتنا درد  
 نہیں ہے جتنا خواجہ صاحب یا میر صاحب کے یہاں ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن  
 یعنی اُن بلند نظر نقادوں سے یہ غلطی ہوئی کہ اُنھوں نے اس بات پر مطلق توجہ نہیں کی کہ  
 مرزا کے یہاں درد کے علان و دوسری چیزیں بھی ہیں۔ اور اسی کثرت و مشاغل نے اُنکے کلام  
 میں کیسا نعت پیدا نہیں ہونے دی۔ در نہ انکا دیوان بھی سرتاپا ایسا ہی ہوتا جیسا کہ میر تقی  
 مرحوم کا ہے۔ تھوڑے سے شعر خنجر لکھتا ہوں۔ دیکھنے والے انصاف کریں گے تو ضرور کہہ دینگے  
 کہ میر تقی۔ میر سوز۔ اور خواجہ صاحب درد کا رنگ ہے۔

اُس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم خزان کا

ہم تو نفس میں اُن کے خاموش ہوئے لے ہم سفیر فائدہ باقی کے شور کا

کہو میں بات بن رو نہیں کی اُس پر اُن نے نہ پوچھا یوں سب کیا ہے ترے ہر بار رونے کا

نہ سمجھ لے تو اب کہ سودا کا، دل نرمی گفتگو نہ سمجھے گا  
 حق کے سمجھانے تو سمجھے تیرے سمجھائے تو نہ سمجھے گا

چشمِ بزمِ بلور بھری کہ میں جو نہ کھت گل پھاڑ کر پرے ابھی گھسے کل جاؤں گا

مجھے تھے ہم جو دوست تھے اے بیان غلط تیرا نہیں ہے جرم ہمارا گستاخان غلط  
ساتی نہ تو سیر چمن کا ہے کیا مزا جانا بغیر بادہ سوے بوستان غلط

ناصح نہ اُسے بک جو میں آگاہ راغش وہ کر چکے ہیں دین دول جان نیا عشق

حسن کے بازار میں کیا ہر جزا شایہ فراق دے کے نقد دل نکر زنا رسو دلے فراق

سنبل و زلف سیہ کاکل و شب چارون ایک غمزہ و ناز و اداج شب لب چارون ایک

کس رنگ میں دیکھا نہ تھے رنگ کا جلوا سب رنگ میں ہے تو بہ ترا جے رنگی

مرغ دل کے جو شکاری ہیں اگر صید حرم بکنے آئے تو خریدیں نہ وہ فراق کے مول  
پوت لیتے ہیں دردیدہ مناک کے مول مرثوہ ترکوتیان لبوں نہ خاشاک کے مول

اس قسم کے بیادون شعرائے دیوان غزلیات میں ہیں۔ اور بعض بعض غزلین ایسی بھی ہیں جو باوجود مشکل میں ہیں ہونے کے از سرنا پاک کیفیات عالیہ میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ غرض کہ ان کی طبیعت ہمہ گیر ہے جسکا جلوہ ان کے دیوان میں اچھی طرح نظر آتا ہے۔ ان اگر ان کے بیان نہیں ہیں تو دوباتین نہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تائید و تذکیر کی پابندی بہت کم کی جاتی ہے۔ کوئی لفظ کہیں نہ ٹٹ ہے اور کہیں بھرا سیکو نہ کرکتے ہیں۔ دوسرے قصوف کا رنگ ان کے بیان بہت ہی کم ہے۔ ان دونوں باتوں کا منہا کچھ تعجب و تعجب نہیں۔ پہلی کمی یعنی تذکیر و تائید وغیرہ کی پر دہا نکرنا تو اس لئے ہے کہ زبان اس وقت تک اس درجہ پر ہرگز نہ پہنچتی تھی کہ قواعد کی حدود میں آجاتی۔ دوسری بات یعنی مذاق قصوف کی کمی بالکل سامنے کی بات ہے سودا ایک ہمشاش مثلث خوش و خرم آدمی تھے قاعدہ کے موافق مذہبیات انکو کچھ بہت زیادہ علاقہ نہو نا چاہئے اور ہننا چاہئے تو اتنا ہی کہ اس میں ادبی طبیعت کا رنگ اصلی فنا نہ جائے۔ قصوف نام ہے دنیا سے قطع تعلق کا یگانوں سے بیگانگی کا۔ اور ابھی یہاں اس کا نام بھی نہ تھا۔ وہ دوستوں۔ ہم جیسوں میں زندگی گزارنے والے تھے اس پر طبیعت قدرتی طور پر شوخ بانی تھی پھر جلال کیوں قصوف کے جال میں

سودا کا لکھن میں اگر تیرہ ہی ہونانی کا لہو میں غرق سفینہ ہو آشنائی کا

میرسہ جہن میں گل نے جو گل جو گل جمال کیا جمال یار نے منہ اسکا خوب لال کیا  
سودا برابر ہی کا تو گل نے جب خیال کیا صبا نے مار تھیں سر اسکا خوب لال کیا

میرسہ لات ساری تو کٹی سنتے پریشان گوئی میرجی کوئی گھر مٹی تو آرام کرو  
سودا سودا تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات اب آئی سحر ہونے کو تک تو کہیں بھی  
اب ذرا مضمون آفرینی کے بھی دو چار شعر دیکھ لیجئے حسین مضمون کے ساتھ ہی ساتھ  
بلند نظری بھی شامل ہے۔

جہاں آسا گیا ہے کارستغا تمام اپنا نکالار و سفید آخربین اس صفحہ پہ نام اپنا  
اگر سمجھو تو خا کستر صبا کے ہاتھ بھی چون میں نہیں گویا زبان شعلہ دون کس کو پام اپنا  
پوچھے ہے پھول پھل کی خبر راجہ خنداب ٹوٹے جھڑے خزان مجھے پھول پھل کے  
غیر و مزدور دون اپنی ہی ذات میں ہیں ہم عیسے جد اکب مسمود جانتے ہیں  
نئے کبسل جہن نہ گل نو دسیدہ ہوں میں موسم بہار میں شاخ بریدہ ہوں  
نا تو ان مرغ ہو نہیں لے رفقا کے ہواز اتنا آگے نہ بڑھو کہ رہا جانا ہوں  
سودا وہ کون سا ہے بھلا اس جہن میں گل ٹھکڑے جگر کے جس کے گریبان پر نہیں

اسی طرح۔ روانی۔ تشبیہات و استعارات۔ لطیف تلمیحات۔ وغیرہ انکے یہاں اپنی اپنی  
جگہ پر موجود ہیں اور اسکے ساتھ ہی شوکت الفاظ اور معانی آفرینی کے وہ فرمان روا ہیں۔ اور  
فرمان روا بھی ایسے کہ معاصرین میں انکا کوئی مقابل نہیں ہے۔ زبان نہایت صاف و سستہ  
ہے۔ حتیٰ کہ بعض شعر دن کو آج کل کے فصیح الکلام شعرا کے کلام میں ملا دین تو شاید یہی مٹی  
بڑا ادیب یہ سمجھ سکے کہ یہ کلام آج کا نہیں ہے۔

اسکے علاوہ سنگلاخ زمیون میں شعر کہنا اور انکو سرسبز کردکھانا بھی سودا کا طرہ امتیاز  
ہے۔ پتھر سے پتھر زمین کو لیتے ہیں اور پانی کر کے بہا دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک بہت  
اور ماہر پیراک دریا کے اوپر سیرتا ہوا چلا جا رہا ہے اور اسکا کف پا بھی تر نہیں ہوتا۔ دیکھئے

ہے اس لئے سودا کے قصیدہ دن کی قدر نہونے کے بھی کوئی معنی نہ تھے۔ (۴) چوتھی درجہ یہ ہے اور غالباً سب اوجیہ ہے یہ کہ سودا کے قصاید میں ہجیات بھی شامل ہیں۔ اور ہجو کا مشہور نمونہ ایک مسلم اور بدیہی بات ہے۔ پھر ہجو بھی سودا کی کمی ہوئی ہجو۔ حسین۔ نہریت۔ ہتھنزا۔ مسخر۔ حتی کہ فحش سے بھی احتراز نہیں۔ خود نقال بنے ہیں اور اسی بھیس میں جسکو چاہا ہے شہداء بنا کر رکھ دیا ہے۔ اسی لئے عوام و خواص کو ان سے دلچسپی ہوئی اور وہ دنیا بھر میں مشہور ہو گئے۔ در نہ حمار کے قصاید خواہ کیسے ہی بلند کیوں نہون اس قدر مقبول اور مشہور نہیں ہو سکتے مگر کوئی میں اگرچہ سودا کا درجہ عرفی اور انوری کا سا ہے۔ پھر بھی قصاید میں انکار رنگ دنیا سے جدا بلکہ دیون کہے کہ انہی دنیا ہی جدا ہے۔

وہ جس کی طرح کرتے ہیں تو اس شان سے کہ جو خیال یہ بیان کرتے ہیں نہ سب بلکہ ان سے کچھ زبان مدح میں نظر آنے لگتی ہیں۔ خیال کی بلندی میں الفاظ کی شوکت۔ مضامین کی برجستگی اور تلاش۔ تشبیب کا اٹھان۔ ندرت آفرینی یہ سب چیزیں ملکر یہ معلوم انکے قصیدہ دن کو کہان سے کہان ہو چکا دیتی ہیں۔ اور وہ کچھ سے کچھ بجاتے ہیں۔ اسکے بعد سب بڑی خوبی مخلص اور گریز میں دکھی جاتی ہے۔ وہ بھی انکے یہاں اسی درجہ کی ہے جس درجہ میں ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ سودا کے چند قصاید سے کچھ مخلص جگر نہونے کے طور پر پیش کر دوں۔ پھر سوچتا ہوں کہ کلیات پر لکھنے والوں کے سامنے ہے وہ خود ہی سمجھ لیں گے۔ دعا کے ساتھ اختتام بھی قصیدے کی خوبی کا ایک اہم جزو ہے سودا اسکے بھی مشاق ہیں۔

سودا کے بعض قصیدے ایسے بھی ہیں جہاں انھوں نے تمہید اور تشبیب سب کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اور سرے ہی سے مگر کوئی آغاز کیا ہے۔ مگر پھر بھی قصیدے کی آن بان کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

## ہجیات

ہجیات کا بڑا حصہ قصیدہ دن اور محسن مسدسون وغیرہ میں شامل ہے۔ لہذا نتیجہ ہی نکلتا ہے کہ قصیدے اچھے ہیں تو ہجو بھی وہی شان رکھتی ہوگی۔ مگر قصاید کی پابندی کو ہٹا کر دیکھا جائے تب بھی کہا جاسکتا ہے کہ ہجیات کا دفتر گوائے حرفین کے لئے کتنا ہی دل آزار ہو اور وہ انکے لکھنے سے کیسے ہی اخلاقی مجرم بنے ہوں۔ مگر آج ہمارے لئے وہ ایک عجوبہ روزگار ہے کم نہیں

اچھتے۔ اور یوں تو پھر زمانہ کی ہوا بھی تھی۔ دھونڈھنے والے دھونڈنے بیٹھتے ہیں تو اس تکم  
 شعر بھی دیوان سے نکال ہی لیتے ہیں۔ مگر اسکو اُنکے کلام کی خصوصیات میں داخل نہیں کر سکتے  
 البتہ شعر کو ایہام وغیرہ کی مددوں سے بچا کر انھوں نے اتنا صاف کیا ہے کہ وہ اُنکے لئے مخصوص  
 چیز بن گئی ہے۔ ہندی کے کڈ مہب اور بے چوڑا الفاظ کو اردو کے ساتھ ایسا ملا دیا ہے کہ  
 زمانہ گزر گیا۔ روشن بدل گئیں۔ مذاق بدل گئے۔ مگر آج بھی وہ جوڑ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے۔  
 تمام کلام نہایت سنگین اور ٹھوس ہے۔ اور اس میں معنی آفرینی استعارات و تشبیہات کی گل کاریاں  
 ندرت پر ندرت کا کام دیتی ہیں۔

## مدحیات

مدحیات میں زیادہ تر قصاید ہیں بعض مثنویاں بھی ہیں۔ قصیدوں کے متعلق سودا کے واسطے  
 اتنا لکھا جا چکا ہے کہ زمانہ اس کا معترف ہے۔ اور اس میں اب اگر کچھ لکھنے کی گنجائش ہے تو  
 یہ ہے کہ لکھا جانے کے میر تقی میر اپنے تمام معاصرین سے اُنکے قصاید پر بڑھے ہوئے ہیں تو کیوں  
 ہیں۔ اور ان میں کونسا ایسا جادو ہے کہ جو ادیب اُٹھتا ہے وہ یہی کہتا ہوا اُٹھتا ہے کہ سودا قصیدہ  
 گوئی کا وہ مرد میدان ہے کہ اسکا خاک ہندوستان نے جواب پیدا نہیں کیا۔ یہ سب کو معلوم  
 ہے۔ مگر یہ کوئی نہیں بتا سکا کہ اسکی وجہ کیا ہے۔ نظر سمری میں نے جو کچھ اسکی وجہ دریافت  
 کی ہے میں یہ ہے (۱) اُنکے نئے حریف میر تقی میر ہی ہو سکتے تھے۔ مگر میر صاحب قصیدہ گوئی  
 کے میدان میں سودا کے پیش پیش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قصیدہ چاہتا ہے مضامین میں شگفتگی۔  
 الفاظ میں شوکت اور لمبندی۔ خیال میں علو۔ اور ندرت۔ برعکس اسکے میر تقی میر علیہ الرحمۃ۔ قانع تنویر  
 خاموش۔ متا لم۔ پزیرن مزاج۔ پھر جہاں کیونکر سودا کے قدم بہ قدم چل سکتے تھے۔ (۲) دوسری وجہ یہ  
 بھی ہے کہ قطب شاہیوں کے عہد سے دکنی شاعری کا خاکہ تیار ہوا اور اسی پر اردو کی بنا رکھی گئی۔ مگر کئی  
 شخص ایسا نہیں پیدا ہوا جسے صرف قصیدہ گوئی پر توجہ کی ہو۔ سودا پہلے وہ شخص تھے جو اس میدان میں  
 باہر انہماک اور اس لمطراق کے ساتھ وارد ہوئے کہ دنیا انکی شان و شوکت کو دیکھ کر داد دینے پر مجبور  
 ہو گئی۔ اور اسی کا یہ اثر ہے کہ آج تک استاد ماننے پر مجبور ہے (۳) سودا کے قصاید میں سب سے بڑی  
 خوبی یہ ہے کہ جہت سے اور ان اپنے معاصرین یا مستقدمین کی طرح بار بار ایک ہی مضمون کو دہرا کر  
 اور کسی ہوئی بات کو بار بار کہنے کے خوگر نہیں ہیں دنیا کا قاعدہ ہے کہ ہمیشہ نئی بات کی قدر کرتی



## رباعیات

اصناف نظم میں رباعی کی صنف بھی ایک ممتاز اور بلند ترین درجہ رکھتی ہے۔ سبھل نہ سہی مگر پہلے لوگ جیسے غزل کے کہنے میں مہارت حاصل کرتے تھے اسی طرح رباعیات کہنے میں بھی پوری پوری دستگاہ اور شق بہم پہنچاتے تھے۔ علی الخصوص سودا کے زمانہ میں۔ چنانچہ خواجہ میر درد کی رباعیات اسکی شاہد ہیں اسی لحاظ سے سودا کے یہاں انکا نہ پایا جانا کوئی معنی نہیں رکھتا اور گو ان رباعیات میں خیامت یا سردیت نہیں ہے پھر بھی وہ بجائے خود بہت بڑی چیز ہیں جنہیں درحقیہ۔ ناصحانہ۔ فخریہ۔ عاشقانہ اور جو بھی قسم کی رباعیات شامل ہیں۔ اور بعض خصوصیت کے ساتھ قابل دید و داد ہیں۔

## تضمین و گروہ بند

تضمین و گروہ بند میں سودا کو خاص ملکہ ہے۔ اور انھوں نے جو تضمین لکھی ہیں وہ بے مثل اور لاجواب ہیں۔

## مرثیے اور سلام

مرثیے اور سلام کی ترقی دیکھ کر آزاد نے یہ لکھ دیا ہے کہ انکا ذکر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر میں نے سودا کے مرثیوں کو ایک ایک حرفت کر کے پڑھا مجھے تو ان کے ایک ایک مرثیہ سے عقیدت ہو گئی کیونکہ میں نے ہر ایک غور کیا اُنکے ہر مرثیہ سے خلوص کی بو آ رہی ہے اور اسی خلوص نے ہر شعر ہر مصرع بلکہ ہر لفظ میں نشتر پوشیدہ کر لیے ہیں۔ وہ مسدس کی صورت میں نہیں ہیں مگر اس سے کیا ہوتا ہے جیسے میں بہت خوب ہیں۔ مولانا آزاد نے دے دے الفاظ میں یہ بھی کہا ہے کہ ان کے یہاں اس صنف میں غلطیاں ہیں۔ مگر میں نے تو جیسے انکے دوسرے کلام کو پایا اسی طرح انکو بھی اسکی انکار نہیں کہ غلطیوں سے وہ پاک ہیں۔ مگر سچ یہ ہے کہ جنگو آزاد نے غلطیاں کہا۔ اور جنہیں میں آج فرد گزشتہوں کے نام سے سو سو کمرون وہ فرد گزشتہین جنہیں بلکہ اس زمانہ میں اتنی چھان بین بھی نہ تھی اور اگر تھی تو وہ ان غلطیوں کو غلطیاں نہ جانتے تھے۔

ہے۔ اُنکی گھٹی ہوئی ہر جھوٹ ایک تیز نلوار کی مانند ہے اسکا وار کبھی اوجھا پڑتا ہی نہیں ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ جب وہ وار بھر پور پڑتا ہے تو کام کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ برقِ خاطر ہے کہ جہاں گرتی ہے میدان کے میدان کو جلا کر خاک سیاہ کر جاتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جویات میں طمن۔ طمن تر شینج۔ پھبتی۔ فقرے۔ آوازے سبھی کا ملاؤ ہوتا ہے۔ پھر خصوصیت سے اُس شخص کے یہاں جو ان سب چیزوں کے ہتھمال پر صیغے طور سے قادر بھی ہو۔ میرے خیال میں وہ عرب کے امراء الفیس۔ فارسی کے سوزنی اور شفا فی۔ عالی۔ اور روما کے جو دنیا پس ایسے مشہور جو گوئے کی صورت میں کم نہیں ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ ان کا یہ حربہ صرف انسانوں۔ یا محض اپنے معاصرین ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہکا بھکا ہر جگہ اُنسی خوبی سے کرتے ہیں جیسا کہ مخصوص جگہوں میں۔ کہیں کسی لڑکی کو عرق شرم میں غوطے دے دے۔ اور کہیں کسی گھوڑے کو گدانا بنا کر رکھ دیا ہے۔ یقیناً روزگار اُن کا قصیدہ اس کا ایسا شاہ ہے جسکے دیکھنے کے بعد کہنا پڑتا ہے کہ جو کوئی سودا کے لئے پیدا ہوئی تھی اور سودا جو کوئی کے لئے۔

انشائیہ طبع وہ قابل ہوں یا نہ ہوں۔ اور اتنی زبانوں پر انکو عبور ہو یا نہ ہو۔ مگر یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ انشا کی طرح بے مسمی جویات۔ یا بھکڑ وغیرہ کہہ کر یہ کہنے کے مستحق نہیں ٹھہرتے جیسا کہ انشا کی نسبت کہا گیا ہے کہ اُنکی شاعری کو ظرافت یا تشبیہ نے تباہ کر دیا۔ بلکہ برعکس اس کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جس صنف سخن میں کچھ کہتے ہیں ایسے پورے پورے اہل معلوم ہوتے ہیں۔

## ثنویات

سودا کی ثنویات اگرچہ ۲۴ ہیں اور یہ تعداد ایسی ہے کہ کوئی نقاد اسکو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جہاں جہاں اُنکے طبیعت کے دریائے زخار میں روانی پیدا ہوئی ہے وہاں اُنہوں نے تخیل کا طوفان بپا کر دیا ہے جس سے اُنکے قادر الکلامی کی توثیق ہوتی ہے مگر سچ پوچھئے تو وہ اُنکے قصائد کے سامنے کوئی بڑا درجہ نہیں رکھتے۔ اور گلزارِ نسیم۔ یا میر حسن۔ شعلہ عشقِ نذر عشق۔ ثنوی قلم وغیرہ کے مقابل میں نہیں لائی جاسکتیں اور یوں تو کمال کے کلام کا ایک ایک حرف اور اسکا کمال ہی ہے پھر بھی انہوں نے بعض ثنویوں میں بڑے بڑے کمال دکھائے ہیں اور انکو اُنکے دامن کمال سے علیحدہ نہیں کہا جاسکتا۔

کہ یہ صفت ہمارے نزدیک غلطی ہے ممکن ہے کہ خود سودا کے نزدیک صحیح ہو۔ اور یا ہم نہ سمجھ سکے ہوں اور کوئی سمجھ لے۔

ترتیب کے لحاظ سے یہ موجودہ صورت بہت بہتر ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اس طرح سے اب تک کمین یہ کلیات طبع نہیں ہوا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ جو چیز آپکو دھونڈنا ہو فوراً نکال سکتے ہیں اور ایک ہی قسم کا تمام مواد ایک جگہ جمع مل سکتا ہے ورق گردانی کی ضرورت نہیں ہے کتابت میں بھی خصوصیت سے توجہ ہوئی ہے۔ حاشیہ جو قدیم زمانے کا طریقہ تھا بالکل نکال دیا اسی لئے اسکی دو جلدیں کر دی گئیں کیونکہ ایک جلد بہت ضخیم ہو جاتی۔ بہر حال جس صورت میں یہ پیش کیا گیا ہے غالباً بہترین صورت ہے۔

---

عبدالباری آسی

## متفرقات

متفرقات کلام میں :- دہوضف - لغزیات مناظر فطرت اخلاقیات وغیرہ سبھی کو شامل سمجھئے  
مگر سب میں سودا کا کمال نظر آتا ہے۔ مگر دیوان فارسی کو میں کوئی درجہ نہیں دے سکتا آزاد مرحوم  
نے اسے صائب کا رنگ بتایا ہے مگر شاید یہ خیال دہم کی حد سے آگے نہیں بڑھتا۔ انکا فارسی  
کلام فوضفون سے زیادہ دقیق نہیں ہے۔ اور اس بارہ میں میں مصحفی کے اس قول سے بالکل اتفاق  
ہے۔ آخر آخر خیال شعر فارسی ہم پیدا کر دے۔ مگر از غنم و عقلش این امر بعید بود کہ کر دے مگر بہر صورت یہ  
بھی ایک کلام ہے۔ اور انکے زور طبع کا نمونہ ہے۔ انھوں نے اس دیوان کی تشریف لیں لکھنؤ کے قیام کے  
زمانے میں کہی تھیں۔ اور ردیف دار کے داخل دیوان اردو کر دی تھیں۔ جبکہ مصحفی نے لکھا ہے  
کہ یہ انھیں کی ایجاد ہے۔

اس قدر وضاحت کے بعد یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ سودا ایک قادر الکلام مستند شاعر تھے اور  
اپنے زمانے کے فخر تھے۔ انکا کلیات جہانک نامھے معلوم ہے پہلے مطبع مصطفائی میں طبع ہوا  
تھا مگر وہ بہت زیادہ غلط ہے پھر بھی رطب یا بن فحش اور غیر فحش کلام کا مجموعہ ہے۔ غالباً اوسے کیوں  
دیکھ کر پہلی مرتبہ مطبع ہذا میں بھی طبع ہوا کیونکہ پہلا چھپا ہوا دیوان نہ صرف حرفت اس سے  
ملتا ہے بلکہ سائز کی حیثیت سے بھی اسیکے برابر ہے۔ البتہ بعد کو ضرورت کا اقتضا سمجھ کر کسی مصحح  
نے علما یا بالاحکم اس میں سے وہ شعر نکال دیے جو فحش اور قابل گرفت ہیں جس دیوان کی تصحیح کا  
مجھے اتفاق ہوا وہ یہی نسخہ تھا جسکو ان کا نٹون سے پاک کر دیا گیا تھا۔

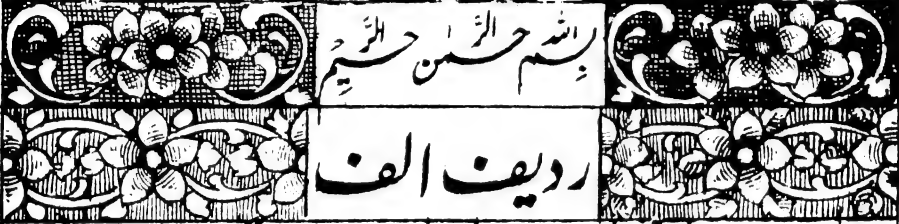
یون تو اب قلمی کنایاں بہت کم ملتی ہیں مگر بعض بعض شعرا کا کلام تو بالکل ہی ناپید ہو گیا ہے  
اور آج اگر ہم کوئی قلمی نسخہ انکا تلاش کرتے ہیں تو سینکڑوں دقتوں کے بعد پتہ چلتا ہے کہ فلان  
صاحب کے پاس ہے اسکے بعد انکے غمزاے سجا اٹھا نا پڑتے ہیں۔ اور پھر بھی اکثر جگہ سے  
انکار ہو جاتا ہے چنانچہ اسکی تصحیح کے وقت انہیں دقتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ بعض صاحبوں  
نے تو بالکل انکار ہی کر دیا۔ مگر مت نہیں ماری اور آخر دو نسخے قلمی۔ ایک مطبع مصطفائی کا مطبوعہ  
ایک قدیم نسخہ کشوری حاصل کر کے اسی سے اس نسخہ کی تصحیح کی گئی ہے۔ تمام نسخوں میں اختلاف  
ہے اور اختلاف بھی بہت شدید۔ اسی لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ جب کو مجھ سمجھی گئی  
دیا ہی بنایا گیا۔ اور غلطی قدیم نسخوں میں بھی موجود تھی اسکو اسطرح چھوڑ دیا۔ اور ترجمہ لیا گیا

طَبِيعًا كَرَامَةً نُوْكَشُوا لِكُنُوزٍ مِّنْ قَبْلِهِمْ هَٰذَا



|  |   |  |
|--|---|--|
|  | ہوا ہے کیا کچھ اہل بیت پر سودا نہ دم مارا<br>خدا بن کون ہے آگاہ آداب محمد کا  |  |
| ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا<br>بڑھے درد حسن صبیح و یلح پر<br>ٹوڑوں یہ آئینہ کہ ہم آغوش عکس ہر<br>بکیں کوئی مرے توجہ اوسپہ دل مرا<br>ہم تو نفس میں آن کے خاموش ہوئے   | موسیٰ نہیں کہ سیر گردن کوہ طور کا<br>جلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نور کا<br>ہو دے نہ مجھ کو پاس جو تیرے حضور کا<br>گو یلے یہ چراغ غریبان کی گور کا<br>اے ہمسفر فائدہ ناحق کے شور کا  |  |
|  | سودا بھی نہ مایہ و اعظ کی گفتگو<br>آواز دہل ہے خوش آئند دور کا  |  |
| ساقی سے کہہ کہ ہے شب مہتاب جلوہ گر<br>رنگ اڑتا ہے دیکھا اسکے تین لالہ خان کا<br>جز جو ہری کیا جانے کوئی قدر جو اہر<br>گانی دی مجھے اون نے دعا غیر نے اسکو<br>زنگینی اشک اپنے پہ حیران ہوں کہ دہن<br>ہے نازداد او سکی میں سوطح کا ہتیار<br>سودا سے کہا کیوں تو ہو ایشق تارک | دے لبمہ پوش ہو کے تو ساغر بلور کا<br>کرتی ہے بہار اسکے تواب کام خزاں کا<br>سمجھے ہے سخن رس ہی سخن میری زبان کا<br>محرم نہیں نادان وہ اس شفاق ہماں کا<br>زنگین نہ کسی رنگ سے ہو آب روان کا<br>قاتل نہیں محتاج مراتب و سناں کا<br>ہر عین سبب ترک کی شاق بیباں کا                              |  |
|  | سکریہ کہا بار اٹھا یا نہیں جا<br>ناطافتی خدے اب ناز بست انکا  |  |
| کعبہ جادے پوچھتا کب ہے چلن آگاہ کا<br>کفر کی میری بخلی ہے نظیر شمع طہ<br>عشق کی بھی منزلت کچھ کم خدائی سخن<br>وزداور ٹھگ ناز رہزن حسن راہ عشق میں<br>عشق وہ گھر ہے جہاں ہفتاد دولت کو راہ<br>کوہ گردی میں عجب عزت برے عزت نشین<br>سمع و گناہ سے سودا ہر تاریکی عقل         | اٹھ گیا جید ہر قدم رتبہ ہے بیت اللہ کا<br>بوجہ ہوں جس بت کو میں اک نور ہے اللہ کا<br>ایک سا احوال یان بھی ہر گلد و شاہ کا<br>نقد جان و جس دل کے دخل کیا نہاں کا<br>تنگ جون دیر و حرم کب در ہر اس نگاہ کا<br>یا زون پر کر خار ٹھلاتا ہے مجھ کو راہ کا<br>شمع کا عکس اسکے عارض پر کلف بزمہ کا |  |

REFERENCE BOOK  
OF FOR CIRCULATION



|   |   |
|---|---|
| <p>مقدور نہیں اوسکی بجلی کے بیان کا<br/>         پردے کو تعین کے در دل سے اٹھائے<br/>         لکھ دیکھ صنم خانہ عشق آن کے لے شیخ<br/>         اس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن<br/>         دکھلائے لیجا کے تجھے مصر کا بازار<br/>         سودا جو کچھ گوش سے ہمت کے سنے تو</p> | <p>ہو شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا<br/>         کھلتا ہے ابھی مل میں طلسمات جہان کا<br/>         ہون شمع حرم رنگ جھمکتا ہے بتان کا<br/>         جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہے خزان کا<br/>         لیکن نہیں خواہان کوئی دان جنس گران کا<br/>         مضمون یہی ہے جرنل کی فنان کا</p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ<br/>         دنیا سے گزرنا سفر ایسا ہے کہ ان کا</p> |  |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>دلا دریاے رحمت قطرہ ہی آب محمد کا<br/>         محمد علم کا گھر ہے علی اوسکا ہی دروازہ<br/>         قد رعناب اپنا خم کیا بہر نماز ادا نے<br/>         زمین و آسمان ہوں کیوں نہ روشن تو اس کے<br/>         کہا پیر خرم دے موجب خم پشت گردون کا<br/>         ادا کسکی زبان سے ہو سکے شکر اسکی نعمت کا</p> | <p>جو چاہے پاک ہو پیر و ہوا صاحب محمد کا<br/>         غلام اسکا ہو تو جو کلب ہو باب محمد کا<br/>         ہوا اسوقت ساجد کعبہ غمراہ محمد کا<br/>         کہ ہے اک پر تو خور رشید صباب محمد کا<br/>         یہ بختی بارکش رہتا ہے اسباب محمد کا<br/>         دو عالم ریزہ چین حق نے کیا قباب محمد کا</p> |
|---|--|



|   |  |
|---|--|
| <p>رطوبت طغ دل میر کی ہے گرداب آتش کا<br/>جہنم سے ڈرا تلکیا ہے میخواروں کو لے لایا<br/>نہ بھونچا میر سے اشک گرم سے آسید بے گان<br/>چمن میں ذکر گراؤں حیرہ گلزار کا آدے</p>  | <p>فسون عشق نے زہرہ کیا ہے آب آتش کا<br/>کہ چوب خشک سے بہتر نہیں کچھ آب آتش کا<br/>بہا خاشاک کے سایہ تلے سیلاب آتش کا<br/>تو ہر بلبل ہو جون پروانہ بھر بیتاب آتش کا</p>  |
| <p>جلاتی ہے جلبریں یارا تبا میخوری سودا<br/>پسے ہیں جام گویا بزم میں جا بآتش کا</p>   |  |
| <p>اسیری کی جو لذت سے بڑا دھبہ شنائی کا<br/>اتما شائے نوا دکھلاتی لے صیاد پر ترے<br/>ہوا جاتی رہی وعدوں ہی میں تنگ شنائی کے<br/>ہر اسے چشم بیمار بتان موزوں سے موزوں ہے<br/>کمال کفر ہے اسے شیخ ایسا کچھ کہ اس بے<br/>عجب قسمت ہماری ہر کہ جسکی شمع الفت سے</p> | <p>ہزار و درم سے ہوا نصیب ملی کا<br/>نگاہ سرمہ سا موجب ہے اپنی بینوائی کا<br/>جواب بھی سو ہو ملکر تو جاڑا ہے دہلائی کا<br/>جو ہر مصرع ہو میل سرمہ دیوان شغلی کا<br/>پرستش سے مرے پیدا کیا جلوه خدائی کا<br/>چراغ دل کیا روشن سو ہے دلغ آشنائی کا</p> |
| <p>عجب شائیکے طالع ہیں کلاس کے اٹھ کی سودا<br/>بڑی ہے کوئی اس زلفت کی موجب رسائی کا</p>   |  |
| <p>گلا لکھون میں اگر تیری بیو شنائی کا<br/>زبان ہے شکر میں قاصر شکستہ بانی کے<br/>دماغ جھڑ گیا آخر ترانہ اسے مزدور<br/>مرے سجد کی دیر و حرم سے گذری قند<br/>کھو نہ ہو بچ سکے دلستا زبان کج<br/>دکھاؤنگا تجھے زباں اس آفت جان کو</p>                             | <p>امو میں عشق سفینہ ہوا شنائی کا<br/>کہ جن نے دل سے مٹایا خلش زبانی کا<br/>چلا نہ پیشے سے کچھ بس قمری خدائی کا<br/>رنگھون ہوں دعویٰ ترے در پہ جہیانی کا<br/>اگر بیان کروں طالع کی نارسائی کا<br/>خلل دماغ میں سترے ہے پارسائی کا</p>                |
| <p>طلب نہ جرج سے کرناں راحت لے سودا<br/>بھرے ہے آپ دہ کا سہ لیے گدائی کا</p>  |  |
| <p>ڈردن ہوں بندہ جائے شہر بندہ ہر تلہ روتے کا<br/>جو نہ کو رادس سے کرتا ہر کوئی بخوار دینکا<br/>سبب اس خیم کا فر کے ہو کیا ہر بار دینکا</p>   | <p>نظر آتا ہے بھرا لکھو نہیں کچھ آثار روتے کا<br/>تو کہتا ہے کہ چپ رہے ہر اد سے ازار دینکا<br/>کہ باندھا صورت زمار اد سے تار دینکا</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>کس سے بیان کیجئے حال دل تباہ کا<br/>جھکو تری طلب ہر یار تجھ کو ہے جاہ غیر کی<br/>دین دل قرار و صبر عشق میں تیرے کھو چکے<br/>زمزمہ پر رکھے ہو تو مرغ چمن کے گونڈی دل<br/>حسن ترے کا اے صنم ہے کہ وہہ نقش آج<br/>وصل بھی ہو تو دل مرا غم کو بھڑکے چر کے</p>   | <p>مجھے دہی اسے جو ہونہی تری نگاہ کا<br/>ابنی نظر میں یان نہیں طور کوئی تباہ کا<br/>جیسے جوابی ہم بچے نام نہ لینے جاہ کا<br/>نالہ کبھی سنا تو کر اپنے بھی داد خواہ کا<br/>تیری ادا پہ شیفہ دل ہے گدا و شاہ کا<br/>یہ تو ہمیشہ ہے رفیق وصل ہے گاہ گاہ کا</p>   |
| <p>سنو و اسنا ہے سینے یہ ادسہ ہوا تو مبتلا<br/>رنگ سے جسکے چہرے کے داغ جگر ہے تباہ کا</p>  |   |
| <p>بھٹنا حضور کھر پہ ہے زلف سیاہ کا<br/>جگر تو اسے چنگ گرا پاے شمع پر<br/>جون سایہ اس چمن میں بھلا میں تمام عمر<br/>تاراج چشم ترک بتان کیوں نہ وہی دل<br/>اسے آہ شعلہ بار نرا کیا کون اثر</p>  | <p>روشن بغیر شام نہ چہرہ ہوا ہوا کا<br/>ہون داغ عذر دیکھکے تیرے گناہ کا<br/>شرمندہ پا نہیں مرا برگ گیاہ کا<br/>غارت کرے ہے ملک کو فرقہ سیاہ کا<br/>رتبہ رکھے نہ کوہ ترے آگے گاہ کا</p>  |
| <p>حاضر ہے تیرے سامنے سنو و اگر اسکو قتل<br/>مجرم یہ سب طرح سے ہے پرک نگاہ کا</p>  |   |
| <p>ہمارے نالہ سوزانے ہے یہ ڈھنگ آتش کا<br/>ہماری احتیاط اسے تین نظر ہے سطح<br/>مجھے دو دن فلک تین گھر میں کھڑنگ آیا ہوا<br/>مشابہ یار کے توں سے اب کسکو تباہ نہیں<br/>دل نالان عیون کیسی گرمی ہو کہاں آئین<br/>فرحی کوئی آب حنف کے عہد سے براوین<br/>وہ چوب کشتی بنگسے ہون اس بحر میں جسکا<br/>اگر تھا دل پہ داغ عشق کوہ طور پر جا کر<br/>سمور و قائم و خباب ہے ہر مایں منغم کو<br/>ندے دل آتشین خسار بہ سنو و اناب کیونکر</p> | <p>کلاسے ذکر میں اڑتا ہے منہ سے بنگ آتش کا<br/>محاصرہ طرح رہتا ہے یار دنگ آتش کا<br/>سمندر سے نہ میں دیکھا کہ ہو دنگ آتش کا<br/>طرح بجلی کے میں دیکھا نہیں سر جنگ آتش کا<br/>پاے ناقہ لیلیٰ باندھنے گونگ آتش کا<br/>اگر باندھیں پہاڑ اکروہ روز جنگ آتش کا<br/>ڈوبانا عاریا پانی کو جلانا ننگ آتش کا<br/>کیا کیوں ڈھونڈنے پر ہوس نے آہنگ آتش کا<br/>رکھیں ہیں آسرا غرابے لہج و لنگ آتش کا<br/>وہ شعلہ کھیلے می ہو گیا حبت بنگ آتش کا</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>دامن صبا نہ چھو سکے جس سہوار کا<br/>سوج نیم آج ہے اکودہ گرد سے<br/>خون جگر شراب تر شیخ بہ چشم تر<br/>چشم کرم سے عاشق وحشی اسیر ہو</p>  | <p>پہنچے کب اسکو با تم ہمارے غبار کا<br/>دل خاک ہو گیا ہے کسی بقیار کا<br/>ساغر مر اگر وہ نہیں ابر بہار کا<br/>الفٹ ہے دام آہوئے دل کے سکار کا</p>  |
| <p>سودا شراب عشق نہ لیتے تھے ہم نہ پی<br/>آخر مزانہ پایا اب اسکے خار کا</p>   |   |
| <p>جب خیال آتا ہے اس دین نے اطور کا<br/>دیکھتا ہوں یار میں جگر میں تجلو جلوہ گر<br/>عاشقوں کو شیخ دین و کفر سے کیا کام ہے<br/>ہلک دکھائے اپنی ساتی چشم میگوں تو اسے<br/>بسکہ پوچھوں ہو نہیں اپنی چشم خون آلود کو<br/>آخذا کیواسطے اس بانگین سے درگزر</p>  | <p>سر نظر آتا نہیں دھڑ پر مجھے دو چار کا<br/>مہر کو دہاں حکم ہے خار سے دس دیوار کا<br/>دل نہیں وابستہ اپنا سبھ و نہ نما رکا<br/>محسب ہو جائے بندہ خانہ زخار کا<br/>جامہ کا ہر ایک تختہ سیر ہے گلزار کا<br/>کل میں سودا یون کہا دامن گمزار کا</p>  |
| <p>تند ہو بلا وہ بانگا چھوڑ دامن کو مرے<br/>راست ہوتے بھی کہیں دیکھا ہے خم تلوار کا</p>   |   |
| <p>ٹوٹے تری نگر سے اگر دل حساب کا<br/>وونخ مجھے قبول ہے اے منکر و نکیر<br/>کہتا ہے آئینہ کہ سمجھ تر بیت کی قدر<br/>تھا کسکے دل کو کشمکش عشق کا دماغ<br/>زاہد سبھی ہے نعمت حق جو ہے اکل و شرب<br/>غافل غصے ہو کے کرم پر نظر نہ رکھ<br/>قطرہ گرا تھا جو کہ مرے اشک گرم سے<br/>اے برق کس طرح میں جیلن ہوں میرے</p> | <p>پانی بھی پھر سپین تو مزہ ہے شراب کا<br/>لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا<br/>جن نے کیا ہو سنگ کو ہرنگ آب کا<br/>یار بے برا ہو دیدہ خانہ خراب کا<br/>لیکن عجب مزہ ہے شراب و کباب کا<br/>پر ہے شرار برق سے دامن صحاب کا<br/>دریا میں ہی ہنوز پھیولا حساب کا<br/>نقشہ ہے ٹھیکے لگے مرے اضطراب کا</p> |
| <p>سودا نگاہ دیدہ تحقیق کے حضور<br/>جلوہ ہر ایک ذرہ میں ہے آفتاب کا</p>   |   |
| <p>جو طین چلتے ہو تم کیا اس سے حاصل ہو گیا</p>  | <p>خون سے بتوں کو غبار اس راہ کا گل ہو گیا</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>نہ تھا کچھ کام چشم تر سے ناحق ملے خواب نے<br/>جوہن آتش نفس کو لاشک لکھو موجب ترین<br/>کے خون جگر کہ اشک کا ہے تخت دل یارہ<br/>کرین پاک اسکو کہبتک ہم کہ چشم زخم سایا روا<br/>مین اپنے حال پر ہنستا ہوں وہ نہ ہر گھڑی ظالم<br/>کہہ مین بات بن روئے نہیں کی اس پر ادب نے</p>   | <p>کیا ہے شغل تین پیدا دل بکار رو نیکا<br/>گلے میں بہن ہوں جون شمع ہر شبتا رو نیکا<br/>کسو نے بھی کہین دیکھا ہے یہ بستا رو نیکا<br/>رکھے ہے ڈھب ہمارا دیدہ خونبار رو نیکا<br/>محبت میں ترے سامان ہے کیا تیار رو نیکا<br/>نہ پوچھا یوں سبب کیا ہر ترے ہر بار رو نیکا</p>   |
| <p>نہ دھایا کو نسا کھریل نے مجھ اشک کے سودا<br/>گواہ اب تک تو ہے میرے درد دیوار رو نیکا</p>   |   |
| <p>دل مرا بند گو سمجھے گا<br/>بھٹسا دانا ہزار حیف کہ تو<br/>یہ زخود رفتہ اب حق اپنے میں<br/>پہنچنے کو آگ سے سمندر کو<br/>تنوع سے دور رہنے کو ہر چند<br/>مہ سے ٹکڑے نہ ہونے کو نہ کتنا<br/>عشق میں گل کے بار مرغ چین<br/>یہ سمجھ لے تو اک سودا کا</p>                            | <p>پندیری کو سمجھے گا<br/>یہ نہجھا کہ وہ سمجھے گا<br/>مرنے جینے کو وہ سمجھے گا<br/>کچھ نصیحت کرو نہ سمجھے گا<br/>کہو بدوائے کو نہ سمجھے گا<br/>کوئی کہہ کہہ تھکو نہ سمجھے گا<br/>طولی کچھ ہی کو نہ سمجھے گا<br/>دل تری گفتگو نہ سمجھے گا</p>                              |
| <p>حق کے سمجھائے سمجھے تو سمجھے<br/>بیرے سمجھائے تو نہ سمجھے گا</p>   |   |
| <p>شب کو جو چھپا مہ تو سحر کرنے لگا<br/>پونچے نہ حلاوت کو کھو اسکی دہن کے<br/>اتنا نہ تم کہ جو اٹھو خواب مہ سے<br/>تورشتہ عمر اپنی سے باز جو مری بات<br/>کل سیر چین کو جو گیا تھا طرف باغ<br/>بیچھے سے تو دامن کے تین خار نہ کھینچا<br/>جلوسے کو بہار اس کے کوئی پونچر سودا</p> | <p>داغی یہ غلام آج مرارات سمجھا گا<br/>آندائے گو پستہ کو شیرینی میں پاگا<br/>یوں محشر یان بولین عجب فتنہ جاگا<br/>ست حرص دھوا بانہد کہ بودا ہر تہاگا<br/>گلگشت کرادھر سے جو میں چھینو لاگا<br/>اور روکھڑا ہو کے لگا روکنے آگا<br/>کو لالہ و گل باغ میں سوہا کرین پاگا</p> |

|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>اک قدر بنت العیب دل ہے سودا کا بُرا<br/>زخم نے دل کے ندیکھا منہ کبھی انگوڑ کا</p>        | <p>خجائے حال کس ساتی کو یاد آتا ہے شیشے کا<br/>مغان اس منچہ کی مین پرکھ جائے کا بندہ ہون<br/>مشابہ کسی آنکھوں نے بڑی ہے شکل سحر کی<br/>بیان بستی شب بزم مین ساتی جو ہو جائے<br/>نہیں وہ صحبت مغانہ ہمہری سے ساتی کے<br/>سرن مین چکی اتنی لی یہ ذکر جام زاہ کے</p> | <p>کہ لیلے چکیان جیوڑا مٹکلی تا ہے شیشے کا<br/>روپے کوئے کی قیمت مین تہلا تا ہے شیشے کا<br/>کہ خون دل سے پینا پینٹ بھاتا ہے شیشے کا<br/>ہمین مت کہیو کچھ منہ تو ہے کھلو تا ہے شیشے کا<br/>کبھی کوئی آن شیشے ہے جو دل تا ہے شیشے کا<br/>کہ جتنا شیخ کو مذکور اٹھلاتا ہے شیشے کا</p> |
| <p>خجائے یاد کر دو تا ہے کسے دل کے صدر کہ<br/>کہین مکر اچو سودا کو نظر آتا ہے شیشے کا *</p> | <p>قدروان بن ہے بہت حل بُرا شیشے کا<br/>ڈاہتا کیوں ہے عبث سیکدہستان کو<br/>یاد کیا جائے کس کے یہ منہ لگتا ہے<br/>شیشہ ٹوٹا تو لیا دل کو دیت ساتی نے</p>   | <p>ساقیا بھیج کہ دل آب ہوا شیشے کا<br/>معتب خجھکون گردیو لگا شیشے کا<br/>اپنے منہ سے تو کہو منہ نہ لگا شیشے کا<br/>مجھ سوا کسے دیا خون بہا شیشے کا</p>   |
| <p>ہمہری گردن محبوب سے رکھتا ہے وہ<br/>سودا اس واسطے گھونٹے ہے کلا شیشے کا</p>              | <p>لگے ہے جام جو منہ دل ہے آب شیشے کا<br/>کیا مین کام نہ کرنے کا رات ساتی سے<br/>عوض ہے دشمنی کا بہت محال ہے یاد<br/>یہ گفتگو تو نہیں خوب بزم مین ساتی</p>  | <p>لبوئے اسکو لگا لے تو آب شیشے کا<br/>خدا کرے کہ ہو خانہ خواب شیشے کا<br/>جو شیشہ ٹوٹے تو کیجے جواب شیشے کا<br/>دہن تو بانہ لے ظالم شتاب شیشے کا</p>  |
| <p>ہوا ہے غم سے مراد لب آب لے سودا<br/>کہین تو بزم مین ٹوٹا جواب شیشے کا</p>                | <p>تھی لانا مجالس مین نہیں دستہ شیشے کا<br/>یکڑ گردن لبو چلے ہن اک گھونٹ مین یاد<br/>لگے ہے دیکھ تو کس کے منہ پہ آکے مجلس مین</p>   | <p>عبث توڑیگا ساتی سر کوئی محمود شیشے کا<br/>نہین چلتا ہے میخاؤ نے کچھ متدو شیشے کا<br/>نہ کر رنگ جاتا ہے معتب نے ل جو شیشے کا</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>کیون نہ کہتے تھے دلا شیریں لبون کو منہ دلاگ<br/>         چاک پر تیرے جو پھرتا ہیہ کوڑہ اکی کلال<br/>         شرح اپنی بقراری کی لکھیں گے ہم اگر<br/>         بان جفا و جور کا ہم تم نہ بھیجیں گے حساب<br/>         صبر ہو کوہ کران جسکا تودہ عزم سفر<br/>         سبج میں دنیا تو ہم چھوڑینگے لیکن زابدا<br/>         کر ہو گوش فہم عالم در نہ کنتی ہو ہمار<br/>         زیادہ یک شے نہیں بقدر حیرانی مری<br/>         تجھ پر گد خون دو عالم کا ہو دعویٰ بیگناہ<br/>         شیخ کو لائے تھے سودا اسلے ہم یار پاس<br/>         سودا بے چشم ٹھہرا ہے ہمارا یا نصیب</p> | <p>ایک دن تجھ کو یہ شہرت زہر قاتل ہوئیگا<br/>         یہ کچھو سمے کسی سرگشتہ کا دل ہوئیگا<br/>         نامہ برا پنا پر پروا اب حمل ہوے گا<br/>         دفتر محشر میں نسب باقی و فاضل ہوئیگا<br/>         کر کے تجھ در سے سبک پہلی ہی منزل ہوئیگا<br/>         چھوڑنا تیری طرح ڈاڑھی کا شکل ہوئیگا<br/>         جو گل آیا اس جہن میں ایک دن گل ہوئیگا<br/>         آئینہ تو صبح دم تیرے مقابل ہوئے گا<br/>         بول اٹھے قاضی نہیں دعویٰ یہ باطل ہوئیگا<br/>         طبع کو اسکے تنن اس سے ماسل ہوئیگا<br/>         تھا لکھا اپنا کہ ہم میں وہ بھی شامل ہوئیگا</p> |
| <p>ہم تودہ سمجھے تھے دل میں پر زبانی نہ تھی<br/>         یہ لگا لو ہوشمید دن رنج داخل ہوئے گا</p>  |  |
| <p>لگے اوس بنو سے ایدل جب تو رسوا ہوئیگا<br/>         حق خدمت میں مری وعدہ کرو ہو قتل کا<br/>         دیکھ کر تیور مرے طفلی میں کہتا تھا ادیب<br/>         میں دل نازک کی کرتا تھا بغل میں پرورش<br/>         گریو نہیں گرتا رہیگا میری مرگانیہ شہر شک<br/>         حق کو تیرے نہیں ہر دین و دنیا کی تلاش</p>  | <p>خود و بیان تجھ کو تب معلوم اوسکا ہوئیگا<br/>         تیسے تو ہو گا ہی کچھ اس سوا کیا ہوئیگا<br/>         ایک دن مجنون صفت یہ سر بھیجے ہوئیگا<br/>         محتسب کو ہر گمان اس پاس فیکشا ہوئیگا<br/>         سو جھٹا ہو ایک دن یہ قطرہ دریا ہوئے گا<br/>         کچھو چکا سب کچھ وہ جن نے تجھ کو پایا ہوئے گا</p>  |
| <p>اتو سودا کے تین پر وایصحت کی نہیں<br/>         الفت خوابان سے گور سوائے دنیا ہوئیگا</p>   |  |
| <p>ہر مرزہ پر ہر ترے تخت دل اس بنجور کا<br/>         پوچھتے ہی پوچھتے گندی ہو چکے روز شرب<br/>         آفتاب صبح محشر داغ پر دیکے مرے<br/>         کیا کر دن گالی کے واعظ ہاتھ سو جو رکھا جا</p>   | <p>خون ہر سودا پر ثابت مری منصور کا<br/>         چشم ہر یارب مری یا منہ کسی ناسور کا<br/>         حکم کھتا ہر طبیبو مرہم کا فور کا<br/>         ہون میں ساغر کش کیکی نرگس محمود کا</p>   |



|  |  |
|--|--|
| کہا اُن نے کہ ہے میری نوسادات اس میں<br>لیک ہے خون مجھے آپ کی بد ذاتی کا   |  |
| کھینچا نہ میں چین میں آرام یک نفس کا<br>کب عشق کی غمیت یہ چاہتی ہے مجھوں<br>ہوں عند لیب لیکن رسوا ہوں اس چین میں<br>مجھ صید ناتوان کے احوال کو نہ پوچھو<br>پردانہ شمع رد پر کچھ نہ ہوئے سودا   | صیاد تیری گردن ہے خون اس میں جس کا<br>ناقہ کے پائون اوپر تڑپے پہل جس کا<br>جس بیج سبز ہونا ہے تنگ خار و خس کا<br>مردم زنج سے ہوں مردود ہوں نفس کا<br>نسلے کے گرد ہیز ناک کا مہ ہے کس کا  |
| چمن ہے کسے گرفتار زلف و کاکل کا<br>قفس کے پاس بجا کر کے نام لو گل کا<br>کھو گزرنہ کیا خاک پر مرے ظالم<br>فلک خوشی سے جو تو کچھ عوض کرے تو کون  | کہ اس قدر ہے پریشان حال سبیل کا<br>ضرور کیا ہے کہ ناحق ہو خون سبیل کا<br>میں ابتدا ہی سے کشتہ ہوں اس فناء کا<br>سواے غم کے ہے مایہ مرے توکل کا   |
| خبر شتاب لے سودا کے حال کی پالیے<br>نہیں ہے وقت مریان یہ تامل کا   |  |
| جی مرا مجھے یہ کہتا ہے کہ تل جاؤں گا<br>لطف لے اٹک کے جن طمع گھلا جاتا ہوں<br>چین دینے کا نہیں زیر زمین بھی نالا<br>قطرہ اشک بن پیارے مے لظاریے<br>اس مصیبت سے تو مست بن کر نکال اب گھر سے<br>میری صورت سے تو بیزار ہے ایسا تو دیکھ<br>چھپرست باد بہاری کہ میں جوں نکلتا گل<br>ساحل بحر جہان پر ہوں کہ جوں ہنرم شک<br>نطق کہتا ہے مرا آج یہ ہر ناطق سے | ہاتھ سے دلتے ترے اب میں نکلیا و نکلا<br>رحم اے آہ شر بار کہ جہاؤں گا<br>سو توں کی میندین کر نیکو خصل جاؤں گا<br>کیون خفا ہوتے ہو پلاسے تڑپاؤں گا<br>تو کے آج ہی جا میں کہوں کھجاؤں گا<br>شکل اس غم سے کوئی دن میں بدل جاؤں گا<br>پھاڑ کر کہے ابھی گھر سے نکلیا و نکلا<br>ڈوبا پانی میں نہ تو آگ سے جل جاؤں گا<br>آکھروں کا گھر ابھی طوٹے کیسے بجاؤں گا |
| کتے ہیں وہ جو ہے سودا کا قصیدہ خوب<br>اونچی خدمت میں لیے میں یہ غزل جاؤں گا  |  |
| ہو یہ دیوانہ مرید اس زلف چھٹ کس پر کا  | سلسلہ بہتر ہے سودا کے لیے زنجیر کا   |

|  |  |
|--|--|
| <p>زبس مجھ حال پہلنا ہے ساقی کی جہانی مین<br/>فلک سے دے لیا نعل ہر لیک کے یا شک<br/>کرے ہے اشک جہری چشم سے نیت جہدیکے</p>  | <p>عجب بادیہ ہے آتش سے دل مہمور شیشے کا<br/>کہ منہ سے کرے ہے بند یہ ناسور شیشے کا<br/>عبادت مین نہایت خوش، دستور شیشے کا</p>   |
| <p>گاز نہارت سودا ان آنکھوں نے لاپنے کو</p>  | <p>کہ ہر دست رکھنا بھلا ہے دور شیشے کا</p>   |
| <p>باطل ہے جسے دعا شاعر کو ہمسری کا<br/>چہرہ ترا سا کب ہے سلطان خادری کا<br/>کھر پر یہ گو شوارہ موتی کا جلوہ گر ہے<br/>آئینہ خانہ مین وہ جو وقت آن بیٹھے<br/>جو شوق دل پہنچون ہرگز کجوسے جانان</p>   | <p>دیوان ہے ہمارا کیسہ جو ہمسری کا<br/>چہرہ ہزار بانڈے سر پر جوہ زری کا<br/>جیسے قرآن با رسم ہوا ہوا دشتی کا<br/>پھر جھڑپ کو دیکھ جلوہ ہے دان بریکا<br/>اسے خضر کب ہون تیری عتسج سیری کا</p> |
| <p>طالب ہین سیم دزر کے خوبان ہند سودا<br/>احوال کون سمجھے عاشق کی بے زری کا</p>  |  |
| <p>نہ بار خاطر یہ دل ہے گل کا نہ ناز بردار گلستان کا<br/>ہرنگ شبنم ہے خود سبکبار سیر فرماے لامکان کا<br/>ہزار آب حیات چھڑکین مسیح اور خضر کے لیسکن<br/>اٹھے نہ محشر تک بھی پیارے شہید تیرے لب و دان کا<br/>جمن چار برابر سے اب شراب پیچے تو کیا عجب ہے<br/>ہوا ہے روزاقبول ساقی خباب عالی مین میسکن کا<br/>ہرنگ شبنم آب نے دانہ عبت ہے کرنا یہ ناز تجھ کو<br/>نہ خرمن گل رہے جمن مین نہ رخت ایسا بیجا بھکا</p> |  |
| <p>کرے کیون سودا دل پریشان عبت ہے طلال جہا<br/>خیال لفت دراز گو یا تلاش ہے عسیر جادوان کا</p>  |  |
| <p>تو ہی اے رات سن اب سونک سچائی کا<br/>کھینچو مکہ وہ شوخ کھلی مجھ کو کتابت جن نے<br/>اے کس طرح تری راہ مین گھیرن کہ کوئی<br/>یہ کہا شیخ نے شیطان سے کہ آہے مل</p>   | <p>پنہ دواغ مین ہے ربط دیا بانی کا<br/>کھیل بھی ضد ہے مرے چھوڑ دیا پانی کا<br/>سدرہ ہونہ سکے عسیر علی جانی کا<br/>آشامت ہو تو سودا سے حسرت جانی کا</p>                                       |



|  |                                      |
|--|--------------------------------------|
| کس منہ سے پھر تو آپ کو کتا ہے عشق باز  | اے رد سیاہ مجھے قویہ بھی نہو سکا     |
| دل مت ٹپک نظر سے کہ پایا نجایگا        | جون ناشک پھر زمین سے اٹھایا نجایگا   |
| رضعت باغبان کہ ٹپکاک دیکھیں چمن        | جاتے ہیں وہاں جہانے پھر آیا نجایگا   |
| کعبہ اگر چہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ | کچھ قصر دل نہیں کہ بنایا نجایگا      |
| آٹے سے فوج خط کے نہو دل کو ان غلصی     | بند ہوا ہے زلف کا یہ چھوٹا یا نجایگا |
| پوچھینگے اس چمن میں نہ ہم داد کو کبھی  | جون گل یہ چاک حبیب سلایا نجایگا      |
| آویگا وہ چمن میں نہ اے ابر حب تلک      | پانی گلوں کے منہ میں جویا نجایگا     |
| تیغ جھائے یار سے دل سر نہ پھیرد        | پھر سہو وفا کو ہے دکھایا نجایگا      |
| زاہد گلے سے مستونکے باز آئیگا نہیں     | تا نیت کدہ میں لا کے چھکایا نجایگا   |
| عامہ کو اوتار کے پڑھیو نماز شیخ        | سجد لیے در نہ سر کو اٹھایا نجایگا    |
| ظالم میں کہہ رہا کہ تو اس خونے در گذر  | سودا کا قتل ہے یہ چھپایا نجایگا      |

دامان داغ تیغ جو دھویا تو کیا ہوا  
عالم کے دل سے داغ مٹایا نجایگا

|                                     |                                     |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| ہوا ہے یار کو یہ استیاق آئینہ کا    | ز شام تا سحر ہے فراق آئینہ کا       |
| ہوا ہوں اس قدر رانہ کی شکل سے بزار  | کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہے شاق آئینہ کا |
| مختارے پھر کو دیکھا ہے جبے خوابانے  | کیا ہے دید مقصد طلاق آئینہ کا       |
| رہی ہے خانہ چشم اپنے کی ٹیکل اس بن  | کہ جیسے آب سے پڑے رواق آئینہ کا     |
| سوائے یار کی صورت نظر نہ آتا کچھ    | ہمیں جو دید ہوا انفسا قی آئینہ کا   |
| لو چار ہوتے ہی کچھ کر دیا اسے معذور | مرے تو دل یہ ہے روشن نفاق آئینہ کا  |

زیادہ اس سے نہیں کوئی عیب گوسوا  
سمجھ میں اپنے جو آیا مذاق آئینہ کا

|                                       |                                     |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| کرین شمار ہم دل کے یار داغون کا       | تو آ کہ سیر کریں آج اپنے باغون کا   |
| ہمارے خانہ دل کو ہے روشنی سے کیر      | سوائے دلغ نہیں دخل باں چراغون کا    |
| ابھی تو بزم میں آئے ہیں تیرے لے ساتی  | کوئی دنوں تو میرہ لینے دے ایاغون کا |
| گیا میں گھر کے ترے اور آج سے ہیں قریب | مکان مرہ جس ایشیاں ہے زاغون کا      |

|  |  |
|--|--|
| <p>جاگ ملتا ہے زبان شمع سے گلگیر کا<br/>         طع غنچہ کے کھلے جب تک نہ بیکان تیر کا<br/>         لے جس حاصل کچھ اس فریاد نے تاثیر کا<br/>         برہمن کے دل کی بھی کچھ فکر ہے تعمیر کا</p>  | <p>زخم دل پاوے مرے سوز سخن سے الیتام<br/>         گل مرے مشہد یہ کب بھیجے ہر وہ ابرکمان<br/>         ایک دن تجھے سلگ لٹھنے نہ کیا کا روان<br/>         توڑ کر تجانے کو مسجد نبا کی تو نے شیخ</p>   |
| <p>سیم و زر کے آگے سودا کچھ نہیں لٹا بھی<br/>         خاک ہی رہنا بھلا تھا بلکہ اس اسیر کا</p>   |  |
| <p>خدا جانے کماں آغاز کا انجام کیا ہوگا<br/>         زیادہ مجھے کوئی سیکس دنا کام کیا ہوگا<br/>         بس اتنا ہی نہ مر بیسے گا زبرد کام کیا ہوگا<br/>         بھلا دیکھو تو پھر وہ ساتی گلفام کیا ہوگا<br/>         جو میرا کفر ایسا ہے تو پھر اسلام کیا ہوگا<br/>         جو دیو یگا تو اے ساتی جین بھی جا بیا ہوگا</p> | <p>ترے خطا آنے سے دل کو مرے آرام کیا ہوگا<br/>         مرد و ترنج لے خوابان لیکو ٹھپہ غریب میں<br/>         رہا کرنے کو لین ہم منت صیاد ہی ظالم<br/>         جو جسکی چشم گردش سے یہ بہوشی دوعالم کی<br/>         مجھے مت دیر سے تکلیف کر کعبہ کی اے زلم<br/>         مگر لائق نہیں اس دور میں ہم بادہ خواری کے</p> |
| <p>کسی دیندار کا فکر کو خیال اتنا نہیں آتا<br/>         سحر کیا ہو چکی سودا کی دل پیام کیا ہوگا</p>  |  |
| <p>اسی زانو ہے یہ نہ دے زنجیر کا جھٹکا<br/>         اٹھایا سر کو بالین سے تو پھر دیوار سے ٹپکا<br/>         یہ دل جس سے ہے دیوانہ محبت کا لڑکھا<br/>         اوڑھ گیا دھجیاں ہو کر ترا دامن جو بیاں لٹکا</p>   | <p>نہ کھینچ اے شانہ ان زلفوں کو بیان سودا کا دل<br/>         جنم میں رات سکر کر کسی کے بانوں کا کھٹکا<br/>         نہ اٹھو نہیں تھے جاو نہ ہرگز سحر زلفوں میں<br/>         پرے رہ برق خار آشیان میرے بے کتا ہوں</p>  |
| <p>نواحی میں ترے کوسے کی ہے یہ حال سودا کا<br/>         کہ جون چند آشیان گم کر کے بستی میں پھر ٹھہکا</p>   |  |
| <p>لیکن غبار یار کے دل سے نہ دھو سکا<br/>         فتنہ نہ تیرے دور میں بھر فیند ہو سکا<br/>         پر حقدور میں چاہوں تھا اتنا نہ رو سکا</p>  | <p>اے دیدہ خانان تو ہمارا ڈوبو سکا<br/>         تجھ حسن نے دیا نہ کبھو مفسد بچو چین<br/>         جون شمع تن ہوا شب جبرائیل میں فاشک</p>  |
| <p>سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہن<br/>         بازی اگر چہ پانہ سکا ستر نہ کھو سکا</p>  |  |

|   |   |
|---|---|
| <p>جو تجھے دیکھے کے حور و ملک تمس و قمر<br/>خواہش دل کا اولے بخش سواندا ز ساقہ<br/>پر تجلی شہرہ آفاق جس کو حسن کا<br/>فتیس اور فراد و دوا مق پر جو گذرا سوسنا<br/>بجوشش دریا سے خون ہنگامہ شہر و فغان</p>   | <p>حسن تیرا دور تر و تراک سے کیا کیا ہوا<br/>اسکے صید بے فتر اک سے کیا کیا ہوا<br/>عشق بازون کی نگاہ پاک سے کیا کیا ہوا<br/>مجھ پہ دکھو اُس بت میاں سے کیا کیا ہوا<br/>دیدہ تر سینہ صد جاں سے کیا کیا ہوا</p>   |
| <p>دور سا غم تھا ابھی یا ہے ابھی چشم پر اک<br/>دیکھ سودا اگر دش افلاک سے کیا کیا ہوا</p>  |   |
| <p>کہوں کیونکر بت رنما مر اور و بشر ٹھہرا<br/>نہ آنکھوں میں تھا اشک و نہ سینہ میں جگر ٹھہرا<br/>عبث تو گھر بنا تا ہے مری آنکھوں میں لے پیک<br/>کہوں کیا انقلاب اس وقت میں یار و زما نیکا<br/>عجب کیا ہو جا آتشیں دے مرے نکلے<br/>یہ وہ عالم ہے جو آہن و لو کو موم کرتا تھا<br/>کہیں یہ بھی تم دیکھا ہے یار و آشنائی میں</p> | <p>کہ جسکے نور کے سایہ سے تیس قمر ٹھہرا<br/>سکھتے ہو گیا وہ لعل وہ سلاک مگر ٹھہرا<br/>کسی نے آج تک دیکھا نہیں بانی پسلم ٹھہرا<br/>جسے سب عیب سمجھتے تھے وہ نظر میں نہ ٹھہرا<br/>ہوا باہر جوشعلہ تنگ سے ظاہر شر ٹھہرا<br/>نکی تاثیر اُس ظالم کے لین بے اثر ٹھہرا<br/>سمجھتے تھے جسے ہم افغ سوچی کا ضرر ٹھہرا</p> |
| <p>اشارہ کیے بولانیسے ہوا سو اب یہ سودا<br/>قیامت اس پہ آدنی جو تیرے قول پر ٹھہرا</p>   |   |
| <p>قتل سے میرے عبث قاتل پھرا<br/>خاک ہے یہ عاشقوں کے لے کلال<br/>آٹھ گیارہ دل کا مرے اب اعتبار<br/>دیکھتے ہی خط چلا ہون شاہ حسن</p>   | <p>اسنے منہ پھیرا ہمارا دل پھرا<br/>چاک پر اپنے نہ تو یہ گل پھرا<br/>یہ تو خوبان سے جہاں کے گل پھرا<br/>جسطرح معذور ہو عالم پھرا</p>  |
| <p>بیٹھ رہ سودا سلی دل کوئے<br/>دور بدر منت سے کیا حاصل پھرا</p>  |   |
| <p>رحم کا دلوں کے تڑنا رہ ہے انگور سدا<br/>جسکی ہم تیغ نگر سے لٹے گھائل یارب<br/>سے اغین شوق کسی دل کے او پیسے کا</p>   | <p>جاری رہتا ہے مری چشم کا ناسور سدا<br/>چشم زخم اُس سے زما نیکا ہے دور سدا<br/>دیکھنا ہوں میں زری آنکھوں کو محو سدا</p>  |

|  |  |
|--|--|
| <p>سنی ہے لئے کا سودا سے قصدت کرایا<br/>اٹھاسکے گا تو کب ناز بید باغون کا</p>  |  |
| <p>میرے سخن کو فہم نہ کیوں نہیں سمجھا<br/>میخانے میں ازل کے مرے دیسے زاہدا<br/>غنجہ کو دل کے یان ہے دم سرے تکفت<br/>عالم کو مار رکھا ہے تین بافت دروتا<br/>جس سے لے تو پہلے ہی مل سکی جنس سے<br/>ٹھہرا نہ گالیوں سے تری کوئی بوالہوس<br/>واسوخت دل مر بھی جو پوچھے ہے عشقین<br/>پوکر نے کو کہا ہے ریا عین طبیب نے<br/>کھینچے ہے گہ بسوے رخت گہ سوتے تار<br/>پینے اگر لباس گدا کی حسرت پریش</p> | <p>قیمت شکن سدا ہے یہ درنہیم کا<br/>دھویا ہے نقش ساقی نے امید و بیم کا<br/>شرمندہ اس چمن میں نہیں میں نسیم کا<br/>زاہد یہ کاٹ ہے تری تیج دو نیم کا<br/>وان ادسکی وضع پر ہے دیرہ ندیم کا<br/>اک میں ہی رہ گیا ہوں دعا گو قدیم کا<br/>دروازہ کس کے مغد پہ میں کھولوں تخم کا<br/>ضعف مزاج دیکھ کے تیرے تقیم کا<br/>دامن نسیم زلف کے تیرے نسیم کا<br/>برجھی بدن پہ اس کے روان ہو گلیم کا</p> |
| <p>سودا یقین کر اسکا دم فقر ہے غلط<br/>بالیدہ ہو دے جو کوئی ناز و نسیم کا</p>  |  |
| <p>کیونکر ہو باغ جانا اس میرزا منش کا<br/>اے برق چشم کم سے مست دیکھ دل جلو کو<br/>آنکھوں کی اسکی مڑنگا یوں دل پہ تل ہی بین<br/>بیگانہ جو تن میں کھٹکے ہے سو علاج اسکا<br/>ساتی ہوئی کہ نچہ بن یوں جسم و جان ہو میرا<br/>سج تیغ تل کی مکر میں دگے کرے ہے پرے<br/>کیا جائے کس طرح کا تو سنگدل ہے درنہ<br/>آگے بھی خوبصورت اکثر ہوے نوکیلے</p>  | <p>وان سرو میں نہیں ہے آدابکے رشت کا<br/>اک آہ میں اڑا دین شعلہ تری تپش کا<br/>گرمہ برصفت سپہ کو چون قصد ہو پوش کا<br/>کائنات کا پربرہ کے چارہ نہیں خلش کا<br/>لبریز چون بیالہ اور ہاتھ مر نقش کا<br/>لے دے جسدن اس کے ہوا امتحان پرش کا<br/>یان رشتہ محبت ہے کوہ کی کشش کا<br/>ان سب سے بانگین ہے اسکا نئی روش کا</p>   |
| <p>باتین کرو وعدہ سے سودا کو گالیان دو<br/>قربان ہوں آپ کی میں اس داور روش کا</p>  |  |
| <p>جوش طوفان دیمہ مناک سے کیا کیا ہوا</p>  | <p>دیکھ لے دنیا میں محبت خاک سے کیا کیا ہوا</p>  |

|   |  |
|---|--|
| دل غم تجھ عشق کا جھکے ہے مرے دل کے بیچ  | مہر زہر میں درخشان نہوا تھا سو ہوا   |
| ابر مرزگان کے تصدق سے تھے لے سودا<br>سبز و خرم جو بیا بان نہوا تھا سو ہوا   |  |
| کہاں نطق فصیح از طبع نہا ہنجا رہیدا<br>سخن ہمیز کا ہے جون ہوا دیکھنے میں<br>دل احمق سے مست امید رکھنا غم معنی کی<br>نہ طبع حمد سے سرزد کھو ہون معنی رنگین،<br>سخن کو زاد طبع سخنور کہتے ہیں ادسکا<br>خدا دیوے پسر تو قابل تحسین ہے ورنہ<br>کلام بے نمک کی شورا گیزی ہے ایسی کچھ<br>اگر ملک عراق کا کہ خبر سوار ہو آوے | فغان ز غم سے طوطی کی کب گفتار ہو پیدا<br>جبا بیا نہیں جس سے در شہوار ہو پیدا<br>ہما بیضہ سے کیونکر دم کے لے یار ہو پیدا<br>جہاں میں تحسین کو ہر گز کب گذار ہو پیدا<br>زبانو پیر بخوبی چاہیے اذکار ہو پیدا<br>پدر ہو مورد نافرین جو نا ہنجا رہو پیدا<br>زمین بول گاہ خلق میں جون کھار ہو پیدا<br>عراقی کی پراسمین کا ہیس کو ز قار ہو پیدا |
| خطاطب سکویا کرتے ہیں ارباب سخن سودا<br>کہ حسین کچھ بھی عقل و ہوش کا آثار ہو پیدا  |  |
| دل نیا چاہتا ہے وہ جنون از عیب ہویدا<br>ارادہ عشق سے پھرنے کا بے فکر کفن مت کر<br>غنیمت جانتے ہیں ہم تو ایام شباب اسکا  | کہ شکل صبح اے ناصح ز تار جیب ہویدا<br>جہاں یہ رزم ہو ادب و اجالہ ریب ہویدا<br>وہ ہنسی قدرت ب سمجھ گیا جہم شریف ہویدا   |
| ہنر سے کرم فن شاعری آفاق ہیں سودا<br>اگر نادان کو ہو بخنے تو اسمین عیب ہویدا  |  |
| بجھ قید سے دل ہو کر آزاد بہت رویا<br>تصویر مری تجھ بن مانی نے جو کھینچی تھی<br>نالہ نے ترے بلبل غم جہنم نہ کی گل کی<br>جوئیں پڑی ہر بہتدیکھا میں گلستان میں<br>آئینہ جو پانی میں ہے غرق یہ باعث ہر  | لذت کو اسیری کی گریا بہت رویا<br>انداز سمجھ اسکا بہتدیکھا بہت رویا<br>فریاد مری سن کر صیبا بہت رویا<br>تجھ قد سے نخل ہو کر شمشاد بہت رویا<br>تجھ سخت دلی آگے فولا بہت رویا   |
| سودا سے یہ پوچھا میں دل میں بھی کیوں دہن<br>فہر کے بیان اپنا رواد بہت رویا  |  |

|  |   |
|--|---|
| <p>کو نہ دے شیشہ گردون مے گل رنگ مجھے<br/>بار کی دیکھے تجلی جو تو موسیٰ کی طرح<br/>ایک شب کوئی دسوز نہ رو یا اسپر</p>  | <p>نخن دل سے تو مرا جام ہے معمور سدا<br/>سنگ رہ سے تے نکلے شرر طور سدا<br/>شمع تک گور ہماری سے جلی دور سدا</p>  |
| <p>دوستو شستے ہو سودا کا خدا حافظ ہے<br/>عشق کے ہاتھ سے رہتا ہے یہ رنجور سدا</p>   |   |
| <p>پھر ہے شیخ یہ کہتا کہ میں نیل سے منہ موڑا<br/>طلبش نے اندون دل کی نئی صورت نکالی ہے<br/>صبا سے ہر سو محب کو لو کی باس آئی ہے<br/>بہت بجا ہے رہنا سرکشی سے بزم ہستی میں<br/>طلب میں ایک ہی لمحے کے تم لینا لگے ہے</p>              | <p>الہی ان نے اب داڑھی سوا کس چیز کو چھوڑا<br/>لیکتا ہے پیرا تو کو یوں پکتا ہے جن بھوڑا<br/>چمن میں آہ کلپین نے یہ کس ٹبل کا دل توڑا<br/>کہ مثل شمع رشتہ عمر کا ہر سر آن ہے تھوڑا<br/>بس آگے کیا توقع ہے جراتے ہی میں منہ موڑا</p>          |
| <p>نمل کم ظرف سے ہرگز بقول آبرو سودا<br/>کسے برداشت ہے ناحی اٹھا دے کون بھوڑا</p>  |   |
| <p>جو گزری ٹھہرے مت اس سے کہو ہوا سو ہوا<br/>نہا دا ہو کوئی ظالم ترا اگر یسبان گیر<br/>پہونچ چکا ہے سر زخیم دل ملک یارو<br/>لکے بنے سکے مری سرگشت وہ بیرحم<br/>خدا کیواسے آدو گزر گئے سے مرے<br/>یہ کون حال ہے احوال دلہ لے آکھو</p> | <p>بلاکشان محبت پہ جو ہوا سو ہوا<br/>مرے لہو کو تو دا منجے دھو بھو سو ہوا<br/>کوئی سیو کوئی مرہم کرو ہوا سو ہوا<br/>یہ کون ذکر ہے جلنے بھی نہ ہوا سو ہوا<br/>نہو گا پھر کھو اے تند خو ہوا سو ہوا<br/>نہ بھوٹ بھوٹ کے اتنا ہو ہوا سو ہوا</p> |
| <p>دیا اسے دل و دین اب یہ جان ہو سودا<br/>پھر آگے دیکھو جو ہو سو ہو ہوا سو ہوا</p>   |   |
| <p>اب تلک اشک کا طوفان نہوا تھا سو ہوا<br/>جن نے دیکھا ترا کھڑا کہا سبحان امیر<br/>نخن دل چشم سے بہتا تھا مرے دہن تک<br/>خابل شانہ ہوئی زلف تری جسد نے<br/>خط کی خوبی ترے عارض پہ یہ کتنی ہر کہو</p>                                 | <p>جیسے اے دیدہ گریان نہوا تھا سو ہوا<br/>قدرت حق سے نمایاں نہوا تھا سو ہوا<br/>سج زن باجر یسبان نہوا تھا سو ہوا<br/>کبھی جو دل کہ پریشان نہوا تھا سو ہوا<br/>ردنق ملک سفلیماں نہوا تھا سو ہوا</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>دیکھ ان نے حرف حرف کو رو رو دیا<br/>کیون باتین با ن بناتے ہو تم بس چل دیا<br/>زاہ نے بیج بڑکے اُسے پھر ملو دیا<br/>پلین اٹھا کے ملک دلوں کا بلو دیا<br/>سارنگہ میں اشک کا دا نہ پرو دیا<br/>ہم بی گئے اُسے بین قسمت نے چل دیا</p>  | <p>نسخہ ترے مریض کا عیسے کو جو دیا<br/>بوسہ کا وعدہ اُس نے کرو جنگو دے ہے<br/>ملنے کی دھت زر کی تو کھائی عقی میں تم<br/>تالاج و تاخت فوج کی خط کی کہوں ہو کیا<br/>دیکھا میں جب گلہیں ترے ابرست غیر<br/>بوسہ کے زلفہ کو نہیں شہد و دم منقہ</p>   |
| <p>سودا ہے بے غلش یہ زخو زنگی کی راہ<br/>اکا نشانہ با میں اُنکے فلک نے چھو دیا</p>  |   |
| <p>کیا جانے گل خدانے تمہا کہاں بنایا<br/>حق نے نشان عنقا تیرے سرا دل بنایا<br/>اللہ نے تجھی کو اک جانتان بنایا<br/>یوسف سے تو بہا میں تجکو گران بنایا<br/>گلے کا آپ کو تین اک پاسا بنایا<br/>یہ کیا ضرورت تھا جبل کا مکان بنایا<br/>نزدیک آتش گل آپ آشیان بنایا<br/>قامت کو تیرے جیسے سرطان بنایا</p> | <p>کرتا ہوں سیر جب سے باغ جان بنایا<br/>اک نام تو سنا ہے دیکھا نہیں کسو نے<br/>جتنے ہیں غور و بیان سب لستان ہیں لیکن<br/>جنس ہوم کو اول بزاز کھولت آہی<br/>صدقے میں تیرے یارب ہمو کو کر کے پیدا<br/>دیرو حرم کو دیکھتا اللہ رمی نضوی<br/>تو مت بچا کر اسکو اے باغبان کہہ منے<br/>عالم کا قمری آسا ہے طوق بندگی کا</p> |
| <p>اکثر نشان بنے ہیں عالم میں نام خاطر<br/>تو نے سخن کو سودا اپنا نشان بنایا</p>  |   |
| <p>تیرے شکوہ نہ بھی سیدی زبان پر آیا<br/>تیرے ہر تانہ میں جسوقت نشان بد آیا<br/>کب تیرے دیوے ہے جو نخل خزان پر آیا<br/>لب داشتہ نہ بھی راز نہاں پر آیا<br/>جو مرے دیدہ خون ناب جگان پر آیا<br/>طعنہ زن دل کا مرے گل کی کتان پر آیا</p>  | <p>صد مہر چند ترے جو رس جان پر آیا<br/>راست کیشون کی تھ آہ سے لپک کرش<br/>موسم خیب میں بیفا دہ ہے لعش اب<br/>دل پر خون کو مرے غنچہ تصویر کی طرح<br/>چشم انجم پہ نہیں ابر سے وہ روز سیاہ<br/>رات کو دیکھ کے اے ماہ تجھے غیر کے ساتھ</p>  |
| <p>تیرے قاعدہ داناں جہان پر آیا</p>   | <p>ہم کے استاد وستان سخن میں سودا</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>ترکش اولیند سینہ عالم کا چھان مارا<br/> آتے تھے جو دکھیا تیر و کمان اٹھا کر<br/> زندہ دل و لب پہ سادے تھا۔ نچان میں لیکن<br/> کتے ہیں عشق جب کو مست پوچھو وہ کیا ہی<br/> پیوند ہو زمین کا یارب شتابا صبح<br/> مہمان جو کوئی آیا گھر آسمان دہنی کے<br/> تالہ سے لکے دل کے مانا پڑی تھی ظالم<br/> سونے سے رات کروٹ اُن ننھی لالی داری</p>  | <p>مژگان کے بان نے تو اجن کا بان مارا<br/> کھنے لگا کہ یارور کھو دھیان ہمارا<br/> مستی دوا بجلی ملکر کھسایا جو پان مارا<br/> اک زہر ہے کہ جن نے پیر و جوان مارا<br/> سی سی مرا گریبان ان نے تو جان مارا<br/> دودن کھلا کے روٹی ہاسکو ندان مارا<br/> فرا دے جس کے کیا کاروان مارا<br/> آہ و فغان نے برہم سارا جہان مارا</p>  |
| <p>سودا کو بات کرتے تھے کھو نہ دیکھا<br/> کہ کس گنہ پہ تو نے دہ بے زبان مارا</p>  |   |
| <p>ساتی ہماری تو بے تھپیر ہے کیوں گوارا<br/> کیا رہی چھکائے ساتی کہ فضل گل کو<br/> چمن میں صبح جب اُس جنگجو کا نام لیا<br/> کمال بندگی عشق ہے خداوند کی<br/> جنی ہو شاخ سے جو ن گل بلیٹھے سرخ<br/> بسان طائر رنگ خا قدم لے کر<br/> سرشک چشم نہ تھا میں کہ لے فلک نے<br/> معاش اہل چمن جاے رشک ہے سودا<br/> کسی کا انہیں سے محسوس نہ نالی روم<br/> کہیں نہ واسطے مضب کے ہیں یہ مجرائی<br/> کھوین ان کو نہ دیکھا تلاش دنیاس</p> | <p>منت نہیں تو ظالم ترغیب یا اشارا<br/> عرصہ کہاں کہ دے تین سانہ ہمیں دبارا<br/> صباے تیغ کا آب روان سے کام لیا<br/> کہ ایک زن نے نہ مصر سا غلام لیا<br/> مین تیرے ہاتھ سے ساتی یہ سرفام لیا<br/> ہر ایک گبک نے پیالے ترا خرام لیا<br/> انظر سے خلق کے گرتے نہ جگو تھام لیا<br/> کہ زندگی کا انھوں نے مزامتام لیا<br/> حسد کی کو نہ اد سپر کہ جن نے شام لیا<br/> سلام کر کے کسو سے نہ لاکھ دام لیا<br/> کھو نہ فکر تردد سے کوئی کام لیا</p> |
| <p>ادھر شرور ہوا صبح فتنہ کبسل<br/> ادھر بہار سے ہر ایک گل نے جام لیا</p>   |   |
| <p>تا شیر عشق نے مزہ درد کھو دیا</p>  | <p>اُن نے ندان دیکھ مرا حال رو دیا</p>  |



|   |  |
|---|--|
| <p>جام خالی سے جو ساقی نے مجھے ڈھکیا<br/>         بڑا دریا پہ جواں زلف سیہ کا سایا<br/>         میں بندھتا رنگہ کا ہی قفس میں آیا<br/>         لیلۃ القدر تھی یار و جو شب وصل تو کیا<br/>         سمجھے تھا میں خطِ راہِ محبتِ ناصح<br/>         یہ تو دوجیز سے خالی نہیں لے رشکِ ہلا<br/>         ہمسری کی سہ نور نے جو تیرے ابر سے<br/>         مست کرا غماض خطا آنے پہ کہ غیاضِ مست<br/>         رات جو رند ہوئے شیخ سے عا مہر طلب<br/>         گر چہ رویا میں تھے غم میں بہت سالین<br/>         خون کے ہر قطر لیے کتا تھا یہی نختِ جگر<br/>         معنی خامہ زبان کا جو مرے رنگین ہے</p> | <p>میں کہا بچھے صاحب مجھے میں بھر پایا<br/>         کاٹا کالے کا بھی دیکھا ہے نہ یون لہلہا<br/>         دام صیاد تیرے خاک نہ میں نہ بچھوایا<br/>         آخر اس شبے مجھے روز سید کھلایا<br/>         میری تقصیر نہیں دل نے مجھے ہکایا<br/>         داغ تجھ عشق کا لالہ کے بے باکل کھایا<br/>         بدر کر چرخ نے چہرے سے لٹے گھٹوایا<br/>         ناز بردار دوجو تیرے خطِ رخصت لایا<br/>         شیخ نے کام بزرگی کے تین فرمایا<br/>         اپنے رونے کا انجھے رات تسلسل بھایا<br/>         تو مژدہ تک بھی نہ پہونچکا کہ میں یہ آیا<br/>         حسنِ در دنگی میں بندش میں اس کے پایا</p> |
|---|--|

بے نصنع مجھے کتا ہوں یقین کر سودا  
 گل جدا شاخ سے جسد م کہ ہوا مر چھایا

|  |   |
|--|---|
| <p>آنکھوں نے اشک جتنا آتا تھا شب نہ آیا<br/>         ہے داد خواہ لبِ لبس اس جنگجو پہ یار و<br/>         عارض سے چہرہ ہو کر اس سے ہوا ہوسا<br/>         ہونے جو غیر کے میں وارد ہوا گھر اس کے<br/>         جس مہیچے سے پیالہ پیتے نہ تھے ہم ان نے<br/>         روز و کے حال ل کار و شن کیا ہوا سپر<br/>         دل نقد جان تک اس کو چاہے تھا میں خرمین<br/>         صبح شب ملاقات ایسی ستم تھی یار و<br/>         عاشق نہیں وہ جب کا ناصح لیے گرہین<br/>         اب وعدہ نہیں ہے کچھ سبیل حادثہ کا<br/>         کتا پھر ہے ناصح شیخی کی راہ یار و</p> | <p>زخمِ جگر نے یار و پانی مگر چورایا<br/>         تیغِ تلخ سے جس کے لوہو میں محفل نہایا<br/>         لالہ نے خاندان کو داغ اپنا کیا لگایا<br/>         پت رہ گئی کہ ان نے آنکھوں میں ہی دھرایا<br/>         دھنیے کی کھڑپی میں پانی ہمیں بلایا<br/>         آنکھوں نے آہ میرا پانی سے گھر جلا یا<br/>         قیمت پہ بک نگہ کے بھر آپ ہے بکایا<br/>         جس کے سبیدہ دم نے روز سید کھایا<br/>         سینے کے زخم پر بھی ٹانگا بیان دلایا<br/>         اپنا تو گھر عزیز داک چاہ نے ڈوبایا<br/>         اس بوفا کا ملنا سودا کا میں چھوڑا یا</p> |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| <p>پایادہ ہم اس باغ میں جو کام نہ آیا<br/>اے زمرہ پر داز چمن نالہ لہا را<br/>گو شکل کمان خانہ گردن ہر نقش<br/>آراستہ جو بزم ہوئی دور فلک میں<br/>بتان تو پر از بادہ اقسام ہے لیکن<br/>یری بھی جوانی وہ بھی ناصح کہ نتھا زور<br/>میں تنگ ہوں اتنا کہ پدر اور بسر کے<br/>ہے رنگ تماشائے جہان صورت خورشید<br/>ہر عید مہ نوئے کیا قصد کہ دیکھے<br/>ہے طرفہ تناکہ رہوں لب بلب اسکے<br/>تیشہ سے بھی تھا کام بڑا ناخن غم کا،<br/>آفات ہی اے چرخ اٹھا جانی ہے تو نے<br/>تجھ بن جو گیا باغ میں سیر آب روان کو<br/>اسکا تو گلہ کیا ہے کہ بتان جہان میں</p> | <p>کچھ اپنے تئیں جز خمر حرام نہ آیا<br/>وہ مرغ نہ سمجھے جو تہ دام نہ آیا<br/>پراسمین نظر گوشہ آرام نہ آیا<br/>دان جام بجز گردش آیام نہ آیا<br/>سایہ میں کسو نخل کے آرام نہ آیا<br/>قاضی کا ترے واسطے اعلام نہ آیا<br/>لب پر کھو مجلس میں مرا نا م نہ آیا<br/>جو صبح کو دیکھا وہ نظر شام نہ آیا<br/>لیکن وہ کبھوتا بلب با م نہ آیا<br/>جس سے کہ کبھو بوسہ بہ پیغام نہ آیا<br/>فرا دیتھے نے وہ سراجام نہ آیا<br/>ظالم کسی گرتے کو تجھے تھام نہ آیا<br/>بھرتیج کا خاطر میں مرے کام نہ آیا<br/>تجھ تک قبح بادہ گلفام نہ آیا</p> |
|--|---|

یون مٹھ نہ دھواے صبح کہ آگے مرے سودا

جون لالہ برا زخون حبسگر جام نہ آیا

|   |  |
|---|--|
| <p>نور اخذ ہنر کرنے میں دل کا میں گنوا یا<br/>جلوے ترے ہم ہیں صنم بزم جہان میں<br/>کام آب کا لے خاک سے بھی روشنی ملے<br/>جو خاک نشین ہیں نہ انھیں سمجھو کہ قدر<br/>ہے حسن میں یہ فیض کہ صحبت میں بتائے<br/>جس باغ خرابات جہان میں ہوں کہ جتنے<br/>کچھ کسر سے خاطر میں نہ لایا ہمیں کوئی<br/>میں تنگ ہوں اتنا کہ قبیلہ میں سے کوئی<br/>روئے نے کیا حال لعل اس شوخ پہون</p> | <p>جون آئینہ جو ہر نے مجھے عیب لگایا<br/>گر شمع نہ دوسے تو شب تار ہے سایا<br/>آئینہ نے مجھ گرد سے بھر عمر دھولایا<br/>وہ دانہ ہے خرمن جسے مائی میں نہ لایا<br/>بدخلق جسے کہتے ہیں سونا زکھمایا<br/>نام اپنے بزرگون کا خم مے میں ڈبایا<br/>رتبہ کسی خاطر میں ہمارا نہ سمایا<br/>سیراٹ کے بھی لینے کو وارث نہ کمایا<br/>سودا نے دیا عشق کا بانی سے جلایا</p> |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| <p>سینے سے مین و کا کولایا جو شب لبون تک<br/>         ملنے کا ایک دم بھی پاں ضعف دل پر مانع<br/>         گوئین تک ملے تھی جس دل کی جگہ قیمت<br/>         بخشش پہ دوہا بھی آئی تھی بہت ہر<br/>         نازان نہ تو اسپر گر تجھ کو سنگ مین سے<br/>         اور باب فہم آگے وہ صاحب ہنر ہے<br/>         ویر خراب مین کل اک مست کی زبان پر<br/>         اعمال دیکھ تیرے سے شرم سے عرق ہر</p> | <p>لنے لگی اجابت کیدھر خیال آیا<br/>         اوکتا کے اوٹلیا وہ حب جی بحال آیا<br/>         قسمت کہ یک نگہ پر مین اسکو ڈال آیا<br/>         لیکن نہ پاں زبان تک حرف سوال آیا<br/>         گوہر نکالنے کا کسب و کمال آیا<br/>         کینہ کیسے دل سے جسکو نکال آیا<br/>         یہ شعراُس جگہ کے کیا حال آیا<br/>         اسے مختب تھے بھی کچھ انفعال آیا</p>                         |
| <p>السیر ہے تو کیا ہے وہ مشت خاک سودا<br/>         خاطر پہ جب کسی کے اس سے ملال آیا</p>  |   |
| <p>باہر رکھوں نہ بزم سے لے رشک باغ پا<br/>         جو غنچہ رک رہا ہر دل پاغین کہ پاں<br/>         کر بیت مین ہماری معاند سمجھ کے دخل<br/>         دل تفتگان کی خاک سے ہر آبلہ کا خون<br/>         روشد لون کا حد سے نہ بڑھ کر قدم بڑے<br/>         بیدست و پا نہ صاحب کیفیتوں کو جان<br/>         پہونچانہ دان جہانے کہ جگہ اٹھانہ مین<br/>         اس حور ساتھ عیش ہو دا عظمیٰ نصیب</p> | <p>جون شمع سر کے گل سے کروں تانہ باغ پا<br/>         جز آب جو کیا نہ کسی نے سراغ پا<br/>         ہر گھر مین دیکھ بھال کے رکھتا ہر باغ پا<br/>         رکھتا نہیں ہے کچھ وہ زراہ دماغ پا<br/>         باہر رکھے نہ سایہ سے اپنے چراغ پا<br/>         ہے دست میکشان کا براے ایلغ پا<br/>         تجھ کو دیے فلک نے بھل ادا باغ پا<br/>         باغ خان مین جبکا ہو سرا در بہ راغ پا</p> |
| <p>سودا ہے زلف یار مین گزشتہ دل ترا<br/>         ہر گھر مین کیوں رکھے ہے تو بہر سراغ پا</p>  |   |
| <p>کیا جانے کسی خاک ہے رکھ ہوش نقش پا<br/>         اعمال زفتگان کے مکافات کر نظر<br/>         کسی نین مین خاک نشینان راہ عشق<br/>         دہشت ہے کبر اہل جہانے یہ اب مجھے<br/>         کثرت سے کوے یار مین گری ہو یہ کہ دان</p>   | <p>یون دھر قدم کہ تانہ دے دوش نقش پا<br/>         حیران ہے ہے صورت خاموش نقش پا<br/>         گوش اپنے کر مین اتنے کہ جون کو فتنہ پا<br/>         افتادگی نہو دے فراموش نقش پا<br/>         پڑا ہے پا مین آبلہ از جوش نقش پا</p>   |

|   |   |
|---|---|
| منا چھوڑا یا مجھے ددھی کی زندگی نے  | محبوب ہو پھر اسکو میں نے منہ دکھایا   |
| <p>بارغ میں جسم خرام اس سرقا منے کیا<br/>عشق میں خون جگر کھا نیکی گر لذت نہ تھی<br/>سوزن درشتہ کی بدنامی توی پر کیا حصول<br/>صبح کو جیتا تو کھلا گھر سے میں پر کیا کون<br/>گھر سے بلوانا تو کیسو محکو جانے دیکھ کر<br/>غش میں آ جاوے ہوس دیکھے وہ ہر اگر<br/>گلے مائی میں کیا کیا جامہ بیس گھر کے بیچ<br/>جا کے بازار تباں جو رد جفا اب ناصحا<br/>کوئی بیخانہ سے ناگہ شام کو گزے جو شج<br/>کہ سلام اٹکو کہا جلدی سے لو بار و قدم<br/>کوئی بولے تھا لمونہ سے انھو کی خاک<br/>آخر کار ادب کجا دیکھتا ہوں رات کو</p> | <p>نفرہ حق سرہ منہ ہی نے بھر کر جی دیا<br/>خضر نے حیران ہوا بے ندگانی کیوں پیا<br/>کب کسی عاشق کے زخم دل کو عیسیٰ نے سیا<br/>مرگ تھی اک طرح کی جورات میں تجھ بن گیا<br/>وہ کبوتر بھی اوڑانے میں نہیں کہتا پیا<br/>اس طلائی رنگ سا کب ہو طلائے کیمیا<br/>اب تلک شکل تو پڑتا ہے نقش بویا<br/>اپنی میں جی کی خوشی کو نقد دل دیکر لیا<br/>کیا کون سودا جو رندوں نے سلوک سے کیا<br/>ہیں زخم اویا یا از قبیل انبیا<br/>کوئی کہتا تھا کہ تو آنکھوں میں اپنے طویا<br/>وہ مقدس صورت اور ایسے بزرگ ہیرا</p> |
| دھونڈنے جاتے ہیں پیچھے پیچھے عامہ کو آپ   | اک مرید آگے چلا جاتا ہے دکھلاتا دیا   |
| <p>سحر جو باغ میں دلدار ایک بار آیا<br/>تو دید مجھگان موسم بہار آیا<br/>قسم نہ کھائیے ملنے کی غیر سے ہر گز<br/>برنگ آئینہ ہم اور سینہ صاف ہوئے<br/>ہماری خاک پر گو چشم تر کسی نے نہ کی<br/>گئے جہانے کیا کیا شیرہ جوتہ خاک<br/>مانعت نے کیا تیرے شہرہ آفاق</p>  | <p>نثار میوہ سے ہر نخل زیر بار آیا<br/>ہر ایک تاک کو گلشن میں برگ بار آیا<br/>کہا نہ تم نے میان ہکو اعتبار آیا<br/>جو اپنے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا<br/>ہمیشہ گریہ کنان ابر زار زار آیا<br/>کہ گل جب آیا تو مخرج بے شمار آیا<br/>وگر نہ میں ترے کوچہ سے لاکھ بار آیا</p>   |
| خبر لے وادی میں سودا کی بون سنا کج  | کہ ایک شوخ کسی بے گنسہ کو مار آیا   |
| کب دل شکستگان سے کعرض حال آیا   | ہے بے صدا وہ چینی حسین کہ بال آیا   |

|  |   |
|--|---|
| <p>تو بھی ٹنگ سکو جا کے ستمگار و کھینا<br/>         نے سیر باغ و نئے گل دگلزار دیکھنا<br/>         تنہا پڑے ہوئے درد دیوار دیکھنا<br/>         لے صبح تا شام کئی بار دیکھنا<br/>         پڑھنا یہ شعر گر کہموا شعرا دیکھنا</p>   | <p>تجربہ بن عجب معاش ہو سودا کا اندون<br/>         نے حرف دے حکایت نے شعر و نغز<br/>         خاموش اپنے کلبہ احزان میں روز و شب<br/>         یا جا کے اُس گلی کو جہاں تھا ترا گذار<br/>         تشکین ہل نہ اسمین بھی پائی تو ہر شغل</p>  |
| <p>پہر جو خدا دکھا دے سونا چار دیکھنا</p>  | <p>کتنے تھے ہم نہ دیکھ سکین روز بھر کو</p>  |
| <p>نکالار و سیفہ آخر میں اس صفحہ میں نام اپنا<br/>         رکھا محروم میں قطرے اس دیا میں جام اپنا<br/>         کہ میں یا تنک زبان سے بھی نہیں سننا ہوں نام اپنا<br/>         نہیں گو یا زبان شعلہ دون کو کو پیام اپنا<br/>         کہ ہر بندہ خدا کا کر لیا جن نے غلام اپنا</p>   | <p>سیہ کاری ہے مانند نگین ہر چند کام اپنا<br/>         جاب آسا کیا ہے کار استغنا تمام اپنا<br/>         نہ پونجے نیستی غفلتی ہستی کو مری ہرگز<br/>         اگر سمجھو تو خاکستر صبا کے ہاتھ بھیجوں میں<br/>         کہاں ہے شیخ جو دیکھے مے بت کے کرشمہ کو</p>   |
| <p>سنا جب اس تھا ہر نو کو صوابی مبنو نے<br/>         کیا شہری غزالے تین سودا نے ام اپنا</p>  |   |
| <p>عجب حکمی ہوئی فراغت گدھونڈا ایسے بار اپنا<br/>         نہ گھر میں رہنا ہوا سکا شیوہ نہ ساتھ بھر ناشا اپنا<br/>         یہ درد سن اس میں سکا جی لٹے دیکھ دیا اپنا<br/>         جن میں وہ شور ڈال سکتی ہو نہ تو دیکھو بہار اپنا<br/>         دگر نہ وہ سنگ کو نہا ہے نہوگا جمین شرار اپنا<br/>         کوئی بھی صیاد چھوڑتا ہو چرہ کے سب شکار اپنا<br/>         جو فہم ہو دے تو بہر اکیر ہے پشت جنار اپنا<br/>         نہ رہتے دیکھا کبھو بے وقت آج بھی مرنا اپنا<br/>         خدا اٹھائے ہمیں جو ڈالیں کسی خاطر بہار اپنا<br/>         میں کیا کہوں داتے آہ سار کر گئے ہیں گداز اپنا</p> | <p>جنھوئی نظر و بین ہم سب میں دیا انھیں گداز اپنا<br/>         کروں سو کیا آہ نامیدی نہ ہو سکے طرح بار اپنا<br/>         مجھ کو آدھ جسکے دل کا نہ پچھا اُس سے تو دکھ ہمارا<br/>         جو دھوم اتنے ترے خط کے اب تک عالم میں معری ہو<br/>         اثر ہمارے سخن کا ظلم نہیں ہو سوا یک تیرے دین<br/>         جہاں تڑپا ہوا دل ہمارا کبھو تو ظلم تو دان گذر کر ہو<br/>         جنھیں نہیں عقل ہو کر نہ ہیں طلب ہوس کی کیا کی<br/>         ہوا نہ روز فراہم یوں کہ اکیر بھی میری آپ میں ہوں<br/>         اگر ان طبیعت پر ہوئے کے ہوں نہ ہوئے وہ بھی نصیب ہے<br/>         بزرگ مالک ایندھا بھرے ہو جہاں تو باغ ہما میں ہوا</p> |
| <p>چن نہ تنہا جنھوئی غم سے ہنوز چاتی پر کھائے ہو گل<br/>         رکھے ہر ایک ہزار جاسے روش بھی مینہ فگار اپنا</p>  |   |

|  |   |
|--|---|
| گزرے وہ کیونکہ خاک سے میری کہ تا بد<br>افتادگان تک آن کے کیا لیتے راہزن<br>اسے شوخ ہرزہ گزری نے تیری ہر ایک جا<br>پاپوس پر رقیب عبت ہے جی کہ وان | بھوڑے قدم کو اسکے نہ آغوش نقش پا<br>جز خاک کچھ نہیں ہے در آغوش نقش پا<br>خون جگر کیا ہے مرا نوش نقش پا<br>کب ہے قبول خاطر پا پوش نقش پا |
|--|---|

سودا بقول حضرت بیدل بکھے دوست

خط جبین ماست ہستم آغوش نقش پا

|   |  |
|---|--|
| آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا<br>سرگرم نالہ اندون میں بھی ہوں عند ریب<br>جب ہمیشہ کو کہن نے لیا ماتہ تب عیش<br>جس تیرگی سے روز ہے عشاق کا سیاہ<br>لب زندگی میں کب ملے اس لب کے لال<br>اپنا ہنر دکھا دینگے ہم تم جگمگ شیشہ گر | کچھ اک بچ رہی تھی سوعاشق کا دل بنا<br>مت آشیان حسن کے مرے متصل بنا<br>بولالہ اپنی بھاتی پہ دھرنے کو سل بنا<br>شاید اسی سے چہرہ خوبان پر تل بنا<br>ساغر ہماری خاک کو مت کر کے گل بنا<br>ڈٹا ہوا کسی کا اگر ہستم سے دل بنا |
|---|--|

لسن سخن کے عرض طل مرارے کہا

سودا نہ باقین بیٹھ کے یاں متصل بنا

|   |   |
|---|---|
| سودا یہ کیا کر گمانت اس قدر کا رونا<br>سرتا قدم کلا کر جب تک کرے نہ پانی<br>جس طرح چاہتا ہے دنیا میں زندگی کر | عالم کو اسے دیوانے سب ساقی لے ڈوتا<br>جون شمع داغ دل سے شکل بہتے ڈوتا<br>لیکن تو یاد رکھو عاشق کہیں نہوتا |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| بے وجہ آئینہ نہیں ہر بار دیکھتے<br>نرگس کی طرح خاک سے میری ادگی ہے چشم<br>کھینچے تو تیغ ہے حرم دل کے صید پر<br>ہے نفس جان دید ترا یہی ہے دمن<br>اسے طفل اشک ہے فلک مشین پریش<br>پوچھے خدا سبب جو مرے اشتیاق کا<br>مہر نقش پایہ تر ہے یار و ہر لکھل<br>کرتا تو ہے تو آن کے سودا سے اشتیاق | کوئی دم کو بھولنا ہے یہ گلزار دیکھنا<br>ملک آن کے یہ حسرت دیدار دیکھنا<br>اسے عشق پر بھلا تو مجھے مار دیکھنا<br>جی جائے یار ہے مجھے کیسا ر دیکھنا<br>آگے قدم نہ رکھو تو زہر ر دیکھنا<br>میری زبان سے ہو یہی اظہار دیکھنا<br>ملک واسطے خدا کے یہ رفتار دیکھنا<br>کوئی لہر آگئی تو مرے یار دیکھنا |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>اگو گھر میں سب کیلئے تو اسے حسرتیں رہا،<br/>کیا فائدہ کہ درپے تحقیق مہسم رہیں<br/>اسباب دین و دنیوی کب تھا خیال میں<br/>صبر و قرار و ہوش و دل وین فدا کیا</p>  | <p>پروا نہیں مہین بھی یہ وہ دل نہیں رہا<br/>ملنے سے جبکہ ہم رہے پھر تو کمین رہا<br/>تیرا ہی دھیان تا جرم واپسین رہا<br/>تسہر بھی میرے بجان تجھے مجھے کین رہا</p>  |
| <p>نکلا کسی ہی طرح نہ دل سے تیرے حجاب<br/>سودا سے تو تو یار سدا شرمین رہا</p>   |   |
| <p>عشق تھا یا کیا تھا جسے دل اٹکتا ہی رہا<br/>رات جب غصہ ہو میرے پاس اٹھ کر چلا<br/>بوسے رخسار کا وعدہ کیا کس سے وفا<br/>تاب لکھو ہے کہ تیرے در سے آگے جا سکے<br/>کوئی غمی جگر کی ساعت کہ تب سے عمر بھر<br/>جسکو تین گھر سے نکالا وہ بائید طلب<br/>یار گھر آیا تھا برد کچھا نہ اسکو بھر نظر</p> | <p>خار سا سینے میں میرے کچھ کھٹکتا ہی رہا<br/>میں نہ چھوڑا گو کہ دامن وہ جھٹکتا ہی رہا<br/>کان کا موتی تلک تیرے ٹکٹا ہی رہا<br/>جو ترے کوچے میں آیا سر ٹپکتا ہی رہا<br/>آرزو سے وصل میں یہ دل بھٹکتا ہی رہا<br/>ہر قدم پر راہ چلتے میں ٹھٹکتا ہی رہا<br/>ہوش میں آؤں میں جب تک وہ ٹھٹکتا ہی رہا</p> |
| <p>آج کیا سودا میں لفت کی خلش مجھے کہوں<br/>خار سا سینے میں میرے کچھ کھٹکتا ہی رہا</p>  |   |
| <p>مجلس سے جب ہوسٹ وہ رشک تباں اٹھا<br/>آیا نظر جو در سے ہی اسکو میں کہیں<br/>جو میں قدم رکھا میں ہوسے باغ یا ضیاب<br/>میں جسکے پاس بیٹھ لگا کئے حال دل<br/>مشہور ہے یہ بات کہ جی ہے تو ہے جان<br/>برے وفا و رنگ محبت نہیں جو یان</p>   | <p>مشرک اہل بزم سے شور و فغان اُٹھا<br/>لیکر وہ میرے قصد کو تیرو کان اُٹھا<br/>لے بیچہ کو باغ و دہن باغبان اُٹھا<br/>اپنے ہی دلی غم کی وہ لے داستان اُٹھا<br/>آج بھی اٹھے جہانے تو گویا جان اُٹھا<br/>یارب تو اس گہن سے مرا آشیان اُٹھا</p>   |
| <p>بھونچے گی تیرے گھر ہی جو جاوگی نہ نذر<br/>سودا نجا کے منت پر مغان اُٹھا</p>  |   |
| <p>تیرے کوچے سے جو میں آکھو چلتے دیکھا<br/>تیغ تیری کی سدا شکر ادا کرتے ہیں</p>   | <p>جی کسی تن سے نہ اس طرح نکلتے دیکھا<br/>لبو کو زخم کے دزات میں ہلتے دیکھا</p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>نہیں بیکان یہ جو ہر نامہ اُن نے تیر پر لکھا<br/>         ہوئی تبدیل ہدایت یاں تک غم سے جدا نہ ہوئی<br/>         کہیں ہن زلف کو سب کچھ اُس نے محظوظ پر<br/>         بچے جی کس طرح روزا زلف کا بچے قدرت کے<br/>         نہین چین چین اسے یاد تھجہ محراب ابرو پر<br/>         اسی مضمون سے معلوم اسکی سردہری ہو<br/>         جگہ دی نالہ دلو تری زلف چلیا میں</p>                   | <p>اشا قتل کا جگو یہ کس تقصیر پر لکھا<br/>         کہ میرا نام مانی نے مری تصویر پر لکھا<br/>         یہ لام افزہ دیون قرآن کی تفسیر پر لکھا<br/>         ہمارا خون قاتل کی دم شمشیر پر لکھا<br/>         کتابہ روز اس مسجد کی یہ تفسیر پر لکھا<br/>         مرانا مہ جاس نے کاغذ کشمیر پر لکھا<br/>         یہ صرع کر کے موزوں ہننے اُس زنجیر پر لکھا</p>         |
| <p>خدا جانے کہ لے سودا پڑھ اسکو کیا وہ بھیکا<br/>         ہمیں تھا خط کا لکھنا دور از تہ سیر پر لکھا</p>  |  |
| <p>بلبل نے جسے جا کے گلستان میں دیکھا<br/>         روشن ہے وہ ہر ایک ستار میں زلیخا<br/>         برہم کرے جمعیت کو میں جو بل میں<br/>         واعظ تو سنی ہوئے ہے جس روز کی باتیں<br/>         اے زخم جگر سودہ الماس سے خو کر</p>   | <p>ہم نے اسے ہر خار بیابان میں دیکھا<br/>         جس نور کو تو نے مہ کفایت میں دیکھا<br/>         لکھا وہ تری زلف پریشان میں دیکھا<br/>         اُس روز کو ہم نے شب ہجران میں دیکھا<br/>         کتنا وہ مزہ تھا جوف کدان میں دیکھا</p>  |
| <p>سودا جو ترا حال ہے اتنا تو نہیں وہ<br/>         کیا جانے تو نے اُسے کس آن میں دیکھا</p>  |  |
| <p>والہ کو تری چشم کے آزار ہی رہا<br/>         چھوٹا جو زلف سے تو پھندا دم خط کے بیچ<br/>         جاتی رہی ترے چمن حسن کی بہار<br/>         جیسے ہوئی ہے قابل شمشیر وہ کمر<br/>         سو کھانا ایک پل مراد امان و آستین<br/>         دیکھا ہے تجھ کو در پہ تھے جن نے ایک بار<br/>         اُٹک روز ایک یار نے اُسی شوخ سے کہا<br/>         بولا کہ تیرے حق بطرف ہے اس امر میں</p> | <p>عیسی وقت تھا تو وہ بیسار ہی رہا<br/>         یہ مرغ دل ہمیشہ گرفتار ہی رہا<br/>         بلبل کے گل نظر میں دے خار ہی رہا<br/>         چھاتی پہ میری مراحم زنگار ہی رہا<br/>         تجھ عشق میں یہ دیدہ خوبا رہی رہا<br/>         پھر جبت لک جیا پس دیوار ہی رہا<br/>         سودا کے دیکھنے سے تجھے عار ہی رہا<br/>         جسے ہوا وہ خلق بد اطوار ہی رہا</p> |
| <p>اتنا تو وہ بُرا ہے کہ ہرے کا جسکے رنگ</p>  | <p>بھر عمر اسکی شکل سے بیزار ہی رہا</p>  |



|  |  |
|--|--|
| <p>زادہ گرد و کلال کی دستار دھر چلا<br/>آیا کوئی تو پوچھتا اشک اپنے گھر چلا<br/>بتیغ دسپریہ لیکے تو کس پر بھر چلا</p>  | <p>ابھی ہے یہ بہار کہ یار و لطیف باغ<br/>غافل ہے اس مریض سے ظالم کہ جبکہ پس<br/>عالم تو مر رہا ہے ہر اک آن پر نری</p>  |
| <p>سودا کی زرد پھر کو سوخی کی راہ سے<br/>کہتا ہے تیرا رنگ تو اب کچھ بھر چلا</p>  |  |
| <p>آیا تھا آہ کس لیے اور کہا میں کہ چلا<br/>اس روز و شب کے دھندھے میں بنا تو بھر چلا<br/>عزت کھو نہ دی یہ کہ پوچھے کہ بھر چلا<br/>تھوڑے دم دلا سے میں کفن ابھر چلا<br/>اور رونے کو میں کیز و قدم بیشتر چلا<br/>دامن کو میرے سامنے گل جھاڑ کر چلا<br/>اب کاٹون کسی حب کہ دل ابھ پر چلا<br/>اگر خضر راہ مرگ کو سپنا مبر چلا<br/>آج ابراہیم کے آگے زمین کر کے تر چلا<br/>لیکن ہنر پر اس کے نہ میسر ابھر چلا</p> | <p>اعمال سے میں اپنے بہت بچتے چلا<br/>ہے فکر و صل صبح تو اندوہ و حسرت م<br/>مجلس سے جگواٹھتے جلیوٹھکے سامنے<br/>نکلا پڑے ہے جامہ سے کچھ اندوہ و غم<br/>چلے گا بھلو گھر سے ترے کچھ نہیں ہے غم<br/>کیا اس گمن میں کٹے لے جا ایگ کوئی<br/>جامہ قمار خانہ میں چیرہ ہے پیش رخ<br/>بھیجا ہوا وہ پیام میں اس شوخ کو کہ آج<br/>طوفان بھرے تھا پانی جن آنکھوں کے سامنے<br/>رو کا بصد ہنر سے ملنے سے غیٹے کے</p> |
| <p>سودا کے تھار سے یک ہو نہیں غرض<br/>اودھر کھلی جو زلف اودھر دل بکھر چلا</p>  |  |
| <p>گل پھاڑین کے جیب کو دین بلبلان صلا<br/>فیروزہ ہو دے مردہ تو دیوے ہے وہ جلا<br/>یہ طفل بد سرشت نہ گھوارہ سے پلا<br/>مکن نہیں کھسکا مانی کرے مگلا<br/>غچے گلوٹھکے کچھ نہیں کھاتے انھیں کھلا<br/>چو ہے کی بھانت چلے ہے نظر سے یہ لیا</p>   | <p>سودا غزل گمن میں تو ایسی ہی لکھ لا<br/>حکاک کا پس بھی میحا سے کم نہیں<br/>نہیں چھوڑتا ہے اشک مراد من و کنار<br/>شاکی نہیں خدا سے بنی گریہ شکل زشت<br/>غم سے خزان کے خون جگر چھٹا بابائے<br/>دیکھ ہے اسقدر تو مجھے دیکھ کر قیہ</p>   |
| <p>اسلوب شعر کہنے کا تیرا نہیں ہے یہ<br/>مضمون آبرو کا ہے سودا یہ سیلا</p>   |  |

|  |  |
|--|--|
| <p>کیون دیا دل میں تیرے طرہ مشکین کو کہ مرغ،<br/>دوبے اوجھلے تو بہت دیکھے ہیں میں دریا کے<br/>استقامت ہو عجب نہیں جسمیں لغزش<br/>عیش آلودہ آفسوس ہی اس جا کہ حنا،<br/>فصل حق ہو تو تنزل ہی ترقی ہو جائے<br/>آہ ذالہ سے مرے دل نہ بیچے اس کا<br/>تیغ کا زخم اٹھا سنبھلے ہے انسان لیکن<br/>سوچی تدبیر نہ تقدیر کو بہلانے کی،</p> | <p>کہیں بھی پنجہ شاہین میں ملتے دیکھا<br/>ڈوبائیں چاہہاؤں کا نہ اوجھلتے دیکھا<br/>نخل کا باؤں زمین پر نہ پھسلتے دیکھا<br/>جسکو پہونچی تو اسے ہاتھ ہی ملتے دیکھا<br/>قطرہ گوہر ہر صدف سے میں نکلتے دیکھا<br/>میں ہوا سے نہ کھو سنگ بگھلتے دیکھا<br/>سامنے تیرنگہ کے نہ سنبھلتے دیکھا<br/>جب تجھے قتل پہ عاشق کے مچلتے دیکھا</p> |
| <p>اپنے منہ کے نکھا کن نے سخن کو گوہر<br/>لعل سودا ہی کو پہننے اگلے دیکھا</p>  |  |
| <p>چہرے پہ نہ یہ نقاب دیکھا<br/>کیون نہ بکون میں ہاتھ اسکے<br/>کچھ میں ہی نہیں ہوں ایک عالم<br/>بے جرم و گناہ قتل عاشق<br/>کچھ ہو دے تو بے عدم میں رحمت<br/>جس چشم نے مجھ طرف نظر کی،<br/>سرگردان ترے ہی عشق میں ہے<br/>دل تو نے عبث لکھا تھا نامہ</p>   | <p>پر دین تھا آفتاب دیکھا<br/>یوسف کی طرح میں خواب دیکھا<br/>اسکے لیے یان خراب دیکھا<br/>مذہب میں ترے ثواب دیکھا<br/>ہستی میں تو ہمسہ عذاب دیکھا<br/>اس چشم کو میں پر آب دیکھا<br/>یان ہمنے جو شیخ و شام دیکھا<br/>جو اس نے دیا جواب دیکھا</p>   |
| <p>بھولا ہے وہ دل سے لطف اسکے<br/>سودا نے یہ جب عتاب دیکھا</p>   |  |
| <p>ساقی چمن میں چھوڑ کے مجھ کو کہ صحر چلا<br/>گل مست سمجھو یا غنیمت اے عندلیب زار<br/>نشو و نما پہ تھا تو ہمارا ہمال عشق،<br/>کہ اپنے دلمیں یار سے کچھ کم ہے اندون،<br/>اس بحر میں ہے موج کی حافظ شکستگی</p>   | <p>پیمانہ میری عمر کا ظالم تو بھر چلا<br/>غنیے کا دل دہن پہ کسکے بھر چلا<br/>خوبونکی سردمہری سے لیکن ٹھنہ چلا<br/>آلودہ آب گرد سے تھا پر نہ بھر چلا<br/>فیصل ہوا جاب کہ جہدم امہر چلا</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>طبیعت کے فرومایہ کی شعر تر نہیں ہوتا<br/> ہنر سے دور ہے بد اصل کی خلقت کا آئینہ<br/> نجانے عکس روا سمن پڑا کس اہل جنت کا<br/> سعادتمند ہو کر جی کہ بعد از مرگ عالم میں<br/> طمع دولت کی قیاب تعسبت رکھ زائیسے<br/> نہیں لاتے زباں بجرن مطلب مرگزار اپنا<br/> سراپا شکل انگریز ہے تب ہجرانے جسم اپنا<br/> دیاتین نقد دل پنا اب ان خوب سے خطرہ کیا</p>  | <p>جو آب چاہ کا قطر ہے وہ گوہر نہیں ہوتا<br/> خمیر سنگ سے بنتا ہے تو جوہر نہیں ہوتا<br/> کلاب آئینہ سے لب کسو کا تر نہیں ہوتا<br/> ہما کے بال کا مصروف بجز انفسر نہیں ہوتا<br/> ہو تن نہ جھونکے آگ میں مس زر نہیں ہوتا<br/> بدست یازا کھینچا ہوا خنجر نہیں ہوتا<br/> نہیں دھیر برسن جوشن پہ خاکستر نہیں ہوتا<br/> جو مفلس ہوائے کچھ نہ ہر نو سے ڈر نہیں ہوتا</p>  |
| <p>تلاش خضر بہ منزل مقصد نکر سودا<br/> کوئی خود رفتگی سے راہبر بہتر نہیں ہوتا</p>  |   |
| <p>اتر دل مجھے نہیں ملتا مارجی رہ نہیں سکتا<br/> ترے آگے مری آنکھوں نے آنسو کیونکہ چل نہیں<br/> نہ شکوہ یار کا لب تک دلا پیرانہ سر لیجا<br/> چمن آرا سے ہو کر آتشنا کر برگ دبار اپنا<br/> نہیں شایان اپنی ٹال دنیا دیکھ سائل کو<br/> کسوت مہر سے تارے جھلک کے ہیں کو خط<br/> نہ قصد کعبہ ہے ولین نہ عزم دہر بندہ ہون<br/> نہال آسانہیں ہے خرمی مائی میں خربتے<br/> قصور عہت گردن ہر ہمیر کیا باعش<br/> نہیں گزر گس شاداب اس گلشن سے نعمت میں<br/> یہ پیاسا موج زن دیکھے ہے دیاسے کرم تیرا<br/> اکلین گو صد لین رنگ کے بازار محبت میں</p> | <p>فرض ایسی مصیبت کہ میں کچھ کر نہیں سکتا<br/> جو تو دریا سے گزرے ہو تو بانی بہ نہیں سکتا<br/> بخا موٹی ہی گذری ہے تو بانی بھی پسریجا<br/> جہان کے باغ سے نادان بزدلی مت تریلیجا<br/> دگر نہ شے یہ دینے کی نہ تھی مجھے کو پسریجا<br/> نہ قطر و نکاعرق کے تو گمان اس جہوہ پریجا<br/> اسیر دام الفت ہوں جدھر چاہے او طریلیجا<br/> وطن سے مشت خال کو دل قدم پر باز دھریلیجا<br/> کہ نالان مل مجھے دیکھ نہ بولایوں اثر لیجا<br/> تو یہ بھی ارمغان اک طر حکا ہے چشم تریلیجا<br/> درنگ سیمین ہو کیا کہدے بسو اپنا بھی پھریلیجا<br/> گنو اگر نقد دل اپنا نہ یہ تو در دستریلیجا</p> |
| <p>چرخ آدیگا کا ہیکو کچھ گوہر عریبان پر<br/> کہو سودا سے دل پر اپنے داغ ہجر دھریلیجا</p>   |   |
| <p>جب بادہ خون دل ہو تو سیر چمن کجا</p>  | <p>ساقی وہ تو بہار و شراب کہن کجا</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>نگاہ مست نے ساتی کے عالم کو چھکا ڈالا<br/>کرے کیا دل صدف مرگان کے خنجر بوجھالا<br/>نکوائے کینھی شوق بس سے تو انداز بوسے کا<br/>انگہ قیمت کئی دل کی تو اس پر بھی گران سمجھا</p>  | <p>کہیں مریوش ہے شیشہ کہیں پتھر تو متوالا<br/>کہ تیرے روتے ترکش دان مہیاں اک بے اثرالا<br/>ڈرون ہو نہیں نہ بڑ جائے کہیں بلب تخیالا<br/>ہو نقد جان بکتا ہو کہیں تو مجھ کو دلوالا</p>   |
| <p>خریدی کچھ نہ جنس اگر ہم اس بازار میں سودا<br/>بغل میں لیچے ہیں دل تو اک آتش کا پرکالا</p>   |   |
| <p>میں دشمن جان دھونڈ کر اپنا بوجھ کالا<br/>جب مست جہن سے ہو چلا گھر کو وہ لالا<br/>کہتا ہے نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو<br/>مانگا جو میں دل کو تو کہا بس ہی اک دل<br/>اے غنچہ سبب کیا ہے کہ آتے ہی جہن<br/>اتنا ہے تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے<br/>تہا تری مرگان سے یہ دل کیونکہ آئے<br/>فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی پشت فلک خم</p> | <p>سو حضرت دل سلمہ لعل تعالا<br/>غنچے نے صراحی لی اٹھا گل نے پیالا<br/>دیکھے جو کوئی خون گرفتہ تو لگالا<br/>جتنے ہی تو جا ہے مرے کوچے سے اٹھالا<br/>گل جھاڑے ہر دامن تو نے بٹھے کو سنبھالا<br/>پرے میں چھپا اسکے تئیں تجھ کو نکالا<br/>لے تیرے اس پاس نہ خنجر ہے نہ بھالا<br/>ہرگز نہ کسی کرنے کو ظالم نے سنبھالا</p> |
| <p>سودا نہ کچھ کتنا ہوں نہ خوبانے مل اتنا<br/>تو اپنا غریب عاجز دل بیچنے والا</p>  |   |
| <p>ملکہ آئین جب سے تین لوطا<br/>موج آتش ہے سیل گھونکی<br/>نہ جیا تیری چشم کا مارا<br/>جہن دل میں عشق بویا تھا<br/>گرد ہستی نے دل کو دی ہے شکست</p>   | <p>کفر و دین گبر و شیخ سے چھوٹا<br/>شاید اس دل کا آبلہ بھوٹا<br/>نہ تری زلف کا بندھا چھوٹا<br/>داغ و شعلہ ہوا گل دوٹا<br/>آئینہ اس غبار سے ٹوٹا</p>   |
| <p>دل یار کے ہرگز نہ سر زلف سے چھوٹا<br/>بگا ہے دل خون گشتہ سوا بزم میں اپنے<br/>جا بئے کہ صراحت سے اب چشم بتا سکی<br/>کسی نگہ مست جہن پر ہے اگر سودا</p>  | <p>اور اس سر مار سمجھ عشق نے کوٹا<br/>شیشہ مے گلز گلب کا ساتی سے نہ ٹوٹا<br/>تھا دل کا نگر اپنے سوان ترکون نے لوطا<br/>غنچہ سے کھلا تھا کہ سب بادہ کا پھوٹا</p>   |

|  |   |   |  |
|--|---|---|--|
|  | وہ نہ کیجے کہ کہے کوئی سزاوار نہ تھا<br>دل کو جس روز لیا کونسا تارا نہ تھا<br>کوئی شب بھی کہ میں ان میں دیا نہ تھا  | جو عمل چاہے کیجے مرے دکھ مینے کا<br>پیارا و شفاق و وفا و محبت الطاف<br>صعبتوں کا نہ کر دغیر کے مجھ سے اخفا  |  |
|  | شب تری بزم میں سودا کو میں کچھا جب تک<br>کچھ خموشی کے سوا اسکو سزاوار نہ تھا  |   |  |
|  | ہم دن کو ترستے ہیں ملاقات کو تنہا<br>کھوتے ہیں عبث اپنی ہم اوقات کو تنہا<br>پاتا نہیں میں ناصح بد ذات کو تنہا<br>خلوت میں ہے کیا جلیئے گنات کو تنہا   | افسوس تم اور دے ملو رات کو تنہا<br>نے تو ہے نہ دل ہے نہ کوئی ہنس ہدم<br>بابت کیلکلا جو ملے محلو تو سمجھو نہ<br>اب گوشہ عزلت سے نکلتا نہیں ہے شیخ  |  |
|  | سودا تو کبھی بزم میں رندان کے تو آجیٹھ<br>کھوتا ہے عبث کوئی بھی اوقات کو تنہا   |   |  |
|  | بہشت ہو تو نہ سمجھ کیجے باغبان تنہا<br>بھردن ہوں دشت میں جن گرد کاروان تنہا<br>گرد جو بندہ نوازی تو مہربان تنہا<br>کہو جو جاؤں ہوں میں بہر امتحان تنہا<br>ہیں نیزہ بازاد دھرتے یہ جوان تنہا<br>کرے ہے آج جس نالہ دفغان تنہا<br>تو پوچھ خلق سے میں کیا کولن بیان تنہا<br>کہا کہ طرح ملے اسے غرضاعان تنہا<br>کہا میں ہو شبسم کہ مہربان تنہا<br>رکھے ہے لطف بھی کچھ سیر پستان تنہا | وہ ہم نہیں جو کرین سیر پستان تنہا<br>کہ ہر کو چھوڑ گئے محلو ہم ہر بان تنہا<br>اگرچہ محلو نہ چھوڑیں گے بدگسان تنہا<br>اکیلے آنے کی تلو تباؤں میں تقریب<br>ہو اسے مل صفت مزگان کے بد بردہہٹ<br>خبر لے حال سے محبون کے صاحب محل<br>سنا ہو دوس جو سودا یہ مصرع صائب<br>کہا کیدن میں اے راہ میں اکیلا دیکھ<br>دیا جواب دلم سیر باغ می خواہد<br>جو ہو دوس لہر تو میں ابھی جلون رکا کے بیج |  |
|  | سنا یہ سمجھتے تو کہنے لگا کہ لیج لگو<br>گرفتہ ایم اجازت زباغبان تنہا  |   |  |
|  | آپسین ہر پر بردمخہ دیکھ رہ گیا تھا<br>وہ بند پیر ہن میں دیگر گرہ گیا تھا  | جب بزم میں تباہی وہ دیشک رہ گیا تھا<br>بچنے کے حال گل کا بھسے کہا کہ اس سے  |  |

|   |  |
|---|--|
| <p>صحبت تجھے رقیبے میں اپنے گھر میں داغ<br/>تیرے لیے وطن سے جو نکلا تو پھر اُسے<br/>صدر حرف آرزو دہنے زبان پر مری دلے<br/>غزاق چاہ عشق جو ہو تا تو حبا نسا<br/>عریان تنی نے باز رکھا اسکے رنج سے</p>  | <p>کید مرچنگ شمع کہاں انجمن کجا<br/>مانند طفل اشک کے غم وطن کجا<br/>چاہوں جو تجھے ایک کہو یمن دہن کجا<br/>یوسف کہاں مصیبت چاہ دقن کجا<br/>ناصر جو چاہے حبیبیئے پیر میں کجا</p>   |
| <p>خلو تر کو ہو چکے نہ سودا کے تکرہ<br/>تو اددہ جہان ہو بت و برہن کجا</p>   |  |
| <p>نہ دانہ ساتھ لے صیاد تین نے دام لیتا جا<br/>اگر دیا لیلا جی کی خلش مت چھوڑ سینہ میں<br/>نہ تھی توفیق اگر دوسرے کی تو اتنا ہی کہہ دیتے<br/>اگر اے نالہ تو جا ہے کہ اُسکے گوش تک پہنچے<br/>ہو امین دلکے لیجا ہے نہ راضی تیری خاطر سے<br/>خیال اُن اکھڑو کا چھوڑ مت مرنے بعد از بھی</p> | <p>چین میں ہمسفر و نکو مرا پیغام لیتا جا<br/>سحر لجا نہیں سکتا تو اسکو نہ نام لیتا جا<br/>جو آیا ہے تو خالی مت پھرے نہ نام لیتا جا<br/>اثر تھوڑا کہین سے کر کے قرض دوام لیتا جا<br/>کہا کب تھا کہ ساتھ اُسکے مرا آرام لیتا جا<br/>ولا آیا جو تو اس میکدہ میں حساب لیتا جا</p>      |
| <p>جو چاہے تجھے تجھ کو ازیت دین نہ لے زاہد<br/>گلی میں اُسکی اب سودا کا اکثر نام لیتا جا</p>  |  |
| <p>قائل کا ہاتھ ہرگز ہتھیار تک نہ پہنچا<br/>افسوس کام غم کا اظہار تک نہ پہنچا<br/>تیرے ستم کو تیرے کلتا میں فروش جان ہو<br/>کیا گوش فہم کرے عالم میں اب کہ کوئی<br/>اس مرغ ناتوان کی میاں دیکھ خبر ہے<br/>جون غنیمت اس چین میں تیرے مقید دیکھا<br/>اے بخت خواب تجھے تحفہ طریق کہے</p>   | <p>کار شہادت اپنا تموار تک نہ پہنچا<br/>یہ لخت لعل بھی چشم غمبار تک نہ پہنچا<br/>مخد زخم دل کا لیکن سو فارتک نہ پہنچا<br/>خاموشی کی ہماری گفتار تک نہ پہنچا<br/>جو چھوٹ کر فقس سے گلزار تک نہ پہنچا<br/>راز خموشی لے دل ظہار تک نہ پہنچا<br/>یک شب ہماری چشم بیمار تک نہ پہنچا</p> |
| <p>سودا کی شاعری کا منکر نہ من دد رکھا<br/>آخر کو کام جس کا اقرار تک نہ پہنچا</p>   |  |
| <p>حال دل سے مرے جب تک دہ خبر دار تھا</p>   | <p>جز دم سود کوئی محرم اسرار نہ تھا</p>  |

|  |  |
|--|--|
| <p>سنبل کے بیج میں دل تیرے نہ تھا کیسا<br/>تجھ گھر میں عرض مطلب کسی نہ تھا زبان پر<br/>داغ محبت لے گل جب تھا ترانہ جگ میں<br/>گو عشق کے تھامے عشاق آب مفرہ میں<br/>تجھ عشق میں نصیحت سب یاد ملتے تھے<br/>کا فرتری زبانی اکثر میں لیک جو شمع</p>  | <p>نرگس کا ایک تیرے بیمار تھا سو میں تھا<br/>در پر جو تیرے نقش دیو اترتا سو میں تھا<br/>داغوں نے جسکا سینہ گلزار تھا سو میں تھا<br/>ادل زبان پہ جسکے اقرار تھا سو میں تھا<br/>ناصح کے پر سخن سے بیمار تھا سو میں تھا<br/>ہر استخوان میں جسکے زنا تھا سو میں تھا</p>  |
| <p>اس میکدے میں ہوا ہمیں تو بھی نہ بہکا<br/>سب ست و بخر تھے ہمارا تھا سو میں تھا</p>   |  |
| <p>رات نالہ میں کیا یاد سنایا نہ سنا<br/>قاصدا حال دل زار سنایا نہ سنا<br/>اشک خونین سے تھے ہمیں امان میرا<br/>حال مدت سے مرا گوش زد عالم ہے<br/>باز رونے سے نہ آؤ نگاہیں صبح بھر بھی<br/>حال کہنے کا میں غور کہوں بس اپنا تجھے</p>  | <p>بہلے آب ہو کسار سنایا نہ سنا<br/>راست کہہ جسے تو کیا سنایا نہ سنا<br/>ہو گیا تختہ گلزار سنایا نہ سنا<br/>تو نے کیا جانیں تمکا سنایا نہ سنا<br/>میں کہا تجھے تبار سنایا نہ سنا<br/>اسہ موقوف ہے کیا یاد سنایا نہ سنا</p>   |
| <p>شرح حال دل عاشق وہ سنے کیا سوا<br/>اُس سے مت کر تو یہ گفتار سنایا نہ سنا</p>  |  |
| <p>بہت سے ہے بہت اس آن ہو کم جینا<br/>دعا سے کسی قیامت کو پہونچی میری عمر<br/>کمان نازاد تاراب کہ شوخی تیرے ہاتھ<br/>کیا ہے خطا کے تین جب تیرے چہرہ پر<br/>جہان میں لطف کوئی جینے سے نہیں بہتر<br/>وہ فتنہ خیز ہے ظالم جہان میں تیرا حسن<br/>ہمیں تو غم ہی میں گزرے ہے عمر تیرے ساتھ<br/>آلاش زینت میں اتنا نہ مر کہ ہستی کی<br/>دل بنا پھر لیں خوبیاں سے تو آسودا</p> | <p>بغیر یار نہیں چاہتے ہیں ہم جینا<br/>ہے روزِ حشر شب ہجر ایک دم جینا<br/>ہوا ہے صید کو مشکل ہے حرم جینا<br/>ہوا ہے خلق کو مفقود یک قلم جینا<br/>پر آشنا کو ترے یار ہے ستم جینا<br/>کہ باپ بیٹے کو شکل پڑا ہسم جینا<br/>جنھیں خوشی تھی انھیں موت ہو کر غم جینا<br/>خبر جنھوں کو ہے سمجھیں ہیں وہ عدم جینا<br/>کرتا کجا بلب خشک و چشم تر جینا</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>وہ شوخ آج جسے نظریں نہیں ملتا<br/>کیا کیا دلا کے غیت رکھا میں باز دلو،<br/>سودا پھر آج تیری آنکھیں بھراں میں</p>   | <p>شاید سنایں جو کچھ محرم سے کہ گیا تھا<br/>ورنہ نہ سہتی باتیں تیری میں سم گیا تھا<br/>عالم کے ڈوبنے میں کل کچھ بھی رک گیا تھا</p>  |
| <p>ٹھکڑے ہوئے جگر کے آسورہ بھلے کو<br/>خوناب دل سے دھنہ آفاق رہ گیا تھا</p>   |   |
| <p>جگہ تھی دلو مری دلیں اک زمانا تھا<br/>خود عشق نے جس روز کی متاع چمن<br/>جو ذکر بعد مرے ہوگا جان نثار دن کا<br/>جو حار ریش کے کھنے سے میں سخن بوجھا</p>   | <p>مرے بھی تیشے کو اس سنگ میں ٹھکانا تھا<br/>جو لہر جان پڑی قیمت تو دل بیجان تھا<br/>کر دے گے یاد بھی گو وہ اک دیوانا تھا<br/>ہر ایک بات میں زاہد کے شاخسانا تھا</p>  |
| <p>بہر مہر نیم نلکہ تھا نہ قتل سودا فرض<br/>اجل کیواسطے یہ اسکے اک سہانا تھا</p>  |   |
| <p>عشق کی خلقت آگے میں ترا دیوانہ تھا<br/>جزو کل میں فرق اتنا ہی فقط ہے اعتقاد<br/>برسر لطف و عنایت ہمہ جب آیا فلک<br/>شب کہ مجلس بیچ وہ غار بگر خانہ تھا<br/>جینے دینے کی نہیں یاد اس بانی کی کہ شب<br/>کل تو مست اس کیفیت تھا کہ آتے دیر سے<br/>اختلاط اہل آبادی سے دل آیا ہے تنگ<br/>اس جہن میں جب تلک ہم نشہ سستی میں تھے<br/>اتفاقاً بزم رندان میں ہوا دار و جوش<br/>اک برہمن زادہ کل کتا تھا یوں مل کے ہاتھ</p> | <p>سنگ میں آتش تھی جب تو شمع میں پروانہ تھا<br/>ورنہ جس خرم کو دیکھا فی الحقیقت اڑتا تھا<br/>سرمہ جو تیرا بلایٹھا سو وہ پر خانہ تھا<br/>تھے جو باہم آشنا ایک ایک سے بیگانہ تھا<br/>مالہ اپنا وقت شب اسکے لیے افسانہ تھا<br/>بھر نظر و مدرسہ دیکھا سو وہ مینانہ تھا<br/>لے خوشاقتے کہ تنہا تھے اور ویرانہ تھا<br/>عمر کا اپنی پرا زخون جگر چمکانہ تھا<br/>پنجمہ انکا دم بدم ڈار می کا تشکی شانہ تھا<br/>ہم میں اور سودا میں یار و کقد ریا رانہ تھا</p> |
| <p>چشم اہل قبلہ میں آج آن لے کی جون سرسجا<br/>حیف ایسا شخص جو خاک بہت خانہ تھا</p>  |   |
| <p>عشاق تیرے جگ پر ناز تھا سو میں تھا<br/>داخل شہید دہن تو لو ہو گلا کے سبھے</p>  | <p>جگ کے خرابہ اندراک حواری تھا سو میں تھا<br/>شمسیراز سے پرا دگار تھا سو میں تھا</p>   |



|   |  |
|---|--|
| مجھ گدائے بھی کسی شاہ سے ڈالانہ سوال  | گو مجھے بخت نے اسکندر و دارانہ کیا   |
| دہر بانٹے تھا ستاع دو جہان لے سودا  | بیخانی نے مری اسکو اشارانہ کیا   |
| کہتے ہیں لوگ یار کا ابرو بھڑک گیا<br>مین کیا کروں اداے غضبناک کا بیان<br>نالے سے میرے گل تو ہوا چاک پر ہین<br>کوئی کیا نہ خوف سے قاتل کے سامنے<br>مشکل پڑے گا پھر تو بھجانا جہان کو   | تیغ سا کچھ نظر میں ہماری سڑک گیا<br>بجلی سامیہ سے سننے آکر کڑک گیا<br>بلبل ترا جگر نہ یہ سنکر تڑک گیا<br>مین ہی تھا اسکے روبرو جو بھڑک گیا<br>جو ٹک زیادہ عشق کا شعلہ بھڑک گیا   |
| سودا چرا چکا ہی تھا گلشن سے گل کو گل  | قسمت کو اپنی کیا کون بتا کھڑک گیا  |
| پہلو سے میرے صبح وہ دلدار اٹھ گیا<br>آہ و فغان کی آج جو آتی نہیں صدا<br>لائق نہ تھا یہ سینہ ترے زخم تیغ کا<br>بدنام تو جیٹ مجھے کرتا ہے باصحا<br>تو رہ جہان میں لے گل گلزار کیا ہے غم<br>غیر ذکوہ دیکھ بیٹھے ہوئے بزم میں تری | روز وصال کر کے شب تارا اٹھ گیا<br>شاید ترا جہان سے ہمارا اٹھ گیا<br>پراسطرف بھی ہاتھ ترا یا را اٹھ گیا<br>مرت ہوئی بتوں سے سرد کا را اٹھ گیا<br>مجھسا جو تیرے کو چہ سے اک خارا اٹھ گیا<br>جب کچھ نہ بس جلا نو میں ناچارا اٹھ گیا |
| وعدیے پھر دینے کے دل لیکتا تھا سچ   | سودا نے جبکہ مانگا کرانکارا اٹھ گیا  |
| نے رستم اب جہان میں نے سام رکھ گیا<br>ساقی تو ہیکو دینے سے کیوں جام رکھ گیا<br>دل بھصیر زلف میں صیاد کے مرا<br>ہوں تو چراغ راہ ہنر ز سیر آسمان<br>اے دل ٹک اسکے حسن مخط کو دیکھ کر<br>مکڑے تو ہو چکا ہے جگر پھر کس لیے        | مرد و کا آسمان کے تلے نام رکھ گیا<br>ملاقات تھا وہ بوسہ بہ پیغام رکھ گیا<br>اُس مرغ کا ہے ہو جو تہ دام رکھ گیا<br>لیکن خموش ہو کے سرشام رکھ گیا<br>خورشید آ کے تالاب با مر رکھ گیا<br>چلنے کا اشک کر کے سراغ نام رکھ گیا         |
| بوسہ کی ان لبوں سے یہ سودا ہوش لکھ  | خسے کہ مانگ مانگ میں دشنام رکھ گیا   |



|  |   |
|--|---|
| کب کسی دل سوختہ سے ساز کرتی ہے خنا<br>فی الحقیقت دست تیرے ہین یہ بیضی سے خود<br>میں بچا ہوں گا کسی سے داد اپنے دل کی<br>حسن پر اپنے نہیں گل کے تئیں اتنا غور<br>اسکے ہاتھوں میں لگا کر جو لوٹے کیفیت | اندون ہاتھوں پہ تیرے ناز کرتی ہے خنا<br>تیرے ہاتھوں کو کوئی ممت از کرتی ہے خنا<br>کس لیے تجھ ہاتھ سے پروا از کرتی ہے خنا<br>جو ترے ہاتھوں پہ سیاب ناز کرتی ہے خنا<br>کیا کہوں میں دزدی شہناز کرتی ہے خنا                              |
| قتل کر سودا کو خون اسکا چھپا یا کو صنم<br>بر ملا عالم میں اب یہ راز کرتی ہے خنا  |   |
| دیکھ کر مر گئے ہیں تیری پور دن پر حنا<br>دست رنگین کی تھارے دھوم ہو چاروں طرف<br>یون گران ہو عہد میں اس یار فداقی بند<br>یون لگا فداقی تو لے مشاطہ اسکے ہاتھ میں                                     | باندھو ہاتھوں میں جا کر انکی گور دن پر حنا<br>اندون آفاق میں ہے زور شور دن پر حنا<br>ہاتھ آتی ہے جہان میں اکبر ورون پر حنا<br>اس صفائی سے لگے ہرگز نہ ڈور دن پر حنا   |
| دل ندون اسکو یہ طاقت ہی تو اب مجھ میں نہیں<br>کیا کروں سودا ہے اسکی اب تو زور دن پر حنا  |   |
| کتی ہے میرے قتل کو یہ بے وفا حنا<br>پیارے شعور چاہیے تزیین کے لیے<br>اگر قتل کر کے خون چھپا دے ہے تو مرا<br>آمان قتل بیگناہان سے تو در گذر   | پوچھ اس سے ملک کلاں نے ترک کیا کیا حنا<br>تھا مستحق خون مرا یا بھلا حنا<br>دو چار دن نہ ہاتھ کو اپنے لگا حنا<br>رہتی نہیں ہے ہاتھ میں پیلے سدا حنا  |
| سودا تو پائے بوس کی حسرت میں نہ رہا<br>لوٹے ہے اب تو ہاتھوں کا اسکے مزاحنا   |   |
| یاں پھر اس شرم سے عیسیٰ نے لڈا رانہ کیا<br>کس گلی دیکھ گئے میں اسکو بچارانہ کیا<br>کیسا دین کیا حق نے کیسی دینا<br>کیا گلا ہمو ہے اسکا کہ بچا ہائے   | چشم خوابان کے جو بیمار کا چارانہ کیا<br>مرے ملک بچنے کا تنگ گوارانہ کیا<br>سب کا سب کچھ کیا پر خجکو ہارانہ کیا<br>ملک دل یار کا کچھ ہم نے اجارانہ کیا<br>قائم النار مہوس نے بھی پارانہ کیا<br>قصداں گھر میں پھر آئینہ کا دوبارانہ کیا |

|   |  |
|---|--|
| ایسے کرتبان سے ہے لطف زندگی کا  | اے خضر آپ حیوان تو نے پیا تو پھر کیا   |
| سودا ہوئے جب عاشق کیا پاس آبرو کا   | سنتا ہے اے دیوانے جب دل دیا تو پھر کیا   |
| <p>دل میں تیرے جو کوئی گھر کر گیا<br/>وہم غلط کار نے دل خوش کیا<br/>جا ہی بھڑا اس صفت مزگانے یار<br/>رات ملا تھا مجھے تنہا رقیب<br/>فیض حری وصف بنا گوش کا<br/>دیکھ لی ساقی کی بھی دریا دلی<br/>کیونکہ کراہوں نہ شبے روز میں<br/>نفع کو پہونچا یہ تجھے دیکھ ل</p>   | <p>سخت ہم تھی کہ وہ سہ کر گیا<br/>کس پہ بنائے وہ نظر کر گیا<br/>دل تو بڑا سا ہی جس کر گیا<br/>یار خدا کا ہی میں ڈر کر گیا<br/>اپنے سخن کو تو کھس کر گیا<br/>لب نہ ہمارے کبھو تر کر گیا<br/>درد مرے پہلو میں گھر کر گیا<br/>جان کا اپنی میں ضرر کر گیا</p>  |
| اور غزل اب کوئی سودا تو کہ  | یہ تو یونہی تھی میں نظر کر گیا   |
| <p>قاصد اشک آ کے خبر کر گیا<br/>فائدہ اب کیا کرے تریاق وصل<br/>دیکھے دامانگی اب کیا دکھائے<br/>سیر کی یون کو چہ ہستی کی ہستم<br/>خاک ہمار سی پہ جب نہ نقش پا<br/>گر یہ خیال کر نہ کہ ناصح ابھی<br/>کیونکہ کوئی کھائے ترا اب قویب<br/>مینے یہ سودا سے کہا ایک دن<br/>سنکے کہا جو کوئی آ یا سواں<br/>ایک جو ناند گل اس باغ سے<br/>آن کے شمیم کطرح دوسرا</p> | <p>قتل کوئی دل کا بگر کر گیا<br/>زہر ختم بھرا اثر کر گیا<br/>قافلہ یار دن کا سفر کر گیا<br/>نے میں سے جون نالہ گزر گیا<br/>کوئی نہ آ خاک بس کر گیا<br/>پاک مرے دیدہ تر کر گیا<br/>حال مرا سب کو خبر کر گیا<br/>غم ترا کیا سینے میں گھر کر گیا<br/>سیر باندا زد گھر کر گیا<br/>خرم و خندان ہو گزر کر گیا<br/>شام سے درد کے سحر کر گیا</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>اجل نے عہد میں تیرے ہی تقدیر سے یہ پیغام کیا<br/>چمن میں آتے سنکر تجھ کو بادِ حسرت یہ گھبرا گئی<br/>ناگن کا اس لہن کی مجھے نہ گت چھو کیا حاصل<br/>پوچھ مجھے اس دیر کس میں کیا پوچھے ہو تجھ کو<br/>تھا بجا جانی فکر و درد بعد از پیری یا چمن<br/>خاص کر دین میں ہی نظاؤ تو دید کی لذت ہو<br/>کونسا مجھے حسن تردد عمل میں آیا تری حضور<br/>مہر و فنا و شرم و مردت سبھی کچھ اس میں مجھے تھے<br/>لذت دی نہ اسیری نہ نسیاؤ کی بے پروائی سے<br/>شمعِ رخون سے روشن ہو گھر ایسے اپنے کمان میں<br/>خمر نہیں لے شیخ مجھے کچھ دین میں تھے آئین کا<br/>سپش نہ مائے لے حاجی تو اپنی حج کی شرائط میں<br/>ادب و یاسے ہاتھ سے لپٹے کبھی بھلائی خانے کا<br/>میں رہا جت و یاسے دلجو و رجوا کا شکوہ کیا</p> | <p>نلاؤ و نفاذ مل گیا اسکو محبت کو کیوں نہ نام کیا<br/>ساغر جنتک لادیں نہیں لادیں تو رہو سب کو جام کیا<br/>خواہ تھی کالی خواہ تھی پہلی بس نے اپنا کام کیا<br/>مجھ وحشی کو سنا برہمن بتوں نے اپنا کام کیا<br/>رات تو کافی دکھ سکھ ہی میں صبح ہوئی کام کیا<br/>کوڑھ لیں یہ آنکھیں اسدن جسدن جلوہ عام کیا<br/>دلکو غارت کر کے میرے جان کو کیوں پیغام کیا<br/>کیا کیا دل فیتے وقت اسکو نہ خیال خام کیا<br/>تڑپ تڑپ کر مفت دیا جی بکڑے تکرے نام کیا<br/>صبح ازل سے قسمت نے خاموش چراغ شام کیا<br/>لا رہے جب مخم نہ لگایا تب میں قبولِ سلام کیا<br/>حرص ہو اکتل لے حاجی باز ٹکے میں حلیم کیا<br/>کیسے ہی ہم مست چلے پر سجدہ ہر اک کام کیا<br/>آن نے لب آنے پر اس کے قاضی کا اعلام کیا</p> |
|---|---|

یار کے ہو سودا گے ملنے سے ہو گیا حاصل  
شعرِ جوان نے خوشے آفاق میں اپنا نام کیا

|  |   |
|--|---|
| <p>سالمات نے صنمِ نالہ شکر کیا<br/>قتل کر چکو کھلے تا مری خاطر سے گرہ<br/>حشر میں بھی نہ اٹھوں بسکہ اذیت پھینچے<br/>ایک عقدہ نہ کھلا رشتہ تقدیر سے حیف</p> | <p>آہ اک روز تر سے دلینِ تن تاثیر کیا<br/>میں یہ عقدہ گردِ ناخن شمشیر کیا<br/>زندگانی نے دو عالم سے مجھے سیر کیا<br/>ہمیں فرسودہ بہت ناخن تدبیر کیا</p> |
|--|---|

کیا ہی وحشت زدہ مضمون تھے جنھوں کو سودا  
تو نے ہر مصرع موزون میں زنجیر کیا

|  |   |
|--|---|
| <p>قالب میں ہو نہیں تیرے کو اب جیا تو بھر کیا<br/>اگر قلع ہاتھ پہلے تب فکر کر رہو کا<br/>اس وقت میں جو مجھ تک پہنچاؤا وہ دا ہے</p> | <p>خجرت لے کو نے ٹک دم لیا تو بھر کیا<br/>ناصح جو یہ گریبان تو نے سیا تو بھر کیا<br/>اگر قصد بد میرے بنے کیا تو بھر کیا</p> |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| پروردہ تو را ز عشق سے لے یا راتھ چکا،<br>آنکھوں کی رہبری نے کون کیا میں دیکھتا<br>کام آئی کو بہن کی مشقت نہ عشق میں،<br>تک دستک اپنے آگے ناصح کا حال دیکھ<br>چاہوں میں کس طمع پہ زمانے کی دوستی<br>کہتا تھا میں گلے کا ترے ہونٹے کا بار | کہ سودا جسے منہ کے چھپانے نے کیا کیا<br>کوچے کی اُسکے راہ بتانے نے کیا کیا<br>پتھر سے جوے شیر کے لانے نے کیا کیا<br>میں تو دیوانہ تھا پر سنا نے کیا کیا<br>اور دسے دوست ہو گئے زمانے نے کیا کیا<br>دیکھا نہ گل کو سر پہ چڑھانے نے کیا کیا |
|---|---|

سودا ہے بطر کا نشہ جام عشق میں  
دیکھا کہ اسکو منہ کے لگانے نے کیا کیا

## ردیف بای موصدہ

|  |  |
|--|--|
| مونی کو بھی ترا کرے اجیا پیام لب<br>جون خضر زندگی ابد ہو اُسے نصیب<br>بوسے کی آرزو میں کئی عمر بھر کبھو<br>ہم سلسلے میں بات کے سگی ہوئے اسیر | علیٰ سخن کو سن کے ترے ہو غلام لب<br>یکبار دے تو جسکے تئیں بھر کے جام لب<br>اک دن ترے لبوں سے نہ پایا میں کام لب<br>رکھتا ہے صید دل کے لیے شوخ دام لب |
|--|--|

جب تک جیسے وہ نام فصاحت سے لے کبھو  
سبحان سے جو سودا کا شیریں کلام لب

|   |  |
|---|--|
| کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب<br>کل فادہ عندلیب کو پہونچا تو کیسا ہوا،<br>فرزند اس زمانے میں کب ہو پدر سے صفا<br>اسلام چھوڑ دینے کیا کفر اختیار<br>بالین پہ تو میرے نہ جگہ تنگ کر مسج<br>پچانہ دار آگے نہ پوچھا کبھو ہمیں | یہ دل کھلے جو بخت سے تو ہواے صبا عجب<br>فریاد کو مری ہے پہونچتا تر ا عجب<br>آئینے کو ہے سنگ سے ہوا صفا عجب<br>تو بھی وہ بت نہ رام ہواے خدا عجب<br>یہ وہ مرض ہے جس سے کہ ہونی تنغا عجب<br>تم بھی کوئی ہو جان مری آشنا عجب |
|---|--|

کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ڈلے  
اے شیخ میکدے کی ہے آبد ہوا عجب

|   |
|---|
| کر خرد میرا نہیں ہوشیشہ خالی محتسب<br>شیخ ہے اس میں شراب پر نگاہی محتسب |
|---|

کیا تجھے اب فائدہ اس ذکر سے  
ہر کوئی اک طرح بسر کر گیا

دی تھی خدا نے آنکھ پہ ناسور ہو گیا  
ہر دوا زہ کیا قبول کا معمور ہو گیا  
ہر دوا زکا تو دل سے خلش دور ہو گیا  
چہرے سے زنگ شمع کا کافور ہو گیا  
پر زخم یہ اٹھائے کہ بس چور ہو گیا  
کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا

بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا  
بھٹکی پھر ہے تگ سے خدا میری دعا  
خوش ہیں شکستہ بالی سے اپنی ہم اسٹے  
شب آگیا جو بزم میں پیارے تو یک یک  
جا ہی بھڑا تھا اس سف فرغان سے مل را  
سودا کو کہتے ہیں کہ ہر اس سے مصاحبت

دو چار بھڑکیوں میں بدستور ہو گیا

اور دیکھی نسبت اندون کچھ لگ جلا تھا وہ

گو یادہ نامہ شمع کو پر دانہ لے گیا  
آئینہ خانہ میں نہ پری خانہ لے گیا  
جرم نگہ پہ دل بہ حبسہ مانہ لے گیا  
آبادی ہجان کو بویرا نہ لے گیا  
زاہد کو خافتہ سے بیخا نہ لے گیا  
اتنا تو جانتے ہیں کہ بیخا نہ لے گیا  
مقراض چوک سے عوض شانہ لے گیا  
دنیا سے لطف زیت جو دیوانہ لے گیا  
خواب عدم میں بختون کا افسانہ لے گیا  
گوراہ عشق میں دہی مردانہ لے گیا  
خرمن سے مورا بخون کے گردانہ لے گیا  
فرقت کا نام تو کبھو سودا نہ لے گیا

نامہ کو میے جیسے جانا نہ لے گیا  
بزم تہان میں بادل صد بارہ جو گیا  
اس سے ہوا ہو کسکو سخن کرنے کا جوق  
دیوانے کا ترے بھان شتیاق دید  
تقوے کا ابکے موسم گل نے کیا یہ رنگ  
کیا جانے شیخ کعبہ گیا یا بسوے دیر  
ملا یہ ہست ہے کہ ہر اک طفل مکبتی  
گذرا کبھو نہ دہم میں وہ اہل ہوش کے  
چو بکین میں تیرے بخت تو سن لکھ وہ اہل ہوش  
پہلے قدم کے نقش پہ جبکا گرا ہے سر  
ذردی کا ظن کیا ہم انبا سے دہرنے  
ظالم تری زبان نے کیا مجھ پہ کار تمیغ

سودا وہ شاد ہے کہ زلطف و شان

اس دور میں پناہ بہ بیگانہ لے گیا

اس دل کو کیا کہوں کہ دیوانے لے گیا  
یارو نہ تم سنا کہ خلا نے لے گیا

اپنے کا ہے گناہ بیگانے نے کیا کیا  
یا تشک متا نہ ملبو کہ رو رو کے تو ہا سے

|   |   |
|---|---|
| <p>لنگھا کے لئے تو چھوٹے کاغل بنگ کے خواب<br/> بیداری مسجد دن کی خوشا حال زاہد<br/> کیا کیا کہوں جو مجھے ترے عشق نے لیا،<br/> چھوٹی بھی سچ پر جو نہ سوئے تو کیسا ہوا<br/> گھائل کی تجھ نہ کی لگی کس طرح سے آنکھ<br/> کیا کیا لڑائی ان تھیں سرک سنے میں بہم<br/> کسے چمن میں آئے آنکھیں لڑائی ان<br/> جھولے کے بینگ بن نہیں آتی ہو سکونیند<br/> ٹوٹا وضو شیخ تو جو رو کے انکی نیت<br/> دے سکتا خواب بل سخت کو فلک<br/> یخوالبی سے ہر میرے جوشا کی رہ شمع و</p> | <p>آخر کو پھر بھی ہر کہ چھاتی یہ بنگ خواب<br/> اک ہم میں رد سہ کنرا بٹ بنگ خواب<br/> صبر و حیا و دین دل و عا و رنگ خواب<br/> یہ عیش ہو کہ تو ہو نفل پنج بنگ خواب<br/> کچھ بھی ہر ربط عشق کا ظالم خواب<br/> حال کئے سخت پھر بھی کہ ہو دنگ خواب<br/> نرگس کا اڑ گیا ہر مری طرح رنگ خواب<br/> کیجا کرے ہر غم ہمارا شلنگ خواب<br/> اُچی تو یہ کہا کہ صدکے تنگ خواب<br/> پاے طلب کرے عوض سے لنگ خواب<br/> یار کو کو یہ اسے کہ نادان بنگ خواب</p> |
| <p>سکھیند چاہتا ہے سودن زیر آسمان<br/> سودا یہ کچھ شعور ہے کام نہنگ خواب</p>  |   |
| <p>مجھ اشک میں جون ابراثر ہو یگا یارب<br/> آوارہ ہے اتنا کہ میں جا تا ہوں اس پاس<br/> گذرے ہے شب روز اسی فکر میں مجھ کو<br/> آخر تو پھر ہے وہ سدا خانہ سخنانہ<br/> کہتے ہیں کشتی ہے مجھے ہجر کی ہر شب<br/> نالہ سے مرے بر گئے کسار ہو پانی</p>  | <p>قطرہ کبھی مرا بھی کہ ہو یگا یارب<br/> رہتا ہے ہی سوچ کہ گھر ہو یگا یارب<br/> کیا جانے اس وقت کہ مر ہو یگا یارب<br/> ایدھر بھی کہو اسکا گذر ہو یگا یارب<br/> اب پھر بھی کبھی وقت سحر ہو یگا یارب<br/> اُسکے بھول میں بھی افر ہو یگا یارب</p>  |
| <p>دلو تو نہ کر اسے گرفتار کیسا،<br/> اسمین ترے سودا کا ضرر ہو یگا یارب</p>   |   |
| <p>ہمیشہ ہے مری چشم پر آب درتہ آب<br/> تو اپنا رے عرفناک ٹہینے میں دیکھ<br/> سخن کی جیتی دستہ ہے بحر منی میں<br/> گئی ہو سر سے گذر موج اشک کھون کی</p>  | <p>سوائے اسکے نہ دیکھا جاب درتہ آب<br/> کہ گل سمیت ہے پیارے کلاب تہ آب<br/> کمین گھر ہے کمین ہر سرب تہ آب<br/> مجھے یہ لے گئی خانہ خراب درتہ آب</p>   |





|   |  |
|---|--|
| فندی انگشت کیا کر رہا ہے رنگ دست<br>کیسی ہی دولت ہو گو عاشق یہ چودہ نگدست<br>یان یحییٰ لعل کی انگشتی ہے کسکو طمع<br>شانہ پہنچے زلف نکال سکے ہے محروم تو<br>کیا دیا ان نے کسکو آسمان ہے جسکا نام<br>گر خدا توفیق دے کچھ دے نہ لڑ سائل سے تو<br>چھوڑ دے دنیا کو جو کوئی بزمیر آسمان | نظر و بین عشاق کے ہر دستہ اونگدست<br>یار کی گردن سے جب بجاے سو فرنگدست<br>فقر کا ہر گز نہیں آتا ہے زیر سنگدست<br>کاٹا لون جگمگ میں اے نارسائے دھنگدست<br>اس دنی کے سامنے پھیلائے بے سنگدست<br>کب کیا ہو خلق تیرا حق نے بہر جنگدست<br>ہمت ماتم کا پو پچھے اسکے کیا سنگدست |
|---|--|

نقش پائے شاہ مردان ہے منور اسقند  
جسکو سودا دیکھ کر خورشید کا ہونگدست

|  |  |
|--|--|
| لاگے ہے کسکے منہ پہ باین زور پشت دست<br>پیدا ہو کیونکہ قرب قدسوس محسوس آہ<br>کس کس طرح کی جنس کو دل کی بنا بنا<br>سُن رکھ کہ قیرے بازوے ہمت کے فلک<br>شہرہ اگر رکھے ہے کف جو خلق میں<br>گت سوطح کی گرد ہے جس آن زاہدا<br>یا جام مے وہ دست لے پایا لہ زہر کا<br>ہر صبح وہ ہنسے ہے رخ آفتاب پر | بازوے پھوسے ہے آج وہ غرور پشت دست<br>جنش میں دیکھتا ہوں میں اندور پشت دست<br>جب لیگا ہوں میں تو بدستور پشت دست<br>ہے فقر کا مرے کہیں پر زور پشت دست<br>اس سے زیادہ اپنے ہر شہور پشت دست<br>رکھ گال پر چلے ہے ترا پور پشت دست<br>لا نا کسی بیان نہیں مقدور پشت دست<br>دیکھی، ہر جن نے یار کی پر نور پشت دست |
|--|--|

کوچے میں تب تو عشق کے سودا قدم نورکھ  
بھر غم کا شنی ہو جو منظور پشت دست

|   |  |
|---|--|
| ہوئے ہیں غم کے دل بقیار تیرے ہات<br>خزان سے پوچھے ہو درد کے آج یوں بیل<br>دل سمیدہ ملائک جاسے اے صیتا د<br>جنہوں کے نور لبس تو بے کھو دیے لے غم<br>تمام عمر مری اس جہن میں جو نر گس<br>نہیں کچھ اور دکھا سو وقت لے منت ناصح | کسی گلشنی چمن سے بہا تیرے ہات<br>لٹا ہے باغ کا یہ برگ و بار تیرے ہات<br>تو فخر کر کہ ہوا ہے شکار تیرے ہات<br>وہ کیونکہ زمین نہ اٹا زوار تیرے ہات<br>مندی نہ چشم تک اے انتظار تیرے ہات<br>میں انج دو لون ہوں بے اختیار تیرے ہات |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| گرہ جو تولب دریا پہ زلف سے کھلے<br>دلیل ہے تری شب بے نقاب پھر تنگی<br>جو دیکھے مرغ ہوا کوزہ دام میں تیرے<br>مکمل کنائے پہ بھاڑے غبار دامن سے<br>بحین صاف دلون پر کہاں غبار و ملال<br>تو نفع بے ضرر اس بحر بکران میں نہ ٹھونڈ | ردان ہو موج ز شرم و حجاب تہ آب<br>چھپے ہے شرم سے جا آفتاب در تہ آب<br>تو ہو دے رشک سے ماہی کباب تہ آب<br>غریب بولے جو یا بوتراب در تہ آب<br>رکھا ہے ریگ کو دریا نے داب در تہ آب<br>اگر ہے پہلو میں درخوشا بے تہ آب |
|--|--|

اگر نہ چرخ دنی ہو تو کر یقین سودا  
اگر ہو بر کف دریا حباب در تہ آب

|   |   |
|---|---|
| کیا آپ ہے جو منہ پر ترے آئے آفتاب<br>دیکھے جو منہ ترا تو یہ کہتا ہے شرم سے  | دیکھے تو پھر نگاہ تو جل جائے آفتاب<br>یار ب نکھٹے زمین تو سما جائے آفتاب  |
| کیون اسیری پر مری صیاد کو تھا اضطراب<br>فصل گل ہو لیک گلگشت چمن کی کسو تاب<br>برگئے پانی ہو سب اعضا مری آنکھوں کی راہ<br>نہ جاے سر سے مرنے تا ابد ہواے شراب | کیا قفس آباد ہو گئے کون سے گلشن خراب<br>مست ناز اپنے میں ساتی ہیں بہت شراب<br>ہیر چمن میں لیک دم باقی ہے مانند حباب<br>بزرگ درد نہ خم ہون خال کپاے شراب |
| اٹھانے لے سکے ارض و سما کے پردے کو  | انگہ کے آگے سے میرے کوئی سو خطر اب  |

## ردیف التاء

|   |   |
|---|---|
| دوا بہت ہو جوئے سر کو ننگ خشت شکست<br>نکر وہ کام دل دیندار و کافر سے<br>وہ دکھ نہیں جو سمجھے کرے یار کا کاشا<br>شکستہ دل نہ رہون کس طرح کہ عاشق کے<br>جو پوچھا حال یہ کچھ آج سے نہیں عشاق<br>بنیان کیا کروں میں تیر مٹی شست گوی کا، | نہو وہ روز کہ پہونچے زنجب زشت شکست<br>کہ پہونچے تا بدر کعبہ کنشت شکست<br>پناہے بانو ن من خار گل بہشت شکست<br>بسان زلف بتان رکھتی ہو زشت شکست<br>ازل سے رکھتے ہیں عاشق بہر زشت شکست<br>یہ دل ہے وہ کہ جبے دیوے لک زشت شکست |
|---|---|

غزل یہ سودا تری سننے نہ ہوئے شاعر  
کہ جو ن لے شہ شطرنج کو زشت شکست

|   |   |
|---|---|
| <p>بزم غم خون جگر پر مر سہمان تھی رات<br/>دیکھیے آج کہ کس طرح سے گزیرے ہم پر<br/>قطرے اس چہرے پر شب بون بھق کے گویا<br/>گر صبح سواچشم کسو نے نہ دھوئی<br/>گذری بل مار گئے اس طرح کہ جیسے شب وصل<br/>شب دیکھا میں تھے آئینہ خانہ میں یار<br/>دن تو نظر دین شب تیر تھا میرے تجھ بن<br/>ہو کے مایوس شفا شب یہ کہے تھا سودا</p>   | <p>آہ سر گرم مرے شمع شبستان تھی رات<br/>دلنے غم سر کی توکل ست و گریبان تھی رات<br/>جائے شبنم بگلستان گہرا نشان تھی رات<br/>اشک خونین سے مڑہ پنجہ مر جان تھی رات<br/>بخودی اپنی عجب بر سر احسان تھی رات<br/>گویا اس گھر میں برازاہ جبینان تھی رات<br/>مغل غم میں خورشید درخشان تھی رات<br/>شمع بالین بھی سن اس حزن کو گریبان تھی رات</p>   |
| <p>لاکھ تدبیر طبیبوں نے مری کی انوس<br/>درود ہجران کے لیے وصل کی دہان تھی دتا</p>   |   |
| <p>عشق اپنے کی خاک نے جہانیں پوائی بات<br/>صورت ملی دلی کی زبان کو رو گئے کیا<br/>کوہ ہوا تھا فصہ خط آنے سے یار کے<br/>غماز سے نہ یار کا خس پوشش ہو گلا<br/>کیا جانیے یہ کس گل و لبس کا راز ہو<br/>فرماؤ گے جو تم تو اٹھا لو نگا میں ہسٹ<br/>چھینے کی عشق کی نہ بنی بات پیش یار<br/>خون بدی سے دہر کے کچھ یاد اب نہیں<br/>پردانہ اور شمع کی صحبت نہ مجھے پوچھ<br/>اکل میں کہا تھا یار سے تھے وہ ہی خورد</p> | <p>اس پیٹ میں نہایت سی یار و سماں بات<br/>گوہ سے تنے صحبت شب کی چھپائی بات<br/>کھلو اکے ہننے زلف کو ناحق برٹھائی بات<br/>شعلہ زبان دراز ہے اسکی لٹائی بات<br/>غخم کی رگ رہی ہے دہن پر جو آئی بات<br/>پر غیر کی بجا نیگی مجھے اٹھائی بات<br/>سو طرح سے میں سامنے لے کے بنائی بات<br/>کرتب نے دل کی جیسے مری سنبھائی بات<br/>اپنی نہ کہہ سکا تو کہوں کیسا پرانی بات<br/>ہر اک سے احتلاط کی جنگ نہ بھائی بات</p> |
| <p>سودا بریدہ ہو یہ زبان کی دوسے آج<br/>میری ہی خصم جان ہوئی میری تباہی بات</p>   |   |
| <p>ہندو دین بت پرست سلمان خدا پرست<br/>اس دور میں گئی ہے مروت کی آنکھ پوٹ<br/>دیکھ لے سب رنگ کف تیرے بانو نہیں</p>  | <p>پوجن میں اس کی جو ہوا شاپرست<br/>معدوم ہے جہان سے چشم جیہ پرست<br/>آتش کو چھوڑ گبر ہوئے ہیں خاپرست</p>   |

|   |   |  |
|---|---|--|
|   | خدا مجھے بھی کرے داغ آتش ہجران<br>جلے سودا کا دل طمع و اترے بات   |  |
| صاحب البیج مست در صاحب نازست<br>تل ہے ہن کھینچ کر آپس میں دو لو ارست<br>نغمہ بلبیل سے گلشن کے در و دیوارست<br>بادہ گل رنگ کو ناگین ہن جون ہر بارست<br>بات و ثابت نہیں جسکا کرے قرارست<br>ہو گیا ہون میں بیاد نرگس بیمارست             | دین و کفر آنکھوں نے تیری کر دیا ہے یارست<br>چشم دابر دکر تیرے دین دکھ کر کہتی ہے خلق<br>جام گل نے کھو دیا ہے باغبان کا اکی ہوش<br>جاتی ہن خون دل یوں بدم آکھیں تری<br>چشم سے گوشت کے آئینا اشارا کر گیا<br>ہوش بھگو تا دم خم شہ نہ آدے کا طلب |  |
|   | سچ تو کہ کس میکدے میں آج سودا بی ہوئے<br>دیکھ کر مستی کو تیری ہو گئے ہشیار مست  |  |
| کافی ہے مرے نالے کو بیل کی اشارت<br>تو بہ شکنی کو ہے مرے تل کی اشارت<br>یہ چشم ترازو ہن ترے تل کی اشارت<br>لے شوخ پریشانی کا کل کی اشارت<br>اک خلق میں مشہور ہے اس تل کی اشارت<br>دے تاب مرے دلو نہ سنبل کی اشارت                     | ہستی کو تری بس ہے اک گل کی اشارت<br>فتویٰ طلباے یار نہ قاضی سے کرو نہیں<br>تل بٹھ مری آنکھوں میں ہے ساعت نیک کج<br>ہے باعث جمعیت دل ایک جہان کی<br>تقوے کے نہیں بار سے قدخم تر اے شیخ<br>یاد آئی تری زلف نہ بھگو جو چہسن میں                  |  |
|   | عشاق کو تجھ چشم کے حاجت نہیں مے کی<br>بہوش کرے سودا کو تلسل کی اشارت  |  |
| لب بھل سکتی ہے بلبل سے پھر آواز درست<br>قامت اسکے میں قیامت کا ہوا انداز درست<br>کام کرتا ہے یہ معشوق کا اعجاز درست<br>ماز تجسا جو کرے تب تو ہے وہ ناز درست<br>تہقہ مار لگا کہنے وہ طناز درست<br>قول لکھتے ہیں کوئی بچتے دعا باز درست | نامے کا اپنے چمن میں جو کر دن ساز درست<br>سر و گلشن کو قد یار سے نسبت کیا ہے<br>آتک عیسیٰ سے عاشق نہ کوئی مکے حیا<br>اور و نکا ناز جو دکھا تو یہ بد خلقی ہے<br>ڈرتے ڈرتے جو کہا میں کہ ترا عاشق ہوں<br>وعدہ وصل سے تیرے نہیں دلو تسکین        |  |
| کام سودا ہی کا ہوتا ہے خدا ساز درست   | منے دی پچھڑی پر زاہد کے مجھے فرض ہوا  |  |

|   |  |
|---|--|
| مچھ دل دا غدار کی صورت  | جو کوئی دیکھتا ہے روتا ہے  |
| کیون نہ سودا ہو بلبلون کا دل<br>دیکھے بن لالہ زار کی صورت   |  |
| <p>پوچھے نہ خدائی کو پرستار محبت<br/>کیا لیگا جس دغ خریدار محبت<br/>کس منہ سے کرونگا میں پھر اظہار محبت<br/>لے سکتے نہیں سانس گرفتار محبت<br/>جس دل میں کھٹکتا ہو بڑا خار محبت<br/>بچتے ہی نہ دیکھا کوئی بیمار محبت<br/>کیا سچ میں آسان کی دشوار محبت<br/>کردن زدنی ہے سو گنگا ر محبت<br/>شکوہ سے مرادیتی ہو گفتار محبت<br/>ہوں تجھے ستمگرے طلبگار محبت<br/>جس روز کیا تجھے میں اقرار محبت<br/>ہوں رشتہ بہا بلبل گلزار محبت</p> | <p>مانے ہے کسے واقف اسرار محبت<br/>آتش ہے تری گرمی بازار محبت<br/>کیون مجھ کو نہ مارا غم دوری نے ترساہ<br/>کرتے ہیں اسیر قفس و دام بھی نہ یاد<br/>کیون محرم نہ کرا ہے بھلا وہ ناصح بیدرد<br/>دعویٰ مری صحت پہ میساج کو غلط ہے<br/>قاصر ہے زبان شکر میں قاتل کی ہائے<br/>ہر جرم کو ہے عفو ترے عہد میں ظالم<br/>باتون سے کچھ اپنی نہیں تیرا کلمہ منظور<br/>تمک سادہ دلی پر تو مرے رحم کو یار<br/>روقی تھی مے حال پہ ہمیری افلاک<br/>ہر خار سے اُلجھا ہے مراد امن پرواز</p> |
| دل طوطی خط کو نہ دے اس شوخ سودا<br>کھا دیگا اس آئینے کو زنگار محبت  |  |
| یار مجھے وہ گوشہ دستار سلامت<br>گردن آئینہ زنگار سلامت  | جب تک ہے جاہنیں گل گلزار سلامت<br>سرسبز ہوا باغ ترے حسن کا خط سے   |
| ردیف شاعر مشاعر   |  |
| <p>اگر تا ہو ست بادہ سے جو ہوشیار بحث<br/>زندوں سے تو کہے ہے جو وقت خاک بحث<br/>تو ہی کہے ہے سچ نہیں اپنا شمار بحث<br/>عینے نے جمعہ دہن سے کیے گلزار بحث</p>  | <p>آگ کی خبیث ہے سطح یار بحث<br/>زاہد نہیں ہے اپنی بچھے پاس آبر و<br/>واعظ کے دماغ ہے تکذیب کا ترابی<br/>مارے نہ کیوں طمانچہ صبا منہ پر اسکے صبح</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>آئینہ وار دل کو رکھ اپنے صفا پرست<br/>ہر زدہ میری خاک کا ہوگا ہوا پرست<br/>جون خضر مت کہا یو آب بقا پرست</p>   | <p>جا ہے کہ عکس دوست ہے تجھ میں جلوہ گر<br/>آوارگی سے خوش ہو میں اتنا کہ بد مرگ<br/>خاک فنا کو تاکہ پرستش تو کر سکے</p>   |
| <p>سودا سے شخص کے تین آزدہ کیجئے<br/>لے خود پرست حیف نہیں تو وفا پرست</p>   |   |
| <p>اڑا ہوا پنک ایفون سے نہو خاک پرست<br/>شکل آئینہ کے حیران دل دواک پرست<br/>مے پرستی سے کہیں آگے تھے تم تاک پرست<br/>وقت جولان جو نہو سے تر افتراک پرست<br/>میں پرستش کروں تیری تو ہو سناک پرست<br/>چرخ سر سبز کرے دانہ جو ہو خاک پرست<br/>شیخ جی آپ ہن کس مرتبہ سواک پرست</p> | <p>بنگ بی بنگ خیال اسکا ہے افلاک پرست<br/>کنہ میں جلوہ خوبی کی تری ہے شب و ز<br/>دختر رز کے تو ہم بندہ موروئی ہن،<br/>صد لب تشنہ ہوا اس قلم خون کا اپنے<br/>گلبرگش کے تین پوجے ہوا آتش خس خوار<br/>قطرہ اشک مرا گر کے زمین پر ہو لفت<br/>کر رکھا ہے کس گنبد ستارا د سے</p>    |
| <p>واعظاد کیجیو بولا تو اگر سودا سے<br/>بے طرح کا ہے یہ کافر بت بیاک پرست</p>   |   |
| <p>کھوکا ہیکل خلق ایسی ہونی کننا نہیں صورت<br/>بہ از یوسف نظر آو گی ہر انسا نہیں صورت<br/>نظر آتی ہے چاک حجب کے دامانیں صورت<br/>لی ہے اسکو تیرے تیر کی بیکان میں صورت<br/>بنانے کیون گیا فرہاد کو ہستا نہیں صورت<br/>نہیں ایفاد وعدہ کا تو ہے بہا نہیں صورت</p>                | <p>نظر آجائے ہے جیسی کہ مہندو ستا نہیں صورت<br/>زیغا سے کہو تاک دیدہ تحقیق تو کھولے<br/>چمن میں شور ہو تجھ جامہ زیبی کا ہر گل کے<br/>ترا دل کیون نہ میرے خون کا پیاسا ہولے ظالم<br/>سمجھتا لیکن ہر تھہ کی نادان نقش شیرین کا<br/>گذر کر نیکا میری خاک پر کیون عہد کرتا ہے</p> |
| <p>زمانے کو بھلا سودا کوئی کس طرح پہچانے<br/>کلاس ظالم کی کچھ سے کچھ ہے ہر اک نہیں صورت</p>   |   |
| <p>پھر نہ دیکھے بہار کی صورت<br/>مجھ دل بے قرار کی صورت<br/>خنجر آبدار کی صورت</p>  | <p>دیکھے بلبل جو یار کی صورت<br/>برق دیکھی ہو جسے سو جانے<br/>دل ترستا ہے دیکھنے کو مرا</p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>آرام دل جنوں کو نہیں ہے دِلن کے بچ<br/>ہوتا ہے زور کیف شراب کہن کے بچ<br/>پہونچی شمیم زلف کیکی ختن کے بچ</p>   | <p>آتشکے مین دیکھ کہ شعلہ ہے بقرار<br/>بعد از شباب ہون تری نکھیاں زیادہ مست<br/>دیتا ہے مشک مجھ کو مے خزن دل کی بو</p>   |
| <p>سودا نے اپنے بارے جا کہ کچھ کہوں<br/>ایسی کی اک نمک کہ رہی من ٹکی من گچے</p>   |  |
| <p>مہ کیند ہے بازی کی ترے اسکے سوانچ<br/>زنگین ہے جوانی کا گل سہن سو قباہ سچ<br/>حاشق ہی کا وہ دل ہو کہ ٹوٹے تو صلیح<br/>پوچھا جو مین کیا دیکھے ہے دیوانے کہا بچ<br/>بے عشق تباہ جینے کی لذت بخدا بچ<br/>جامہ یہ ترا بچ ہے تو خیمہ ہوا بچ<br/>فرسودہ نہ کر خامہ کو بیفاؤد کیا بچ<br/>جا ہے جو سنے سامعہ آواز در ا بچ<br/>کوئین تلک در نہ ہے پیش فقر ا بچ<br/>دیکھا جو اذین جا کے تو عامہ سوانچ<br/>عجبوں تو خبر لے نہیں آواز در ل بچ<br/>دیکھا جو بچھے آکے تو اے بے صر د بچ</p> | <p>لے چشم نہ ابرو نہ کر شمع نہ ادائیچ<br/>سیر جن عمر جو کی سہمنے تو کیا بچ<br/>شیشے کو بھی توڑو تو نکلتی ہو اک آواز<br/>اسباب جان لے لیا جب نظر انداز<br/>ناصح تو نہیں چاشنی درد سے آگاہ<br/>اس جامہ بہا تباہ اچھڑے کیطرح<br/>مانی نہ بندھے گا کچھ نقش اسکی کمر کا<br/>کیا قافلہ عمر سب کو رہے کہ جس مین<br/>شامان سے سوال اپنا رعونت شکنی ہو<br/>ہم شیخ کی سنتے تھے مرید نے بزرگی<br/>دل دے ہو گواہی کہ ہے اس بقدریں لیلی<br/>سودا سے کہا مین کہ ترے شہر کو ستر</p> |
| <p>بولاکہ مجھے یاد ہے وہ مصرع سیدل<br/>عالم ہمہ افسانہ ما دارد و ما ہیچ</p>   |  |
| <p>دل محتا نہیں تو اس بت عیار کے بچ<br/>جان کے پیچھے لڑے اب ترخی تار کے بچ<br/>باغبان دیکھ تو اس تر گس بیار کے بچ<br/>باغبان اپنی نظر مین ہیں یہ گلزار کے بچ</p>  | <p>جان عشاق کی سے چھوٹے یہ کر پالے بچ<br/>دلو تو کھینچ لیا تار کستہ کا کل<br/>کس طرح آنکھیں لگاتی ہے مے گلور سے<br/>عشق پیچے کی گیا سیر کو آخر وہ صنم</p>  |
| <p>سبہ گردانی پہ سودا کے تومت جا لے بچ<br/>دو کر تا ہے کوئی دل سے یہ زار کے بچ</p>  |  |

|   |  |
|---|--|
| سودا خموش ہرزہ دڑا اُنکے سامنے،<br>طوطی کو زراغ سے ہے بہت لاگو بحث  |  |
| سیر کو دقت خزان گلشن میں جانا ہے عبث<br>گذری سو گز دی جو کچھ اسکا فنا ہے عبث<br>پھر کے کو جسے نقاب اندر چھپا نا ہے عبث<br>اس بری پرے دل حشی دانا ہے عبث<br>یان نہ آئیکامرے صاحب بہانہ ہے عبث<br>جل چکا جب کچھ آتش کا بھجنا نا ہے عبث<br>خانقاہ و مدرستہ سیراٹھکانا ہے عبث<br>ناہد از نزدیک آتش پنبہ لانا ہے عبث | جسکے خطا ترے قوائس کو لگا نا ہے عبث<br>پوچھتے کیا ہو کہ شب کس طرح گذری مجھ بغیر<br>ابر میں اے یار رہ سکتا ہے کتنا آفتاب<br>کارگر ہو گا تولا فسون یہ باد رہے نتھے<br>یاو کسکو رحم جی میں کہے باغ و دل کہاں<br>نامصالح جگر چون شمع ہو بخا تا دم<br>کعبہ دل کی حقیقت کو پہونچاے شیخنا<br>بوسہ کیا مانگے ہو اس جسے باین ریش سفید |
| غیرت لے سودا نہیں ہے مقتضی سبائی<br>جی کی دور بین پھر اسکو منہ دکھانا ہے عبث  |  |
| ردیف جیم فارسی  |  |
| اس زندگی نے لا کے پھنسا یا ہر غم کے بیچ<br>ظالم پہونچ و گرنہ چلی جان دم کے بیچ<br>صید حرم کی زلیت ہے رہنا حرم کے بیچ<br>خسٹانے اکی ہوا ہے مری حتم غم کے بیچ   | رہتے تھے ہم تو شاد نہایت عدم کے بیچ<br>تھم جن مرا گلا ہے تہ خجستہ راجل<br>دل گھر سے دلربا کے تو باہر قدم نہ رکھ<br>گرمی لگی ہو تجکو تو اے یار آسکے بیٹھ  |
| آیا نظر جو سودا کو جام شراب میں<br>دیکھا نہ وہ کسو نے گھو جام جم کے بیچ   |  |
| جون غنچہ سوز بان ہے اسکی دہن کے بیچ<br>باقی ہے جون جاب نفس پیر ہن کے بیچ<br>آ کر ترے شہید کو دیکھے لفن کے بیچ<br>پاؤس کو مرے جو نہ ہو بخا ہو بن کے بیچ<br>ہو یا ہر لیک گل کے گلے گل چمن کے بیچ  | سودا اگر فتنہ دل کو نہ لاؤ سخن کے بیچ<br>پانی ہو بہ گئے مرے اعصاب نین کی راہ<br>جن نے نہ دیکھی ہو شفق صبح کی بہار<br>وہ خار سرخرو نہیں اہلی جنوں کے پاس<br>کل زحمت بہار تھی شبنم صفت میں روز   |



|   |   |
|---|---|
| گھر کیسا اپنا بتانے دلو میرے ٹکڑے   | توڑ کر کعبہ بنائے ہیں یہ تجھانے کی طرح  |
| جائے گل توڑے ہے گلچیں باغیں باغ بگل<br>کچھ نظر آتی ہے اسے سودا ہمارا آنکلی طرح  |   |
| آہ کس سردین قمری سے قد یار کی طرح<br>طفل کینٹک کا بھی دیکھا کھجور بٹ بہم<br>نہ بندھی قصد پر کاہ ملک ہم سے کمر<br>تجہ فردن کی ہر چون نقش نگین باتا پند<br>دیکھتا ہوں نین تری بزم میں ہر ایک کا منہ             | نالہ کرتی ہے تو میرے دل انگار کی طرح<br>دلے میرے ہی ہاں شوخی ہے پیار کی طرح<br>تیغ اگر جزو بدن اپنی ہو کسار کی طرح<br>گو بظاہر نہوسیدھی مری گفتار کی طرح<br>طلب رحم کی نظر دے گنگار کی طرح                            |
| ڈالی بازار سودا لے متلع دل کو<br>لٹ گئی دیکھتے ہی جنس خریدار کی طرح   |   |
| لطف نشاط بادہ حسن ظہور صبح<br>لہرائی ہے نسیم سحر کیا ہے ساقیا<br>حلقہ میں اسکی زلف کے عارض پر نظر<br>گزرے ہے چشم ترے مری یون وہ سیم تن<br>آویزہ گھر ہے بنا گوشس یار میں<br>خاکستر اپنے سوختہ دل کی صبا کے اچھ | ملکر ہوا ہے خلق دو جان سرد صبح<br>گو یا ہے موج بادہ بحسام بلور صبح<br>جوشب میں رہ گیا ہو گرہ کھا کے نور صبح<br>جیسے کناز بحر سے ہوئے عبور صبح<br>یا سرنگون ہے اسکے مقابل غور صبح<br>تختہ تری گلی کو ہے بھیجا احمد صبح |
| سودا کون میں یار سے کیا جکے سامنے<br>اڑ جائیں ہیں حواس رنگ بلور صبح   |   |
| <b>ردیف خاتم مجملہ</b>  |   |
| ندیجے دل کہیں یار و بزریر نیلین کاخ<br>کسی سے ہونہ علاج رہ اذیت دہر<br>کریم وہ بتواضع کرم جو کرتے ہیں<br>جلکہ حرم میں نہ راہب کو شیخ کو نہ پیر<br>سخن اکھون کا جانا نین قبول دلیا ہے                          | ہن دلبران جہان ہر مرغ دل طباخ<br>کہ بند ہونہ سکے منہ پہ روشن کے سولخ<br>مژنہ پھیر کے دے ہے جو پیر ہو شاخ<br>میں صدے خانہ شہر کے کس قدر ہر فراخ<br>سخن نہ کر سخن مقلان میں ہو گستاخ                                    |

|   |  |
|---|--|
| یارو میں کیا عہد اسے مایہ نوح<br>جینے کی تو کچھ شکل نظر اب نہیں آتی<br>ڈوڑا ہے شفق پہنچ صدمہ پچھہ خورشید<br>ایام جدائی کی مصیبت سوکھون کیا<br>جاوگی جلی بس گل اس باغ سے عریان<br>گھائی نہیں بے بوسہ مرے دل پہ گوارا<br>شیخ اٹھکے جو شب کھا گئے جو ریسے ہیلہ<br>ہوتی نہیں کچھ دلو غذا اندون خلیل | پھر دل نہ کہیں دن اگر انکی ہے جی نچ<br>دان پرورش جو رجھالنے کی یا نچ<br>یا مندی کا ہاتھوں پہ نئے رنگ لایچ<br>پھر رات قیامت ہے جو دن کاٹے پرچ<br>گو غم بھرے رخت سے بھٹے کو مجاچ<br>جھوٹا کوئی کھاتا ہے تو شیخے ہی کو لایچ<br>پھرتے ہیں مریدانکے پڑے ٹونٹے گھڑچ<br>ناصح کو یہ رونا ہے سو غم کھایگا ان نچ |
|---|--|

ہر بیت رکھے ہے یہ نزل سی سی مضبوط  
سودا کوئی جو نہ رستے کے گھر پہ کسے نچ

## ردیف حائلہ

|   |   |
|---|---|
| تجھ بن بہت ہی کنتی ہوا قات بے طرح<br>ہوتی ہے ایک طرح سے ہر کام کی جزا<br>بیل کلاس چمن میں سمجھ کر ٹک آشیان<br>پوچھا پیامبر سے جو میں بار کا جواب<br>ملنے نہ دینکے ہم سے تجھے ابدیم رقیب<br>کوئی ہی مور ہے تو رہے ہمیں سچ جی | جون توں کہ دن تو گزرتے سپر پات بطرح<br>اعمال عشق کے ہن سکافات بے طرح<br>صیا دلگ رہا ہے تری گھات بے طرح<br>کنے لگا خموش کہ ہے بات بے طرح<br>تیچھے لگا پھر ہے یہ بد ذات بطرح<br>واڑھی پڑی ہے شانے کے لب امتی بطرح |
| سودا نہ مل کو اپنی تو اب زندگی پر رحم<br>ہے اس جوان کی طرز ملاقات بطرح  |   |

|  |  |
|--|--|
| شیخ میں ہر چند ہے سر سے گز جانیکی طرح<br>یا تبسم یا نگہ یا وعدہ یا گاہے پیام<br>بلبلونکو دون ہل دیوان غالی کا میں دس<br>تجھ بن آنکھوں نے مری مردم ہوے صوفی شین<br>کا مکر پیٹے بنے ناگن تب اتھر کرتا ہے زہر | کھب گئی لیکن ہما کے دل میں دانے کی طرح<br>کچھ بھی لے خانہ خراب اس لئے سمجھا کی طرح<br>ورنہ گلشن میں ہے میرے کونسی جاہلی طرح<br>سیل سے سمجھا شک کے ہر گھر ہے دلیر کی طرح<br>سیکھ لی زلفوں سے تیری ان بنے بل کھائی طرح |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>کھینچ کر پوست کہے گردش ایام سفید<br/>چوٹ ہو دلمین تودہ سدرہ پیری ہے<br/>ہے جوانی سے فزون عشق کو پیری میں فسخ<br/>لعل حل کردہ ہے جون ظرف بلورین کے بیج<br/>بہت ہر ایک سے ٹکرا کے چلے تھا کالا<br/>آج بیمار ترے کا ہے ترقی پر ضعف</p>  | <p>چاہے تجھ چشم کے آگے ہو جو یادام سفید<br/>موسے چینی نکلین کز تاخیر ایا م سفید<br/>ظلمت شب کی ہے آغاز کا انجام سفید<br/>پیرہن پہنے ہے جدم وہ گل اندام سفید<br/>ہو گیا دیکھ کے وہ زلف سیہ فام سفید<br/>صبح تھا زرد منہ اسکا سو ہوا شام سفید</p>  |
| <p>لاذن اشک ندامت سے دھوا کر سودا<br/>چاہیے رد ہو ترا حشر کے ہنگام سفید</p>   |  |
| <p>بزم میں وہ شمع و یارب کر گھٹک ورد<br/>آتشین رخسار پر اس کے کیا خط لے نمود<br/>رونق افزا کین نہواں ہے پر آغاز خط<br/>کہتے ہیں بزم جسے تعانی حقیقت میں وہ اصل<br/>ہے سلم حسن کہ ہر چند پیش کا نسات<br/>نادر ابکی سننے سے اس بوکی کھینچی ہو کر آج<br/>یاں فقط بچتی ہے دھول کا غل کھانیکا نہیں<br/>اجر ندون کو ہے اسکا گو کرین زاہد نماز<br/>میں زبانی کی سخاوت کا نہیں ہرگز مقرر<br/>یہ دلی جو تھک سو پئے اسکو اپنا مست سمجھ<br/>کو ج اس منزل سے یارو کا نہیں ہے چاہے غیر<br/>ایسے خوش ہے مے دگلو دکھائیے شوخ</p> | <p>یون ہوا تش زیر با جس طرحے مجھ میں عطر<br/>گھر جلادے دیکھ کس کس کا اس آتش کا دھو<br/>جتنی ہوتا ایک شب ہو نور شمع آتا فرود<br/>ہو گیا ہے رشک سے تجھ کے رنگ اسکا کبود<br/>گر ترے ہم جم ہو بیٹھے تو ہے پہلو کا غدود<br/>کو سے مہمان سے گذرا عسٹے ستار و وہ<br/>مست دکھا ساتھ اپنے پلے خلق شیخ انا نہ کو<br/>طیر کی نام آوری کرنا ہے خاتم کا سود<br/>چھین کب لیتے ہیں کچھ دیکھ کیسا اہل جود<br/>لے ہے یہ کڑو کیو اسکا کر حساب تازہ بود<br/>ہم بھی جاہو پھینکے آغا میں انکے دیروز و<br/>نالا میرا گوش میں اس کے ہے مطرب کا سرود</p> |
| <p>نقد دل دیکر کہیں جی کو بلاست مولے<br/>مان لے سو و انہیں زہنا اس سونے میں سود</p>   |  |
| <p>لے آئے ہر ترے جو شمشان منہ یاد<br/>لے نہ داد خدا یا وہ باز ہا مہرے<br/>کیا ہے قد کو مے شاخ ارغوان کا رشک</p>   | <p>ہوئی کیسی نہ انہیں سے راہگان فریاد<br/>گئے زمین سے لے تالیا آسمان فریاد<br/>تھارے ہاتھ سے اے چشم خون نشان فریاد</p>   |

مین مرغ معنی کا اپنے ہون پست کن سودا  
جو شاہ باز ہیں کب پوئیکے ہون سلخ

نیم و شانہ مگر ہو تو ہو دے دان گستاخ  
چلے بجائے صبا سوے بوستان گستاخ  
قدم زمین یہ نہ رکھ نہیر آسمان گستاخ  
قدم نہ رکھو بھروسے مقبلان گستاخ  
کہ نہ بدھتے ہیں اکثر بڑا ہدان گستاخ  
مزاج جسکے ہو عیورہ حاجبان گستاخ  
کھڑے کھڑے نہ لگا ہوں بخسروان گستاخ  
نظارہ بازوئے ہوتے مین ہوشان گستاخ  
کہ تو دقار طلب انجی ہے زبان گستاخ  
کسی بزرگ کیخند مسعین درجہان گستاخ

یہ بات ہو سکے زلف اسکی کو کمان گستاخ  
چمن کی سیر مین اسکو اگر سنے دم صبح  
ضرور ہے ادب خفگان خاک لے بار  
ادب چل نہ چل آگے دزیر و سلطانکے  
سمجھ کے ملک کوے میخانہ سے گذر زاد  
اُسے بہت درنعم سے اخذ مشکل ہے  
تو بادشاہ گدا مین سوال نامعقول  
کچھ اسکی بے ادبی کا کلمہ نہیں مجسکو  
نجانو کھولے شیخ بزم خوبان مین  
نہیں مرا سخن طبع زاد اے سودا

مگر انھوں سے کئی ہر زہ کو جو ہیں دہن  
پدر نچا ہے پسر ہو مردمان گستاخ

## روایت دال مہل

صاحب دروکی رکھتا ہے نظر سے پیوند  
شاخ آہوے نہو شاخ شجر سے پیوند  
شام آتی ہے اُسے کرنے سحر سے پیوند  
گوش سے یار کے ہو دور اثر سے پیوند  
کسو عاشق کے ہو دیدہ تر سے پیوند  
آسمان پھلے تو ہو اسکو کہ مھر سے پیوند  
مین کیا ہے یہ بہت خون جگر سے پیوند  
شیشہ کوٹے کو گرین لاکھ ہنر سے پیوند  
در در کو دے نین در دگر سے پیوند

اشک کو کب ہے شناسے گھر سے پیوند  
نسبت معنوی لازم ہے دو مصرع مین بہم  
ہو نہیں خرمندہ ناصح کہ گریبان کو مے  
حاکم اس دل پہ دلو نہیں ہے کہ جسکی فراد  
دامن ابر پچھرتا ہے جو اتنا شاید  
سو جتن پہننے گئے پر نہ بھی سوزش اشک  
دلو کو میرے نہ جلد اول سے کر اپنے ظالم  
کون ایسا ہے جسے دست ہو دلسازی مین  
لکھیا کیوں ہے عبث ناز طبیعے سودا

|   |   |
|---|---|
| <p>یہی کہ دولون جہانے لہے نگاہ بلند<br/>کہ اوسکا ہاتھ ہے جن دست دا خواہ بلند<br/>بڑی ہے اشک کے آبکی دل سے راہ بند<br/>کیا ہے لیلیٰ نے کیوں خمیہ سیاہ بلند<br/>کرے ہے رتبہ شہ کثرت سپاہ بلند<br/>دکھانہ سرد مجھے ہے مری نگاہ بلند<br/>ہوا ہے چڑھ کے یہ منبر پر خواہ مخواہ بلند<br/>جو مرتبہ ہے ترا شکل ہمسواہ بلند<br/>ہر ایک شخص کو بیان گاہ پست و گاہ بلند<br/>کہ ہودے ملک کی وسعت کا نام شاہ بلند</p> | <p>میں چاہتا نہیں دنیا میں عز و جاہ بلند<br/>مگر تو میر کو اسے شعلہ خستہ بنا ہے<br/>عجب نہیں کہ چھٹے ہر فلک سے فوارا<br/>الکی خیر ہو مجنون کی اب کہ یہ برپا<br/>ہجوم فوج خطا سکا نہ کیوں بڑھائے حسن<br/>چشم قدے کو کی ہے آشنا قمر می<br/>اسی سے واعظ الحق کو پست فطرت جان<br/>بحر غرور تو زنا لاس پہ لے نا دان<br/>کرے ہے گردش دوران طرح ہند و لیسے<br/>لیا ہے دل کو جو میرے تو اسکو مت کرتنگ</p> |
|---|---|

ترا بھی نالہ تو ہو بچا ہے تافک سودا  
خدا وہ دن نہ کرے ہو جو میری آہ بلند

## ردیف ذال معجمہ

|  |   |
|--|---|
| <p>لکھے اپنے کا نہیں علم ہے کیونکر کا غنڈ<br/>دونگا مالک کو ہنگامہ محشر کا غنڈ<br/>پاؤں پر فلکوں میں باقیمت گوہر کا غنڈ<br/>نہیں پاتا کبھی محتاج بہ سطر کا غنڈ<br/>اتنا رویا ہوں کہ لیجائے شنڈا و گانڈ<br/>اشک میرے سے ہوا لکھنے میں گرتے کا غنڈ<br/>جب میں بھیجوں ہوں تجھے کر کے مطر کا غنڈ<br/>تیرے اشعار کا ہر کہتر و ہمت کا غنڈ<br/>تیری تصنیف کا دیکھا ہے میں اکثر کا غنڈ<br/>لکھنے کو آتے ہیں لے لیکے ترے گھر کا غنڈ</p> | <p>دفتر دہر کا ہے پیش نظر ہر کا غنڈ<br/>لکھ رکھا ہے نہ لے کیا ترے این ظلم کی آد<br/>لکھنے سے وصف بنا گوش کی تیرے لے بار<br/>اسکی میں راستی قد کی ثنا لکھتے وقت<br/>نامہ اس شوخ کو کر کے میں رقم اے یارو<br/>سائنس ٹنڈی سے تے سوکھے تھا اکدن بھی وہ<br/>اب تو مجھ پرین طرح عود کے دی ہے آتش<br/>پہنچنے سودا سے کہا ملکوں میں اٹھ منڈ ہے<br/>ان سوا سحر کا ہوں کو یہاں بھی لہ تھی<br/>خط اٹھانے ہیں تے شعر و سخن کی باتنگ</p> |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>ہزار حیف کوئی باغ میں نہیں سنتا<br/>میں دیکھتا ہوں جسے وہ آپ ہی لالان<br/>ہو ہے اسکو مر احوال باعثِ تصعیک<br/>تم اپنے جور سے مت سمجھو کہ لالان ہوں<br/>گیانہ کوئی ترے شہر کنے میرا حال<br/>نہ میرے دل کو خوشی ہے موجب آرام<br/>نسم ہے گل کی نغمے عند لب سودا سے</p> | <p>چمن چمن پری کرتی ہیں بلبلان فریاد<br/>تھاری کیجئے کس پاس لے تہان فریاد<br/>کہ دیکھ کر مجھے کہتا ہے شوخ بان فریاد<br/>یہ دوستو نکو ہے دوری سے دشمنان فریاد<br/>کہ میرے پاس نہ لایا ہوا رب معان فریاد<br/>کچھ ہوا ہے کرے مرغ نیچان فریاد<br/>جو تو کیا نہ کرے مل کے ہر زمان فریاد</p> |
| <p>بزرگ نے نفس غیر تادمہ نہ کرے<br/>کبھی نہ کر سکے تنہا یہ ناتوان فریاد</p>  |  |
| <p>ہوا ہے داغ مرادل انار کے مانند<br/>ہر ایک پاٹ ہے دامن کا تختہ گلزار<br/>نہیں ہے سیر کا کچھ لطف باغین تہنا<br/>صدانہ دل سے ہوئی دیکھ کر یہ نیگون چشم<br/>خبر نہیں ہے مجھے ترک چشم نے کسکے<br/>ہوئی ہے عمر کہ ہم لگ ہے ہیں ہن سے</p>                                  | <p>بھڑے ہے آگھ سے آنسو شرار کے مانند<br/>روان ہے چشم سے خون آبشار کے مانند<br/>بغیر بارگ گل ہے خار کے مانند<br/>تری نگاہ سے ٹوٹا جسار کے مانند<br/>لیا ہے لوٹ مرادل دیا ر کے مانند<br/>جھٹک نہ دیکھو پیارے غبار کے مانند</p>   |
| <p>ہوا ہے رشک چمن چہرہ یار کا سودا<br/>خطا اسکے گرد جو آیا بہار کے مانند</p>   |  |
| <p>لذت ہے لوحِ طینی ہے زمانے سے بعید<br/>اشک میری چشم کا کیونکر اثر پیدا کرے<br/>جو نصیحت کرتے ہیں مجھ کو نہیں یہ جانتے<br/>مجھ دل صد چاک ہی سودا نہیں ہوئی دھن<br/>سینہ تو جاؤں در سے تیرے پر کہیں گے نیک<br/>ٹھوکر ہوں ماصح کو میں تو بھی اسیکو سب کہیں</p>          | <p>لوش دے بے میث یہ زنبور خٹلے سے بعید<br/>سبز ہونا خاک میں ہے اپنے دانے سے بعید<br/>حلقون کو بات سننی ہو دیوانے سے بعید<br/>ورنہ کھلتی کاٹھ اسکی کسے شلنے سے بعید<br/>یو خالی اس سے کرنی تھی خٹلانے سے بعید<br/>بحث دیوانی سے کرنی تھی سیانے سے بعید</p>                              |
| <p>یا علی پہونچا ہے سودا در پہ تیرے آپے<br/>پھر نامزد مہ ہے اس آستانے سے بعید</p>  |  |

|  |  |
|--|--|
| <p>نکالے جو وہ ہیرن ہو کے اپنے گھر سے یوں نکلا<br/>تقید ترک سے کا نکلو رز و زمین کے نام<br/>اگیا یا مگر نہیں دور در کسکو اس نکلنے<br/>سپاہی مال کر مرن کو یا اسے کب کہاؤ گے<br/>بچشم فہم کھولے جو اسے دیویشاے یارو</p>   | <p>شہ شطرنج کو جس طرح کشتن دیوین شہ شکر<br/>جو چکے سو سے گاہے تو یہاں ہوں وہ کہ<br/>تنک ظرفی سے اپنی ہٹ تیب لٹا تو یہ کہ<br/>عبدت کھوڑ ہو مجکو قبضہ شمشیر کہ کہہ کہ<br/>رکھوں ہوں لفظ و معنی کو جو میں مصحف میں شکر</p>  |
| <p>سیم اس باغین سودا نہیں باقی گذارتو<br/>رکھے ہے رخت گل کو غنیمت بچے سچ تہ نہ کر</p>  |  |
| <p>کھینچیں ہین کٹاری جو تباں چھپے اگر کر<br/>اٹھ جائے مین ہے زور مزایا سے لڑ کر<br/>پوچھ ہونیں جس بت کو خدا کا ہی تراشا<br/>خود کردہ کے درماں کہو مین کیا کون یارو<br/>اکیا بٹم اکھاڑیگا بھلا دیکھیں تیلے شیخ<br/>اکیا ہے یہ سودا دہ بخا ہیگا کمانک</p>  | <p>نہتے ہین یہ باتے مری نظر زمین بڑ کر<br/>ملنے ہین تو بھر جھانی سے جھاتی کو لڑ کر<br/>آز نہیں لایا وہ مرے واسطے گھر کر<br/>دل ان لے لیا مجھے نہ لڑ کر نہ جھگڑ کر<br/>زندون کو دھرتا ہے جو ریش اپنی بڑ کر<br/>جا بیٹھو نگا دروازے پہاں کے مین کو لڑ کر</p>   |
| <p>دانا ہو تو مجھے کہ محبت نہیں وہ تھے<br/>در پر کسی کے بیٹھے جسکے لیے اند کر</p>  |  |
| <p>تو جسے چاہے وہ یارب تجھے ہو میاں تر<br/>عشق مین اسکے نہٹے روز خوش تیرے نصیب<br/>ابراہان ردنا ہوں یون کو چین تھے مین سدا<br/>ویدہ گربان بہ تیرے ہونہ اسکو اعتنا<br/>مرد و شب خون جگر سے مجھے یہ آرزو<br/>نالہ و فریاد مین گذرے تجھے جون عندلیب<br/>جسطح تجکو نہ سمجھ مین نہ تجھے توادے<br/>سینہ اسکا صاف ہوا الفت سے تجھ سینہ کی طرح</p> | <p>ملنے مین ہر تنک و بر کے تجھے ہو حال کر<br/>غم مین اسکے تجھکو دیکھوں آپ سے غنا کر<br/>تو بلی رد و دیون کرے اسکی کلی کی خاک تر<br/>تیرے عزگان کو دہ تجھے یون کہ ہر غنا کر<br/>میری آنکھوں سے رہن آنکھیں تیری غنا کر<br/>دامن گل سے لے تیرا گریبان خاک تر<br/>اسکو دل دینے مین تو مجھے ہو بے اوراک تر<br/>میرے دل اسکا تیرے دلے ہو دے پاک تر</p> |
| <p>حق مین میرے سب یہ سودا کی تمنا حق سے ہو<br/>ہاں گر محبت اسکی تجھے ہو نہ وہ صفا کر</p>   |  |

|  |   |
|--|---|
| <p>لفش عامل سے ہو کیا کم کہ بر دیون کو<br/>سکے یہ اُن نے کہا کیا ہے تعجب اُسکا</p>   | <p>خیری ابیات کا کرتا ہے سحر کا غد<br/>دلکش خلق ہے دیوان کا مرے مہر کا غد</p>   |
| <p>بلکہ زمیننی معنی ہے مرے دیوان کی<br/>ہر ورق کا ہے گلستان کے برابر کا غد</p>   |   |
| <p>دلین را دہم</p>   |   |
| <p>مجھ ساتھ تری دوستی جب ہو گئی آخر<br/>نازا سکے نے عصیان سے ہمیں باز رکھا<br/>حاصل تو ہوا وصل ہمیں رات پر افسوس<br/>کیا فائدہ ہو جو ترے لب میں میسا<br/>کیا جام تھی ہاتھ سے لین عشق کے عشاق<br/>شوکت نے ہمیں جن کی نہ کہنے نہ یا کچھ</p>                                  | <p>دنیا کی مرے دے طلب ہو گئی آخر<br/>تا ہو وہ رضا مند کہ شب ہو گئی آخر<br/>یک بل میں شب عیش و طرب ہو گئی آخر<br/>عمر اپنی تو جو ن شمع بہ تب ہو گئی آخر<br/>مے حسن کی معشوق کے جب ہو گئی آخر<br/>بات آن کے سوا بل لب ہو گئی آخر</p>                            |
| <p>مٹ بھڑھی سودا سے یہ کل ہو گئی سب<br/>بشنی تھی جو کچھ انہیں وہ سب ہو گئی آخر</p>   |   |
| <p>دیا ہو بیچ دلوں سا وہ لہج اس زلف نے باکر<br/>دم بر گشتہ خبر سے کیا ہو دے میں حیران<br/>اٹھا دے انقلاب اس چہرے بلبل کی نظروں<br/>چمن میں کھل کھلا کر جب ہنسا تو ساتھ فرشتے<br/>کھو اُنکھیں دکھائیں اور کھو دکھایاں لہج<br/>دل دین بیچتے ہیں ہم تو اک بوسہ کی قیمت پر</p> | <p>خط نورستہ لگا جان باغ سب دھلا کر<br/>کہ کر یو قتل مژگان نے کیا منہ پے پھار<br/>گئی باد سحر آخر چین سے گل کو رسوا کر<br/>گر اپنے دوہن دل کا گل نورستہ کھلا کر<br/>یسا ہو دل کو میرے قونے جادو سحر کیا کیا کر<br/>اگر تو امین اپنا قلع جانے آ کے تودا کر</p> |
| <p>چلا جب خوبی خط سے نہ بس زلفوں کا کچھ سودا<br/>تو بیچ و تاب میں آ رہ گئیں عارض بے لکھار</p>  |   |
| <p>سمندر گردیا نام او سکا ناجی سب کہہ کہہ کر<br/>تو ماغ آشفہ بیان ہوتا ہے غنچے کے چکنے سے<br/>فریب عدہ کا شکوہ جو میں رو رو کے کر ہوں<br/>کے طاقت ہر شرح شوق اس مجلس میں کرنی</p>  | <p>ہوئے تھ جمع کچھ آسو مری آنکھوں سے یہ ہلک<br/>میں میں ہم سے ابے بلبل بے تکا کے چھپر<br/>تو میری سادہ لوحی پردہ ہنس دیا ہر تہہ فکر<br/>اٹھا دینے کے ڈر سے سانس اُن لیتوین زلم</p>  |



|  |  |
|--|--|
| برسات میں جو کھائے ددا اسکی دود کا تے<br>قیمت میں تو تسخیر کی لگا پھانے یہ باؤ | مانند میہ کے گریے ٹیسر ہوا پر<br>ڈالا ہے زمانے نے یہ اندھیر ہوا پر           |
| اظہار سخن سمجھے کیا خاک زمین پر<br>صدقے ترے یوں ہوئی مری خاک زمین پر           | ڈھونڈے نہ ملا صاحب راگ زمین پر<br>جس طرح کلا لون کا پھرے خاک زمین پر         |
| بچھ کر سے غبار اپنے کو میں اٹھنے نہ دوں گھا<br>ساقی لپٹے لیکے پونج جلد چمن میں | رہتا ہوں میں بادیدہ نمناک زمین پر<br>اٹلڑائیاں لیتا ہوں چمن چون تاک زمین پر  |
| نالہ کا ستون ہو نہ مرا اگر شب تار<br>نکلا جو مرے منہ سے ہوا شہرہ آفاق          | تو گر بڑیں اک آن میں افلاک زمین پر<br>بیٹھی ہے سخن سخن جو بھی یہ ڈاک زمین پر |
| راون کی نہ تھی سیف کی ہیبت یہ کسیکو<br>پھل چاچو اگر دین کے تم نخل سے لے شیخ    | مصرع کی مرے آج جو ہے خاک زمین پر<br>تو جاسے دھوکا ڈو دو مسواک زمین پر        |
| اس صید کو مضبوط کر دو بجو مبادا  | یہ کھل نہ پڑے بستہ فقر اک زمین پر  |

گر ہو کشش شاہ خراسان تو سودا  
سجدہ نہ کروں ہند کی ناپاک زمین پر

|   |   |
|---|---|
| تیرا ہے بزرگ منہ خرمیاز فلک پر<br>تارے یہ سمجھو لبش تار فلک پر                  | یوسف کی نہ تھی گرمی بازار فلک پر<br>پہونچی ہے مری آہ شرر بار فلک پر |
| پاتا ہوں دماغ اس کے قدم رکھنے کا ایسا<br>سینے پہ تو گر ددن کے نہ یہ کاہستان چھ  | گو یا ہے مرے یار کی رفتار فلک پر<br>بچھ زلف کے ہے کفر کا زار فلک پر |
| ہو حیرہ بدل مہر ہے شورش سے یارو<br>ابھرا ہے چمن آج یہ گلشن سے تری               | کچھ اسکی جھکتی نہیں دستار فلک پر<br>ہے زمرہ بیل گلزار فلک پر        |
| عیسیٰ سے بھی باؤ نہ شفا مجھ کو یقین ہے<br>اس دل کے میں رتبہ کو سیر زمین کوں کیا | پہونچے جو تری چشم کا بیار فلک پر<br>یروا زمین ہے مرغ گرفتار فلک پر  |

مداح علی کا ہون میں سودا شعر امین  
پڑھتے ہیں ملائک مرے اشعار فلک پر

|   |  |
|---|--|
| بکھراے ہو وہ زلف سیہ فام جہان پر<br>ہر ایک کا دل تڑپے پوچھوں مرغ گرفتار | کیا گذر ہے اب لھیے ماشام جہان پر<br>مارا ہے قافلے نے ترے دام جہان پر |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| پیکے جو کماندارم اتیسر ہوا پر<br>مرقد پر مرے سوج نیام آئے تو یہ جان<br>کر خانہ گردوں پہ نظر چشمِ فناسے<br>پہونچا نگارے کو چمین ہزار لکھ کی خبر<br>مادم رہے سینہ میں ہے لطفِ زبانِ ساکت<br>توسن پہ نیچے دیکھ کہین مہنی و بہزاد | یہ مرغِ خنکے پھر نہ جھسا فیرو ہوا پر<br>دیوانہ نہ خاک ہے زنجیر ہوا پر<br>ہے مثلِ جبابِ اسکی بھی تمیسر ہوا پر<br>موقوف رکھی ہے مین یہ تدبیر ہوا پر<br>ہے منحصر انسان کی تقدیر ہوا پر<br>السنے بھیجے ہے یہ تصویر ہوا پر |
|---|---|

سودا کے در دوست جو بار بٹھے خاک

اس جرم کی تو کیجیو تمسخر ہوا پر

|   |  |
|---|--|
| گردم سے جداتن کو رکھا دیر ہوا پر<br>لاتا ہے بلندی سے شکم سب کو بے پستی<br>کیا جانے کس عالی دوران کی ہو یہ خاک<br>دامان شفق آج خون آلودہ مین دیکھا<br>وہ شعبہ ہاڈا کے اڑا جا دے ہو لونیل<br>باندھوں ہونین جسطح سے مضمون زبرد | اب در بدر اس خاک کو مت پھیر ہوا پر<br>طاثر کو بھی ہوتے نہ سنا سیر ہوا پر<br>اٹھتا ہے بگولا جو ہوا ڈھیر ہوا پر<br>چلتی ہے ترے عہد مین شمشیر ہوا پر<br>کرتا ہو کوئی جیسے کہ بہت پھیر ہوا پر<br>رستم نکرے دیو کو لون زبر ہوا پر |
|---|--|

ہے نصف سے لیون نالہ ترار و نیم سودا

سادن مین پیسے کی ہو جون ٹیر ہوا پر

## غزل در ہجو میان حسرت عطار

|  |  |
|--|--|
| بہار نے کا آندھی سے اڑا ڈھیر ہوا پر<br>عتاب کے دانوں کی گردن کیا مین زبردگی<br>چوب اصل اسوس دپر سیادشان ملکر<br>ذو پیسے کے نسخے سے جوا دمی بھی ہوئی مگر<br>بولے جو فرشتہ کہ دو اسے عمری اسکی<br>دو بات کے سننے سے جود کا نہ بکری | بر مرغ اسے کھا کے ہوا سیر ہوا پر<br>نہ چرخ کا جس طرح ہو چک پھیر ہوا پر<br>چون تیر نہ طے مین کرس دیر ہوا پر<br>اس نسخے کو دیتا ہے اڑا پھیر ہوا پر<br>مارے ہے اُسے جلے کہ وہ شمشیر ہوا پر<br>سویات کا بھڑانے لگے کھیت ہوا پر |
|--|--|



|  |   |
|--|---|
| <p>یہ اسکے زنگ عارض سے بھول تیار نشاں<br/>         نہ شبنم بر سر ہر گل کر سے ہے خواب آتش پر<br/>         کیا بیل وہ بھوننا بنائیں میخوار کی خاطر<br/>         ہوا بر ہو سکے کب عشق میں پردہ لے سے بیل<br/>         در آویزہ اسکی زلف اور رخسار سے باہم<br/>         لب لعل تباں پر سرخی پان ہو کہ جادو ہو<br/>         نہ نکلے کیونکہ شعلہ دے سے پینے میں ایاتی<br/>         یہ عکس چہرہ گلزار آئینہ میں ہے اسکا</p> | <p>ٹھہر تباہی نہیں سینے میں چون سیاب کش پر<br/>         یہ اشک چشم بیل کا بڑا ہے آب آتش پر<br/>         کہ خونا ب جگر شکے ہے چون تیز آب کش پر<br/>         کہ شمع دگل ہو آگے مرگ کا اسباب کش پر<br/>         بھٹکتا ہے بزنک گوہر شتاب آتش پر<br/>         بنا دی شکل طوطی صورت سر خاک کش پر<br/>         رہے کس طرح بن بھر کے شتاب کش پر<br/>         کہ گویا حسن کے دیا کا ہے گرد آب کش پر</p> |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>نہیں اس گل کے عارض پر بہن نیرلف سودا<br/>         جلے دیکے دھو میں کا ہو یہ بیچ داب آتش پر</p> |  |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| <p>دل نہ کر منت زراہ بیکراری بیشتر<br/>         تا صحاوس عشق سے ہوتا ہے لذت یا بیل<br/>         یار و کیون ہوتے ہو مستفسر مے احوال کے<br/>         کیون نہ لاگو ترک چشم یا اس دیکے رہن<br/>         سوز دل سن سکے میرا ہنسکے یہ بولادہ شوخ<br/>         جرم گولا انتہا اپنے ہن پرستے ہمیں<br/>         میں کیسے واسطے روتا نہیں زیر فلک<br/>         کوچ شاہ حسن کا ہے وہ عبا خط نشان</p> | <p>ماز کو کرتی ہے یان الحاح دزاری بیشتر<br/>         جبین حرمت کم ہو رسوائی و خواری بیشتر<br/>         غم کو کرتی ہے تھاری نگساری بیشتر<br/>         صید چنیا لے کے دلے ہوں شکاری بیشتر<br/>         ہو بیگا خلقت میں اسکے جزد ناری بیشتر<br/>         عفو کی لئے بھی ہے امید داری بیشتر<br/>         خانہ برد و دین ہوں اشک جاری بیشتر<br/>         گرد لشکر سے اٹھی وقت سواری بیشتر</p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>لشت بر خم عمل کے اسکے جتنا ہو تورو<br/>         نفع یان رکعتی ہے سودا بیا ر می بیشتر</p> |  |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| <p>بول نا اشناسی نالہ سے صدر رہ جرس بہتر<br/>         نہ دیکھی خوشدلی جزیک شمع ہننے غنچے میں<br/>         وفائے گل میں نے چشم مرگوت باغبان میں<br/>         نظر میں انکے جنگو دولت استغاثے بخشش ہو<br/>         بلند آتش جہاں ہو دھواں جہش اب</p> | <p>نہو مژگان جو خون آغشتہ لے خار حسن بہتر<br/>         ہوا سے اس جبین کے ہو دلا ترک ہوس بہتر<br/>         کل بیل کہ ہے اس باغ سے کنج قفس بہتر<br/>         کس سے ہے ہما بہتر ہما سے ہو کس بہتر<br/>         تو ابی فہم ناقص میں ہو دان ضبط نفس بہتر</p> |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>عالم کو کیا عسکہ حسن میں حاضر<br/>مذکور تر اشب جو کسی بات پہ نکلا<br/>کل سقف پہ چڑھ گھر کی لکاتل کے یہ کہتے<br/>ملکن نہیں دے نالہ مرا چین کس کو<br/>برگشتہ نصیب اپنے نہ بھرتے کھو دیکھے<br/>دیوے تجھے وہ کچھ کہ نہ بھر چھین لے تجھے<br/>دنیا نہیں لے یار تلاش اپنی سے منظر<br/>زالو نکلتے تلے شوخ کے خط کا نہیں آواز</p>              | <p>قاضی کا خط یار ہے اعلام جان پر<br/>کیا تنگ ہو اعرصہ آرام جان پر<br/>سرکوب ہے جون مہر مرا بام جان پر<br/>لا یا ہے غضب یہ دل ناکام جان پر<br/>ہر چند رہی گردش لایام جان پر<br/>زہنار نہ رکھ یہ طمع حسام جان پر<br/>کرنا ہوں اس حجت کو میں نام جان پر<br/>ڈوری ہے شب خون سیہ نام جان پر</p>                                  |
| <p>اس صفحہ میں مانند محکین آن کے سودا<br/>وہ مرد تھے جو اٹھ گئے رکھ نام جہاں پر</p>  |  |
| <p>باندھی جھجھلا کے کمر شوخ نے کین میرے پر<br/>سچ ہو کیا عشق مجھے کیوں ہے وہ بدترانا<br/>واہ ہے زمرہ سازان چمن کو کیسا کام<br/>آب شمشیر بجھا دیگی مری آتش عشق<br/>میں زمین پر ہوں ترے کو چین کیا خاک لہر<br/>میری قسمت میں اگرچہ نہ لکھا دوران نے<br/>زعم میں اپنے تو میں بھی ہوں سلیمان لیکن<br/>دام الفت کے اسیر زنجی جدی ہے پرواز</p> | <p>تاب جہد گھر کی ہے ہر چین جہن میرے پر<br/>باندھی ہے یار دن نے کبات یونین میرے پر<br/>لائی آفت مری آواز حسن میں میرے پر<br/>آنسو کچھ کر نکسین گے ہے یقین میرے پر<br/>تب ہو سکیں جواد لٹجائے زمین میرے پر<br/>اسیہ ہے جاے سخن حرف نہیں میرے پر<br/>نام میرا تبستم ہے نکین میرے پر<br/>کہیں اڑتے ہیں مرے بال کہیں میرے پر</p> |
| <p>اسکے کوچے میں بچل ساتھ مرے اسے سودا<br/>آفت آجائے نہ اسے یار کہیں میرے پر</p>   |  |
| <p>صباح ریت لے آئی ہے تو مرے دل پر<br/>بتان کا دید میں کرتا ہوں شیخ جبرائیل<br/>کسی ہی چیز کو ڈھونڈا نہ بیٹے دنیا میں</p>  | <p>لگی ہے تیر سی یہ گل کی بو مرے دل پر<br/>حلال تب سے ہے مے و لبو مرے دل پر<br/>اگر رہی ہے تری جستجو مرے دل پر</p>   |
| <p>خدا کے واسطے سودا نہ لے تو نام اسکا<br/>غضب کرے ہے تری گفتگو مرے دل پر</p>  |  |

شراب شوق کی جب تک پیاکرے سودا  
نچھے نصیب ہوا مرگ کا مہربان ساغر

سو جتن کیجئے تو ملک نکلے وہ گھر سے باہر  
صبر فرمائے ہے مقدور بشر سے باہر  
نے سے بھی نالہ نکلتا ہے اثر سے باہر  
عیب کو اپنے پہونچنا بھی ہنر سے باہر  
در نہ وان کیا ہے جو ہوا اپنی نظر سے باہر  
مٹکوں اس خانہ بیدر کے کدھر سے باہر  
ور دلاتا ہے بہت خون جگر سے باہر  
لحنت دل کرنے لگے دیدہ تر سے باہر  
سنگ سے نکلے شر شرعلہ شر سے باہر  
طفل آدے نہ کبھو حوکے کدھر سے باہر  
نکلے ہے مہر گریبان حسر سے باہر  
سز نکالا نہ مسہ و خورنے سپر سے باہر  
پر قدم میں نہ رکھ اول کے ٹھوس باہر  
کرد یا در یا م نے گھر سے باہر

یہ ہو مہر کہ ناشب رہے گھر سے باہر  
طاقت اک آن نکل کی نہیں یان اور دوست  
حیرت لے آہ تجھے کچھ بھی ہے رہ سینہ میں  
منفصل ہو عمل زشت سے ایدل کہ نہیں  
راز دیر و حرم افشا نہ کرین ہنر ہر گز  
دل رکھا آئے ہے تنگی سے فلک کی ہیبت  
ضعف سے نالہ بھی بابل سے نہیں آسکتا  
ہشکٹے پھون ہوں کہ جب خورنے گذر کر زوت  
اثر ان باتوں نے تجھ میں کیا سکتے جھین  
ناصحا کچھ نصیحت سے نہیں ضبط شرک  
آدے ہر گھر سے وہ زاہد پستلج کہ جون  
چرخ پر چڑھتے سنی تیغ تری جدم سے  
وینے کو ملک سلیمان کے بلا یا مجھ کو  
ہوں وہ آوارہ کہ طفلی ہی میں جن اشک مجھے

جنس ناکارہ کے خواہان ہیں خریدین کجگو  
بیروہ سودا ہے کہ ہر نفع و ضرر سے باہر

نکھے اکسیر تھے نکلا یہ عبا ر آخر کار  
کیون دلا کی ہے نہ اس گل نے بہار آخر کار  
ہاتھ سے مفت دیا میں یہ نیکار آخر کار  
نہ رہے باغ میں گل رہ گئے خاں آخر کار  
ہو کے شعلہ ہی بن گئے گایہ شرار آخر کار  
شجر خشک کو آتش سے ہے کار آخر کار  
جی دھڑکن ہے کہ پھینے نہ خمار آخر کار

کام آیا نہ کچھ اپنا تن زار آخر کار  
داع مست کھائی تو میں عشق کا ہم کتے تھے  
طوبہ تعافل نہ تھا اس دل کی گرفتاری کا  
باغبان تھا مجھے دودن کی ہوا پر بیخود  
عشق زدہ بھی اگر ہو تو اسے کم مت جان  
آپ سے کام نہیں نشو و نما کو اپنے  
اس قدر جرح کش خون خلائق ہے تو

|  |   |
|--|---|
| <p>رکے ہے یاد کی سرخوش نگاہ سیرس بہتر<br/>         کہ سمجھے قتل قربادی جان ہر دادرس بہتر<br/>         لسان دانہ ہاے سجدہ پھر نابیش دلہن بہتر</p>   | <p>سائی سے نشہ کے باؤ، گلزنک کے جھکوا<br/>         شہید رسم ملک حسن دل میرا ہے اے ہمد<br/>         اگر دل ہے طوف کعبہ سے نزد اپنے اے غم</p>   |
| <p>کے ہے دیکھ کر نشانے کو یہ سودا کے دیوانہ<br/>         شبتار یک مین تنہا نہیں گشت اے عیس بہتر</p>  |   |
| <p>یار ہے حسن تراشمش و قمر سے بہتر<br/>         اشک خونین ہے مرا لعل و گہر سے بہتر<br/>         عیب کو کھینچیں ہن اس وقت ہنر سے بہتر<br/>         بائی ہے بے ٹھری اپنے ٹھر سے بہتر<br/>         سیرالہ کی نہیں داغ جگر سے بہتر<br/>         کئے اسکو ہی پسرجو ہو پدر سے بہتر<br/>         ہے مین کو نسی جاگہ ترے دے سے بہتر<br/>         کب وہ بر سے ہے مرے دیدہ تجے بہتر<br/>         کب وہ ہو سکتے ہن ماس شام و کھر سے بہتر<br/>         ہم نوبے بال و پری کھینچیں ہن پر سے بہتر</p> | <p>تو مری آنکھوں میں ہے حورو بشر سے بہتر<br/>         دل عشاق ہے پہلو میں جواہر حسن<br/>         جو ہے جو ہر لحے جاہلین ہن بڑا بد گوہر<br/>         موریہ سنگ ہے وہ نخل جو ہو بار آور<br/>         فائدہ باغ کے جانے سے دہ آسینہ میں<br/>         چاہیے رتبہ سخن کا ہو سخنور سے زیاد<br/>         کعبہ و دیر سے کیا کام ہے ہکولے دوست<br/>         چشم عشاق پہ کس ابر کو ہے فوقیت<br/>         شام و صبح دمہ و غور زلف درخ اسکے نہیں<br/>         آشیان سے نہ اڑے پوچھے نیم دام ملک</p> |
| <p>ہن جو دلی مرے بارہ دو جاکین سودا<br/>         خاک دہ انکی کھینچتا ہو نہیں زر سے بہتر</p>  |   |
| <p>کہ مرے شیشہ مرے پاس ہو کمان ساغر<br/>         جو تو نہیں ہو تو ہے چشم خون چکان ساغر<br/>         بھرے ہو مہر کا آتش کے آسمان ساغر<br/>         کہ شیشہ نیبہ دہن اور بے زبان ساغر<br/>         تنک شراب کہ جون مانگے مہر زبان ساغر<br/>         جو تیرے ہاتھ پہ سجتا ہے ایوان ساغر<br/>         نہیں یقین تو دے بہرا مشان ساغر<br/>         کہ جیسے دے ہے لب نہ تھارے جان ساغر</p>   | <p>بیون ہون خون دل اپنا تجھے کمان ساغر<br/>         شراب سرخ سے لبریز گو ہے یان ساغر<br/>         سنانے کسی صبحی کے واسطے تجھ بن<br/>         پیام کیونکہ مرا پوچھے دختہ زر کو<br/>         نگاہ مست کی تیری طلب ہے یون ہکو<br/>         چین میں گل نہ سرشاخ پر یہ جکودے<br/>         مجھے معاف رکھ اے منہ کہ ہر شراب یونین<br/>         اسی ہی طحے مین بھی دہن پہ مڑنا ہون</p>   |

|   |   |
|---|---|
| دل خالی کیسا مین آہ بھر کر<br>آجائے دے یار در گذر کر<br>تا کر سکے در دمت گھر کر<br>مین یان سے اٹھو گا آج مر کر<br>میرے دم سرو سے خند کر<br>سودا نہ تلاش اسف در کر   | دیکھا جو ادھر حسد اسے ڈر کر<br>رخش کا مرے نہ پوچھ باعث<br>قطرے کو صدف کے دل میں لے بچ کر<br>لنگو ہو تو لنگو گھر سے در<br>غیر دن سے نہ کر تو گر جو موشی<br>پائے کو جگہ تو دل میں اد کے   |
| کچھ خوب نہیں ہو کر مین گھر کر   | بتاؤ رقیب وان تو اسے یار  |
| جون بھر سابل طر خانہ ماتم سے دور<br>لکھے اس غم کو خدا ماہ محرم سے دور<br>زخم گل کو جو رکھے بخیر مرہم سے دور<br>یارب اس سوز کو رکھیہ تو جہنم سے دور<br>خندہ گل نہ رہے گر شیشہ سے دور<br>مرتبے کو مرے دشت کے سمجھم سے دور<br>زخم یارب نہ رہے سینے کا مرہم سے دور<br>پاس یا ہم سے رہا بھیجے یا ہم سے دور | خزئی پھرتی ہے یون دلہ مرے غم سے دور<br>گذری جس غم سے مجھے زندگی وہ روزہ<br>کب تری داد کو پہنچے ہے فلک لے بلبل<br>نبیہ دلخ میں سینے کے مرے ہے جو سوز<br>چمن دہریں تو ام ہن سدا شادی و غم<br>آہوے دشت جنون ہو نہیں نہ پوچھ اپنا رام<br>ننگ دروست ہوئی ہو جو عجب کو سیری<br>عقل نے ایک دن اگر یہ کہا سودا سے |
| لیکن اتنا ہے کہ وہ کام نہ کیجو پیارے<br>جسکے باعث سے رہو قتل عالم سے دور  |   |
| یارب نہ کیجو تو یک سیکو وطن سے دور<br>تن پر اگر کفن ہے تو تن ہو کفن سے دور<br>جو بال پر جلا کے بٹا ہے گلن سے دور  | بلبل کو کیا تڑپتے مین دیکھا جن سے دور<br>بکھر کشتگان کے شعلہ فانوس کی طرح<br>اے شمع کچھ خبر ہے تجھے اس تنگ کی   |
| پوچھے بھی وہ تو ہم نہ کہیں آرزو سے دل<br>وہ بات کہیں کہیں جو ہو اپنے دہن سے دور   |   |
| یہ جگر لکھا ہے اٹکا جسکو ہو ہموار داد<br>باندھ آیا ہے یہ کسکے قتل کو ہتھیار یاد<br>گل کو مت اپنے گلے کا کیجو زہار یاد   | کاٹنے دل کو ہن بارو یار کی تلوار دار<br>خون کی عجمہ سگینہ کی بس نہیں تیغ نگاہ<br>باغ تو جاتے ہو تم لیکن خدا کیواسطے   |

|  |  |
|--|--|
| <p>رجن وہ پروانہ جسے شمع سے چسبہ حاصل<br/>ناصح اس جیب کے آبا تھار فو کر نیکو</p>   | <p>گرم ہمسے جو ہوئی صحبت یار آخر کار<br/>گرم کیا ہاتھ سے سر رشتہ نکار آخر کار</p>  |
| <p>سندش داغ دل اسے کی دفالے سودا<br/>کیا اکون میں کہ ہوئی شمع مزا آخر کار</p>  |  |
| <p>تب جاے کیونکہ عشق کی اسے یار تجھ بغیر<br/>قمری کو سرو باغ میں ہے دار تجھ بغیر<br/>ہو جلوہ گرفتار تو اسے نذر ہم عشق<br/>موجب گرفتہ رہے کا عاشق کو کچھ نہ بچھ<br/>بسبب سے شمع ہی نے اٹھایا نہیں کرات<br/>نازد و عتاب اٹھانی کی کسی ہے مج کو تاب<br/>تو ہی نہ تو سیر حرم سے ہے کیا حاصل<br/>تیرا ہی گرنہ ہکو سینسر ہو ہمسکنار</p>  | <p>جیسی نفس بھی ہو گئے بیمار تجھ بغیر<br/>کھن ہے عندلیب کو گلزار تجھ بغیر<br/>آنسو گلے شمع کے بن ہار تجھ بغیر<br/>کیا خوشدلی سے اسکو سرد کار تجھ بغیر<br/>اب برہن بھی تو ہے بن زمار تجھ بغیر<br/>خاطر یہ زندگی ہو مجھے بار تجھ بغیر<br/>آب دان بھی تیغ کی ہو دھار تجھ بغیر<br/>تور و زعید بھی ہے شب تار تجھ بغیر</p>                   |
| <p>سودا کا دو جہان میں یا مرتضیٰ علی<br/>اب کون ہے بتا تو خبر مدار تجھ بغیر</p>  |  |
| <p>جام گل تیرے اب بیل کو مستی ہے بہا<br/>خندہ گل نے کیا ہو بلبون کا قتل عام</p>  | <p>ہکو آنکھوں نے یہ ذوق سے پرستی ہو بہار<br/>پیر اب گلشن میں کیا منہ لیکھنتی ہو بہار</p>   |
| <p>جوش سے میرے جنم کی کیا خوش آتی ہو بہار<br/>آشان ہانپے ہو کس امید پر اسے عندلیب<br/>کسکو گلگشت چن کا ہو دل اسے باغبان<br/>دل فرودن کو کمان خون گرم کو تپا ہے جنون<br/>شہد سکر ہوا یون کا اُبتا ہو یہ دل<br/>عارض گل پر نہیں شبنم غرق ہو شرم کا<br/>کبھی آنکھوں سے کہو آئی ہو مستی سیکر<br/>خوش رکھو عندلیب اپنے گلشن میں بہن</p> | <p>پیر بن میں گل کے نہیں بھولی سانی ہو بہار<br/>آتش گل سے کوئی دہن جلاتی ہو بہار<br/>کھینچ کر یہ اگر بیان یں لے آتی ہے بہار<br/>کیون مجھے ہر سال آنا حق ستانی ہو بہار<br/>خصت کینا لا اسے صیاد جاتی ہو بہار<br/>دیکھ کبھی اجون یار دل جاتی ہو بہار<br/>اس برس زکس پہ کیا دھوین بجاتی ہو بہار<br/>خانہ زنجیر محف خالی بلاتی ہو بہار</p> |
| <p>اب خدا حافظ سودا کا شے آتا ہو رحم</p>   | <p>ایک تو تھا ہی دیوانہ سپہ آتی ہو بہار</p>  |



|   |   |
|---|---|
| <p>سیرچہن کی تو قسم اسے دل شکن نہ کلا<br/>اسکو حوالے کر کے مر کے بوجھ اے فلک<br/>فریاد عندلیب کو پہونچا چمن میں گل<br/>آتے ہیں تیرے قافلہ رنگان دلا،<br/>تالان جو باغبان سے ہو بلبل چمن کے بیچ</p>                          | <p>غیفے رہے ہیں باغ میں ظالم کس ہنوز<br/>دونوں جان سے ہے بچھے اب کچھ ہیں ہنوز<br/>آیا نہ میرے پاس مراد ادرس ہنوز<br/>جادوے تو جا کہ آتی ہے بلیک جس ہنوز<br/>دیکھی نہیں ہے اُن نے جھانے نفس ہنوز</p>                                 |
| <p>سوطح ٹھونک بولا ہے سودا رقیب کو<br/>آتا نہیں ہے باز تو اے بوالہوس ہنوز</p>   |   |
| <p>شبیرم کرے ہے دامن گل شستے تو ہنوز<br/>ہم و حبا کے خاک بھی میری ہے درد<br/>غبنخون سے رنگ و بو کی متناہل چکی<br/>یان تک بھی ہو گرم کہ ہو جادے تو سموم</p>  | <p>بلبل کے خون کا نکسار تک و بو ہنوز<br/>جاتی نہیں ہے مجھ سے تری جست و جو ہنوز<br/>ترپے ہے خونین دل کے مری آرزو ہنوز<br/>خاکسیرے نسیم ہمارے نہ بھی ہنوز</p>   |
| <p>سودا کا حال تو نے نہ دیکھا کہ کیا ہوا<br/>آئینہ لبیکے آپ کو دیکھے ہے تو ہنوز</p>   |   |
| <p>انکار قتل سے تو کرے ہے سجن ہنوز<br/>کلیون نے دیکھ شوخی گنجین کو سقدر<br/>اتنا جلا ہے آتش گل سے دل ہزار<br/>اسے شمع کچھ نہیں غم پر داتہ بکوحیف<br/>اُسی بہار دیکھیہ طفلان سنگ دل<br/>صدقے تھے نہ کجیو گلش میں پھر گذر</p> | <p>میلا نہیں ہوا ہے ہمارا لکھن ہنوز<br/>اتنا لہو پیا کہ ہے پر خون دہن ہنوز<br/>دیتی ہے بوے دو دنیہ چمن ہنوز<br/>تک دیکھ تو ہر آب ہے چشم لکھن ہنوز<br/>اے ہن ہن بار سال کے سب غم تہن ہنوز<br/>اُسدن سے چاک کرتے ہیں گل ہرین ہنوز</p> |
| <p>سودا یہ کیا ہوا نہیں سحر امین آج قلیس<br/>تھا ہی دلوں پہ داغ دل کو کھن ہنوز</p>  |   |
| <p>کسے ہن زبیر زین دیدہ مناک ہنوز<br/>گل زمین سے جو نکلتا ہے بڑگ شعلہ<br/>ایک دن گھیر میں دامن کا ترے دیکھا تھا<br/>جستجو کر کے تجھ آفت کو بسم پہونچا یا</p>  | <p>جا بجا سوت ہیں پانی کے نہ خاک ہنوز<br/>کون جان سوختہ جلتا ہو نہ خاک ہنوز<br/>گرد پھرتے ہیں گریبان کے مے خاک ہنوز<br/>باز آتے نہیں گردش سے سیا ظلام ہنوز</p>  |

|   |   |
|---|---|
| ایک بین ہی کچھ تری خاطر نہیں پھرتا خراب<br>مجدد رخصت عشق کی دار و نہیں کچھ غیر وصل<br>بات سنتا ہو سبکے صنوبری تو دل دیکے حیف<br>آپ کو مت دیکھ جو منصور واحد یار سے<br>آج کون آیا تھا گلشن میں خدا جانے کہ ہر            | لور و شب ہمارہ میرے ہیں مے غمخوار خوار<br>اے طلیب اپنی دوا سے تو نہ یہ بیمار مار<br>ہے سخن میرا تری خاطر پر ہر یکبار بار<br>چشم وحدت میں کو ہے یان جلوہ دیدار دار<br>باغبان کا دل نزار و لب بل گلزار زار                          |
| دیکھ سودا کو منان آپس میں کہ کھٹکتے ہیں لوگ<br>دختر زر کے لیے پھرتا ہے یہ میخوار خوار   |   |
| منزل کے پہنچنے سے درے قافلہ بے چھوڑ<br>ہو صاعقہ اس خار پہ صحرا میں الہی<br>محکف مریدی مجھے کر شیخ سمجھ کر<br>گر نیچہ خواری تو مرا چاک گریبان<br>نا خاک در دست پہنچنا نہیں کچھ کام                                       | ایدل سمجھ ان ہمسفر دن کا گلہ بے چھوڑ<br>اس دل کا رہ عشق میں جو آبلہ بے چھوڑ<br>اس زلف کا کس طرح کوئی سلسلہ بے چھوڑ<br>چل دامن تنگی کو تو اے حوصلہ بے چھوڑ<br>گر تفرقہ دہر رہ فاصلہ بے چھوڑ  |
| امکن نہیں یہ روح مقدس سے حزمین کے<br>ایسی جو غزل ہو دے تو سودا صلہ بے چھوڑ  |   |
| دیکھا میں نخل دادی امین ہر ایک جھاڑ<br>تیر نگہ تری نے دلون کو المٹ دیا<br>لکنا شگفتہ رو ہے کہ ماں سند آئینہ<br>خطر ہے بختے مسند شاہی کو لے خلک<br>منعم نہ مر بناے عمارت کی فکر میں<br>بدتر ہوئے کے پینے سے رشوت کلال کی | روڑہ ہے کونسا جو نہیں طور کا پہاڑ<br>مژگان تری نے دی ہیں صفوی صغین بھاڑ<br>چھاتی کے جسکے سامنے کھیلے ہیں کلاڑ<br>حاضر ہے پوست سخت مرا بستم تو اکھاڑ<br>یہ سب جو میان تھیں جہان تک ہیں اچھاڑ<br>کہ محنت ہے دختر زر کے نہ کھائے باڑ |
| تنہا نہ شمع روئے ہو سودا کی خاک پر<br>مکمل بھی تو لوٹتا ہے گریبان کو پھاڑ پھاڑ  |   |
| ردیف زاء مجملہ  |   |
| اگر تاہوں ترک عشق میں یوں پیش دپس ہوں   | ناصر ذرا نہیں ہے مراد پس پس ہوں   |

|  |   |
|--|---|
| <p>از بسکہ اب دئے ہے وہ تیری شبیہ سے<br/> آئینہ تیرے سامنے ہو کر بدن منسا<br/> پیاسے ہر ایک وقت کا متع ہے ایک چیز<br/> سنتا ہے دل جلوں کے کہے پر بخائیتو<br/> خوہاں کی کیا مجال جو تیرے تک پہنچ سکیں<br/> لمک جا کے اپنے ابرو و مژگان دکھائے<br/> گل کو چین میں شاخ پر اتنا نہیں عزور</p>                        | <p>جھاگے ہے تجکو دیکھتے ہی لاکھ کام ناز<br/> نکھتے تو یہ کہ ٹھہرے ہوا اب حرام ناز<br/> لینرم ہی اب ادا ہے توی اور نیام ناز<br/> ظالم ادا کینر ہے تیری عسلا م ناز<br/> کرتا پھرے ہے گرد ترے اتہام ناز<br/> مسجد میں اپنی صف پہ کرے ہوا ام ناز<br/> کرتا ہے تیرے بات پہ جو کچھ کہ جام ناز</p>               |
| <p>سودا حرام قدرے دیکھ کر کہے<br/> ہے راستی تو یہ کہ ہوا یاں تمام ناز</p>  |   |
| <p>نفل امید کیونکہ ہمارا ہوا ہر سبز<br/> بودین کسی ہی طرح سے ہم ختم آرزو<br/> رونق نپادے شام تری زلف کے حضور<br/> آغاز خط کا ہے ترے عارض پہ معجزہ<br/> ایسی سچی ہے سر پہ ہمارے کلاہ فقر<br/> طاعت کا شیخ شہر کے میں کیا بیان کوطن<br/> روئے گئے گلے سے ترے بسکہ ہل دل<br/> مزنوع مرے کو خشک سحاب کرم نہ دیکھ</p> | <p>اس بلخ میں کھونہ ہوا برگ کاہ سبز<br/> ہوئے ندے کھونٹک روسیاہ سبز<br/> ہرگز نہ سامنے توے رخ کے ہوا ہ سبز<br/> شعلے کے یاں کلمہ سے ہوا بے گیاہ سبز<br/> جسکے حضور ہونہ سکے تاج شاہ سبز<br/> شیطان جسکے آگے نہوئے گناہ سبز<br/> ہے انکے چشم فیض سے ہر خار دکاہ سبز<br/> پل مارے کرے ہے مری بیگناہ سبز</p> |
| <p>سودا کو درد دل سے پٹا ہے بیقرار<br/> ہوتا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز</p>  |   |
| <p>رویت سین مہملہ</p>  |   |
| <p>لب ہکو ہے بہا زمین گلزار کی ہوس<br/> بلبل ہو کو نہیں ہو رخ بلبل کی ہوس<br/> قاتل ہی میں ہو کھی نہ کھتا تھا آرزو<br/> نرگس جو شکل حشیم آگے ہے زمین تلے</p>   | <p>نکلی کھونہ مرغ گرفتار کی ہوس<br/> ہے گل کو اسکے گوشہ تنہا کی ہوس<br/> انے بھی ل میں تھی دم تلوار کی ہوس<br/> کیا جانے ہے سے تیرے دیدار کی ہوس</p>  |



|   |   |
|---|---|
| <p>باغ میں جب سے گیا تھا وہ بخارا کو وہ<br/>نہم دل پر ہو مرے تیغ جنوں کا ناصح</p>   | <p>گل بہن نیا زہ میں اچھوائی میں بہن پاک ہونہ<br/>گو گریبان کا نادان سے ہے جاگ ہونہ</p>   |
| <p>کیونکہ سودا میں کردن وصف بنا گوش اسکا<br/>کی نہیں آب گہر سے یہ زبان پاک ہونہ</p>   |   |
| <p>لے خبر دور و محبت سے ہے وہ یار ہونہ<br/>ہم گشتگی میری پر اسے کیا آئے<br/>نہ ابھی نظرو اشک اسکی شہرہ تک آیا<br/>آپ نالان ہو تو دیوے مری فریاد کی داد</p>  | <p>دکھ سے دل نہیں کے اقف نہیں لہزار ہونہ<br/>نہیں گلیوں میں کٹی اسکو شب تار ہونہ<br/>نہ گھسا اسکے گریبان کا کوئی تار ہونہ<br/>سو تو وہ گل ہی نہیں ٹکٹیل گلزار ہونہ</p>  |
| <p>کیونکہ نہ بھادے اسے قیمت شینی سودا کی<br/>جنس دل اپنی تو ڈالی نہیں بازار ہونہ</p>  |   |
| <p>یا اس کے حسن سے بہن خجیلہ حیا رہونہ<br/>بال و پر ہونے نہ پائے تھے نمودار ہونہ<br/>ہوئے پال نہ کر ہو کر رہا اے صیلا<br/>جی کو تو کھیت رکھا آنکھوں نے چہرہ شیل<br/>آہ یہ کیسی شکایت ہے مے دلمین کشرم<br/>تب سے پال ہے دل کا ورق صبر قرار<br/>رتبہ شمع حرم کو میں بسم پہونغا یا<br/>زخم شمشیر ستر گئے کیا اپنا کام<br/>فیج اتنا تو جفاؤ نہ تم اپنا حقوی<br/>تیری دوری سے عجب حال ہوا بتودا کا<br/>حق تعالیٰ اسے جیتا ہی رکھے دنیا میں</p> | <p>نہیں اس شعلہ سے آگ نہ خیر خار ہونہ<br/>تجے ہم کج نفس میں بہن گرفتار ہونہ<br/>مشق پر واز نہیں تاسر دیوار ہونہ<br/>مندر ہی ہے صف مرگان سے مے یار ہونہ<br/>جبکو دیتی ہے نہیں رخصت اظہار ہونہ<br/>سبق ناز نہ لیتی تھی وہ رستا رہونہ<br/>ساتھ ہے جی کے دلے الفت زنا رہونہ<br/>یار و تم ڈھوٹے ہو مرہم زنگار ہونہ<br/>عوض مے ہے گرد جبہ کو دستار ہونہ<br/>میں تو دیکھا نہیں ایسا کوئی بیجا رہونہ<br/>اُس قباحت سے نہیں ہے تو خیر دار ہونہ</p> |
| <p>فیس دفر ہا دے نام سے تو جب میں اب تک<br/>دشت بہن خاک بسر روتے ہیں کسا رہونہ</p>  |   |
| <p>بیہودہ اسقدر نہیں اتنا ہے کام ناز<br/>وہ دن گئے کہ جس سے پہنچے تھا کھن غرور</p>  | <p>کھ پر خط آچکا نہ کرو صبح و شام ناز<br/>بدخلی اب رہی ہے فقط ہے بنام ناز</p>   |

# رشتہ آلودہ زلف شین مجمر

|   |  |
|---|--|
| یونیکہ کے دیدہ پر آب کی گردش<br>مترجہ ہلن ترے واسطے روتا ہون نہیں بلکہ<br>پھر جاتی ہیں اس طرح اک پلین وہ انگھیان<br>از بسکہ ہے آنکھوں میں خارا سکھ ہی ساقی<br>گو خاک ہوا تو بھی پھر ابن کے گولا<br>جنس خرد و صبر بن اس دلو ہو کیا چین | دریا میں ہو جس طرح سے گرداب کی گردش<br>ہے یل مری چشم میں گرداب کی گردش<br>جون بزم میں ہو عالم سے ناب کی گردش<br>مے لگنے ہے تجھے سرا جاب کی گردش<br>مگر نہ گئی عاشق بیتاب کی گردش<br>نفس کو بری ہوتی ہے اسباب کی گردش |
|---|--|

دل زلف مرغ یا ر میں سودا نہ پھرے کیون  
خوش آئے ہے اسکو شب شباب کی گردش

|  |  |
|--|--|
| لکھتے ہیں تری زلف کے ہر تار کا خلش<br>گر ہو نصیب مرغ چین تجھ گلی کی سیر<br>خطہ نہیں کچھ اور ہمیں رو زحشر سے<br>ایسا نہیں ہے غنچہ کوئی جبکہ دلمین بار<br>کیا جانے کلاس سے کیگا وہ سطح<br>اقرار تو کرے ہے دفا کا تویمے شوخ | کس برہن کے دلمین ہے زنا کا خلش<br>پھر دلمین اُسکے ہوئے نگزار کا خلش<br>گردلمین ہے تو اپنے ہی کردار کا خلش<br>ہوئے نہ تیرے گوشہ و ستاد کا خلش<br>تجگو پیا مبر کی ہے گفتار کا خلش<br>لیکن ہمارے دلمین ہے اکار کا خلش |
|--|--|

سودا کے دلمین لٹکے ہو اس تیغ کی ہوس  
اے بیلویر گل کے نوخار کا خلش

|   |  |
|---|--|
| ماہ تو تجھ یاد ابرو میں ہے سینے کا خراش<br>دل کے گم ہونے کا غم کب ہو دیوان خراش<br>کوئی چیز ایسی نہیں بلکہ جو ہو سواں مرج<br>درد و غم تیری اسکی نولندہ تمام | کس سہلے سے ہے کم یہ ہر مینے کا خراش<br>جب بیاں لکھو پیچہ میں آگینے کا خراش<br>تیری دوری میں گردلو ہے جینے کا خراش<br>آگے سوزن کی خلش ہے ادرینے کا خراش |
|---|--|

نازل مذہبی گردن کیا اسکی لے سودا بیان  
طبع سالن جسکے بدن پر ہو پسینے کا خراش

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| ہمدی ہو تری اپنے دل ناز کو آتش، | ہے یاد چین مرغ گرفتار کو آتش، |
|---------------------------------|-------------------------------|

|  |  |
|--|--|
| <p>رکھتے ہیں دلیں رخصہ دیوار کی ہوس<br/>اُس شوخ سے رکھوں ہونین شغاف کی ہوس<br/>نکلے سو کیوں کہ اپنے دل زار کی ہوس</p>  | <p>پائے نہ جھانکنے بھی کچھ ہم درجین،<br/>بیش از سخن زبان جو کا فی قلم کی طرح<br/>قدرت نہ ہکڑا آہ کی نے طاقتِ فغان</p>  |
| <p>سودا یہ جنسِ دل کے تین دیکھتے ہم گل<br/>رکھتے نہیں ہن کوئی خریدار کی ہوس</p>  |  |
| <p>اب سمجھ کا نہ شوق نہ زنا کی ہوس<br/>جس نے جہانین آن کے مسما کی ہوس<br/>کیا جانے کیا ہے اپنے دل زار کی ہوس<br/>جسطح باغبان کو ہو گلزار کی ہوس<br/>سب خوبہ رکھیں ہن خریدار کی ہوس<br/>جس کو ہے تیرے سایہ دیوار کی ہوس<br/>گل کو ہے تیرے گوشہ دستار کی ہوس<br/>باقی رہی ہے کچھ دم تلوار کی ہوس</p> | <p>ہم نے بھی دیر و کعبہ سے دن چار کی ہوس<br/>گھر امن کا اسی کو ملا زیر آسمان<br/>نے چین روز و صبح نہ شب ہجر کی قرار<br/>ہوں چاہتا ہوں غم میں دل پر ہزار بار<br/>لے شمع تیری گرمی بازار دھبے کر<br/>دیر و حرم کی بوج چکا ہے وہ سنگِ خشت<br/>عارض کا دیکھنا ہے تمنائے عندلیب<br/>تیری مژہ نے سیر کیا ہے بہت ہن</p> |
| <p>سودا تو آپ آپ کو سمجھا کے رہ خوش<br/>منصور کو ہوئی ہے سردار کی ہوس</p>  |  |
| <p>جون گل ہے اسکو گوشہ دستار کا ہلاس<br/>از بسکہ ہے اُسے تیرے دیدار کا ہلاس<br/>نکلے کبھی نہ مرغ گرفتار کا ہلاس<br/>نکلے کسی طرح تیرے بیمار کا ہلاس<br/>تسبیح کا نہ شوق نہ زنا رکا ہلاس<br/>تادل میں رہ نجائے تیرے پیار کا ہلاس</p>  | <p>بیل کو ہے ترے سردوار کا ہلاس<br/>نرگس کی باغ میں نہیں لگتی کبھی ہلک<br/>آوے ہزار رنگ سے گلشن میں گر ہمار<br/>یک لحظہ ہو طبیب تو اپنے مریض کا<br/>چینا زبان سے نام ترا ہم کو اس سوا<br/>مرا ہوں اب تو یا رگلے تک مجھے لگا</p>  |
| <p>سودا ہوئی ہے جنسِ فاجبے بقدر<br/>دل میں نہیں ہے اپنے خریدار کا ہلاس</p>   |  |
| <p>تو منتوں سے جامے اور میں کہوں کہ بس<br/>آب روان کو سیر کیا سو بھی کیفیں</p>   | <p>سانی لگی بہار رہی دل میں یہ ہوس<br/>کچھ بس حین میں آ کے نہ کیا میں چون جواب</p>   |

|   |  |
|---|--|
| آشیان کویت اجازت کر کے فریاد خروش<br>دیکھ دہ آکھیں کوئی مہراب بونے تلے<br>لالہ وگل سے بنو جو یہ زمین ہے سرخ رنگ | یاغبان ظالم بھی سو یا ہے اے بیل خریش<br>اے مسلمانوں ہے مسجد میں کان بھینش<br>خون ناحق نے ہماری خاک سے لاپرواہی |
| اچھ ہے کیا حباب نطالے حریر پوش<br>سکھ نیند زیر قف ظلم کیونکہ سو سکون  | یاں جبکو دیکھے سو ہوا ہے کفن بدوش<br>ایہ ہر دہل بنگے ہے اُدھر نوٹہ و خروش                                      |

## اردیف صادقہ

|   |   |
|---|---|
| آلام بھر کہاں ہے جو ہو دلیں جے حوص<br>ممکن نہیں ہے یہ کہ بھرے کا سٹم<br>انسان خود ذلیل زانے کے باقہ سے<br>کر منہ کو ٹھک بسوے قناعت یہ حرف مان<br>نادان تلاش طرہ زر سے تو باز آ<br>اپنے سوا کیونپا یا حریص حیف | آسودہ زیر چرخ نہیں آشنائے حرص<br>دن میں کر ڈر گھر جو پھرائے گداس<br>تولت کوئی کس کیونکہ یہ سوائے حرص<br>رہتی ہے لکھ طرح کی آفت قفا سے<br>چون شمع یہ نہ کہ ترا سکتا ہے<br>کی قطع روزگار نے ہم پر قہار ہے |
|---|---|

سودا بسر ہو خوبی سے اوقات ہر طرح  
پر درمیان نہوے بشر طیکہ پائے حرص

|  |   |
|--|---|
| وہ مانگتا ہوں ترا حق سے مہربان خلاص<br>دو نہیں بہتوں کہیں دھونڈ دھونڈ کر بار<br>مجھے یقین ہے کہ خلاص بھی ہے نہ کا نام<br>طل سکا کیونکہ ملے دل مرے سے لے بارو<br>وہ کیونکہ دست ہو مجھے مگر خدا چاہے<br>بنانی یومین آیا کوئی بردے زمین<br>یہ کہ جو ان سے تو اسے پیر دوستی کا فکر<br>ثبات دوستی اسے دل نہ دلیں سے جاہ | کہے ہے نصرت سے جو مہربان خلاص<br>کہیں جو یا بھی بنے تو بر نہ بلن خلاص<br>کرے گدا سے نہ نواب اور خان خلاص<br>جہان پوشیشہ و سنگل س جگہ کہاں خلاص<br>تو ہے نہیں کائنات کے درمیان خلاص<br>بنام ہو گا کہیں زیر آسمان خلاص<br>کہیں ہوا ہے کہے خبر کہاں خلاص<br>کہ بارہا میں کیسے لائے استمان خلاص |
|--|---|

پر کو اسے تو اندر وہ مت کرے سودا  
اگر ہے طالب بک کرے یاغبان خلاص

|   |   |
|---|---|
| <p>ہم گرم بھاپو ہن تری راہ طلب میں<br/>اب شمع و برہمن ہن بستہ از ہب<br/>کچھ سوز محبت کا نہیں دل میں ہمارے<br/>اندام میں تو کچھ یہ شب بھر نہیں ہے<br/>گل سر پہ نہیں دوڑ دیکھانے کو مرید<br/>لے دفتر رز بھاگئے گھر مختب اگر<br/>باجسم ریاب اسکو میں دیکھوں ہون ساوا</p> | <p>ایں آبلہ پا ہے سر خار کو آتش<br/>مجھ عشق نے دی سبھ ذرا کو آتش<br/>گلخن کے لگی ہر دور دیوار کو آتش<br/>دی عشق نے ظالم تھے ہلا کو آتش<br/>زاہد کے لگی گوشہ دستار کو آتش<br/>دیوے جو کہیں خانہ خمار کو آتش<br/>ہوئے نگرہ گرم مرے یار کو آتش</p> |
| <p>ابراہیم کو بچا ہے وہ بھتی نہیں سودا<br/>دی لالہ خود رونے یہ کسار کو آتش</p>  |   |
| <p>سینے میں ہوا مالہ پہلو میں دل آتش<br/>اشک آتش و خون آتش دہرخت دل آتش<br/>یک لحظہ طرت ہو کے مرے دیدہ دل سے<br/>یا قوت نہیں ہے وہ ترے لعل سے شوق<br/>وارغ آج سے رکھتا نہیں ان سنگدلوں کا<br/>دل عشق کے شعلے سے جو بھڑکا تو بہ کیا</p>                                | <p>دھڑکے ہے پڑا دل کہ نہو شعل آتش<br/>آتش پہ برستی ہے بڑی متصل آتش<br/>تادم تو سمندر ہے سدا متغزل آتش<br/>جادو بی ہے یہ آب میں ہو کر خجل آتش<br/>مدت سے ہوئی ہے مری بھاتی ہے پل آتش<br/>لے جان گل جا کہ لگی متصل آتش</p>                        |
| <p>یک قطرہ مے لے اڑی سودا کو جگہ سے<br/>باروت کے تودے کو ہوس ایک تل آتش</p>   |   |
| <p>دین شمع و برہمن نے کیا مار فراموش<br/>دیکھا جو مر کو تو نہیں دیر کی وسعت<br/>بھولے مرے دل سے مر صرح جانکاہ<br/>دل سے نہ گئی تاہ ہوس سیر چمن کی<br/>یا مالے ہی کر سنیج تو یا گریہ کو ناصح<br/>بھولا پھرون ہوں آج کو اک عمر سے لیکن</p>                              | <p>یہ سب فراموش وہ زنا فراموش<br/>اس گھر کے فضا اگر گیا معمار فراموش<br/>مالہ نہ کہے مرغ گرفتار فراموش<br/>اور رہنے کیا رخنہ دیوار فراموش<br/>دو چیز نہ عاشق سے ہو کیا فراموش<br/>تھک نہ کیا دل سے میں زنا فراموش</p>                           |
| <p>دل درد سے کس طرح مرا خالی ہو سوتا<br/>وہ ناشوہرت میں گفتار فراموش</p>  |   |



|   |   |
|---|---|
| چشم دنیا ہو تو لیکر گئی ہی سے تا غار فیض<br>شیخ صاحب کے مرید و نحو نہیں زنا فیض<br>خطا سب کے سے عارض پر ہوئی دودنی صفا<br>فیض ہو و البتہ تا عقیدت و نور نہ یار<br>نخشے ہو یوں دلو میرے تعزیت و شام یار<br>ہرے جون مر کو ہو چکے ہے دنیا جو خوب<br>میں بچے دون جہتوں سے تو غنیمت جانے<br>کر کے صاف آئینہ دل میں تو دیکھ آپ کو | نخشے ہے بار و بہ صورت جلال یار فیض<br>نخشے ہے زرد و نیکو آگاہ جہت و دستا فیض<br>یہ وہ آئینہ ہے ہو چاند جسے زگار فیض<br>نفع نے تسبیح نخشے ہو نہ کچھ زنا فیض<br>جون دلو سے تلخ سے پادے کوئی یار فیض<br>تیرے نکم ہو تو ہو چاند تر ایشا فیض<br>کس کو گنج اپنے سے ہو چاندے یار فیض<br>نخشے گا اسے یار تیرا ہی نیکے دیدار فیض |
|---|---|

تم نے وہ سودا زبان ریختہ ایستادگی  
پڑھ کے اک عالم اٹھا ہے ترے شکار فیض

## ردیف طامہ

|  |  |
|--|--|
| سیر بر جن کہتی ہے تیرا بہار خط<br>آنکھیں بربگ نقش قدم ہو گئیں سفید<br>بے مہر خط جو تو نہیں اسکو اعتبار<br>اور دیکھنے خط کی طرح سمجھتا نہ میں یہ خط<br>آنکھیں تو صید تھیں ترے ہر کی غل کے<br>آفاق کو خسرا ب تیرے حسن نے کیا | دل کس طرح سے ہونہ ہمارا نثار خط<br>اس سے زیادہ خاک کردن انتظار خط<br>عارض کے حل سے ہو ترا اعتبار خط<br>گرد آئینہ کے منہ پہ تیرا اعتبار خط<br>دل اندون ہوا ہے پیارے شکار خط<br>رسوائے زلف خلق ہو علم ہو خوار خط |
|--|--|

ہو چاہے کوئی قاصد سودا بھی یا ترک  
دل کس طرح سے ہونہ ہمارا نثار خط

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| تری آنکھوں کی طرح سے نہ رکھے جام نشاط | سے میں کیدھر ہو جو رکھتے ہیں یہ با دام نشاط |
|---------------------------------------|---|

## مطلع ثانی

|   |  |
|---|--|
| تو ہو کر اپس تو ہے صبح طرب شام نشاط<br>فصل حق جسکی طرف ہو تو اُسے نخشے ہے | دو کیلنا محکو ہے لے جان لال رام نشاط<br>دور ساغر کی طرح گردش ایام نشاط |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| ایک ہسے تجھے نہیں اخلاص<br>روسیا ہی سوا نہیں حاصل،<br>دیکھ تجھ زلف درو کی الفت کو<br>روز ہی ہسے تین رکھا پیالے<br>مثل نقش قدم یہ رکھتی ہے<br>گر تنا کس رکھی ہے تو کر | مگر مجھ سے تجکو ہر کہین اخلاص<br>نام سے مت کر لے تمکین اخلاص<br>کرتے ہیں آج کفر دین اخلاص<br>داه دارحمت آفرین اخلاص<br>تیرے دسے مری جبین اخلاص<br>چشم میری سے آستین اخلاص |
|--|---|

آدم اس دام میں پھنسا سودا  
رکھے دانے سے خوشہ جین اخلاص

## رویت ضاد مجملہ

|   |  |
|---|--|
| چھوڑا میں کفر دین فقط یار سے غرض<br>سینے میں دل جو ہے سوتری یاد کیلئے<br>طوبی کی تجکو چھاؤں مبارک ہے زار<br>پیالے کہیں یہ نفث تہ دام مرغجائے<br>آگے ہیں تیرے کوچے میں سرے کفن کو باہر<br>یہ بجا تو دخت زند کو بجز ہاتھ محتسب<br>پر شش مے عمل کی ہو جو دھڑھل | بسیج سے نہ کام نہ زنا سے غرض<br>جز دید کیا ہے دیدہ خو نہا ر سے غرض<br>بے دکلپنے ساید دیوار سے غرض<br>غافل نہ تو مرغ گرفتار سے غرض<br>ہکو ڈرانہ شوخ تو دود چار سے غرض<br>ہرگز نہیں ہے کچھ ہین فردا سے غرض<br>پوچھا نجائے اور گنگار سے غرض |
|---|--|

تم کان دھو سنو نہ سنو اسے حرف کمر  
سودا کو ہنگی اپنی ہی گنتا ر سے غرض

|   |  |
|---|--|
| دیکھ لینا ہلو تیرا یار جب تب غرض<br>دوستی کا راتے ہیں بیکر دم آشنا<br>چاہ جو کچھ کر ہے یہ دنیا دما فیہا ترا<br>میں کما شب آج یاں بیسے تیوں بلا وہ شوخ | اس سوانہ روز ہے کچھ مدعا نہ غرض<br>ہوے ہے معلوم باہم آپری جو غرض<br>پر کیلی تو کسی سے ذال مت یار غرض<br>رات کے کہنے کی مت لکھو تو مجھے غرض |
|---|--|

مدعا سودا نہ لیے یار سے معلوم ہو  
جی نکلیا دے کسکا اس سے کچھ غرض

|  |  |
|--|--|
| <p>بار و اند غلط فہمی ہے بالشر غلط<br/>شعلے سے جا ہے محبت جو پر کاہ غلط<br/>جان اسکی تو نہ لے جگا ہو دغاواہ غلط<br/>بدجو دیکھا تجھے مٹی محض یہ افواہ غلط<br/>صحبت بہتے دلو ہوا کر اہ غلط<br/>بڑی تاثیر سے ہر بار مری آہ غلط<br/>یہی سن گئے کہا تو نے کہ وائشر غلط<br/>گاہ کرتے ہیں دفا اسکے تین گاہ غلط<br/>عہد روزانہ غلط قول شب ماہ غلط<br/>آتے جاتے تو کسی گھر کی کر لے غلط</p> | <p>تجھے جا ہوں جو محبت کا ہو نواہ غلط<br/>نہیں نادان کہ ہوں مہر کا طالب تجھے<br/>چوتے تو جیسے کوئی اپنے نصیبوں پر نہ<br/>سکے سو وصف ترا ہم تو لے تجھے تجھے<br/>جی سے نفرت ہے کسی سے جو تجھے سمجھیں<br/>بخطر ہے جو تو دکھ یہ کہاں سے جاتا<br/>درو دل جن نے کہا تجھے مرالاکھ طرح<br/>وعدہ کرتے ہیں جو ملنا زہان عاشق سے<br/>یہ غضب جھوٹ نہ دیکھا میں کہیں لے کاؤ<br/>نہو یہ کہ مرے کلبہ احزان کی طرف</p> |
|--|--|

اگر کوئی تجھے کہے بار زبان سودا کی  
مرے مرنے ترے شکوے ہو کڑا غلط

|  |  |
|--|--|
| <p>اگر جفاہرست ہے مزد و غلط<br/>دارث اگر قاتل کالے خون بہا غلط<br/>اس غنچے کو شگفتہ کرے گریب غلط<br/>ہوئے اگر وہ شوخ ادھر دیکھنا غلط</p> | <p>یوں ہے طریق عشق میں ہو رست یا غلط<br/>قاتل کو بیگنہ تھے تو ہو بچے ہو مزد و غلط<br/>داشد ہے دل مرے کو دم سرد ہے تجھے<br/>سر تا پایو دستہ زنگیں کیلین چشم</p> |
|--|--|

قامت کو اپنے لیے کے تشبیہ سردے  
سودا اگر ہیں دژن و در سر تا پایا غلط

ردیف ظاہر و مجملہ

|   |   |
|---|---|
| <p>بغیر راہ چہن پنج کیا بہار سے حظ<br/>جو جگہ یار کی ہے تیغ آبدار سے حظ<br/>کیا جو چاہے تو دریا بہ لالہ زار سے حظ<br/>سوائے آئینہ کس کو ہے اسطوار سے حظ<br/>کہ جو نہ چنگ کو ہے شمع کے نال سے حظ</p> | <p>اٹھے نشہ میں محبت کے خطا یار سے حظ<br/>لال عید سے یہ عیش ہو نہ صائم کو<br/>ہر لذت دل مری پلوں پہ چشم زکے دیکھ<br/>محبت میں منتظر اس شوخ کی مری گھین<br/>تجھے بھی عیش ہو یہ تیرے گرد پھر نہیں</p> |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>دل خجور کا ہے سیری کے مزے آگاہ<br/>عکس تا اسکی نگرہ کا نہ پڑے جام کینج<br/>دیکھو جتنے ہیں تجھے قری و تبسّل شادان</p>  | <p>ہے نفس بیچ انھیں عیش و نشہ نشاط<br/>ہو سکے نشہ نے سے نہ سرا جام نشاط<br/>تو ہے اس باغ میں لے سرو گل اندام نشاط</p>  |
| <p>نیشہ ہے زیر نعل اکبر دل ہے سودا<br/>سے سے ہر کو نہیں بے ساقی مگھام نشاط</p>   |  |
| <p>ابھی تھے ہم جود دست تجھے لے میان غلط<br/>کھا تیرے ہونتم کہ تجھے چاہتا ہوں نہیں<br/>سلفی نہ تو سیر چمن کا ہے کیا مزا<br/>تراہ جو کوزہ پشت ہو اسکی نظر سے بچ<br/>جو حسن دیکھتا ہوں میں فندق پہ پاک<br/>بھٹکے نہ رفتگان عدم رستہ سے کبھو</p>   | <p>تیرا نہیں ہے جرم ہمارا اس ان غلط<br/>مشفق غلط ملاذ غلط مسربان غلط<br/>جانا بغیر راہ سوے بوستان غلط<br/>کرتی نہیں ہے تیر کبھو یہ کسان غلط<br/>وہ لطف کب رکھے ہو گل ارغوان غلط<br/>ہرگز کرے نہ راہ کو یہ کاروان غلط</p>   |
| <p>مرد و عجمی بات ایک ہے سودا سے سن صنم<br/>ماںد خاصہ ادھی نہ پلٹے زبان غلط</p>  |  |
| <p>چاہتا فغ فردا یہ سے داند غلط<br/>خواہ اسے رشک چمن راستہ سمجھ خوا غلط<br/>محکوتے محکوتے ہو کتان تجھ دین سین پر<br/>عشق تیرا میں چھپا یا تو ہے دلیں لیکن<br/>شمع سلن سوز دل اپنے کا کو نگا میں راز<br/>دو دنوں سے ہنے انزل میں نپایا اسکے<br/>اب تو ہے آمد و شد آب کی ہر لک جگہ<br/>ویر کچھ منع نہیں عیش جہان کا پراد سے<br/>جبر زمین کل کو وہ جانے ہے جو ہر واقعہ اند<br/>باد سے سچ ہے کہ نفرت ہے بہت اہل کو<br/>ہزم آراستہ کی جسکے لیے اسے سودا</p> | <p>دور کو نہ سمجھ جو کوئی ہے یہ تہ چاہ غلط<br/>گل ترے عہد میں لبیل کا ہو دلخواہ غلط<br/>عاشق مہ سبھ اسکو ہے داند غلط<br/>عنفی آتش کا ہے رہنما بہتہ کا غلط<br/>چاہو کالے سے زبان ہو مری کو تاہ غلط<br/>ناکہ شب ہے عبث آہ سحر سحر کا غلط<br/>راہ ایدھر بھی تو کیجے گے دے گاہ غلط<br/>سمجھے گریہ تاشاے سہراہ غلط<br/>قطرے کو بحر نہ سمجھے دل آگاہ غلط<br/>پرگزگ سے ہو پڑے اسے اگر اہ غلط<br/>آج آنے کی ادھر اسکی ہے افواہ غلط</p> |
| <p>جو دھوین رات ہر اور وہ دل عالم کا چور</p>   | <p>وزد کا گھر سے کھانا شب ماہ غلط</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>کیا آپ مجھ غریب کے بالین پر لائے شمع<br/>پر واندہ کے ہون میں اثر عشق سے خجل<br/>آہا ہے جبین یہ کہ قدم تیرے چھوڑ کر<br/>عذر گناہ سے میں پتنگوں کے داغ ہوں</p>   | <p>دل بکیسی کا مجھ پیہ چلے ہے بجائے شمع<br/>کیون فصل تھتھے نہیں کرتی دفائے شمع<br/>گر رہے جون تنگ بہر ہو کے بائے شمع<br/>ظالم چلے ہے آب تو کرتا ہے ہائے شمع</p>   |
| <p>پیکانہ ترے چشم سے مجھ پر تو اشک گرم</p>  | <p>جلنے سے اسکے آگ ہو آگے جلائے شمع</p>   |
| <p>لطف ہے چہرے کے آگے کوئی بان رکھتی ہے شمع<br/>بس اٹھا آگے سے اپنے اب نہ کر اسکو خفیت<br/>راستی یہ ہے کہ ہے بسکہ طویل القامت<br/>سر پہ اُسکے بھی کیا فرض دھوین کی لٹے<br/>ٹلتے اپنے دھنوں سے کوئی آتش نفسان<br/>جان تک نہ چکے بات اپنی یہ دل نہ تنگان<br/>کیا کیا اس خانہ پر دودھین تھے بزم آرا<br/>کتنی ہو غم ناسف ہی میں اس بزم کے پنج<br/>حیرے بیمار کے بالین پہ نہ تنہا آپ ہی<br/>شمع شہاے محرم کی طرح اپنے ساتھ<br/>شہرہ تابے تلے لبس ہے زبان زدا و سکا</p> | <p>خوبی نظونہن جان رکھتی ہر دان کھتی ہے شمع<br/>چشم پر واندہ میں اک عزت و شان رکھتی ہے شمع<br/>حسن تیرا سامنے اپنے پر گمان رکھتی ہے شمع<br/>کاکل اس طرح کی کب مشک نشان رکھتی ہے شمع<br/>لذت ہے ہر سرو بان باون جہاں رکھتی ہے شمع<br/>واسطے سر ہی کٹانیکے زبان رکھتی ہے شمع<br/>سو نہ اب نام ہو اچکا نہ نشان رکھتی ہے شمع<br/>لو ہے انشت کہ جسکو بد بان رکھتی ہے شمع<br/>شام سے صبح ملک شکرتے ان رکھتی ہے شمع<br/>ایک عالم کے تین گریہ کنان رکھتی ہے شمع<br/>ہم بھی کہدین جو کوئی لچھے کنان رکھتی ہے شمع</p> |
| <p>سوز تا سوز تغاد ت ہے یقین کر سودا<br/>داغ جو دلہہ ہے اپنے سوکھان رکھتی ہو شمع</p>  |   |
| <p>مژگان کی کر خلش کا بدل ڈھنگ ہے دیتے<br/>زادہ جگہ نہ دان ہو تو حاضر ہے کھمرا<br/>لفص صفائی اپنا نہ ہو بچا تو دان تلک<br/>وامان سیل شک مرا ہجرین ترے<br/>بے ہمتی سب تگ و دو کا ہے در نہ یاہ<br/>چڑیا سے لے بچا ہے نہ سمرغ نمک کھو<br/>نمون کیواسطے ترے نیمہ کے سرد ناز</p>   | <p>سینہ بھی بان براے صفت جنگ ہو دیتے<br/>میخانہ شکل کعبہ نہیں تنگ ہو دیتے<br/>آئینہ خانہ در نہ بہر تنگ ہو دیتے<br/>مانند امین جسمن و گنک ہو دیتے<br/>روزی براے کو رو کرونگ ہو دیتے<br/>شہباز عشق کا بھی عجب جنگ ہو دیتے<br/>گلشن میں تختہ گل اورنگ ہو دیتے</p>  |

|  |  |
|--|--|
| <p>کسی شراب سے پانی نہ وہ حلاوت میں<br/>عجب ہے تنگ سلاسل میں ہونہ دیوانہ<br/>حلاوت اتنی ہے اس دماغ دل کے گنہ سے</p>  | <p>کیا ہے یاد میں ساقی کے جو خمار سے حظ<br/>رہے ہے دل کو مری زلف تاباں سے حظ<br/>کہ جو بخیل کو درہم کی ہوش شمار سے حظ</p>  |
| <p>ہزار سیر کر کے شہر شہر کی سودا<br/>اٹھے گا دل ہی کے اپنے بچھے دیار سے حظ</p>  |  |
| <p>زہے وہ منی قرآن کہے جو تو د اعظا<br/>مجھے یہ فکر ہے تو اپنی ہرزہ گوئی کا<br/>خدا کیواسطے جب رہ اتر تو منبر سے<br/>سنا کسی سے تو نام بہشت پر بھگ کو<br/>ثبوت حق کی کریمي سچوں پہ ہے لیکن<br/>بتوں کی حسن پرستی سے کیا خلل دین میں<br/>ڈردن ہو نہیں نہ کرین زند تیری دلاڑھی کا<br/>ہزار شیشہ لئے اس میں تین چھپائے ہیں<br/>سخن ہے وہ کہ موثر دلون کا ہونا دان</p> | <p>پچھتے دہن کے تین اپنے کر فود عطا<br/>جواب دیو بگا کیا حق کے رو برد و عطا<br/>حدیث و آ یہ کومت پڑم تو ہو ضرور عطا<br/>مکمل بہشت کی ہو بچی نہیں ہو بود عطا<br/>تری تو نفی کرم پر ہے گفتگو د اعطا<br/>خدا نے دوست لکھا ہے رخ نکود عطا<br/>تبرکات میں داخل ہر ایک بود عطا<br/>تری جو بچدی ہے یہ صورت بود عطا<br/>یہ بوج گوئی ہے جس سے ہو تجکو د عطا</p> |
| <p>کہا تو مان لے سودا کا تو بہ کراہیں سے<br/>لب و دہن کے تین کر کے شیشہ عطا</p>  |  |
| <p>روایت عین حملہ</p>  |  |
| <p>اشک کے قطرے نیاں کا اثر رکھتی ہر شمع<br/>کون ہے پیر اجب نہ پڑا دھڑ نامہ بر<br/>تو مرے غم سے نہ رویا اور میری خاک پر<br/>رہر دوسرے عدم کو جنبش پا کیا ہے شرط<br/>جمہد چلتے ہیں تیرے ہجر میں مضام سے<br/>شعلہ پر چند دل پردانے کا بھی بونٹا رہ<br/>حسن کو سودا و جدوی سلطنت کا اب نہیں</p>  | <p>سر سے لیکر تا قدم سلک گہر رکھتی ہر شمع<br/>منہ سے نکلتو کجے میرے خبر رکھتی ہر شمع<br/>شام سے تا صبح اپنی چشم تر رکھتی ہر شمع<br/>خانہ فانوس میں ہر شب سفر رکھتی ہر شمع<br/>استخوان میں اپنے گہ سوزا سقد رکھتی ہر شمع<br/>واسطے جلنے کے پر کیا ہی جگر رکھتی ہر شمع<br/>سر پہ اپنے کس بیٹے تاج زر رکھتی ہر شمع</p>                                    |

طاثر کو مین برد از مین جب کیھون ہوں سودا  
کرتی ہے تب اپنی مجھے بے وبال پری دلا

سرد مہری سے بیان کے مست کیا ہو سودا  
دائے اس پیشہ پر لے بل کہ جسکی ہو یہ قدر  
ملکت ساری مین باور کر سلیمان کو تخت  
بلبل خوش نعمہ ہوں لیکل اس گلتا اینچان  
خوش کبھی اس بزم مین و دودل دیکھے لکھا  
حیف اس گلشن مین عاشق سو کوئی جی نہیں

کرو یا ان ظالمون نے ملک ل کا بے چراغ  
خوار مین کو جب بوجھ تو ہے رسوا باغ  
گوشہ خاطر مین اپنے ہے مجھے جو کچھ فراغ  
نالہ مرغ چمن سے کم نہیں فریاد زلغ  
دم بدم مینا بھی روتا ہو جو ہنستا ہو کیا غ  
گل سدا بلبل سے ناخوش مجھے تو بت بدلا

دل اگر کھویا ہے سودا چھوڑ مت نبال شک  
شاید اس دیوانے کا دل کوئے تو بے سراغ

کسطح دلیں چھپاؤں تجکو مین سینہ مین داغ  
وکلے داغون نے نہ کھا سیر گلشن کا داغ  
زلف دکیوں یا کمر یا چشم یا ابرو کی سمت  
تہقہ مائے ہے شیشہ ہی نہ میرے عیش  
جی کے خوش مین سے رکھتا ہو نعلن حسن لعل  
خاک کیا اٹکا ہے سودا اس سے جو لٹی مین گرم  
کب نظر جو شش طلب کھتی ہو سوے سرد مہر

دل ہو یہ گھر کی بستی پر جو روشن ہو چراغ  
زخم سینہ کا ہے میرے رختہ دیوار باغ  
اتنی را مین دل کے کم ہو نیکی لہن کیدھر سراغ  
تجھ بے لے ساتی مرا تھو دیکھ ہنستا ہو کیا غ  
زنگ ہونکلے ہو جب عنقے کے دل کو ہر ذراغ  
ردے نادیدار نے جکا آسمان پر ہو دماغ  
نورمہ کو سمجھے پروانہ کم از دود چسراغ

عشق کی ہوئے تو ہو کو سیری کا داغ  
اس لیے خاموش بہتے مین چمن مین غناب  
ہوں اگر ایسے کی نظرون کا کہ سیری خاک پر  
بجھے کتنی ہی کر مین دعویٰ میری کا اگر

دل نہ شاہی پر ہے اپنا نے فقیر کی کا داغ  
بجھ سے ہم رکھتے نہیں مین مصغری کا داغ  
باد کو بھی اب نہیں ہو دستگیری کا داغ  
شیدا دلو کو ہمارے ہو نہ پیری کا داغ

پوچھنا اشعار کا سودا کے کیا ہے شاعر و  
گفتگو مین اسکی پاتا ہوں نظیر کسی کا داغ

|  |   |
|--|---|
| دو گز زمین ندان نہ سنگ ہو وسیع   | لخامش جھین ہر ملک کی انگوٹھیں یہ فہم  |
| بادہ پہ کوکہ عرصہ کیا غلب نے تنگ<br>سودا کی واسطے قدح بنگ ہے وسیع  |   |
| <b>ر د ی ف غ ی ن م ج م ر</b>   |   |
| چھانی مری سدا کہ اک دل خزا داغ<br>ہے سوز دل مرے سے نہٹ سقا داغ<br>تا پھوٹ کر جاگرت نہو جاے یا رداغ<br>ہو جاے دل مر کا گراؤں کے دو چار داغ  | اے لالہ کو فلک اپنے دیے تج کو چار داغ<br>ڈرتا ہے جون سپند کہ میں اب چٹک بجائے<br>سینے سے سوز عشق ترا ہاتھ کب اٹھائے<br>خورشید حشر ڈھونڈے تو پائے نہ نہیہ نگ   |
| دوسو عاشقان کوئی سودا سا ب نہیں<br>پردانہ جل مرے تو وہ ہوشیع وار داغ   |   |
| سوزش میں کہیں باس حین کھتا ہوں کپے داغ<br>بیداغ ہوئے عشق کو کب حسن کرے داغ<br>تجھ عشق سے کب کھائے سکے ہر ماچہ خورے داغ<br>دل کو تو مرے رکھ لے غم سیمبرے داغ<br>عشاق میں دل اپنے کو جب تک نحرے داغ<br>نختے سے چمن کے مین فرود اپنے پھلے داغ | آتش ہے میرا بوجھ سمندر نہ درے داغ<br>پردانہ کی اور شمع کی نسبت سے ہے روشن<br>عاشق ہی کے سینے کو ہے اس سوز کی بردا<br>اے جہنم نہیں تجھے میں خواہاں زرد مال<br>بے عمر ہے اسکی سوز عشق جو کوئی<br>ہے خواہش گھڑا تو سینے کو مے دیکھ     |
| سودا نظر آتا ہے بہار آئے کا آثار<br>ہوتے چلے ہیں بھرے سینے کے ہر داغ   |   |
| کرتی ہے مرے دل کے تین بے افری داغ<br>ہر ایک گیا ہے کے رفیق سفری داغ<br>کرتی ہے مجھے معج نسیم سحری داغ<br>لالہ کی طرح سوز سے رکھتا ہوں بچی داغ<br>جون جرم عقیق آہ ہمارا جگر ہی داغ<br>جستجو کو کرتی ہو تری جہلو گری داغ                     | تلے سے میں اپنے نہیں لے رشتہ ہی داغ<br>یاروں کی مجھے سوخت کیا تیز روئی نے<br>پہو چاکے تری زلف کی بو غیر کو بیا لے<br>جلنے کی ترے عشق میں خو ہو گئی یا تنگ<br>جائیکا کی طرح نہیں دل پہ یقین ہے<br>ہوتا ہوں تجل مفت میں پردانہ کے آگے |



|   |  |
|---|--|
| دیکھئے جو ایک آن ترا سرد خوشخام<br>بھاوے نکل جہن نہ کہو تجکو عند لب<br>صد شور حشر آوے تو یکدم نہو سکے | قمری نہ دیکھے پھر کبھی شہنا د کی طرف<br>دیکھے جو آ کے تو مرے میا کو طرٹ<br>تیرے ستم رسیدہ کنی فریاد کی طرف |
|---|--|

## رویت قاف

|   |   |
|---|---|
| بلبل نہ چمن ہے گل گلزار کا عاشق<br>اے واسے بران عاشق نادار کہ جبکا<br>رفتے کو محبت کے جگہ دی ہر مین دلمین<br>باتیں مجھے بجاتی ہیں بامیرش و شام<br>ہے سر سے قامت کے تری قمری تو دالہ<br>بچکر رہ میخانہ سے اے شیخ نکلنا | جو گل ہے سو تیرے گل خسار کا عاشق<br>معتوق ہو اور ہم د دنیا ر کا عاشق<br>نہ سب کو طالب ہوں نہ زنا ر کا عاشق<br>ہوں اسیلے اس شوخ کی گنہگار کا عاشق<br>اور کبک دوری تک تری رفتا ر کا عاشق<br>ہر رند ہے دان جبہ د و سار کا عاشق |
|---|---|

کیا تہہ در کہے جس دل اس شخص کی سودا  
جسکا ہو فرد شہندہ خریدار کا عاشق

|  |  |
|--|--|
| زنگ سے چہر کیے رسوا ہے ہر بیمار عشق<br>گاہ اشک تر گے خون گاہ ہن لخت جگر<br>کیا کہوں ان نے مجھے جون کر دیلے خانان<br>ترک مجھے کیونکہ ہو عشق تباہ لابل دین<br>خط سمجھ ایدل نہ اس عارض کے ملک حسن<br>تھے سکندر طالع اسدم تک کہ تھا دل انہاں<br>اس چمن میں طرح بلبل کے وہ مالان کیون<br>اگر کہیں عاشق ہواے سودا تو مین تجھے کہوں | عشق کو یار و چچا سکتا نہیں اکا ر عشق<br>اسطرح جاری ہے ان آنکھوں کے کاہر عشق<br>گھر بہ کافر کے نہ پڑو سایہ دیو ار عشق<br>سمجھو ہوں تالفس اپنے کو مین زار عشق<br>اُتری ہے یہ فوج بہر غارت گلزار عشق<br>کھا گیا انوس اس آئینہ کو زنگار عشق<br>روز و شب کھٹکا کرے سید مین جسکے خار عشق<br>وہ عمل مین لایو جونیک ہو کردار عشق |
|--|--|

عشق کے ذرہ شریعت سے قدم باہر نہ کہ  
سمجھے ہے دوزخ کو اپنا ایک شمرہ نار عشق

|   |   |
|---|---|
| نام نہانے بکچ مین اکا گاہ را ر عشق<br>بھلے ہے انجین شکی تجلی کہ جو کوئی | وہ کہ چلیں ہن دین و دل جان نیاز عشق<br>جون شمع ہو رہے ہن سرا پاکد ر عشق |
|---|---|

## ردیف و ناء

|   |   |
|---|---|
| <p>اب ہو تو نہ ہرگز ہے کنان میں یوسف<br/>ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کے تجھ کو<br/>آنکھوں میں نظر بازوں کی رہتی ہے تری شکل<br/>بلبل سے کہا دیکھ تجھے سبے چمن میں</p>  | <p>اغرق ہو تجھ جاہ زرخندان میں یوسف<br/>بڑھتا قبا رک کو تری شان میں یوسف<br/>بستا تھا زلیخا کے دل دجلہ میں یوسف<br/>خاموش کہ ہے سیر گلستان میں یوسف</p>   |
| <p>کیا شاہد معنی کا ترے اب میں کہوں حسن<br/>سودا بھرے ہیں اب تے دیوان میں یوسف</p>  |   |
| <p>دیکھیں ہوں یون میں اس تم ایجا دکیطرف<br/>بے مشورت نگہ کے تری طسج روزگار<br/>نے دانہ ہم قیاس کیا نے لحاظ دام<br/>ثابت نہوئے خون مرارہ روز باز پرس<br/>چھڑکی لیک تھا سخن اسکا ہزار حیف<br/>طرے کے تیرے واسطے صد چوب خانہ دار</p> | <p>جون صید وقت ذبح کے صیاد کیطرف<br/>آوے نہ تازہ جور کے ایجا دکیطرف<br/>دھس گئے قفس میں دیکھ کے صیاد کیطرف<br/>بولیں گے اہل حشر سو جب لا دکیطرف<br/>بولی زبان تیشہ نہ فسر لا دکیطرف<br/>خمری گئی ہے کاٹنے شمشاد کیطرف</p> |
| <p>سودا تو اس غزل کو غزل در غزل ہی کہ<br/>ہونا ہے تجھ کو میر سے اوستا دکیطرف</p>  |   |
| <p>مائل تھا بسکہ دل مرا بیدار دکیطرف<br/>غیروں کی بات پر نہوں کان مت رکھو<br/>پہچانیں ہم نہ گل کو نہ بلبل کے آشنا<br/>جو رستم تقدی و اندوہ و درد و غم<br/>سامان ناکہ سب ہے مہیا پر لے اثر</p>                                     | <p>غریب بہ جلا بدن سے توجلا دکیطرف<br/>لیکن کبھو تو میری بھی فسر دکیطرف<br/>منہ کر کے آنکھیں کھولیاں صیاد کیطرف<br/>مائل ہے میں اس دل نا شا دکیطرف<br/>میں دیکھتا ہوں تیری ہی اما دکیطرف</p>                              |
| <p>خون کر رہا ہے جوش رگ جان میں تری<br/>سودا نہ دیکھ شتر فضا دکیطرف</p>   |   |
| <p>مرضی جو آئی جنج کی بیدار دکیطرف<br/>تصور یہ ہو کے آپ ہی حیران نہ کیا</p>   | <p>مائل کے دل اس تم ایجا دکیطرف<br/>بیٹھا تو منہ کو بھیڑ جو بہ نرا دکیطرف</p>   |

## رویف کاف

شمع اس عارض کے کہتے ہیں ہوئے نورتک  
اس چلے تو دیکھئے ہرگز تکتے تجکو نردون  
آن کر اس میکدے کے بیچ جز چشم پر آب  
رہیوست غافل نگاہ حسرت آو اسکی سے  
دل نہ لے ان سانورون کے تو نگ کو دکھیکر  
باغ ہاتھ آوے تو کرلین غصہ بل اقتا  
کوئے عارف کو این دعویٰ انا الحق کا نہیں  
فی الحقیقت جو مقام وجد ہے اے شیخنا  
خوبی میخانہ وساقی نہیں اس کے نصیب  
ہو جو اس زلف کی تشبیہ دنیا شا کے

شمع جو چھپے کوئی بہ حرف شمع طور تک  
آئینہ گھر میں ترے رہنے نہ دون مقلد تک  
قسمت اپنی ہم نہ پائے ساغر مہر تک  
ہوئے دقت جاگنی گر اپنے تو رنجور تک  
مخم الفت کو نہ ہو بخا اس زمین خود تک  
نسبت مے سے نہ چھین دانہ انگور تک  
یہ ترانہ ختم لیکن ہو چکا منصور تک  
وہ نہیں وابستہ ہرگز ڈھولک وطنور تک  
ہوئے گوزاد عبادت سے قصور خود تک  
شاعر و دیباہ ہو چکی درازد دور تک

یہ غزل سودا کی ہے تو نے اس انداز کی  
ہند سے ہو چکی ہاتھون ہاتھ نیشا پور تک

رہے اس فصل ہم لے بل گل ناتوان ہاتھ تک  
کوئی بیمار درون سے یہ کیو جا کے جان تک  
عبث باز ہوں لکھ لکھ شجر دل بال کو ترے  
حس غم کا دل پر خون سے استقبال کرنے کو

نہ نالہ لب تک ہو بخا نہ چاک حبیب مان تک  
مریض عشق کا ترے نہ ہو بخا کا مہمان تک  
لو کے ارٹے پڑے نہ ہو بخا کچھ خبر دان تک  
وہ قطرہ نارسا طالع ہو جو بخا نہ مژگلن تک

روا کر نا ہو کیا دل کو کنو اگر حال پر سودا،  
کہیں خطا گیا اسکے تو ظالم حرف جانتک

آباد شہر دل تھا اچھے شہر یار تک  
ٹکے کیلین جہن کو چلو لالہ زار تک  
دیکھا نہ اسکو دوہین گمان سو طرف کیا  
قسمت نے دور ایسا ہی پھیکا ہمیں کہ ہم  
ساقی سمجھ کے دیکھو جام شراب عشق

ہو بخا نہ آگونی پھر اس جڑے دیار تک  
کیا جانے پھر جہن نہ جہن ہم نہ ہار تک  
آئے نہ ہونے کا شکے ہم کوے ملز تک  
پھر جیتے جی ہو بخ نہ سکے اپنے باز تک  
آخر کو کام ہو ہو چکیا اسکا خمار تک

|   |   |
|---|---|
| <p>پردانہ رشتہ سے کہتا تھا راز عشق<br/>سینہ سپر ہے آنکا سدا پیش تیغ یار<br/>گر سخت تر ہے سنگ سے بھی جان عاشقان<br/>جو حق بجانب آپ کے پیار سے غرور کا<br/>محراب تیغ و دست سلامت ہے دم</p>  | <p>مجھ نہ تو ان نے کیا کیا اٹھا یا ہے راز عشق<br/>میں جو کئے ہوئے بھان سدا راز عشق<br/>ہو مثل موم دان ہی جہاں ترکہ راز عشق<br/>دیکھا نہیں ہے جتلاکُن نے راز عشق<br/>کبے میں کب میں جاکے بڑھو گا نہ راز عشق</p>  |
| <p>سودا یہ نصہ خط سے نہ کو تاہ ہو سکے<br/>ہے حسن زلف یار سے عمر و راز عشق</p>   |   |
| <p>سن کے بازار میں کیا ہے جو اشیاء فراق<br/>دو تہاں رفتہ کا اتنا فراق ایدل مجھے<br/>نظر نہاں دور از وفادان سے محبت کا نہیں<br/>بس نہ تھا کدغ ایدل بچہ تو اُس سے لگ چلا</p>  | <p>میکے فقر دل نہ کر نہ ہاں سوداے فراق<br/>دل پہنکے الکیدن ہرگز نہیں جاتے فراق<br/>خانہ دل کو عبث کیوں کیجے مانے فراق<br/>اُس نے بی آتش کو ڈرتا ہوں نہ سلگا فراق</p>  |
| <p>دھل گرا اُس شوخ کا سودا ہو تیر ہی سدا<br/>ہو جویہ مغرور مت ہے درمیان پائے فراق</p>   |   |
| <p>زندگی کیوں نہ ہو دے مجھے شوق<br/>تجہ بن اعضا کا ہے یہ میرے حل<br/>عشق تیرے میں سب منافق ہیں<br/>الفت اس دل سے کب ہو دلو کو تھے<br/>غم نہیں اسکی بیوستانی کا<br/>جو کہ تو ہے سنجہ گران ستم<br/>شیخ صاحب کے عقد میں دنیا<br/>دیکھ زائد کے سدا مٹے نو<br/>نکتے تجہ خط سے جب چین میں بہا</p> | <p>یار بے اعتنا و دل مشتاق<br/>تار شیرازہ بن ہوں جون اوراق<br/>ایک غنم کو نہیں ہو مجھے نفاق<br/>یہ تو ہے لعل اور وہ سنگ سماق<br/>کرے ترک و فانی ہم سے فراق<br/>کر رکھو تہ دور و زکا الشفاق<br/>آئی تھی کب جو دم کی غول طلاق<br/>ہاتھ اٹھا رہا ندبوں یار زاق<br/>روز ہی کی خزان نے آشتاق</p> |
| <p>بار کیا اسکے آگے لے سودا<br/>منہ تو دیکھو کہ جیسے ہوے طلاق</p>   |   |

|  |   |
|--|---|
| <p>یکدگر ہوتا ہی ہے سقم سخن پر اعتراض<br/>ابرو و مژگان کے مضموئین کرے جو انکے دخل<br/>میں توحیران ہوں ابلان ناشاعر و نکی وضع پر<br/>کچھ بھی انہیں عقل ہوا اتنا سمجھتے یہ نہیں</p>  | <p>اسپہ کیا لازم جو کیجے ہو گریبا گیر جنگ<br/>کرتے یس سے لٹین نادلن بہ تیغ دیر جنگ<br/>کرتے پھرتے مین جو پڑے پڑھ شعرے تا غیر جنگ<br/>کرتے ماق ہر مسلمان ساتھ ہی کفر جنگ</p>   |
| <p>ایک انہیں سے لگا سودا کے آگے پڑھنے شعر<br/>واسطے اتنے کرنا کیجے باین تزدیر جنگ</p>  |   |
| <p>سکے یہ بلا خدا کے واسطے کیجئے معاف<br/>دل سحر کر نہیں سکتے بہ تیغ و تیر جنگ<br/>یہ نہ کر مہر و محبت سے جو ہاتھ آئے تو آئے<br/>جنیش ابرو نے مارا لشکر صبر و دستار<br/>اسکے دل چلنے کے ہوا انجام سے غفلت میں دل<br/>جب صف بجان سپاہی ہوں تو ہر سطح صلح<br/>سانے چہرے تیرے مہر و مہ کا ہے حال<br/>کب سپاہی کام پر آقا کے اب دیتا ہو جی،<br/>یہ نہیں ممکن ہے وہ وحشی کسی کا ہوے رام</p> | <p>میں تو ہوں شاعر غریب ادراپ میں شمشیر جنگ<br/>ملک تو یہ کچھ نہیں جسکو کرے تغیر جنگ<br/>اسکے ہاتھ آٹیلی اے پیابے نہیں تیر جنگ<br/>ہو دے ہر فیصل کہ جب پہنچے ہر با شمشیر جنگ<br/>برین سمجھا ہوں کہ ہوا اس خواب کی تعبیر جنگ<br/>روز و شب یاد ہے جو ن لشکر تصور ہر جنگ<br/>رنگ نامو کا کرتی ہے جو ن تغیر جنگ<br/>بھوک سے کڑا ہو کر زندگی سے ہر جنگ<br/>کرتے ہیں اس پر عبث باہم جان دیر جنگ</p> |
| <p>در پڑا سخن پر سودا کی قسمت کا لکھا<br/>کر چکی اسکی قلم با خامہ نقدیر جنگ</p>  |   |
| <p>بھونک دی ہو عشق کی سب سے ہمارے تین گل<br/>رنگ گل کچھ بے طرح دیکھے ہلے ہر بہار<br/>لالہ خود رو نہیں ہے خون نے فراد کے<br/>گر نہ وہ اپنی دل کا خوف سے اے ضلع خوا<br/>لگے یہ یا قوت کا دیکھے اب انگاری کی طرح<br/>برج میں ہو دھوم ہو ریکی دیکھ بھیر بغیر</p>   | <p>دیکھے ہو جو ن شعلہ فانوس پہراہن میں لال<br/>آشیان میرا چھپرک لگتی ہوا گلشن میں آگ<br/>جوش میں آکر لگا دوی کوہ کے دہن میں آگ<br/>گھلٹھے تیری نگاہ گرم سے درپن میں آگ<br/>حسرت اسے قری از پس لگی سندان میں آگ<br/>یہ کمال دڑنا نہیں بھڑکے ہوا آتش میں آگ</p>   |
| <p>گو بہار آئی کسے سودا بھلا لگتا ہے باغ<br/>یوں چین میں گل نظر آتے ہیں جو ن گلشن میں آگ</p>   |   |

|   |  |
|---|--|
| <p>دیکھا کروں میں دور سے لے یا رکب تلک<br/>         تنہا میں بستر اپنے پہ فکر وصال میں<br/>         کچھ وصل بن نہیں مرض عشق کی دوا<br/>         بکھی اگر ہوا بات تو آدسے ظہور میں<br/>         دور و زکی بہار پہ اتنا نہ کر عسروہ<br/>         رخصت جو دتلک بھی مجھے نے نہ باغبان<br/>         رشتہ نہونم کی جو الفت کا ہاتھ میں<br/>         اب کیجئے مرے مرض عشق کی دوا</p> | <p>اوپر کرے مرا یہ دل زار کب تلک<br/>         لون کرو میں سداشب تار کب تلک<br/>         جیون کو تو ہجر میں بیمار کب تلک<br/>         جھوٹے قبول کیجئے اقرار کب تلک<br/>         پیار سے یہ باغ حسن گلزار کب تلک<br/>         جھانکا کروں میں رخ نہ دیوار کب تلک<br/>         آگروں میں برہمن رکھے زنا کب تلک<br/>         ایسے گا دل کے درپے آزار کب تلک</p> |
| <p>یوسف نہ ہاتھ آئے جو سودا بندوق دل<br/>         بیٹھا رہے دکان پہ خریدار کب تلک</p>   |  |
| <p>خط آپکا پہنٹے دی ڈھنگ اب تلک<br/>         دیکھے ہو مجھ کو اپنی گلی میں تو پھر نہ<br/>         سب سے ہوا یہ ربط کہ جو غنیمت دسم<br/>         عالم سے کی ہے صلح مگر ایک میرے ساتھ<br/>         دیکھے نہ محبت کو تانے کرے تیغ پر نگاہ<br/>         سنتا ہے جس بلکہ وہ مراد کر ایک بار</p>   | <p>ویسا ہی میرے نام سے ہونگ اب تلک<br/>         ویسی ہی گالیان ہیں وہی سنگ اب تلک<br/>         رہتا ہے مجھے ویسا ہی دلتا اب تلک<br/>         جھگڑے وہی عبت کے وہی جنگ اب تلک<br/>         یا تلک ہو میرے قتل کا آہنگ اب تلک<br/>         بھاگے ہے اسے لاکھری فرسنگ اب تلک</p>  |
| <p>سودا گل چکا ہے وہ ہنگام ناز ہے<br/>         پر مجھے ہے ادا کا وہی رنگ اب تلک</p>   |  |
| <p>رخ سے دیکھو ان ہونین اس زلف سیاق تلک<br/>         یک نفس گرد چمن ہم ہوئے بال افشان،</p>  | <p>شام سے صبح تلک صبح سے رات تلک<br/>         آشیانے سے تلک رات گئے دام تلک</p>  |
| <p>آپ سا مجھ کو زار نہ سمجھو کہ سودا،<br/>         خط خرابے پڑھا ہونین خطا جا تلک</p>   |  |
| <p>شاعر و نین کہے ہو شیر کی تقریر جنگ<br/>         بعضے ایسے ہی ہیں نامعقول ہو چکا سخن<br/>         بوج گوئی سے نہیں ہٹتے بہ میدان سخن</p>  | <p>نہ جمل تقریر میں انکی نہ در تھریر جنگ<br/>         اپنی شہرت ہو نیکی عجیبین ہیں فقہیر جنگ<br/>         کرتے ہیں گویا وہ بہر کر پانچو نین از بھیر جنگ</p>  |

|  |  |  |
|--|--|--|
| نظر دے جو کس کے گرے بول کیا سکے  | بہنے سنی نہ چشم سے گرتے صد لاشک  |  |
| آنکھوں سے ایک دم نہیں ہوتا مجھے جدا  | سودا میں کیا بیان کروں اب فالے لاشک  |  |
| کب لگ سکے ہو اس کے کوئی رنگ اور رنگ<br>لذت ہو تیغ عشق میں کیا جب تلک نہ<br>ساقی جو تو نہ ہو تو ساعت نہ بلور کا<br>محمود ہو کے جام مے ناب کی طرح،<br>لذت ہے دل کو آنکھ لڑائی سے یار کے<br>ملنا تر اہر ایک سے پھیکا کرے نہ دل<br>موزون ہے اس چمن میں بہنگام میخوری<br>خط سادہ روئے چہرے پر رکھتا نہیں اے لطف<br>کب سیر ہوں وہاں قناعت سے جو کوئی<br>جو مخط سبز عارض دلدار ہمنشین | بیرنگی کا ترے ہے جو نیزنگ اور رنگ<br>دامن فراخ زخم دل تنگ اور رنگ<br>میناے مے کیواسطے ہے سنگ اور رنگ<br>پیدا کرے جو چشم تری رنگ اور رنگ<br>دیکھا کہیں نہ اسکے سوا جنگ اور رنگ<br>چاہے ہے دوستی میں تو یہ ڈھنگ اور رنگ<br>بہر کب تاب مرغ بد آہنگ اور رنگ<br>ہیسا کچھ اسکو جان کہ جو رنگ اور رنگ<br>کھاتے ہیں خان دہر پہ سرخنگ اور رنگ<br>دیکھا ہے آپ نے یہ کھورنگ اور رنگ |  |
| سودا سے کیونکہ یار کو ہو دے موفقت  | پیر و جوان بن بادہ گل رنگ اور رنگ  |  |
| کرتی ہو مرے دلین تری جلوہ گری رنگ<br>کس رنگ میں دیکھا نہ ترے رنگ کا جلوہ<br>اے شیشہ گران دل کوئی ٹوٹا جو بناوے<br>ہر مرغ کو پہچان کے نامے کو تولیدنا<br>ہے خاک بسر آج حسدا جانے چمن کا<br>کس گل میں یہ جلوہ ہو جواب کچھ قفس میں<br>گر جائے عربانی کو خاک تری سودا  | اس شیشہ میں ہر آن دکھاتی ہو پری رنگ<br>سب رنگ میں ہو تو یہ تر اسکا بری رنگ<br>پیدا کرے پھر اور ہی کچھ شیشہ گری رنگ<br>نالے کے کبوتر کا ہے سرے جگر ہی رنگ<br>دیکھ آئی ہے کیا جا کے نسیم سحر ہی رنگ<br>دکھلاتی ہو میری مجھے بے بال و پری رنگ<br>ہو عزم سفر یا تے تو ہے یہ سفر ہی رنگ   |  |
| رویت لام   |  |  |
| کھینچ شمشیر جاؤ دل کے نکال   | آج در پر ترے بڑا ہوں نڈھال   |  |

|  |   |
|--|---|
| <p>حدو ہے دوری سے ایک اور خار ہے ایک<br/>         پہنچ شباب کہ مٹیہا ہوں اس گھڑی ساتی<br/>         بچے تو بچ رہے اس گھڑی نے دل مرا لیکن<br/>         بدن میں جسکے ترے ہمدنک لہ جان ہے<br/>         یقین ہے یہ کہ درازان سے عمر خضر نہو<br/>         ڈوبو دین ہن ہی دو جان مال عاشق کے<br/>         رہی نہ دین کی عزت نہ حرمت دنیا<br/>         ہوئی ہی نہ تہن کی بہن کہ داغون سے</p> | <p>کل ایک دشمن جان ہے مرا ہر ایک<br/>         دو چار ایک ہوئے ہن یہ دلفگار ایک<br/>         غضب ہر یہ کہ ہن صیاد و دشکار ایک<br/>         اداسہ ایک فلا ناز پر نشا ر ہر ایک<br/>         ہے ایک اپنی شب ہجر و زلف یار ہر ایک<br/>         دل ایک خون شدہ ہو چشم اشکار ہر ایک<br/>         خراب ایک ہوا سے عشق تجھے خوار ایک<br/>         دل ایک باغ ہے اور آنکھیں آئنا ہر ایک</p> |
| <p>نہ کیجو تکیہ تو اس جان و جسم پر سودا<br/>         ہوا تو ایک ہے ان دوین اور غبار ہر ایک</p>   |   |
| <p>مین بتاؤن مگوار و گر کر و تدبیر ایک<br/>         دل حرکت ہے مبادا جل بخا وے یہ نفس<br/>         کیوں ڈراتا ہے مجھے تلوار ہر دم کھینچ کھینچ<br/>         اس چمن کی سیر میں لیجا بسر تو سطر</p>   | <p>بس ہے مجھ دیوانیکو اس زلف کی بھل ایک<br/>         در نہ اے صیاد کرتے نالہ بشگیر ایک<br/>         یار ثابت کر تو مجھ پر بھی بھلا تقصیر ایک<br/>         چاہیے ہووے نہ تیرا خار و زلف ایک</p>  |
| <p>بزم ہن تیری تو یوں آرزوہ خاطر ہن بہت<br/>         پر نہ دیکھا ہے سنے سودا سا کوئی دلگیر ایک</p>   |   |
| <p>سنبھل زلف سیر کا دل شب چارون ایک<br/>         دیکھیے کو نلکہ کچے جی کہ ہوئے ہن تیرے<br/>         باتین دو کہنے کی ہن دو نہیں کہنے کے تھن<br/>         گل و غور شید و مسہ و شمع ترے چہرے سے</p>  | <p>غمرہ و ناز و اداس جیش لب چارون ایک<br/>         تجھ بن اب در دو دم و رنج و دغاب پون ایک<br/>         لب پہ کر ڈالے ہر تجھ آگے او چارون ایک<br/>         بین کب کر نہیں یہ نور کا اب چارون ایک</p>  |
| <p>شعلہ دبرق و بجلی د شمر لے سودا<br/>         رکھتے ہن زیر ظک حسب نسب چارون ایک</p>   |   |
| <p>رد نیو میرے تابکجا دل سے ہے اشک<br/>         خون جگر تو چشم سے جو تھا سو بہ گیا<br/>         ردن سے باز ہم کوئی آتے ہن مثل شمع</p>  | <p>نکلے ہے خون چشم سے انہو بجائے اشک<br/>         آتا ہے لخت دل بھی جلا اب قفا سے اشک<br/>         لے سے پالون بکے ہن تلعلالے اشک</p>   |



|   |  |
|---|--|
| <p>بیچے اپنا تو وہ شاید بکے سوا کچھ مول<br/>         ہنگ قد غن سے تھے بکے تو بکے کچھ مول<br/>         کوئی کاٹے تو بکے کیسے ولاک کے مول</p>   | <p>کوزہ پشت اتنے مجھے شیخ ہمارے کہ عصا<br/>         محتسب رحم کرا ب مفلسی زندان پر<br/>         بے زری خلق کو ہے یہ کہ کسی کا کیسا</p>   |
| <p>جنس دل اپنی کے بکنے کو کہوں کیا سودا<br/>         مفت بر لینگے دہتی ہے اسے خاک کے مول</p>  |  |
| <p>لکے کیو کر کسیا یا رہن سر دسمن میں دل<br/>         جلے ہے شمع کا جسطح تیری انجمن میں دل<br/>         نظر آئے ابے اکثر ٹوٹ جاتے یک سخن میں دل<br/>         سنا آواں نہیں جو غنچہ میرے ہرین میں دل</p>   | <p>مرا لٹا نہیں لے باغبان کچھ چمن میں دل<br/>         جلے ہم شام سے تا صبح ہم بزمونین یوں اپنے<br/>         کہا سنا کر چمن حرف درشت لے یا تو ہر دم<br/>         جو تو سیر چمن میں ساتھ ہوتا ہے تو شادی سے</p>  |
| <p>انہیں سودا جو وہ مرے بیکے بعد از بھی بچھے بھولے<br/>         پڑا تڑپے گا تیری یاد میں اسکا کفن میں دل</p>  |  |
| <p>روشن ہے ہمیشہ اکھی چہرہ دل<br/>         کلب اس چمن کی سیر میں بے فراغ دل</p>   | <p>ہو مے نہ ملک عشق سے کم رسم داغ دل<br/>         مانند غنچہ تاکہ پریشان نہ ہو لے تو</p>   |
| <p>شاید کہ سیل اشک نے اسکو بہا دیا،<br/>         سینے میں اب تو خاک نیا یا سر داغ دل</p>  |  |
| <p>سر کو ہمارے خاک نہ دیوے چہ جائے گل<br/>         اے عندلیب دیکھی نہ آخر وفاے گل<br/>         کھولے کھو نہ شرم سے بند قبلے گل<br/>         مجھ پر تم ہوا ہے تو اس پر چہ جفاے گل<br/>         کوئی کسی مزار پر ہرگز نہ لائے گل<br/>         ہنستا ہوا جہان سے ہرگز غلے گل</p> | <p>یک دست اک زمانہ جہان میں لٹائے گل<br/>         کہتے تھے اسلئے کہ نہوا شنائے گل<br/>         دیکھے اگر صفائے بدن کو ترے صبا<br/>         میں اور عندلیب ازل سے ہیں ہم نصیب<br/>         ہے شرط در دیون کہ مجھ حکم عندلیب<br/>         ہستی سے غیبتی میں جو بہتر نہوا مزا</p> |
| <p>سودا کے بہار میں وضع زمانہ دیکھ<br/>         اے دے دے دے پیل نے ہائے گل</p>  |  |
| <p>بیل نے گل کو دیکے تجھے لی رسید گل<br/>         نور و ز عندلیب کہوں یا میں عید گل</p>   | <p>جب تو چمن سے گھر کو چلا کر کے دید گل<br/>         آنے کی تیرے باغ میں ہے آج یہ خوشی</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>پان کھا کھا کے آرسی کے بیچ<br/>کم ہے ناصر علی سے نعمت خان<br/>شیخ اس داڑھی پر تو ناپ ہے<br/>داڑھی ملا کی جون گیموں کا کھیت<br/>اُس کے قامت کو صحن گلشن میں<br/>لے مرے دل کو دے کے انبادل<br/>دے ہے دولت فلک بہن لیکن<br/>واہ دابے متا کو دالے کے</p>                               | <p>اپنے ہونٹوں کو دیکھتا ہولال<br/>اُس سے مرغوب تر ہے کاجال<br/>کیا ہے لے سحرے یہ تیرا حال<br/>لے گئے لڑکی لڑکے ایک ایک بال<br/>ہو گئے سرود دیکھتے ہی ہنسنا<br/>سنگ کے مول یہ بکے ہے لعل<br/>اس سے ہم لین یہ کیا ہے ایسا مال<br/>دے ہے تو دھابہین دکھا کر گل</p>                                  |
| <p>میوہ نخل امید سے سودا<br/>جتنا چاہے تو کھا یہ توڑ نہ ڈال</p>   |   |
| <p>سرخ عشق نہ گوش دل بیتاب میں ڈال<br/>گھر کا گھر بیچ نہ کر خرچے ناب میں ڈال<br/>ابھی جھپکی ہے ٹک اور خود قیامت یہ ہلک<br/>کر کے میوہ طبع دلوں نہ سن حرف درشت<br/>شمع سان لے فیے کیونکر کہ بہان بیٹھے ہیں<br/>دوسترس ہوے تو کر مہر کا طرہ مقرض</p>                                    | <p>مت یہ آتشکدہ اس قطرہ سہما میں ڈال<br/>ناہدا ساجیان کچھ نہیں بے آب میں ڈال<br/>صبح کا وقت ہو ظالم نہ خلل خواب میں ڈال<br/>یہ بڑی جیت ہو نہ اس کو ہر نایاب میں ڈال<br/>ہم نہا ہستی کی اپنی رہ سیلاب میں ڈال<br/>سانی کے سامنے دیکھ شہتاب میں ڈال</p>   |
| <p>کوئے میخانے سے رکھ دل تو کنارا سے سودا<br/>شیشہ ٹوٹا ہے نہ جا کر رہ اجاب میں ڈال</p>   |   |
| <p>پوت پیتے ہیں درودیدہ مناک کے مول<br/>دل پر خون کو نہ وہ منجھ لیوے بہ نگاہ<br/>زادہ لعل گہر بار پہ واعظ کے بخسا<br/>مرغ دل کے جو شکاری ہیں اگر صید حرم<br/>ترپ اپنے دل بیتاب کی خاطر اسے شوخ<br/>شوق کسکو تو پنگون کے لڑائیکا کہ حلق<br/>عکس اپنے سے کہتا ہوا آب آئینہ میں دیکھ</p> | <p>مژہ ترکو تباں لیوین نہ خاشاک کے مول<br/>جرعہ می جو ہیشے میں تو دے تاک کے مول<br/>الہی بیچے ہے بیٹھا در اور اک کے مول<br/>بکنے آدے تو خریدین نہ وہ فراق کے مول<br/>برق سے لے ہو ترے غم جوہ جالاک کے مول<br/>شیشہ ٹوٹا ہو تو لے ہو دل صد جا کے مول<br/>ان نگینوں کا پتہ کیا ہے بے حکا کے مول</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>جہین نبی عوی نبوت کا نہیں کچھ صرف عاشق ہیں<br/>         ہوئے ہیں غرق ہم جسطرح آب چشم میں لپٹے<br/>         لکھی ہر شرح سوز دل بجز پروانہ اسے ظالم<br/>         لکھو ہون سے نگرہ کرتے ہو تم آئینہ پر اکثر<br/>         خدا وہ دن کرے ہوئے جو کوئی تنہا تجھ سے<br/>         ترے دے سے تو اٹھ جاوین پروانہ نہیں کہاں جس<br/>         نذر کیا ہے کچھ اپنے سوا وہ جسکو دل چاہے</p>  | <p>جذائے صبر یہ دل پر کہ جن ایو بے بکھین ہم<br/>         بھلا لے ابرو یوں دریا میں تو تو ڈوب بکھین ہم<br/>         تجھے اکب ن پہونچا تا ہے یہ مکتوب بکھین ہم<br/>         مزاج آئے ہوا یہ صبر تو کوئی محبوب بکھین ہم<br/>         ترا دل کا غلبہ اس پر وہ ترا مرغوب بکھین ہم<br/>         جفا کے سامنے اپنی وفا محبوب دیکھین ہم<br/>         جو طالب ہوں کیسے تو کوئی مطلوب بکھین ہم</p>                                      |
| <p>خوشی سودا کو کب ہے عورت سے نسبت کی لے اہل<br/>         وہ دن ہو دخت رز سے آپ کو منسوب بکھین ہم</p>   |   |
| <p>تیرے ہی دیکھنے کے نہ آوے جو کام چشم<br/>         کیونکر نہ دیکھے خلقت انسان کچھ کہ سنگ<br/>         مبداء جو بلا کا ہو سو ہے وہ نکتہ چشم<br/>         آہا ہے نظر رونے سے ہر دم کے یہ مجھ کو<br/>         اول لگتی ہے جلوے چہ جینوں کے مری آنکھ<br/>         مکتوب غم اس شوخ تلک سیل سے پہونچا<br/>         دیدار کے وعدے پہ نہ رکھ منتظر اتنا<br/>         چاہے تو جہان رہ مرے پیار کے تصور<br/>         موتی کو صدف کے ہے مرے شک تجرج</p> | <p>تو زخم جہرے پر ہے کہ اسکا ہے نام چشم<br/>         دیکھے لباس آئینے میں ہو تمام چشم<br/>         آئے ہو کسی دل پہ جب الفت زور چشم<br/>         ہے قافلہ اشک کے ہمرہ سفر چشم<br/>         دیدار کی سے پہونچے ہے ہم بال پر چشم<br/>         دیکھا نہ بجز اشک کوئی نا نہ ہو چشم<br/>         تا مجھ کو برا بر پڑے سود و ضرر چشم<br/>         رکھتا ہے ترے جلوے کو میری جہر چشم<br/>         عالم میں نہیں قدر شناس گھر چشم</p> |
| <p>سرمہ کو ان آنکھوں میں ہے پر کیا کون سودا<br/>         آفاق کے ہے موجب نور بصیر چشم</p>   |   |
| <p>قاتل کے دل سے آہ نہ بکلی ہو س تمام<br/>         صبا دے ہوں اسے اثر نالہ منفعل<br/>         اشک آنکھ سے تھنبے تو رہے نالہ سے نزل<br/>         آتش کو رنگ گل کے صبا تو نے پھنکا کچھ نکل<br/>         سودا ہوئی ہر شانہ کو زلفون میں سکا راہ</p>  | <p>درہ بھی ہم تر پنے نہ پائے کہ بس تمام<br/>         آتش دی ان نے دام کو توڑ خوش تمام<br/>         جب قافلہ تھکے تو ہو بانگ جس تمام<br/>         جلوئے آشیان کے مرے خار و خس تمام<br/>         اس دست نارسا کو ہے کیا دوسر تمام</p>   |

|   |   |
|---|---|
| ساقی تلاش باوہ میں مطرب فکرساز<br>جون لالہ داغ داغ ہے دل تیرا بہن<br>جس جاکہ ذکر حسن ہو تیرا تو اس جگہ<br>بندہ میں بیدرم ہوں تیرا اسکا جان لے | بہل ہو غرق زمر زمزمہ سنکر نوید گل<br>رکھنے کی اس چمن ہے ہو سر پر امید گل<br>لا ابق نہیں جو کچھ گفست و شنید گل<br>بہل چمن میں دھر کی ہے زرخیز دید گل |
|---|---|

نسبت نہ عند لیب سودا کو دیکھو  
بہل یہ آن کا ہے تری وہ شہید گل

|  |  |
|--|--|
| جانا ہے دل تو جانیو ہشتیار آجکل<br>خنجر مرزہ ہے تیر نگہ تیغ ابرو دان<br>کوئی دوا نہیں ہے موافق بغیر وصل<br>گر زمر زمزمہ یہی ہے ہمارا تو ہم صفیہ<br>تبسج گریہی ہے جو رکھتا ہے شیخ شہر<br>عرصہ سمجھ ہمار کا ساقی پونچ شتاب<br>گر ہے ترا سلوک یہی ہے اے صنم<br>مت چل تو اس لٹک سکی ظالم قدم تلے | چلتی ہے اس کے کہے میں تلوار آجکل<br>مخبر کس سے ہے یہ دل زار آجکل<br>مرا ہے تیرے خم میں یہ بیجا آجکل<br>ہوئے ہیں اس چمن میں گرفتار آجکل<br>اے یار ہم تو بہنیں گے زنا آجکل<br>جانی ہے اس چمن سے یہ گلزار آجکل<br>بت سے کر گیا برہمن انکار آجکل<br>مل ڈالے گی جہان کو یہ رفتار آجکل |
|--|--|

تیری زبان سے عہدہ برا کیونکہ ہو کوئی  
سودا سے ہے جو کچھ تری گفتا آجکل

|   |  |
|---|--|
| اس چمن کی سیر میں آ یا رہوین ملے گل<br>یہ نہودر با کہ جس سے گزرے تو بل باز ہلک<br>قتل کا کیسے کیا ہے آج ان آنکھوں نے غم<br>عہد میں تجھ حسن کے جسکو ہوا ہے شغل عشق | کیا بنا لے صانع قدرت نے چمن گلے گل<br>سج چشم عاشقان دے تو بیل میں بلکے گل<br>کھینچ کر تیغ ہے ہن ابرو اس قاتل کے گل<br>مچ رہی ہے شرق سے تا غربا بس شغل گل |
|---|--|

حل شکل اس ہے سودا کی شاما بچہ بغیر  
کھول دے شکل کشا عقد مری شکلے گل

## ردیف میم

|                                    |                                       |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| سنسہ اتی خط آیا تو کس سلوک کھین ہم | گمنا ہو مل قسمت میں تیری خوبی کھین ہم |
|------------------------------------|---------------------------------------|

|   |   |
|---|---|
| <p>ایک سے اے سودا خراب اس بزم میں بیٹھیں یا<br/>تو نے اک طرف کی پہلے ہی پہلے میں بزم</p>  |   |
| <p>لے دیدہ تر جدھر گئے ہر دم<br/>تجھ عشق میں روز خوش نہ دیکھا<br/>تیرا جو ستم ہے اسکو تو جان<br/>یہ قطعہ بڑھکا تھا سوز دل سے<br/>جون شمع لبوں پر آ رہا جی<br/>اتنی بھی تپنگ پیش قدمی</p>  | <p>دوبڑے جو تھے خشت بھر گئے ہم<br/>دکھ بھرتے ہی بھرتے مگر گئے ہم<br/>اپنی سی تو خوب کر گئے ہم<br/>سودا کے جو رات گھر گئے ہم<br/>تھا تن سو گداز کر گئے ہم<br/>گر شام نہیں سمجھ گئے ہم</p>  |
| <p>ہو گی نہ کیوں یہ خبر بھی</p>   | <p>اس بزم سے اکدھر گئے ہم</p>   |
| <p>میں صفاے بادہ و درد تہ پیمانہ ہم<br/>جان عقل کامل و شور سر دیوانگان<br/>چشم شمع و برہن میں ہے ہن جون سرمہ جا<br/>فیض کے مستی کے دیکھائے گھر اندک<br/>فرصت اکل و شرب کی پانی نہ یاں مانند شک<br/>زاہد کہ تو صلاح نیک ہے دونوں میں کیا<br/>گر نکالا آسمان نے گھر سے اپنی ہے منزل<br/>میں سے پانوں کی لغزش کے کیا اے شیخنا<br/>واعظا سوز جہنم سے ڈراتا ہے کہ<br/>ہاتھ ان زلفوں تلک پہنچے نہ اپنا ایکبار</p> | <p>نور شمع مجلس و سوز دل پروانہ ہم<br/>روشن آبادی کے ہن اور وحشت یار نہ ہم<br/>گرد راہ کعبہ و خاک دید بخانہ ہم<br/>چار ہے مسجد میں خبلم کر رہ میخانہ ہم<br/>لیگے ہمراہ جولائے تھے آب و دانہ ہم<br/>جام کا بوسہ لین یا جوین لب جانانہ ہم<br/>آئینہ ہماں بن بیٹھے تھے صاحب خانہ ہم<br/>ویرے اٹھتے ہوئے کل سجدہ مستانہ ہم<br/>ولے پھرتے ہیں نفل میں دل سا آتشخانہ ہم<br/>گر ہم ہو نچا میں صدا محنت مثل شانہ ہم</p> |
| <p>مادگی کر محنت دنیا کی خواب آور ہویاں<br/>شور و محشر کو بھی سودا سمجھیں کل فسانہ ہم</p>   |   |
| <p>دھن کے سر لولائے جب یار کے کاشانہ ہم<br/>ہے عجب فتنہ کہ سمجھے جسکو اپنا آشنا<br/>کوہ کا پیادے اٹھانا زور و درنگا نہیں<br/>شیخ جی مانگو دعا تیار ہو دے ہر مہربان</p>  | <p>اجی میں آسا ہے کہیں اس گھر کو فلو تخانہ ہم<br/>آخر کار اسکو پایا آب سے بیگانہ ہم<br/>جوا تھا دے بخشے دل سمجھیں کہ مردانہ ہم<br/>آپ کی دار بھی میں دے چھلے کر گئے شانہ ہم</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>اب اسطوف تری دل گرمی شعلہ معلوم<br/> بھری ہے دلیں ترے یاں تلک محبت غیر<br/> گلہ میں غیر کے میری دُعا کرو تو یاد<br/> خطا ہے زلف کو تیری کون جو شکستن<br/> ستم ترے کی گردن کسکے آگے جا فریاد<br/> عبث ہے مہر کی نت اٹھ تلاش نئے کو<br/> طیب اٹھ مرے بالین سے دے اجل کو جگہ<br/> نہ نہ نہ زود نہ طالع نہ تیرے دلیں نہ</p> | <p>تباک غیر سے جو ہوئے ہم سے وہ معلوم<br/> کہ جا نہیں مرے کینے کو مہر تو معلوم<br/> سوغا تباہ کھو اسکے رو برو معلوم<br/> سیاہ فام تو وہ ہے ہر ایسی بد معلوم<br/> جو تجکو رو ہے جا نہیں سو مجکو رو معلوم<br/> ہے وصل دور تر امیری حبت جو معلوم<br/> دوامری وہ لب شرتی ہے سو معلوم<br/> جو چاہے اس سے یہ دل کامیاب ہو معلوم</p> |
| <p>سخن تو یاد بھی سودا بڑا نہیں کہتے<br/> دے جو چاہے یہ انداز گفتگو معلوم</p>  |   |
| <p>نہ غرض کفر سے رکھتے ہیں نہ اسلام سے کام<br/> دل لالان کو مرے کسکے ہے آرام سے کام<br/> اس چمن میں نہ کسی حشم سے پوچھے کوئی شک<br/> کیون نہ انھی چلے ہر لیک حبسہ مکر اکر<br/> اگر اکیلا کہیں ملجائے ہیں تو دل کا<br/> ہوا سیر اسکا جسے بعد گرفتاری عید<br/> ہے مہربانہ زبان کہنے سے اب رام رحیم</p>                       | <p>دعا ساقی سے اپنے بہن اور جام سے کام<br/> کوئی بھیجیں رہو اپنے اسے کام سے کام<br/> صبح تک ہنسی بھی خشنم ہے ہی شام سے کام<br/> نہ بڑا اسکو تری زلف سیہ فام سے کام<br/> بچنے من مانا اس شوخ گل ندام سے کام<br/> نہ گرفتار سے مطلب ہے نہ ام سے کام<br/> جن نے پایا ہے نشان سکو نہیں نام سے کام</p>                             |
| <p>جو میں آغاز ترے کام کا دیکھتا سودا<br/> واسے وہ دن کہ نکھٹا اسکے ہو نام و کام</p>   |   |
| <p>کیا بچائی ان نے میرے دل کے کاشانے میں دھوم<br/> مسط کئے وہ شور و گدگدے ہائے تب کی بہار<br/> زلف کو کھولا تو اس دلی شورش کا علاج<br/> تجھ کا گہ گرم کی حسرت کے دل لے ہے جوش<br/> اس قدر میں غری میری سے خوش نہاں نہر<br/> دل کو میں کوچے میں تیرے اپنے ہیں سیر</p>   | <p>شہر و جنگ کے لیے کعبہ میں بتخانے میں دھوم<br/> ور نہ کیا کیا ہم بھی کرتے شہر و دیہات میں دھوم<br/> سخت دیوانے نے کی زنجیر کھولانے میں دھوم<br/> راکت کو دیکھن ہو نہیں جہش و پروانے میں دھوم<br/> جون ہلال عید ہریرے نظر آئے میں دھوم<br/> ہو سکی یہ عید و ان اطفال دیوانے میں دھوم</p>                                     |

|  |  |
|--|--|
| <p>کانوس بیج شمع جلے جسطرح ہنوز<br/>کرنے کو نصف طول تری زلف کا صنم</p>   | <p>جلتے ہیں تیرے سحر سے ظالم غنم میں ہم<br/>پھیسے خدا ہی جائیں جو فکر سخن میں ہم</p>   |
| <p>سودا نہ تن ہمارے سے شعلہ اٹھا کھو<br/>بھٹی کی طرح جل گئے کچھ من ہی من میں ہم</p>  |  |
| <p>تو کیون جیتی رہی بلبل چمن میں دیکھ کر شبنم<br/>نہ دیکھا اس سوا کچھ لطف اور صبح چمن تیرا<br/>بھلا گل تو تو ہنستا ہر ہماری بے ثباتی پر<br/>پوسے ٹک برسہ بگلشن سے تم نازک مزاج نکلے<br/>کہا بلبل سے میں گلشن میں کچھ ٹکڑی بھلی لاناؤں<br/>چمن میں وقت نصبت مسکوں کیا کہوں تجھے<br/>بس ان باتوں سے یہ روشن ہر پیش رو بنیا<br/>یہ بولی سنکے وہ یوں بھی چلا افرضای سودا<br/>بمحمہ وضع جہان اسل شک سے محفوظ رکھتی ہو</p> | <p>کہ وہ دامان پاک گل جسے کرتی ہو شبنم<br/>گل یہ دھری لگئے گلچین کی روتی اور شبنم<br/>بتا روتی ہے کسکی ہستی موہوم پر شبنم<br/>بہا دیتی ہے رنگ گل کو یاں ہے بر شبنم<br/>خبر ہوا سکی یاں کرتی ہو کیون مانا گذر شبنم<br/>روئی ہر گل کی بھجائی سے لپٹ کر شبنم<br/>لکھے ہے عشق کے محبوب پر تیری نظر شبنم<br/>تو کیا چھینے تھی من گل کا لیس گئی تو تو شبنم<br/>ہمارا آخر ہر گل میں کہاں بھڑکے شبنم</p> |
| <p>ترے آگے سے خورشید کا منہ خوش نہیں آتا<br/>چمن سے درد نہ کیون جاتی رہی وقت بھر شبنم</p>  |  |
| <p>پیتا ہوں یاد دوست میں ہر صبح و شام جام<br/>لے شمع سرکشی نہ کراتے فروغ پر<br/>کیون شیخ اسکو منہ نہ لگاؤں میں کس لیے<br/>رہتا مثال حسام دہن و امتام عمر<br/>جہشید کو تھی ملکیت جسم ہی ستم</p>   | <p>بے یاد دوست جگلو ہے پینا حرام جام<br/>ہے کلبہ فقیر کا بدرستام جام<br/>لاتا ہے لیکار کے ہر دم پیام جام<br/>دیتا نہ زخم دل کو اگر الیتام جام<br/>کرنا نہ جلد آن کے گر انتظام جام</p>  |
| <p>سودا تھا وقت اتزع کے گلے کا متفر<br/>جنبش لبون کی دیکھی تو کرتا تھا جام جام</p>   |  |
| <p>وہی ہیں دن وہی لائیں وہی تجھ کو ہی شام<br/>نچاؤ دور محبت کا کیا ہوا یا رب<br/>ہمیں لے آئی ہے شہر غریب جہنم</p>  | <p>وہی ہے روشنی ہر دم جو کچھ تھی وہی شام<br/>کہ دوستوں سے جدا کر کے گردش ایام<br/>کجو انھوں کی طرف سے نہ ناہمہ وہی شام</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>دختر رز سے ہمارا باندھ دے گر تو نکاح<br/>         آہیا رکشت ہستی گو نہواپن کہ ہین<br/>         کام نے شمع حرم سے نے چراغ دیر سے<br/>         دوستی کا غیر کے کیا ذکر اس لین کو دوست</p>   | <p>خوب کھلو این لے ملا مجھے شکرانہ ہم<br/>         اشک کے مانند آ بھی آب بھی نہ ہم<br/>         جس جگہ تیری تجلی ہو وہاں پروانہ ہم<br/>         آشنائی میں ترے ہین آپ سے بیگانہ ہم</p>   |
| <p>جب تصور رنج ان زلفوں کے جھیلے ہو ایک<br/>         کرتے ہین انکو خیال اپنے میں سودا آشنانہ ہم</p>  |  |
| <p>عاشق تو نامراد ہین پراسقہ کہ ہم<br/>         کہتا تھا گل کسو سے کر دنگا کیسو قتل<br/>         دیکھین تو کسی چشم سے گرتے ہین بخشل<br/>         بیٹھانہ کوئی چھانوں نہ پایا کیسے بھل<br/>         قاصد کے ساتھ چلتے ہین یوں کہلے میر شک<br/>         اتنا کہاں ہے سوز طلب دل تنگ کا<br/>         یا تنگ ہو نہیں ضعیف کہتے ہین میرے اعضا</p> | <p>دل کو گوا کے بیٹھ رہے صبر کر کہ ہم<br/>         اتنا تو کشتنی نہیں کوئی مگر کہ ہم<br/>         تو اس طرح سے رو سکے اسے ابر تر کہ ہم<br/>         بے برگ دبر نہیں کوئی ایسا شجر کہ ہم<br/>         دیکھین تو پہلے پہنچے ہے دان نامہ بر کہ ہم<br/>         کھتی نہیں ہے سمع بھی ایسا جگر کہ ہم<br/>         باریک و ناتوان ہے اب اسکی مگر کہ ہم</p> |
| <p>سودا نہ لیتے تھے کہ کیسو تو دل ندے<br/>         رہا ہوا بھرے ہے تو اب در بدر کہ ہم</p>  |  |
| <p>خانہ پرورد چہن ہین آخر اے صیاد ہم<br/>         خندہ مکمل بے شک فریاد لبس بے اثر<br/>         خاکساروں سے موافق کسے دنیا کی ہوا<br/>         فوج تو کرتا ہے شک فرصت مجھے لگنے کی ہے<br/>         قہس جدم سے گیا اپنے قدم کے فیض سے<br/>         نہیں محل سکتے اسیری سے تری کردہ</p>  | <p>اتنی نصیحت کہ ہو لکین محل سے نکلتا وہ ہم<br/>         اس چہن سے آہ جا کر کیا کریں گے باہم<br/>         راہ میں تیری گئے جون نقش یا برباد ہم<br/>         عید قربان ہے مجھے دے لین مبارکباد ہم<br/>         خانہ زنجیر رکھتے ہین سدا آباد ہم<br/>         طوق قمری کی طرح رکھتے ہین مادر زاد ہم</p>  |
| <p>اسے جنون صبح ترا سودا کی ہوز بھر پا<br/>         قید سے تیری نہیں ہو نیکی اب آلا دہم</p>  |  |
| <p>اے گل صبا کی طرح بھرے ہین چہن میں ہم<br/>         شیشے کی طرح دگے تئیں روکے تاسخ</p>  | <p>پانی نہ ہو وفا کی ترے پیر ہین میں ہم<br/>         خالی کریں ہین بیٹھ تری انجمن میں ہم</p>   |



|   |   |
|---|---|
| نیل گجڑا ہے کہین یار و یقین محلو نہیں<br>حامل کشتی ہے دریا ہے کچھ آب جو نہیں<br>خواہش ترک نیاز و لذت و دن کو نہیں | سکے ترک عشق میرے بسکے لون بولادہ شورش<br>روئے برسوں پر نہ پونجی نزل مقصد کو چشم<br>خط سبز اسکا سپہ کچھ رو ہو امیر اسفند |
|---|---|

مین کہا سودا سے وہ بھی جا ہتا ہر جگہ یاد  
وہ لگا کئے محبت ہم مین کچھ کیسو نہیں

|   |   |
|---|---|
| لگا لو ہو شہید و مین کے کا ہیکہ ذل مین<br>مین سرے تا قدم یار و نیاز تیغ قاتل مین<br>گرہ کا چین پیشانی کے وقت ناز بل مین<br>جو ہر دم برق کا سر دے اس خرمن گل مین<br>فلک کے شیشے مین آکر مین سستی ہے غافل مین<br>مین عکس لپنے سے آئینے مین گس نہ ہو مقابل مین<br>قدم رکھنے مین باہر گوشہ خاطر سے کاہل مین<br>مین دے بے نیاز سی کے نہ ٹھکرے سائل مین<br>کہ مینے سے لیجوں کے نشے اپنے سے اہل مین<br>اگر جو شیشہ نازک ہو تو ستر پا مین کیل مین<br>گمے ہو ماناس مجلس مین گاہے شمع محفل مین<br>نہیں سودا مین دیاسے سخن پر کا حال مین | مجھے عاشق بنو چھ اپنا جھکا کا لب مین حامل مین<br>جہان پوچھو مجھے جرم وفا پر اپنے قاتل مین<br>نوجوان ادا اسکے تو ہر کو چمین مین لیکن<br>نہ داننا بلہ چھٹ خوشہ چین میرے کیے ہاتھ آئے<br>خمر وحدت مین میرا دہ کیا کیا جوش ماسے بھا<br>جگہ تجھ مین ہے کیونکر گسکے منہ دکھانے کی<br>مجھے یار و دماغ اب کب ہو گلگشت و عالم کا<br>بچشم کر نہ دیکھ لے شاہ تو میری گدائی کو<br>نصیحہ کیوں تو کرتا ہو نہیں بادہ مین کے صبح<br>خمر بخیدہ تو مجھ کو کہ تیرے طبع اس ظالم<br>مین عاشق اپنا اور عشق اپنا آپنے بیایے<br>م فیض آکے مجھ تک ایک ظلم نے اٹھایا ہو |
|---|---|

ز بس لکھی معنی میرے عالم مین پہیلی ہے  
سخن جس تک کا دیکھو گے مین بھی مین ل مین

|  |   |
|--|---|
| سمند صلات مین ہتا ہو جو خرسند آئین<br>ازل سے ہم مین شعلہ کی طرح پا مین آتش مین<br>کہ یار بکس طرح ٹھہرا ہے یہ پسند آتش مین<br>کیا پی پی کے آتش آب مین ہر چند آتش مین<br>پتنگا بیچہ کر کھاتا ہے یہ سو مند آتش مین<br>بھلا لگ غور کر دیکھو ہے کیا کیا چند آتش مین | کے ہر عشق کی گرمی سے دل آند آتش مین<br>برہ کی آگ سے کیونکر گر زبان ہو مین لے اصبح<br>ہو آئینہ حیران دیکھ کر خال اسکے عارض پر<br>بجھی سینے کی نف ہرگز نہ میری ایلد م بارو<br>ترے چہرے کی گرمی شمع کے رخ پر نہیں ہرگز<br>شمر سے شعلہ شعلہ سے شمر واک پل مین گئے مین |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>کہو نہیں کس سے کہ باوصف اتحاد تمام<br/>کہ بے قرار دن کو تا ہووے جو بکلام<br/>کسیکے ہاتھ جو بھیجے ہے نامہ و پیغام<br/>کہ میں کسی تھی تری بندگی انھو کو سلام</p> | <p>علی الخصوص تغافل کو میر صاحب کے<br/>لکھا نہ برچہ کا غنہ بھی اتنی مدت میں<br/>کہو انھوں کو ہمارے بھی الفت سابق<br/>جو وہ پھر ہے ہر ادھر سے تو یہ بھی کہتا نہیں</p> |
|---|--|

## ردیف لون

|  |  |
|--|--|
| <p>تا دوسے ترے ملنے کو کیسو نہ کروں میں<br/>خواہش تری تو گو کہ ہے نیکو نہ کروں میں<br/>سنبھل کے سوا زلف تری بونہ کروں میں<br/>بروید تری نرگس جادو نہ کروں میں<br/>دان یاد ترا قامت دلجو نہ کروں میں<br/>کیون اکی عوض سیر حسن خونہ کیوں میں<br/>ناخن بدل اپنے ترا برد نہ کروں میں<br/>کاکل پہ نگہ تیرے سر مونہ کیوں میں<br/>تھہ حسن کو پاسنگ ترا زو نہ کروں میں<br/>دل لگی کیوں اپنی کو آہو نہ کروں میں<br/>آزردہ کی طرح سے تنجہ کو نہ کروں میں</p> | <p>سوتے میں ترے گھر کی طرف رو نہ کرو نہیں<br/>دل خون اُسے تجھے بھی دفا میں جو زبون ہو<br/>دیکھو نہ ترا منہ کھو اب گلے میں ہوتے<br/>نظارہ کروں نرگس شہلا کو شب روز<br/>سایہ ہو پڑا سر دکا جس جا کہ چین میں<br/>عادی ترے کو بچے میں جو ہون ہرزہ دہی<br/>جس جا کہ ہلال سے عید آوے نظروں<br/>اٹھتے ہوئے لٹ دیکھو بھون کی لڑائی<br/>میزان خرد میں جو کروں حسن تان وزن<br/>تھہ وحشی نگہ سے جو میں اب آنکھ لگاؤں<br/>اب تجھے ملوں تب کہے کھا کر جو تہم تو</p> |
|--|--|

ہے وہ سر کا شکوہ جو ہر دم تجھے سودا  
ہرگز جگہ اسکی ترے پہلو نہ کروں میں

|   |   |
|---|---|
| <p>بلکہ یوں سمجھا ہے عالم نے کہ تجسا تو نہیں<br/>عکس گلین رنگ ہو گل کا پیر گل کی بو نہیں<br/>نوش صدا ہوتی ہے وہ چینی کہ جبین تج نہیں<br/>غفلت انسان سے ہو طس پر پی کی نہیں<br/>شے ہے اک ناخن بدل اس چشم پر ابرو نہیں<br/>زلف کی اسکی گرہ کچھ غنچہ مشبو نہیں</p> | <p>حسن کیا میں ترے ہرگز دلی کو رو نہیں<br/>گر نہیں باور تو دیکھ آئیے میں اپنا جمال<br/>بولنا بھاتا نہیں اُس کا جو بے مورد نہو<br/>جلب مید وصل ہوتی ہو تو یوں بھٹے ہو یاں<br/>تیغ کہ سکے نہ اُس کو نے کمان نے ہلال<br/>شانہ کھوے گا صبا میر نے مل چاک کا</p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| آیا ہون تازہ دین بکرم شیخان مجھے  | پوچھا ناز سے بھی مقدم بہت ہے یاں   |
| سودا الاٹس سے دلی نسی کیو اسطے  | گوشہ سے چشم کی نگہ کم بہت ہو یاں   |
| عاشق ترے ہونے کیے معلوم بہت ہیں<br>گل دیکھے جو سوئے نظر آئین ہزاروں<br>موجود ہے اک آدھ ہی مجھسا سوئے حل<br>آئینہ جسے کہتے ہیں دیدار کا تیرے<br>جتنے ہیں نہ دام فلک سبکو میں دیکھا<br>دل چاہے تھا کوسہ کو جو تم سے نہ کہا میں<br>مجھ جیسے جو خادم کی ہو خدمت کی تھیں ہمار<br>شہرہ کے لیے خیل نہ عشاق کے چاہا ہوں | عالم تو ہی دنیا میں ہے مظلوم بہت ہیں<br>خوش سینے کے کمر اس بلغم میں مہم بہت ہیں<br>تجھ عشق میں جو ہو گئے معدوم بہت ہیں<br>محرم تو وہی ایک ہے محروم بہت ہیں<br>آیا نہ ہا ایک قطبہ بوم بہت ہیں<br>مت مانگ وہ دینے کے نہیں بوم بہت ہیں<br>تو خوش ہو تم حکم بھی عہد دم بہت ہیں<br>دو چار بھی کر نیکی بے دھوم بہت ہیں |
| مضمون نہیں تیرا ساسی بیت میں سودا   | یون شعر تو موزوں کے منظوم بہت ہیں  |
| یہ طبع روجوہن ماسند شمع کٹ جاوین<br>وگر نہ رور و گلے سے ترے لپٹ جاوین<br>پر اُنکے دل سے یہ ممکن نہیں کپٹ جاوین<br>ولے میں کیا کروں طالع ہی جبال جاوین   | بہر بزم بیچ تجھے دیکھ کر کے ہٹ جاوین<br>تو اُس چنچن میں ہو گل پر نہیں ہیں ہم شبنم<br>ہزار طرح جو لیے تباہ سے ہو کر شاد<br>مراد اس صفت مرگان کے کب اکلتا تھا  |
| ہوے جبار نہ سوفا جو چھوئے دامن یار  | براہی ہو کے خا پاتوں سے لپٹ جاوین  |
| پھر جاے انکی طہیت جرن چل ایک بل میں<br>کردے فلک ل خوش غناک ایک بل میں<br>سونا کرے ہے مس کو یہ خاک ایک بل میں<br>اگر دے ہے سر و چشم فناک ایک بل میں<br>اگر تپے گل گریبان صباک ایک بل میں<br>پوچھے ہوے قاصد جلاک ایک بل میں   | کروے ہے ہر یکین افلاک ایک بل میں<br>تازان نہ تو ہو دے گر خلیہ شاد مانی<br>اگر ہے نہیں کم مجھ مست کسی صحبت<br>ور نہ تو دے ہے آتش آفاق گو ہمارا<br>دامن کشان جہن سے گزرا ہے کون نبیل<br>کو ہے میں یار خیر مجھ و ہستم کی برابر  |

|   |   |
|---|---|
| <p>مے جب گرمی نظارہ حسن شعلہ خوبان سے<br/>ہو اسودا کا اس وصلت تب پیوند آتشین</p>  |   |
| <p>ادھر خنجر نکلتا ہے ادھر تلوار اسپین<br/>رہے حیلان ترا سجدہ یکہ اسے غور خوار اسپین<br/>ہے مین منتظر پیاسے کی پیار اسپین<br/>تاسف ہی مرا کرتے ہیں یہ غمخوار اسپین<br/>اکیلے ٹھکرم تم کرین گفتار اسپین<br/>رہے ہے خلیج ہکمو الفت زنا ر اسپین</p>                                  | <p>ظہین ہیں کیوں ترسے زگان دایرہ دیا اسپین<br/>لگا دل چھیننے تو جبکہ طری آئینہ رویو نکا<br/>دل جان دیدہ صبح و شام تیری راہ نکتے ہیں<br/>ہمارے درد کی تدبیر ایسی جو نہیں سکتی<br/>چکے انصاف جن عشق کا تب جبکہ طری پیاسے<br/>تری تسبیح کا دشمن نہیں ہے دیر میں اپنے</p>     |
| <p>وہ مین مارے ہے سنگ فقرہ سودا کو یہ ظالم<br/>اگر تھپے ہوئے دیکھے فلک دو جا ر اسپین</p>  |   |
| <p>دور نہ لیلی ہے ہر اک محل میں سمجھو تو کہوں<br/>زور ہو جھمکا ہے شست گل میں سمجھو تو کہوں<br/>شیشہ ہو پتھر کی ہر اک سل میں سمجھو تو کہوں<br/>مجھ سا عاشق ہو گیا اک بل میں سمجھو تو کہوں<br/>عیش ہے دنیا کی جو محض میں سمجھو تو کہوں<br/>آب ہے جو خنجر قاتل میں سمجھو تو کہوں</p> | <p>قیس کی آوازی ہے دلیں سمجھو تو کہوں<br/>چشم کم سے خلق کو آپس میں مت دیکھا کرو<br/>سیکدہ اور کعبہ میں کیا ہو نفاذ شیخ جی<br/>ناصو کیفیت اُن آنکھوں کی کیا پوچھو ہو تم<br/>جلتے ہو عیش تم دنیا میں جسکو سو نہیں<br/>کرتے ہو ہر دم جو دھف حشمہ آب حیات</p>                 |
| <p>تم جو پوچھو ہو بھڑک دل ہی کا سودا سودا<br/>جو تڑپ کا ہے مزا بس مل میں سمجھو تو کہوں</p>  |   |
| <p>خوابان جان چاہو نوعاں بہت ہے یان<br/>تیغ دکان کی طرح خم و خم بہت ہے یان<br/>نادیدنی کا وید بس اکدم بہت ہے یان<br/>صورت معاش خلق کی برہم بہت ہے یان<br/>میککا کرے ہے بسکہ یہ گھر تم بہت ہے یان<br/>جام جہان نا تو نہیں جم بہت ہے یان<br/>کم فرصتی ملاپ کی باہم بہت ہے یان</p>   | <p>خوبین دلہی کی روش کم بہت ہے یان<br/>غافل نہ رہ تو اہل تواضع کے حال سے<br/>چشم ہوس اٹھالے تماشے سے جون جلا<br/>خون لکڑی آدم دلو زینہ ہے بکاؤ<br/>آنکھوں میں دون اُس آئینہ رو کو جگہ دے<br/>کہتا ہو حال ماضی و مستقبل ایک ایک<br/>دیکھا جو باغ دھر تو مانت صبح و عمل</p> |

|   |  |
|---|--|
| چھوڑ گیا اسکی کشش کا نہ بیاہن من  | عشق فولاد مر احسن ترا مقنا طیس   |
| داغ دل پر ہے مرے دم کی یہ صورت سودا<br>جیسے چھپکے ہے کوئی بر در گلشن دامن   |  |
| نئے نفس کے کام کا ہرگز نہ درکار رہن<br>اب اسیر دام بن تپ تھے گرفت ارہن<br>کس دل آزرده کے دہن کش بن یہ خار بن<br>سیکھے گریبے نور و ناشبنم زار چین<br>ہم اگر ہوتے تری جاگہ گرفتار چین   | بیل تصور برہن چون نقش دیوار چین<br>کیا گلا صیاد سے ہلو پوئین گزے ہے عمر<br>نوک سے کانٹوں کے ٹپکے ہو لہے باغبان<br>زخم پر ہر گل کے چھڑکے صبح عشرت کانک<br>لخت دل کرتے خزانین جلے بر گل و عنکب   |
| فصل کل جاتی ہے سودا دیکھ لے نرس کو تک<br>باغ میں ہر سمان کوئی دن ہو یہ بیار چین   |  |
| یہی کہ غمبے لے آنکھوں کی خیال کل تھانہ خواب گلشن<br>مجھے ہو دھڑکا کہ بہ بنادے چین سے ہر شراب گلشن<br>بہار و سوخنیف نرس ذیل سنبل خواب گلشن<br>نور و خاطر ہوے اسکو جو فصل گلین عذاب گلشن<br>پہنچ کر بیتا ہے عمر اپنی کو آج تجھ بن جواب گلشن<br>بہا نہیں تجھے ہی میرا ذائقے سیر کرنے کا باب گلشن | سمجھ کے بانہا تھا آشیان ہم رہ گیا باب ذباب گلشن<br>نگاہ بھر بھر کے توجہ دیکھے ہے لاسیک گایہ تاب گلشن<br>طرح ہونے سے تیرے منہ کے ہی تو یا بانہ باغ گلشن<br>بہا آئی تو آکھاس سے خوشی نہیں ہے کچھ اپنے دلکو<br>نیرسل دانہ پہ بلبو کو نہ خوش کرے بن نہ سال بانی<br>کرے ہے ترغیب مجھ کو سودا عبت و نگاشت کی ہریشہ |
| ابھی جو چین بن جا کر کو ارجحانی کے کھول دیجے<br>جگر کے داغ و کوماشوق کے لگے ہی دینے حساب گلشن   |  |
| حق خدمت بھی کچھ اثبات کروں یا نہ کروں<br>اب نہ ملنے کی سکافات کروں یا نہ کروں<br>کچھ میں سکی بھی مارات کروں یا نہ کروں<br>راہ کو چے کی ملاقات کروں یا نہ کروں<br>ہوں تو اظہار کلمات کروں یا نہ کروں<br>میں بھی یوں ہی اسطر قاکروں یا نہ کروں<br>مصلحت یا رے ہو بات کروں یا نہ کروں            | چتی اٹھ کر من تجھے رات کروں یا نہ کروں<br>سچ تو مل گئے تنہا یہ کہو تو بارے<br>خون مرا تو ہی نہ بیجا غم دل کو بھی چھوڑ<br>گھبرین آنے سے کیا منع تو یہ بھی کیے<br>شیخ کہتا ہے مریدوں سے جو تم سے حق<br>زہد کو چاہیے ہے زور تو عصیان کو زور<br>دل سے لب تک سخن آتے مجھے سودا سواہر                              |

|  |   |
|--|---|
| <p>نماہ نے بی ہے سودا چھپ چھپ رہا بسکی<br/>مسواک گاڑ دین تو ہوتا ک ایک نلی میں</p>   |   |
| <p>یارا زردہ ہوا رات جوے نوشی میں<br/>رنگیا ہے سو نو عید کا کسے پیارے<br/>آئینہ کو ہے بڑا فقر سے لہنا کہ جسے<br/>بات آوے نہ تو چپ رہ کہ گمان کے نزدیک<br/>درد دل مرغ چمن کا تو کسے ہے شبنم<br/>بھولنا ہم کو نہیں شرط مردت کہ بہن</p>   | <p>کیا ہوا ہم سے خدا جانے بیوشی میں<br/>کھول کر ہاتھ تنائے ہم آغوشی میں<br/>تیرے دیدار کی دولت ہے مگر پوشی میں<br/>سو طرح کا ہے سخن پردہ حشاموشی میں<br/>رو دیارات کو تین گل کی جو سرگوشی میں<br/>یاد تیری ہے دو عالم کی فراموشی میں</p>  |
| <p>میں تو بھون کہ قیامت کو ہوا ہو سودا<br/>قامت یا اسے بچے جو وہ ہسم دوشی میں</p>  |   |
| <p>بوچھ کر چشم کرین ہم خوف ار دامن<br/>صندل جیب نہ نقلی کچھ پردہ ماد کے<br/>پوچھنا کیا ہے کہ تو کون ہے گل ہم بھی ہیں<br/>غیر سے تجھ کو جو صحبت ہے تو ہو کیا کئے<br/>آتش عشق جو ذرہ ہو کسی دلمین تو پھر<br/>اشک گل رنگ سے ہوں غم من کی باغ بہار</p>   | <p>بلج خواہاں ہو رنگ ابر سے تار دامن<br/>ہم تو ہیں روز تولد سے غبار دامن<br/>خاک راہ بت بے رحم و نثار دامن<br/>کو نسا گل ہے کہ رکھتا کہنیں خار دامن<br/>کرتی ہے جنبش مرگ ان تری کار دامن<br/>ناله میل ہے چمن نقش و نگار دامن</p>  |
| <p>موسم گل ہے نکل شہرے ابلے سودا<br/>دیکھ کسار کی تین جا کے بہار دامن</p>  |   |
| <p>شکل گل سمئے تمام اپنا لیا تن دامن<br/>دل کسید کا نہ کسی سے پھٹے یارب کہ بہر<br/>بوسے گل باد صبا کو بچے کو کسے یارب<br/>شیتقا دیر کے سجدہ سے نہ کر منع مجھے<br/>پہونچے ناصح کا ہمارے نہ گر بیل تک لہر<br/>کہا زاب نے مجھے دختر رز گھر میں نہ رکھ<br/>چھوڑ دینا کو کہ اس مادر بے ہر کا آب</p> | <p>یاد کر تجھ کو بھرا خون سے یہ گلشن دامن<br/>سیتے دیکھا نہ محبت کا بسوزن دامن<br/>دوڑ میں ہیں دونوں ہم باز دھکے دامن دامن<br/>چھوڑے کب بت کی پرتیش کا برہمن دامن<br/>عشق کا چھوڑ دے جو یہ دل دشمن دامن<br/>بلک نہار نہیں رکھتی ہے یہ زن دامن<br/>چھر چکا کت تین تھانے تھے کو دن دامن</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>اذان کا شور بھی کیا کم ہے باد ہوتے مستان کے<br/>جو غوغا طاق مسجد میں ہر دہی غل پریشانی میں</p>   | <p>بغیر از مے جہان کے باغ میں کیا سیر سے حاصل<br/>یقین تو جان سودا حسن ہر اک گل پریشانی میں</p>   |
| <p>شور فلفل ہے اب آہ سحری شیشے میں<br/>آتری ہر لاکھ فسون سے یہ پری شیشے میں<br/>کچھ نہ دیکھا میں بجز پردہ دری شیشے میں<br/>طار نشہ کو بے بال و پری شیشے میں<br/>ہے خبر نثر طاک تش ہے بھری شیشے میں<br/>نہ رہے غم ہی میں قطرہ نہ دری شیشے میں<br/>ہم سمجھتے ہیں اسے کبک دری شیشے میں<br/>نظر ایدھر جو ٹپی آگ بھری شیشے میں</p> | <p>غم کی مے ہمنے جو شب لکے بھری شیشے میں<br/>آشنا مفت نہین دل سے خیال رخ یار<br/>نازل دل ناکش کیا مے نے مرا ساقی پر<br/>مست پرواز ہوا مے نالہ مرسل کو کہ ہے<br/>طرفہ صحبت ہے کہ ساقی تو یہ کہہ کرے جام<br/>تشنگی اپنی یہ چاہے ہے کہ ایسا بھرے<br/>یار کا دل میں ہمارے ہو خیال لری رفتار<br/>بادہ جس روز کہ ساقی ازل بانٹے تھا</p> |
| <p>دلین جن رنگ سے سودا کے گزری ہر لہر<br/>موج مے کرنے سکے جلوہ گری شیشے میں</p>   | <p>خانہ دل کہ ہونہ ہونیکا آئین حسین<br/>وہ خط اس لئے کتابی پہ ہم ہونچا ہے<br/>ہے وہی گردن عشاق کہ جز تیغ جفا<br/>صاف طلیت کے نہ خوب کے ہو خاطر پہ غبار<br/>ہجلا در وصل سے کچھ کام نہین ہے مجکو<br/>عمر وہ روزہ بھی عشرہ ہے محرم کا سا<br/>کار فرما جو ہمیں پوچھے تو کیا دینگے جواب</p>  |
| <p>ہے وہ اک بیت کہ سوغنی رحیمین حسین<br/>سیکڑوں مشق ستم کے بن مضامین حسین<br/>ہو حسمائل نہ کچھ دوست نگارین حسین<br/>زشت رد کا ہے دل آئینہ سے ہو کین حسین<br/>بات وہ کیجے کہ ناک لکو ہو نیکیں حسین<br/>کہ دل اپنے کو سدا پادشاهان عین حسین<br/>وہ کیا کام نہ دنیا ہوئے نے بن حسین</p>  | <p>لطف کیا رکھے ہے اس باغ کی سیر سودا<br/>شلاخ پر دیکھنے دے گل کو نہ ٹھچھین حسین</p>  |
| <p>حیران ہے نرگس گل گلزار پریشان<br/>ہے زمزمہ مرغ گرفتار پریشان<br/>کر دیجے جمیت کہسار پریشان</p>   | <p>تھن بن ہن ہرخس دہر خار پریشان<br/>سنبل سے صبا سکی لے آئی نفیس کور<br/>کیا چیز دل سکا ہے جو مالے کی ہو رخت</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>کیون میں تسکین لے لے یا کر دون یا بخردن<br/>سُئلے اکبات مری تو کہ رمق ہے باقی<br/>ناصر اٹھ مری بالین سے کہ م رکنا ہے<br/>سخت مشکل ہے کہ ہر بات کنا یہ سمجھو<br/>خواب شیرین میں ہو اور دل پر مائل شوق<br/>موسم گل ہی میں صیاد سے جا کر یارو<br/>حالی بلن کا نمایاں ہے مرے ظاہر سے<br/>عہد تھا تجھے کہ بھر عمر دفت کر کے گا</p>                    | <p>نالہ جا کر بس دیوار کروں یا نہ کروں<br/>پھر سخن تجھے ستمگار کروں یا نہ کروں<br/>نلے لال کھول کے دو جا کر کروں یا نہ کروں<br/>ہے زبان میرے بھی گفتا کر دوں یا نہ کروں<br/>جی دھڑکتا ہے کہ بیدار کروں یا نہ کروں<br/>ذکر مرغان گرفتار کروں یا نہ کروں<br/>میں زبان اپنی سے اظہار کروں یا نہ کروں<br/>ان سلوکوں پہ جفا کار کروں یا بخردن</p>        |
| <p>کوچہ یار کو میں رشک چمن اے سودا<br/>جا کے بادیدہ خوشبار کروں یا نہ کروں</p>  |   |
| <p>چمن کا لطف سیر اور رونق محفل پریشانی<br/>بمعنی آشنا میناے ہے پر زخا موشی<br/>جو جیتی ہے یہ خون دل میں ظالم آرزو میری<br/>پے جس مے کو تولے یار بزم غیسر میں جا کر<br/>طلبان دوسے کب تک کی بھی بادہ خوار<br/>ہمارا مصطرب کیا کم ہو زاہد تیری سجد سے<br/>اگر بیٹھے ہو تیرے دلمیں اگر جو راے زاہد<br/>جہان میخانہ میں دیکھو شکست اس جاہو مینا پر</p> | <p>پہنچ ساقی کر اپنے دوستوں کا دل پریشانی<br/>برائے ہر زہ کو گفتار لاطائل پریشانی<br/>کہوں کیا تجھے میں گو یا وہ اک بیل پریشانی<br/>تو بھراں مے کا ہر قطرہ مرا قاتل پریشانی<br/>ہوے ابرو بیل گل کی مے سائل پریشانی<br/>کہ ان بھی جا قتل سے مے سدا شغل پریشانی<br/>تو ان بھی دختر زری پری داخل پریشانی<br/>نہیں معلوم پھر کس سنگدل کا دل پریشانی</p> |
| <p>کہا تا ہے کو اے سودا غلام ساقی کو خر<br/>جو دولت دین دنیائی تجھے حاصل پریشانی</p>  |   |
| <p>اسی کو چھپا کیے جو یہ قفل ہے تیشے میں<br/>جو کچھ دیکھا تو چاہے دیکھ لے دو قطرہ جو پیکر<br/>لیٹ کر کسی زلفون سے مصابو چمن گذری<br/>کتے بلو کو خوبان ہو کے کینی کھول دیتے ہیں<br/>دو عالم کا تماشا جس کے لک جرم سے ہم دیکھا</p>  | <p>مے گل رنگ بھی ساقی غیب بل پریشانی<br/>بسان جام جم احوال جزو دل ہے تیشے میں<br/>کلاک کر تو تک کو نگہ نہی سنبل پریشانی<br/>نظر کو تک پریشانی سدا کا کل پریشانی<br/>وہ نور چشم مینا کو راکے مل ہے تیشے میں</p>  |



|   |   |
|---|---|
| <p>بکھنے آفت جو نہوں اُنکو ہوا و ردِ عمدہ<br/>جتنے ہیں زیرِ ظلم عاشق شہدا مقتول</p>   | <p>تیری مہنوں کی عوض ہم تو قسم رکھتے ہیں<br/>چھاتی پر اپنی یہ سب ملغ ہم رکھتے ہیں</p>   |
| <p>جسکا مولا ہے علی ہر دو جہان میں سودا<br/>وہ نہین دل میں کس طرح کا غم رکھتے ہیں</p>   |   |
| <p>اب دیکھنے کو جب تک اٹھیں ترستیان ہیں<br/>یہ مرگ زلیست کچھ ہیں آپس میں ہنسیاں ہیں<br/>اُس شوخ کی نگاہیں پتھر میں دھنسیاں ہیں<br/>مرگ کا کلی یہ گھٹا میں اب تک ہرستیاں ہیں<br/>غوبان کی عاشقوں پر کیا پشیدستیان ہیں<br/>اُنکھو کو میرے مرگان دوروں کے کتیاں ہیں<br/>اُس یار کی نگاہیں تیرے ہی مستیاں ہیں<br/>اس سل تو ہے ساقی اور سے پرستیان ہیں</p>   | <p>وے صورتیں آئی کس ملک بستیاں ہیں<br/>آیا تھا کیوں عدم سے کیا اگر چلا جانا ہیں<br/>کیونچر ہو مشک شیشہ سا دل ہمارا<br/>برسات کا تو موسم کب کا بھل گیا ہر<br/>لینے ہیں چھین کر دل عاشق کا دل میں دیکھو<br/>اس واسطے کہ میں یہ وحشی کل نہ جساؤں<br/>قیمت میں اُنکے گوہم دو جگ کو دیکھو اب<br/>جب میں کہا یہ اُس سے تو دے اپنے ملے</p>   |
| <p>اُن نے کہا یہ مجھے اب چھوڑ دوخت رز کو<br/>پیری میں اے دیوانے یہ کون ستیاں ہیں</p>  |   |
| <p>یہ دل سے محبت کے ارمان نکلتے ہیں<br/>سرسے کی جب گدازان سے بکان نکلتے ہیں<br/>کیا گھر سے نئے عاشق با شان نکلتے ہیں<br/>لے قتل کا عاشق کے فرمان نکلتے ہیں<br/>دن رات میں اُس گھر سے دھواں نکلتے ہیں<br/>بحرین سے عاشق کی مرجان نکلتے ہیں<br/>چشموں سے بیان جی کچھ آسان نکلتے ہیں<br/>حق میں خلعت اپنے کے ہر آن نکلتے ہیں<br/>کچھ کشف کے آہیں سے عنوان نکلتے ہیں<br/>جورات کے پہنے کے مہمان نکلتے ہیں<br/>مستی کی جمع بچین کھاپان نکلتے ہیں</p> | <p>لخت جلا گھون سے ہر آن نکلتے ہیں<br/>تجہ تیرنگہ کے ہے کشتوں کا جہان میں<br/>سرخاک گریبان جاگ آ غشتہ بخون ہیں<br/>یہ خود اے یارو کیا بطن سے صادر کے<br/>کس طرح کہو عالم آسودہ ہو روزی سے<br/>موتی تو صدف میں سے نکلتے ہیں سمندر کے<br/>مجھ دل سے تری الفت شکل ہی سے جاوے گی<br/>زاہد کی زبان سے ہوں حرف کے مرید کے<br/>جوابات یہ کرتا ہے تم غور کرو یارو<br/>اور اُنکی جو سچ دیکھو یوں گھر سے وہ نکلیں ہیں<br/>اک بیچی کی بیچ اکثر چون ہار نکلتے ہیں</p> |

|  |   |
|--|---|
| کہ کفر کا مائل ہے یہ دل کہ سوے ہلام<br>اس جنس کا انسان ہو تو پیالے کچھ دیکھ<br>میں راز دل سوا سٹے کرتا نہیں اظہار<br>اختر نہ سمجھو یہ مری آہ شر بار<br>دی ناز نے رخصت نہ نکلا بدھ جو دیکھے | ہے دطلب سچہ دزنا پریشان<br>یوسف کی ہوجمیت بازار پریشان<br>تاغم نہ کرے خاطر دلدار پریشان<br>ہوتی ہے فلک پرشب تار پریشان<br>اسپر کہ سدا ہے نظر ریا پریشان |
|--|---|

ہوش اور جو اس اپنے عمل سے ترے سودا  
کرتا ہے نویسندہ کردار پریشان

|  |   |
|--|---|
| کہ دوست اہل کرم دیکھتے ہیں<br>نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے<br>یہ رنجش میں ہلکے بے اختیار<br>غرض کفر سے کچھ نہ دین کے مطلب<br>جواب لب جو ہیں اے باغبان ہم<br>نوشے کو میرے مٹاتے ہیں رورو<br>مٹا جائے ہے حرف حرف آنسو نے<br>اکڑے نہیں کام سنبھل کے ہلکے<br>خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھا دے<br>ستم سے کیا تو نے ہم کو یہ خوگر | ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں<br>سواک قطرے میں ہم دیکھتے ہیں<br>بچھے تیری کھا کر تسم دیکھتے ہیں<br>تا شاے دیر و حرم دیکھتے ہیں<br>چمن کو تو کے کوئی دم دیکھتے ہیں<br>ملائک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں<br>جو نامہ اسے کر رستم دیکھتے ہیں<br>کسی زلف کا بیج و حسد دیکھتے ہیں<br>جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں<br>کرم سے ترے ہم ستم دیکھتے ہیں |
|--|---|

مگر جسے رنجیدہ خاطر ہے سودا  
اُسے تیرے کو بے مین کم دیکھتے ہیں

|   |   |
|---|---|
| کشور عشق میں وہ مرد قدم رکھتے ہیں<br>یہ مہن آج جو نازان ہے بتوں پر اپنے<br>لاکھ شمشیر برابر کرے کوئی لب کن<br>مفسو کو نہیں دنیا میں کسی کا خطرہ<br>ایک اس شوخ کے دلمین نہیں آتا ہے ہم<br>کوئی پرچہ تو بتوں نے ہوا کیا بھسے گناہ | نالہ و آہ کا جو طبل و علم رکھتے ہیں<br>کیا مجال انکی وہ میرا صنم رکھتے ہیں<br>تیرے ابرو تو زراے خم چم رکھتے ہیں<br>خوف ہے انکو کہ جو دام و درم رکھتے ہیں<br>ورنہ ہسون پہ سچی لطف و کرم رکھتے ہیں<br>اتنا کیوں مجھ پر و اجور و ستم رکھتے ہیں |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>لاتا ہے بزم میں وہ سخن بر زبان زبون<br/>دنیا نہ لے سکے ہے نہ دین مجھ سے مل مرا<br/>سنتا نہیں کسی کا کوئی درد دل کہیں<br/>جون گل نہیں ہے تازہ جنوں پاں کلاں نہ<br/>دعدے کو وصل کے یہ بڑھایا کہ ہو گیا<br/>ایسے کو دل آیا ہے کہ کرنے کو مسترد<br/>یوسف کے غم میں رودے تھا یعقوب طرح<br/>دل عاشق غریب سے لے شکل آسیا<br/>ناصر کے تھراست کہ بدن یہ خور و<br/>سودا سخن کو جابی کے میں سہیں کر نصب</p> | <p>سرخس سے ہو بخت دست فرزا بھنگان گون<br/>میدان سے لنگے ہیں یہ گود لہر بن بدن<br/>اب تجھ سوا میں جا کے خدا یا کہان کہون<br/>لایا میں نکل غنچہ گریبان دران درون<br/>اسک تے فلک کے قدم لستان سنون<br/>پھرتا ہوں گردا کے میں زار می کنون<br/>مجھ غم میں چاہتا ہے میرا ہر روان دون<br/>چاہے ہو یوں ہر ایک ز سنگین دلاں دون<br/>حاشا نہ بازی عشق کی بھرا بدن بدون<br/>مشہور اس غزل کو کران تا کران کروں</p> |
|---|--|

اسکایہ گھر ہے مجھ نے اختر مرا پھر رخ

نیکان نمودہ میل بہ نیکان بدان بدون

|   |  |
|---|--|
| <p>عقل اس نادان میں کیا تیرا جو دیوانہ نہیں<br/>اپنی تو بہ ز ادا جز حرف رندانہ نہیں<br/>خال زیر زلف پرست جی چلا ای مرغ دل<br/>اپنے کعبہ کی بزرگی شیخ جو چاہے سو کر<br/>کر ہے گوش فہم انبا در نہ یوں کتلا ہو چند<br/>باغبان مت دور کر گلشن سے تو محلو کہ ہے<br/>صبح دکھا تھا جو کچھ وہ کم نہیں ہے خوابے<br/>بے غمی طور کے کس سے یہ دل گرمی کہے<br/>زادہ کنکھی کی مت کر فکر آئینہ نو دیکھ<br/>اے کس ساقی نے چمکا سطح میناے دل</p> | <p>نور پر تیرے کس ہے وہ جو پرواہ نہیں<br/>ختم ہو یاں تو احتیاج جام و پیانہ نہیں<br/>مان میرا بھی کہا یہ دام بے دانہ نہیں<br/>از روے تیارخ تو پیش از صغیر خانہ نہیں<br/>تھی نہ آبادی جہان ایسا تو دیرا نہیں<br/>آشنائے رنگ گل یہ سبز و بیگانہ نہیں<br/>ذکر اسکا شام ہو تو بیش از افسانہ نہیں<br/>جل نہکھے ہر شمع برا اپنا وہ پروانہ نہیں<br/>چین چھٹ جلے کی اور اس کی شائہ نہیں<br/>ہو جہان ریزہ ناسکا کوئی میخانہ نہیں</p> |
|---|--|

شکے ناصر کا سخن مجنون نے سودا یوں کہا

ایسے احق سے مخاطب تیرے میں دیوانہ نہیں

|   |  |
|---|--|
| <p>اچھو تو کو سمجھتا ہے کہ وہ دانا نہیں</p> | <p>حق بجانب ہے ترے تین اسکو پچایا نہیں</p> |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>میں کیا کہوں اسے یاد دلانے میں نہیں آتا<br/>جو گھورنے والے ہیں دیکھ انکو اس برن سے</p>   | <p>جس جھکی سے ہر اک جاوہ ان نکلتے ہیں<br/>ہر کوچے سے ہونیکو قربان نکلتے ہیں</p>  |
| <p>کتاب ہے یہ تب سودا لاجل دلاوت،<br/>دلیوں کے بھی لطف سے شیطان نکلتے ہیں</p>   |  |
| <p>مست سحر تو بہ کن شام کا ہوں میں<br/>بندہ کہو خادم کہو چاکر کہو مجھ کو<br/>خداست میں مجھے عشق کے ہے دل والاوت<br/>اک روز حلال سکو بھی میں کر کے نکھایا<br/>نے فکر ہے دنیا کی نہ دین کا متلاشی<br/>کیزنگ ہوں آتی نہیں خوش محکود و زنگی<br/>مطلوبے عاقق میں نہیں اپنے کسو کی<br/>بندہ ہے خدا کا تو یقین کر کہ تباہ کا</p>   | <p>قاضی کی گرفتارنت اعلام کا ہوں میں<br/>جو کچھ کہو سوسا قی گلفام کا ہوں میں<br/>نے معتقد کفر نہ اسلام کا ہوں میں<br/>تو کر جو خرابات میں دو جام کا ہوں میں<br/>اس ہستی موبہوم میں کس کام کا ہوں میں<br/>منکر سخن و شعر میں ایہام کا ہوں میں<br/>طالب لب محبوب کے دشنام کا ہوں میں<br/>بندہ بھمان بے زور و بیدارم کا ہوں میں</p>   |
| <p>ہوشیشہ سے عینک پیری مجھے سودا<br/>نظارہ کن اب شیب کے ایام کا ہوں میں</p>   |  |
| <p>زندگی محبوب کیا کیا اس میں محبوبان<br/>نامہ سجیدہ کو جوں شمع وہ دیتا ہوا گ<br/>رکھتی ہر چشم محبت کیا ہی بار و فیض حسن<br/>آہ و نالہ سے مرے ساتون فلک سے تاب عرش<br/>عشق یا پیغمبر وقت سکو یاد کیسا کہوں<br/>حسن بالادست ستر کیا مہ عاشور ہے<br/>تھیں مری آنکھیں آگہی یا کہ طوفان تنور<br/>زیب زینت کا میں دنیا کی نہیں پاتا گناہ<br/>حسن کے عوے سے ہر وہ سنگسٹ پیچیف</p> | <p>بیوفائی نے پر سکی دین مٹا سب خوبان<br/>کس طرح اس پھلین باتیں مری مکتوبان<br/>جس کے نظرون میں بہ ادریوسف ہوں برسلوبان<br/>تھے میں پیہر گوشت لب زو شب کرو بیان<br/>دل تو اتو تو بی ہوا آنکھیں ہو میں یعقوبان<br/>تیرے کوچے میں سدا رہتی ہیں سینہ کو بیان<br/>ساتھ اپنے یہ چراک عالم کو کس کر ڈوبان<br/>راہ عزت میں اپنی طبع کی مرغوبان<br/>مہر دمہ دونوں کو اسکے رے میں محبوبان</p> |
| <p>ترک کر سودا ہنر کو اب ہنر رکھنا ہے عیب<br/>ہو گئیں خلقت کی نظرون میں ہنر میو بیان</p>  |  |

|   |   |
|---|---|
| <p>ایجا ہوے موتا تری شیریں سمنی سے<br/>سودا دم عیسیٰ ہے تری نامے قلم میں</p>  |   |
| <p>جون وصل کی ساعتیں اس لہ پہ گزریاں<br/>موتو بچی عاشق کے منہ پہ لڑیاں دیکھیاں<br/>جبنیں سی بہمنے اس کھڑے چڑیاں دیکھیاں<br/>حسن کے پانوں پہ بنجیوں جو پڑیاں دیکھیاں<br/>پھولنگی جن پر کھجھو پھوٹی نہ چھڑیاں دیکھیاں<br/>صورتیں کیا کیا زمین پر بنے گردیاں دیکھیاں</p> | <p>جب لبوں پر یار کے مستی کی گھڑیاں دیکھیاں<br/>عشق ڈولھا کے ہوسرہرا کر ناراشک سے<br/>داغ چچک کے سے تہا کے تھو اکشر بے تیز<br/>دیکھ لو میں شوخ کی زلفوں کو سر سے تابیا<br/>عہد میں تھجھ جن کے ارہیں انکو چوب گل<br/>کیونکے دل اپنا مکدر زندگی سے اب نہو</p> |
| <p>جب سے وعدہ تو نے سودا سے کیا ہو گل<br/>اٹھ پہر اسکے تئیں گنتے ہی گھڑیاں دیکھیاں</p>  |   |
| <p>اے فلک باتیں تری کوئی نہ بھلیاں دیکھیاں<br/>جن نے وہ انکیاں خار آلودہ لیاں دیکھیاں<br/>غنجہ دل کی کھلی پھر میں نکلیاں دیکھیاں<br/>ہنہ سارے شہر کی دوزات کلیاں دیکھیاں</p>  | <p>خاک خونین صورتیں کیا کیا نہ لیاں دیکھیاں<br/>وہ رہا دست تاسف کے تئیں ملتا ہوا<br/>ہاے جبدن سے گیا ہو کر خفا وہ متدخو<br/>کسکے گھر میں چھپ گیا اے شوخ تو کیا جانیے</p>  |
| <p>آہ اپنی میں غمزدہ ہوتے سودا تو کیا<br/>بید مجنونی نہ شاخیں بنے بھلیاں دیکھیاں</p>  |   |
| <p>کسان نہیں رہیگا زمان مان مان<br/>کیا کیا بنائی صورت انسان مان مان<br/>کھینچے ہے آہ مرغ گلستان مان مان<br/>بھیتی ہے میرے دل میں ہی آن مان</p>   | <p>اتنا ستم نہ کیجے مری جان جان جان<br/>آئینہ تک تو دیکھ کہ خالق نے خاک کو<br/>گداز ہے تو چین سے کہ جاے ترانہ آج<br/>دشنام دیکے ہاے دھوہ کا کھینچنا</p>   |
| <p>پوچھا کسی نے مارا تو سودا کو کس لیے<br/>بولا مجھے وہ گھورے تھا ہر آن آن</p>  |   |
| <p>جلوہ گر یا مر اور نہ کہان ہو کہ نہیں<br/>تم بھی ہو کیو کہ صاحب نظران ہو کہ نہیں<br/>ور نہ یاں کو سنا انا ز فغان ہو کہ نہیں</p>   | <p>غیر کے پاس یہاں ہی گمان ہو کہ نہیں<br/>مہر ہر ذرہ میں محبت کو ہی نظر آتا ہے<br/>پاس ناموس مجھے عشق کا ہے اے قبل</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>درد دل میرا تو اسکو بیش از فاسا نہین<br/>         گنجے منظور دان سر سے گزر جانا نہین<br/>         یہ دل صد جاگ بھی تو کچھ کم از شانا نہین<br/>         پھر بھراس گلشن میں اسے نادان کھانا نہین<br/>         آئندہ دلکا کھچھے اس گھر میں ٹھکانا نہین<br/>         جان کھانی اسکو کہتے ہیں یہ سمجھانا نہین<br/>         نقد کو نہیہ بہ کھونا کا نہیہ زانا نہین</p>                                 | <p>اگر کون میں حال اپنا سکے غافل ہو د چند<br/>         عشق کے کوچہ میں اپنا ست قدم رکھ لو ہوس<br/>         زلف میں شانہ کو دی جاگہ تو اسکا کیا گناہ<br/>         بھل کوئی کا تو لیتا جا اگر لیب اس کے<br/>         سنگ سے بیت الحرم کی شیخ اٹھائے ہو بنا<br/>         ناصحا بالین سے میرے اٹھ خدا کیو اسٹے<br/>         وعدہ کو ثر پہ واعظ کیجے ترک جامے</p>               |
| <p>شیشہ دل سی کوئی دینا ہے چیز اس شیخ کو<br/>         اب غرض سودا سا دنیا بیچ متا نہین</p>  |  |
| <p>سمع رو نظر و بین جن سایہ لٹے جاتے ہیں<br/>         آنکی خرقہ کے گریبان پھٹے جاتے ہیں<br/>         رات دن زبست کے جو جلد کے جاتے ہیں<br/>         رشتے سینے کو تب الفت کے بٹے جاتے ہیں<br/>         گوش گل جب دُشمن سے پھٹے جاتے ہیں<br/>         گل جمین کیسے سودہ گل ہی چھٹے جاتے ہیں</p>   | <p>تیرے پہلو سے جو مجلس میں ہٹے جاتے ہیں<br/>         جگے دامن تھے نازی سوترے کچے ہیں<br/>         کھینچ کر تیغ مگر پسرخ ہڑا ہے پیچھے<br/>         زخم دل قابل مر مر نہ رہا جب کیوں یار<br/>         گوشتار و نیکی کہاں تاب ہے اُن کا نوک<br/>         خار رہتے نظر آتے ہیں جگزار جہان</p>   |
| <p>ابر مرگان کو ترس دیکھ لے ترسے سودا<br/>         پل ہر اک نلے یہ صحرا میں بیٹے جاتے ہیں</p>   |  |
| <p>قصہ ہے تمام آمد و شد کا دو قدم میں<br/>         طاقت نہ ہے عشق کے پینے کی تھی جرم میں<br/>         وے خرقہ و دستار ملے بیٹھ جاہرم میں<br/>         یاں فرق نہین ذائقہ کو مشرب دسم میں<br/>         ہاں ابر مزہ آب دے اس کشت الم میں<br/>         میں نشو و نما پا ئی سو میخانہ غم میں<br/>         رہتا ہے کوئی دیر میں اور کوئی حرم میں<br/>         کچھ رہتہ نہ دیکھا میں کبھو دست کرم میں</p> | <p>کو سونا نہین فرق وجہ و اور عدم میں<br/>         کیا جام بنانے سے ہوا سود جو یار و<br/>         کچھ ہرزہ دوی سے نہین کم عمر حرم شیخ<br/>         ہم ساقی قسمت سے ہر شکل میں رضی<br/>         کب چٹھے کے پانی سے پھلے غم محبت<br/>         ہے جام سے عیش مجھے دیدہ پر آب<br/>         بیکے گا تو سنکر سخن شیخ و برہن<br/>         موجب یہ تہیہ دستی کا اپنے کہ کسو کے</p> |



|   |   |
|---|---|
| <p>جمن زمانہ کا میں بیان کر دین کیا ہی سہل اس دجان<br/>ہو عجب طرح کی یہ آب رخ کسے تہا سب دے جتا لیں<br/>مری پاسے غم تلے سنگے جا نہیں صفی تو کہے بڑا<br/>کر دین تو بہ بادہ سے میں اگر نہ ہو پھر شکستے ایسے شیخ جز</p>  | <p>کوئی گل تلو تھجھے یہاں مئے غم کی حسین کہ بو نہیں<br/>اٹھی جیسے تیری نقاب نہ خور کے ضم پہ بو نہیں<br/>ترے سرو پر بھی تو ناز دیا یہ عمامہ کم زربو نہیں<br/>تو اب اس سخن کو یقین کر مری تو بہ تیرا دشمن نہیں</p>  |
| <p>کے سودا سو کوئی تجکو ہم بھی فن میں باتیں ہیں میں کم<br/>تجھے تھہر میں دیکھا ہوا یکدم مرے مہربان سو کھو نہیں</p>  |   |
| <p>پیارے تھارے پلکوں نسان پر نہیں<br/>تنہا کہیں ٹھہارے تجھے آج ایک بات<br/>کر بیٹھنا ہر ایک کسی سے قبول عشق</p>   | <p>لیکن ہزار شکر کہ اک اک پر نہیں<br/>دل چاہتا ہے کیسے مرتجان پر نہیں<br/>زیربا تھارے حسن کی یشان پر نہیں</p>   |
| <p>سودا وہ کونسا ہے بھلا اس جمن میں گل<br/>مکڑے جا کر کے جسکے گریبان پر نہیں</p>  |   |
| <p>سو سکر گل سے کچھ یہ دل آب شاد نہیں<br/>آہ اس دل نے تجا ننگ دیا کو دور نہ</p>   | <p>تاب پرواز نہیں طاقت فریاد نہیں<br/>کیا کیا باتیں میں تمھاری کہ میں یاد نہیں</p>  |
| <p>ڈرتے ڈرتے جو ترے کوچے میں آ جاتا ہوں<br/>گرچہ طاقت نہیں لیکن بجا جاتا ہوں<br/>کیون مجھے گھر سے نکالے ہو کہ اب تجکو دیکھ<br/>ہوں میں جو نہ نا زنجیر نہ پاب رکاب<br/>نہ لطف نہ محبت نہ مروت نہ وفا<br/>نا توان مرغ ہوں میں اسے رفقاے بڑا<br/>طاؤر رنگ حنا کی منطاب اسے صیاد<br/>کوئی تعمیر کی میری نہیں دیے ہیہات<br/>فلر موزون نہیں کر نیکیو گرفتار مرے<br/>سو چون ہوں اپنے تنکے جو سخن فتنہ زیاد<br/>گرم جوشی نہ کر دے جسے کہ مانند جوار<br/>ہو نہیں وہ وحشی دم خوردہ کہ نداشت عدم</p> | <p>صید خائف کی طرح رو بقتا جاتا ہوں<br/>اتنی زنجش کا سبب کیا ہو کہا جاتا ہوں<br/>آپ سے میں تو مرتجان چلا جاتا ہوں<br/>چاہے سلسلہ جذبان ہے چلا جاتا ہوں<br/>سادگی دیکھ کہ اسیر بھی ملا جاتا ہوں<br/>اتنا آگے نہ بڑھو غم کہ رہا جاتا ہوں<br/>ہوں تو میں ہاتھ میں تیرے پہ لٹا جاتا ہوں<br/>شکل یوار خراب کی میں ڈھکا جاتا ہوں<br/>ہو نہیں مضمون تری باتوں میں بندھا جاتا ہوں<br/>گاہ بیگاہ اگر آپ میں آ جاتا ہوں<br/>اپنی ہی آگ میں میں آپ جلا جاتا ہوں<br/>پات کھڑکے ہے تو مانند صدا جاتا ہوں</p> |

|   |  |
|---|--|
| <p>دل کے محوون کو بغل بچ لئے پھرا ہوں<br/> آگے نشتر بھاری کے تھک لایہ گردن<br/> جرم ہوا سکی جفا کا کہ وفا کی تفصیل<br/> پوچھا اک روز میں سودا سے کہ تو آوارہ<br/> کب سبک ہو کے بر آشفٹہ لگا یوں کہنے<br/> دل کو جس کے ہو تعلق یہ مکان کیا جانے</p>  | <p>کچھ علاج انکا بھی اسے شیشہ گران ہو کہ نہیں<br/> موسے باریک ترے خوش گلن ہو کہ نہیں<br/> کوئی تو بولو میان منہ میں زبان پر نہیں<br/> تیرے ہونے کا معین بھی مکان ہو کہ نہیں<br/> کچھ تھکے عقل سے بہر بھی میان ہو کہ نہیں<br/> عدم و ہستی اخون کے گبان ہو کہ نہیں</p> |
| <p>دیکھا میں قصر فریدون کے دراد بر اک شخص<br/> حلقہ زن ہو کے پکارا کوئی یا نہ ہے کہ نہیں</p>  |  |
| <p>اسبابے جہان کے کچھ اب پاس گو نہیں<br/> گو منتظر دعا کا ہمارے ہو اب قبول<br/> آنکھیں تو ایسی خلق نوین بن نہو نیکی<br/> باندھا ہم اس جہن میں اگر آشیان تو کیا<br/> سیرگوشی پر تو میرے بر آشفٹہ کیوں ہوا<br/> جو جاہن یا حال سے دین بھکے اشتہار</p> | <p>یہ فکر تو نہیں کہ یہ ہے اور وہ نہیں<br/> دست و دہن پساریے اپنی یہ خون نہیں<br/> پر جا ہے کہ انہیں مروت ہو سو نہیں<br/> سے گل میں آب زلّت فاک تو بونہیں<br/> میں درد دل کہا ہے یہ کچھ اور تو نہیں<br/> پر کچھ ایسی باتوں کی اس شغف کو نہیں</p>                     |
| <p>سودا نہ کرنے کا ش ترا و صف پیش یار<br/> اب ہکو اس سے آنکھ ملانے کا رو نہیں</p>   |  |
| <p>کے ہے تو بہ بہ زاہد کہ تجکو دین تو نہیں<br/> ظالمین پیتے ہی پیتے جو کجا عشق کی سے<br/> یہ جو ہے دوستی غیر و دشمنی میری<br/> جو کوئی دے تھے دہن پسار کرد شام<br/> ولا نموشی کی میری تو دیکھیو تا شہر</p>  | <p>بھڑا دے خم ہی مرے تھے در جل نہیں تو نہیں<br/> یہ جام زہر ہے پیارے کچھ انجبین تو نہیں<br/> کسی سے کچھ اُسے منظور مر و کین تو نہیں<br/> ترے بھی ہاتھ میں کچھ صرف آستین تو نہیں<br/> سوڑا اسکو ترانا لہ حسنہ زین تو نہیں</p>   |
| <p>بگارا خانہ گردون کی سیر کی سودا<br/> ولیک واز ہے گھر اپنے دلشین تو نہیں</p>  |  |
| <p>ہو جو کچھ ہو سوئے بھالنا ترے در سے کار کو نہیں<br/> دو جہان کے آئینہ خانہ میں ترے عکس کی ہیں صورتیں</p>  | <p>اُمان چھپے ہو یہ رو سیکوئی سے جگہ جہان تو نہیں<br/> بھرے جسے تیرا منہ نہیں کیو جو بھر کہیں رو نہیں</p>  |





|   |  |
|---|--|
| <p>یاد کر باغ میں سمجھے ساقی<br/>         تجھ وہاں و کمر سے ہے جھین عشق<br/>         جن نے سجدہ کیا نہ آدم کو<br/>         تم نے جسے بہت کی کج حلقی</p>   | <p>روز ہم روئے مٹیہ تال کی چھانوں<br/>         اب آنکھوں کا کہیں نہ ٹھوڑے ٹھانوں<br/>         شیخ کا پوجتا ہے بایاں باتوں<br/>         کبھی تو ہو دے گا ہمارا داؤن</p>   |
| <p>نوبت قیس ہو چکی آحسہ<br/>         اب تو سودا کا باجنا ہے ناؤن</p>  |  |
| <p>کس کس طرح کی دیکھیں اس باغ کی نضائیں</p>   | <p>کیدھر گئے وہ ساقی وہ ابرہہ ہوئیں</p>  |
| <p>حسرت سے آئینہ کا دل کیونکہ ہو نہ پانی<br/>         شانہ حضور اسکے زلفوں کی لے بلائیں</p>   |  |
| <p>داغ ہو خرمی سے یہ کیا حساب تجھ بن<br/>         اس برگ خشک آسا جو نخل سے جدا ہو<br/>         جلدی ہو بچ کہ محکوم ڈرتا ہوں لے بجائے<br/>         بے اختیار منہ سے نکلے ہے نام تیرا</p>   | <p>ہے زندگی سے اپنے دل کو حجاب تجھ بن<br/>         پھرتا ہوں نالہ کرتا ہر سو خواب تجھ بن<br/>         ہوں جھگڑے میں دان سے آنکھوں کا تجھ بن<br/>         کرتا ہوں جس کی کو پیارے خطاب تجھ بن</p>   |
| <p>مل جا جو چاہتا ہے سودا کی زندگی<br/>         کچھ بی طرح سے اسکو ہے منطاب تجھ بن</p>  |  |
| <p>ملازم ہو گئیں و لبرہ کی ساعتیں کر دیاں،<br/>         گھٹی گھٹی ہن گشت دل سے تاراشک کی لڑیاں<br/>         ہنوا آئینہ گرد اس غم سے اپنے منہ کو ملتا ہو<br/>         گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی صبا اکدم میں کھڑے ہو<br/>         دیوانہ لٹو بٹکا ہوں قسم ہے وح مجنون کی<br/>         چھری تمارا یکہ گیر گل و بلبل میں گلشن میں<br/>         کھلائے گو کہ شانہ سے تم اپنی زلف کے عقد</p> | <p>بہر کٹنے لگے ان بن جھون بن کا تے کھڑیاں<br/>         یہ اٹھیاں کون مے جی کے گلے کی مارو پڑیاں<br/>         خدا جلے کہ کیا کیا صورتیں اس خاکین کو لین<br/>         نہ بچیں تجھے لے آہ سانس دل کی گلہ پڑیاں<br/>         نہ مارو چوب محل محکوم ازبید کی چھ پڑیاں<br/>         تمھاری سچ کہ وہ نوہن کس آنکھیاں کو لین<br/>         نہ بچے یہ کسی دلیں ہزاروں ہیں گرہ پڑیاں</p> |
| <p>تسل اس دیوانی ہو جھولی کے تھردن سے<br/>         اگر سودا کو چھوڑا ہے تو لڑکھو مول لو بھڑیاں</p>  |  |
| <p>نہ غم میں کھلتے ہیں نہ نغمہ کی کھلیں بھلیاں</p>  | <p>جن میں لیے خمیازہ کسی نے کھڑیاں ملیاں</p>   |

|   |   |
|---|---|
| صفحہ ہستی پر یک حرف غلط ہو سودا<br>جب مجھے دیکھنے بیٹھو تو اٹھا جاتا ہوں  |   |
| نے بلبل جن نہ گل نو دمسیدہ ہوں<br>گریان نہ شکل شیشہ و خندان بہ طرز جام<br>تو آپ سے زبان زد عالم ہے ورنہ میں<br>کوئی جو پوچھتا ہو تو کہہ رہا ہوں<br>تین نگاہ چشم کا تیرے نہیں حریف<br>کس سے کروں میں دعویٰ دل جلکا یذا<br>کرتا ہے جا کے گل کی تسلی حسن میں تو<br>غافل ہے کیوں ترامی فرصت گونش دل | میں موسم بہار میں شاخ بریدہ ہوں<br>اس میکدہ کے بیج عبث آفریدہ ہوں<br>یک حرف آرزوے بلب نار سیدہ ہوں<br>جون گل ہزار جا سے گریبان دیدہ ہوں<br>ظالم میں قطرہ مرثہ خون چکیدہ ہوں<br>دل دادہ زلف رخ دلبر سر زیدہ ہوں<br>خون جگر میں میں بھی تودا من کشیدہ ہوں<br>اے بخیر میں نالہ حلق بریدہ ہوں |
| میں کیا کہوں کہ کون ہوں سودا بقول درد<br>جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت سید ہوں   |   |
| عاشق کی کہے چشم رو سے بن نہ ہوں میں<br>بیارے نہ بُرا نا تو لو اک بات کہوں میں<br>چھپ کر جو کہیں تجھ کو تک دیکھ رہوں میں<br>یہ تو نہیں کہتا ہوں کہ سچ مچ کرو لطافت   | میں رخت گشتی ہوں روؤں اور ہوں میں<br>کس لطف کی امید یہ جو کہہ ہوں میں<br>ہر ایک مجھے آکے سنا تا ہو کہوں میں<br>بھونی بھی تسلی ہو تو جیتا ہی رہوں میں  |
| سہتا نہیں خط آنے سے کوئی ستم یار<br>سودا اگر اب ایک سہون یا نہ سہون   |   |
| چشم زمیری سے کیا رکھتی ہو مطلب استین<br>لخت دل کس دن نہیں گرنے مرے اس کیچ<br>ہے مجھے اسے ابر دریا بار اتنا تو یقین<br>کہکشان ہے نام کو لیکن مرے احوال پر  | ایک دم ہوتی نہیں اسے جدا آستین<br>زمین ہوتی لمو میں کونسی شب استین<br>مجھے بھینکنے کئی جھاڑو گھاسین جا استین<br>آسمان روتا ہے منہ پر دھڑکے ہر شب استین  |
| تھکے بھی سودا کچھ اپنی بقیہ راہ پر ہے شرم<br>برق ہستی ہے مجھے رکھ منہ پہ جب تب استین  |   |
| نگر آباد ہے بے ہن گانون،  | تجھ بن اور جڑے ہن اپنے بھانون   |

|  |   |
|--|---|
| تبان کی دوستی پر مطمئن ہوئے سو کافر ہو     | یہ ظالم مار ڈالین بات کہتے ہیں جیسے ہیں     |
| نہ ہو بچا منزل مقصود کو بخون بھی لے سودا   | سمجھکا جائو لٹتی ہیں ملک عشق کی راہیں       |
| تو نے سودا کے تئیں تمل کیا کہتے ہیں        | یہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں       |
| جس سے پوچھا میں کہ دل خوش ہو کہیں ہیں      | رو دیا ان نے اور انا بھی کہا کہتے ہیں       |
| مختص ہے کسی مہمان نہ جا اسے زاد            | ایک شیشے کو بھی ثابت نہ رکھتے ہیں           |
| تو تو اس معنی کو سن شاد ہو ہوئے گا         | پوچھیے اہل دن سے کہ وہ کیا کہتے ہیں         |
| نہ اپنا سوز ہم تنھے بیان جو نہ شمع گئے ہیں | جو دل خالی کیا چاہیں تو آہیں سر دھرتے ہیں   |
| جلو اکٹاپے جو تلک جو صنم کہ یاد کرتے ہیں   | میان ہم تو مسلمان ہیں خدا بھی کہتے ہیں      |
| کے بولیں حقیق اور گنگن لعل ٹھہرا دیں       | یہ ناشاعر ترے ہونٹھو گنو کیا نام دیتے ہیں   |
| گل میں اس کے مست جاو اہو سن مان کہتا ہوں   | قدم چڑھنا نہیں اس کو میں دان سر گردے ہیں    |
| سیر رقبہ جاہ دنیا کا نہیں کم مال زادی سے   | کلاس پر دروز شب میں میز دن چڑھتے ہیں        |
| نہ چارہ کر سکے کچھ سبج دریا کی روانی کا    | کہیں دار ستگان بخیر حکم طبعی ٹھہرتے ہیں     |
| شبا میں کسکے غنچوں نے جن کھولا ہوا شبنم    | کلا کا موتیوں سے منہ نہ قطر جو بھرتے ہیں    |
| کسی کی مرگ پر اسے دل بچھے چشم تر سرگرد     | بہت سارے دیئے انکو جو اس جینے پر مہمتے ہیں  |
| طرح بھونچکی اپنے بچڑی کے سودا کی نظروں میں | یہ اپنے خوب رو جھٹنے ہیں بچڑے پر سونرتے ہیں |
| عاشق فنا میں اپنے بہود جانتے ہیں           | جی کا زیاں جو ہوئے تو سودا جانتے ہیں        |
| غنیمت کھیلین ہیں کیونکر تجھ سے صبا چن میں  | فاشد کی رسم ہم تو مفقود جانتے ہیں           |
| پرورانہ ملک تو ہو بچا مکتوب شمع لیکن       | ہم راہ نامہ بر کی مسدود جانتے ہیں           |
| کچھ اس سوا ترقی اپنی میں ہم نہ سمجھے       | اک ان بن غم دل افروود جانتے ہیں             |
| جگر کا دخل کیا ہے محفل میں تفتگان کے       | ہو دل غ دل کی اپنی ہم عود جانتے ہیں         |
| اپنا چراغ دل کا جسم سے بجھ گیا ہے          | ہم گھر کو آسمان کے پردود جانتے ہیں          |
| دڑتا ہوں بات میری کر دے نہ تو تنگ کو       | اتیک تو اس سخن کو معدود جانتے ہیں           |
| آئینہ بازی انکو ہے کفر اسے سکندر           | جو مرد شکل ہستی یا بود جانتے ہیں            |

|   |   |
|---|---|
| <p>کھین مہتاب نے دیکھا ہو تجھ غور شیدا بانگو<br/>لب لہجہ ترا سہلے کھین خوبان عالم میں<br/>بسم یون نمایا ہے مسی آلودہ دندان سے</p>   | <p>پھر ہو ڈھونڈھتا ہر شہنشاہ آباد کی گلیاں<br/>غلط ہو یہ زبانو نہ کہ سب مصر کی ہین گلیاں<br/>نہو ابرسیہ میں اس طرح بجلی کی اپجلیاں</p>  |
| <p>دیوانا ہو گیا سودا تو آخر رنجیت سے بڑھ پڑھا<br/>نہ میں کہتا تھا اسے ظالم کہ یہ باتیں نہیں بھلیاں</p>   |   |
| <p>بیل چن میں کیسی ہن یہ برشرایاں<br/>تجھ کھ یہ تانشار کرن مسر و ماہ کو<br/>صیاد کہ تو کمن نے کبوتر کو دام میں<br/>افیون میں گر ملا کے تو زاہد پیے شراب</p>   | <p>لونی پڑی ہن غنچو کی ساری گلابیاں<br/>لبر زسیم وزر سے ہن دونوں رکابیاں<br/>سکھلا دیاں میں دل کی مرے خطر ابیاں<br/>مصری کی دین تنگا کے تجھ ہم گلابیاں</p>  |
| <p>فریاد و فیس دون کے سودا کا ہے یہ حال<br/>کیا کیا کیا ہن عشق نے خانہ حسرا بیاں</p>  |   |
| <p>باتیں کہہ لیکن وہ تری بھولی بھولیاں<br/>ہر بات ہے لطیفہ و ہر یک سخن گرم<br/>حیرت نے اسکو بند کرنے دی بھولیاں<br/>اندام گل پہ ہونے قبا اس مزہ سے چاک<br/>کن نے کیا خرام چسمن میں کر لے صبا<br/>ساقی ہو کچ کہ تجھ میں اسل بہار سے<br/>کس طرح ہوئے آنکھوں کی کاوش سوداگوہین<br/>کیا چاہتے تھے یہ سر انگشت پر حنا<br/>جون برون ہو گئے ہن خنک بستان ہند</p> | <p>دل سے کہے بولتا ہے جواب تو یہ بولیاں<br/>ہر آن ہے کنا یہ دہر دم ٹھٹھولیاں<br/>آنکھیں جب آرسی نے تھے کھ پھولیاں<br/>جون خوش جھونکے تن پہ سکتی ہن چولیاں<br/>لاتے ہن بوسے ناز سے بھر بھرتے بھولیاں<br/>پڑتے نہیں تگر گ برستی ہن گولیاں<br/>مژگان نہلوں سکین تو تنگا ہن چھولیاں<br/>جس بگینہ کے خون میں چاہن ڈولیاں<br/>انے تو بلکہ گرم ہن کابل کی لولیاں</p> |
| <p>سودا کے دل سے صاف نہ ہتی تھی زلفیہ<br/>شانے نے سچ پڑے کے گرہ اسکی کھولیاں</p>  |   |
| <p>نہ افکار نکھوئے بہتے ہن نہ لے اٹھتی ہن<br/>مرے گلشن میں کنبالہ ترا سر سبز ہوتی<br/>روے میں نہ ہم اس سرزمین پر چلے دہقان</p>  | <p>سب کیا کاروان درد کی سرود ہن ناہین<br/>بجائے سروان خاک چن سے لگتی ہن ناہین<br/>بجائے دانہ دل بودین الہ کی زمین گاہین</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>اگر کیجئے انصاف تو کی زور و فامین<br/>تم جکی شنا کرتے ہو کیا بات ہے اونکی<br/>رکھتا ہے کچھ ایسی وہ برہمن بچہ رفتار<br/>یا رونہ بندھی اُس سے کچھ مشکل ملاقات<br/>جب میں گیا اسکے تو اُسے گھر میں نہ پایا</p>  | <p>خط آتے ہی سب جھلکی اب آپ میں یامین<br/>لیکن ٹھک دھردھ دیکھو اسے یا بھلا میں<br/>بت ہو گیا بچہ دیکھ کے اسکی بخدا میں<br/>ملنے کو تو اُس شوخ سے ترسا ہی کیا میں<br/>آیا وہ اگر میرے تو در خود نہ رہا میں</p>   |
| <p>کیفیت چشم اسکی مجھے یاد ہے سودا<br/>ساغر کو مرے ہاتھ سے لیجو کہ چلا میں</p>  |   |
| <p>جاتا ہوں ترے در سے بسا ویا رہا میں<br/>میں جب ملاقات کی تب ترے نزدیک<br/>آئے تھے سبھی تنہا اکبار تہ دام،<br/>پیارے نگہ لطف نہ بھر عمر کی تو نے<br/>تجھ حسن کی اس واسطے ہے گرمی بازار<br/>اک دم نہ تھنبا خون مری آنکھوں سے کھو یا</p>   | <p>نظر و نین رقیبون کی بہت خوار رہا میں<br/>ذلت ہی کا ہر وقت سزاوار رہا میں<br/>آزاد ہوئے اور گرفتار رہا میں<br/>آنکھوں کو تری دیکھ کے بیمار رہا میں<br/>لے شوخ ترا بسکہ خریدار رہا میں<br/>از بس ترے ہاتھوں نے دل افکار رہا میں</p>  |
| <p>صد شکر کہ رحمت کا سزاوار ہوں سودا<br/>گر شیخ کے نزدیک گنہگار رہا میں</p>   |   |
| <p>ناوک نے تیرے صید بچوڑا زمانے میں<br/>کیونکر نہ چاک چاک گریبان دل کروں<br/>زینت دلیل مفلسی ہے ٹھک کمان کو دیکھ<br/>اے مرغ دل سمجھ کے تو چشم طمع کو کھول<br/>چلے میں کھینچ کھینچ کیا قذو کو جو کمان<br/>پایا ہر ایک بات میں اپنے میں یوں تھے<br/>دست گرہ کشا کو نہ تزمین کرے فلک<br/>ہمسا تھے تو ایک ہمیں بچھے میں کئی</p> | <p>تر پے ہے مرغ قبلہ نما اشیاء نے میں<br/>دیکھوں ہوں تیری زلف کو میں بست شان میں<br/>نقش و نگار چھٹ نہیں کچھ اسکے خانے میں<br/>تو نے سنا ہے دام جسے ہے وہ دانے میں<br/>تیرا دبر نہ بٹھایا نشا نے میں<br/>معنی کو جسطرح سخن عاشقانے میں<br/>منہدی بندھی نہ دیکھی میں محبت شانے میں<br/>جاو دیکھ لے تو آپ کو آئینہ خانے میں</p> |
| <p>سودا خدا کے واسطے کرفتنہ مختصر<br/>اپنی تو نیند اڑ گئی چیرے منانے میں</p>  |   |

|  |   |
|--|---|
| <p>جس خشت کو اٹھا کر دیکھیں وہ چشم دل سے<br/>کیا شکر کیا شکایت اپنی ہی شکل سی ہے<br/>گھاڑا قدم جھونے کوئے قناعت اندر<br/>آؤں میں کاسہ گر کے گھری جو ہوسفالی<br/>عجز و غرور دونوں اپنی ہی ذات سے ہیں<br/>ہم سر نوائیں کسے آگے کہ بید آسا<br/>سودا سے یہ کہا میں تجھ درد لکے حق میں<br/>یہ بات سنکے مجھے بولا وہ آہ بھس کر</p>         | <p>صورت کو اپنے اسمین موجود جانتے ہیں<br/>دونوں سے آپ ہی کو مقصود جانتے ہیں<br/>کب مجلسین جا کر وہ کو دجانتے ہیں<br/>شیخ آپ کو اسی پر موجود جانتے ہیں<br/>ہم عبد سے جدا کب موجود جانتے ہیں<br/>اپنے قدم کو اپنا مسجود جانتے ہیں<br/>کرنے دعا و دا سے ہم سود جانتے ہیں<br/>تدبیر ہم بھی یہ ہی محمود جانتے ہیں</p>    |
|  | <p>لیکن نہ وہ دعا ہے جسکو اثر کی در کے<br/>گوئیدگان آئین مردود جانتے ہیں</p>  |
| <p>باتیں کتنی ہی نہیں منہ گنے سے منظور ہیں<br/>قدرت اور دلوں سے سرگرم سخن ہونکی<br/>اکام ہے چشم کا نظارہ نہ ہننا شب و روز<br/>ساقیا بزم نہیں آج خلل سے خالی<br/>نیش زن کام میں اپنے ہیں یلچی شکین<br/>بوسہ ہنس کر نہ دیا ان نے سوائے و شام<br/>کوئی سمجھے ہے ترے گھر میں کہ کئے کیوں ہیں<br/>رات حاضر ہوے سودا کی جو ہم بالین پر</p> | <p>سو میسر نہوا تا لب گور ہمیں،<br/>نہیں بھونے کا دم سر دے تقدیر ہیں<br/>آنکھ خالق نے رقیبہ کو دی ناسوت ہیں<br/>حام کچھ اور دینے دیتا ہے تو معور ہیں<br/>لگے آئینہ حسیل خانہ زینور ہیں<br/>سو بھی یہ جب نہ ملا کوئی تو مجبور ہیں<br/>ہو کے مان تو نہ کر خلق میں مشہور ہیں<br/>شعر پڑھتا یہ نظر آیا وہ رنجور ہیں</p> |
|  | <p>بہوئے ہم آرزو سے وصل میں نزدیک گ<br/>سوچھے ہر شکل ملاقات ابھی دور ہمیں،</p>  |
| <p>گلشن میں یار بن مجھے شرب رام میں<br/>کارٹھے قضا الغل میں سے دن کے غم کو<br/>آرادگان کے تنگ ہیں وہ جو یا بخت<br/>ان جوش قد و کی چال کا انداز کیا کون<br/>سودا سے ہم سخن جو جہل انداز سے وہ شیخ</p>   | <p>مانند لالہ خون ہوا البریز حرام میں<br/>لاوے شاخ سے پر بردار دام میں<br/>نقش نگین کی طرح سے ہیں قید نام میں<br/>ٹھوکر لگی ہے دل کے تئیں جس خرم میں<br/>آئی ہے بولہو کی مجھے ان کلام میں</p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>گرد آگنی ہو کر اے یار دن دو چارمین<br/>         جسم کا معلوم رہنا گر ہی ہے سیل اشک<br/>         اب تو گل کھاتے پھرے ہین لوگ تیر نام پر<br/>         جو چلن چلتے ہو تم ہکو بھی اسکی ہے خبر<br/>         چھوڑ دیجے یہ طریق اب ورنہ اس کو چیکے بچ<br/>         بچ پر گر بچ دیتے ہی چلے جاؤ گے شیخ<br/>         جب میں کہتا ہوں کہ وعدہ صبر کرا کر د<br/>         لیکن اسکے قول کو سودا تو یوں جانو ہن</p> | <p>ورنہ مجا دے گا یہ بیمار دن دو چارمین<br/>         بیٹھ ہی جاؤ گی یہ دیوار دن دو چارمین<br/>         دیکھو پھولی ہے یہ گلزار دن دو چارمین<br/>         اس چلن پر چلتی ہے تلوار دن دو چارمین<br/>         لوٹتے دیکھے گا اپنے یار دن دو چارمین<br/>         ہوگی گنبد سے بڑی دستار دن دو چارمین<br/>         ہے ہی اس شیخ کی گنتار دن دو چارمین<br/>         یہ سخن کہتا ہے ہر بار دن دو چارمین</p> |
| <p>جو مرض ملک ہو اور بے تشفی کو طبیب<br/>         دور ہو جا دیگا یہ آزار دن دو چارمین</p>   |  |
| <p>امید ہو گئی کچھ گوشہ گیر سی دل میں<br/>         خدا کی واسطے خاموش ناصحا بیدار<br/>         غم نے عشق ہے کس گلزار کا ہم کو<br/>         یہ کہے اب صف فرکانے دیکو دی شکست<br/>         و فور یار کے یانتک ہے سرد مہزی کا<br/>         کہے ہے خلق تری شکل کو مقابل ماہ</p>   | <p>رہا کرے ہے تنہا سیر سی دل میں<br/>         لگے ہے بات تری محکو تیر سی دل میں<br/>         ہے نالہ مرغ چمن کی صفیر سی دل میں<br/>         کہ اشک پھرتے ہن لہے ہیر سی دل میں<br/>         کہ آہ گرم بھی ہے زمریر سی دل میں<br/>         لگے ہے مہر کی محکو نظیر سی دل میں</p>   |
| <p>اگرچہ دفتر رزفا حشر ہے لے سودا<br/>         لگے ہے پیہہ مینا سے پیر سی دل میں</p>  |  |
| <p>دل کو یہ آرزو ہے مبرا کوے یار میں<br/>         میں وہ درخت خشک ہوں اس باغ میں<br/>         ساقی ہو سچ شباب کہ تجھ بن یہ نو بہار<br/>         خنجر پیکر کسو سے یہ مژگان نہ پھیرن منہ</p>  | <p>ہمراہ تیرے ہو تجھے لکر غبار میں<br/>         جسکو گونے سبز نہ دیکھ بھار میں<br/>         دیتی ہے زہر ہکو نے خوش گوار میں<br/>         تلوار مار میں بیٹھ کے ابرو ہنہار میں</p>  |
| <p>سودا تو دخت زر کو تو اتنا نہ منہ لگا<br/>         تکلیف پا دیگا بہت اسکے خار میں</p>   |  |
| <p>کنے آرام دے ہے چرخ مینا فام دنیا میں</p>   | <p>سدا گردش ہی میں گذری ہرنگ عالم دنیا میں</p>   |

|   |   |
|---|---|
| سجدہ کیا صنم کو مین دیکھے کفشت مین<br>چون تاک ایٹھ کتے مین پٹے میکد مین مست<br>گدڑا ہے آب چشم مرے سر سے بار ہا<br>ہرگز نہ مرقص فریدون کے رشک سے   | کہ اس خدا سے شیخ جو ہے سنگ نشت مین<br>نام بھلا یہ عیش ہے باغ بہشت مین<br>لیکن نہ وہ مٹا جو کہ تھا سر نوشت مین<br>ہا کہ کر اپنے دوست دل خوب نشت مین  |
| سودا کو شمع بزم جو کتے تو تھا حجب<br>ہے اشک آہ و سوختن اسکی سرشت مین  |   |
| مغز اس چشم کا ٹھکے ہو دل منتون مین<br>سبن باز پڑھا کن نے چمن مین کس کے<br>ہو ہم گل ہے جہان مین تو ہمیں کیا سودا   | یہ شتر پیر ہے لو ہو کی ٹہری جھو مین<br>جنش لب نے لٹاے درق گل خون مین<br>اپنے جی سے یہ عداوت ہے دل لڑو مین   |
| شب کو خاطر مین الرصد صبحی ہو دے<br>نمک صبح ملا دے رہے گلگون مین   |   |
| خلش کروں نہ کسی سے اگر چہ خار ہو مین  | جلے نہ مجھے دل خس جو شعلہ بار ہو مین  |
| جو گرد ہوں تو رہوں خاک پای دشمن دوست<br>نہو دے یہ کہ دل مور کا غبار ہو مین  |   |
| عاشق کی بھی کشتی مین کیا خوب طرح رہن<br>اور دے چھٹے دب سہ دلدار ہو امیرا  | دو چار گھڑی رونا دو چار گھڑی با مین<br>برحق ہے اگر پیر دیکھ قمر مین کراما مین   |
| کل لوگ مین کرچے مین آنکھوں نے مری ایمان<br>کچھ روز ہی آپس مین دو دو چلین سکھائین  |   |
| یہاں اسکی نہیں گنتی ہو اک بانگ آنکھوں مین<br>ہر جو جنگ اسکی تو حایل یہاں نہیں سکتا<br>چمن کی سیر کو جا رہے تو یہ محبو خط رہے<br>کہان طاقت جو اٹھنے یا نہ جانیکے تو کیا حسنی<br>ندی فرصت کیسی خونی کی قہر کے بنے کی<br>نہیں ہرگز نری چشم سہ محتاج سرمہ کی<br>نئے سے جھک گیا سودا تو دیکھ اس کی نہ ہو | جان کی بھنے دیکھی ہو مے گلنگ آنکھوں مین<br>محل نشت جگر ہوا شک کا دل تنگ آنکھوں مین<br>نہو گلشن مین زگر سے کہیں اب جنگ آنکھوں مین<br>نظر آتا ہے محبویک قدم فرنگ آنکھوں مین<br>وگر نہ ہم تو رکتے ہیں جمن اور گنگ آنکھوں مین<br>لگے اے شوخ تیرے دشمنوں کے سنگ آنکھوں مین |
|   | اکھ جو زور کیفیت یہ کافرنگ آنکھوں مین   |



|   |   |
|---|---|
| <p>انٹسری کدل کی طرح غیر سنگ و خشت<br/>سودا سے رات بن کہا منوم کیون ہو تو<br/>کنے لگا کہ سچ ہے برا کی اگر یہ جی<br/>پوچھا جو میں سبب تو کہا کیا نہیں سنی<br/>نامہ لکھا تھا یا رکوینے سمجھ کے ہے<br/>لیکن سوائے بندگی و عجز و انکسار<br/>دان لاکے محکوم مارے گردن کہ جس جگہ<br/>ورنہ خدا کی واسطے انصاف تو کرو<br/>اڑتا پھرے ہے نامہ گلی میں کسی طرف</p> | <p>کھریں تو خاک بھی نہیں آتی نظر کہیں<br/>الکھ ہے ان دونوں میں تبادلہ مگر کہیں<br/>بچ جائے تو نہ دل کو دونوں باند کر کہیں<br/>خاصہ دم کے حال کی تو نے خبر کہیں<br/>عالم میں ہم نامہ و پیغام ہر کہیں<br/>نکتہ ہوا کہیں حرف متناسے گر کہیں<br/>پانی کے قطرے کا بھی نہ ہو سکا کہیں<br/>آتا ہے اچھی پہ نہ وال اس قدر کہیں<br/>دھڑے جدا پڑا ہے ست نامہ پر کہیں</p> |
| <p>دقتیکہ دلبرانِ جہان کا ہو یہ سلوک<br/>بھر دل کو دونوں کو تو کس امید پر کہیں</p>  |   |
| <p>بلبل کہیں تنگ کہیں اور ہم کہیں<br/>کب تک یہ سرکشی مری شمشاد کے حضور<br/>گردن پھرے جاب کی صورت بہا بہا<br/>لیکھ چلے ہیں مہربان ہم سوے حرم<br/>آہو نہیں کو رام کیا ایک غم کہیں<br/>درکار کچھ نہیں مجھے چلنے میں خضر راہ</p>  | <p>کھٹے یہ دل جے ہوئے ایک دم کہیں<br/>اے سرو تک تو ہو تو خجالت سے مخم کہیں<br/>آجا دین بج پر جو مری چشم غم کہیں<br/>ہو جاے شیخ کعبہ نہ بیت العنم کہیں<br/>ہر آن ہے یہ خوف نگر چلے دم کہیں<br/>کوئی سنا نہ بھولتا راہ عدم کہیں</p>   |
| <p>سودا رہی کی آہ اگر آتی متصل<br/>اندیشہ ہے مجھے نہ بھل جائے دم کہیں</p>   |   |
| <p>مست پھر تو ساتھ غیر کے آمان ہر کہیں<br/>جز سنگ کیا ہے دیر و حرم میں جو سر جھکے<br/>سیا تو ہو دے دے میں کس طرح سے یار<br/>میرے ہی دل پہ یار چلے ہو یہ ہٹ ترا<br/>جو جو تم ہیں ہم پہ کیے اسکے برخلاف<br/>سمو رہ پھر فکر و امکان میں رہ چکا</p>   | <p>ضائع نہ حسن اپنے کی کر شان ہر کہیں<br/>سجدہ کیا ہے محکوم میں پچان ہر کہیں<br/>وعدہ تجھے ہر لیک سے بیان ہر کہیں<br/>ہوتا نہیں ہو شوخ تو نادان ہر کہیں<br/>کرتے ہیں ہم بیان تیرے احسان ہر کہیں<br/>یوں ہی اٹھا جواش کا کھٹوفان ہر کہیں</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>کہو نہیں کو نہ سا گھر ہے جسے پہننے نہ دیکھا ہو<br/>جو بوجھے شیخ ذرہ بھر بھی رزم کفر کو میرے<br/>بغیر از مرنے چلتے کچھ نہ دیکھا زہم ہستی میں<br/>لیا دل کو نہ تھا جب تک مری کیا کیا خوشامد تھی<br/>دلا اب سر کو اپنے پھیرت سنگ ملامت سے</p>   | <p>بہر خلوت سرے دل نہیں آرام دنیا میں<br/>قبول خاطر اسکی پھر نہوا سلام دنیا میں<br/>کٹی اپنی تو مثل شمع صبح و شام دنیا میں<br/>نہو گا کوئی تمسا بھی میان خود کام دنیا میں<br/>یہی ہوتا ہے نادان عشق کا انجام دنیا میں</p>   |
| <p>نہ کر سودا تو شکوہ ہم سے دل کی سقاری کا<br/>محبت کسکو دیتی ہے میان آرام دنیا میں</p>   |   |
| <p>اے خوشحال ہوا جو کوئی رسولے تہان<br/>کفر سے اب تو مراد دل ہے نہایت بزار<br/>الف و مہر کی ذرہ جو کہیں انہیں ہو بو<br/>بیگنا ہوں یہ یہ ناحق جو قسم کرنے ہو<br/>دل سی تم غلبے کو ہفیدہ کیے رکھتے ہو<br/>مول لیتے ہو جو اس دل کو تو یوں ہی لیجئے</p>   | <p>خوار باز ارلامت ہے بسوداے تہان<br/>در میان کیا کردن لے شیخ کہ ہر پائے تہان<br/>کاش دیتا میں کسی سنگ کو دل چلے تہان<br/>اب کس طرح بھی تم میں سے یہ جو چلے تہان<br/>کیا میں تھے کہوں افسوس تہان ہائے تہان<br/>تم دیے دام مجھے اور میں بھر پائے تہان</p>  |
| <p>اب خدا ہی تمہیں سمجھائے مرے دل کا درد<br/>تم نہ سمجھتے ہو کوئی سودا کے سمجھائے تہان</p>  |   |
| <p>جی تک تو دیکے لون جو ہو تو کار گر کہیں<br/>ہوتی نہیں ہے صبح نہ آتی ہے محکونیند<br/>ساتی ہے اک تبسم گل فرصت بہار<br/>پھرنے لگے تو جون کف دریا بہا بہا<br/>جادو بھرے ہن چشم میں مت آئے کردیکہ<br/>دل آہ شعلہ بار کے ہر دم بھرے ہو گرد<br/>خوناب یوں کہو نہ مری چشم سے بہا<br/>منہ تو مجھے لگا دے تو کب جام کی طرح<br/>صحبت میں تیر می آن کے چون یہ نہ رہا<br/>اے دل یہ کہ تو مجھے کہیں کیا کردن تبار</p> | <p>اے آہ کیا کردن نہیں کہتا اثر کہیں<br/>جسکو پکارتا ہوں سو کہتا ہے مر کہیں<br/>ظالم بھرے ہو جام تو جلد سے بھر کہیں<br/>دامن اگر پھوڑے اے ابر تر کہیں<br/>دھڑکے ہے دل مرا کہ نہ بیٹھے نظر کہیں<br/>برو انہ آئے ہے مری شمع پر کہیں<br/>انکا نہ جب تک آن کے کحت جگر کہیں<br/>اتنا بھی داہ داہے میسر ہو کر کہیں<br/>خالی کردن میں دل کے تئیں بیٹھا کہیں<br/>آدین کہو جو حضرت سودا دھڑکے کہیں</p> |

|  |   |
|--|---|
| <p>چاہ کے غرق تھے ہے یہ گمان تھے ہیں<br/>اب تو اس سحر سے جیتے جی ابھرا معلوم<br/>لخت یون ہی ہو مری سیر جن میں تھے ہیں<br/>وصل کی رات بھی محروم ہیں اک بوسہ کے<br/>یاد کرسی میں تجھ کو میں جہاں رویا تھا<br/>مغھ میں تیری سی جو رکھتے ہیں ہوا تھ زباں</p>                     | <p>ڈوبے گرداب محبت کے کہاں تھے ہیں<br/>تہ کے بیٹھے ہوئے بھی کوئی میان تھے ہیں<br/>برگ گل جن برو سے آب دان تھے ہیں<br/>آب حیوان میں پڑے تشنہ دہان تھے ہیں<br/>آج تک یا ربطا بے پڑے دان تھے ہیں<br/>سحر سواج سخن میں وہ جو ان تھے ہیں</p>                           |
| <p>صاحب فہم اوسے کہتے ہیں جو ہر سودا<br/>دست و پا مار کے یہ گنگ جہان تھے ہیں</p>   |   |
| <p>اُس سرور قد کی دوستی میں کچھ نہیں<br/>اُس سنگدل کھال پہ سیر نہ کیا رحم<br/>یا قوت لعل یار سے بہتر نہیں دے<br/>کیون مجھ سے بیگناہ کو ناحق کرے قتل<br/>قاصد کی کیا مجال جو اُس کو میں جا سکے<br/>میری طرف سے دیجو صبا گل کہ پیام<br/>سودا نہان ایسے تو دوا عطا کی گفتگو</p> | <p>نخل محبت آہ مرا بار و در نہیں<br/>اے آہ و نالہ حیف کہ تم میں اثر نہیں<br/>ہر جوہری کو اسکی برکھ کی نظر نہیں<br/>اے یار تیرے دلیں خدا کا بھی نہیں<br/>جز مرغ ریح کوئی مرا نامہ بر نہیں<br/>اؤں نفس بھی توڑ کے پر بال نہیں<br/>درہ بھرا دسکو اصل سخن کو نہیں</p> |
| <p>اسید وصل جز طمع حنا کچھ نہیں<br/>وضع بہار دیکھ کے مانند آ بشار<br/>اُس شعوغ یو فاد فراموش کا رے<br/>نالہ غلط ہے مرغ گرفتار دام کا<br/>سمجھاؤں اپنے کفر کے گرفتار شیخ کو<br/>طاقت نہیں ہوائی کہ بے طاقتی کہیں</p>  | <p>ہر صبح ہے قسم بہ قسم شام کچھ نہیں<br/>جز گر یہ اس جہن میں میں کام کچھ نہیں<br/>دلت ہوئی کہ نامہ و پیغام کچھ نہیں<br/>وہ تو اسیر زلف سیہ فام کچھ نہیں<br/>بے اختیار کہ اٹھے اسلام کچھ نہیں<br/>موجب مے سکوت کا آرام کچھ نہیں</p>                                |
| <p>دیکھا نہ حال سودا کا کوچے میں عشق کے<br/>اسے مل تو عاشقی کا نہ لے نام کچھ نہیں</p>  |   |
| <p>اکھن بھی اگلی اکھو نے کرنگ ملا کرین<br/>اگر جوش مارے خط کی قرنہ چہرے پر بہار</p>  | <p>تو ہم کسی سے کا ہے کو اتنا گلا کرین<br/>ٹھٹھے دلون کے گل کی طرح سے گلا کرین</p>  |

|  |   |  |
|--|---|--|
| کعبہ سے کچھ ہے کام نہ کچھ دیر سے غرض<br>سودا کرے ہے دید یہ اگن ہر کہین                       | کس ہوشکی جاو کری جو آنکھیں بھی شرماتی ہیں<br>کلا اب اسکا مجھے نہ کچھ کیا وہ اپنا پانی ہیں<br>لیکر پھیل دل عاشق کا جان بھرا سکی کھاتی ہیں<br>بس کب چل سکتا ہے اسے جو آنکھیاں مہماتی ہیں<br>آنکھیں میری مجھے یار و ناحق بیرسباتی ہیں<br>آنکھیں طفل شک کو تب سو گدو بدین بھلاتی ہیں<br>سنو ہو پیارے اب وہ باتیں تگو نہیں سہاتی ہیں<br>جانیں سب عشاق کی پیارے سینو نہیں گھبراتی ہیں | یاد میان اب لین تیرے نے باتیں نہیں آتی ہیں<br>گھڑی گھڑی کی دے جو ادائیں جنہو نے میں دکھانا تھا<br>کیون نہ مکافات سکی پیارے ہوئے نہ تری بیو تگو<br>خون ہمارے دل کا پیوین جس صورت سے چاہیں وہ<br>چھنسا تین ہیں دلو میرے زلف میں ہر اک مہر کے<br>چلبے گیا ہے برے میرے تو آرام جان و تن<br>گئے وہ دن جرنغ تھا رے منہ سے میٹھا لگتا تھا<br>گھر سے باہر جلد نکال تیری خاطر ہے یہ حال |
| دیکھتے کہ کہ ہوا دیوانا سودا تو بھر عجب نہیں،<br>عشق کی باتیں اخلاطوں کی پلین ست بوراتی ہیں، | بھنے سافرون کو دیتی نہیں نگاہیں<br>تیر نگہ تو دان ہیں بان برجمیان ہیں آہیں<br>گل آسمان پہ پھینکیں اپنی سدا کلا ہیں<br>اپنی طرف سے اسے دل ہم تو بھلا ناہیں<br>یا عاشقوں کے جی سے کھو دے اٹھوئی چاہیں<br>گردن ہی مارتے ہیں ذرہ جو ہم کراہیں   | آنکھوں کو نیک سنبھا لویہ مارتی ہیں راہیں<br>کیا حسن و عشق میں اب بھڑی ہو بیڑھے<br>آوے جو سیر کرنے اگبار وہ چسمن میں<br>اس ولین گو ہماری الفت نہیں ہی اب<br>لہک مہر دے خدایا کا فربتوں کے ولین<br>فرما کر کسی سے چاہیں سودا دیوں کر   |
| سودا تو عاشقی میں ثابت قدم یہ رہنا<br>فرقہ میں عاشقوں کے تائب کچھ سزا ہیں                    | عاشق جو ہوں اٹھو نکو الوب جانتے ہیں<br>دل لیکے جو کرنا محبوب جانتے ہیں<br>غیرت جنہیں دی حق نے مصیب جانتے ہیں<br>ہم دل جلا کا اسکو کتوب جانتے ہیں<br>تقویٰ کو تیج جی کے وہ خوب جانتے ہیں   | جو مصیبتوں کے عاشق مرغوب جانتے ہیں<br>ذہ نہیں ہیں واقف اطوار دلبری سے<br>ہر ایک نیک دید سے مل بیٹھا بستان کا<br>بکھو ہو شرح جسکو خلوت میں اپنی پیارے<br>کہتے ہیں جسکو سودا آفاق زہد شرب  |

|  |  |
|--|--|
| عسبث تو سر کی مرے ہر گھڑی قسم مت کھا<br>مین ہوں وہ نخل کہ جس نخل کو قیامت تک<br>جہان کے بیچ غم دل کہوں سو کس سے کہوں | قسم خدا کی ترے دل میں اب پیار نہیں،<br>ہمارا کیسی ہی آوے تو برگ و بار نہیں<br>سوائے غم کے مرا کوئی غمگسار نہیں |
|--|--|

ہزار قول کریں یہ نباہ کا سودا  
مجھے تباہ کی محبت کا اعتبار نہیں

|  |   |
|--|---|
| مکڑے تو ابھی لعل کے دل بیچ دھڑھین<br>صد شکر کہ مر نیکا خلش اٹھ گیا دل سے<br>اس باغ میں ہم سے نہ ملے سو دکسو کو<br>کاوش نہ مرے دل سے ہر تر گاون کی تر | تھنے تو ابھی موتی ہی آنکھوں میں بھرے ہیں<br>جب ہوئے پیدا ہم اس وقت کمرے ہیں<br>لے گلبن سر سبز نہ ہم نخل ہرے ہیں<br>اب رو بھی کجی میں صف مڑ گھانے پے ہیں |
|--|---|

سودا جو ترے یار کے دل سے نہ لیا کھوٹ  
کیسا ہی وہ کھوٹا ہو میان ہم تو کھرے ہیں

|   |   |
|---|---|
| مین کس کس شعلہ خود کو سینہ صد چاک کھلاؤں<br>گریبان چاک کر یہ جی میں آتا ہو کلام میں<br>کسے دعویٰ نہ ہرگز ہمسری کا ابر بارش میں<br>چمن میں بھر نہ بیٹھے شاخ گل پر چھو لکر لبیل<br>چل اٹھ سایہ سے دیوار حرم تک شیخ آجھ تک<br>پڑے دونوں کی ناگہ دوستی میں جلتوانی سی | جو دل تھلائیے تو جل بجھا کیا خاک کھلاؤں<br>رسائی آہ کی تاداسن افلاک دکھلاؤں<br>برائے امتحان گردیدہ مناک دکھلاؤں<br>جوائس گلو کے کوچے کا خس فاشاک دکھلاؤں<br>بچھے نیرنگی قدرت بزیرتاک دکھلاؤں<br>گل لبیل کو گردہ روئے آتشاک کھلاؤں |
|---|---|

پرستش چھوڑ دے کعبہ کی سودا شیخ گراؤ سکو  
جو میرے دل میں بتا ہے بت بیباک دکھلاؤں

## ردیف واو

|  |   |
|--|---|
| دماغ صلیح دینے کا نہیں کمد و ہلائی کو<br>بغیر از بادہ سمجھوں بزم کو میں حلقہ ماتم<br>ترا خط و کچھ بون بھولیں میں سب قرآن کا پڑھنا<br>کہے ہر سرنگون اس باغ میں کثرت تعلق کی | کہ فکر شعر ہے اس وقت میرے طبع عالی کو<br>تصور قالب بیجان کروں میں اے خالی کو<br>کہ چون نہ کر رکھیں تقویم ہمارے پار سالی کو<br>مڑکا بیشتر ہو نا جھکا دیتا ہے ڈالی کو |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>کیونکہ نہ چشم ابرو سے ہو قتل دل مرا<br/>بار و گر بہار نے مارا ہے جو شش پھر<br/>آئینہ کا عبث ہے سکندر یہ تعبیه<br/>ہے معتبر انھوں کی جہان میں موسیٰ</p>   | <p>دو ترک مست ایکے جو تیغے پلا کرین<br/>بر پا جنوں کا اپنے ہم اب سلسلا کرین<br/>بہتر ہوا دور اس سے جو دل کو جلا کرین<br/>جو خاک کو نگاہ سے اپنی طلا کرین</p>  |
| <p>سودا تجھی بدن گامین کا رقادلی<br/>شہری غزال یہ جو کسی سے ہلا کرین</p>  |   |
| <p>مجھے معلوم یوں ہوتا ہوسیری بھی پہنچیں<br/>خدا جانے کدھر کو دیکھ تجھ کو وہ نکل جائیں<br/>ہجوم از بس تماشائی کا تیرے قدم پر پایے<br/>مری آنکھیں جویاں مائے پزیرن تو کیا تعجب ہے<br/>نقاب بنے رکر چہرے کس سے نہ چھپاتا ہے<br/>ترا وہ حسن دلکش ہو نکالے جس کو تو گھر سے</p>  | <p>ایسی دیکھ کر شاید جہان میں رسمی آنکھیں<br/>بزدور اپنے میان ڈور و نئے ہنر کی آنکھیں<br/>بسان دستہ نرسن سرتا یا رسی آنکھیں<br/>ترنی فغون نے کیا کیا ایک خلقت کی فسی آنکھیں<br/>قدم تیرے کولتے ملتے عالم کی گھسی آنکھیں<br/>پلٹ کر چہرہ طرف گدھی ہی کراہی دسی آنکھیں</p>  |
| <p>مرے رو دنیا آگے یار کے ہر دم یہ باعث ہے<br/>دلہائی میں اے سودا یہ اپنی بکلیسی آنکھیں</p>   |   |
| <p>طلب میں سلطنت جہم کی نہ صبیح و شام کرتا ہوں<br/>پرستار خدا کہ کیا بڑا میں کام کرتا ہوں<br/>رواک باز پرس محنت ہے مجھ سے اے زاہد<br/>جو آزادی میں یاد آجائے ہے لذت سہر کی<br/>جو دل تھا کر دیا یا مال تو نے اب تین چاہے<br/>دیا تھا کس گھڑی دل اس سنگر کو کہ اے یارو<br/>طلب بوسہ کیا تھا دے نہ جھگڑا نہیں سین<br/>مجھے بن یاد تیری دم گزرتا ہو تو کا فر ہوں</p> | <p>اور سیوا نہ بر جا کر سوال جسام کرتا ہوں<br/>جہان جس بت کو دیکھوں ہوں بینا رام کرتا ہوں<br/>کہ سستی از نگاہ ساتی گلستاں کرتا ہوں<br/>تو کر پرواز گلشن سے تلاش دام کرتا ہوں<br/>کسی سے جا کے اگردل در قرض دام کرتا ہوں<br/>نہ دن کو ہمیں ہے مجھ کو نہ شب آرام کرتا ہوں<br/>کسی پر کیا میان قاضی کا میں اعلام کرتا ہوں<br/>سحر سے شام تک میں ورد ویران کرتا ہوں</p> |
| <p>الصیحت کرنے سے سودا کو تو سمجھانے لے ناصح<br/>کہ باہرین پختہ مغزی میں خیال خام کرتا ہوں</p>  |   |
| <p>میں بھی مجھوں ہوں بار و دیار بازمین</p>  | <p>کردن میں کیا کہ مرادوں یہ اختیار زمین</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>اب نکل سکنا نہیں ممکن تجھے مان سے دلا<br/>ہو گیا آشفۂ سر ہر ایک اسکو دیکھ کر<br/>اچھ تو یان نسبت بزدلو ہی بھلو نے احسنم<br/>اگر چین تک خصت لے صیاد تین دینا نہیں<br/>اگر نہیں ایک میسر ساقی داہر بہار</p>   | <p>زلف کے حلقہ میں ہے جون نقطہ کر کا رتو<br/>باندھ کر نکال کر یہ لپٹنی دستار تو<br/>گو کہ ہن باغ جہان میں خار ہم گلزار تو<br/>جانیکی فرصت ہمیں نے تاسر دیوار تو<br/>جام دے لے دل برل کی ویدہ غنبار تو</p>   |
| <p>زندگی اپنی اگر ہے ناصحا بھٹک کر عزیز<br/>مان سودا سے نہ کر ہر دقت یہ گفتار تو</p>   |   |
| <p>لو اس حشم کا پونجھے سے ناصح بند کیونکر ہو<br/>ملے ہے غنچہ نکل خاک میں یک لب سے<br/>فرہم مال زر گھر میں کیا اپنے تو کیا حاصل<br/>مقابل ہو کے میرے مہوش کے ناخن سے<br/>حلاوت شہد سے بھی زیادہ ترے جلی بلوئین<br/>خیال لاف کو تیرے نکلنے دون نہ میں نے<br/>نہو دل جب تک میرا مشک شکل مجھ کے<br/>اغزال شت کی ہر چند ہن ابلہ فریب انگلیں</p> | <p>جو دل لٹے کیسے ہاتھ سے بیونہ کیونکر ہو<br/>کسو کا دل کہو اس باغ میں خورند کیونکر ہو<br/>غنی جبکہ نہیں ہو دلہ طالع مند کیونکر ہو<br/>جو چاہے ماہ نوہ چند ہو وہ چند کیونکر ہو<br/>برا برس لب شیرین کے یار و خند کیونکر ہو<br/>یہ کالا ہے کہ جب تو بنی سے کلا بند کیونکر ہو<br/>کسی کے روئے آتشاک برا پسند کیونکر ہو<br/>برا نکھینو نکاترے اے یار نہیں چھند کیونکر ہو</p> |
| <p>جہنے ہے وہ سخن کرتین تجھ دارھی کے ہنہ پر<br/>اثر سودا کے تین ناصح تری یہ بند کیونکر ہو</p>  |   |
| <p>اگرے شک منغل کوئی مرے بید و قاتل کو</p>   | <p>دکھا دے خاک پروانہ پہ گریان شمع منغل کو</p>  |
| <p>الہی ہو سکت نعم البدل کے تجھ کو دینے کی<br/>مجھے اسکے عوض تو کچھ نہ دے پھیلا دلو</p>  |   |
| <p>اگر رکھا تنگہ نے دل نکلا آئینہ کو<br/>تیرے شتا تو بھی جیلانی میں ہو ہم چشم غم<br/>مان اسے مشاطہ وہ مغرور ہو دیگا دو چند<br/>گر خط سے یار کے ہرے یہ ہو دو دنی جلا<br/>یہ کے مجھ کو وہ نکلتا ہو سودا رشک سے</p>   | <p>تیر مرزگان نے کیا غزال چار آئینہ کو<br/>بسکہ رہتا ہے شبے روزنا انتظار آئینہ کو<br/>دقت آرایش نہ کر اس سے دو جا آئینہ کو<br/>صاف تر رکھتا ہے صیقل سے غبار آئینہ کو<br/>جی میں آتا ہو کر دین سنگسار آئینہ کو</p>   |

نشست شیخ نے مجلس میں توجہ جاتی بکا ڈالی  
لے آئے یان کوئی سودا سے اب جالالبالی کو

چہ بے گنہ چہ گنہگار یہ نہو وہ ہو  
بنیر یار ہو کیسا ہی کچھ تو مارین ہین  
مین اور غیر تحقیق کیون نہ ایک سے ہون کران  
نکمہ مہر کے رہم بلطف کچھ تو ہو  
جو وعدے آگے کئے تھے یہ باتین میں مین  
جفا دہم جو خاطر مین ہو کہ سب پتر  
ہمین تو ایک سے ہین جن میں بھیج دلچ  
ہے اعتقاد ہمین ہندو و مسلمان پر  
مسادی آپ کو کچھ بن ہے جنت و دوزخ  
نہین ہو وصل مین درخواست ہجر کی حکو

وہ شوخ قتل کو تیار یہ نہو وہ ہو  
ہم ایسے ہونے پہ پیرا یہ نہو وہ ہو  
نہین مٹیسر گل و خار یہ نہو وہ ہو  
جو وہ نہو تو یہ ہو یار یہ نہو وہ ہو  
ملے جہمے تو گفتار یہ نہو وہ ہو  
کیا ہے عشق نے ہموار یہ نہو وہ ہو  
کوئی ہو اپنا حسرت یاد یہ نہو وہ ہو  
ہین دونوں تیرے پرستار یہ نہو وہ ہو  
نہین ہم اس کے طلبگار یہ نہو وہ ہو  
وے خدا سے ہون ناچار یہ نہو وہ ہو

رسوخ سودا رکھے بندگی غیر سے فرق

بھارے جور سے ہزار یہ نہو وہ ہو

یون نہ چاہے گا دل گاہ یہ ہو وہ نہو  
بندگی کی ذات واقف جو مین انکی زبان  
تو ہوا جیسا پس پھر دنیا و مافیہا کے بیچ  
جب ہو آیا ہے تو گلشن مین جسے غیب  
شکل آئینہ کی رو سے دیکھ کر دیکھ لے  
دیکھ کر مہنتا ہے عالم آبکا و لمان ریش  
صاحب محل جس سیمکے ہو دل کفیس کے  
گھر مے تب آئیے جدم نہو مہر قیب

اسکی یہ خواہش معاذ اللہ یہ ہو وہ نہو  
بول کب سکتے ہین یون اللہ یہ ہو وہ نہو  
کب ہین اس چیز کی پرواہ یہ ہو وہ نہو  
دیکھ کر کہتے ہین گل کو واہ یہ ہو وہ نہو  
منہ لگانے سے ترے گمراہ یہ ہو وہ نہو  
شیخ جی لازم ہے کیا کوتاہ یہ ہو وہ نہو  
قدر اسکی تب ہو جب ہمراہ یہ ہو وہ نہو  
بچھے ملنے کی تمھاری راہ یہ ہو وہ نہو

غیر کو گھر مین جگہ دی کرتے ہو سودا کو منع

ہوش دیکھا پس تمھارا واہ یہ ہو وہ نہو

اس نے جا عالم سے دہر کو چھو بازار تو

حال دل پوچھے ہے کیا تمھے مراے یار تو



|   |  |
|---|--|
| <p>مختب آیا بزم میں ساقی لے آشراب کو<br/>آنکھوں کا میرے اندرون یار و ہر طرف باجرا<br/>دم ہی رہا بہر ہر جن تن تو ہوا شک بہ گیا<br/>پند سے تیری زار ہر حال مرا یہ سے ہے<br/>مجنون بریک باد یہ کیوں نہ کرے شمار غم<br/>موسم گل میں ابکی سال بادہ بغیر ساقیا<br/>یار کی بیت ابرو پر خال نہیں وہ ہے لفظ<br/>خاشی موجب رضا کب ہو سوال حسد کی</p>  | <p>یہ سمجھ کر شب پرک دیکھے گی آفتاب کو<br/>میں تو روؤں ہوں انکے تین منہ ہی ہیں یہ کج<br/>جن نے نہ دیکھا ہونچھے دیکھ لے وہ جناب کو<br/>سگ کا گزیدہ جس طرح دیکھ دے ہر آب کو<br/>یاں تو نہ جا شمار کی دخل نہ یاں حساب کو<br/>ہمنے کیا بجا م چشم خون دل خراب کو<br/>آفرین ہے صد آفرین صاحب آفتاب کو<br/>تنگی ہو اس دہن کی راہ دستی نہیں جواب کو</p>  |
| <p>سودا امید وصل کی سکو ہے یاں کر نہیں<br/>اپنے دل در چشم میں ایسے خیال و خواب کو</p>   |  |
| <p>شیخ نے اس بت کو جس کو چین دیکھا شام کو<br/>مولے مجھ کو تو دوں یوں آپکو میں اشتہار<br/>کو کہن ہو مجھ جگر کن کے گھر آینکا وہ ننگ<br/>چھوٹ کر بچھے نہ پتیاوے کسی سے پھر یہ دل<br/>جنس دل کتنی ہے ناکارہ بازار تباہ<br/>کیا کروں پاکیزگی کا شیخ کی اسکی بیان<br/>مست پیش کا طعمہ ہو کر کعبہ دل کا طوف<br/>شیفقت مت سمجھو یار د خدا جانے فلک<br/>پھر کہیں دل دینے کی ہنہ تو کھائی ہے تم</p> | <p>لے چراغ ارب حوڑے دان ہو تاسو سلام کو<br/>چاہے پھر پیچے تو لے کوئی نہ کھوٹے اکھ<br/>تو م میں لب پر نہ لاوے کوئی جسکے نام کو<br/>مخ وہ چھستا نہیں جو توڑ بھاگے دام کو<br/>ایک پوچھے یوں تو بولے دوسرا کس کام کو<br/>بھیجوں ہوں خواب لے دھوکے میں بیجا کو<br/>دور کرے شیخ تن سے جامہ احسہ ام کو<br/>پوچھے ہو دامن سے کسکے تیغ خون آشام کو<br/>دل جو دیتا ہے کوئی تو جان کے آرام کو</p> |
| <p>اگر کے توبہ ناصحا سودا مصلیٰ کل ہوا<br/>آج پھر ہی ہے مصلیٰ رکھ کر دو دو جام کو</p>   |  |
| <p>بلد شاہت دودھا لگی بھی جو ہوئے مجھ کو<br/>اٹھ پہاڑ سکو ہے نظارہ خوبانگی تلاش<br/>کی میں جو عرض متنا تو یہ ظالم لولا<br/>خرمن برق زدہ کا ہوں وہ دانہ کہ اٹھے</p>  | <p>تیرے کوچے کی گدائی سے نکھوئے مجھ کو<br/>کہیں یہ دیدہ و درون ہوں نہ ڈلوئے مجھ کو<br/>پھر کے مجھ سے جیہات تو رو دے مجھ کو<br/>نہ کوئی مرغ چلے گئے کوئی بروسے مجھ کو</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>چیز کیا ہوں جو کہین قتل وہ انکھیاں مجکو<br/>سیر کرتا ہے خیال اسکی نگہ کا جید ہر<br/>گل دکھزار ترسم ہوں کسی کے سر پر<br/>ہاتھ کس کا ہے تری زلف کا شانہ سچ کہ<br/>اے نسیم سحری ہمدردت سے دور<br/>ایک گل تک مرے مانع نہوا چلتے وقت<br/>ایک عالم کو زمانے نے دیا کیا کیسا کچھ<br/>کسی ملت میں گون آپ کو بتلا اے شیخ<br/>مجھ میں اور یار میں ہے ربط پسند آتش</p> | <p>پھر گئے دیکھتے ہی خنجر مرگان مجکو<br/>نظر آتے ہیں ادھر گنج شہیدان مجکو<br/>جا خوش آتی نہیں جز گور غنہ ریان مجکو<br/>رات آتے ہیں نظر خواب پریشان مجکو<br/>بے نہایت نظر آیا یہ گلستان مجکو<br/>خار نے بھی نہ رکھا کیسبج کے دامان مجکو<br/>برکھو میں نہ کہا اس سے کہ دوران مجکو<br/>تو مجھے گہر کے گہر میں مسلمان مجکو<br/>اسکی جوشش نے کیا اس سحر زبان مجکو</p> |
| <p>رخینتہ اور بھی دنیا میں رہے اے سودا<br/>بھینے دیوے جو کھو گردش دوران مجکو</p>   |  |
| <p>بس ہو تو رکھوں آنکھوں میں اس آفت جاکو<br/>جب عزم کروں گھر سے کوئی دوست کا یاد<br/>موجب مری بخش کا جو پوچھے ہو تو یہ جان<br/>ابروں نے فرخہ نے نگہ یار نے یارو<br/>اسرار خرابات سے واقف ہو جو زار<br/>یہ رسم نہیں تازہ کچھ اے شیخ جہا نہیں<br/>ناصح یہ مجھے راست کہے تھا کہ جز داغ</p>  | <p>اور دیکھنے دوں میں نہ زمین کو نہ زلف کو<br/>دشمن ہے مرا وہ جو کہے یہ کہ کہان کو<br/>موندو نگاہ نہ پھر کھول کے جو غنچہ بان کو<br/>بے رتبہ کیسا تیغ کو خنجر کو کہان کو<br/>کعبہ سے نہ کم سمجھے در پیر مغان کو<br/>جا کہ حرم دلیں جو میں دی ہوتان کو<br/>کیا یو یگا دل دے کے تو ان لالہ خان کو</p>   |
| <p>دل کے دم تیغ کا پیاسا ہے کہ سودا<br/>بہل کی طرح ٹڑپے ہے دیکھ آب روان کو</p>   |  |
| <p>مٹا کر خط تم اپنے حق میں کیوں کاٹھی لپٹے ہو<br/>تجربہ کچھ یقین بیداری شب کی ان آنکھوں کی<br/>رقیب اور میں ہوں زیر آسمان کجاں دو قالب</p>  | <p>نہو نگاہ یہ عارض گل عبث سبز بھی کھوٹے ہو<br/>خمار اکا ہے قاتل خلق کا کس نیند سوتے ہو<br/>مخاطب تم بلفظ جان ہم دو نوں کے ہوتے ہو</p>   |
| <p>سمجھنا آپ کو مٹا خدا کا ہے غلط فہمی،<br/>عز و دنا زاتنا کس لیے آدم کے پوتے ہو،</p>  |  |

|   |  |
|---|--|
| <p>یہ عاشق پیشہ عہد اسکے میں بھین قلہ صبح کی<br/>شکار انداز انسان کا ہے وہ کچلے صحر میں<br/>سبب زار دل میرے کا ہے بے الفتی سکی</p>  | <p>منصیحت کرنے سے منظور سبکی خیر ہے سکو<br/>سوائے مرغ دل کب میل جوش و طیر ہے سکو<br/>نہ اپنے سے محبت ہے نہ غریب رہ سکو</p>   |
| <p>کیا برشتہ دین سودا کو کس کافر کی تر گان ہے<br/>کہ سر نہ چشم کا اب خاک راہ دیر ہے سکو</p>   |  |
| <p>تو نہ دے تو شب ہجر دے جینے ہم کو<br/>شادی خوش باش رکھنی ہر نے آفاق کے بیچ<br/>آدمی ہو تو ہم آپ میں ہو بچا کچھ فضل<br/>ہم کس کو کی نہ ترے نظر و بین غفا کی طرح<br/>عشق کی تیج کا گھائل ہوں شاؤ نہ مجھے<br/>ہے کہ اب لا کے دکھا دین اے تج کو ناصح<br/>پوچھوں عارض سے عرق اسکے تو یوں کہتا ہوں<br/>حسن فیاض ہے گل کا کہ سحر بچہ مہر</p> | <p>خالق اے صبح سلامت کے تیرے دم کو<br/>والہم لبس کیا دل میں ہمارے غم کو<br/>ور نہ بد نام نہ کر تو نسب آدم کو<br/>دیکھ ڈالا ہے بیک آن ہم ک عالم کو<br/>زخم الماس طلب لائے ہو تم مہر ہم کو<br/>مت منصیحت ہو عبث کر کے نصیحت ہم کو<br/>چھپنے چھونے میں دہن تو دن نا محرم کو<br/>جسکے دامن سے چنے ہو گھر شبنم کو</p> |
| <p>بادہ پتیا تو وہ اک لطف اٹھاتا سودا<br/>فائدہ جام نبائے ہوا کیا جم کو</p>   |  |
| <p>دیکھ بھلی میں شکاری کی مرے خچل کو<br/>اسکے طرے کے تین ہو بچے ہو کوئی کیا ظل<br/>پہلوے یار نہ ہم غیسر کو بیٹھا تھیں<br/>اہل دل کی یہ دعانت ہو کہ نجو یا رب<br/>شیخ کو ذوق اچھلنے سے نہیں مجلس میں</p>   | <p>کو بچ کوئی نہ پھرے ہند میں آکا بل کو<br/>دھوے ہو ابر بہاری یہ عبث منسل کو<br/>اس جہن میں رکھے بے خار خد اہل گل کو<br/>دور گلشن سے قفس میں نہ دکھا بلبل کو<br/>اس مہلے سے مٹاتا ہے اپنی جیل کو</p>   |
| <p>ناہدان کیوں اسے کہتے ہیں بڑا سودا<br/>جو ہر انسان کا نکال آئے ہو جام مل کو</p>   |  |
| <p>کہتے نہ اسیری میں اگر ضبط نفس کو<br/>بہ جاے لہو ہو کے دل قافلہ سالار<br/>پہو بچا ہے غم داغ جگہ تا سر مژگان</p>   | <p>دے آگ بھی شعلہ آواز قفس کو<br/>تعلیم دے نالا جو مرا بانگ جرس کو<br/>شاواک میں رکھتا ہوں سدائے خس کو</p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>خشک کھتی ہو کھو شہم جو دہن تھیں<br/>کچھ کہیں گو کہ مخالف مرے حق میں سودا</p>   | <p>استین چاہتی ہو خون سے بھگوئے مجھ کو<br/>دون نہ بچھے وہ مجھے کہتے ہیں جو مجھ کو</p>  |
| <p>ہوں گر بیان دل یار میں الفت کا گل<br/>داغ نہیں دہن عصمت جو دھوئے مجھ کو</p>  |  |
| <p>الودہ زقطات عرق دیکھ حسین کو<br/>اک صید مرے دل کی ہر پس باندھ لہز اک<br/>آتا ہے تو آشوخ کہ میں روک رہا ہوں<br/>دیتی ہے نہیں جبین بدی اپنے گمان کی<br/>ہرگز جہان رو سیسی اسکو نہوتی<br/>جون دانہ سببھ موردا بر کرم حق<br/>ایک گل کا چمن میں شنو آغوش نہیں ہو<br/>لاہب ہے بہرستکدہ مطعون مئے عیش</p> | <p>ختر پئے جہا نلین ہن فلک سے زمین کو<br/>ہر صید کے مست خونے بھر دہن زمین کو<br/>ماند جباب اپنے دم باز پسین کو<br/>ساتھا اسکے میں ہوتا ہوں کوئی جا کہیں کو<br/>لگتا نہ مرے نام سے گر عیب نلین کو<br/>نہا ہر درمجانہ کے ہر خاک نشین کو<br/>دے مرغ گرہ سینے میں فریاد خیزن کو<br/>آلفین نہ کرے شیخ تو اپنے مجھے دین کو</p> |
| <p>مطلب کے مرے عرض یہ اکبار بھی سودا<br/>ہاں نے نہ چھوڑا یا کھو اس لیے نہیں کو</p>  |  |
| <p>دے کد ل ہاتھ سر نہ دھر کر دو<br/>رشتہ حکم نہیں محبت کا<br/>گل کو تین جب سے بو گیا بچن<br/>جو کہا میں ہوں عاشقو نہیں ترے<br/>یار موتی نے گو شوارے کے<br/>خجل ایسا ہوا کہ اپنے تئیں<br/>سچ ہے یار و اثر ہے صحبت کا<br/>کل جو اس بیوفا تلمک ہو بخلا</p>   | <p>زندگانی کی مست حلاوت کھو<br/>دل سے گو سر کو آئین تو نہ پر دو<br/>گل کے اور آئے ہو داغ میں بو<br/>بولادہ مسکرا کے یہ نہ کہو<br/>دیکھ تیری صفائے عارض کو<br/>قطرہ آب میں دیا ہے ڈبو<br/>ایک جاگہ جو مل کے بیٹھیں دو<br/>اگل نے بید کی دیسی ہی خلو</p>   |
| <p>اب تو دل دے چکا اے سودا<br/>آگے قسمت ہے ہونی ہو سو ہو</p>  |  |
| <p>نہ بچھو قتل کر نہیں کسو سے بیر ہے اسکو</p>   | <p>چلے تلوار تو آپے دان کی سیر ہے اسکو</p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>ناصح کو جیب بیسنے سے فرصت کبھو نہو،<br/>اس دل کو دے کے لون دو جہاں یہ کبھو نہو<br/>آئینہ وجود عدم میں اگر تراؤ<br/>جھگڑا تو حسن و عشق کا چکلتا ہے پل کے بیج<br/>طرہ کی کھل گئی ہے گرہ و رنہ ای نسیم<br/>لذہ سے سو گذرے اہل میں پر ایسا ہی فلک<br/>دل ایکے بختے برق کے شعلے کو دیکھے<br/>گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تلاش</p> | <p>دل یار سے پٹھے تو کسی سے رو نہو<br/>سودا تو ہو دے تب یہ کہ جب اس میں تو نہو<br/>رو در میان نہ ہو تو کہیں ہم کو رو نہو<br/>گر ٹھکے میں قاضی کے تور و برو نہو<br/>شور و ماغ مرغ چمن گل بھی بونہ ہو<br/>آئینہ یان تک تو کوئی خود مد و نہ ہو<br/>پر ہے یہ ڈر کہ اسکی بھی ایسی ہی خونہ ہو<br/>ہم خام فطرتوں سے تری جتو نہ ہو</p> |
| <p>سودا بدل کے قافیہ تو در کہ غزل<br/>اے بے ادب تو در دے بس دو برو نہو</p>  |  |
| <p>ہاتھ بن تو دو جہاں سے کچھ اپنے تئیں نہو</p>  | <p>ہو دین نہ ہم کہیں کے اگر تو کہیں نہو</p>  |
| <p>آرزوہ خاطر دینی جو آنکھوں سے غم چنے<br/>پیارے ہاتھ کی وہ آستین نہو</p>   |  |
| <p>دلدار اسکو خواہ دل آزار کچھ کہو<br/>غزوہ ادا نگاہ تبسم ہے دل کا مول<br/>شیرین نے تو کہیں سے سنگالی تھی جسے شیر<br/>ہر آن آنکھی کو ستاتے ہو جھو<br/>اے ساکنان کنج نفس صبح کو صبا<br/>سودا موافقت کا سبب جانتا ہے یار</p>  | <p>سنتا نہیں کسو کی مرایا کچھ کہو<br/>تم بھی اگر ہوا کے خریدار کچھ کہو<br/>اگر امتحان ہو اس سے بھی دشوار کچھ کہو<br/>تبھاکے تر اسے بھی تو کیا کچھ کہو<br/>سنتی ہی جا لیتی ہوے گلزار کچھ کہو<br/>سمجھیں مخالف اسکو کچھ اغیار کچھ کہو</p>  |
| <p>عالم کی گفتگو سے تو آتی ہے بوے خون<br/>بنہ ہے اک نلکہ کا گہنگار چھپے کہو</p>   |  |
| <p>بہار باغ ہو مینا ہو جام صہبا ہو<br/>روا ہے کہ تو بھلا اے سپرنا انصاف<br/>بھلا ہے سقدراے ابرو دل حال بھی<br/>جو مہربان ہیں وہ سودا کو غنیمت جانیں</p>   | <p>ہوا ہو ابر ہو سانی ہوا در دنیا ہو<br/>ریاے زہد چھپے راز عشق سوا ہو<br/>کہ ایک لہو میں روے زمین دریا ہو<br/>سپاہی زادوں نے ملتا، دیکھیے کیا ہو</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>ہجرتا ہوا دھڑلے میں شانہ تو اُدھر دل<br/>اے عشق نہ فرما دجکا تجھے نہ پرویز<br/>لے سکتے نہیں ساش ترے کو کے مقید</p>  | <p>یہ وز نہ لایا کبھو خاطر میں کس کو<br/>با خاک برابر تو کیا نامکس دس کو<br/>ناخن جگر گرنچ نہ غوطہ دین نفس کو</p>  |
| <p>ترغیب نہ کر حیر چسپن کی ہمیں سودا<br/>ہر چند ہوا خوب ہے وان لیکھے جس کو</p>   |  |
| <p>خواہی رہ صد سالہ ہو تو خواہ ہمیں ہو<br/>دم مارنا پھبتا ہے اے عشق کا تیرے<br/>تن پھوڑ کے گزرون ترے کو چہرہ غیرت<br/>لہک مقل عشاق پہ انداز تبسم<br/>ناصان ہے اس وضع سے اپنے دل عالم<br/>مست دیر و حرم کے تو سمجھ سجدہ میں کچھ فرق</p> | <p>نزدیک بل ہو تو مری جان کہیں ہو<br/>جس کا دم اول نفس باز پسین ہو<br/>یہ چاہے نہ وان نقش قدم خاکشیں ہو<br/>ما زخم شہید دن کے جگر کا لکھیں ہو<br/>آئینہ کو منہ کیجے تو وہ چین مجسین ہو<br/>پتھر ہی کا جب پوچھ آیا تو کہیں ہو</p> |
| <p>سودا کے خیالات میں جھکے ہے خدائی<br/>جوانے تخیل میں یہ چاہے سودا ہن ہو</p>  |  |
| <p>خطا اسکا سادہ لوح کی پرستاروں نے مت پوچھو<br/>نہ استفسار کیجئے جسے آس لب کی حلاوت کا<br/>طلبگار نشان ہے ہوائ خوش فک کے کوچے سے<br/>ہمیں گر نالہ کج نفس کیے تو آتا ہے</p>  | <p>غریزہ کفر مجھ کا فکا وینداروں نے مت پوچھو<br/>شکر کا ذائقہ خون جگر غوار نے مت پوچھو<br/>بہشت و سایہ طوبی گنگاروں سے مت پوچھو<br/>چین کے زمزمے کرنا گرفتاروں نے مت پوچھو</p>   |
| <p>فراموش اندون ہم شہریوں کے دلے سودا ہر<br/>خبر ہسکی جہان آباد کے پاروں سے پوچھو</p>  |  |
| <p>مرے نامہ کے خاطر مرغ جان سے کون تہو<br/>لکھوں گے شرح سوز دل تو ہر لکھے فہرست<br/>کیا ہے عہد و بیان شتیاق اپنے سے یہ سینے<br/>رو و نہیں چشم داغ سینہ سے اس وقت اس طر</p>   | <p>نکھنے نامہ لکھوں اور نامہ بر میر اکبر تر ہو<br/>مشار کا غذا آتش زدہ کی طسج مسطر ہو<br/>کہ جس ساعت غلے لگنا مجھے تیرا میر ہو<br/>مبادا مانع نظارہ اشک لکھو نہیں آکر ہو</p>   |
| <p>خطا پنا مرغ جانے پر سے باز نہ آج سودا نے<br/>نہ کھینچا انتظار اتنا کہ تا پیدا کبر تر ہو</p>   |  |

|   |  |
|---|--|
| <p>             بچے کیونکہ سنجہ سے ملک دل<br/>             کسی کے یہ ترس کا والہ ہے گل<br/>             ہوا زرد عاشق برنگ طلا<br/>             نہیں زخم سے اسکے واقف کوئی<br/>             جو ہن ترک چشم اسکے ابلق سوار<br/>             دل و جان کا حصہ برابر ہے یاں<br/>             تسلی تھی تک دل کو اب کیا کرہن<br/>             کن آنکھوں سے دیکھو ہو جون غیر کو<br/>             کدرا اسکے دل میں ہے مجھے کلاب<br/>             نہ آلودہ خون ہوے دامن برف<br/>             سپرداغ دل کے سوا کیا کر دن           </p> | <p>             کرے دو جہان کو مسخر نگاہ<br/>             کہ سنا نہ کر دے معطر نگاہ<br/>             تری کیسا سے ہے بہتر نگاہ<br/>             ہے باطن یہ بھی نظر ہر نگاہ<br/>             آنسو نکا ہے نیزہ سر اسرنگاہ<br/>             جفا جو ہن مرگان ستمگر نگاہ<br/>             کرے تھا تو آکر جو اکشر نگاہ<br/>             نہ کی یوں کھوٹنے ایدھر نگاہ<br/>             کرے آئینے کو کدھر نگاہ<br/>             نہ ہو خون عشاق سے ترنگاہ<br/>             بھوین تیغ کھینچیں ہن جو ہر نگاہ           </p> |
|---|--|

جو سودا نکلتا ہے تلوار سے

کرے ہے دہی کام اکثر نگاہ

|  |  |
|--|--|
| <p>             لینے لگا ہے اب تو مرنا مگاہ گاہ<br/>             سائل کو کچھ نہیں سے دیکھ بھلا<br/>             خورشید کی طرح ہے یونہی ہر زہ کردہ<br/>             دیوار گھر کے یارگی مت ڈھانوسل<br/>             جاوے وہ کب کب سے مگر گھر قریب<br/>             طاقت ہیں ہی مرغ جن کچھ ہو آئی اب           </p> | <p>             بھیجیں گے ہم بھی نام نہ پناہ گاہ<br/>             دیتے نہیں ہو بوسہ تو دشنام گاہ گاہ<br/>             نکلے ہو ہاتھ اب مرا شام گاہ گاہ<br/>             کرتا ہوں اسکے سایہ میں اکرام گاہ گاہ<br/>             ملائی ہو اسکو گردش ایا مگاہ گاہ<br/>             ہونے لگا ہے نالہ سرا بخام گاہ گاہ           </p> |
|--|--|

بوسہ زد رے کہا سودا نے اس سے

نکلے ہو یوں ہی تجھ سے مرا کام گاہ گاہ

|   |   |
|---|---|
| <p>             کیا ہو گی تو کھل کب سے بغیر دن ساتھ<br/>             ہوت ہوا کے نیزے پہ دل بچے کو بحر<br/>             نکل چکا تھا سیاست سے ابروان کے فل<br/>             کیا ہے قتل جہان کو جنھوں نے باونہن           </p> | <p>             یہ مشت پر ہی رہے ہیں مے اسیر و ساتھ<br/>             نشانے اڑتے ہیں ہر دم نگہ کے تیر و ساتھ<br/>             ایک رہا تو سر مرگان کی دار گیر و ساتھ<br/>             پڑا ہے دل کو سر و کار آن شریر و ساتھ           </p> |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| لوگوں میں تجھ کو جان و ان زقوم ہو<br>اپنے چمن کو فائدہ کیسا تجھ سے لے لیم                   | پالون جو عند لیب نفس میں تو بوم ہو<br>یہ جا ہے وہ کہ بان دم عینی سموم ہو                |
| اس در دول سے موت ہو یا دل کو تاب ہو<br>اس کشمکش سے دام کی کیا نام تھا ایمین                 | قسمت کا جو کھٹا ہوا الہی شتاب ہو<br>اے الفت چمن ترا حسانہ خراب ہو                       |
| اے نالہ مست سبک ہو ٹھکڑا جگر سے تو<br>دامن مکان اشک سے ہر دوت دم کی لہ                      | مدت سے کر چکا ہے اثر کی نظر سے تو<br>آنکھیں چہرا نہ تخت دل اتنے سفر سے تو               |
| جو مرغ ز صیاد گل اندام نفس ہو<br>لاضی ہے سیری پتری چشم کا مائل                              | جس طائر بے چین کو آرام نفس ہو<br>اس شرط سے گر صورت با دم نفس ہو                         |
| چھوڑو نگانہ دامان سیری کھو صیاد<br>شب کے تئیں یہ رو سیاہ خانہ خانہ کو بکو                   | ہر صبح ربانی ہونے شام نفس ہو<br>دکھیں ہوں تجھ کو مشکل ماہ خانہ خانہ کو بکو              |
| ظلم کے تیرے ہن گواہ خانہ خانہ کو بکو<br>تجھ کو فقط چراغ شام ڈھونڈتے نہیں دگر گھر            | بسکہ بھرون ہوں داوخواہ خانہ خانہ کو بکو<br>پھرتی ہے باد صبح گاہ خانہ خانہ کو بکو        |
| سو نہ ہوں ہوں جسکو منصفی جرم رکھے کسی سے<br>دیکھی ہو جب سے خلق نے تجھے مری لہذا             | بسکہ ہوئی ہے تجھ کو راہ خانہ خانہ کو بکو<br>ماگین ہن عشق سے پناہ خانہ خانہ کو بکو       |
| دل سے اٹھا کے دست صبر بھر کر ملے گا اسکا خون  | یو چھوڑے گا اپنا جاگناہ خانہ خانہ کو بکو  |
| پھرتے ہن رات دن خراب گردش چرخ میں دم<br>رنگ سے تیرے ہر واہ خانہ خانہ کو بکو                 |   |
| مٹھاری فہم میں پیارے جو ہم ہن خیر یون سمجھو<br>کہا اُن سے نہ ملنے کو بھلا جان اپنی جانب میں | اگر تجھے ہو بیگانوں کو اپنا خیر یون سمجھو<br>جو تم اس دوستی کر نیکو تجھے ہیر یون سمجھو  |
| زمین کو دیکھنا رنگین بُرا ہے خون عاشق سے<br>تو ایخ جان سے شمع جی ہم خوب ہن آگ               | اگر تجھے ہو تم اسکو چمن کی سیر یون سمجھو<br>اد سے کعبہ اگر تجھے ہو جو تعدادیر یون سمجھو |
| ہر ماٹے تو مت گفتار سے سودا کی ہی پیارے<br>کراسکی بات کچھ رکھتی نہیں ہر بیرون سمجھو         |   |
| <b>روایت ہا</b>   |   |
| کردن گرم بادیدہ ترنگا ہ   | کر ڈالے پھیلولا نہ رخ پرنگا ہ   |



|  |   |
|--|---|
| نہرے تو نالہ کی تکلیف ہمدردی مجھ<br>بڑا جلون ہوں میں تنہا گھر اپنے میں تجھ بن<br>یتیم کی ہے جھلک یار کے گریبان پر<br>جلون ہوں رشک سر میں شمع بزم کی تیرے | کہ نالہ یان نہیں اس مشت پر میں ہر شعلہ<br>طرح اُجاق کے دیوار و درین ہر شعلہ<br>کہ جیسے مہر کا جیب سحر میں ہر شعلہ<br>جب اس کے دیکھوں ہوں آہ جگر میں ہر شعلہ |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| تہان کا عشق بھی سودا بڑا ہے شعبہ باز<br>کہ دل کی سوخت کو اس کے ہنر میں ہر شعلہ |  |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| تجھ حسن کا یوں مجھ کو مریجان ہے شعلہ<br>جلتا ہوں سدا اہل حق میں شانہ کے لئے دیکھ<br>کون اٹھ گیا جان سوختہ مجلس سے کہ شرب<br>شعلہ کا یہ احوال ہے تجھ سن کے آگے<br>دل میں ہیں تب عشق سے جسطح میرے عضو<br>ہے زیست کا اپنے بھی سبب غم ہر شمع<br>رعدا سکونہ سمجھوں میں کچھ خوش کیسی<br>اگر آتش گل کا چمنستان جہان میں | جیسے کہ ہر اک گبر کا ایمان ہے شعلہ<br>اپنے تو لیے زلف پریشان ہے شعلہ<br>لگ لگ کے گلے شمع کے گریبان ہے شعلہ<br>تصویر کے جون شمع کا حیران ہے شعلہ<br>میں کیا کہوں گویا یہ نیستان ہے شعلہ<br>جون زندگی تیرے کا گنبدان ہے شعلہ<br>اکثر فلک برق کا نالہ ان ہے شعلہ<br>اسے باد سحر تیرے بغیر مان ہے شعلہ |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| سودا کا بھی سینہ ہے اک آتشکد جبین<br>محکوم دم سدا کا ہر آن ہے شعلہ |  |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| خلقت کے نہ خلق اپنا پایا میں پسندیدہ<br>سب خوابے خلق اٹھے سن شور قیامت کو<br>عریان تنی اس تن کی سو جامہ سے بہتر ہے<br>جب بدر سے منہ اپنا تیرا سا نہ بن آیا<br>کیوں منہ کو چھپاتے ہو تم مجھے کے صبا<br>وہ شورش کہ جب مجھ کو باتوں میں اڑا ہے<br>مست مجھ کو ڈرا داغ محشر کی صعوبت سے<br>زاہنے نہ کی ترین زندہ کی عمارت سے<br>ہستی سے کچھ اپنے جز اس دل پر خون کے | جز غم نہ کوئی دیکھا دل اپنے سے گرویدہ<br>طالع مرے کرد لیں ایسے نہیں خواہیدہ<br>اگر عیب کسی تن کا جس تن میں ہو پوشیدہ<br>شکل ابرو کی بیدار کی اس غم سے ہو کاہیدہ<br>کچھ حسن نہیں وہ شے کیے جسے وزدیدہ<br>ہوتا ہوں خوشی سے تب جوں گروں نالیدہ<br>ہے مبداء صد شتر سدا دل شوریدہ<br>دن عید کے بانہ سے ہے عامر بوسیدہ<br>شیشہ بے گلگون کا دیکھا ہے نہ غلطیدہ |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>خدا پناہ میں رکھے دل ایسے ترکون سے<br/>جہان میں دیکھ کے طالع کی نارسائی کو</p>   | <p>دغا کرین ہین یہ بے پیر اپنے پیر دن ساتھ<br/>خیال ہے مجھے اب ہاتھ کی لکیر دن ساتھ</p>  |
| <p>ہزار طرح سے دیوین جلا اُسے سودا<br/>بمرا بری نہ کرے گا بلور ہیر دن ساتھ</p>  |  |
| <p>بار بار دل کو میں سمجھا کے کہا کیا کیا کچھ<br/>عزت و آبرو و حرمت دین و ایمان،<br/>صبر و آرام کہوں یا کہ میں اب ہوشن چوں<br/>عشق کس ذات کا عقر ہے کہ لگے نہی نش<br/>سادہ روئی نے تو کھو یا دل دین سر دیکھین<br/>داخل کیا راہ محبت میں نکو نامی کو<br/>والہ و شفقتہ و زار و حزن و معنون<br/>گریہ شیشہ کبھی تھا تو کبھی خندہ جام<br/>غروہ مت ہو کہ زمانے سے تری بن آئی<br/>شادی آئینی نہ کریا نہ حساب ایک نام<br/>سینہ قانون و غنا مالہ و دل چہ مضرب<br/>دوست و حق میں ترقی و تنزل اپنے<br/>ضعف و ناطاقتی و دستی و عصا شکنی</p> | <p>نہ مری سکے کہہو آپ کا کیا کیا کچھ<br/>روؤن کس کس کو میں بار و دکھ کیا کیا کچھ<br/>ہو گیا اُسکی جدائی میں جدا کیا کیا کچھ<br/>دل کے ساتھ آنکھ نے پانی ہو بہا کیا کیا کچھ<br/>خط کے آنے میں ہر قسمت کا لکھا کیا کیا کچھ<br/>آیا اس کو چے میں جو ان نے سنا کیا کیا کچھ<br/>اسے عاشق کو کل نے نہ کہا کیا کیا کچھ<br/>ساتی اس دور میں تیرے نہوا کیا کیا کچھ<br/>تھا وہ کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ بنا کیا کیا کچھ<br/>آیا کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ بنا کیا کیا کچھ<br/>نکلے ہے ساز محبت سے صدا کیا کیا کچھ<br/>کیا کہیں ہم کہ زمانہ سے ہوا کیا کیا کچھ<br/>ایک گھٹنے میں جوانی کے بڑھا کیا کیا کچھ</p> |
| <p>سیر کی قدرت خالق کی تباہ میں سودا<br/>مشت بھر خاک میں جلوہ ہے بھر کیا کیا کچھ</p>  |  |
| <p>کہان وہ نور کا شمس و قمر میں ہو شعلہ<br/>نظر کرو وہ بنا گوش و گو شوار و زمین<br/>غضب جو ذرہ دل اسکے میں ہو تو کم جان<br/>شر سے کم نہیں آتا ہے گرم قطرہ انگ<br/>سموم عشق کی تاثیر نے جلا مارا<br/>سد تلاش میں یار و اس آئین خوش کے</p>  | <p>جو حسن یار کا اپنی نظر میں ہو شعلہ<br/>کہ بحر حسن کی ہر ایک گھر میں ہو شعلہ<br/>کہ سنگ میں ہے شررا و شریرین ہو شعلہ<br/>یہ عاشقوں کی مگر چشم تر میں ہو شعلہ<br/>تری بھی اسے نفس سر و اثر میں ہو شعلہ<br/>یہ رات دن مہ و خور کا سفر میں ہو شعلہ</p>  |

|   |  |
|---|--|
| اب شور قیامت نے گھیرا ہے درخانہ<br>ہر چند میں گلشن میں ہوں سب زہریلا<br>ستی میں مجھے بھولے جسدن رہ بخانہ<br>گیدی تری داڑھی پر ہنستا ہر سدا<br>نادم ہے نہ کھو لوں گناہ ہرگز در کاشانہ<br>ہے ساتھ نصیبو نکاح ہم آب و ہمدانہ | میں تھکے نہ کتا تھامت گھر سے تو نکلا کر<br>اے آتش گل تو ہی کر خس کو مرے اپنا<br>کعبے کی زیارت کو اے شیخ میں بہو بخانہ<br>تنہا نہ ہمارا ہے مضحک ہے تو اے زاپہ<br>در خلعت کے منہ پر میں بانہا جو جاک سا<br>روزی کو نہو مضطر ملک کچھ لوگو ہر کو |
|---|--|

ہر چند کہ سب عاشق مضبوط جوان ہیں پر  
اڑتا ہے دھواں جس سے سودا ہر سوستانہ

|  |  |
|--|--|
| جلوہ گر نور ہے خورشید کا ہر فرد کے ساتھ<br>خندہ یا گریہ جو کچھ ہو دے سوک در کے تھا<br>معنی اس بیت کے اک ہم ہن سودا در دیکھا<br>زر کو نسبت نہیں عاشق کے رخ زرد دیکھا<br>چوٹ کھاتی نہیں وہ نرد جو ہر دیکھا<br>نہ رہے صاحب جو ہر کھو نامر کے ساتھ<br>گل نے بیل کو خریدیا ہے زور دے کے ساتھ<br>شعر بیٹھا وہ یہ بڑھتا تھا پٹ در کے ساتھ | یاں نہ ذرہ ہی چکتا ہے فقط گرد کے ساتھ<br>زخم کی طرح زمانے میں تو کاٹ اپنی عمر<br>کس طرح خانہ گردوں کی بنا ہو دھپ<br>قدر نہیں دولت بے سی کی تجھ کو در نہ<br>امن و دل کو ہر کجا بہ بساط و دران<br>تیغ چوبی سے کہاں قبضہ فولا دھونے<br>ہم کہاتے ہیں ترے بندہ بے زریا<br>مصدقہ آج چمن میں بلب جو سودا ہر |
|--|--|

دل کو جاہا میں کہ خالی کروں مانند جاب  
ہو گی جان ہواک نفس سرد کے ساتھ

|  |   |
|--|---|
| ماہیتہ ہے طلسم جہان اپنے دم کے ساتھ<br>جو یان سے اٹھ چلا سو گیا در دو شمع کے ساتھ<br>پائی ہے پرورش مرے دل نے اٹھ کے ساتھ<br>مانند شمع سر بھی لگا کرت دم کے ساتھ<br>یا زیر پا سر ہے یا سر علم کے ساتھ<br>نور چراغ دیر ہے شمع حرم کے ساتھ<br>اک وقت بیٹے پالا تھا ناز و سہ کے ساتھ | شیخی تھی حاکم کی سو گئی جان جم کے ساتھ<br>اکٹھا ہوا نہ قافلہ دنیسا میں اس سوا<br>کیا ربط خرمی سے کہانہ بخل اشک<br>تھا مردہ وہ کوئی کہ جو اس بزم سے گیا<br>یوں چاہیے انھیں ہے جھینم مملکت<br>پر دانہ تجلی وحدت ہوا در دیکھ<br>لے ہی چلے ہو دل کو پد خاطر میں رہے |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>یہ محفل شادی بھی غم سے نہ جدا دیکھی<br/>جو مردہ میں شکل لائی یوں سطح زمین پر ہے</p>  | <p>کیا شیشہ مے رویا جب نے ہوئی نالیدہ<br/>تصویر پوشیردن کی چون قالی میں بائیدہ</p>   |
| <p>تھریرین سودا کی ہے جائے سخن کسکو<br/>خامہ یہ قدرت سے اسکا ہے تراشیدہ</p>   |  |
| <p>غم کا ہے پسرخانہ اور درد کا بالیدہ<br/>اس تپ کے طبیب اپنا موجب کو نہ سمجھے گا<br/>مت محکومتا ظالم آمان میں کستا ہوں<br/>میں جو رہتوں سے دل کچھ تازہ نہ دکھو بگا<br/>بچو اسے یہ تنگ اگر غم نے مرے سینہ کو<br/>بھجواتھا دیا اس کے میں نام نہ شوق اپنا</p>  | <p>مضمون جو طبیعت کا سودا کی ہو زائیدہ<br/>دامن رفق دم کا چھوڑا ہے تن تفسیدہ<br/>ہے تیر قضا نادان آہ دل رنجیدہ<br/>آکھین مری اسے ناصح ہیں کہ نہ ستم دیدہ<br/>دل سانس کے بھرنین ہوتا ہے خواشیدہ<br/>کیا شجر کردن اسکی بہتر ہے وہ نشیدہ</p>  |
| <p>چون سنگ لیے پھر تا ہو ہڈی کسی تہی میں<br/>قاصد کئے یوں میرا ہے نام نہ عجیبہ</p>  |  |
| <p>نہیں وہ روئے عرفناک جس آب زدہ<br/>چمن میں کسکے صباح سے اٹھ گیا ہر ذوق<br/>اگر بن میں طالع بیدار یار سے محو خواب<br/>لوکے ہو دل کو مرے اشتیاق سینہ میں<br/>میکدہ میں ہی نہ اسے بادہ کشان ہر شیشہ<br/>مے پیا کر جو ترقی ہو تری بخشش میں<br/>دیکھ کر بزم میں یاروں کے لٹکتے برسات<br/>عیش یاروں کو سے رنجیدگی نازک دل<br/>ساتی مت آکے ستا بگو تو ادھر ہی رہ<br/>چشم مناک و دل پرین رکھوں ہوں بختے</p> | <p>چمن میں صنع کے اک گل ہے وہ گلاب نہ<br/>کہ گل مجھے نظر آتے ہیں آفتاب نہ<br/>سواپنے بخت ہیں روز ازل سے خواب نہ<br/>کہ جیسے مرغ قفس میں ہوا اضطراب نہ<br/>ہم نے جس سنگ میں دیکھا تو نہان ہر شیشہ<br/>تیغ ہمت کے لئے سنگ فسان ہر شیشہ<br/>شوق قفل نہیں لبریز فغان ہر شیشہ<br/>ہاتھ سے انکے سدا گر یہ کمان ہر شیشہ<br/>ساغر عیش ہر جیدھر کو جہان ہر شیشہ<br/>جام کیدھر ہے مرے پاس کمان ہر شیشہ</p> |
| <p>بادہ پیتے نہیں محبوب سوا ہم سودا<br/>عاشقوں کا گردن تہاں ہے شیشہ</p>   |  |
| <p>ہے زلف میں دل میرا ست کچھ تو شانہ</p>  | <p>زنجیر نہ کھلیا دے ہے سخت یہ دیوانہ</p>  |

|   |  |
|---|--|
| باز رکھے گاتاشے سے مجھے گلزار کے<br>فیض تیرے حسن کا یہ عام ہے اسی مہرِ شوق<br>اس قدر ہے شوقِ نظارہ سے اپنے یار کو   | رو برو ہونی کا گریباؤے گات بو آئینہ<br>عکسِ ردِ تیرے سے ہو جاتا ہو جو آئینہ<br>لو برو دیکھوں ہوں اسکے یا بہ پہلو آئینہ   |
| کیا لگا لیتا ہے ہر دیون کو سودا آپ سے<br>چشمِ میں اپنے مگر رکھتا ہے جسا دو آئینہ  |  |
| حسن سے اُسکے اسے دے ہے خبر آئینہ<br>عکس پڑتا ہے ترے سینہ تن کا آئین<br>عشق سے صاف دلو کو نہیں تازی نسبت<br>منعکس جیسے ہے غورِ شید سے منہ کا تیرے<br>بانی بھر آئے ہے آگے ترے اُسکے نہرِ میں<br>عکس تیرے کے تری تیغِ نگر کے ڈٹے | در پئے جان بہا می ہے مگر آئینہ<br>حسن کے باغ سے پاتا ہے شر آئینہ<br>رہے تھا سنگِ میں پہلو سے شر آئینہ<br>سمجھے ہے آپ کو ہم چشمِ مترا آئینہ<br>دیکھے ہے تحک کو باندازِ دگر آئینہ<br>منہ پر فولاد کے رد کے ہے ہر آئینہ |
| خود نمائی پہ سدا اہل جہان کے سودا<br>دیدہ بر آب ہو کرتا ہے نظر آئینہ  |  |
| لیتا ہے تو کسی کا تو دل لے سمجھ سمجھ<br>کیا کیا ملی ہیں خاکِ میں یاں صورتِ کلال<br>خورشید کی کرن سے نہیں کم دلا تو دیکھ<br>قابل نہیں ہے کوئی ملاقات کے دلا  | بازی نہ جان اسکو بلے سمجھ سمجھ<br>گردش میں اپنے چاک کے گل ہے سمجھ سمجھ<br>خوابوں کی بگڑیوں کے یہ ہے سمجھ سمجھ<br>ملتا ہے گر کسی سے تو مل لے سمجھ سمجھ  |
| زاہد نہ کھینچ لے سچ تو سودا کی وضع کا *<br>جادو سے میں کھینچ تو چلے سمجھ سمجھ   |  |
| کہ پہونچ ساقی کہ پھر ایام کسک تے ہیں یہ<br>اس قدر بانگے ہیں اسے ظالم تری بگڑی کج<br>کہ یہ کچھ غارِ دن سے سمجھوں آہ یوں کہدینے پھر<br>دل تو ہے آفتِ طلب پر کور ہو جادین چشم  | فصلِ گل کے کچھ گئے دن کچھ چلے جاتے ہیں یہ<br>دل مرا اٹھا ہے زلفوں پہ بل کھاتے ہیں یہ<br>سخہ لگاتے تم نہیں غیر دن چم بچھلاتے ہیں یہ<br>جو بلا مٹی ہے اسے اسکو دکھلاتے ہیں یہ  |
| غیرتِ عشق آگے اسے سودا تو پروا نہ سیکھ<br>شیخ سے اپنا بھی ملنا دیکھ جل جاتے ہیں یہ  |  |

|  |   |
|--|---|
| سودا غلام لطف و محبت ہے در نہ یان  | سب خرم دل زمین محبت میں ٹک سلوک   |
| کن نے اسے خریدا ہے دام و درم کے ساتھ   |   |
| اکی طرح دیکھوں میں کن آنکھوں سے نیچا   | لٹی سے اٹھ گیا ساتی مرا بھی پڑ ہو یہیمانہ   |
| گیا مسکون دنیا سے رہا سودا سو مستانہ   | بنا ہی اٹھ گئی بار و غزل کے خوب کہنے کی   |
| <p>مژگان نہ رہیں جنکے تحت جگر آلودہ<br/>جس سے نہوا کچھ بن دامان تر آلودہ<br/>ٹپکے ہے ابھی کوئی قطرہ اثر آلودہ<br/>ہو دے لب زخم دل شکوے گرا آلودہ<br/>ٹک رہ کہ ابھی ہوں میں گرد سفر آلودہ<br/>ڈرتا ہوں نہو سر زداہ شذر آلودہ<br/>لب عشق کے ساغر سے ظالم نہ کر آلودہ<br/>ناحق کی بلایں تو بے کس قدر آلودہ<br/>تو نواب کے قطر نے شام و سحر آلودہ<br/>لو ہو سے ترے سر کے دیوار و در آلودہ<br/>کتاہے نہو دے گا بار دگر آلودہ<br/>یہ ہے کلا دھر دھویا اور بھر ادھر آلودہ<br/>پانوں سے جو تو غون میں ہے تابسر آلودہ<br/>اتنا ہی کہا بھر کر آہ اثر آلودہ</p> | <p>ہوں سر نہ کوری سے وہ چشم تر آلودہ<br/>لب تشہ خون ہے دل س خلن کے قطر کا<br/>ست ہنس مرے رونے پر آمل میں کتا ہوں<br/>جاعوش پہ لہا دے خون قتل تن کا<br/>آلائش ہستی میں کیونکر ملون جانا لے<br/>مت ساتھ رقیبوں کے جگر نظر آ کر<br/>سودا سے کہائے کیون تجھے نہ کہتی تھے<br/>اب دیکھ تو حال اپنا ٹک رحم کی نظروں سے<br/>آنکھیں تری رکھتی ہیں دامان و گریبان کو<br/>جس سمت نگہ تجھے ادھر نظر آتا ہے<br/>جب میں تجھے سمجھا کر رو رو نہیں دھوتا ہوں<br/>لیکن نصیحت ہے بیفائدہ کیا حاصل<br/>اس بات میں اسے نادان تہلا کہ مز کیا ہو<br/>جو وقت غرض ان نے یہ بات سنی تجھے</p> |
| لذت کو ہلاٹل کی کیا انکو بتاؤں میں   | ہے کام و درہن جنکا شہید و شکر آلودہ   |
| <p>دے ہی باو صبح کو گلزار کے بو آئینہ<br/>دیکھ با دیکھا کہیں گرتیرے منہ کو آئینہ<br/>ہاتھ میں شانے کے جب دیکھے ہی کیسو آئینہ</p>   | <p>نہیں دے اٹھے سب جہدم دیکھے ہو تو آئینہ<br/>حسن لاثانی کا تیرے دوسرا ہو گا شریک<br/>چاہتا ہو سینہ کو اپنے گردن میں چاک چاک</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>ہیں جگ میں رفیق اپنے دو چار سو یہ تحفہ<br/>آزار کد مٹب اپنا بیتار سو یہ تحفہ<br/>قادر ہی ہے سودہ نادر دستار سو یہ تحفہ</p>  | <p>صبر و دل دین طاقت دیکھا اسے اور سر کے<br/>اس دل کو شفا کیونکر تھ عشق کی چپ ہو<br/>اب شیخ کی سچ و سچ پر کوئی نہ نہیں بلان</p>   |
| <p>سُن نظم کو سودا کے سحر پھر لگانے<br/>آفاق میں دوشہرا شعار سو یہ تحفہ</p>  |   |
| <p>دیکھ لیا بس تحسین ہنسنے صنم واہ واہ<br/>اسکی رضا میں سدا گزر جو دم واہ واہ<br/>ٹہک تو ادھر بھی کھجوا بر کر م واہ واہ<br/>کہتے ہیں نت ساکن دیر و حرم واہ واہ<br/>سُٹنے کے طوطی باغ ارم واہ واہ<br/>اُٹھیں نہ جاگے سے چون نقش قدم ناہ واہ</p>                                     | <p>غیر بہت ہے کرم ہر سہم بہ ستم واہ واہ<br/>مہر کرے یا جفا جس میں ہوا سکی رضا<br/>سبز کیا نت کو برس کے عالم کے تو<br/>خانہ مشرب کے دیکھ تازہ بنا کو مرے<br/>سبزہ خط کی توے و صف میں مجھ طوق کو<br/>خاک نشینی کی راہ یوں ہو کہ ہو کر فنا</p>   |
| <p>کھنے لگے رنجیتہ جو کوئی سودا کی طرح<br/>اوسپر زمین سے ہوتا لوح و قلم واہ واہ</p>  |   |
| <p>حرم دل کو جو پہونچا سوخے ربات کی آہ<br/>کن نے رو کی ہے مری قبلہ حاجات کی آہ<br/>اسیلے کہتے ہیں چلنی ہے بُری ات کی آہ<br/>آہ پیدا ہوئی تپہ ملاقات کی راہ<br/>وہ دہن تپتے، اتنا کہ نہیں بات کی راہ<br/>اپنے ناہرنے فراموش کی اوقات کی آہ<br/>پر نہ سمجھ زہر عشق مہارات کی راہ</p> | <p>شیخ تو کہنے کو پہونچنے ہے کرات کی راہ<br/>ہر گراؤں بت بن نہیں وعدہ خلائی ارب<br/>زلف کے پھر نیسے دل جاہ و ذوق میں ڈوبا<br/>پھوٹ نکلتے ہیں مری اہست قدم پر رخسار<br/>اے دل اُسکے تو نہ بات نہ کھینے لول<br/>اُس صنم نے یہ بھلا یا ہے طریق دین کو<br/>نامحسوس دل تو گھرائے یہ دیا میں ہسکو</p> |
| <p>باز آ پھرنے سے اب کو بہ بتان کے سودا<br/>جب نہ تب جلتے میں دیکھا نکھالات کی آہ</p>  |   |
| <p>روایف مشاہدہ تحتانی</p>   |   |
| <p>حسرت لی سے اب دنیا میں سر پہنے یہ بدنامی</p>  | <p>نہ دے عاشق نہ دے معشوق جنہیں ہو کچھ غامی</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>دل کو ٹکڑے نہ کر اے آئینہ رو ہاتھوں ہاتھ<br/>روٹھ چلتے ہیں اگر ہم تو دہین مہر و وفا<br/>ہاتھ کیونکر نہ میں اس لشک سے کاٹوں اپنے<br/>وصت اتنی نہیں رکھتی گل و غنیمت کی بہار<br/>تجربہ کو سفت کی خبر ہے کہ نہیں لے لیتو<br/>شب تیرے پائوں سے آگ لگتی ہے چوری چوری<br/>ناصوتا رہتا رہا اب کے گردن کا اس کو<br/>شیخنا بزم میں زندہ دے چھپا اپنی ریش</p> | <p>جنس یہ وہ نہیں جو ہو دے رفقا ہاتھوں ہاتھ<br/>کھینچ لیجاتے ہیں پھر بار کے کو ہاتھوں ہاتھ<br/>لے گیا شائد تری زلف کی بو ہاتھوں ہاتھ<br/>جھکے ہو چلو و مغان جام و سبزو ہاتھوں ہاتھ<br/>بک گیا مصر میں وہ روئے نکو ہاتھوں ہاتھ<br/>ایک ہی روز دغا باندھ لے تو ہاتھوں ہاتھ<br/>آگ کو کیلے مٹنے گریبان کو رفر ہاتھوں ہاتھ<br/>اگر ترک ہی یہ لیجا دینگے مو ہاتھوں ہاتھ</p> |
|--|--|

شاہ مردان تری امداد کر سینگے سودا  
باندھ لے چل کے جو تیرا ہو عدد ہاتھوں ہاتھ

|   |  |
|---|--|
| <p>مجھے پہلے پھرنا تلوار بہت تحفہ<br/>بیمار کو تجھ غم کے دینی تھی دوا کوئی<br/>دیکھے سے شفا جتنے ہوتی ہے مریض کو<br/>احوال مرا کہ کہ منسور کیا اوس کو<br/>دل منی زمین سے لبریز ہے سودا کا<br/>سودا سے کہلینے کچھ ہم تھے سمجھے تھے<br/>رازا نے چھپا ہم سے غماز سے کہہ دینا<br/>وہ شمع کہ لب جسکے ہیں نشہ خون ناست<br/>معقول ہیں یہ باتیں ہو جسمیں لہو کی بو<br/>سُکھریہ سخن مجھے بولا بہ بستم ہر</p> | <p>مقتول کے قتل یاد پر اصرار بہت تحفہ<br/>کیا کہیے غرض تھے وہ غمخوار بہت تحفہ<br/>رہتا ہے اُن آنکھوں کا بیمار بہت تحفہ<br/>اغیار تو تھے ہی تھے ہر یاد بہت تحفہ<br/>اس غنچہ میں پھولے ہے گلزار بہت تحفہ<br/>پر تو تو نظر آیا اے یار بہت تحفہ<br/>اخفا تو عجب تھا ہی اظہار بہت تحفہ<br/>بوسے کی طلب اس سے ہر بار بہت تحفہ<br/>اس زندگی اپنے سے بیزار بہت تحفہ<br/>دیوانے تو ہم تھے ہی ہر شیار بہت تحفہ</p> |
| <p>جب خوش ہو تو دے گا لالک بار سو یہ تحفہ<br/>چپ ہو تو بدی دلیں بولے تو زبان اوپر<br/>ہر دم کے نقص سے دم ناک میں آیا</p>  | <p>رنجش تو کہوں کس سے ہے بیمار سو یہ تحفہ<br/>ناموشی میں وہ خوبی گفتار سو یہ تحفہ<br/>غم اپنے کی وہ صورت غمخوار سو یہ تحفہ</p>   |



|   |  |
|---|--|
| صنعت کے مصور نے کھولا جو مزع کو             | اک اسین نہ تیری سی تصویر نظر آئی   |
| اس زلف کو جب دیکھا میں ہاتھ میں سودا کے     | بھڑے ہوئے ہاتھی کی زنجیر نظر آئی   |
| یار کا جلوہ مرے کیا شہرہ آفاق ہے            | جس کو سنتا ہوں سودہ دیدار کا مشتاق ہے<br>جو بشر دنیا میں ہے بنجملہ عشاق ہے<br>یہ تطف ہو کر مہر ہے ہرے اشفاق ہے<br>لو خبر میری کہ اب عاشق کی طاقت طاق ہے  |
| فائدہ اس ہرزہ گوئی سے بھلا نامح نگھے        | زندگی سودا کو ابے عشق کرنی شاق ہے  |
| سنگ پر چینی کو شکوہ کر صدمہ منظور ہے        | لوگ کہتے ہیں پری کتا ہوں میں یہ جور ہے<br>کوئی تو سمجھے ہے اس چہرے کو مہر کوئی مہر<br>اے خیال یا اس سینے میں اب ست رکھ قدم<br>دل نے تو میرے سزا پائی پر اب حیران بہن ہوا<br>دل تو نالے کی ہوس رکھتا ہوا اسکے سامنے |
| آخذا کیواسطے سودا کو ہر دم مست ستا          | عاشق رنجور ہے مجبور ہے مجبور ہے  |
| میں تجھے کہ نہیں سکتا سخن ایو بار ناز کے    | کہو کوئی جو نہ دو نہیں خاطر دلدار ناز کے<br>مجھے جس بات کا ہو غم سوائے غم ناز کے<br>نہایت پردہ گوش گل گلزار ناز کے<br>کدل سے بھی زیادہ خاطر دلدار ناز کے<br>سمجھ نادان کہ تار دوستی بسیار ناز کے                   |
| بتوں کی بات پر کیوں چھوڑتا ہے اب تو کعبہ کو | نہو سودا تو کا فرشتہ زنا ناز کے  |

|   |  |
|---|--|
| اثر نے اشک میں پائیا ہونے کا تاثر نالے میں<br>نکٹھے جو کسے ظالم اسکے تو بزدلی کہتا ہو<br>جلد ہو حسن ظالم سے کوئی بس عشق سبکس کا<br>فلک نے فتنہ تو کیا کیا ہم ہو بچاؤ نام آور<br>میں اسکو شرح سوز دل کہو کس طرح کبھی چون<br>اسیری مانع خوش طالعی کچھ ہو نہیں سکتی<br>ہوئی ہے میخوری یہ دور میں ساقی ترے رائج | ارادہ عشق کا تجھے ہو یا میں بے لہر بجائی<br>خدا جانے بلا کیا لایگی یہ تیری خود کا می<br>حمایت اسکو کسی اور اسکے لاکھ ہن حامی<br>جو دیکھا عشق کا فتنہ تو ہے سب بڑا نامی<br>زبان شمع تک کلتی ہو دان ابھ کے بیانی<br>مہ کیا باز دست شاہ بردہ جو منہ دانی<br>بجائے اب جو ہر لاکھ کو کسے مولوی حامی |
|---|--|

فقیر اب جانیے سودا ہوا ہے سبکی آکھو پھر  
سنا ہے آج یون پیرے نے میں آنے بادی

|   |   |
|---|---|
| بولادہ جسے تیری تصویر نظر آئی<br>وے نالے جو موم اکثر کرتے ہیں ہاڑونکو<br>میں رنگ رخ عاشق مانند طلا دیکھا<br>حلقے جو پڑے باہم ہے جائے گرفتاری<br>دل دینے پہ جو چاہو تیرے ذکر و دم کو<br>پچھا سکی نگہ کا یک میں ہی نہ سمجھوں<br>ستون کا سخن ہو سودا یہ بہت بھائی  | یہ خواب زلیخا کی تعبیر نظر آئی<br>انکی نہ ترے دل میں تاثیر نظر آئی<br>گردہ عشق اے دل اکیس نظر آئی<br>آنکھوں ہی کے لیے میں زنجیر نظر آئی<br>اس امر میں اپنی ہی تقصیر نظر آئی<br>محکوم و دو جہان کی دان تسخیر نظر آئی<br>واغظ کی تو باتوں میں تیرا ویر نظر آئی  |
| سودا کی مرے جسکو تیرے نظر آئی<br>مقتل پہ مرے اگر انصاف لگا کتنے<br>نامہ کا جواب اپنے آنے نہ کھو دیکھا<br>گرتے ہو مداد اکب بیمار غم اپنے کا<br>دل پھیر نہیں سکتے تجھے وہ دعا ہرگز<br>سہے گردش چشم اسکی حلقہ درمشر کا<br>اس باغ میں اک گل کو خندان جو کہیں دیکھا<br>کی عمر عبت صنائع خدمت میں مہوس کی<br>دیکھی نہ بنا ہمنے وہ قصر شہرید و مکی | تشریر کے جوہر کی زنجیر نظر آئی<br>تقصیر سے یا ان کے تغیر نظر آئی<br>قاصد ہی کی گلیوں میں تشریر نظر آئی<br>جب کام ہوا آخر تیرے نظر آئی<br>جس سے کہ یہاں پھر فی تقدیر نظر آئی<br>موج خط پیشانی زنجیر نظر آئی<br>سو غنچہ کی دان صورت دلیک نظر آئی<br>خاک اپنی ہی جب چھانی اکیس نظر آئی<br>جو اپنے خرابہ کی تعمیر نظر آئی |

|   |   |
|---|---|
| ڈرا تو ہکو نہ قبضے یہ ہاتھ رکھ رکھ کر   | اقتم ہے تیری ہی اپنی تو آرزو یہ ہے  |
| یہ اپنے یار کے پیچھے لگا پھرے سودا  | جو وہ ہے خانہ بجانہ تو کو کبھی یہ ہے  |
| میں دل ہوئی اسے شوخ تیری چاہ پھرتی ہو<br>ہوئی تاثیر اس کے دلمین نالے سے قبضے کے<br>یہ دل میں آئے ہے کاٹو نہیں دست ناسا اپنا<br>بے جون تجھ کو رکھ حجام سے اصلح انے ہند<br>چلین کعبہ کو ہم بھی شایخنا گرو فسم کھا کر<br>خدا کے واسطے باز آستائے مریول کو  | سدا یہ برق ظالم گردشت کاہ پھرتی ہو<br>اثر کو ڈھونڈھتی اتیک ہماری آہ پھرتی ہو<br>تری زلفون میں نگہی جس گھڑی ماہ پھرتی ہو<br>کہ قنچی ریش کی تیری بہت بدخواہ پھرتی ہو<br>اگے یہ بات دان سے میکد یورہ پھرتی ہو<br>کہ استائیر اسکے آہ کی ہمراہ پھرتی ہو  |
| کہوں کیا بخشے اسے سودا خرام نازین ہکا   | دلون کو ڈھونڈھتی اکفت ناگاہ پھرتی ہو  |
| جرم کے عفو کی تدبیر بہت اچھی ہے<br>تجربہ سونپا ہے زمانے کے تئیں قسمت نے<br>لیکے کعبے سے کیا سیر میں بجانہ تک<br>ذکر عیش کے کہتے ہیں کہ ہر نصف العیش<br>زلف میں تیری میں اس واسطے دل سونپا ہو<br>کیون ہے خاموش مری طرح حبن بن بلبل<br>کام دیکھا میں بہت مانی و بہزاد کا یار<br>نیک و بد سے نہ کروں اپنے لکھے کا شکوہ | بے گنہ رہنے سے تقصیر بہت اچھی ہے<br>دست نام و دین شمشیر بہت اچھی ہے<br>خانہ دل ہی کی تعمیر بہت اچھی ہے<br>ہجر میں وصل کی تقریر بہت اچھی ہے<br>اس دیوانہ کو یہ زنجیر بہت اچھی ہے<br>ترے نالے کی تو تاثیر بہت اچھی ہے<br>آنکھوں میں تیری ہی تصویر بہت اچھی ہے<br>جو کہ قسمت کی ہے تخریر بہت اچھی ہے |
| جتنے ہیں کام ترے سونپ خدا کو سودا   | تیری تدبیر سے نقدیر بہت اچھی ہے   |
| عاشق ٹھا کھی تجھ پہ یہ پھرل تو دہی ہو<br>خورشید کو کیا روج ترا چہرہ وہ ہودے<br>کب کر سکے وہ تیج ادا سے ہو جو کچھ کام<br>ہو دینے ترے کوچے میں یوں تو نہ رہیں   | گو عشق نہیں اس میں لے لے دل تو دہی ہو<br>عکس آئینہ میں دیکھ مقابل تو دہی ہو<br>گو زخم نہ معلوم ہو قاتل تو دہی ہو<br>میرا جود ال ایک نہیں ہے بس تو دہی ہو  |

|   |  |
|---|--|
| <p>جب یار نے آٹھا کر زلفوں کے بال بانڈے<br/>دو دن میں ہم تو رہے اے دے حال کا<br/>سازگرمین اس کے کہو بھر پھنسنے نہ یہ دل<br/>جو کچھ ہے رنگ اس کا سو ہے نظر میں اپنی<br/>تیرے ہی سامنے کچھ بہنے ہے میرا نالہ<br/>بوسہ کی ہر خواہش پر کیے کیونکہ اس سے<br/>مارو گے کس کو جی سے کس پر کمر کسی ہے<br/>دو چار شعر آگے اس کے پڑے تو بولا</p> | <p>تب میں نے اپنے دل میں لاکھوں خیال بانڈے<br/>گزرے ہیں جنکے دکو بیاں ماہ و سال بانڈے<br/>آکھوں نے جبکے لاکھوں خوشی غزال بانڈے<br/>گو جامہ زرد دھیرے یا چیسرہ لال بانڈے<br/>ورنہ نشانے بنے مائے ہن بانڈے<br/>جبکے مزاج لب پر حرف سوا بانڈے<br/>پھرتے ہو کیوں پیار سے تلوار ڈھال بانڈے<br/>مضمون یہ تو نے اپنے کیا حساب بانڈے</p> |
| <p>سودا جو ان نے بانڈھا زلفوں میں دل سزا ہے<br/>شعرون میں اس کے تو نے کیوں خط و قال بانڈے</p>   |  |
| <p>کیا کیے جو اس شوخ کی اوقات ہوئی ہے<br/>نور و زکوہ پرے نے ترے یار سے رایا<br/>مجھ چشم کی جھڑپوں نے دیواری ہے اک خلق<br/>زلفوں کے خیالات میں شب نیند جو آجٹی<br/>کوچے میں تم اپنے جو پھر کرتے ہو پیارے<br/>اے شوخ نہیں تم میں تو اک شیم کر شمشیر</p>   | <p>انسان کا اے قتل تو اکبات ہوئی ہے<br/>زلفوں سے شب قد بھی اب بات ہوئی ہے<br/>کیا دشمن آفاق یہ برسات ہوئی ہے<br/>معلوم مجھے کیا ہے طوی رات ہوئی ہے<br/>میرے بھی کچھ دل سے ملاقات ہوئی ہے<br/>واڑھی کی بزرگی ہی کرامات ہوئی ہے</p>  |
| <p>دعا اے اغلائی تو ہے اک خلق کو تم سے<br/>کچھ بندگی سودا کی بھی اثبات ہوئی ہے</p>  |  |
| <p>نہ میں جان میں ہوں تیری تو آرزویہ ہے<br/>رفو ہوا جو گریبان مرا تو کیسا ناصح<br/>طلب کرو ہو دل اس مخدہ پہ گالیان کے<br/>بچشم کم تو دم سر کو مرے دست دیکھ<br/>میں کہ تھکا کہ تو اس شوخ سے نہ مل جوں<br/>معرض نہ ہم سے ہے کونہ غیر سے مطلب<br/>عجب نصیب لے اُترا ہے آئینہ لے یار</p>  | <p>بنا ہ مجھے وفا کا ہے ورنہ تو یہ ہے<br/>جو دل سے دل کہیں ہو بند ہو رفویہ ہے<br/>وفا کی طرح سودہ اور گفتگو یہ ہے<br/>سموم قہر سے ہر آن دو بدویہ ہے<br/>شریر یہ ہے اثر یہ ہے جنگجو یہ ہے<br/>لے ہے گرم جو ہر اک سے لگی خو یہ ہے<br/>کہ اسکو جب کوئی دیکھے تو رو بدویہ ہے</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>کب بچل درنگ پگلشن مین مزا ہے<br/> یہ حسن کبھو شمع کے شعلہ مین نہ دیکھا<br/> میٹھا جو لگے بولنے پھر اسکی تو کیا بات<br/> کب چاشنہ خواران جفا مہر طلب ہیں</p>   | <p>فندق سے جو وہ دست نگار بن گئیں ہے<br/> جون سر پہ ترے طے زر بن گئیں ہے<br/> ہو ترش تو حرف لبیشیر بن گئیں ہے<br/> اس دل کو تری دشمنی دیکھ بن گئیں ہے</p>   |
| <p>سودا یہ مرے شوخ کو کیا چاہیے نیت<br/> جون مہربن آرائش دتہ بن گئیں ہے</p>  |   |
| <p>دل جنس فروشندہ بازار ہنر ہے<br/> ما قدر شناسی سے خلافت کے جہان میں<br/> آیا نہ ہنر وہ کہ پھر بن جس کے گئے بخت<br/> عاشق جو ہنر پر ہے ہنر اسکا ہے عاشق<br/> کبے کو نہ پوچھو مین ہنر مند کے ہوتے<br/> اظہار ہنر وہاں نہ کروں ہو نہ جہاں قدر<br/> رو کا ہے تغافل نے ترے مجھ کو تہ دم<br/> دیکھی نہ ہنر مند کی مین قدر جہاں مین</p> | <p>دیکھو تو کمین کوئی خسریا ہنر ہے<br/> جسکو ہنر آیا اد سے انکار ہنر ہے<br/> اس عاصی کو مدت سے سر دکا ہنر ہے<br/> دلبر ہے ہنر جبکا وہ دلدار ہنر ہے<br/> اے شیخ یہ بندہ تو پرستار ہنر ہے<br/> دل اہل ہنر کا ہے سو غنوار ہنر ہے<br/> صیاد ترا صید گرفتار ہنر ہے<br/> اے داسے بران دل جو طلبگار ہنر ہے</p> |
| <p>رنگین سخن اس کے نے دل خلق کو مویا<br/> سودا یہ مگر طوطی گلزار ہنر ہے</p>  |   |
| <p>بھوٹے وہ آنکھ حسین نہ ذرہ بھی غم ہے<br/> ٹھک ہر بان قافلہ سے کہدے لے صبا<br/> قسمت حرم کو بے چلی ایانے تابدیر<br/> غم سے ہوئی ہر کار روائی یہ دل کی بند<br/> رکھ کر کو اپنے شمع کے مانند زیر تیغ<br/> مفلس ہیں نہ بوجھ جو رکھتے نہیں ہن چھ</p>  | <p>دل جل بجھے وہ جسکے نہ ہمایم ہے<br/> ایسے ہی گر قدم ہن مختارے تو ہم ہے<br/> شا کر رہیں گے دوستے تا دم بن دم ہے<br/> چلتے ہوے اباشک ہی آنکھوں سے تھم ہے<br/> عاشق ترا وہی ہے جو ثابت قدم رہے<br/> حسالی ہمیشہ کیسے اہل کرم رہے</p>   |
| <p>سودا ہر کیا طلسم زمانے کا اعتبار<br/> نے جام ہی رہا ہن جہان میں نہ جہ ہے</p>  |   |
| <p>بھل پہلو سے میرا دل جو تیری کو مین بیٹھا ہے</p>   | <p>بھل پہلو سے میرا دل جو تیری کو مین بیٹھا ہے</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>خوابنے کو تبدیل کر آگے تھی جو کچھ میں<br/>کیا فائدہ گر خلق پر ظاہر ہے مرا حال<br/>کیا جانے جو کچھ میں ہے لے کے ہر یک سے<br/>انجاری کا بخراپنے دلایا رے شکوہ</p>  | <p>اب سیری ملاقات کی حامل تو وہی ہے<br/>جو چاہیے آگاہ سو غافل تو وہی ہے<br/>جس محل سے بنا جسم ترا گل تو وہی ہے<br/>رسوا جو ہوا عشق میں کامل تو وہی ہے</p>  |
| <p>سودا کی اذیت سے ہوا کیا تھین حاصل<br/>جو چاہو سودل پر کروا مل تو وہی ہے</p>  |  |
| <p>کیا کہے اپنا حال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے<br/>ماگھا نہ کچھ کسو سے کھوہنے زیر چرخ<br/>کیا گفت و گوی برہنہ کیا کا کام شیخ<br/>کیا سمجھے بت پرستی کو سیری خدا پرست<br/>کس خبر و سے یار کو تشبیہ دیجئے<br/>کوئی تو مشیل مہر کے کوئی مثل ماہ</p>                                     | <p>دل میں مرے خیال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے<br/>اللہ سے سوال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے<br/>ماحق ہے قیل و قال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے<br/>اس کام کا مال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے<br/>وہ حسن بے مثال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے<br/>اس شیخ کا جمال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے</p>                  |
| <p>شعر و سخن تو سودا پر موقوف کچھ نہیں<br/>اس یار کا کمال جو کچھ ہے سو ہے سو ہے</p>   |  |
| <p>اگر شہ حسن کا اب تک نشان باقی ہے<br/>امید جینے کی اپنے کمان ہے لبیل کو<br/>سہی قدون کا نہو کام قامت خم سے<br/>مری تو سن لے کہ مانند شمع بزم اخیر<br/>ہوئے نہ ہم سے جہان میں تو گو نہوں لے بار<br/>خطا چکا ترے اپنی گئی نہ سادہ دلی<br/>اسی ہی بھلے میں روز و شب ملے سودا</p> | <p>نہوں فریضہ کیونکر کہ آن باقی ہے<br/>چہن تو پھر بھی ہے گر باغبان باقی ہے<br/>گیا ہے تیر محل اب کمان باقی ہے<br/>پگل چکا ہے سرا پا زبان باقی ہے<br/>تو رہ جہان میں کہ نہ تھے جہان باقی ہے<br/>کہ بھڑے وعدوں پہ اتکائیں باقی ہے<br/>بدن میں جب تئیں میر کہ جان باقی ہے</p> |
| <p>نہ درد دل ہی کے کہنے کی ہے مجھے طاقت<br/>نہ چپ ہی رہنے کی تاب و توان باقی ہے</p>   |  |
| <p>کیا کہے وہ بت آہ کس آئین نکین ہے<br/>قطرات عرق کا ترے عارض ہے لطف</p>  | <p>سرتا بقدم کافر بے دین نکین ہے<br/>جون پہلو سے مہ خوشہ پروین نکین ہے</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>اُسے امید ہے ٹانگوں کے مرے زخمی کو<br/>ناس دانی کو چھپا شیخ بے ادا کوئی<br/>ساغر ماہ میں جون نور بھرے ہے خورشید<br/>دیکھ کہتا ہوں تو اس ضد سے مراجی مت ہو<br/>دام سودا کے بین کچھ پر گئے زلف کے بچ</p>                            | <p>نوشہ شمشیر تو قیمت کے گھائل بھر دے<br/>اسمین پھلکنی چھپا کر تجھے غافل بھر دے<br/>ساقیا جام مجھے آ کے مقابل بھر دے<br/>توڑوں ہوں سر کے تین لیکے ابھی سلجھ دے<br/>شانے کے پاس جاے کو حاصل بھر دے</p>   |
| <p>ورنہ دو باندھ کے لٹکا کر یہی ہو ممول<br/>کیسے موبھی ہو نقصان تو عامل بھر دے</p>   | <p>دنیا تمام گرد شل فلاک سے بنی<br/>لخت جگر مرثہ سے کرے کیا یہ دیکھے<br/>ممکن نہیں براہ ہو خاک و شعلہ میں<br/>ما صبح کی تار و سوزن و بخیہ کو ابکی سال<br/>مسواک تو کرے ہے دہن میں جو ناہا<br/>صحبت میں اپنی بنتے نہ دیکھی کس کے ساتھ</p>          |
| <p>ماٹی ہزار رنگ کی اس جاک سے بنی<br/>آتش کو یہ سنا ہے کہ فناک سے بنی<br/>صحبت مری نہ اُس بت بے باک سے بنی<br/>ہرگز نہ میری جیب کے اک جاک سے بنی<br/>لیکن یہ میں سنا ہے کہ دواک سے بنی<br/>میری بنی تو مجھ دل غناک سے بنی</p>        | <p>ایسی بنی کہ ہو گئی کیساں زمین کے بچ<br/>سودا یہ جہم زار کی تب خاک سے بنی</p>   |
| <p>آک ہم صغیر نے بھی نہ پوچھا کہاں چلے<br/>جون گل ہم آکے باغ سے دہن نشان چلے<br/>مقراض کی طرح سے جبکی زبان چلے<br/>اگر خوف ایسے تیرے جو بے مکان چلے<br/>دنیا سے تیرے جور کے ہاتھ اے میان چلے<br/>آتش نشان ہے ہے کہ جب کاہدان چلے</p> | <p>جب اس چمن سے چھوڑ کے ہم آشیان چلے<br/>کیا لے لیا تھا ہم نے اُبھتا جو کوئی حصار<br/>ہر بات میں ہے ایسی کتر جو نت اُسکو یاد<br/>غافل ہماری آہ سے رہنا نہ بیخاطر<br/>جانیکو اپنے گھر سے کہ تھا تو اور ہم<br/>سینہ مفارقت سے نہور فنگان کے داغ</p> |
| <p>راہ عدم بھی زور ہے سودا کہ جسکے بچ<br/>جس طرح پیر جاے ہے وہیں جوان چلے</p>  | <p>جاتے ہیں لوگ تافلہ کے پیش و پس چلے<br/>اکہو جہاں سلام ہوتا رہا ہمارے</p>   |
| <p>وینا غب سرا ہے جہان کے بس چلے<br/>ہم تو چمن کو چھوڑ کے سوئے قفس چلے</p>   | <p>اکہو جہاں سلام ہوتا رہا ہمارے</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>گدرا مینہ ہو بیٹھا ہے تاب رخ سے جب شیر<br/>سدا آشفہ ہو دے بوسے سنبل سولخ اسکا<br/>جو ناصح مانع وصل تباہ ہر خوب ہونے دو<br/>لگا دوں میں ٹھکانے غیر کو پر ہے خدا کا در<br/>نہ بیٹھے ننگ سے پھر وہ کیسے پاس نیامین</p>  | <p>تو عکس سمین مین یون جون مہر کج مین بیٹھا ہو<br/>کہ دل جسا نکھاری زلف عنبر یون مین بیٹھا ہو<br/>بجا کہتا ہو کب وہ صحبت مہر دین بیٹھا ہو<br/>کہ غافل اس سے تو اور وہ مرے قابو مین بیٹھا ہو<br/>نکھار تیر جیسے اے تباہ پہلو مین بیٹھا ہو</p>                                   |
| <p>مین بندہ ہو گیا سودا اس نازک خیالی کا،<br/>کہ یار اپنے کو سمجھوں ہوں مرے پہلو مین بیٹھا ہو</p>   |  |
| <p>نامع جفاے عشق اگر مین سہی سہی<br/>دریائے عشق کیا مین تباؤں کہ جسکے پنج<br/>یہ دل نہ کھول زلف سے ظالم خدا کو مان<br/>اکڑے ہے تیرے ہاتھ کو ہر اکیدم رقیب</p>   | <p>تو نے بھی کچھ زراہ نصیحت کہی کہی<br/>کشتی بھرے ہے عقل کی تیری ہی ہی<br/>لاکھوں گرہ جان مین تو یہ بھی رہی رہی<br/>ہٹنے بھی گو گمستہ تری ذرہ کہی کہی</p>  |
| <p>سودا تو جہرے کو تک مجھے ہے آفتاب<br/>کہتے ہیں گو کہ اسکو منسل سب ہی می</p>   |  |
| <p>بیمار کی کج اپنے سر شام خبر لے<br/>بیمہ جن آ کے تجھے بولین گے عشاق<br/>ہے تنگ زمانے مین بہت عمر کا عرصہ<br/>و کھ دے نہ کسی لکے تین باغ جہان مین<br/>خاک سکی پر کھ پر جو کوئی جو ہری امی شوخ<br/>جون خضر ہوس عمر ابد کی نہیں مج کو<br/>دیکھ اسکو اکیلا جو کیسا عرض متنا</p> | <p>اس رات خدا ہی ہو تو ظالم وہ خبر لے<br/>قرآن کی صورت جو خط اس کھد پہ اتر لے<br/>اس مین عمل نیک کیا چاہے تو کر لے<br/>اگر خل جیات اپنے سے چاہے کہ کر لے<br/>آگے لب و دندان کے زلے لعل گہر لے<br/>اس دم کی تمنا ہے جو تجھ پاس گد لے<br/>بولا کہ تجھے خیر ہے جا اپنی خبر لے</p> |
| <p>پوچھا جو مین سودا سے کہ ہاتھ اسکے لیکھا<br/>اتنا مین کہا بھر کے دم سردا گر لے</p>  |  |
| <p>اے تڑپ چین تو بسل کو کہین تل بھر دو<br/>باوہ پینے سے تو خوگر مین نہیں ہوں لے سن<br/>لے زمین تا بفلک خون سے بچھ بن یہ چشم</p>   | <p>یہ نہو خون سے کہین دامن قائل بھر دے<br/>ہو کسی شیشہ مین لو ہو تو مراد ل بھر دے<br/>لکڑے دل کے اگر آجا دین نہ اہل بھر دے</p>   |



|   |   |
|---|---|
| <p>سیر کو باغ کی جہوت پھرے وہ گلروہ<br/>کیا کہوں اس دل صد پارہ کا غنچے راز<br/>یار کا ہے وہ بنا گوش کہ جبکے آگے<br/>تا بہ نقد و جہان اُسکو نہ چین عطار<br/>بیقرار و نکوترے چین کہان بعد از مرگ<br/>شمع رویان کی اگر اٹھ چلے تو مجلس سے<br/>اکوچہ عشق میں تابت جو رہے تو جاوین</p> | <p>مارڈ الو تو نہ اک مرغ چین میں ٹھہرے<br/>کے اُس سے کہ سخن جبکے دہن میں ٹھہرے<br/>تاب کیا ہے جو صفا و رعدن میں ٹھہرے<br/>بو ترے زلف کی اگر مشک ختن میں ٹھہرے<br/>ایک اُنہیں نہیں ایسا کہ کفن میں ٹھہرے<br/>نہیں امکان کہ تا شمع لکن میں ٹھہرے<br/>ماہین عاشق نہ اسے جو کوئی زن میں ٹھہرے</p> |
| <p>گر زبان سے تری الفاظ نہ بندش بادین<br/>معنی کسطح سے سودا کے سخن میں ٹھہرے</p>  |   |
| <p>کیا کیا تھے چاؤ دلیں جب آئے تھے عدم سے<br/>محفل تری مبارک ہو تیرے دوستو نکو<br/>اے چرخ سفلہ پر درائے آسمان بے ہر<br/>احق ہیں وہ جو تیری بھلپن میں کج روی پر</p>  | <p>کھلتے ہی آنکھ یار و بالا پڑا ہے غم سے<br/>تیری گلی کے سگ کو کیا کام ہر دم سے<br/>واژون ہے عقل تیری لاؤ نہا ہو خیم سے<br/>ٹھک سرف نظر کر یہ بات اور ہم سے</p>   |
| <p>یہ ساری خوبیاں ہیں سودا کے دم قدیم</p>   | <p>یہ ساری خوبیاں ہیں سودا کے دم قدیم</p>   |
| <p>یا تو جاتے رہے اے یار چین دنیا سے<br/>شکل آئینہ بشکستہ دلون کے روشن<br/>دم نہ مارا میں کسی کام میں مانند جباب<br/>ہرگز اٹھیں نہ کوئے یار سے جون نقش قدیم<br/>یا دین یار کے جراب کو سمجھیں ہیں فنا<br/>گھر خراب اور کاگو کر کے بنائی مسجد</p>                                   | <p>یا سرد کار محبت ہی کہیں دنیا سے<br/>دیکھ دنیا کو گئے چین مجھ میں دنیا سے<br/>اٹھ گیا مار دم باز پسین دنیا سے<br/>ناٹنا ہو نسکین خاک نشین دنیا سے<br/>نے غرض دین کے اُنکے تین دنیا سے<br/>دین ان باتوں میں ملتا ہے کہیں نہا سے</p>  |
| <p>صحبۂ شعر و کف جام و صراحی در دست<br/>اس سوا سودا کو کچھ کام نہیں دنیا سے</p>   | <p>صحبۂ شعر و کف جام و صراحی در دست<br/>اس سوا سودا کو کچھ کام نہیں دنیا سے</p>   |
| <p>چو ژانی میں تک اپنے عدد وادب کی جم بے<br/>نہم رنڈو نے نہتے ہے تجھے کیا ہوا زار</p>   | <p>لیا کروں ہون دیکھ تو کیا تجھے دم لے<br/>جا بھر کو ہون خیم سے اپنا خم و خم لے</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>اے غنیمت آنکھ کھول کے ٹک تو چمن کو دکھ<br/>تیرے سخن کو میں بسر و چشم ناصحا<br/>نکلا جو دل سے نالہ تو سینہ سے دوئے شک<br/>صیاد اب تو کچھ قفس سے ہمیں رہا</p>   | <p>جمیعت ملی پہ ترے پھول ہنس چلے<br/>ماون ہزار بار اگر دل سے بس چلے<br/>سُن مردمان قافلہ بانگ جیس چلے<br/>ظالم پھرک پھرک کے پردہ بال گھس چلے</p>  |
| <p>کام اس گلی میں سر سے یہ سودا گذر چکا<br/>کیا ناباک قدم جو ادھر دالو ہوس چلے</p>   |   |
| <p>یا جس سے خوش ہے مخلوق وہ آئیں چاہیے<br/>مرتبہ تجھ جن کا ہے زیب زینت سے ہے<br/>چہن جبین گر ہے تو دے لب پر سہم کو جگہ<br/>ہم دعا تو مانگیں اپنے حق میں پر سامان کہاں<br/>میں کہا اس شوخ سے ہم بھی کچھ بون شاوان<br/>ہاتھ پر اپنے خاں گر نہ بانڈھے آفتاب</p>   | <p>اس سوا طالب نہ دنیا کا ہون دین چاہے<br/>چہرہ خورشید کو دستار زرین چاہے<br/>بادہ کش مہن ہم گزک کو ترش شیرن چاہے<br/>لاکھ اہل دل ہمیں کہنے کو آئیں چاہے<br/>ہنس کے یوں بولادل عاشق تو تمکین چاہے<br/>حسن دیوے حق جسے کیا اسکو ترمین چاہے</p>   |
| <p>اب تو سودا کی سبک دہی پہ لے ناصح بجا<br/>جو کوئی ہوشیخ وزا ہا اسکو تمکین چاہے</p>   |   |
| <p>نہ تیرے پاٹ امن کا نہ اسکی ستین ڈوبی<br/>کر گیا غرق عالم کو غرور حسن کا دریا<br/>سخن اب لعل لب پر اسکے اس خوبی سوا آہو<br/>ملا جنت میں یا رب مجھے تو اس شک جنت کو<br/>بہمان میں اک بت چہن کا میں شہر اب نہیں سننا<br/>نرمی یہ اشک نے فرصت کہ ششک سر پر ہو<br/>بہادر پامری آنکھوں سے اور اسکو نہ رحم آیا<br/>لسان شمع جب کا عکس آبشت میں ہو دے</p> | <p>یہ رو یا خون میں شنبہ صبح کہ چہن جبین ڈوبی<br/>اگر آئینہ میں اسکی نگاہ شگین ڈوبی<br/>کہ تیری قدر و قیمت سب اس حرف تمکین ڈوبی<br/>نہیں تو اشک خونیں سے یہ فروغ میں ڈوبی<br/>نکالے یا میرے رشکے پانی میں چہن جبین ڈوبی<br/>جو بہن گذر یا یہ خاطر میں کہ سب نے زمین ڈوبی<br/>مگر تاثیر کی کشتی خبر ہو تو کمین ڈوبی<br/>ہمارے اشک میں اس طرح آہ آتشین ڈوبی</p> |
| <p>لے آئے گوہر نایاب ہی دریاے مہنی سے<br/>کہ جب غواص ہو سودا کی یہ فخر ستین ڈوبی</p>   |   |
| <p>دل تو کیا اگر طلب جان ترے میں ہم سے</p>   | <p>اگر نسا جی ہے پھر ایسا کہ بدن میں ٹھہرے</p>  |

|  |   |  |
|--|---|--|
| سودا تو پیش چشم ترے ہے سدا بہار<br>تجھ بزرگ محل سے کم نہیں تخت جگر نہ مجھے       | میں تو لونگنا ناصحابا تین یہ تینوں جان کے<br>شکل تری کے اے میان بندے میں کتنی آنکھ<br>منہ سے نقابا ٹھٹھے ہی حلقہ گوش ہو گئے<br>بندے ہوئے پیش جہت ہم دل جانے طربا<br>ان شعرا میں ہم نہیں وہ جو طلب میں پھر تہین<br>خلق تمام جانے ہر ہم بھی سخنور دن میں ہن                       | کو کہ عدد وہین خور و دل کے جگر کے جان کے<br>منہ کی سی سی کی ریکہ کے لالی کے لپکے بان کے<br>خال کے خط کے راف کے بالے کے گڑ کے کانکے<br>مال کے ٹر کے سار کے لئے کے صدائے تان کے<br>تیل کے گھی کے لون کے جگر کے گیم کے دھان کے<br>رتبہ کے دھن کے نام کے جاہ کے ی کے کشائے |
| سودا کو تم سمجھتے تھے کہ نہ سلیکا یہ غزل<br>آخرن ایسے وہم پر صدقے میں اس گمان کے | بیوفانی کیا کہوں دل ساتھ تجھ محبوب کی<br>مجلو ان آنکھوں نے مجھ باس ہمیر سے کیا<br>شمع کو آنے نہ دے یا را اپنی خلوت میں کھو<br>محتسب ہننے تو دی تھی دختر ز کو طلاق<br>کب تک اس دل کو ظالم صبر ہم دیتے ہیں<br>چشم ہمت میں ہمارے قدر کیا دیتا رکھے                                 | تیری تو نسبت میان لبیل سے گلے خوب کی<br>لے لگیں ہن آبرو یہ گریہ یعقوب کی<br>شرح سوز اکبار دیکھے گرمے مکتوب کی<br>پر تری ضد سے اسے ساتھ اپنے پھر مکتوب کی<br>جیب میں اپنے شکلیابی نہیں ابوب کی<br>ہوتی ہے طالب آگے منزلت مطلوب کی                                       |
| جو جفا میں تو نے معشوقہ کی سراپے سہین<br>عاشقی سودا کٹھن ہے کرنی اسلوب کی        | معتقد ہرگز نہیں ہن کفر اور اسلام کے<br>ہمے دیوانہ کے عاقل درپے تو سب ہرین<br>عشق کا آغاز تو جون توں گزرتا ہو یک<br>نے تلاش میں ہو ہمے اور نے دنیا کی فکر<br>گنہے تھی آرام سے جب تک تعادل مبتلا<br>ساغر مل خون سے مال مال رہتا ہے مرا<br>ہو بہار انکی نگاہوں میں اس سودا چار فصل | گرم براس دور میں ہن ہم تو یہ جام کے<br>بندے ہن ان بختہ مغز کے خیال ظم کے<br>کہ نہیں سکتا دلا حالات میں انجام کے<br>اسکی رزاقی ہی ہے در نہ سکے کام کے<br>اسکے لگ جاتے ہی دن جاتے ہو کام کے<br>اہل لگ رست رہتے ہن تو ایسے جام کے<br>مست جو ہن کے نگاہ سانی مخفام کے      |

|  |   |
|--|---|
| <p>مین کھینچنے والا ہوں جفا عشق کی مانی<br/>کیا تابے قیاب آگے مری تیغ کے ٹھہرے<br/>گھلریز محبت ہے دل سوختہ میرا<br/>ننگ ابر مزہ پر تو مری کر نظر لے بار<br/>اکداغ پہ لالہ کے تو کیا روتی ہے شبنم<br/>دین و دل دایمان و حواس خرد و ہوش<br/>وعدے کی ترے رات سب کھوئیں ہے کٹی</p> | <p>اے حسن کش آگے نہ مرے ہاتھ قلم لے<br/>دکھلاؤن وجود اسکو تو وہ راہ عدم لے<br/>شبناہ میں کرتا ہوں پھینکے کے مے لے<br/>مانع نہیں جانے کا ترے بوند تو غم لے<br/>اس باغ سے کتنے ہی گئے داغ اہل لے<br/>سب کچھ گئے لیکر نہ گئے سینہ سے غم لے<br/>تا صبح ملک لگنے کی چاہے تو قسم لے</p> |
|--|---|

سودا جو کوئی مرد بہن میدان سخن میں

خاطر میں وہ لاتے ہیں کسی چپے کھڑے

|  |   |
|--|---|
| <p>جبے دل کی الفت بے پیر دامنگیر ہے<br/>اگرچہ تھا سادہ روئی میں ہمیں آزاد بار<br/>حسن و عشق ایسا نہیں جو ہمیں دخل نصا کو<br/>کیونکہ میں پہونچوں خدا تک زہدا دیگا مراد<br/>دیر سے میرے نکلنا جو ن حرم آسان نہیں<br/>کس طرح یہ مرغ دل فراق سے اُسکے بند ہے<br/>وادہ لے دل کوئی مست کو گوش خلق ہے<br/>در گذر اسے بے خبر تو ابنی تدبیر اسے</p> | <p>تب سے صبح اشک کی زنجیر دامنگیر ہے<br/>پر خطا رخسار کی تحسیر دامنگیر ہے<br/>جرم عاشق ہو نہ تو تحسیر دامنگیر ہے<br/>حسن جس بت کا ہے عالمگیر دامنگیر ہے<br/>شیخناہر بت کی دان تصویر دامنگیر ہے<br/>آہ جسکے زین کا پنجیر دامنگیر ہے<br/>گو تری فریاد بے تاثیر دامنگیر ہے<br/>تیری ہر تہذیب کے تقدیر دامنگیر ہے</p> |
|--|---|

مخلصی سودا کی چھ حق کے کرم سے ہو تو ہو

در نہ یان ہے کام کی تقصیر دامنگیر ہے

|   |   |
|---|---|
| <p>ہے زاہد اعطائے ازل سے خبر مجھے<br/>کاٹی مصیبت شب جبران میں بار بار<br/>بازار عشق میں غرض اس سر کو چسپا<br/>جو ن شمع بانوں گاڑ کے جاتا ہوں کمان<br/>رہتا ہے اندون دہن یار کا خیال،<br/>پہونچائے ہے رقیب تلک لئے زلف یار</p> | <p>تھک تو زہر خشک ملا چشم تر مجھے<br/>واعظ نہیں ہے روز قیامت ڈرنے مجھے<br/>نے نفع پر نگاہ نہ سوئے ضرر مجھے<br/>در پیش آگیا ہے کدھر کا سفر مجھے<br/>بھاتا ہے ناصح اس سخن مختصر مجھے<br/>ڈستی ہے سانپ سی یہ نسیم سحر مجھے</p> |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| <p>طلا کر دے سخن مس کو زمان کے</p>   | <p>بنادے گر کوئی اکسیر دل کی</p>  |
| <p>او ہو بہ گیا آنکھوں سے سودا</p>   | <p>یہی تھی کیا گرفت سیر دل کی</p>   |
| <p>صورت ہمیں اس مہر کی پہچان اگر آئے<br/>مجھ چشم سے اباشک نہیں آئینکا نار صبح<br/>میں منتظر اس دہم سے رہتا ہوں شب روز<br/>بچتا ہوں تیرے واسطے میں در بدر لے لے<br/>گو یاد دل عاشق بھی ہے یہ فیل سیت<br/>کہہ کہہ لکھ اپنا میں کیا مغز کو حنائی</p>              | <p>ہر ذرہ میں کچھ اور بھی جھمکا نظر آئے<br/>آدے بھی غم دل سے توخت جگر آدے<br/>آیا جو نہ وہ شام تلک تلک آدے<br/>جھکے نہ ہوا یہ کہ کچھ میرے کھڑ آئے<br/>رکتا کہیں روکے سے کسو کے جدھر آئے<br/>اتنا نہ ہوا سنے تری چشم بھر آدے</p>                                 |
| <p>کوچے میں قریب اس کے تیرے اتھے سودا</p>  | <p>ایسا نہیں دیکھا ہے کہ بار در گرا دے</p>  |
| <p>لاکھ طوفان بکھان چکو خاک دکھلا دے<br/>شعلہ طور ہو موسیٰ کو چسراغ مضطر<br/>جل رہا ہے تیرے ہاتھوں سے گرنے کیوں بدر<br/>کیسا جاگنے کو اس لیے سمجھا ہے شیخ<br/>چھوڑا بیون کو اگر رنگ پیے تو زاہر<br/>تیرے شوریدہ کو جس دن کہ زمین کو سونپا</p>                  | <p>کسی عاشق کے نہ آس کوئی حلاک دکھلا دے<br/>عشق ذرہ گرا سے اپنی جھلک دکھلا دے<br/>شام سے داغ جگر صبح تلک دکھلا دے<br/>کہ خدا مانجھے سو نیکی ڈلک دکھلا دے<br/>دوہین لجا کے نکھے عرش تلک دکھلا دے<br/>زلزلہ کو بھی خدا وہ نہ لاک دکھلا دے</p>                     |
| <p>آب ہو جاتا ہے فلا د کا تر ہر سودا</p>   | <p>یا رخبر کو جو تلک اپنی پلک دکھلا دے</p>  |
| <p>وہ غل ہے جسکا سو جب تو ہو در نہ شور بہیر<br/>رہے نت اٹھ کے کشت خون جگر غاسطین<br/>کیا شوریدہ سر عالم کو اس زلف پریشان نے<br/>سمجھتا کون ہو وہ ذکر واذکار لے لے<br/>کرے جوبات امی و خوار عالم شور محشر کو<br/>وہ غوغا دیر و سجد میں جو صبح و شام رہتا ہو</p> | <p>قیامت خیز تیرا دہے در نہ شور بہیر<br/>وہ شور انگیز تیری خوبے در نہ شور بہیر<br/>یہ شور افزا اسی کی بوسے در نہ شور بہیر<br/>کہ حسین تیری گنت دگوبے در نہ شور بہیر<br/>بلا اس غوغا سے جیری کو ہے در نہ شور بہیر<br/>تری ہی بھر یہ جست جو ہو در نہ شور بہیر</p> |

|  |  |
|--|--|
| <p>پوچھے نہ کجوا شک وہ مغرور کسو کے<br/>تو کہہ کے ہیں سخت نہ بدنام ہوا صبح<br/>نست کہ دل پناہ میں کیا پس کے سر<br/>چو چشم سے کیسا ہی جو نزدیک تو بھر کیا<br/>عاشق پہ تعدی ہے کوئی چرخ سے ایجاد<br/>بھڑکا تھی ہے کیا و خضر ز شیشہ میں آکھیں<br/>پلکوں کے ترے نیش کے مارے نہ لڑا ہین<br/>ڈھلکے چو جلی جاے ہے نرس کی یگر دن</p> | <p>پڑ جائیں اگر چشم میں نا سوز کسو کے<br/>یہ شیشہ دل ہاتھ سے ہو چور کسو کے<br/>میں پر بھی نہیں چشم میں منظور کسو کے<br/>جس روز پڑا دل سے کوئی دور کسو کے<br/>باز صے ہوئے ہین دلچ یہ ستور کسو کے<br/>غیمہ نہ رہے گھر میں ہو ستور کسو کے<br/>ملکے وہ بڑا کائے جو زبور کسو کے<br/>دیکھے ہین مگر چشم وہ مخمور کسو کے</p> |
| <p>سودا تو عمت رہتا ہے یاد اسکی من غمکین<br/>وہ ساتھ شب و روز ہے سرور کسو کے</p>   |  |
| <p>اشاید کہ ہوئی کار گرا ب آہ کسو کی<br/>اگر شے کو نگہ کے نہیں برداہ کسو کی<br/>فتمت کی ہوئی رات وہ تنخواہ کسو کی<br/>وہ شے نے کسیکو جو ہو دینخواہ کسو کی<br/>کوئی نہ کھو ردک سکے راہ کسو کی</p>   | <p>بے چین جو کہتی ہے بھین چاہ کسو کی<br/>اُس چشم کا غمزہ جو کرے قتل دو عالم<br/>دلفونگی سیاہی میں کچھ اک دم تھے اپنے<br/>کیا مصرت بیجا سے فلک کو جو سر و کار<br/>دنیا سے گزرنا ہی عجب کچھ ہو کہ جبین</p>   |
| <p>چھینے بے غم عشق شکیبائی و آرام<br/>اے دل یہ بڑی لٹتی ہو بنگاہ کسو کی</p>  |  |
| <p>ہمان کہیے کہ ہے تقصیر دل کی<br/>شکایت میں جو ان دیر دل کی<br/>کہ موج اشک ہے زنجیر دل کی<br/>جو تجھے ہو سکے تمبیر دل کی<br/>ہے برجھی نالہ شکیبیر دل کی<br/>اگر حالت کردن تحسیر دل کی<br/>کردن اُس سے جو میں تقریر دل کی<br/>وفا ہوتی ہے دامن گیر دل کی</p>   | <p>کون کیا بات اس بے پیر دل کی<br/>نہایت چیز بد ہے دل کہ ہین گے<br/>ہوا کس پر یہ دیوانہ الہی<br/>بہ از آئینہ خانہ سے بے منعم<br/>جو بچنا ہے تو بچ اسکی انی سے<br/>پر پردانہ کا عند ہو قلم شمع<br/>شک دے ہاتھ سے شیشہ اگر ہو<br/>جفا سے تیرے اٹھ جاؤں میں لیکن</p>  |

|   |   |
|---|---|
| تو رہی دیادی کا شور ہے لے مہربان جبے        | ہمارے دل سے دریاے تناسوج جا رہے           |
| عشرت تو سیرین دریا کے مت اوقات کھو چکا      | سرشک چشم کو ٹپک دیکھ کیا کیا موج مارے ہو  |
| ہمیں کیا لطف ہو مخد دیکھنا و ان یار کا اپنے | جہان وعدہ اسے عالم سے ہو دیا رکا اپنے     |
| ہمارا درد دل سکر نہ بولا کچھ جو وہ طالم     | مخاطب کب ہمیں سمجھے ہے وہ گفتار کا اپنے   |
| برہمن کفر کو اور شیخ سن اسلام تچ بیٹھ       | جو نکتہ حل کر دن ان پر کجوا اسرار کا اپنے |
| لیا جو دل نے مستغنی حاصل یار سے کھلو        | تصور دل میں نت رہتا ہوا اس دلدار کا اپنے  |
| اتزل سے بھی ہم ہرگز ترقی میں نہ کم ہوتے     | جو ہوتے کوہ سے پتھر تو پتھر سے صنم ہوتے   |
| ہوا جو دیکھا کیا کیا مژدہ پرورد مطلق کا     | خبر کن حال بد اپنے کی اسد کش ہم ہوتے      |
| مجرم ہوئیں تو کد و مکافات کے لیے            | مخد میں خدانے دی ہے زبان بات کیلئے        |
| وہ رات وصل دوست کی یارب نہ نصیب             | بھر عمر بیٹھے رویے جس رات کیلئے           |
| چاہو درد جو غیسر سے اغیار کیلئے             | تو میں بھی یار کم نہیں دو چار کیلئے       |
| لو باتلے میں بیٹھ کے روؤ نگار زار زار       | جنت میں تیرے سایہ دیوار کیلئے             |
| گرمی اس شعلہ سے ہی بات نہونے پائی           | ہوں وہ پروانہ جسے رات نہونے پائی          |
| جی کی جی ہی میں رہی یار مرے بلین تک         | پہونچا اسوقت کہ کچھ بات نہونے پائی        |
| دل نہ دیگا وہ کسو کو تو رہے گا عیشم         | کہ مرے دل کی مکافات نہونے پائی            |
| واجب القتل تو ہم تھے ہی برائتی جلدی         | یا رقصیر بھی اثبات نہونے پائی             |
| گل و بلبل کی بھی خوب سے ہوں محرماتے         | اس حمن میں بسا اوقات نہونے پائی           |
| لے لکھے حیرے میں فادم کو کہ ہم جا ہو کچھ    | شیخ صاحب سے گرامات نہونے پائی             |
| دل مرا ہے نہ کیا دیر نگہ نے اس کی           | ہے وہ مسجد کہ خرابات نہونے پائی           |
| انتظر باب اجابت یہ ہے شب کو نہیں            | بید باغی سے مناجات نہونے پائی             |
| تیرے داسوخت سے غالی میں نہ بلایا کوئی       | سمع بھی سنکے مری اپنا ہی رونا وائی        |

|  |  |
|--|--|
| <p>جسے سکر کے سودا بل میں صوفی ست ہو جاوے<br/>وہ خنائے کی داو ہو ہے ورنہ شور بہتیرے</p>  |  |
| <p>نہ تیرے دام کے مشتاق کو ہیں چھوڑے<br/>آفس سے ہکو جو صیاد اس برس چھوڑے<br/>صنم کی زلف مرے دل کو کاٹش جس چھوڑے<br/>جو قید تن سے فلک محکو کینفس چھوڑے</p>  | <p>یہ عند لب گرفتار کو قفس چھوڑے<br/>چمن میں کیسے چا دو پین و حوم جاسے ہی<br/>عبث لبث سے ہلتا ہے دل کو مار سیاہ<br/>میں ایک آن میں دکھلاؤں یہ طلسم جان</p>   |
| <p>یہ کیا ہمارے سودا نہ دیکھ میں جانوں ؟<br/>خزان چمن میں اگر کوئی خار و خس چھوڑے</p>  |  |
| <p>دل بچتا ہوں کوئی خریدار بھیج دے<br/>لیتا نہیں تو کیا کروں ناچار بھیج دے<br/>ایسا کوئی تو ابرار ہر بار بھیج دے<br/>آتا نہیں تو آپ تو تلوار بھیج دے</p>   | <p>یار بکین سے گرمی بازار بھیج دے<br/>اپنی بساط میں تو یہی دل جو میری جان<br/>دعویٰ جو برشکال کو آنکھوں نے ہو مری<br/>دیتے ہیں عقد صن میں عاشق ہر جان</p>  |
| <p>سودا سے عسکار کا تھا دل یہ بین لیا<br/>اسکے عوض بھلا کوئی غنوار بھیج دے</p>   |  |
| <p>کہتا نہیں ہے بات کوئی یاں خدا لگی<br/>ہاتھوں سے کسکے ہاتھوں میں تیرے حال لگی<br/>کس دل جلے کی باغ میں یہ بددعا لگی<br/>پر تب بندھا وہ نقش کہ جب سر پہ لگی<br/>کی ایک نگہ کہان میں کہ گویا بلا لگی<br/>تکو بھی اب زمانے کی پیاسے ہوا لگی</p> | <p>جسے کہ چشم حلق صنم تجھے جا لگی ،<br/>پامال غم ہوا ہے مراد دل نہ جانے ،<br/>بھڑکی ہے آگ لالہ سے گلشن میں باغبان<br/>فرادہ بیتوں میں باندھے تھا نقش کو ،<br/>کا فرہون گرا را دہ ہو تجھ ساتھ عشق کا ،<br/>اگ چکنے کی طرح نہ تھی ہر اک پیش ازین</p> |
| <p>بھاڑے نہ کیونکہ سودا اگر بیان کو لہنے بار<br/>چہاں ترے گلے سے جو ہو کر تب لگی</p>   |  |
| <p>کہ جیسے ساغر سمین میں صہبایہ ہمارے<br/>کہ یوں سر سبز ہو کج صحرا حیات ہے<br/>جو کھڑے کیا دلف چلیا مومن خائے ہے</p>   | <p>مری آنکھیں بار و اشک لیا مہج مارے ہی<br/>رویا ہو ابر دریا دل یہ کسکے حال ہمارو<br/>چھنے میں بسکے دل یوں کلمے سمین لے پیارے</p>  |



|  |   |
|--|---|
| <p>دل فروشون کے لیے نقد محبت چاہیے<br/>اس چین میں ہرکون طاؤس لائی ہوئی<br/>ضبط سوز دل سے ہر سینہ ساز و کا سا گنج</p>   | <p>جنس کی قیمت کب انکی درسم و دنیا رہے<br/>ورنہ بر جھارین جہان ہم دان گل گلزار ہے<br/>بسکہ این ہر دم کرہ اک آہ آتشبار ہے</p>  |
| <p>صاحب تو میر سودا کو نہ ہرگز سمجھو<br/>ایک وہ رسوا خراب کو چہ دوزار ہے</p>   |   |
| <p>مژدہ باداے مرگ عیسیٰ آپ ہی ہمارے<br/>زعفرانی جب سے آسکا چہرہ گلزار ہے<br/>گل کو اپنے دیکھتا ہوں تمبسل گلزار ہے<br/>دور رس کا آہ و نالہ آسمان کے پار ہے<br/>اسکی نیزنگ فلک سے ہر بلک خونبار ہے<br/>آئینہ خانہ کے طالع کی طرح بیدار ہے<br/>پیشکش اپنا گریبان کرتے ہیں ناچار ہے<br/>جیب کا بکھرا ہوا بچاتی ہے ہر اک تار ہے<br/>جاسے ہی اس سمت دیوانہ جدھر کسار ہے<br/>کوئی کرتا ہے سماجت کوئی منت دار ہے<br/>سجدہ گاہ سنگ ہے یا بوسہ گاہ خار ہے<br/>ہلے اس کو بچے میں ہے توداے یاس تار ہے<br/>لالہ و نسرن سے بڑا گدا من کھسار ہے</p> | <p>جو طبیب اپنا تھا دل اسکا کسی پرزار ہے<br/>خندہ زن میں لبیل و پروانہ میری حال ہے<br/>کیونکہ ہر سو سے چین و مون نہ جون ابرہار ہے<br/>درد اپنے کی گردن فریاد کے سامنے<br/>اشک کا قطرہ تھا آنکھوں نے جبکہ روشناس<br/>کیا کہوں میں حال بخوابی کہ ظالم روز و شب<br/>دیکھ کر جس ہر دوش کو صبر نہ کا گم ادا<br/>صبح یون نکلے ہو وہ گھر سے کہ جون خط شاع<br/>دل میں جانیکا جو صحرایطراف رکتا ہو غم<br/>گرد و پیش افغان و خیزان اس کے خوش اقربا<br/>وہ قدم جبکہ گل گل بھی ہوتی تھی خلش<br/>سلکان شہر جب یہ دیکھتے ہیں ماجرا<br/>کیا خوشی اس سے چین سودا کہ آئی ہے ہمار</p> |
| <p>ہر سخن جلک کا غنچہ گل کی طرح<br/>آکھدا دھڑکھولی کرک پالہ ادھر تیار ہے</p>   |   |
| <p>گلزار کی خسرابی کے درجے پیار ہے<br/>سو بکھوے ورنہ تجھے یہ دل غنچہ دار ہے<br/>یان زلف دخال و خط سے ہوشکبار ہے<br/>پیارے نظر گداز کو دعاے حصار ہے<br/>حشرات کی طرح سے زمین کا بخار ہے</p>   | <p>ہر لحظہ اب بہ نشو و نما خط یا رہے<br/>جون توں سمیٹ کر میں گرہ لکھا ہوا ہے<br/>ابر بہارہ چین حسن سے پر ہے<br/>آغاز خط نہیں ہے یہ تیری لکھی ہوئی<br/>ناصح تو آدمی ہو تو مانوین تیری بات</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>تا بمقدور کسی سے لبروت پیش آ<br/>حرکت جو ہے تباہ کی سوائے الفت دل<br/>پانی محسوس پہ رو رو کے نہ کر لے حاسا<br/>فخر لبوس پر اپنے تو نہ کراے منع<br/>عمر ناصح نے نصیحت میں گنوائی اپنی<br/>شیخ کعبہ میں خدا کو تو عبث ڈھونڈے ہو<br/>پیر کی چھونک مریدوں ہی کے گنتی ہو میر</p>  | <p>سنگ ہر آئینہ دل کے لیے بے رونی<br/>سمجھے ناز حقیقت میں ہے وہ بر خونی<br/>لکھی قسمت کی کسو کے نہ کسو نے دھونی<br/>پشم دو نون میں تری شال ہماری لونی<br/>پر مرے دل سے تباہ کی نہ محبت کھونی<br/>طالب سکا ہے تو ہر ایک کی کر دلجوئی<br/>گھر کی اٹھی میں بجز اٹھ نہ دکھی ڈوئی</p>   |
| <p>کچھ بجز داغ نہ حاصل ہوا اسکو سودا<br/>ختم سے دل کے زین عشق کی چٹا بونی</p>   |  |
| <p>زور دل لکھو کوئین وہ کسان ہے تو ہے<br/>گو کہ ہے زیر فلک پر زتا شاع الم<br/>حسن کو حق کی تجلی سے نہ خالی پایا<br/>عشق گل محض ہے تہمت بچن لمیل پر<br/>بتھہ سوا میں نے تو دیکھا نہ کہیں دشمن دوست<br/>کون رو یا نہ مجھے دیکھ ستم کشوینین<br/>تیرے وعدے کا مجھے کیونکہ ہو کہ تیارا<br/>گو تو ہتیار نہ باز مے بھرے پر شکل جل<br/>موشان میں جو کوئی شکل مہ ہر آلود<br/>جب کسی زہم میں آتا ہے خلیقوں کا ذکر</p> | <p>بر یقین تو ہے مری جان بگمان ہو تو ہے<br/>اپنی نظرون میں تو ہے یار جان ہو تو ہے<br/>شعلہ طور کا جو کئے نشان ہو تو ہے<br/>جسکی خاطر وہ بفریاد و فغان ہو تو ہے<br/>دوست اپنے کا جو اک دشمن جان ہو تو ہے<br/>حال میرے پہ جو اک خندہ زبان ہو تو ہے<br/>جسکے جون غنچہ زبان زیر زبان ہو تو ہے<br/>قاتل خلق جو بے تیغ و نشان ہو تو ہے<br/>گاہ نظرون سے نہان گاہ عیان ہو تو ہے<br/>جتنی ہے خلق وہاں جسکا بیان ہو تو ہے</p> |
| <p>ایک سودا سے دعا گو کے ہمیشہ حق میں<br/>ہر ز دشنام کہہ کا جو زبان ہو تو ہے</p>  |  |
| <p>ناصر ہر چند پہ ہندہ سب اطوار ہے<br/>عارضی سامان عمل کب ہمیں درکار ہے<br/>بستگی ہر چند کہ ہے دل سے تبارش<br/>دل اٹکنے کا نہ دیکھا کوئی رنگ ہر باغیان</p>  | <p>پیر سب ہے کب جو خاطر کا کیسے بار ہے<br/>یاں تو جو ن خورشید جو ہے ہر نہی تار ہے<br/>یہ جو سبے کھے ہے تو اس تار کا بستا ہے<br/>یہ دل اس گلشن میں جو ن خار سرد و یار ہے</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>مجھے تجھ زلف کے سنبل سمجھنے میں نال ہے<br/>عبور اس بحرِ پیمان کے کر نہیں ترود کیا<br/>کسو کی گوشِ فہم اسے یاد شواہی نہیں در<br/>کیفیت میں ساتی جلو اسے برق چمکان<br/>بنایا صلح قدرت نے تجھ کو رشک گلدرستہ<br/>از خندان سب گلشن حسن قامت سرو پایا پونا</p>   | <p>اکر قاتل ہر سے کلمے کی بھی اک زیر سنبل ہو<br/>گزار عمر کی خاطر قدمِ پیسہ کا بل ہو<br/>نموشی میں ہماری شور ہے زیاد ہو غل ہو<br/>خروشِ ابر سے دساز کیا آواز قلقل ہو<br/>وہن ہے غنچہ گھنچہ گس شہلاہن رخ گل ہو<br/>یہ لب نیلوزی ہو خال کا کل شکل سنبل ہو</p>   |
| <p>جہن میں چھپے کرنے سے کیا ہے کام سودا کو<br/>گسے گل نقش پاسے دوست جہن دانہ لبیل ہو</p>   |   |
| <p>صورت میں میں کہتا نہیں ایسا کوئی کہے<br/>یوسف تجھے کہ بیٹھے زینجا تو کہوں کیا<br/>کیا چیز ہے وہ دل جسے کہتے ہیں الہی<br/>تجھ بن مری نظرو میں یہ تار یک ہو علم<br/>یعقوب ترے عہد میں یوسف کو جو روتا<br/>اک طرزِ ہولٹ جانیکے دل کی تو کہوں میں<br/>توڑا جو مرا شیشہ دل نہیں کے یہ بولا<br/>وہ شام تو دینے کی قسم کھاتے ہے لیکن</p> | <p>الک حج ہے کہ وہ قہرِ آفت ہو غضب ہے<br/>عاشق وہ ہوئی دان کہ جہان جاے ادب ہے<br/>اک قطرہ خون سینے میں آفاتِ طلب ہے<br/>ہر روز مری آنکھوں میں ساوکی شیش ہے<br/>کہتا میں کہ یہ فہمِ پیسہ سے عجب ہے<br/>ہے جو حرکت جان کے غارت کا سب ہے<br/>مت کوڑھ کہ ہوا شیشہ گرانِ شہر حلب ہے<br/>جب دیکھے ہے وہ جھکو تو اک خیش ہے</p> |
| <p>کہتے ہیں جسے عشق سودہ چیز ہے سودا<br/>جو ذاتِ خدا جیسی ہے نہ نسب ہے</p>   |   |
| <p>دل ہو تو نالہ کر سکے تائیں سرنگ سے<br/>مٹا نہیں لکھا جو نصیبوں کا ظاہر<br/>دون ان لبوں کو لعل کو نسبت میں کج<br/>حسنِ تباں کو ہے دلِ خارا مالک جگہ<br/>بیٹھا ہے اعکاف میں کس بوجہ جالے<br/>پتھراؤ سے چھٹے ہے کوئی ہم سے یہ گلی<br/>اب نسبت ان سے خانہ کول کو نہ دون کج</p>  | <p>اس سینہ میں معاف ہو قصہ سرنگ سے<br/>وہ شے کہ جہیہ کرتے ہیں تحریر سرنگ سے<br/>آگے انھوں کے کچھ کہہ دتھیر سرنگ سے<br/>شیرین کی جس پہ کھودی ہو تصویر سرنگ سے<br/>اسے شیخ کے مرید تر اپس سرنگ سے<br/>کب عاشقوں کے رخ کی تہ بزم سرنگ سے<br/>ویرد حرم کی دیکھئے تعمیر سرنگ سے</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>اسوقت بھی ملو تو دمون کا شمار ہے<br/>پرستہ تیرے تارنگہ سے شکا ہے<br/>راہ خدا میں شیخ گدھے پر سوار ہے</p>   | <p>طاقت کہاں ہو اب کہ نون حد کیے میں<br/>کرنج احس کو خواہ رہا کہ مرغ دل<br/>ذلت نصیب کوے تباہ میں لکڑیوں میں</p>   |
| <p>سودا چرے سے خون تری آنکھوں سے لکے آج<br/>مڑگان کے پنجہ سے ترے دل کو نثار ہے</p>  |  |
| <p>خار ہوں خشک میں مایہ برق نکاہے گلہ<br/>اشک میں گر نہ اثر ہو تو باہے گا ہے<br/>داسن شعلہ میں لبتا ہوں پناہے گا ہے<br/>ہونے دیکھا نہ کسی کا گاہے گا ہے<br/>دیکھ لیتے ہیں کسی کو سراہے گا ہے<br/>کسی گلشن میں بیک برگ گیاہے گا ہے<br/>پھرتے غارت نہ میں دیکھی زیاہے گا ہے<br/>سرفرازی بچان جز پر کاہے گا ہے<br/>اور بد تر زگنہ عذر گناہے گا ہے<br/>اُسکے آگے کسی تقریب سے گا ہے</p> | <p>نہیں جون گل طلب ابر سیاہے گلہ<br/>شمع سان دور زنا تیر ہوں گویاں احش<br/>خو سے تیرے نہیں باتا جو کہیں جاؤ ار<br/>خون اُس شوخ پہ اثبات پریش و صافی<br/>تو ہم لٹنے سے زبان کے تو کی ہو لیکن<br/>باغبان کا نہ کیا حق نے ہمیں شرمندہ<br/>جنس دل کی نہ پھرے ترک سے آنکھوں کے<br/>فیض ہے عشق کو ہم سے کہ نہوا تش کی<br/>اپنی اک آن نہیں جرم سے خالی نہات<br/>بولے ہے سکے جو آنا ہے مرا کچھ مذکور</p> |
| <p>مہی سودا ہے نہ کوچے میں ہمارے شخص<br/>نظر آجا ہے با حال تباہے گا ہے</p>  |  |
| <p>لیکن شفا کو گردش تقدیر شرط ہے<br/>دیوانے کے علاج کو زنجیر شرط ہے<br/>پتھر کے نرم کرنے کو تاخیر شرط ہے<br/>مس کے طلا بنانے کو اکیر شرط ہے<br/>کچھ عاشقوں کے قتل کو شمشیر شرط ہے<br/>ہر گھر کی دیر پانی کو تمیز شرط ہے<br/>تقریر کے قودا سے تقصیر شرط ہے<br/>ماتم سر میں صورت دلگیر شرط ہے</p>   | <p>بچہ عشق کے مریض کی تدبیر شرط ہے<br/>سوداے دل کو زلف گرہ گیر شرط ہے<br/>نالے تو میں بہت کیے اُس بت کے سنے<br/>ہو خاک لہا عشق میں تا قدر ہو تری<br/>کافی ہے اک اشارہ ابرو ترا ہمیں<br/>دل کی شکست نہ ریخت کی میرے تو لے خبر<br/>کرتا ہے کس گنہ پر عقوبت ہمیں تو یار<br/>سودا میں ہر جن میں ہر جن غنچہ دل گرفت</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>تجہ عشق سے سودا کا انکار نظر میں ہے<br/>         خاطر میں قیامت کو کیا لائینگے وہ جنکے<br/>         مستوجب آمرزش ہیں وہ رجناب حق<br/>         آنسے جو میں نابینا وعدہ ہے قیامت کا<br/>         مت پوچھ کہ کس شے پر ہے قرض ہم ہیں نہ<br/>         ہے کو چہ ہستی میں سوطح کا الجھیسٹرا<br/>         سینہ سے کھینچے کیونکر عاشق کے خداک عشق<br/>         کہتا تھا نہ پھنس اسے اے دل شہین مجھ سے</p> | <p>دیوانہ بکار خود ہشیار نظر میں ہے<br/>         جلوہ ترے قامت کا اے یار نظر میں ہے<br/>         جنکے بھان اپنا کردار نظر میں ہے<br/>         بینا کی بہر یک پل دیدار نظر میں ہے<br/>         اک شیخ نمونہ کی دستار نظر میں ہے<br/>         اک راہ عدم یار دے خار نظر میں ہے<br/>         جزو غمہیں اسکا سونا نظر میں ہے<br/>         اس تار کا کب تیرے بتار نظر میں ہے</p> |
| <p>پوچھا میں عیادت کو چلتا ہے تو سودا کی<br/>         بولا کہ ہماری وہ بیار نظر میں ہے</p>  |   |
| <p>ہم آج ایک صنم میں غرور دیکھا ہے<br/>         قسمر نے جلسہ نکو کہ تیرے آئین<br/>         اگر شہد پیر مغان کا ہے یہ کہ بردر دیر<br/>         کشدہ باپ کا بیٹا ہے باپ بیٹے کا<br/>         نظر تو شیخ کو رہتی ہے من دسلو اپر<br/>         جو پوست تخت پہ ہے خوش گداہ شاہوٹکا<br/>         نہیں نظر میں ترے دست کرم واعظ<br/>         کتابی چہرے کے ملا کو حسن معنی میں</p>                          | <p>نظیر کبر خدا کا ظہور دیکھا ہے<br/>         کسی نے بھی برج شمع نور دیکھا ہے<br/>         نشہ میں آج میں زائد کو چور دیکھا ہے<br/>         یہ تیرے عہد میں ظالم فتور دیکھا ہے<br/>         برا بنارزق بچشم تنور دیکھا ہے<br/>         سر پر پر نہ کہو ہم سر در دیکھا ہے<br/>         مگر ہمارا ہی فسق و فجور دیکھا ہے<br/>         کتاب فقہ سوا بے شعور دیکھا ہے</p>       |
| <p>کرے ہے تو بہ جو واعظ کی ہرزہ گوئی پر<br/>         مگر بہار کو سودا نے دور دیکھا ہے</p>   |   |
| <p>کس سے جا اٹکا ہے دل میرا عجب یوانہ ہے<br/>         وسعت دنیا میں اتنا تنگ یہ کاشانہ ہے<br/>         عکس رو اپنے پہ کچھ آپ ہی نہیں منتوں شیخ<br/>         کسی زلفوں کے تصور میں ہوں یار بے زو شب<br/>         ہرزع اسید عاشق ہے تو بجا حیل مگر</p>  | <p>شور و شر ایک جبلی شوخی حاتمہ ہے<br/>         پر تو متاب دان موتی کا جسکے دانہ ہے<br/>         جو ہر آئینہ تک اس غم کا پر دانہ ہے<br/>         دیدہ تو آئینہ مغلان کی چھپکتے شانہ ہے<br/>         اپنی خاکستریں جو کچھ لوہے خمیں دانہ ہے</p>  |

|  |  |
|--|--|
| <p>ٹھوکر لگے ہے در سے ترے جا کے کس طرح<br/>سودا کے بانوں واسطے زنجیر سنگ ہے</p>  |  |
| <p>کچھ یہ بھی پیش دشت کا بل زمین ہے<br/>جینا پھر نہ جا سکے کوئی شہر عشق کا<br/>مقتول کی تو اپنے لحد کو لحد بخسان<br/>بوئے کو غم عشق جہانین زمین نہیں<br/>دوری میں سر پہ خاک نہ کی چشم تر کے ہاتھ<br/>کیونکہ نہ ملک داری میں باہم ہو کشت و خون<br/>شیشہ دلوں کو اپنے نہ دان جا کے پٹکیو،<br/>یوں باز اذخہ نور سے ہکھو رکھے، جو جسم<br/>اگر مہذب دست فسر میں فہم رسا جریب<br/>آگہ جو قافیہ سے نہ واقف از لعل سے</p>  | <p>دست جہان کی دیکھی تو یک تل زمین ہو<br/>دیکھا تو ملک حسن کے قاتل زمین ہو<br/>ظالم الم کی تیغ سے گھائل زمین ہو<br/>ہو چشم آہیب ر تو اک دل زمین ہو<br/>دیکھا میں جس جگہ تو وہاں گل زمین ہو<br/>یاں زندگی و مرگ کا حاصل زمین ہو<br/>یار و بشیر سنگد لان سل زمین ہو<br/>جیسے خسوف ماہ کے اٹل زمین ہو<br/>تو اس غزل کی ناپستی شکل زمین ہو<br/>اسکے لیے قصیدہ کی قابل زمین ہو</p>                    |
| <p>ست دیکھ خاکساری سودا چشم کم<br/>اگر آسمان ہے تو تو مقابل زمین ہو</p>  |  |
| <p>آتش جو عشق کی ہے سو نور بصر میں ہو<br/>آتے نہیں نظریں کسو کے جو ہم تو کیا<br/>ہے اب جہان میں بد گہری کس نہر سے کم<br/>ہاجی کا جو سخن ہے مرے حق میں ہو وہ مج<br/>مجھ سے کی پرورش میں رہے کون تجھ ہوا<br/>رضعت نہیں ہو اپنے تئیں در نہ عند لب<br/>دندان مثال درہین دہن میں جو یار کے<br/>خوان فلک ہو نعمت الوان سے بر تو ہو<br/>شمسیر چون ہلال محرم ہے اسکے ہاتھ<br/>جہان غنیمت ہو گرہ میں تو کراں جہن کی سیر</p> | <p>شعلہ زبان دراز مری چشم زمین ہو<br/>عالم تو سب طرح کا ہماری نظر میں ہو<br/>حب اس زمانہ میں جو کہو سو ہنر میں ہو<br/>کب تبہ میری ہو کا اسکی نظر میں ہو<br/>یہ حوصلہ ہر سیر فلک کس بشر میں ہو<br/>تاخیر صد قرآن اک آہ تحسین میں ہو<br/>مصرع مری زبان کا بھی سلک گہر میں ہو<br/>نستمت جہان تہاں مری خون جگر میں ہو<br/>شیون ہے کی طرح سے ہر ایک گھر میں ہو<br/>جھکا ہزار رنگ اک مشت از میں ہو</p> |
| <p>سودا کی بخوری سے ہو تو بہ پذیر خلق،</p>   | <p>قاضی بھی فتویٰ دی ہو کہ خیر کے شر میں ہو</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>کھر من جو کچھ سے سمیت اپنی یہ گھر اسکا ہے<br/>         نہیں معلوم جو منظور نظر اسکا ہے<br/>         دل سیریلوے جو کوئی تو جگر اسکا ہے<br/>         شعلہ طور بھی شائد کہ شر اسکا ہے<br/>         شمس بچشم نہ اسکا نہ شمس اسکا ہے<br/>         داغ اس دل پہ جو ہے سینہ مسر اسکا ہے<br/>         حلقہ جس چشم کا دیکھا میں وہ در اسکا ہے<br/>         بات جو سودا کی مانے نہ ضرر اسکا ہے<br/>         جو دم تیغ نہ چلتا ہو گذر اسکا ہے<br/>         ہقدر دل میں خلایق کے خطر اسکا ہے<br/>         صورت آئینہ کچھ دیدہ تر اسکا ہے<br/>         شام اسکا ہے غلا شکوہ سحر اسکا ہے</p> | <p>ہم سے لالچ پہ ارادہ کچھ اگر اسکا ہے<br/>         آگے کیا چیز ہی جسکو تباؤن مہیات<br/>         جان تک چاہے اگر وہ تو ہے بندہ حاضر<br/>         کیا مزاج اسکے تباؤن کہ عجب آتش ہو<br/>         حسن سے اسکے ہر آن دو نوین نئی بات کا<br/>         کیا ہے تجھ حسن کو تیرے رنگہ بیتے خطر<br/>         میہمان خانہ آفت ہو جسے کہتے ہیں دل<br/>         میں نہ کہتا تھا دلا اُس سے نہ لگ چلنا تو<br/>         ہر کسی کا نہ پڑے کو چے میں ایسے کفہ<br/>         شہرہ پایا ہے زبس تندی خونے اسکی<br/>         چشم پر آب سے سودا کے نہ بکا کھوشک<br/>         اُس سے اب فائدہ کیا ہے کہ بانسے تیری</p> |
|---|---|

حال جواب ہے یہ تیرا نہیں اسکی تقصیر  
 تخم بویا تھا جو تونے یہ شر اسکا ہے

|  |   |
|--|---|
| <p>یاں محرم ہی میں نور و زسدا ہوتا ہے<br/>         دیدہ ہے دشمن جان پر مرا منہ دھوتا ہے<br/>         فتنہ سایہ تلے فرکان کے مار سوتا ہے<br/>         در نہ را توں کو عبت کوئی بھی یوں دوتا ہے<br/>         عشق کا کھیت بہت ہمنے بوا جوتا ہے<br/>         طوطی خط نہیں بندوق کا وہ دوتا ہے<br/>         داغ عشاق کے دل کا بھی کوئی دھوتا ہے<br/>         حرمت اپنی وہ گدائی کی عبت کھوتا ہے</p> | <p>افکر میں سحر کر دل وصل کا دن کھوتا ہے<br/>         بالک یہ نہ کسی دوست نے کی چرنے کو<br/>         کشت خون آج آن آنکھوں پہ نوتے دیکھا<br/>         عشق شبنم ہے سلم بگل اے مرغ چمن<br/>         دانہ اشک سوا کچھ نہیں اس سر وصل<br/>         زیت چاہے تو بخار و برد اس فوط کے<br/>         داغ کپڑے پہ لگا ہو تو دھولاؤں یارو<br/>         جاے کم ظرف کے دردانے پہ چوئے سودا</p> |
|--|---|

کیا تنگ ہے کی بہت سے بچے کی پوری  
 کا سہ لبریز کہیں اُس سے بھی کم ہوتا ہے

ٹھکے چھٹ سے گھر کی پیار ہو چٹ کے انجل ٹھکے ہا  
 سمٹ گھٹ سے تری دس کوئین میں جیرا ٹک رہا ہی

|  |  |
|--|--|
| <p>بیقراری دلی اپنے جسے کیا ہو دے بیان<br/>         قہر پہ مجھے دست دل کی نہ شیخ و برہمن<br/>         مادہ دنی ہو در میان لاف آشنائی کا غلط<br/>         نشہ کو ہرگز حقیقت کے نہ پہنچ گیا کوئی<br/>         مگر بیان اپنے پو پو پنچے جس جگہ دست جنوں<br/>         کیا کہوں بیداری طالع کہ ہر ایک شے عا</p>   | <p>برق سے پو پو تڑپ سے اسکی جو ہنجانہ ہے<br/>         در نہ دونوں کے لیے ہم کہہ ہم بخانہ ہے<br/>         آشنا اس سے ہے وہ جو اپنے بیکانہ ہے<br/>         جب ملک لے یار خالی عمر کا پیمانہ ہے<br/>         نہ فلک دان اک غبار داسن دیرانہ ہے<br/>         سخت خواب آلودہ اپنے کیلئے افسانہ ہے</p>   |
| <p>اپنی لیلیٰ کا وہ کچھ مجنوں سار سوا کن نہیں<br/>         راز دار عشق سودا از در ہے ستانہ ہے</p>  |  |
| <p>یان صورت و سیرت سے بت کو نہ خالی ہو<br/>         جلوہ تو خدائی کا دیکھا ہے تون ہی مینا<br/>         اک نگ کے جلوہ نے کھینچا ہر مے دلو<br/>         خوبوں کے تئیں رتبہ کیا حسن نے بخشا ہے<br/>         دل کو تو کیا ٹکڑے اس زلف کے کھڑے<br/>         عالم میں ترے منہ کو سب بدرسا کہتے ہیں<br/>         تقلید ہماری سے نام اسکا قریب اپنے<br/>         جب پیر مغان سے مین جادو خرمز مانی</p> | <p>پیرا محبت کی دونوں سے نرالی ہے<br/>         سمجھوتے کو بھر آگے ایک بات نبلی ہے<br/>         صورت تو نہ مین سمجھا گوری ہے کہ کالی ہے<br/>         گالی بھی جو وہ دیوین تو شعر جالی ہے<br/>         جنگل سے بلا کے مین اک جان بجالی ہے<br/>         یہ بھی ہے عجب مہلا کہ کیا وہ ڈخالی ہے<br/>         اور از زبان مست کر یہ قسم جلالی ہے<br/>         ہولاکلی سعادت ہے پردہ ابھی بالی ہے</p> |
| <p>تعریف سرا ایک سودا سے تری ہو دے<br/>         اک وصف مین ابرو کے دیوان ہلا لی ہے</p>   |  |
| <p>ترغیب نہ مچو کو دان چلنے کی لے سودا<br/>         وار دین ہوا اسکے کل گھر مین تو یہ دیکھا<br/>         ہر بات پہ ہے میری اور دوسرے اسے چٹک<br/>         غیر اسکے اشارے سے جب کرنے لگے نوکین<br/>         ایک آنہن سے یوں بولا کیوں جاتے ہو تم بیٹھو<br/>         اسی شیخ نے یہ سنکر بولا کہ خدا سے دو<br/>         پس خور کر اسے ناباں جس گھر میں صحبت ہو</p>                                | <p>اس یار نے اب مجھے یہ چل نکالی ہے<br/>         تیوری سے چڑھا صورت کچھ اور بنالی ہے<br/>         چھ پردہ کنایہ ہے نوکر پہ جو گالی ہے<br/>         اٹھائیں یہ کہکرت بیان مرغ کی پالی ہے<br/>         جاؤ گے تو یہ مجلس پھر لطف سے خالی ہے<br/>         سرور سے بلا اپنی جون تون کی مین ٹالی ہے<br/>         دان جا کے خوشی آنا یہ خام خیالی ہے</p>   |



|   |  |
|---|--|
| <p>کوئی سخن کو مرے بد اگر لگا کہنے،<br/>بہان میں جب سکہ میں شعر لگا کہنے،</p>   | <p>مجھے تو بحث کا ہرگز نہیں کسی سے دماغ<br/>بسان مہر یہ روشن ہے سارے عالم پر</p>   |
| <p>ہزار طرح کا پتہ امرے تین سن سن<br/>ہر ایک شاخ پہ ٹلبیل کا گھر لگا کہنے</p>   |  |
| <p>سخن بھی سن لے تو رکین ترا زمین ہے<br/>کہ میں سخن سے ہوں مشہور اور سخن مجھے<br/>عروس منی کا ہو ٹھیک پیر بہن مجھے<br/>چھوٹے نہ تیشہ کو بن بوجھ کو کہن مجھے<br/>کروں حرم میں تو ہوشیج برہن مجھے<br/>کہ چار اہے زانے کا چوک نہ مجھے<br/>اگر چھٹے ہے تو چھوٹے مرا بدن مجھے<br/>پسند خاطر دلہا ہوا یہ فن مجھے</p>        | <p>نہیں ہو بحث کا طوطی ترا دہن مجھے<br/>سخن مرا ہی مقابل مے سخن کے ہے<br/>مری زبان ہے ملک سخن میں اک خیاط<br/>سخن تراش میں وہ ہوں بنگلہ از زمین<br/>بتول ہو یہ سخن کو مرے کہ وصف کشت<br/>سخن کے فیض سے اتنا ہوا ہوں پناور<br/>سخن زبان کا مرے کب چھٹے زباؤں سے<br/>سخن کو رتختے کے کون بوجھ تھا سودا</p>   |
| <p>کب اسکو گوش کرے تھا جہانیں الکیال<br/>یہ سنگریزہ ہوا ہے در عدن مجھے</p>  |  |
| <p>سکے آزاد ہوئے دل کی گرفتاری سے<br/>خواب آور ہو سحر رات کی بیداری سے<br/>مجھے گزرے ہو سو میری ہی وفا داری سے<br/>جو بسی چیز تو ہوتی ہے دو نیم آری سے<br/>جو کرکے سے ہو غور تو میان باری سے<br/>تو بہ صد قوم نے کی ہو مری میخواری سے<br/>کام اپنا تو ہوا اجاے ہے بیکاری سے<br/>طالب اپنا میں ہوا تیری طلبکاری سے</p> | <p>ہم میں دارستہ محبت کی مددگاری سے<br/>سبب غفلت پیری ہو فقط عیش شباب<br/>شکوہ ہے جو رو چکا کرے کس کافر کو<br/>قطع الفت نہ کرے کب عمل ناہموار<br/>ایک میں ہی نہ تھا لاہون جہانیں عاشق<br/>مے پرستی ہے مری باعث آفرش خلن<br/>کام دل جب تین تکتے ہو ہم را حاصل<br/>تجھ طلب میں یہ کھو آپ کو مینے کہ ندان</p> |
| <p>پوچھے کر شہر تان میں تو برسے اس سودا<br/>رہو بازار محبت کی حسرت داری سے</p>  |  |
| <p>ریش و برودت دابر و سب کو صفاتانی</p>   | <p>خورشید و مہ نے بیارے تجھ پر بہ مینوالی</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>اگر نے تیرے برہ کے جبے بھلے یا ہے کلچا میرا<br/>جنھوں نے چھاتی سے بار بھی ہوئی ہو نہیں نہ سوراہن<br/>مجھے پسینا جو تیرے گلہ پر دکھائی دے ہو تو سوجا دینا<br/>ہووری یوں لے ناس کی بوند لگ کے پھونکئی پھر سے<br/>کہیں حج لگ چلتے ساتھ تیا ہو سطر کا کٹر ہے پانی<br/>کھو لگا ہے نہ آتے جاتے جو بھیکاریک اسے نکالوں<br/>کوئی جو مجھے یہ پوچھتا ہو کہ کیوں تو دوتا ہو کہ تو جسے<br/>گنی ہو کیسا ہی دھیان جب کا تر تو گنوں سے لگا ہو یا ہے<br/>جیات ملنے کی ہو اسکا بتا دو مجھے سر بجن</p> | <p>ہوئے کی نظر کن میں کیا تاؤن یہ کولاسا شک ہا ہو<br/>بڑا وہ سادھت من میں جسکے برہ کا کاٹا کھٹک ہا ہو<br/>یہ کیونکہ سوچ کی جوت آگے ہر ایک تارا چھٹک ہا ہو<br/>تھارے کا نوین جسطرح سے ہر ایک حق لٹک ہا ہو<br/>نجانوں بنائے کے کھول ہوین جو مجھے پلا جھٹک ہا ہو<br/>سجن جو کاٹا ہو چھٹکلی کا سوگ سے میری کھٹک ہا ہو<br/>ہر ایک اسو مرے تین کا جگہ جگہ سر ٹپک رہا ہو<br/>گیان پر بت بھی ہو جو اسکا تو چھوڑا دسکو شک ہا ہو<br/>تھارے نوین آج برسوں سے یہ ٹوہی جھٹک ہا ہو</p> |
| <p>جو میں سودا سے جا کے پوچھا مجھ کو کہ اپنے ہون کی سندھو<br/>یہ رو کے مجھے کہا کسی کے لٹک میں لٹک کے لٹک رہا ہو</p>  |  |
| <p>جو ہر کو جو ہری اور صراف زرد کو پرکھے<br/>وہ شخص بار خاطر ہرگز نہ ہو سیکا<br/>جو ہر نہوے جبین جو ہر شناس کہ ہے<br/>در سخن کے خواہن وہ یار میں ہا نہیں<br/>خاطر میں وہ نہ لادے رگہاے برفیان<br/>سچ ہے کہ چشم عاشق معشوق کا ہے معدن</p>  | <p>ایسا کوئی نہ دیکھا وہ جو بستر کو پرکھے<br/>جسکا ندیم ہوئے اسکی نظر کو پرکھے<br/>جو صاحب ہنر ہو وہ ہی ہنر کو پرکھے<br/>جن میں نہ جھوٹے سچے کوئی گھر کو پرکھے<br/>جو قطر ہائے اشک مرگان ترکو پرکھے<br/>ظالم اگر تو میرے منت جسکو پرکھے</p>  |
| <p>در سخن کو اپنے برکھائے آدمی سے<br/>ہرگز نہ کہہ تو سودا ہر جانور کو پرکھے</p>   |  |
| <p>دلا تو یار کو شمس و قمر لگا کہنے<br/>سنا ہے مرغ چین کا تو نالہ اساتی<br/>بھرا جو بزم میں یاروں نے ساغر عیش<br/>بیاض اسکے تو کیسہ جواہری کا ہے<br/>کہے تھارے کہنے کو عیب نادان بھی<br/>صفا کلام کی میرے کہنے شکل آئینہ</p>  | <p>وہ شعلہ طور کا ہے تو شر لگا کہنے<br/>بہار آتی ہے لب لب خبہر لگا کہنے<br/>تو اسکو اہل نظر نہ چشم تر لگا کہنے<br/>سخن کو جسکے سخن دان گھر لگا کہنے<br/>سو یوں کہا میں کہ دانا ہنر لگا کہنے<br/>بڑے نے اسکو بڑا دیکھ کر لگا کہنے</p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>نہ دیکھا جب میں کچھ چار تو پھر چار ایسی کی<br/>گوارا جو نہ تھی دل پر سو وہ ہوا ایسی کی</p>   | <p>گنہ میرا نہیں جو تیرے دلخواہوں کی مینے<br/>کبھی طرح ملاقات اس سے غیور نہ تھی مینے پر</p>  |
| <p>بیک نقد محبت جس کی کہتی نہیں سودا<br/>تبان نے داغ دے دیکر خراب خواہی کی</p>  |  |
| <p>پہشت خاک میں جا کر ندان ہے سبکی<br/>کہ عمر دوستی تا امتحان ہے سب کی<br/>وگر نہ یوں حرکت میں زبان ہو سب کی<br/>کہ ذات حق جو ہے وہ پاسبان ہو سب کی<br/>ادا جو دیکھو تو خواہان جان ہو سب کی<br/>سنا تو ایک سی کچھ داستان ہو سب کی</p>                         | <p>جُدی جُدی جہان بان ہے سبکی<br/>سمجھ نہ دوستی میں زندگی خضر کا طول<br/>زبان وہی ہو کہہنے میں جسکے ہو کچھ فیض<br/>شعاع دین سے میں اپنی ہوں ایسے بی فکر<br/>بہ خوار ہو چھو تو دل لے ہو چھین ہر اک سے<br/>آل مردم ماضی و حال و استقبال</p>                                    |
| <p>نہ دیر دوزو ہو بچنے کا شکوہ کر سودا<br/>تنور ایک فلک جس میں ناں ہو سبکی</p>  |  |
| <p>کہ بوجھ اور میں پائی دماغ میں گل کے<br/>نیم صبح ہے زوغن چراغ میں گل کے<br/>گرفتہ دل مجھے ست کرایا غ میں گل کے<br/>سوائے خون جگر سے ایاغ میں گل کے</p>  | <p>مگر وہ دید کو آیا تھا باغ میں گل کے<br/>عبد وہی ہو سبب زندگی جو حق چاہے<br/>چمن کھلین میں ہو بیخ بادہ لیکے سے باقی<br/>نہیں ہے جاے ترنم یہ بوستان کہ نہیں</p>   |
| <p>علی کا نقش قدم ڈھونڈتھا یوں سودا<br/>چھپے ہے باد سحر چون سراغ میں گل کے</p>  |  |
| <p>یہ دہ دہ رہا ہے تجسلی سے طور کی<br/>کچھ اکبر وہی ہے نہ چشم تنہا کی<br/>دل سے ہوس جن کی سیون لے عود کی<br/>فرعون کھائے تھا ستم لکے عتبہ در کی<br/>آگ کو طنین پیشہ ہے آواز صندوق کی<br/>جاگہ پناہی خانہ دل میں مسدود کی<br/>کر فکر ہر کے تو دل ناصبور کی</p> | <p>عارضہ حسن خط سے دمک کیا ہو نور کی<br/>طوفان طرازی مژدہ عاشقان نہ پوچھ<br/>پاس باب ہمارے نکست گل کو نہ لائیم<br/>میں نخوت تبان کو دلا تجھ سے کیا کہوں<br/>تیری گلی کے بیچ جو خواب عدم میں ہیں<br/>سعمار نے ازل کے فراموش کی مسگر<br/>محرم فقط تسلی کے دینے سے کیا حصول</p> |

|  |  |
|--|--|
| <p>سر کی خبر نہ سن کوئن کی نہ سرنے پائی،<br/>         بت اپنے کے مقابل صورت نہ دکھائی<br/>         کوچے سے شج اس کے گزرا تو دیکھتے ہی<br/>         اسلام و کفر کی یان کس کو ہے پاس خاطر<br/>         منت تو لاکھ گنجے پر جو غرور و دان ہے<br/>         مانا خن ہلال معید گھٹے دیکھا<br/>         آنکھوں میں تم ہمارے جنت تھلے تھا<br/>         بدبر نہ جو شکو اہر جاکرون میں تیرا<br/>         کرتا ہوں جانفشانی کیا کیا قریب پرین<br/>         تھی سر و مہری اسکی آب حیات دل کو<br/>         گردش سے جنت کی یون ہمنانہ پار سے ہوں<br/>         لکھوں قدم نہ اس کے کوچے میں گو کہ کچھ ہو<br/>         بندے کے حال کی تو نا صبح کو کب خبر تھی<br/>         منت سماجت الحاح سب کچھ کیے پاپنی<br/>         اب طشت و تیغ لیکر جاتا ہوں پاس اس کے<br/>         وقت اخیر سودا بالین پہ اس کے رورو<br/>         مرضی اگر ہو تیری جا اسکو ہم لے آدین</p> | <p>اسے تیغ عشق تیری اندر سے صفائی<br/>         ہواک طرف اگر وہ ادراک طرف خدائی<br/>         جز سجدہ کرتے اسکو کچھ اور بن نہ آئی<br/>         رندی تو کی حسرت میں جا دیرا سائی<br/>         منت غریب اس کے عہد ایسے کب بر آئی<br/>         تیوری کی گانٹھ اس کے کھلتے نظر نہ آئی<br/>         رونے نے و سبدم کی وہ بات ہوڈ بانی<br/>         کچھ اپنے تئیں اسی میں مطلب کی بت پائی<br/>         لیکن نہیں ہے اسکو کچھ پاس آشنائی<br/>         جھوٹے تپاک نے تو کچھ لگ سی لگائی<br/>         جون وصل نہ بھر کہے گھبرا کی جدائی<br/>         محکو تو ان نے اپنے سر کی قسم دلائی<br/>         پھر سوتی بھڑپے کتنے میرے لیے جگائی<br/>         یارو کی طرح سے امید بر نہ آئی<br/>         اک بار لگی ہے یہ بخت آزمائی<br/>         بیٹھا ہوا کہے تھا ہر دست یا بھائی<br/>         دودی نے جسکے تیری صورت یہ کچھ بنائی</p> |
| <p>سکر یہ بات بولا اتنا ہی اہ بھڑک کر<br/>         ہے نزع میں اذیت بیمار کو دوائی</p>  |  |
| <p>تری آنکھوں نے کس سے چمن میں یار ایسی کی<br/>         تری دوری بہار باغ جو کچھ مجھے کرتی ہے<br/>         نظر ہر دیکھ جائیں نچھا افسلے راز دل<br/>         وفا گلی کا شا کر ہوں جفا کا ابکی شکوہ کیا<br/>         جو دیکھے زام اسکو دے درمیانہ پردھونی<br/>         جدائی سے مجھے اے دوست جو کر جدا کرنا</p>  | <p>کلب بچے نہیں آتے نظر بیمار ایسی کی<br/>         غزان نے کس چمن میں باگل و گلزار ایسی کی<br/>         مجھے گرنے کس آسان کو تین و شوار ایسی کی<br/>         بہت روزوں جو دوسری کی دن و چار ایسی کی<br/>         مغان نے دختر رزاس برس تیار ایسی کی<br/>         کسی دشمن سے دشمن نہیں لے یار ایسی کی</p>  |

چلتے ہو جس کدہ زاد تو دو دن بچھے وہ جام  
 بہان میں قصہ یوسف ہے آئینہ کہیں  
 نہ معجزہ نہ کرامت لگے نہ کشف اسکو  
 سخن و آب یہ ہیں جسطرح آپ کو کوئی  
 گداز دل نے کیا ہے مرا طمانی رنگ  
 ہے سادہ لوحی پس اس لک آئینہ تیرا  
 ترا مقال رہ دین سے دور ہے لے شیخ  
 تباہ سے نفع کوئی کیا ہے جنس دل کو بچ  
 کسی گدائے سنا ہے یہ ایک سے کہا  
 امور ملک میں اول ہے شہ کو یہ لازم  
 مقام عدل پہ جہدم سر پر آرا ہو  
 وہی ہو رے مبارک میں اس کے گوشہ نشین  
 ملازموں سے نہ لاوے یہ اسکو بر سر کار  
 چمن ہو ملک رعیت ہے گل غور کے لیے  
 ہمیشہ جو دو کرم میں سمجھ ہر ایک کی قدر  
 بجا جو طرح سپاہی دے اسکو بچھے مرد  
 جو شخص نائب داور کہاے عالم میں  
 سوائے ان سخنوں کے جو تاج زرین کو  
 یہ فخر تاج تو یوں نزد ہنسم جو جسطح

کہ دون مرتبہ تو جہم کی ہمسری جانے  
 پدر کا درد نہ ہمسر برادری جانے  
 کرشمہ وہ جو ترحی چشم ابھری جانے  
 گھر کسی کا بڑا پا کے جو ہری جانے  
 وہ طالب اسکا ہے جو کیمیا گری جانے  
 جو تیرے عہد کو سدا سندی جانے  
 مرید گوا سے قول تمیہ بری جانے  
 جو جی بچے تو یہ قسمت کی یادری جانے  
 کہ دون میں عرض گرا اسکو نہ سرسری جانے  
 گداز می دور ویش پروری جانے  
 ہر ایک خور و کلان میں برابری جانے  
 کہ حسین عامہ خلقت کی بہتری جانے  
 کہ جس سے کار خلائق کی اتبری جانے  
 بسان ابر بر سر سایہ گستری جانے  
 مساوی از امرا تا بہ لشکری جانے  
 نہ یہ کہ مرنے کو بجا سپہ گری جانے  
 یہ کیا ستم ہے نہ آئین داوری جانے  
 خیال اپنے میں سر دھڑے سروری جانے  
 خردیں آپ کو سلطان خادری جانے

غرض یہ وہ غزل قطعہ بند ہے سودا  
 کہ اسکی قدر کوئی کیا جزا نوری جانے

مرے لئے کی اسکو تب ہوس ہو دے اگر ہو دے  
 کمال شفاق کا لازم نہ سین دل کی تسلی کو  
 زمین کشت امید اپنی ہو سہ سبزیہ کیا منے  
 خاک کو وعدہ مجھ قسمت سے گزٹل ہٹ کا ہو  
 کہ مجھ میں یک لمق باقی نفس ہوے اگر ہو دے  
 ہمیں تو یک نگاہ لطف بس ہوے اگر ہو دے  
 جو بو دن تخنم گل تو خار خس ہوے اگر ہو دے  
 تو سر پر سایہ بال کس ہو دے اگر ہو دے

|  |  |
|--|--|
| <p>تو بہ چین میں بادہ سے کن نے ملی و صبا<br/>         کم مت سمجھ تو شاہ گداے ضعیف کو<br/>         سردی کو نزد شیخ زمستان میں دخل کیا</p>   | <p>غنیجہ کے تین ہر ایک صراحی جو چور کی<br/>         فان قدر ایک سی ہوسلیمان دہور کی<br/>         اگر می ہے ایک ریش میں دان سو سو کی</p>  |
| <p>سودا کو عاشقی سے رکھا جاتا ہے باز<br/>         ناصح نصیحت اپنی سے خورنی شعور کی</p>   |  |
| <p>بولو نہ بول شیخ جی ہم سے کرمے کرے<br/>         کیا سیکدے میں آن کے جوئے کا غائب<br/>         قافمت نے میرے باغ میں جا خط بندگی<br/>         لگ جھلکے سے اب تیرے یار کیا ہوا<br/>         کیا قدر دل تباں کو جنھوں کے گلے کے بیچ<br/>         از بسکہ تنگنہا ہے گذر گاہ آخرت<br/>         دندان دہن میں وقت تبسم نہ دیکھے ہم<br/>         بوسہ نہیں تو گالی ہے گالی نہیں تو مار</p>  | <p>یاں جیت کیے ہیں اس سے عامہ بڑے<br/>         بیرونے اسکی ضد سے تو اب ہم کھڑے<br/>         لکھو ایلا ہے سر و چین سے کھڑے کھڑے<br/>         دور و ز دوستی میں جو با ہم لڑے لڑے<br/>         دل خاک ہو گئے ہیں کرد و دل ٹپے ٹپے<br/>         جالتے ہیں سطر ف جو کہ دہ چھڑے چھڑے<br/>         موتی سے کچھ ہمیں نظر آئے جڑے جڑے<br/>         عاشق نہیں ہیں مندر چڑ جس پڑا کر اڑے</p>  |
| <p>سودا کے ہوتے واسق و مجنون کا ذکر کیا<br/>         عالم عبت الکاٹا ہے مردے لڑے لڑے</p>   |  |
| <p>وہی جان میں رموز قتل در می جانے<br/>         غلام اسکی میں مہمت کا ہوں کہ جو اپنے<br/>         فہیم ہے وہی آفاق میں ترا جو یا<br/>         نہ بیج کر مری یا خواجہ شکر پرورد<br/>         جو خارا راہ طلب میں ہوا ہودا منگیگر<br/>         پڑا ہے پالے ایسا یسے کے دل کہ جوادان<br/>         تباں کی دید سو اکب ہے عجوبہ بیانی<br/>         نگاہ لطف تری جن نے چھپتے دیکھی ہو<br/>         زبان دہن میں تو غنچے کے بھی ہو کیا لازم<br/>         و سخن کو تو غواص بحسب سنی پائے</p> | <p>بھبھوت تن پہ جو لبوس قیصری جانے<br/>         جگر کے خون کو جوان تو نگر می جانے<br/>         کہ جبین پائے نچھے اس پھر بری جانے<br/>         کہ تجھ سوانہ کوئی بندہ پروری جانے<br/>         غیور اسکو بہ از خضر رہ بری جانے<br/>         وفا کی راہ نہ رسم ستگری جانے<br/>         و گرنہ دیکھے تو جس رشت کو بری جانے<br/>         وہ باز گشتی اسی تیسری سنی جانے<br/>         کہ جسکے منہ میں زبان ہو سخنوری جانے<br/>         و گرنہ کیسی ہی کوئی شناور می جانے</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>وہوان نوک بان سے بات کرین نکلتا ہے<br/>پہلی آتی ہے وہی رات جن جن دن یہ دھلتا ہے<br/>بغیر از ہی لیے کا فری چھاتی سے ملتا ہے<br/>زبس ہر استخوان اب آتش غم سے بجلتا ہے<br/>پراتنا ہے کہ ان دو زن کے میرا دل بہلتا ہے<br/>پڑا ایک کے جب سینے کے اندر دل اچھلتا ہے<br/>بس ان خانہ خرابوں سے کسو کا کچھ بھی چلتا ہے<br/>کہ جیسے صید کو شاہین کا چنگل سلتا ہے</p> | <p>نہیں معلوم اس سینہ میں کیا چون شمع جلتا ہے<br/>گھڑی گھڑیاں کی سن سنکے میرا جی دہلتا ہے<br/>اوا تو لیلیٰ دل کو پراسکا نازاے محرم<br/>بزرگ شیرانک آنکھوں سے میرے چوڑا ہے<br/>اخرے آہ میں ہر چند نے تاغیر نالے میں<br/>مراد حد کی شب تا صبح اندر وہ تذبذب میں<br/>مجھے تشنہ کیون کرتا ہے صبح میرا چہرہ نکھین میں<br/>خیال خجستہ مرگان میں یہ احوال ہے دل کا</p> |
|---|---|

خبر سے جلد سودا کی دگر نہ میں یہ دیکھوں ہوں تو  
سر جانے اس کے بیٹھا ہاتھ سے تو ہاتھ ملتا ہے

|   |   |
|---|---|
| <p>طائر کو قفس میں ہو چون شام گرفتاری<br/>مجھ سا نہ کوئی ہو گا نا کام گرفتاری<br/>یار وہ یہ ہوا وحشی کیسا رام گرفتاری<br/>خوشتہ زچمن اس کو ہے دام گرفتاری<br/>ہوتا ہے کچھ ایسا ہی انجام گرفتاری<br/>دیتا ہے بہت جھکو انرا رام گرفتاری<br/>صیاد کی شفقت ہو آ رام گرفتاری</p> | <p>سینہ میں ہے یوں دل کو ایام گرفتاری<br/>صیاد نہ مجھ تک ہے نالہ نہ مرا اس تک<br/>دل قید حیات اندر کتنا خوش و خرم ہے<br/>خوگر کو اسیری کے ہے غم رہا کرنا<br/>دل حال بد اپنے کا آغاز بحر شکوہ<br/>یار ب مرغا صبح کو دکھنا دس جھک ٹنگی<br/>ہر چند اسیری میں انداز ہے بہت لیکن</p> |
|---|---|

سودا کو نہ سمجھو کے عشاق میں تم اپنے  
آزاد کو مت کیجو بد نام گرفتاری

|  |   |
|--|---|
| <p>شرر میں روشنی شعلے میں نور کسا ہے<br/>یہ شت خاک میں اتنا غم دور کسا ہے<br/>صحن مرانہ سمجھنا قصور کسا ہے<br/>ترے گناہ سمجھنا شعور کسا ہے<br/>یہ کون جانے کہ نزدیک دور کسا ہے<br/>یہ زیر زلف سے پیار سے عبور کسا ہے</p> | <p>ہر ایک شے میں سمجھ تو ظہور کسا ہے<br/>دام خلق پر از لب سے حیران ہوں<br/>جو کچھ جہان میں ہے وہ فرق ہے یقین کا<br/>یہ سمجھیں ہیں کہ تو خالق ہے اور ہم مخلوق<br/>جہان کے بزم سے یارو کسید کا اٹھ جانا<br/>صفائی چہرے پہ نازان ہے آنسو تو دھیر</p> |
|--|---|

چمن گم کردہ فصل گل میں وہ آوارہ کبیل ہوں  
 نہیں شایان زیب گنبد دستار کچھ زاہر  
 مگر ترغیب نعمات جنان خاموش اسے وعظ  
 نہوئے سلطنت ملک سخن کی دزد مہسنی کو  
 پہنچ سکتا ہے یاں کوئی پھٹ اسکے ادا کو اپنی  
 کہ جبک آشیان کنج قفس ہووے گر ہووے  
 مگر مسواک ہی اُس پر کلس ہووے اگر ہووے  
 غنیمت ہے جو دان قوم عدس ہووے اگر ہووے  
 جو اختر چوڑکے چلے عس ہووے اگر ہووے  
 وہی بیدار گریز یاد رس ہووے اگر ہووے

وہ کب ہمایے محل پہنچے ہونے دی سودا کو  
 مگر دنبال آواز جس ہووے اگر ہووے

ہمارے کفر کے پہلو سودین کی راہ یاد آوے  
 پیام اب تو دیا ہے ناسہ بر کو آگے یا نعمت  
 نہ پوئے چشمہ اب بقا پر نشہ لب پانی  
 لگے کس طرح جی فردوس میں تجھ بن کہ یہ چہرہ  
 برہمن آگے گرد کیے ترے روئے غلط کو  
 اگر کیسا ہی کوئی مہر دیش جیت چڑھ رہا ہو  
 صنم رکھتے ہیں جبکو دیکھا اللہ یاد آوے  
 دد چار اُس سے ہوئے پرخواہ بھولے خواہ یاد آوے  
 زرخندان کا کسی کے گرائے وان چاہ یاد آوے  
 خدائی محو ہو خاطر سے جسم آہ یاد آوے  
 تو پوچھی بھول کر اسکو کلام اللہ یاد آوے  
 جہان تاریک ہو نظر نہیں جب وہ ماہ یاد آوے

فراموش اب کرے کیونکہ نہ سودا شعر کہنے کو  
 کہ جو شخص آپ کو بھی گاہ بھولے گاہ یاد آوے

غنجے سے مسکرا کے اُسے زار کر چلے  
 بھرتے ہو باغ سے تو پکارے ہو عنیب  
 اٹھتے ہوئے جو دیر سے لی ہر کی راہ  
 آئے جو بزم میں تو اٹھا چہرے نقاب  
 آزاد کرتے تم ہمیں قید حیات سے  
 اٹھ کر ہمارے پاس سے گھر کے قیاس کے  
 لو خوش رہو گھر اپنے میں جس شکل سے ہو تم  
 اندوہ در در و غم نے کیا عزم جب ادھر  
 سودا نے اپنے خون کی میت سے کب گاہ  
 زکس کو آنکھ مار کے بیمار کر چلے  
 صبح بہار گل پہ شب تار کر چلے  
 تسبیح شیخ شہر کی زار کر چلے  
 پروانے ہی کو شمع سے بیزا کر چلے  
 اُسکے عوض جو دل کو گرفتار کر چلے  
 پہنچے گاہہ کوئی جو ہمیں مار کر چلے  
 دو چار نالے ہم پس دیوار کر چلے  
 ہم کو عدم سے قافلہ سالار کر چلے  
 چاہی تو اپنی بات سے انکار کر چلے

انصاف تو کر دینے کے مار کر چلے  
 پیارے خدا کے واسطے ملک پڑھنے کے بیچ



|   |   |
|---|---|
| بیکہ سو جا سے نگاہ شوق نے پیدا کی راہ<br>اعتبار ارجح خس کتنا میان گرد باو<br>مشت کو عریان تنون کے فیض خالی بوجھ<br>عشق کے انجام سے دلکبہ غفلت س طرح<br>مے خوری موقوف اپنی کچھ گل دل پر نہیں<br>وصل کے وعدہ کی شادی مین کو ایسا آپ کو<br>مین کہا سودا سے نسبت اور ونگے لبر ترا | ویدہ مشتاقون کا تیرے کر پردہ ادا م ہے<br>کیا ہے وہ جو سر فراز گردش ایا م ہے<br>جب گرہ سے جا ہو گئے کہ درم اور دام ہے<br>جیسے وہ ماہی کہ دریا مین میان دام ہے<br>لالہ سان لبر زخون میرے سے میرا جام ہے<br>واسطے اپنی غذا کے غم سے فرض دوام ہے<br>کیا ہے تو جسے لیے رسوائے خاص نام ہے |
|---|---|

سکے یہ بولا کہ نادان چشم پر دان سے دیکھ  
صبح کی مشعل سے روشن تر چراغ شام ہے

|  |  |
|--|--|
| یان جو ہون خاموش سو تیری ندامت کیلئے<br>ناز برداری کی ہانسی تب بھرون دلی مگر<br>دولت عشق کی شایان ہو کیا ہے جسکو خلق<br>تو کر کیا سر و صنوبر کا ترے قد کے حضور<br>آکھ اٹھا کر دیکھ تو اے یار میری بھی طرف<br>کھلے تہا اسکے کوپے سے نہ بڑھ کہتا ہون<br>حرف واعظ حکو مسجد مین تو لایا ہے دے<br>زخم سینہ کا تو بھر آیا ہے لیکن داغ دل | ورنہ شکوون کے ذخیرہ مین قیامت کیلئے<br>دم دلا سادے بندہ مالون شقاوت کیلئے<br>ملک جان بازی کی خالق نے نکالت کیلئے<br>ہر قیامت بھی فرینہ تیرے قیامت کیلئے<br>کتے ہون مین منتظر صاحب سلامت کیلئے<br>وہ قدم بھی کم نہیں لے دل ندامت کیلئے<br>ہے اذان ہر وقت کی مانع اقامت کیلئے<br>رہ گیا ہے دوستی کی یہ علامت کیلئے |
|--|--|

اسکے کوپے مین تو کیون جانا ہے اے سوداگر  
عشق کی سلاپے لینے کو ملامت کیلئے

|  |  |
|--|--|
| نہ غافل رہ زمانے سے بس لہجہ بشاری<br>ایکھین جون صدق کبار فیضان پر نظر کہین<br>نہین روشندان کو دست روزی زمانہ مین<br>ہوا زاہد کو عشق خوش لبان پیری کے عالم مین<br>نہ رکھا داغ دل نے تن بدن میرے کچھ مجھ مین<br>ملاوا زخمی تیغ زبان کو نفع کیسا نہ کھینے | کہ خواب پاسان ہو گرگ کو طالع کی بیلاری<br>عطا اسکی بنا زعین گناٹہ جو بدیا کہ مین جاری<br>کہ مہ کنان گاہے پاؤ گے آدمی گئے ساری<br>پڑی ہے آتش یا قوت سے مہینہ مین چنگاری<br>بغل کے چور کی جون شمع کب تک ہو خبر داری<br>نہین مہوم فیرا سے یار جسم مہم ہو کاری |
|--|--|

کے ہے تند بظاہر تھے ابھی سودا  
ترا سامر تہہ اس کے حضور کسا ہے

تو وہ گل ہر کہ جس گل کا ہر اک گل پہنانشانی  
محبت میں بھی کیاں میں جلی جس سے بن آئی  
ترا جلوہ مراد گلش ہے اسکا گل کی زیبائی  
جو نقد دل تھا تو تو کر چکے ہم حیح بالائی  
سخن بیرون لب بخت سے ترے جسد میں زبان لائی  
لہنہا سے نہیں کچھ کم صنم میرا دہہ جانی  
کلیہ و منکر اس کا ہوں تو چہرہ معلوم نہائی  
ستم پر پت ہو تو اسکو اٹھا لیتا ہوں رانی  
کے جام بلورین میں ہوں حیرت پسینائی  
منان نے راحت دنیا کی محکوبات تبتائی  
بے مہربان دل میں کہ تختم نخل رسوائی  
چمن میں سنبل گل زکس ایک دے ہو دکھائی

نہ زکس کی پاک تیرے تماشے ہو جھکوائی  
میز خویشت اے مہربان کب عشق نے پائی  
مری تیری سی نسبت گل و بلبل بھی رکھتے ہیں  
برے خوش قدان ہوں جس جان بچ ضروری  
سمجھ کر دل جو بولے نہیں پھر باز گشت اسکو  
نہیں ہو گھ کوئی ایسا جہان اسکو نہ دیکھا ہو  
بہیز از گور زار کج نہائی کہ ان سو بھی  
محبت کی کروں مہج بل کی میں تفریک کیا یاد  
بھر مخون جگر ساقی نہ دیکھا واسطے اپنے  
جھکایا تھا مجھے زاہد نے کو چہ رنج دنیا کا  
فروخت ہے خواری برگ ہر اک شلخ بنامی  
کہیں ہیں یار یوں مجھے عجب ہی لطف ہو سوا

بڑس کر کیا کہ تیری زلف نے غاص ہے آنکھوں  
پیارے بانٹ لی باہم مری آنکھوں کی بنیائی

نصا کا قتل عالم کی لئے اسناد آتا ہے  
اثر جیسے طبیعت کیلئے امداد آتا ہے  
کہ یوں ابرسمہ کرتا ہوا فریاد آتا ہے  
تو اینا درد دل کہنا کسو سے یاد آتا ہے  
وگر نہ آب کر دینا اسے فولا د آتا ہے

جب ان آنکھوں کا غمہ بر سر پیدا آتا ہے  
خیال بے ہو یوں تعویذ دلو کہ روکا  
ستا یا ہو برس کر اسکو کس عاشق کی شرکان نے  
وہن غمہ کا جب پھون ہوں گوش گل پکشن میں  
نہیں کچھ دل کے زمانے کا سیری آج ہر

عروس مہنی کی تصویر کھینچ آتی ہو سودا کو  
کوئی خاطر میں اس کے مانی وہزاد آتا ہے

سینے میں ہون نفسا کہ تنغ خون آشام ہو  
نور شمع اس شمع بن جو برق بے آلام ہو

زیست قائل ہے مری تجھ بن اجل بدنام ہے  
شب نہ تنہا بقراری سے مجھی کو کام ہے

|  |  |
|--|--|
| <p>یہ نوید آمد کے پیارے مجھے جبکو لیسے<br/>تجابر کو نگہ کو تیر مژگان کو چھپری<br/>اگرش زدا سکے کیا اعدائے میرا حزن عشق</p>   | <p>آپ میں آیا میں تب لگتا کے جب تم جا چکے<br/>قتل عالم میں رہا اب کیا کہ تم بندھوا چکے<br/>کیا رہا گھر جلے میں اب آگ دہ سٹکا چکے</p>   |
| <p>کچھ علاج ایسا بتا سودا کہ دل چھوٹے کہیں<br/>یار کے ہاتھوں بہت خون جگر سہم کھا چکے</p>   |  |
| <p>خوب واقف ہیں محبت کے وہ سرشتے سے<br/>سب تن زار ملا آہ کے سر رشتے سے<br/>پشم انکی نہو جہنم کے کہیں محبہ رانی<br/>دل عشاق سلسل میں ہر یک سر سو<br/>کھلے کب بال چمن میں کہ نفس میں ہن بند<br/>توڑ کر نخل محبت سے جو پھر باندھے دل<br/>چاک ملنے کا نہیں جیب کا میرے جو نل گل<br/>سینے میں قید علالت سے جو دل ہو آزاد<br/>سوچھے ہے دور کی کیا ہے چھپا ہوا صبح</p>                                      | <p>حسن اور عشق کے جن کو ہے خبر رشتے سے<br/>سوزن گم شدہ جو آنی نظر رشتے سے<br/>بازدین ہیں فقر کے جو شخص کمر رشتے سے<br/>تیرے جسدن سے گزرتے گیسو کمر رشتے سے<br/>بندھے تھے دان بھی رگ گل کے یہ رشتے سے<br/>ہوں ہے جو ن شاخ سے باز دھا ہو رشتے سے<br/>نامحوا تو تو سیئے شام و صبح رشتے سے<br/>ہے صدت بچ مبرا وہ گہ رشتے سے<br/>ہے پرے طول امل کی یہ نظر رشتے سے</p> |
| <p>جلوتے زنجیر کے سودا اندر ہیگا پیارے<br/>ٹھہرے تب ہی بندھے الفت اگر رشتے سے</p>  |  |
| <p>دل اس سینہ میں ہے یا قطرہ سیما بک گیا ہو<br/>جھلک جس شمع میں زور نہو نور محبت کی<br/>پونج سانی کہ شیشے میں نہیں میں جانتا تیرے<br/>تراشہرہ عدوے خوابے، اتنا کہ سوچوں نہیں<br/>سنا کرتے ہیں نام آبر و مدت سے دنیا میں<br/>بڑی حبشی دل عشق کے دریا میں خطو کیا<br/>نظر میں انکی وہ جو دست برداران طلب میں<br/>سنے ہے شعر جب میرے تو میں ابرو ہو کہتا ہے<br/>مجھے آرزو دل اس نرم میں یا ہوں سودا</p> | <p>نفس میں مرغ ہو یا ماہی بے آب کیا ہے<br/>اگر خورشید ہے کیا ہو کر مہتاب کیا ہے<br/>مے گلگون ہو یا دل کامرے خون کیا ہے<br/>فلک پر وہ ہے یا دیدہ بخواب کیا ہے<br/>خدا جاتے خذت ہے یا زربا یا کیا ہے<br/>اگر گواہ کیا ہے مگر غرق کیا ہے<br/>کوئی خان ہے اگر تو کیا ہو نواب کیا ہے<br/>کیا میں فرض وہ شعر و سخن کا باب کیا ہے<br/>نہیں معلوم مجھے کاوش کیا ہے</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>شہید رسم پاک عشق ہوں سودا کہ لیتے ہیں<br/>جہان جرم نگہ پر نعت د جان ددل گنگاری</p>  |   |
| <p>کیا جانیے کس کس سے نگہ اسکی لڑی ہے<br/>خبر دوست قضا ساخت نہ سمجھوں میں کیسی<br/>بچتی ہی نہیں چوٹ مرے دل کی تری ہاتھ<br/>ہے خوب وندان دہن خوبون میں لیکن<br/>مت سمجھو کہ ہے گوشہ نشین بہر عبادت<br/>بے باوہ و ساقی چسب میں بارہے<br/>میں حال کہوں کس سے ترے عید میں اپنا<br/>کوچے میں ترے کیا کہوں اشدری کثرت<br/>مخکوم تصور کی مری ہے تری صورت<br/>ٹھہرا ہے تری جال میں اور زلف میں جھگڑا</p> | <p>جس کوچے میں جاد کیجہ تو اک لوتھ پڑی ہے<br/>کب تیج نگہ تیرے ہتھوڑے گھڑی ہے<br/>اس نزدکے یہ عشق کی بازی میں لڑی ہے<br/>بتیسی کہوں اسکی کہ موتی کی لڑی ہے<br/>خمر زر کے تلے شیخ کی شاید کہ لڑی ہے<br/>برسا ہے نگار کج کر ایک باڑھ چھڑی ہے<br/>روستے میں کہیں دل کو کہیں جی کی پڑی ہے<br/>یہ حسن کا شہر وہ ہے کہ بیرنگی چھڑی ہے<br/>آگے مری آنکھ کے شب دروز گھڑی ہے<br/>ہر ایک یہ کہتی ہے تاک مجھ میں بڑی ہے</p> |
| <p>کو بیر ہوئی شاعری سودا کی جوانو !<br/>نئے نہ بھنے گی یہ کمان سخت اکڑی ہے</p>  |   |
| <p>جسکے دل کی تری زلفوں سے میلان لاگ گئے<br/>جب مری آتش دل کو نہ بجھا دے کوئی<br/>بوسہ مانگا میں تو بولا وہ کہ سب جان اشد<br/>دل گرا ہے جو کسی کا ترے آگے جوق<br/>جنسیت شرط ہے صحبت کے مرنے کو در نہ<br/>سبزی و مسہ کی سیر گر نہ کوئے شیخ کی پریش</p>  | <p>اسکی نظروں میں جو رہی بھی ہو تو ناگ گئے<br/>اپنی بجا دین دو جہان جل بکھے وہ آگ گئے<br/>منہ لگانے سے مرے بچا بھی یہ بھاگ گئے<br/>کاؤن میں تیری تو اسوقت کا وہ راگ گئے<br/>لون کو فاکرہ شیرینی کا گویا گئے<br/>کیا تاشا ہو کہ سوئے کا سا وہ باگ گئے</p>  |
| <p>ایسی مجلس میں نہ لیجاوے خدا سودا کو<br/>طوطی کے آگے جہان بولنے ہر کاگ لگے</p>   |   |
| <p>قد دل سمجھو نہ پھر باتھ آئے یہ جب جا چکے<br/>جان بھی دیکھ جو اس جینے کا اب جھگڑا چکے<br/>خطا کے آئے پر جو تم کرتے ہو ہم سے اخلاط</p>  | <p>پھٹ کے وہ پھنستا نہیں جو دم میں مرغ آچکے<br/>دین دل کھو کر یہ ان اپنی سزا ہم پا چکے<br/>کیا سلوک اگلے ہمارے دے ہم دھلا چکے</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>مگر بخت منش ارسل و گوهر<br/>سودا نے تو سب کچھ اب بار<br/>مجھ پاس تو کچھ نہ تھا نہ ہے اب</p>  | <p>کرتے ہیں سب بے نگار جی سے<br/>کیجو تو یہ اعتبار مجھ سے<br/>آپ ہی میں ہوا منت ار جی سے</p>  |
| <p>انصاف کی شرط تو یہی ہے<br/>تو بھی اسے مت ببار جی سے</p>  |   |
| <p>تازہ تعلق نہیں اس دل کو الم سے<br/>شریت ہے مجھے زہرِ ستم بھر کہ میری<br/>باس آتی ہے گلزارِ محبت سے لہو کی<br/>بازارِ محبت میں نبوت کا بہا کیسا<br/>محرابِ حرم سے ہمیں کیا کام ہو زاہر<br/>ثابت ہو مراحق و فاروز قیامت<br/>کوٹے ہے سدا سینہ وہ بانالہ دستِ بادی<br/>دریاد دل اس فاقِ مین جتنے ہیں انھوں کو<br/>ہمت پر فلک کے نہ کبھو چشمِ سی کی<br/>یہ رنگ مین تصویر نہ تیری ہے نزاکت</p> | <p>تھا طفلی میں گہوارہ مراد اس غم سے<br/>گھٹی جو بنی روز تو لد سودہ ستم سے<br/>رغمی ہے یہ کسکی رگ جان خار ستم سے<br/>اک زن نے یا مولِ بنی چند دم سے<br/>عاشق کے ہو سجدے کی رگڑ تیغ کے خم سے<br/>گرا نکھ لڑا دے نہ تو عشر کے حکم سے<br/>عاشق کو نوازا بھی تو اس طبلِ دعلم سے<br/>بیٹے ہی رہے تو تو سدا معوج کرم سے<br/>جا یا بھی تو کچھ اپنے ہی دم اور قدم سے<br/>جبکو نہ کوئی دیکھ سکا دیدہ خم سے</p> |
| <p>نجلت نے کیا اب صدف کے سین سودا<br/>درِ ریزی یہ کچھ یار ہوئی تیرے قلم سے</p>  |   |
| <p>پنبہ کو دور کر مے بندہ کے دل غ سے<br/>آغاز خط کا دیکھ کے زخار پر تر سے<br/>بے بادہ یہ دہن بسخن آشنا نہو<br/>گذرا ہے تو جمن سے کہ لب لب کے اب نگاہ</p>  | <p>سوز شبِ فراق کو دیکھ اس چراغ سے<br/>شر مندہ ہو بہا رچلے روئے باغ سے<br/>جون غنچہ لب کھلین ہیں تھارے باغ سے<br/>آتی ہے روئے گل کیطرت کس دماغ سے</p>   |
| <p>سودا اُسے وہ چاہے بہ از کنت سلطنت<br/>اک کینج عافیت میں جو بیٹھا فراغ سے</p>   |   |
| <p>مظننت میں زندگی کو کھو کر شعور ہے<br/>شمع و چراغ کو کہ مے شب کے دور ہے</p>   | <p>یہ خواب زیر سایہ بالِ طیور ہے<br/>تو گھر میں ہو مے تو اندھیرا بھی نور ہے</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>نہیں وہ بولتے آئین خبر خبو ہے کج دھڑکی<br/> مین دکھی دشمن ایمان لٹک بل گوش من دھڑکی<br/> شب و زاپنی لفظ نہین جاکو چھان لایو<br/> انہیں طبل و علم بخشا ہے چرخ سفر پرورے<br/> چلا آواہہ عالم اس لٹک سے رات محبس من<br/> جو یوں ملاٹھی کھانا لہون تو دانت اینو کو سے ہے<br/> چرخا پھر شیخ نرکت سر کو زندہ تھنتے ہین<br/> تراشا میں باین خوبی ز سر تا پا بت اپنے کو</p> | <p>سنی جو پیر کی کہتے ہین اور کیے ہوئے گر کی<br/> نکاحہ شریکین کے کیا کہون جادو کی تھی بڑ کی<br/> نہین دیکھا پرایا حسن گردش میں منہ خور کی<br/> صدرے کو تاجیکے گوش فہم ہے پر کی<br/> خبر ر قاص و مطلبہ کو رہی نے مال نہر کی<br/> رقیب آگے ترے دے ہو مجھے بند کی سی گھر کی<br/> مرد دو نکے لیے ہے تو تیا نکا نکلی ہر گھر کی<br/> کہ سنگستان میرے کو پوجے قوم آزر کی</p> |
| <p>کیست خامہ تازی ہے ترا پر کیا کہون سودا<br/> جلادے سے تمار انکی عس رانی ہوئی ترکی</p>  |  |
| <p>چاہنا بزم تعیش کا ہو سنا کی ہے<br/> گذرانسان کا یہاں سے جو بچا لا کی ہے<br/> رخم شمشیر سے جو دوسکے ہین لذت باب<br/> یہ تو بوطرۂ سبیل میں نہیں ہے سچ کہہ<br/> سر کو تھرا کے مصلے پر جو بیٹھا ہے شیخ<br/> عشق وہ شے ہے کہ معشوق کو دل عاشق کا<br/> ہوش میں کیونکہ وہ حکاک رہا ہے جسکے<br/> زاہد اور بہشتی پہ تری تو ہے نظر</p>  | <p>دشمن دور قدح گردشس افلا کی ہے<br/> جون کمان معج ہوا جلد ہے یہ خاکی ہے<br/> در گذر کرنی اذن اشخاص سے سفاکی ہے<br/> زلف کی کسکے مباح تو نے گروہ دا کی ہے<br/> کچھ مراقب نہین بینک میں ہے تریا کی ہے<br/> شکر لبریز جو ہو دے تو زبان شاکی ہے<br/> ہاتھ سے لعل لب یار پہ حکا کی ہے<br/> ہمنے بھی میسکہ ہین دختر زنا کی ہے</p>   |
| <p>عزم کہے کا تھے سرج بڑا ہو سودا<br/> دل میں تین گبر و مسلمان کے اگر جا کی ہے</p>   |  |
| <p>عاشق کو نہ کر پیر رچی سے<br/> جاؤں باغیش دقو م اپنے<br/> گذرے ہے جو مجھ پہ خطا سے تیرے<br/> تعمہ سے کو جو عندلیب دیکھنے<br/> مین قول دیا نہ ملنے کا لیک</p>   | <p>پراسکو نہ مار یار جی سے<br/> صدقے میں ترے ہزار جی سے<br/> جاوے گا نہ یہ غبار جی سے<br/> دے گل کو دھین اُتا جی سے<br/> جون صبر کینا فرار جی سے</p>   |

|  |   |
|--|---|
| ہماری ذلت بدیدہ فہم عین عزت ہے ممنون کی<br>اکیسویں غرۂ تاج کا ہو لکیو یان عجب راج کا ہے<br>گزارا دھر بھی وہ شاہِ خوابان کرے جو کیم تو کیا عجب ہو<br>ز بسکہ ٹوٹا ہوا بنایا میں عشق تیرے میں شیشہ دل<br>تھار خانے میں عشق کے ہم بھر آگے دیکھیں خدا کرے کیا | جو سرنگون ہوں نہ آنے آگے تو انکی معلوم سرفرازی<br>کوئی بھکاری انج کا ہے یہ وجہ کیا ہو کہ بے نیازی<br>ہوئی ہو آگے بھی بادشاہوں نے طرح کی گدا نوازی<br>جو ٹوٹے حاکم کے گھر کا شیشہ میں جاؤں کھینچا شیشہ زری<br>جو نقد دل تھا اسے تو اسے لگائی اب جان بازی |
|--|---|

اگرچہ عمرِ خضر سے بھی ہے زیادہ زلف تو کا طول کے  
نپائی لیکن انھوں میں سودا شبِ فراق اپنے کی لذتی

|  |  |
|--|--|
| دل کسی سے کہ جب پلٹتا ہے<br>طرۂ زلف شکلِ خجمل باز<br>مرزہ برگشتہ تباں کا حسن<br>مجل ہے عاشق ترا قسم مت کھا<br>غنجے سمٹے تو سمٹے ممکن ہے<br>نہیں شرم اتنی کم زب نامی<br>کیا کہوں اس صفائے عارض کو<br>عشق سے تو نہیں ہوں میں وقف<br>خط کے آنے سے غم نہ کھایا ہے<br>حسنِ خط و زو و شب سے روشن ہو<br>ناصحو دل دیا ہے میں اپنا<br>مات دن آگے تم میں سے ہر ایک<br>صفِ مرزاگان کی یہ سخن ہر ایک | دین و دنیا سے جی اچھتا ہے<br>منع دل پر مرے چھٹتا ہے<br>صف آ رام دل اُلٹتا ہے<br>یون گریبان کلسی کا پھٹتا ہے<br>دل جو بکھرے تو کب ٹھٹتا ہے<br>اسقدر بچھے کیون دو کھٹتا ہے<br>دان نگہ کا قدم رہتا ہے<br>دل کو شعلہ سا کچھ لپٹتا ہے<br>لکھا قسمت کا کوئی مٹتا ہے<br>ایک بڑھتا ہے ایک گھٹتا ہے<br>کچھ تھا ما بھی اس میں بٹتا ہے<br>کیون مجھے بھوت سا چھٹتا ہے<br>وصف برگشتگی میں ٹرتا ہے |
|--|--|

ملک دل قتل کر کے سودا کا  
شکر حسن یون پلٹتا ہو

|   |  |
|---|--|
| جگ میں غم شراب ہے دوہی<br>میر غصہ میں یون تو کب آوین<br>سارے بیوون میں باغ و ہر کے بچ | ہر زہ کوئی کباب ہے دوہی<br>موجب بچ و صاحب ہے دوہی<br>انھوں کا انتخاب ہے دوہی |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| دل کو مرے ہے آہ سحر سے شگفتگی<br>بلبل چین میں تیغ نگہ کی جل گئی<br>حور بہشت و اہمہ تیرا ہے زار ہوا<br>موسے کے کچھ عصا سے کم اپنے عصا کو شیخ | غنجے کو گلستان میں جیسا سے سرور ہے<br>جس گل کو دیکھتا ہوں ہندو نمونے چور ہے<br>لیکن نگاہ چشم محبت میں حور ہے<br>گنتے نہیں یہ عقل کا انہیں و فرور ہے |
|---|---|

کنکر کہیں جو آئے ہے اُنکے قدم تلے  
سودا انہیں یقین ہے کہ یہ کوہ طور ہے

|  |  |
|--|--|
| جب نظر اس کی آن پڑتی ہے<br>بھیل لیتے ہیں عاشق اسے فریاد<br>ہے جفا سے غرض اُسے جتنی<br>نظر ان مہوشان کی ہے ظالم<br>قدر زائد نظر میں چلے بعد<br>بات اس دل کے درد کی بارود<br>ایک کے منہ سے جگھڑی نکلے<br>لیکن اتنا کوئی کے مجھ سے<br>بے ثباتی زمانے کی ناچار<br>گرم جوشی دوستان بظہر<br>دل سے پوچھا میں یہ کہ عشق کی آہ<br>کہا اُن نے کہ نے یہ ہندوستان<br>یہ دورا ہوا جو کفر و دین کا ہے<br>منزلت شعر کی ترے سودا | زندگی تب دھیان پڑتی ہے<br>جسکے سر جیسی آن پڑتی ہے<br>کہ وفا امتحان پڑتی ہے<br>کیا غضب آن بان پڑتی ہے<br>اتری سی کچھ کمان پڑتی ہے<br>گفتگو میں ندان پڑتی ہے<br>پھر تو سو کی زبان پڑتی ہے<br>کبھو اُسکے بھی کان پڑتی ہے<br>کرتی مجھ کو بیان پڑتی ہے<br>آتش کاروان پڑتی ہے<br>کس طرف مسربان پڑتی ہے<br>لے سوے اصفہان پڑتی ہے<br>دونوں کے درمیان پڑتی ہے<br>یون بوسہم و گمان پڑتی ہے |
|--|--|

نہیں عیسیٰ تو پر سخن سے ترے

تن بیجان میں جان پڑتی ہے

|  |  |
|--|--|
| زمانہ تجھے اگر جو ساز کر تو اس سے زمانہ سازی<br>قصر نکھاوین ہم اس خالی جو وقت اپنے کو ہے ہم میں<br>جو پاؤں کھتے ہیں تن کا جامہ کھیں میں باپاؤں من دل | جو دیکے رونی چڑھاوے تن کو کھو کرے پر کھو بتازی<br>وہ شیر میں باور خنہ موتی ہے ساتھ خلقت کے رو بہ بازی<br>خدا کے نزدیک اسے مصلیٰ نہیں ہیں مذہب اور وہ نمازی |
|--|--|



|  |   |
|--|---|
| <p>جھڑکی تو مدتوں سے مسادات ہو گئی،<br/>باقی ہے مار کھانی سواب آگے آج کل<br/>ابو میں چھوڑنے کا نہیں اسکو ناصحا<br/>بس اب ستم سے درگزر اسے یا تا کجا<br/>پیغامبر نے دیر لگائی تو ہے دے<br/>مستی سے اس نگاہ کی لے غتسب خبر<br/>ملنا ترا ہر ایک سے میں کیا بیان کروں<br/>بارد وہ شرم سے جو نہ بولا تو کیا ہوا</p> | <p>کالی کھونہ دی تھی سواب بات ہو گئی<br/>سن لوگ تم اسے بھی کہ اوقات ہو گئی<br/>ہونی جو کچھ تھی قبلہ حاجات ہو گئی<br/>اعمال دل کی میری مکافات ہو گئی<br/>دھڑکے ہے دل کہ یہ نہ کہے اس ہو گئی<br/>دنیا تمام بزم خسرا بات ہو گئی<br/>عالم سے محلو ترک ملاقات ہو گئی<br/>نظرون میں سوطح کی حکایات ہو گئی</p> |
| <p>سودا کی گودہ تو ستا دے نہ بے سبب<br/>کیا جانے کہ تھے ہی کیا بات ہو گئی</p>  |   |
| <p>تو ہی کچھ اپنے سر پہ نہ پاں خاک لگئی<br/>دیوانہ کون گل ہو ترا جسکو باغ میں<br/>کیجو اثر قبول کہ تجھ تک ہماری آہ<br/>نامہ خراب دل تو ہے لیکن میں کیا کہوں<br/>نظارہ باز بزم تباہ کا ہوں جیسے میں<br/>مت بوجھ یہ کہ رات کٹی کیونکہ تجھ بغیر<br/>زاہد میں کہ رہا کہ بی اس کے عوض شرب</p>                       | <p>شبم بھی اس چمن سے صبا چشم تر لگی<br/>زنجیر کرنے موج نیم سحر لگئی<br/>سینے سے ارمنان لیے نعت جگر لگئی<br/>جیسے بلا جان ہے یہ چشم گھر لگئی<br/>تو ہی نظر پڑا مری جید نظر لگئی<br/>اس گفتگو سے فائدہ پیارے گد لگئی<br/>آخر نہ اسے گدھے تجھے ایفون چر لگئی</p>   |
| <p>سودا فغان کو خط یہ لکھا اسکے یار نے<br/>حبوت اسکے حال کی اسکو خبر لگئی</p>  |   |
| <p>سن اے فغان جہان میں عاشق جو ہو گیا<br/>شیرین نے جو رکب نہ کیا کو کین کے سر<br/>کل ہی پڑی سسکتی تھی یلبیل چین بچ<br/>پروانے رات شمع سے اتنے جلد کہ صبح<br/>تین تازہ کچھ کیا ہے کہ بدنامی کو ترے<br/>حرمست رکھی نہ رعد کی نسر یار نے تری</p>  | <p>معتشوق سے اسے روشناس کی گزر گئی<br/>مجنون پہ کیا جانتی کہ لیلیٰ نہ کر گئی<br/>وہ نہ اسکے حال بگل کی نظر لگئی<br/>خاکستر انکی لیکے صباد دہش پر لگئی<br/>آواز آہ و ناله تری گھر بہ ہست لگئی<br/>رز سے تیغے کہو سے ابر تر لگئی</p>  |

|  |   |
|--|---|
| عرق اب کھینچ کر گلوندن کا<br>بسکر رہتا ہے انگو اسکا خیال<br>دانہ سبجہ گر کر بن اسکو<br>بھونے کوئی جو اسکو گیہون میں<br>یتیم ؕ واد اور آلف کا ذکر<br>انکے آگے جو لے مفصل نام<br>سیراُس باغ کی کرے ہن یہ                         | چھڑ کو اُن پر کلاب ہے دوہی<br>سوتے میں بھی نجاب ہے دوہی<br>اُنکے حق میں ثواب ہے دوہی<br>اُنکے خاطر کلاب ہے دوہی<br>انے کیجے کتاب ہے دوہی<br>بڑا افسر سیاب ہے دوہی<br>جس طرن بے حساب ہے دوہی                                     |
| سیر چھڑ جو گالی دین سودا<br>پاس اپنے جواب ہے دوہی  |   |
| جان تو حاضر ہے اگر چاہیے<br>کھر سے نکلتے ہی تھے ہر سحر<br>عشق سے ڈر تو وہ خاشاک کو   | دل تھے دینے کو جگر چاہیے<br>قتل کو اک پیش نظر چاہیے<br>آگ کے شعلے سے حذر چاہیے  |
| خدا تو بن میں کہاں ہے یہ خلق کا کہ نہوے<br>نہیں یہ لطف بے خالی بدیر یار کا ملنا<br>بہار ہوئی تجھ بن خندان بقا تو چمن کیا<br>نہیں ہے نفس پر میرے ملک اندنا تجھ در نہ<br>ہمیں خدا سے یہ امید و چل ہو گیا تجھ سے                  | غزور و کبر جان میں ہے از کجا کہ نہوے<br>نجائیں وصل کی ہم قدما بجز تاکہ نہوے<br>جو یہ نہیں تھے منظور جلد آ کہ نہوے<br>جو کچھ مسیح سے ہون تھے دخل کیا کہ نہوے<br>وگرنہ ہے ہی تیرا تو مدعا کہ نہوے                                 |
| یہ جان میں یہ ترے چشم کے بیمار کئی<br>کوئی سسلے کوئی تری پے کوئی پہچین<br>عشق ہی شرط ہو کیا ہو مرض الموت تھے<br>بلیا و محب کو نہ تکلیف کروا لے کی<br>شیخ محکو نہ ڈرا اپنی بڑی پیڑی سے<br>خوب دیکھا میں جہان اہل جہان بھی دیکھے | مرگے خنجر مرزگان کے دل انگار کئی<br>آج دیکھے ترے کوچے کے گرفتار کئی<br>یار با انسان کے مرنے کے ہن آزار کئی<br>دو جلاوین گے اہو میں گل و گلزار کئی<br>ایسے تو دیکھے ہن میں گنبد دستار کئی<br>ایک زندان ہے کہ جہین میں گنہگار کئی |
| تیرے بانا میں اب کیونکہ نہ بچڑے سودا<br>ایک یوسف نظر آتا ہے حسن پرار کئی   |   |

|  |  |
|--|--|
| اخر اڑائی کی زر محل مفت میں صبت  | اے غنچہ فکر جمع سے مت خون مل پیے   |
| سودا جہان میں آئے کوئی کچھ نہ لے گیا<br>جاتا ہوں ایک میں دل برآرزو لیے   |  |
| جب اپنے بند قبائلی جان کھول دیے<br>چمن میں نکلی مارا ت تھی بتا تو نسیم<br>نہیں یہ سرمہ ونبالہ دار مرزگان نے<br>سمجھ کے باندھو صیاد بال و پر میرے<br>نین کو موند کے سنتا تھا قصہ عالم<br>تھے عقدہ غنچوں کے دلمیں طرف لبلیں کے   | صبا نے باغ میں جاکل کے کان کھول دیے<br>کہ صبح غنچوں کے تین عطوان کھول دیے<br>دلون پہ ہو کے صف آرا نشان کھول دیے<br>کہ تا کہ نہ یہ کوئی ندان کھول دیے<br>لگے جو کہنے مری داستان کھول دیے<br>نسیم صبح نے آدرمیان کھول دیے  |
| سودا میں تری وادی کے کیتو سودا سے<br>کو اڑ چھاتی کے آدرمیان کھول دیے   |  |
| سادن کے بادلوں کی طرح سے جھپے ہوئے<br>اے دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہو فوج شک<br>پلیکن تری کہاں نہ صفت آرا ہو مین کو ان<br>آکھو نکو تیرے کیونکہ میں باندھوں کہ یہ غزال<br>بوندی کے جھڑھو نے یہ بھرتے ہیں کید گر<br>انصاف اپنا سو پیچے کس کو کج بے ز خدا<br>نزدیک اپنے رہنے سے مت کر ہمیں تو منع<br>مجلس میں چھو کروں کے جو حجر ہے ہی شیخ جی | یہ وہ مین ہیں جسے کہ جنگل ہرے ہوئے<br>نخت جگر کی نقش کو آگے دھرے ہوئے<br>افواج قاہرہ کے نہ برہم پرے ہوئے<br>جالتہیں میرے دل کی زراعت چرے ہوئے<br>لڑکے مجھ آنسوؤں کے نہٹ منگرے ہوئے<br>منصف جو بولتے ہیں سو تجھے ڈرے ہوئے<br>ہیں لاکھ کوں جب تے دل پرے ہوئے<br>آدین تو بھر خدا نے کیا سحرے ہوئے |
| سودا نکل نہ گھر سے کاب بجکوڑھو تڑے<br>لو کے پھر میں ہیں پھر دے دہن جھپے  |  |
| وعدہ لطف و کرم گر نہ وفا ہے<br>کچھ قفس کے ہمیں رکھنے سے اب کیا حصول<br>ہجر میں تیرے ہیں اتنی نہیں جالے ہم<br>داد طلب دل کی یاں کیجے تو کیا فائدہ   | مہر نہیں تو ستم کچھ تو بھلا ہے<br>فوج کے لائق نہیں ہیں تو رہا ہے<br>بیٹھ کے اپنے کہیں چپکے رویا ہے<br>کرنا ہو جو کچھ ہمیں رو زبنا ہے   |

|   |  |
|---|--|
| <p>لوہو سے میرے سر کے ہے دیوار گھر کی سرخ<br/>دل کو ترے نہیں ہے اگر تاب در دہجر<br/>الفقہ خط کو پڑھ کے یہ اُن نے لکھا کہ خیر<br/>شیرین کی ایک مین نہ کون ورنہ بارہا<br/>یا ننگ تو گھٹ مین لیلی کے مجنون سما گیا<br/>جاری ہوا تھا خون رگ مجنونسے وقت ضد<br/>ظالم کر در گل کا گریبان ہوا ہے چاک<br/>پردانہ کون سانہ جلا شام کو ہوشمع<br/>یہ گفتگو تو قطع نظر اس سے تجا کیسا<br/>میرے لہو سے ہے مری دیوار گھر کی سرخ</p> | <p>لاکھوں سے موج خون کی بیردن در گئی<br/>تو کار عشق سے یہ زبان لال کر گئی<br/>تیرے ہی دل کی ہر بجائے کدھر گئی<br/>لیلی جدھر تھی دادی محنون ادھر گئی<br/>اس اتحاد سے انھیں باہم بسر گئی<br/>لیلی کے پوست مال اگر نیشتر گئی<br/>اک عندلیب گرا جل اپنے سے مر گئی<br/>ردنی ہوئی نہ بزم سے وقت سحر گئی<br/>مجھے جفا ہے ہجر کی طاقت اگر گئی<br/>میری ہی موج خون مرے بیردن در گئی</p> |
| <p>شکوہ تو کیوں کر ہے مرے شاہک سرخ کا<br/>تیری کب ستین مرے لوہو سے بھر گئی</p>  |  |
| <p>ابکی بھی دن بہار کے یون ہی چلے گئے<br/>پوچھے ہے پھول پھل کی خبر اقبہ عندلیب<br/>دلخواہ کب کیسکو زمانے نے کچھ دیا،<br/>اے شمع دل گداز کیسکا نہو کہ شب</p>   | <p>بھر پھر گل آچکے پہ سچن تم بھلے گئے<br/>ٹوٹے جھڑے خزان ہوئی چھوٹے بھلے گئے<br/>جنکو دیا کچھ اسمین سے وہ کچھ نہ لے گئے<br/>پردانہ داغ بخشے ہوا ہم جلے گئے</p>   |
| <p>سودا کوئی بھی دیوے ہے ایسا دل نکلتا ہے<br/>لاکھوں ہی دل قدم تلے جنکے لے گئے</p>  |  |
| <p>تیرے اُن الفتون کے نہانے کدھر گئے</p>  | <p>کیا جانے کہاں ہن بجائے کدھر گئے</p>   |
| <p>ہے مدتوں سے خانہ زنجیر بے صدا<br/>معلوم ہی نہیں کہ دیوانے کدھر گئے</p>   |  |
| <p>مادے کو تیرے زلف کی لاکھوں جتن کئے<br/>تممت ہمارے خون کی جراح کو نہ دو<br/>سنگانہ کاروان تیرے نالہ سواے جرس<br/>اڑیے اب اس چمن سے کہ موج نیم نے</p>  | <p>لیکن ڈسا ہو کالے نے جسکو سو کیا جیے<br/>سہنے بی طرح یہ زخم کھوا سکو مست سیے<br/>بھنے تو ایسے قافلے لاکھوں جلا دیے<br/>تھا شاہک آشتیان کے مرے سب بادیے</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>سکے بولایہ کو میری طرف سے اسکو<br/>بانہنا خون پہ کمر اپنی نیل مضمون</p>    | <p>سرو گلشن سے نہ کچھ مفتون ہے<br/>جذب طوفان نہ زمین سے ہوتا<br/>مصرع آہ مرا سکے کہا<br/>چڑھ گیا نظردن کوئی شاہ سوار<br/>نقل مجبوس جو بنے شیخ تو بھر<br/>بزم عشرت میں ترے جن کچھ آج<br/>لے خبر اسکی توجہ لدی ظالم<br/>جھاگ دیوانے سے مت اے عاقل</p> <p>بید بھی قد کا ترے مجنون ہے<br/>تشنہ لب کو نسیان مدفون ہے<br/>کتابے منی و ناموزون ہے<br/>قطرہ اشک سرا گلوں ہے<br/>ہرزادہ گزک ایون ہے<br/>نالہ نے پہ پینٹ مفتون ہے<br/>اسکے پردے میں کوئی مخزون ہے<br/>دہن جانان ہی جان مجنون ہے</p> |
| <p>دشت گردی سے ہے کیا سودا کو<br/>تیرا کوجہ ہی اُسے ہامون ہے</p>              | <p>گر تجھ میں ہے وفا تو جفا کار کون ہے<br/>نالاں ہوں مدتوں سے ترے سایہ کتلے<br/>ہر شب شراب خوار دہراں کون ہے<br/>ہر آن دیکھتا ہوں میں اپنے صنم کو شیخ</p> <p>دلدار تو ہوا تو دل آزار کون ہی<br/>پوچھا نہ یہ کبھو پس دیوار کون ہی<br/>آشفقہ زلف و لٹ پٹی دستار کون ہی<br/>تیرے خدا کا طالب دیدار کون ہی</p>  |
| <p>سودا کو جرم عشق سے کرتے ہیں کج فعل<br/>بھیجتا ہے تو یہ گہنگار کون ہے</p>   | <p>اس چال کے بھنے کا کچھ اسلوب نہیں ہی<br/>ہر گز میں تجھے چھوڑ کے یوسف کو نہ دیکھیں<br/>گو سیل خرابی نے کیا گھر کو مرے صفا</p> <p>یہ کج روشی ہم سے فلک خوب نہیں ہی<br/>اس چشم کو ہم چشی یعقوب نہیں ہی<br/>صد شکر کباب زحمات جاروب نہیں ہی</p>   |
| <p>الفت میں کچھ اپنے بھی اثر جا ہے سودا<br/>ہر چند وفا شیوہ محبوب نہیں ہے</p> | <p>مرے گھر عاشق بلیس تو ماتم دار دشمن ہی<br/>جگر اور دل پہ اب میری بھالاسی ہی داغوں سے</p> <p>صد ازخیر کے گھر واسطے مجنوں کے شیون کا<br/>اک زخم سینہ گویا زخمت کر دیوار گلشن ہی</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>یاد کرو ہو جهان تم بد عاقبت کرو<br/>نبض مری دیکھ کر بولے ہر اب وطن سب<br/>بولے ہے واعظ کہ نے سینے تویر منع<br/>فرست عمر اپنی یہ لطف خداوند<br/>پاس اگر زہر ہو کر کے مغان ترک ہے</p>   | <p>گالی ہی اک آدھ دہان ہم کو دیا کھجے<br/>بہر نشفی کہو تو تو دوا کھجے<br/>کھنے ہی کی بات ہے اسکو سنا کھجے<br/>کہ تو حق بندگی کیونکہ ادا کھجے<br/>حال میں اپنے سدا مست ہا کھجے</p>   |
| <p>لیچون سودا کھجے کیونکہ گھر اس شیخ کے<br/>گروہ ترا اسم و رسم پوچھے تو کیا کھجے</p>   | <p></p>   |
| <p>ہمت کہاں کہ منت دونان نہ سب کھجے<br/>سوزن میں دوستی کے نہیں رشتہ وفا</p>  | <p>جیدھر ہوا نکی پشت ادھر رو نہ کھجے<br/>اس پارہ پارہ دل کو کہو کیونکہ سب کھجے</p>  |
| <p>کرمی کو طرح نہیں بازار عشق میں<br/>سودا متاع دل کے تین اگ دیجے</p>  | <p></p>   |
| <p>اکون میں کس سے کہ مطلب ہر طریق کھجے<br/>یہی تلافی ہے اکدم بتان سے ہستی کی<br/>جفا و مہر برابر ہے عاشقان کے تین<br/>کے تھا شمع سے پر طائر رات جلتے وقت</p>   | <p>بھلا ہے ترک تعلق کا دعا کھجے<br/>کہ خال ڈال کے سر پر سدا دیا کھجے<br/>عوشی ہو حسین تمھاری سو ہی کیا کھجے<br/>کہ حق بندگی اس طرح سے ادا کھجے</p>  |
| <p>کہا طیب نے احوال دیکھ کر میرا<br/>کہ سخت جان ہے سودا کی آہ کیا کھجے</p>   | <p></p>   |
| <p>ہر سحر قتل تری چشم کا اک مفتون ہے<br/>ہر غمط بھی خیال اپنے میں افلاطون ہے<br/>رازا فشانہ کرو غنچے کی خاموشی کا<br/>اسے فلک کس قدر غنا کو زمین کا ٹرا<br/>جز وہی گل ہے حقیقت میں ترقی کے شرط<br/>جی بچے سو ہی غنیمت سمجھ لے خانہ خراب<br/>محل نے شبنم سے لے لہاس تو کھا لیکن<br/>ایک غماز نے اس ترک پس سے یہ کہا</p> | <p>بستہ زلف پہ ہر شام ہی اور شخون ہے<br/>عقل پر بھوگی اسے وہ جو تر مجنون ہے<br/>مجھ جاگیر سوختہ کا بھی توجہ پر خون ہے<br/>سر و جو مینچے ہے سر خاک سے سو ٹولن ہے<br/>قطرہ بڑھتا ہی رہیاد تو پھپھ جھون ہے<br/>ورنہ سب اہل گستاخا چین میں خون ہے<br/>کا نظر میں غنچہ لالہ کے اسی انیون ہے<br/>ہر جو سودا کوئی شاعر وہ ترا مفتون ہے</p> |

|  |  |
|--|--|
| <p>اس قدر سادہ وہ پرکار کہین دیکھا ہے<br/>خواہ کبے میں بچھے خواہ میں تجھ نہ بین<br/>دکھ دہند اور بھی بین لیک کسو کے کوئی<br/>نظر آتی نہ سین اب شکل ربانی مجھسا</p>   | <p>بے نمود اتنا نمودار کہین دیکھا ہے<br/>اتنا سمجھوں ہوں مرے یا کہین دیکھا ہے<br/>دل سا بھی در پے آزار کہین دیکھا ہے<br/>ساعت بد کا گرفتار کہین دیکھا ہے</p>   |
| <p>کیا جانے کہ کس کے دل کا ہو پیا ہے<br/>مجلس میں یہ ابھرنا بیارے جاب جو کا<br/>خوش قاتون کا ملنا نہ اٹھ کے ہر قیامت<br/>مجھ حال دل کی شاہد ہے بکسی کہ جسکو<br/>شمال پڑا ہے اتنا کیوں تیرے پیچھے زاہد<br/>شانہ میں شیخ جی کی داڑھی پھسی نہ سمجھو<br/>اثبات کر کے بچھے کیا طب کہو نہیں<br/>آتا ہے یاد کوئی ترمین کے وقت تجھکو</p> | <p>کنگھی لے اڑے ہاتھوں کیا زلف کو لیا ہے<br/>بے چیز تو نہیں ہے کچھ تپنے دم دیا ہے<br/>جوانے مل کے آیا مر کے وہ جیسا ہے<br/>تو نے دکھا دکھا کر اسکا لہو پیا ہے<br/>پگڑی کو تیری ان نے کیا آگے دھریا ہے<br/>ایک جو بال ہے بان وہ کا ٹھن دیا ہے<br/>لیکن نہ کہنے لگیو مجھ پر یہ طوطیا ہے<br/>الشر تو دے کے سرسہ لکھو نہیں رو دیا ہے</p> |
| <p>روئے کی تھرے سودا تاثیر کیا کہوں میں<br/>عالم کے دل کو جن نے خونتاب کر دیا ہے</p>   | <p>یاد دل کسو نے جا کر خالی کہین کیسا ہے<br/>از بسکہ زخم اسکا پھٹا ہے اور سیا ہے<br/>میرے لہو سے مجھ کو اک جام بھر دیا ہے<br/>ان کا فردن نے میرا دل لیکے جی لیا ہے<br/>آئینہ کو جو حیران دیکھا تو رہ دیا ہے<br/>اس سفلہ نے کہو تو ایسا وہ کیسا لیا ہے<br/>جون غنیہ سو جگہ سے پہونہ بین کیسا ہے</p>                                   |
| <p>ارض و سما شفق نے لوہو میں بھر دیا ہے<br/>سینہ ابل پنے دل پر کرنے لگا ہے تنگی<br/>جون گل ہو مجھ پہ احسان کیا ساتی ازل کا<br/>کس سے کہوں تباہی کے میں دھنک لہی کا<br/>دل پر کھو ہمارے تجھ کو نہ رحم آیا<br/>یا رد فلک جو مجھ کو احسان کش کرے ہے<br/>اسکی طری عنایت اک لہی یہ کہ جسکو</p>  | <p>سودا سے یہ کہا میں کچھ ذکر کرنوشی کا<br/>خاموشی نے تو تیری عالم کا جی لیا ہے</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>فلک گوشتین تنہائی کے بھی نہ ہنہ نہیں دیتا<br/>یہ ہمیشہ شمع کے فانوس میں جلنے سے روشن ہے</p>  |   |
| <p>دل لیکے ہمارا جو کوئی طالب جان ہے<br/>ہر ایک کے دکھ درد کا اب ذکر و بیان ہے<br/>اس عشق کا توہی ہے سزاوار کہ ہر ایک<br/>جو بندہ ہر چہ سے زیادہ بندہ ہے جس کا نہیں<br/>پیری جو تو جاوے تو جوانی سے یہ کیوں<br/>پہونچا نہ کوئی مرغ کبھو اپنے چمن تک<br/>تجھے تو کس طرح مرا بکھ نہیں چلنا<br/>ساتی تو نظر رکھ جو تک صبح چمن کو</p> | <p>ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جی ہے تو جان ہے<br/>مچکوبہ بھی ہو خست مرے بھی نغمہ میں زبان ہے<br/>دل دیکے ترے نام کو جو بائے نشان ہے<br/>جز عمر گذشتہ کہ وہ ڈھونڈو سو کمان ہے<br/>خوش رہو مری جان توجہ دھو جان ہے<br/>جز طائر حسرت کہ وہ یان بال نشان ہے<br/>جز خون کہ آنکھوں سے شب روز رواں ہے<br/>اس پیری کے جلوے کا بھلا کون جمان ہے</p> |
| <p>سودا کا ترے عشق میں طفلانے ہو یہ حال<br/>جید صرہ کھڑا ہوئے تو جن سنگ نشان ہے</p>   |   |
| <p>اٹھایا کوہ رستم نے اگر تو سخت نادان ہے<br/>خوشی و دل کو بھی کچا نہ دیکھا میں زمانہ میں<br/>عزیز دنیا کے بد رکھتا ہے یہ دوران کینہ کو<br/>اسیری پر مرے ناعق یہ دل بیدا کرتا ہے<br/>عجب بیدا حسرت پر مری صیاد کرتا ہے<br/>جو وہ پوچھے تجھے قاصد کہ سودا خوش تر رہتا ہے<br/>عجب احوال کو سودا اتم تیرے سے پہونچا ہے</p>           | <p>اٹھا نادول کو دنیا سے عجب کار نمایاں ہے<br/>چمن میں گل گر خندان ہے تو بلبل بھی نالان ہے<br/>گہرا روپوت کے دل میں جگہ رشتہ کی گلیاں ہے<br/>قص میں ہمنوا یان چمن کو یاد کرتا ہے<br/>دکھا دے ہو مجھے اسکو جسے آزاد کرتا ہے<br/>تو یہ کہو کھجور در دل اپنا شاد کرتا ہے<br/>کوئی معشوق بھی عاشق ہے یہ بیدا کرتا ہے</p>                    |
| <p>لسان نے ترے ہاتھوں سے نالان اسکو دیکھا میں<br/>کوئی ٹک نہ لگا تلے تو وہ فریاد کرتا ہے</p>  |   |
| <p>مری آنکھوں میں ہے بستا مجھے تو کیوں رلاتا ہے<br/>عیان ہے شوق لئے کامرے نامے کے کاغذ ہے<br/>میسر ہو اگر محراب تیرے تیغ ابرو کی ہے<br/>شب تنہا بین جاری میں سودا کو دیکھا کر</p>   | <p>مجھ کو دیکھ تو اپنا بھی کوئی گھر ڈوبا ہے<br/>کہ جب کھولے ہو تو اسکو تو وہ لپٹا ہی جاتا ہے<br/>طرف کعبہ کے سید پھر تو کس کا فر کو بھاتا ہے<br/>مجھے گرجا بتی میں سیر دیا کا خوش تر آتا ہے</p>   |



|  |   |
|--|---|
| چمن چین کہیں بلبل کی تاب نوا بھی ہے  | ستم روا ہے سیردن پہ اس قدر سیاد   |
| سجھ کے رکھیں قدم دشت خار میں مجنون<br>اکلاس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہو  |   |
| آوارہ صدر زلفت سیہ خام یہی ہے<br>میں صبح قیامت ہوں مری شام یہی ہے<br>اک لافنت گل بس ہے کہ سودا یہی ہے  | سودا جو سنا ہے سو کا نام یہی ہے<br>اکتہا ہے بنا گوش تراز لفت کے آگے<br>اکب تاب نفس لاسکے دشت مری سیاد   |
| سودا کو کہا دیکھ لے اسے مردم ناہم<br>جس سے کہ چین کرتے ہو بد نام یہی ہو  |   |
| ہو دل میں آوے کہ یہ گنگار ساتھ ہو<br>کیا گل ہے وہ کہ جسکے یہ گار ساتھ ہو<br>اپنا سخن تو مرغ گرفتار ساتھ ہو<br>کیا جانے کیسے آخری دیدار ساتھ ہو<br>تجھ زلفت کے بندھا ہوا کیتا ساتھ ہو<br>یار و جودل یہی ہے تو آزار ساتھ ہو  | تو مست اندھیری رات ہوا نیا ساتھ ہو<br>جو گل ہے یاں سو اس گل رخسار ساتھ ہو<br>خاموش عندلیب چمن تجھے کیا ہو بخت<br>پیغام اس نگاہ کا جس میں بوسے مہر<br>عقدہ نہ یہ کھلا کہ مرے دل سا پہلوان<br>کرتے تو ہو مرے مرض دل کی تم دوا   |
| سودا کے ہاتھ کیونکہ لکے وہ متاع حسن<br>لے نکلیں جسکو گھر سے تو بازار ساتھ ہو   |   |
| تا بت جو ہے تو یہ ہو اور چور ہے تو یہ ہو<br>گر زخم ہے تو یہ ہے ناسور ہو تو یہ ہو<br>قدرت جو ہو تو یہ ہے مقدور ہو تو یہ ہو<br>عسے تجھے ملانا اک دور ہے تو یہ ہو<br>ایمان شمع کا بھی گر نور ہے تو یہ ہو<br>گر فہم عاقلان میں کچھ دور ہے تو یہ ہو<br>اب کس سے تویہ ہے منصور ہو تو یہ ہو<br>مہر و فدا ہو تو یہ ہے دستور ہے تو یہ ہو<br>گر نیش ہے تو یہ ہے نہ بنو ہے تو یہ ہو | لینا جو شیشہ دل منظور ہے تو یہ ہے<br>اس چشم خون چکان کا احوال کیا کہن میں<br>کچھ بس نہیں ہو تجھے جزو کے چپ ہو ہنا<br>گردش سے آسمان کے نزدیک سے بھی کچھ<br>عارض ترانہ تنہا پروانہ کا دل و جان<br>اسے دل قبول کرنا باقون کو ہوشان کی<br>لخت جگر کو یار و دیکھو مری مزہ پر<br>دیکھنا اے دیوانے سودا کا حال تو نے<br>عالم کی اب زبان کا دکھ کیا کہو نہیں یارو |

|  |   |
|--|---|
| <p>بولا بیان سنکر کس کی خوشی کون مین،<br/>یاران حال کا تو ہے ذکر نوہ آسا<br/>لیکن اگر کے تو اب اس غزل کو پڑھئے<br/>یاں چشم سرمہ سا کا مارا کوئی جیا ہو<br/>وراق دل نے آتش دیگر مری زبان کو<br/>عذر تم کو ہر گز یاں رو نہیں کہ دل کا<br/>لب تشنگان جام تسلیم ہستم ہن ساقی<br/>اس وضع کے بشر کو کس ساتھ ہو کہ درت<br/>سمجھے اگر تو اتنا یہ زندگی مرض ہے<br/>وریاد لون سے مطلب جن لعل یاں کسی ہو<br/>اگر لے چلا وہ دل کو بیگانہ وار سودا<br/>قاصد کو اپنے ظالم جو کچھ کہ دون بجا ہو<br/>نامہ کا غور سے تک میرے جواب لکھیو<br/>تیری سمجھ کے آگے ناقص نہیں عبارت<br/>آنکھوں کے گرد میری مژگان کی ہے یہ صورت<br/>انعام نامہ بردان ہے درجہ شہادت<br/>احوال کی ہمارے مت کو تو کیا خبر ہے<br/>اور دل جو غزل مین سو طرح کا چھوڑا</p> | <p>اس غمکہ مین آکر دل کن نے خوش کیا ہو<br/>مذکور رفتگان کا سینے تو مرثیا ہو<br/>جز لفظ یا الف پر جسکا کہ قافیا ہو<br/>ہر سر و اس جن مین اک آہ بے صدا ہو<br/>جون غنچہ شقایق خاموش کر دیا ہو<br/>مثل دراجا بت نت زخم کھل ہا ہو<br/>یا بادہ یا ہلاہل جو ہو سوداہ وا ہو<br/>کچھ خود بخود ہی اپنا دل خاک ہو رہا ہو<br/>ہو در دست طرح کا پھر وہ سمجھے دوا ہو<br/>آتش نے اپنے ہلکے سیراب کر رکھا ہو<br/>تو ہی کراہ تغافل جانے لے آشنا ہو<br/>جیتا پھرے تو اجرت در نہ یہ خون بہا ہو<br/>انشاء ظاہری کا باطن مین مدعا ہو<br/>گو ہم سے حرف مطلب لکھنے میں لکھیا ہو<br/>جیسے کنار دریا خسبہ کے آ رہا ہو<br/>تیری مکی ستگر صحراے کر بلا ہو<br/>گزرے ہو جسکے جی پر سودہ ہی جانتا ہو<br/>ہر گز نہ وہ کہے ہے ظالم نہ چھوٹتا ہو</p> |
|--|---|

الفصل کیا کون مین گلشن مین زندگی کے

تجد بن نہال سودا یا تون ہی آ لگا ہو

|   |   |
|---|---|
| <p>نیم ہو ترے کوچے مین اور صبا بھی ہو<br/>ترا غور و مراجع جز تا کجا ظالم<br/>جلے ہو شمع سے پروانہ اور مین بجھے<br/>خیال اپنے مین گو چون ترانہ سخاں مست<br/>زبان شکوہ سوا اب زمانہ مین ہیسات</p> | <p>ہماری خاک سے دیکھو تو کچھ رہا بھی ہو<br/>ہر ایک بات کی آخر کچھ انتہا بھی ہو<br/>کہیں ہو مہر بھی جگ مین کہیں دفا بھی ہو<br/>کر لہنے کو در لون کے کبھی سنا بھی ہو<br/>کوئی کسی سے بہ ہمد گجر آشنا بھی ہو</p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| کیسی ہے مہ نوداد خواہا بروہر<br>جلوین شکستے میں شملہ سان گلی بن تری<br>نہ پوچھ حال ہمارا کہ ایسی باتوں سے   | کہ شہر شہر ملے منہ پرہ کر د آتا ہے<br>جو رنگ کاہ لطف رنگو زرد آتا ہے<br>کوئی سنے سے ترے دل کو درد آتا ہے   |
| خبر دل اپنے کی پوچھے ہے اس سے جاسود<br>تری گلی بن سے جو رہ نورد آتا ہے  |  |
| گو دختر عشق میں یاروں کے گلی ہے<br>اُس شوخ سے صحبت ہو ہمیں آپسے جسکو<br>کیا پوچھتے ہو حال اسیران چمن کا   | زاہد جو بڑا مانے ہے کیا اسکی سگی ہے<br>برسون ہی میں خوش کجے تو بن گلی ہے<br>یکشت پر اب کج قفس میں ہنسی ہے  |
| سودا کے جو بالین پہ کیا غور قیامت<br>خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے   |  |
| نہیں مکن اسیر وکی کوئی فریاد کو ہو پئے<br>عبث نالان جو اس گلشن میں تو لے طبل نالان  | صبا نہ نشت پر اس دامن سے صیاد کو ہو پئے<br>نہیں ہے رسم یان کوئی کیلی داؤ کو ہو پئے   |
| میں بچے کے سب طرف سے دی ہر دھونی باؤ پیر<br>نہ دیکھی کوئی سستی اس خراب آباد کو ہو پئے   |  |
| کیسا درد دل پیارے تھارا ناز کیا تھے<br>رہا کرتا ہمیں صیاد اب پامال کرنا ہے<br>نہ پہونچے داد کو ہرگز ترے کوچے کا فریادی<br>نہ پوچھو تھے میرا حال تک دنیا میں جینے دو<br>کہا چاہے تھا کچھ تجھے لیکن دل دھڑکتا ہی<br>جو گزری رات میرے پرکے معلوم ہو تجھ بن | جو گزرے صید کے جی پر اسے شہباز کیا تھے<br>پھر دکانا بھی جسے بھولا ہو سو پرواز کیا تھے<br>کیسے شور محشر بن کوئی آواز کیا تھے<br>خدا جانے میں کیا بولوں کوئی غماز کیا تھے<br>کہ میری بات کے ڈھب کو تو اچھلنا کر کیا تھے<br>دل پر دانہ کا جز شمع کوئی راز کیا تھے |
| نہ پوچھو یہ غزل سودا تو ہرگز میرے آگے<br>وہ ان طرزدن سے کیا واقعہ یہ ناز کیا تھے  |  |
| جس دن تری قلی کی طرف تک پون ہی<br>پہونچی نہ تھکد آہ مرے حال کی تبسم<br>تو یہ ہے مہ تون سے مری جان پر اسے  | میں آپ کو جلا کے کروں خاک تو سہی<br>قاصد گیا تو ان نے بھی کچھ اپنی ہی کمی<br>کچھ سخت آرزو ہے کہ اب تک انگ رہی  |

|  |  |
|--|--|
| جسدنی ساس کلی میں دیکھا ہو چکوتا ہے  | اچھ ذکر ہے تو یہ ہے مذکور ہے تو یہ ہے  |
| ہر آن اس سے کتنا سودا سے تونہ ملیو   | بد و ضوئین جہان کے مشہور ہو تو یہ ہے   |
| چہرہ مریض لب کا ترے زرد ہے سو ہے<br>لذرا ہے کیسی خاک سے ظالم تو بے خبر<br>شوخی چھپی نہ حسن کی ہرگز کہہ روے ہر<br>ہر دم جو تجھے پوچھے ہے تو کیا ہے دکھ تجھے<br>افراد صا و خاص کا دفن سے کیا نہ چین<br>ابھرے کسریٰ طرح بہین دیکھ کر فلک<br>تنج دسیر بندھا کے سپاہی رقیب کو | علیسی کئے دوانہ رہی درد ہے سو ہے<br>وامن کے ساتھ ساتھ ترے گرد ہو سو ہے<br>افلاک کے بھی پردے میں بلہ ہو سو ہے<br>کتنے کا تجھے فائدہ ہے درد ہے سو ہے<br>اپنا لکھا ہے جسد دداک فرد ہو سو ہے<br>نظر دن میں اپنے خانہ پر گرد ہو سو ہے<br>اکتنا ہی تم بناؤ دہ نامرد ہے سو ہے |
| سودا کلی میں یار سے گو بولتا ہے کرم  | پر ہر سخن کے ساتھ دم سرد ہے سو ہے  |
| در میرے استخوان کا کیا ہے وساز ہو<br>قد کو ترے جبکہ مشق حسرت ام ناز ہو<br>دکھو رکھتی ہے نپٹ جنبش نفس کے بیدار ہو<br>بیقراری دلی آڑ جاوے جو توجوشش کو<br>خدا کے آئے ہی چلے اکثر غلامی سے گل<br>گو مجھے بے بال پر تونے کیا اسے آسمان                                       | اقدار سے نے تری محزون کیوں آواز ہو<br>اس جگہ شور قیامت فرش پا انداز ہو<br>تجھ بن اب مجھے ہواے زندگی لساؤ ہو<br>طاؤر سیلاب کو آتش بد بردار ہو<br>بندہ ہر درد دیکھے آگے ہنوز آواز ہو<br>بازوے پر دوا میرا جھل شہباز ہو   |
| شاعران ہند کا تو گرچہ عجیب سر نہیں   | ہر سخن کہنے میں اسے سودا بچھا سجا رہی  |
| پر واعبت ہے ہمے یہ خاطر نشان ہے  | جسد م اٹھایہ پنج سے پھر ہم کہاں ہے   |
| رہو اسطر سے جو پیارے جہان ہے   | اک نام تو ہے جو نہ تیرا نشان ہے  |
| میں کیسی سے گرا طہار درد آتا ہے  | کبھی نفس سے ہر قریب سرد آتا ہے   |

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| عزم گلوز محبت چمن دہسدرین تھا       | عوض آب دے آتش کیا گلزار مجھے   |
| نہ بھرا ملک عدم سے کوئی یار لے سودا | جانا اب انکی خیر کونسا چار مجھے  |
| استقدرا کی ہوا مست ہے ویرانے کی     | کسی لڑکے کو نہیں سدھ کسی دیوانے کی<br>جہل موافق کو دیکھا جو مرے بالین پر<br>شکر صد شکر نہیں میں کسی خاطر کا غبار   |
| شیخ وہ رشتہ ہے زنا رہا را جن نے     | پھاڑ ڈالی ہے ترے سچ کے ہر دانے کی  |
| نہ تاباں اسکے خورشید عشق کے تب کی   | نہ طاقت اب کسی شعل کو بھگے شب کی<br>کسو نے حال سے میرے کج تجھے بات<br>اگر کسی بھی کسو نے تو اپنے مطلب کی<br>گیانہ سر سے مرے تاجنور شور جنون<br>ہمار خط کی ترے ادگی خزان کب کی<br>نشان کفر سے میرے بنی علامت دین<br>پراس سخن کی علی الرغم رائے ہو سب کی<br>نہیں ہے رشتہ، تسبیح صورت زنا<br>نستم ہے شیخ مجھے اپنے دین و مذہب کی  |
| جس روز کسی اور پہ بیدار کرو گے      | یہ یاد رہے ہم کو بہت یاد کرو گے  |
| اس دل کی اسیری سے نہیں کچھ تین حاصل | اک نالہ جانکاہ سن آزاد کرو گے  |
| عشرت سے دوہان کے یزید تھڑھو سکے     | تیرے قدم کو چھوڑ سکے یہ نہو سکے<br>جس سرزمین پہ جا کے روون تیری یاد میں<br>وہقان کچھ اس زمین میں بجز دل نہ ہو سکے<br>جو بادہ تو نہ پیے جام لالہ ہو نہ سکے<br>جو بیچین شہر محبت میں خانہ دل کو<br>سب سے غنیمت گل بھی پیالہ ہو نہ سکے<br>تری کلی میں اکیلا کمین میں ہے غماز<br>بغیر داغ کے مہر قبالہ ہو نہ سکے<br>ہم اپنی جان تلک دے چکین جہانگو تم<br>بڑا ستم ہے اگر ضبط نالہ ہو نہ سکے<br>پہر ایک آرزو دل جو الہ ہو نہ سکے |
| نہ روتو وادی مجنون میں اسقدر سودا   | کہ گرد سر نہ چشم غزالہ ہو نہ سکے   |
| مکمل نہ تیر خورہ تڑپ کر سنبھل کے    | مارا تری نگہ کا جگہ سے نہ ہل کے  |

|   |  |
|---|--|
| کیونکہ ریلے نہ رشک سے فانوس بچ شمع                                      | اجامہ ترے بدن میں ہے اس بات کی ہستی    |
| سودا جو بے خبر ہے کوئی دہ کوئے پیش<br>مشکل بہت ہو اگر جو رکھتے ہیں آگہی |  |
| اب شد زندگی کی نہیں ہے ہوس مجھے   | تجھ میں ہے بیش دل سے ترانس مجھے        |
| شعلہ میں برق کا ہون پرانسرہ یان تلک                                     | ہزار اس جہن میں سمجھتا ہے خس مجھے      |
| اک گل سے بود فانی جو آتی ہو لے نسیم                                     | ہر صبح اس جہن کی ہو شام قفس مجھے       |
| منہ لگا دے کون مجھ کو نہ پوچھے تو مجھے                                  | عکس بھی دیتا نہیں اب کہ نہ میں نے مجھے |
| تجھ غم دوری سے جون دو لابیہ ممکن نہیں                                   | بیقراری آن بھر رونے دے اک پہلو مجھے    |
| جو تری زلفون سے گزرا سر پہ کہ سکتا نہیں                                 | جون صد لے کا سہ جہنی ہو سر سے مون مجھے |
| نا توانی بھی عجب کچھ ہو کہ گلشن میں نسیم                                | نت لیے پھرتی ہے دوشا دیر رنگ بو مجھے   |
| جا کر دے زنجیر دے بھی ٹھہرین نہ مدھوشاں                                 | لے گئی مستی برنگ تاک ہر اک سو مجھے     |
| منہ صحر جوں شمع جلنے پر مری ہے زندگی                                    | تاب تب سے عشق کے یان تک ہوئی ہو مجھے   |
| کی جو میں جون کو مدت سے خموشی اختیار                                    | سخت رسوا ہو کے گرنا سزا بد گو مجھے     |
| اک سو بے سودا نگاہ گرم گلشن کی طر                                       | جاننا ہو دے اگلا سکو تو تبلا تو مجھے   |
| بولتا ہے یوں زباں حال سے صحن جہن  | چھاتی کے اوپر پھیلے ہیں جاب جو مجھے    |
| سود جوں شمع نہیں گرمی بازار مجھے  | ہو نہیں وہ جنس کا آتش دے خودیار مجھے   |
| ہو قسم تجھ کو فلک دے تو جہاں تک چاہے                                    | جلوہ حسن اُسے حسرت دیدار مجھے          |
| ہوں تصدق ترے از عالم فانوس خال  | گو تیرے کیا صورت دیوار مجھے            |
| لے غم یار مرا خون جگر گستا کچھ  | نظر آتا ہے فراخ تر می دشوار مجھے       |
| تکو معلوم ہے یار و جہن قدرت میں   | عمر گزری کہ ہے گردش عہد کار مجھے       |
| پر میں حیران ہوں کہ جون سایہ مرغان ہوا                                  | نہ کیا ایک قدم چلنے پر غنٹا ر مجھے     |
| جسرت و داغ دالم درد چلا میرے ساتھ                                       | ہجر تیرے نے کیا قافلہ سالار مجھے       |
| مشت پر چھٹا نہ تھے باتجہ میں آبا صیاد                                   | مفت رسوا تو ہوا کر کے گرفتار مجھے      |

|   |   |
|---|---|
| <p>تری تیغ نگہ کا اسے فگنی زادہ کشتہ ہوں<br/>مکد رکیوں نہ دل تیرا ہوا شک واکہ سے میرے<br/>راہ کرتا ہے کیا صیاد بعد از اتنی مدت کے<br/>سے کب پستی و درلان سے ہمت شیر مردان میں<br/>نہوان جامہ زیبان کی کم کا مونگاف اتنا<br/>دل بے عشق کی دشمن ہو تحریک نفس ناصح</p>   | <p>مجھے کہ غسل زین ظالم شراب بزرگانی سے<br/>لگے ہے رنگ لہو ہے کو پہلے بر شگالی سے<br/>چمن میں جب کر سکے تفاد گل کو دالی سے<br/>نہ میں دیکھا کہ ہو دہشت کسو کو شیر قالی سے<br/>دل میں تنگ آیا ہوں تری نازک خیالی سے<br/>کرس ہے کام تچہ کا ہوا میناے خالی سے</p>                                      |
| <p>اکسی تعریف میں جو بیت تجھ ابرو کی سودا نے<br/>خراج و باج لیتی ہے وہ دیوان ہالی سے</p>  |   |
| <p>تخم گل اسید چن اس شورہ زار سے<br/>کیوں کہ عند لیب کہ تو بھلا اب کہاں بھگل<br/>رنگین شفق سے ٹک نہ را دست آفتاب<br/>سرگشتگی نصیب کی مرہٹے تو بجائے<br/>اتنی ہے بعد مرگ بھی پاش گشت دل<br/>ہوں کشتنی ہی میں تو میان مار کر مجھے<br/>یہ زور مصلحت ہے اگر کچھی ہوں شادی گل<br/>دل سے ہوس کالی نکلتو کی شیخ نے</p> | <p>فارغ ہو بیٹھ فکر خزان دہار سے<br/>جز یہ کہ دل خراشی ہے حسرت کے غار سے<br/>ماتون خانی عیش سو کیا روزگار سے<br/>اٹھتی ہے گرد باد ہمارے غبار سے<br/>ٹوٹے نہ آئینہ مرے سنگ مزار سے<br/>بہ نام مست ہو خنجر زہر آبدار سے<br/>دیکھے اگر تو نیم نگہ محب کو پیار سے<br/>ہیوند کر کے رش کو موے زہار سے</p> |
| <p>سودا نہ پوچھ کس سے وہ گل رو ہے آشنا<br/>ہو وین جو ایک دو تو بناؤن ہزار سے</p>  |   |
| <p>مرجان کا قفل ہوں نہ پھلون برگ بار سے<br/>خنجر طلب ہے مرگ سے ہر آہوے حرم<br/>مجھ سے بیان نہ کر طیش برق کا کہ وہ<br/>ساتی ہو چن شتاب کہ تھہ بن نہیں مجھے<br/>لکھو دے نہ مرگ صافی طینت کی قدر کو<br/>جس جاکہ میں بیان کردن درد شکست ل<br/>سودا جو ہے پرست جہان کے ہن آئے تو</p>                                 | <p>ٹپکے ہے رنگ خون مری شاخسار سے<br/>دل بھر گیا ہے کسکی مرہ کا شکار سے<br/>تعلیم رہے کے دل بقیہ بار سے<br/>سوج بے دوا تشہ کم ذوالفتا سے<br/>کرتے ہیں پاک آئینہ میرے غبار سے<br/>اسیب کب ہو شیشہ کو وان کو ہزار سے<br/>مت کر طلب شراب کی مر جامنار سے</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>کیا کاوش مژہ سے ترے دل کا چل سکے<br/>چو شکست خوردہ طوفان ہوں میں کہ جو<br/>ٹالا ہی تھا پہاڑ کو فرادنے والے<br/>زور آوری سے زلف کے دل کا چلانہ کچھ<br/>اُس صاحب حیا کی اگر پیش آفتاب<br/>جو پھل پھری کی شاخ نہ بانی سے ہوں میں ہنر<br/>عرصہ تو زندگی کا نہیں اس قدر بھی بیاں</p> | <p>عہدے سے جسکی صفت کے نہ عشر کل سکے<br/>پانی میں ہونہ غرق نہ آتش سے جل سکے<br/>آئی کو کیا کرے جو وہ سر سے نہ مل سکے<br/>بل جس میں ہوے اُس سے یہ کیا کرنا بل سکے<br/>منہ سے اٹھے نقاب تو پہرون نہ چل سکے<br/>وے آگ باغبان کہ میری بیل چل سکے<br/>افسوس میں کسیکے کوئی ہاتھ مل سکے</p> |
| <p>سودا جنھیں دبا ہے خدا نے کچھ عقل و فہم<br/>انکا حناے عیش پہ دل کیونکر چل سکے</p>  |   |
| <p>مار نیلے ایک دو کو یا آپ مر رہیں گے<br/>اے ابرجایو مت کم روئے پر ہمارے<br/>یار بے منطہ جس کے چھاتی تو پھٹ گئی ہو<br/>اب تو تری گلی سے جانا ہی مصلحت ہے</p>  | <p>پیارے تری گلی میں کچھ ہم بھی کر رہیں گے<br/>یہ چشم چھوٹی چھوٹی تالاب بھر رہیں گے<br/>کب تک ہمارے لئے دردِ آزار رہیں گے<br/>دیکھیں گے پھر آکر جیتے اگر رہیں گے</p>  |
| <p>تھکاری زلف کچھ اٹھتی ہی رہتی ہو سد ہے<br/>عجب طاشدہ پر غنچوں کو صبا سے دیکھ تو ظالم</p>   | <p>نہیں یہ کج ادائی اور سے اسکو سوا ہے<br/>نہ کھلوا یا کبھو تین اس طرح بند قبائے</p>  |
| <p>چمن میں آشیانہ مست کر کر دیہ جا کے لبیل سے<br/>رسانی اگر سر نہ بھی نہیں ظالم میں گوشت ہو</p>  | <p>جلا مت مشت خنساں باعث تو آتش گل سے<br/>پریشانی میں ہمسہر ہو مریخت اسکی کا گل سے</p>  |
| <p>نے ضرر کفر کوئے دین کا نقصان مجھے<br/>آہ دناری سے مری شب نہیں سویا کوئی<br/>خار ہوں خشک لے آتش سوزان لے بخت<br/>اسکی خو سے نہیں محرمِ انھیں رونے سے کام<br/>نہ بزور و نہ بمبت نہ بصورت نہ بشکل</p>  | <p>بجھتے نالان ہوں میں اک خلق ہو نالان مجھے<br/>بجھ کر نہ قدم کھینچے ہے دامان مجھے<br/>کیا کیا چاہتے ہیں دیدہ گریان مجھے<br/>لیکھا کیونکہ میں حیران ہوں دل جان مجھے</p>   |
| <p>تصور میں ترے کہو صبا اس لالہ بانی سے<br/>بجز گشتی ارباب صورت کو نہیں حاصل<br/>چھکا ہوں اس قدر دیکھ اسکی آنکھوں کو کہ اب ساقی</p>  | <p>اچھے لک لک میں روایات تصویر نہالی سے<br/>ہوا روشن میصنون مجکو فانوس خیالی سے<br/>شروع بزم بہلاتا ہو مجکو جام خالی سے</p>   |



|  |   |
|--|---|
| <p>دن رات ہر کپڑے میری چھری لگائی<br/>دکھ چوٹ کا نہ میری دل سے گیا طبیبو<br/>کرتا تھا خون ناحق یہ رنگ بان دل کا<br/>جو حسن موتیوں کی تول کن دوزن کو تھا<br/>تجھ عشق میں پیار یہ وہ زیر چوب گن میں<br/>ایمان نظر جو سکو ہر اک پلک نے اسکی<br/>غمازی کی میں کیونکر کا ٹون زبان کہتے<br/>آنکھوں سے آنکھیں ناصح ہرگز نہ بھی بچیں</p> | <p>کیا جانے آنکھ تجھ سے میں کس کھری لگائی<br/>میں سو طرح سو گھر گھر لٹی جڑی لگائی<br/>ستی کی تو نے ظالم تس پر دھری جہانی<br/>تو نے بہ رخ گندم اسکی دھری لگائی<br/>نے بھول کی کسی نے جھکو چھری لگائی<br/>لٹنے میں دیر باہم کتنی بڑی لگائی<br/>جوابات کاں اسے مجھے بڑی لگائی<br/>زنجیر کی کڑی پر جیسے کڑی لگائی</p> |
| <p>اس شور سے ہوا ہے سودا تراد بوانہ<br/>لڑا کون نے جن کے تھیر گھر گھر چھری لگائی</p>   |   |
| <p>حلقہ تیری زلف کا جب یار منہ کھولے رہے<br/>چشم ز گیس کی مونہ کے سطر تیرے سامنے<br/>پائی ہے لذت اسی نے تیری تیج عشق کی<br/>خون دل لاش شست انا دظن نے یہ میرا بیا<br/>عرض مطلب کے گئے غیر اس سے اپنی بارہا<br/>کھلنا اس منہ کا ہے نکلے جبین سے دُسخن<br/>ظالم بالاسے کب سودا کو ہے اتنا داغ</p>                                  | <p>بچ چکا وہ جسکی خاطر مار منہ کھولے رہے<br/>جسے آگے تجھ سا گل خسار منہ کھولے رہے<br/>جس کا زخم سینہ بعد از دار منہ کھولے رہے<br/>سیرا گر بیکان ہو تو سفا د منہ کھولے رہے<br/>رو نہ پایا سپہ ہم ہر بار منہ کھولے رہے<br/>جون بدر رو گو کہ بد گفتار منہ کھولے رہے<br/>جون حدت بہر در شہوار منہ کھولے رہے</p>       |
| <p>آگے بڑے اندھا دے اپنی تو ٹوٹی سی کفش<br/>بحث کرنے کو تری یہ زار منہ کھولے رہے</p>   |   |
| <p>کوئی گزرتا ہے اُس سے جو یہ مذکور بہتر ہے<br/>نہ کہیں تجھ کو یہ اور کھینچے مفاطیس آہن کو<br/>ہزار دن فیشتر پانا ہون یاں میں کام میں اپنے<br/>لکھے ہو مردہ دل زاب بھی داغ عشق مجھ پاں<br/>یہ سن رکھ دقت بچنے کے چراغ اکثر موزرا فرا<br/>مجھے بھی خواہش ایسی زندگانی کی نہو ظالم</p>   | <p>اند زادل کے دکھ دینے سے تا مقدور بہتر ہے<br/>مرے نزدیک اس ل سے تو تھیر دو در بہتر ہے<br/>ترے گھر سے تو ظالم خانہ زنبور بہتر ہے<br/>پر اتنا بے تک جس سے چراغ کو در بہتر ہے<br/>آفاق سے مرے مت کہ یہ ابجو در بہتر ہے<br/>ہو دیا ہی جو قاتل بیگینہ منظور بہتر ہے</p>  |

|  |   |   |
|--|---|---|
| اسکو یہ مثل دائۂ انکور دین گره<br>قطرہ بچے آنکھوں کے اگر زہر مارے                  | لبریزور نہ دل ہے تیری شکایتوں سے<br>معلوم حال میرا نکو کتایتوں سے<br>کاغذ کی اچھائی پھائی میری شکایتوں سے<br>عرصہ تھا تنگ میرے عالم کی حسرتوں سے<br>اب بچے چین میں تھے فکرا غمتوں سے<br>نے دن پردیسیوں کو راحت ملا متوں سے<br>پہونچا ہے دل سے لبائت سخت رحمتوں سے<br>ہر شاخ سرنگوں سے گل کی خجالتوں سے<br>رسمو شیخ جی ہیں اپنی حماقتوں سے<br>آوارہ غریبی ہے اتنی مدتوں سے<br>نامہ جو اسکو پہونچا اُن بیکرتوں سے | شکوہ ہے دور عالم کر نامرتوں سے<br>پہرے بغیر دل کے ممکن نہیں کہ ہوئے<br>ہو خامہ اشک ریزان پیش اس سخن کے کہتے<br>مژدہ یہ ہنسی پر پوچھے تھیں کہ تم ہر<br>سو بجو آسمان نے کج نفس کو سوچنا<br>نے رات جین مجھ کو آہ و فغان سے اپنے<br>دیکھو اثر تو خاطر نالے کی شک ہمارے<br>فندق چین میں کس کی دیکھے ہو انگلیوں پر<br>کعبہ اگر بخارین تو کیوں چڑھیں گدھے پر<br>سودا وطن کو بچ کر گردش سے آسمان کے<br>شوق اپنے بان تک اپنی ہم شہریوں کی جھلا |
| کھولا اسے تو ہرگز اک لفظ بھی نہ بھلا<br>قاصد سے پوچھے معنی روداد شادون سے          | بھروسہ کچھ نہیں اسکا یہ منہ دیکھے کی الفت ہے<br>پہرے تذکرہ تشبیہ اس سے بچ کر خیال سے  | نہ بھول کر اسی گریہ کو تجھ سے محبت ہے<br>اگر کہیے تو کہیے سر و قدر کہتا ہے تیرا سا  |
| نہ لھینچو تیغ ہر اک دم تمھارے عشق کی گدڑے<br>ملین کے ادر سے جا کر جوابنا سر سلاستے | باعث ہے یہ کہ یار کے جا با تھرج رہی<br>جو دھوم تیری کو چھو با زار بچ رہی<br>اس طرح زلف یار کے قد سے بلج رہی<br>بھڑیان لگا لگا کے تو برسات چج رہی  | ہم کو خاجہ قتل کر اور آپ بچ رہی<br>یوسف کی کب تھی گرمی بازار اس قدر<br>جون بیل شق تیغ کی لپٹے ہو شاخ پر<br>ہچکچہ میری چشم سے ہونیکو بار بار   |
| زاہد نے اپنے جبہ کو ہونے دیا نہ مضم<br>دستار شیخ جی کی تو سودا کو بچ رہی           |   |   |

|   |   |
|---|---|
| کتابہ عشق عقل سے محکوم تو میر ہے<br>ملت طلب ہوا ہے دل شیخ و برہمن<br>چاہا کہ جون جاب میں دیکھوں یہ کائنات   | ناصر تو کیوں کر ہے دیوانہ ساخیر ہی<br>صورت حرم کی کیسی ہے کیا شکل پر ہی<br>کھولی نین تو اور ہی عالم میں سیر ہی  |
| لکھتے ہیں ایک طرح سے ہم وصف ذات حق<br>وہ شخص کون سا ہے جو سودا بغیر ہے  |   |
| خاک پر بھی تیرے دیوانے کی یہ تدبیر ہے<br>کیا نیا ز عشق سے غافل ہوا ز حسن آہ<br>رحم کچھ آپ ہی تجھے آئے تو آدے ورنہ نایں<br>سمت چڑھا اس بارو کے منہ لہا ہوا جو جسکے صنو<br>استعد را خوش میں نگارہ کھینچے ہو تجھے<br>شیخ کی بانگ صلوٰۃ او پر تو اسے نادان بجا<br>و اسے اسدن پر کہ نالان ہوں ترک کو چھو کہ بچ<br>کس شکار انداز کا یارب ہوا ترکش نہی | ہر گولاطق ہر معوج ہوا ز بغیر ہے<br>شیرین کیا جانے کہ خون آلودہ جو شیر ہے<br>آہ ہے سو بے اثر نالہ سو بے تاثیر ہے<br>اٹھ گئی پائے صفت مرگان یہ وہ شیر ہے<br>پشت آئینہ کی تیرا عکس رو تصور ہے<br>خانہ قصاب میں بھی روز دشب تمہیر ہے<br>ایک خاموشی جو اب تسیر تو سو تقریر ہے<br>مرغ تک قبلہ نہ کہے بھی جگر میں تیر ہے |
| جو کوئی پوچھے کیا کس حرم بر سودا کو قتل<br>کہہ لیکو گر کوئی چاہے یہ کم التفصیل ہے   |   |
| گل پھیکے ہیں اور دن کی طرف بلکہ مگر بھی<br>کیا صند ہے مرے ساتھ خدا جانے درد نہ<br>اے ابرتم ہے تجھے رونے کی ہمارے<br>اے نالہ صدا نسوس جو ان مرنے پر تیرے<br>کس ہستی موہوم پہ نازان ہو تو اسے یار<br>تہناترے ماتم میں نہیں شام سیہ پوش  | اے خانہ بر انداز جن کچھ تو ادھر بھی<br>کافی ہے تسلی کو مرے ایک نظر بھی<br>تجھے چشم سے ٹپکا ہے گھونٹ جگر بھی<br>پایا نہ تنک دیکھنے میں روے اثر بھی<br>کچھ اپنے شب روز کی ہو تجکو خبر بھی<br>رہتا ہے سدا جاک گریبان سحر بھی   |
| سودا تری فریاد سے آنکھوں میں لٹی رات<br>آئی ہے سحر ہوئے کوٹک تو کہ میں مر بھی   |   |
| نہ مجھ سے کہ کچھ میں بہا آئی ہے<br>نہ چھوڑ چھوڑ مرگان تو دست طفل ہر شک  | یہ مرغ کشتنی کب قابل رہائی ہے<br>ابھی زمین پہ گرے تو رانی کافی ہے   |

|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>نہیں گلش بھی کچھ گلشن سے کم اجا بے سودا<br/>رکھیں سیرِ حمن سے گرنے مجھے معذور بہتر ہے</p>  | <p>سائنس لے سکتے نہیں جنکے برہ کی سہل ہے<br/>جب تو بولے گا کہ ہم قاتل ہیں یقیناً ہوں<br/>حُسنِ گندم گون کے مزے کا یہ کچھ حصول ہے<br/>ہے وہ پروانہ کہ نہ رسوائے چرخِ غزل ہے<br/>زرِ دچیرِ آپ کا گیندے کا گویا پھول ہے<br/>ہم تو بڑھ بکھے ہیں اک فاعلِ چاکِ غزل ہے<br/>عشق میں اس حتمِ میگوں کے سدا مشغول ہے</p>                       | <p>بلبلِ مالان و درویش کچھ معقول ہے<br/>کون محشر میں ہمارے خون کی یوے گا داد<br/>تال کا دانا بکے ہے خرمن گوہرِ سرخ<br/>روشنی کا دولت دنیا کی جو مفتون ہوا،<br/>شیخِ نعلِ باز کو متے روزِ لچا تہ ہے دل<br/>خمار نے مضروب پر کرتے ہیں دولا جو بحث<br/>مخسب کو بھی جو میں تانا تو سودا اندون</p>   |
| <p>سر پیش افگندہ اکثر سیکدہ کی راہ سنے<br/>یون چلا جاتا ہے خدمت سے گویا منزل ہے</p>           | <p>یون جا بے اس گھڑن جب کھیو ہر ناک ہوں<br/>ایک دن تیرا دہن اور اپنی مشت خاک ہوں<br/>جس جگہ کھیون ہوں شعلہ کو گریہ بان چاک ہوں<br/>شیخ ہونے سے عصا محروم چوبِ تاک ہوں<br/>آشیان کا انکی آوارہ خسِ خاشاک ہوں<br/>یار میں تیری ہے سبجی پہ شکِ فلک ہوں<br/>خادمہ غمزدگی انکے گردشِ افلاک ہوں<br/>تو تباہ چشمِ نقشِ پا ہمارے خاک ہوں</p> | <p>خشک رہنے سے ہمارا دیدہ تریاک ہوں<br/>منہ پارے کیا پھرے ہواؤں فلک سمجھ میں ہم<br/>شدِ غولی سوتری اتنا پھرے ہواؤں خواہ<br/>رہنمائیِ خلق کی چاہے تو راہ کج نہ چل<br/>گر حمن میں ہضمیوں سے رہا ہو کچھ نشان<br/>رات یون کہتا تھا ظالم مجھے جلا د فلک<br/>فتنہ روے زمین آنکھ نہ نکا ہو تیرے غلام<br/>مت سمجھ بقیدِ رہا لوں کی گر رکھتا ہے منہم</p> |
| <p>کیا لکھوں حالِ تباہ اپنا کہ سودا دہ جو لوگ<br/>جاہتے تھے یہ دن انکے یا نہ دن کا فلک ہے</p> | <p>بروانہ کے شعلہ خو کا ہلاک ہے<br/>لیکن جو چیز خشک ہوئی پھر وہ پاک ہے<br/>جاے خطر نہیں یہ مرا زخمِ خیمہ ہے</p>  | <p>حیران ہوں شمع کے لیے سوزناک ہے<br/>ناہ مجھے تھا بخس ترے ہوئے یقین<br/>قاتل سے کیوں جھگڑتے ہو کیا مجھے ہر ہے</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>پینے کو لہو اپنے غم عشق میں تیرے<br/>ظالم کرب انصاف کہ سینہ میں کہاں سے<br/>سب کے سوا ہوں یہ کہدین کہ پھر آنا،</p>   | <p>تھا ایک جگر سو تو کہاں تک بسر آئے<br/>ہر دم کے لہو پینے کو تازہ جگر آئے<br/>بالین پہ مرے شور قیامت اگر آوے</p>   |
| <p>ایغوالی سے مرزا ہے شب ہجر میں سودا<br/>اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گرا آوے</p>   |   |
| <p>انھی کو یہ طاقت ہے کہ اس سے سر کرے<br/>شیشہ نہ کہے راز مرے دل کا تو بے جام<br/>کیا ہو جو قفس تک مرے اب صحن چمن سے<br/>سب کام نکلتے ہیں فلک تختے پہ لیکن<br/>جب چھو کے ہونا تو س صنم خانہ دل شیخ<br/>تارے کا جواب آنا تو معلوم ہو اے کاش<br/>ہو یمن تو ضعیف ہندو اے مور کوہ آب<br/>دیتا ہے کوئی مرغ دل اس شیخ کو سودا</p> | <p>وہ زلف سیہ اپنی اگر لہر پر آوے<br/>سر گوشی سیا سکی نہ تری چشم بھرا آوے<br/>دو برگ لیے گل کے نسیم سخت آوے<br/>میرے دل ناشاد کی امید برد آوے<br/>کہنے کا ترے وجد میں دیوار و در آوے<br/>قاصد کے بد و نیک کی مجھ تک خبر آوے<br/>گزرے مرے سرے جو ترے نام آوے<br/>کیا قہر کیا تو نے غضب تیرے ہل آوے</p> |
| <p>اب لے تو گیا ہے پر اسے دیکھو نادان<br/>پل میں نہ اڑاتا وہ اگر بال دہرا آوے</p>   |   |
| <p>نسیم گر قدم دوستی بجا لاوے<br/>جفا و مہر جو خاطر میں اب ترے آوے<br/>سمجھ کے کچھ پیارے گلی میں اپنے خرام<br/>طریق عجز میں مجھ ساتھ جو مفتابل ہو</p>   | <p>یہ مشت پر میں قفس میں چمن کو لجاوے<br/>وہی ہی خوب مے حق میں جو تھے بھانے<br/>مبادا پاؤں سن تلے دل کسی کا آجاوے<br/>سوائے خاک نہ مجھے کوئی بسر آوے</p>  |
| <p>درخت خشک ہوں اس باغ میں خدا مجھے<br/>کہ باغبان مرے احوال سے خبر پاوے</p>   |   |
| <p>الہی نرم زبان سے وہ شمع تل جاوے<br/>مخاطب اس لب جان بخش کا جو ہو یکدم<br/>مخالف میں کیا کہوں ذرا ہر سپر کی کیفیت<br/>کچھ اندون تری نظر دے گر چلا ہر دل</p>   | <p>ڈرون ہوں میں کہ کسی کا نہ دل بھل جاوے<br/>عجب نہیں کہ مسیحا کا دل نکل جاوے<br/>کہ جبکو دختر رز دیکھ کر اُدھل جاوے<br/>جو دستگیری مژگان ہو تو نہ بھل جاوے</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>اڑ کیا ترے دل میں مجھ اشک نے تو کیا،<br/>ترے نکالے سے مجھ گھر سے کون جانا ہو<br/>عز و در تقویٰ سے کنو تھے شیخ جی سرکش<br/>کئے تھے آپ خداوند سیر باغ کہ گل،<br/>کرین ہین وہ پہ تے شیخ و برہمن سجدہ<br/>جہان سے کندن دل سخت کار ہے فرہاد</p>   | <p>ڈبا کے خلق کو کنتی مری ترائی ہے<br/>وہی تو جائیگا پیار سے کہ جسکی آئی ہے<br/>پر اب عامہ نے گردن تنگ نوائی ہے<br/>جہان کھلے ہین دہان بے کبائی ہے<br/>تو نے حسن دادا تیرے گھر خدائی ہے<br/>وگرنہ کوہ کنی زور آ زما ئی ہے</p>   |
| <p>تن گداز میں دل کیونکہ میں رکھا سودا<br/>یہ آگ پانی میں کس سحر سے چھپائی ہے</p>   |   |
| <p>بہار بے سہر جام یار گذرے ہے<br/>شراب حلق سے ہوتی نہیں فرو تھہ بن<br/>گذر مرا ترے کوچے میں گر نہیں تو نہ ہو<br/>بجھ کے قطع کرا ب پیر ہن مرا خطا<br/>ہزار حرف شکایت کا دیکھتے ہی نہ تھے<br/>باعتبار شک شبخا کو دوزخ کی<br/>کے ہے آج ترے در پہ خطر اب نسیم<br/>تری گئی سے گذر تا ہوں اس طرح طالم<br/>میں وہ نہیں کہ کوئی مجھ سے ملے ہو بزم<br/>مجھے تو دیکھ کے جوش و خروش سودا کا</p> | <p>نسیم تیر سی چھانی کے پار گزرتے ہے<br/>گلوے خشک سے تیغ آہ لگتے ہے<br/>مرے خیال میں تو لاکھ بار گذرتے ہے<br/>نظر سے چاک کے بان تا نا لگتے ہے<br/>زبان پہ شکر ہو بے اختیار گذرتے ہے<br/>ہمیشہ فکر میں لیل دھار گذرتے ہے<br/>کہ اس جان سے کوئی خاک اگرتے ہے<br/>کہ جیسے ریت سے پانی کی دھار گذرتے ہے<br/>نجانے کیا ترے خاطر میں لگتے گذرتے ہے<br/>اسی ہی سوچ میں لیل و نہار گذرتے ہے</p> |
| <p>یہ آدمی ہے کہ سر رازنا بھرے ہے ہنسک<br/>کہ باد تند سوے کو ہسار گذرتے ہے</p>  |   |
| <p>اس دل کی تفت آہ سے کب شعلہ بر آئے<br/>ملک داغ سے چھاتی کے سرک جابے جو بجا<br/>وے شکوے کی رخصت جو ہمیں نرم محبت<br/>یان تک نہ دل آزار خلائی ہو جو کوئی<br/>سیونوں کو دلوں سے تو نہ خالی کرا ب اتنا</p>  | <p>بجلی کو دم سرد سے جسکے حذر آئے<br/>آتش کے تئیں قدرت خالق نظر آئے<br/>غنجہ کی طرح مجھ سے ہو مخمک جگر آئے<br/>ملکر لہو مخم سے صفت مشن دوا آئے<br/>دور تا ہوں نہ چھاتی کسی بیدل کی بھرا آئے</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>اکیا راستین چون دزدو خانیترے ہاتھ</p>   | <p>در نہ جا یا نون کولا گاہی تھا چوری چوری</p>   |
| <p>ابر جا ہے ہے سیرست مجھے اے سانی</p>   | <p>دے تو بھر بھر کے مجھے پیالیاں کوری کوری</p>   |
| <p>کافر جو ہو مجھ سا اُسے دل اپنے میں جادے<br/>ڈھایا میں ترے کبہ کو تین دل ملا کر شیخ<br/>اے خضر ز خود زنتگی کیا طرفہ سفر ہے<br/>بیار کو تیرے ہو شفا اُس سے نہ ماؤن</p>  | <p>ایسا تو بت اس دیر میں معلوم خدا دے<br/>تقسیم میں کر دوں اُسے تو ہکو بنا دے<br/>جس میں کہ نہ بھولیں نہ کوئی راہ تبا دے<br/>حیسی کو یہ قدرت ہو کہ مرے کو جلا دے</p>   |
| <p>سودا جو تو رہے ہو تو رکھنا لے سے دل باز</p>   | <p>اس جنس کو برسات کا موسم ہے ہوا دے</p>   |
| <p>دل میں بسنے کی ترے جگو پٹ ہے شادی<br/>اے گل اندام ترے ہاتھ نہ میں ہوں نالان<br/>کوچہ عشق میں ہم تیرے میں گردن زدنی<br/>ہو گئے صاحب جو ہر ترا منہ دیکھ فقیر<br/>بال و پر توڑ کے سوئے ہو نفس کو صیاد<br/>خون ہو جان میں سودا کے رہیگا جب تک<br/>ایک دن دشت میں جا کر میں کہا سودا سے<br/>یہ کہا سنکے کس امید پہ بستی کے بیج</p> | <p>چشم بد در سلامت رہے یہ آبادی<br/>کون لب لب لب ہو چین میں کہ نہیں فریادی<br/>تیغ ابروئے تباں بیج نہ تھی جلا دی<br/>ہے نہ پوش سدا آئینہ فریادی<br/>تھکے رخصت ہو مری لے ہوں آزادی<br/>تیر مرگان نہ رگ جان پر کین فصا دی<br/>چھوڑ بستی کو تجھے کیونکہ خوش آئی وادی<br/>غم کئے دل کامرے ہو مری کی شادی</p> |
| <p>ہو وہ نیاد خرابی کی جان میں اے دوست</p>   | <p>سنجھے ہیں اہل جان جسکے تئیں آبادی</p>   |
| <p>تجھ تیغ تلے کہ تو رستم سے کہ مرھو<br/>ہر دن تو تجھے اپنے کوچے اے کالے ہو<br/>مشوق کی الفت ہی بندہ کو عاشق کو<br/>کب شمع مجالس کی فانوس میں چھپتی ہو<br/>دکے تئیں اک عالم کہتا ہے خدا کا کھسہ<br/>پانی بھی نہ ملے اُس کو جو دے تنک مایہ</p>  | <p>پیارے یہ ہیں سے ہو ہر کام دہر مرے<br/>جاؤں ہوں بھلا اب میں لا دل میرا دھرے<br/>کس گل نے خرما ہے بیل کے تئیں زرے<br/>جو حسن ہو باز ارمی مت ہو کھو بھار دے<br/>اے عشق اے آتش ہے ہو تو سمجھ کرے<br/>کانہ کے تئیں گل کے شبنم نہ کھو بھرے</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>بدن کو شمع سے کون اسکے دھڑکے تشبیہ<br/>دماغ خلوت آئینہ ہو تو یہ چاہے</p>   | <p>جہاں کیا ہو کسی کی زبان حل جافے<br/>کہ اپنا عکس بھی اس گھر میں سے گل جائے</p>  |
| <p>گرہ تو عشق کی سودا کے سر سے لٹی ہے<br/>قدم پر زلف کے دل کو جو دینے مل جاوے</p>   | <p>گو غنچہ سان گرہ میں دلی جمع زر کرے<br/>ناپسیر کو نہ صحبت نیکان اثر کرے</p>   |
| <p>آخر رنگ گل ہو پریشان سفر کرے<br/>رشتہ کو کہ تو آب گھر کیونکہ ترک کرے<br/>کہ برق کو سمجھ کے ٹک ایدھر گزر کرے<br/>بندے ہیں اسکے ہم جو کسی دل میں گھر کرے<br/>شاید کوئی اٹھا کے زمین سے بسر کرے<br/>اسے اہل درد کفر ہے گر تو نظر کرے<br/>ثابت یہ خون کیونکہ کوئی شمع پر کرے</p>                               | <p>ہر دانہ میرے خوشہ خرم میں ہو شرر<br/>ناہد جلا ہے کعبہ کو اور برہمن گشت<br/>ہے فخر بچھ گلی میں اگر ہونین مشیت خاک<br/>گل پر بغیر رخصت بلبل جمن کے بیج<br/>دیتا ہے تجھ عذارے دھوکے سے جی تنگ</p>                       |
| <p>جگ میں شراب خوار کی تشہیر کے لیے<br/>سودا جو عجب ہو تو زہاد کو خر کرے</p>  | <p>بدلاترے ستم کا کوئی مجھے کیا کرے<br/>قاتل ہماری نعلش کو تشہیر ہے ضرور</p>  |
| <p>اپنا ہی تو فریفتہ ہوئے خدا کرے<br/>آئینہ تا کوئی نہ کسی سے وفا کرے<br/>یان تک ذی حیات کو کوئی خدا کرے<br/>مالے کی گر جہن میں تو نصرت دیا کرے<br/>اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کرے<br/>گر نہ تم لب کوئی ترے شکوے دیا کرے<br/>زاہد سمجھے ستم ہے جو ہو تو کیا کرے<br/>جو سخت دل صدف میں نہ گوہر بندھا کرے</p> | <p>اتنا لکھا یومرے لوح مزار پر<br/>بلبل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے<br/>نظر معاش و عشق بستان یاد رنگین<br/>عالم کے بیچ پھر نہ رہے رسم عاشقی<br/>گر ہو شراب و خلوت محبوب خوب رو<br/>تعلیم گریہ دون اگر ابر بہار کو</p> |
| <p>تہانے روزِ مجرب ہے سودا یہ ستم<br/>پردانہ سان وصال کی ہر شب جلا کرے</p>  | <p>ساقِ سمین تری شب بیکھے گوری گوری<br/>نیش کرنے کہیں تجھ لب سے کہا عبادِ عوسے</p>  |
| <p>شمر سے شمع ہوئی جاتی ہے تھوڑی تھوڑی<br/>آج تک اسکی ٹپری کتنی مین پوری پوری</p>   | <p></p>   |





|   |   |
|---|---|
| <p>کب صبح وہ انگلیان نہ کھلین منید ہی ہرگز<br/>ہو دست خدائی میں تو یہ کیجے سنا دی<br/>ہم زمرہ کب مرغ چمن ہو سکے مجھ سے<br/>کرو ج شتابی مجھے صیاد کہ یہ صید<br/>سودا چمن دہر سے یہ چشم نہ رکھو</p>   | <p>صد فتنہ خواہید کہ بیدار نہو دے<br/>ظالم ہو جو کوئی سو طر حدار نہو دے<br/>ناکج اقص میں وہ گرفتار نہو دے<br/>باغون ہی میں تیرے کہیں ہوا نہو دے<br/>وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہو دے</p>   |
| <p>جز بخت دل اپنے تو نہ دیکھے گل بے خار<br/>سو بھی کہ جو مزگان پہ نمودار نہو دے</p>   |   |
| <p>بھر نظر تجکو نہ دیکھا کبھو ڈرتے ڈرتے<br/>کھینچے کیا ہو میان تیغ کہ یاں رشتہ عمر<br/>بہر گلشت عدم سے جو کوئی ہو بچا ہے<br/>پھل جوانی کا نہ پایا کبھو چون طفل سرشک</p>   | <p>حسرتیں جی کی رہیں جی ہی میں مرتے مرتے<br/>صرف سینہ پہ ہوا مانگے ہے بھرتے بھرتے<br/>سمت اس باغ کے طے منزلین کرتے کرتے<br/>مل گیا خاک میں یاں پائون ہی دھر دھرتے</p>   |
| <p>کیا ہمیں فائدہ آکھوں سے بقول سودا<br/>بھر نظر تجکو نہ دیکھا کبھو ڈرتے ڈرتے</p>   |   |
| <p>کیا کہے کہ جسے کچھ بات نہیں بن آتی،<br/>دیوانگی ہماری کیا کیا محسوسی دھو میں</p>   | <p>اب سنگ تجھ گلی کے یہ سر پہ اور بھاتی<br/>زنجیر پر کے پائون گرا ہے گھر نہ لاتی</p>  |
| <p>جی چاہے جو کچھ تیرا سودا نام ہے مجھکو<br/>اسے آہ تری قدر اثر نے تو بختانی<br/>اک خلق کی نظر و بین سب ہو گیا لیکن<br/>مک دیدہ تحقیق سے تو دیکھ زلیخا<br/>معمور ہے جس روز سے ویرانہ دنیا<br/>اک واسق نو کا ہے سمجھ جاگ گریبان<br/>بیل ہی سکتی نہیں کچھ باغ میں تجھ بن<br/>ہے گوش زد خلق مرا قصہ جان کاہ<br/>جو کس شبنم مجھے شرم ہے زنا کی خوشی</p> | <p>جو دیگا دعا تجھ کو تو میری ہی زبان<br/>گو تجھ کو لقب بنے دیا عرش مکان<br/>کرتا ہوں میں ماتک ترے خاطر پہ گرائی<br/>ہر جاہ میں آتا ہے نظر دوست ثانی<br/>ہر جنس کے انسان کی مافی گئی چھانی<br/>کرتی ہے جو خضر کوئی دیوار پرائی<br/>شبنم گلون کے منہ میں چواتی رہی پائی<br/>جب سے کہ نہ سمجھے تھا تو چٹا کی کہانی<br/>مالا نہ جہون رات کو بے لاشک فشان</p> |
| <p>کیا کیا لے لیلی منشان خاک میں سودا</p>   | <p>گو اپنے بھی محبوب کی دیکھی نہ جوانی</p>  |



|   |   |
|---|---|
| <p>خاتم لے سلیمان سے چوٹی کے تین پر دے<br/>رشتے کی گرفتاری سوراخ جگر کر دے<br/>یہ وقت نحوشتی ہے ظالم غزے فردے<br/>جس شعر کا ہر مصرع آہ دل بڑھ دے</p>  | <p>تین داو ستدا سال لکھی نہ زمانہ کی<br/>دے داو مرے دل کی سوزن کہ جب آہن کا<br/>سودا سے کما بیٹھ کل سیر گلتان میں<br/>سنت ہی غرض اسکے یہ شعر پڑھاؤں نے</p>  |
| <p>لکھنے تو لگا ہے دل جو غنچہ ہوا ابھی<br/>لیکن نہ مہلت ہے گاہ بدم سر دے</p>  |   |
| <p>آنکھوں کی ہر ہلک صفت عشر کو سوڑ دے<br/>سر تا قدم سے وار کے صدقے میں چھوڑ دے</p>  | <p>سینہ کو رستمون کے نگہ تیری توڑ دے<br/>آیا ہے تنگ دامن زلفون کے مرغ دل</p>  |
| <p>تا صید حرم شکار ہو دے<br/>رہنے دے کہ تاغبار ہو دے<br/>گو عمر کہ پاؤں دار ہو دے<br/>جس میں گل و گلف ذرا ہو دے<br/>ہلک دل کی شکفت دار ہو دے<br/>یوں بھٹیو کہ تار تار ہو دے<br/>گردن تو خراب و خوار ہو دے<br/>جذ حسی بے شمار ہو دے<br/>اپنا کبھو اختیار ہو دے<br/>بھڑک کر جب آبدار ہو دے<br/>چھاتی کے نہ وار پار ہو دے<br/>سودا سے کہو نہ شاد ہو دے</p> | <p>جسم وہ صنم سوار ہو دے<br/>جواٹھ نہ سکے تری گلی سے<br/>محکم تو رواق بن سکے ہے<br/>وہ قطر تو چاہتا نہیں میں<br/>وسعت مری سینہ بچ لے دہر<br/>سوزن کی نہ جیب کیجو منت<br/>شبنم سے بھرے ہر ساغر گل<br/>پانی نہیں دیتے اسکو ظالم<br/>ناصر تو قسم لے ہمسے دل پر<br/>کھینچے ہے کوئی بھی تیغ پیارے<br/>کن زخون میں زخم ہو کہ جب تک<br/>کھینچی ہے بھوون نے تیغ نہایت</p> |
| <p>دیے ہی کا ہے یہ کام گل رد<br/>عاشق ہے نہ گوہزار ہو دے</p>  |   |
| <p>گرد آسینہ کو باعث زنگار ہو دے<br/>پیما نہ کیسے گلے کا بار ہو دے<br/>تا لخت جگر قافلہ سالار ہو دے</p>   | <p>خط انقص صفائی رخ دلدار ہو دے<br/>دولاب کی ہے حق لطیف سستی سے فریاد<br/>آہنگ سفر کمرے سینہ سے کری ٹھک</p>   |

|   |   |
|---|---|
| کلم بولنا ادا ہے ہر چہند پر نہ اتنا<br>چشم پر آب ہوں میں جون آئینہ جبابی  | موند جائیں چشم عاشق تو بھی وہ لب بکھولے<br>رک کے کٹے پڑ گئے ہیں چھاتی میں سب بکھولے   |
| کون ایسا اب کے ہے سودا گلی میں اسکی<br>آسمان کو لے جلیں ہم دل کھو لکر تو رو لے  |   |
| اثر سے ہیں تہی نالے تصرف بہن دم خالی<br>تجلی سے جہان اپنے نہ چھوڑیں ایک دم خالی<br>نظر آیا بھی احوال جہان اس میں تو کیا حاصل<br>کدورت سے زمانے کی بزرگ شیشہ ساعت<br>تہمتی ہماری دیکھ چشم کم سے مت مستم<br>بزرگ لفظ ہوا ٹھننے سے جسکے بیت پر معنی<br>نہ رہا آہ سے مجھ پیر کے اسے نوجوان غافل | نیستان ہو گئے شیر دن کے یار بیکلم خالی<br>کہ جب تک آپ سے جون بدر ہو جاوین نہ خالی<br>ہو دل میں نقش ہے اپنے ہے اس سہ جام خالی<br>لمحہ ہم درد اگر کوئی تو سمجھے دل سبم خالی<br>کہ ہمہ ہاتھ شکل کیسے اہل کرم خالی<br>فلک اسطرح گھوڑا چلے ہیں کر کے ہم خالی<br>کہ تیرا ہے کمان کہ نہ کا پڑتا ہے کم خالی |
| کہیں جانا ہو تو ہستی سے جاؤ دھڑکواؤ سودا<br>خلی راہ پاویگانہ جزاہ عدم خالی  |   |
| خاتم کے جون نہیں ہیں کس کام کے لیے<br>چہرہ جو فصل گل میں گرو ہے مرا تو ہو<br>پیش از ظہور مرغ چمن خادمان عشق<br>پہونچے سو کیونکہ منزل مقصد کو یہ قدم   | گھر میں کوئی جگہ دے گز نام کے لیے<br>سر کھو دیا ہے غنچے نے گل جام کے لیے<br>بستے تھے رشتہ رگ گل دام کے لیے<br>پیدا ہوئے ہیں گردش ایام کے لیے  |
| سودا ہزار حیف کہ اگر جہان میں ہسم<br>کیا کر چلے اور آئے تھے کس کام کے لیے   |   |
| سہر آن یاس بڑھنی ہر دم امید لھٹنی<br>پوکا نہیں یہ پھٹنا مجھ سینہ چاک کی ہے<br>کہ بے میں اس کے باقی مجھ خاکسار پر اب<br>مرگان کی برہمنوں نے دل کو تو چھان لڑا<br>زلف سیہ میں لے لکھرا نہ مایہ خاک<br>خون جگر کا کھانا دل پر نہیں گوارا   | دن حشر کا ہے اب تو فرقت کی بات لھٹنی<br>ہر صبح بانگ سہم چھاتی فلک کی بھٹنی<br>یا آسمان کا گزنا یا ہے غم میں او لھٹنی<br>اب بوٹیاں تھی باقی اُنکے جگر کی بھٹنی<br>یہ مجلس تیرہ شب میں مشکل ہے پھر سہٹنی<br>اُس ترش ابرو کی جب تک ہونے چھٹنی  |

|   |   |
|---|---|
| <p>جس سمت نظر منجھ سہرا بک وے تو یہ جان<br/>ہو وگی کسی زلف چلیبیا کی نشانی</p>  |   |
| <p>برہمن بت کہہ کے شجہ بیت اللہ کے صدقے<br/>جتادین جس جگہ ہم قدر اپنی ناتوانی کی<br/>نہ دی تکلیف جلنے کی کسو کے دل کو پیر پر<br/>عجائب شغل میں تھے رات تمہارے شجہ حرم سے<br/>نہیں بے دھوکے سے ترے اٹھنا گونے<br/>کچھ وہ شب بھی مے پر دانی باہم دکھا دیا</p>   | <p>کیمین میں جسکو سوادہ دل آگاہ کے صدقے<br/>اگر کسار دہان ہووے تو جادو کاہ کے صدقے<br/>اٹھ سے دور رہتی ہو میں اپنی آہ کے صدقے<br/>میں اس ریش بلند اور دامن کوتاہ کو صدقے<br/>ہماری خاک بھی جاتی ہو تیری راہ کے صدقے<br/>تو بل بل شمع پر جادے میں ہوں اس ماہ کے صدقے</p>   |
| <p>دکھائی ہو کچھ کس کس طرح سودا کی نظروں میں<br/>جو ہوا نصاب تو جادوے تو اسکی چاہ کے صدقے</p>   |   |
| <p>اے لالچی تو کیسہ غیروں کا مت منو لے<br/>لکھن سے تھہرین کو تشبیہ کیونکہ دیکھے<br/>ہے میری استخوانین تیر گم ترا زو<br/>شب دیکھ لکھنا کچھ بھاتا ہے سکوڑا بس<br/>انصاف کچھ بھی یارو ہو عشق کے مگر میں<br/>دھمقلن پسروہ ہے یوں صلح کب کرے<br/>وہ تو بچی کا ہرگز ہنسکو لکھے نہ نامہ<br/>کل بارے کہا میں سستا ہو آج سودا<br/>لکھنے لگا کہ نادان یہ حیف ہے کہ کوئی</p> | <p>جو کچھ تو چاہے یک شب مجھ پاس کے سولے<br/>وہ تو چٹا کرے ہانکے سدا ممولے<br/>کتے رقیب سے کہ شمشیر کو نہ تو لے<br/>کھانے کو جا رہا ہے کشمیر یوں کے ٹوٹے<br/>دل غم سے آج ہووے اور چشم موتی روتے<br/>بولوں کے کھیت اور چبتا ہے جبک بولے<br/>گدڑی میں جا کبوتر لیتا ہو مول گو لے<br/>بکتا ہوا کچھ برا کے تئیں کہ جو لے<br/>اس بندہ کرنے کو بھی ایسے سپاہ کو لے</p> |
| <p>ہو شاد اس غزل سے روح آبرو کی سودا<br/>تو اس زمین میں نادان طور اپنا کیوں نہ بولے</p>   |   |
| <p>ہوں غنچہ تو جمن میں بند قبا کو کھولے<br/>آدیکادہ جمن میں ترے ہی میکشی کو<br/>باغ جہانین اگر کچھ ہے پھسل نہ پایا<br/>ایسا ہی جاؤں جاؤں کرتے ہو تو سدھارو</p>  | <p>پھر محل سے اے پیارے طبل کچھ نہ بولے<br/>شبنم سے کہہ دو بلبل سائے گلونکے دھولے<br/>اک دل ملا کہ جہین میں سیکڑوں پھوپھولے<br/>اس دل پہ کل چھوڑنی سو کج ہی وہ ہولے</p>  |

## افراد

آکھیں تو مانتی نہیں میں اسکو کیا کروں  
خدا وہ دن کرے تجھ کو کسی پرستہا دیکھوں  
نامہ اعمال دل لکھتا ہوں اور دھوتا ہوں  
گو ہر نہ سمجھ قطرہ خوشاب جگر ہوں  
دل نہیں صبر نہیں آپ نہیں اور نہیں  
لوٹے گم بزم میں شیشہ توہین یاد کرو  
کیون نہ تھے ایسا نہ یا کیا کہوں اللہ کو  
خضر بھی بچکر چلا دیکھا جودا کا رنگ اہ  
کشتی عمر مری دیکھئے کس گھاٹ لگے  
اگر کھلی اسے دیکھئے تو زہر آب ہو جائے  
جس دل سے دل ہو کر کو آزار نہیں ہے  
محبت سخت بیماری ہے یا رواہ کیا کیجے  
نہو یہ بات گراس میں تو کیا آرام سے گزریے  
سنی جو شمع نے بھی سرگدشت اپنی تو رو گدزی  
دیا جواب مجھے ترک شوخ نے کہ بے  
لگی سارے جن کو آگ جتنے تھے کنول ویکے  
رہ گیا بس نام سنتے ہی کلیجہ تھام کے  
اک شخص جان لبے، ترے انتظار سے  
دونگا اسی کو دل جو حسر دیدار ہو کوئی

دل کو تو ہر طرح سے دلاسا دیا کروں  
تینا فل سے تھے اے بیو فاک بکھٹا دیکھوں  
فائدہ کیا خطا تھے لکھ لکھ اگر رہتا ہوں  
میں وقف تماشائے ہر اک مل نظر ہوں  
اے میان عشق کے ماروں کو کہیں نہیں  
میکشان روح ہماری بھی کھوشا کرو  
شکے یہ کہتا ہو میرے نالہ جانکاہ کو  
عشق کے کوچے میں جلوہ ہو تباہ کا گراہ  
وہ سمندر ہے کہ جب کا نہ کہیں پاٹ لگے  
تبسم دیکھتے کہیں نہ دل تباہ ہو جائے  
اس دل پہ تجھے رحم جفا کا نہیں ہے  
مسیحا سن کے اٹھ جاوے جو کچھ کیے دیکھو  
میں کہتا ہوں دل اپنے سے کہنگ نام سے گننے  
کہوں کیا عشق کی آتش سے بار دھجھہ جو گدزی  
کہا میں داغ مرے دل کا جون چراغ جلے  
جہن میں بلبون نے جب پائے عشق کو چپکے  
کل جو بیٹھا پاس میں اک جاترے ہم نام کے  
قاصد ہی پیام تو جا کہیو یا رسے،  
اشراف یا کمینہ طلبگار ہو کوئی

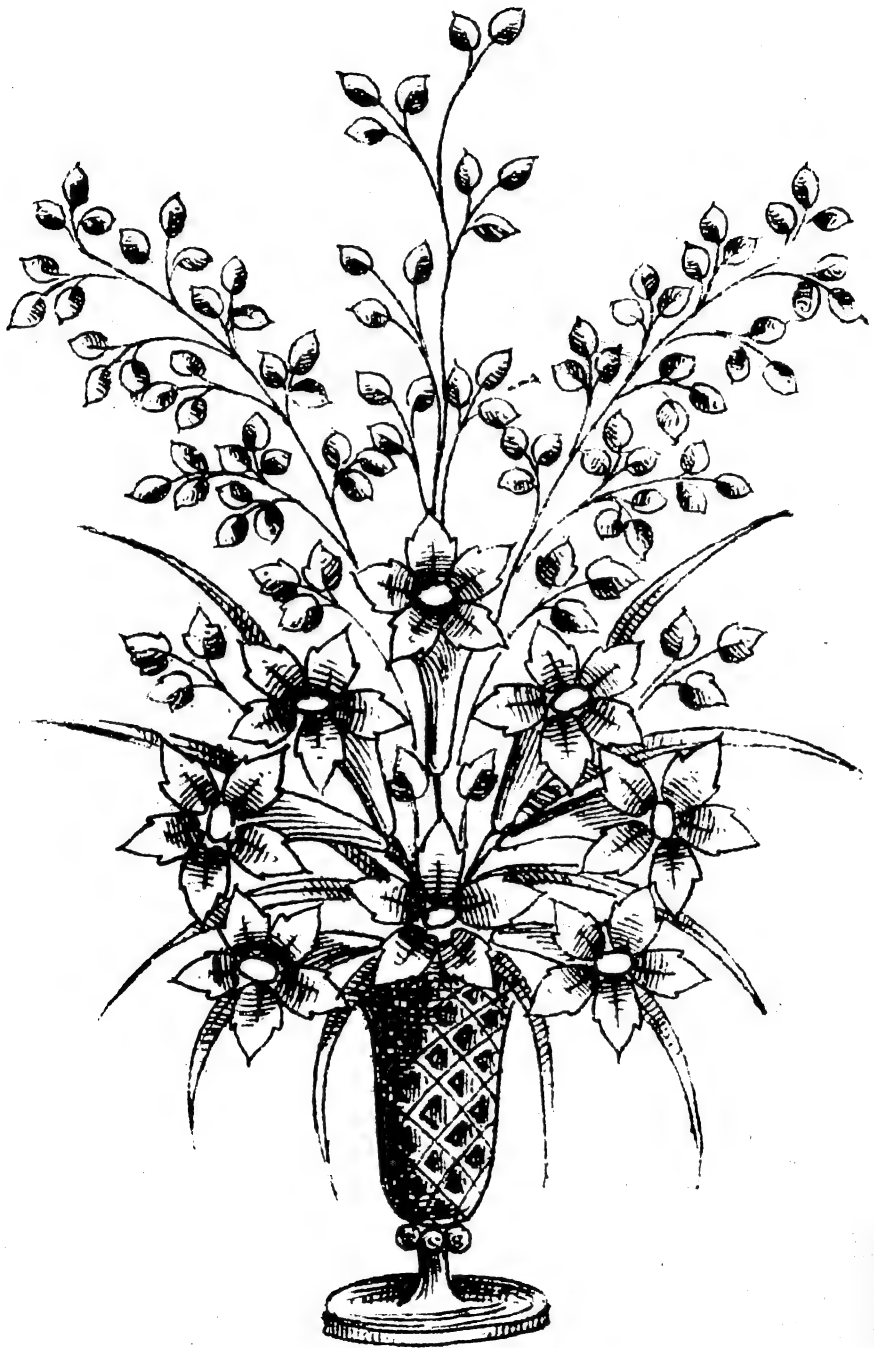
تو تک جگر تو مرے مرغ نامہ بر کا دیکھ  
کہ وان اڑے ہے جان چلین فرشتے کے

|  |   |
|--|---|
| آئینہ کہ رہا تھا خوب کے صاف منہ پر<br>کیا پست فطرتوں کو بخشی ہے سر بلندی | ہیں ایک دن یہ شکلین سبک بیچ اٹنی<br>بنیا کے شعبہ سے تعلیم ہوئے نٹنی |
| لوٹے بٹھائے سودا یہ قافیہ و گرنہ<br>پاسے قلم کو کس سر ہے یہ زمین ریشمی   |   |

## مطلعات

|  |   |
|--|---|
| <p>اے آواز منہ تکے ہے ترے لب کے کام کا،<br/>بسا طابخی میں تھا جو اکیلے سو بھی تو کھو بیٹھا<br/>یار ہے بے قید و سب ہوا شاد سس میں کا<br/>خط مش نامہ بر نے تجھے کون سا دیا<br/>غبنجون کو گو شگفتہ چمن میں صبا کیا<br/>کیا ہانیے نگہ نے ترے کیا بلا کیا<br/>کتھونے روم کی سمت میں کوئی غلام لایا<br/>ہے سخت ہجرت وہ بت و فکرے کیا<br/>نہ تھر تھر چمن میں اسے شوخ خانہ جنگ لگا<br/>دل کو اسے عشق سے زلف سیہ فام نہ بھیج<br/>کیا خوشی ہو کہ کہ اپنی ہے یہ حیرانی کی طرح<br/>کون کہتا ہے نہ اور دہن سے ملا کر مجھ سے مل<br/>دیرہ پر آب سے تجھ بن بہن کیا کم ہے جام<br/>سننے پائے نہ دہن اس کے سے دُشنام تمام<br/>سودا کے لیے بر سر بازار جو نے ہر دم<br/>آگے یا قسمت جلاوے یا دیار سے بہن<br/>نہ پوچھ سنگ گل و شمع اس صدا کو مان</p> | <p>کیا ذکر ہے مسیح علیہ السلام کا<br/>مجھے مدت ہوئی پیاسے میں اس سے واہدہ چھوٹا<br/>شل ماہ عید کے پورا جو ہووے تیس کا<br/>مضمون تو نے سنکے نہ جس کا اڑا دیا<br/>لیکن ہمارے غنچہ دل کو نہ وا کیا<br/>مجھ سے کے دل کو اپنی طرف مبتلا کیا<br/>ہمیں لے کچھ نہ آیا ایک تیرا نام لے آیا<br/>پر اب تو لگ گیا دل کی عین خدا کرے کیا<br/>چلے گی خاک جو تیغ نگہ کو زنگ لگا<br/>رہز فزون میں تو سا فر کو سرشام نہ بھیج<br/>دیکھتے ہی عید عالم چشم قربانی کی طرح<br/>جسکے ملنے میں خوشی قبری ہوئی مجھ سے مل<br/>بزم مشتاقان سے تیرے حلقہ ماتم ہے جام<br/>جنش لب ہی میں اپنا تو ہوا کام تمام<br/>ہاتھ اس کے بکے جسکے خریدار ہوئے ہم<br/>اب تو آنکھوں نے لگا جو دیکھنے بار سے بہن<br/>مرے صنم کی پرستش کو آخدا کو مان</p> |
|--|---|

میرزا

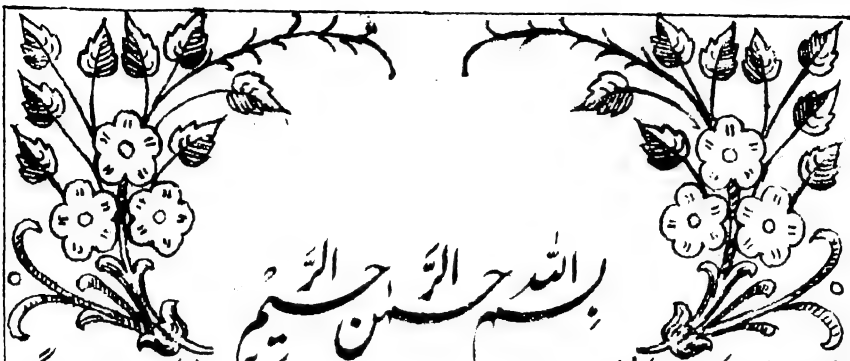




جهانیان لازم افتاده بر سر گلزار کلام رنگینش سحاب تحسین پیوسته ریزان و از اشعار بر شبیه عاشقانه اش  
 و دود سوز و گداز متصل حیران جو اهر ز دایره مضامین و معانی در کان خاطرش معدن معدن  
 و گلهای گوناگون الفاظ شکفته در گلین در باغ گلرش چمن چمن زبان با از شیرینی گفتارش جاشنی  
 گیر و دیده با از مشا به اشعارش سواد پذیر سودائے زلف شبنم آسای سخن دران را طبعش در سر و  
 سواد کا رسیاه سایه قلم بخش نور افزای بصیر دانی آبروی سلسبیل ریخته جواهر معانی تابدارش آتشش رشک  
 اندول با قوت انجیخته نهنگام تعریف کلام شیرینش عجب که لب بیان بهم نچسبد و فی خاصه نیکو نگر و بهترش  
 شاه بیت دیوان فصاحت و دهر قطعه اش بهشت بلاغت غزال غزلش را صحرائی دلبا چراگاه و در دمک  
 مردم آگاه را بر سر شعرش مانند نقطه انتخاب جانگاه رباعیات بلند پایه اش درگاه کعبه معنی چار  
 آشنیج عالم روحانے ترجیح بندش بدغم از دلبا کسوده متذویش از سبع مثانی ثناها ستوده هر مطلعش از  
 مطلع خورشید روشن تر و هر خمس از حواس خمسہ گران بهار ترجمن مطلعهای زیبایش عشق باید و زبید  
 اسیر زنجیر زلفش مصرعهای رعنائش توان گردید از میوه نخل قصاید عالی رتبه اش لذت و نغمگی تصاید  
 عرفی پیدا و از رباعیات بلند پایه اش ریزش باران معانی سحابی هویدا هر مطلعش خورشید مثال بر تو  
 حسن آفتاب پرستان سخن انداخته دهر مصرعه اش هلال آسا گوشه ابروے ناز خود را انکشت نمائی نور  
 نظر با ساخته بلبل شیر از قصیده گوی عرفی شیرازی اگر گلشن آرای هندوستان حیات شدی بهزار  
 زبان نغمه سنج هزار داستان و آفرین گشتی و اگر کلیم طور سخن دانی ابوطالب همدانی از تجلی زندگانی دوباره  
 آفتاب نور کردی و دید بطنای او را و سخنوری دیدی بیای تعظیم ایستاده دست ادب بسینه گذاشته دست  
 پوشش نمودی و اگر انوری و خاقانی را در آفتاب زلفگی شدی از انورے خطاب فلک آفتاب  
 سخنورے یافتی و خاقانے خاقان مملکت بلاغت گسترش خواندے

|  |  |
|--|--|
| به جز میکه خوان بسیان مے نهند<br>ز نقش چپان منشیان کام کار<br>غزلهای از پخته و نیم خام<br>ز حرفش لب مطربان بهره مند<br>مناجات میان ذکر خوان و میند | سخن را سخن در دمان مے نهند<br>که بر نثرشان زهره گرد و نثار<br>غزالان رم کرده را کرده رام<br>سرایند از دے بیانگ میند<br>خراباتیان خود ازان و میند |
|--|--|

از اینجا که تعریف خلوت قدس بخش که قناد طبع رفیعش بقالب شعر ریخته ریخته  
 در قالب بیان نمی گنجد اولی آنکه طوطی ناطقه را شکر یزد عا سازم و بختم قسم آن دعا



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رفیع ترین کلامی که گفت بخش دیباچه سخن تواند شد حمد بید عیست که بآئینش کات و نون رنگ  
 تکوین نفوش گوناگون کلیات و جزئیات و ملکات را بر صفحه هستی ریخته و نهفته ترنجیب بند افلاک نه  
 گانه دشمن بهشت بهشت و سبعة معلقه هفت آسمان و هفت بند سبعة ستاره و مبدس جهات  
 سته و خمس حواس خنجر باعی ارکان اربعه و مثلث اوداج ثلاثه و ثنوی روز و شب و فرد و بندرتبه  
 آفتاب و قصیده کهکشان و قطعه های ابر و مصراع بر بسته برق بنظم آورده و ذات فصاحت  
 آیات سرور انبیا سالار اصفا مطلع نور خدا مهر سپهر صفا حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه آله و سلم را  
 که نور انورش فاتحه مصحف نبوت و پیکر اطرش خاتمه رساله رسالت بیت العقیده نبوت  
 گرد آئیده و ذات بلاغت سمات افضل ادعیا ابو الایمه الهدی امیر المومنین علی مرتضی  
 واکه بسم الله قرآن و صابیت است مطلع غزل امامت ساخته و در دارات مقدسه باقی حضرات  
 معصومین صلوات الله علیهم محبین را که هر یک از ایشان از کمال علویت در صفه روزگار خود فرست  
 و شاه بیت دیوان ایجادیل بیت الله واقع است انتخاب نموده صلی الله علیهم اجمعین و علی جمیع  
 الانبیا والمرسلین بعد صریح کلک فقیه عزلت گزین اصلح الدین بگوش اهل نبوش ملیر ساندان دیوان  
 رفیع بنیان فصاحت بیان ریخته خاتمه سحر برداز از قلم نکته طراز ریخته آفتاب براعت و رسید  
 حدیقه بلاغت مجموع کمالات و هبی و کتبسی مجموعه کلام هندسی و فارسی و عربی و ذوالریاستین  
 الفاظ و معانی موسیس قوانین سخن دانی یگانه کشور افضال نقاده دو دمان کمال اوزنگ نشین  
 مملکت فصاحت خسرو اقلیم بلاغت

|  |                                    |
|--|------------------------------------|
| مراست طبع روان لیک نام دوست رفیع                   | چگونه آب رود از شیب سوئے فراز      |
| اعنی و فیه سنج نکته سر مالک الکلام میرزا محمد رفیع | سودا سلمه الله تعالی است که از بام |
| ریخته کار ریخته گوئی کوس صاحبقرانی بنا مش          | صداداده و تسلیم فرمان کلامش برگردن |

## مطلع ثانی

عجب نادان ہیں جنکو ہے عجب تاج سلطانی  
 نہیں معلوم اُن نے خاکین کیا کیا ملا دیکھا  
 ہماری آہ دل تیرا نہ زادے تو یا نہ تمت  
 تری زلفوں سے اپنی رو سیاہی کہ نہیں سکتا  
 زمانہ میں نہیں کھلتا ہے کا رب سے حیران ہوں  
 جوں کے ہاتھ سے سزا قدم کا ہیڈ اتنا ہوں  
 دیکھا جگمگین رسم دوستی انعدہ ردزی نے  
 سینہ ختی میں اسے سودا نہیں طول اہل لازم  
 سمجھ لے مباحث فہم کتبک یہ بیان ہوگا  
 خدا کی واسطے بآقا تو اب ملنے سے خوابان کے  
 نظر کھنے سے حاصل اُنکے چشم و زلف کے اوپر  
 نکال اس کفر کو دل سے کہ اب وہ وقت آیا ہے  
 نہ ہے دین محمد پر دین اُنکے جو ہو دین  
 فلک سجدہ کرتے آدم خاکی کو گر اوسکی  
 اسیکو آدم و حوا کی خلقت سے کیسا پیدا  
 خیال خلق اوسکا گر شیخ کا فران ہوئے  
 زبان پر اُسکے گزرے حزن حجابا شفاعت کا  
 لکھا جبے قدم مسند پر آدن نے شریعت کا  
 اگر نقصان پر خ کے شر کا ملک ارادہ ہو  
 موافق گر نہ کرتا عدل اوسکا آئے آتش کو  
 یہ کیا انصاف ہے بارہ کہ طیر و خوش نک حکمین  
 پلے ہے آشیان میں باز کے بچہ کبوتر کا،  
 ہما آسا ہے پر دازخ اوج سعادت پر

فلک بال ہما کو بلین سوئے ہے کس رانی  
 کہ چشم نقش پا سے تا عدم نکلی نہ حیرانی  
 و گر نہ دیکھ آئینہ کو تھپت ہو گئے پانی  
 کہ ہے جمعیت خاطر بھگے ادن کی پریشانی  
 گرہ غنچے کی کھولے ہو صبا کیونکر آسانی  
 کہ اعضا دیدہ زنجیر کی کرتے ہیں مرگانی  
 مگر زانو سے اب باقی رہا ہے ربط پیشانی  
 منط خامس کے سر کٹا نیکی ایسی زبان دانی  
 دلوے میں پیشانی دلفظ زلف طو لانی  
 نہیں ہے اُنے ہرگز فائدہ غیر از پشیمانی  
 مگر تیار ہو دے صعب یا کھینچے پریشانی  
 برہمن کو صنم کرتا ہے تکلیف مسکاتی  
 رہے خاک قدم سے اُسکی چشم عرش نورانی  
 امانت دار نور احمدی ہوتی نہ پیشانی  
 مراد الفاظ سے معنی میں تا آیات قرآنی  
 رکھیں بخشش کے سزمت یہودی اور نصرانی  
 کرے فان ناز آ مرزش پہ ہر اک فاسق و زانی  
 کرے ہے موج بحر عدلت تب سے یہ طغیانی  
 گرہ کو آگ کے دودھین کرے غرق آسمانی  
 تو کوئی سنگ سے بندہ ہستی تھی شکل لعل ثانی  
 اسل من و عیش سے اپنی بسراقات لیلیانی  
 شبان نے گرگ کو کلمہ کی سودہ بنی ہو کبانی  
 کرے ہے مورچہ حکمر سینہ دود پر لیلیانی

ہر دازم الہی تا دیباچہ صبح پدید شمع خورشید بخا شام تواند پیوست پیوستہ صبح اور اراق این دیوان کہ گلدستہ معانی ست از ظلمت شام شامت حرف گیران محفوظ باد بحرمات البنی وآلہ الامجاد

جمع این ادراک باد از پیشانی مضمون ہست تا بر لوح امکان نقش ہستی آشکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قصیدہ در لغت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ٹوٹی شیخ سے زبا تسبیح سلیمانی  
نہ چون تنہ بی جوہر دیگر نہ نگ علیانی  
نہین کچھ جمع سے غنچہ کو حاصل جزیشانی  
نہ جھاڑے آستین لکھشان شاہوکی پیشانی  
سدا خورشید کی جگ پر سادی ہوزدیشانی  
ہوئی جب تیغ رنگ الودہ کم جاتی ہو پچانی  
ہوئی ہے فیض تنہائی سے عمر خضر طولانی  
بہت ہوتا ہے نالان نفل گلین مرغ بستانی  
کہ ہو جو تیغ با جوہر اسے عزت ہے عزانی  
کہ تا بد گو صدائے غیب سے کھینچے پشامانی  
موافق گر نہوے دوست ہے وہ دشمن جانی  
نفس جب تک ہے داغ دل سے فرست کیونکہ پانی  
کہ زیب ترک چشم بار سر رہے صفائی

ہو جب گفتار سے وہ متنائے مسلمانی  
ہنر پیدا کر اول ترک کیجو تب لباس اپنا  
فراہم زر کا کر ناباعت اندوہ دل ہوئے  
خوشامد کب کرین عالی طبیعت اہل دولت کی  
عروج دست ہمت کو نہین ہے قدر بیش و کم  
کہ ہے کلفت ایام ضائع قدم ردون کی  
اکیلا ہو کے رہ دنیا میں گر چاہے بہت جینا  
اذیت وصل میں دینی جدائی سے ہواش کو  
موقر جان ارباب ہنر کو بی لباسی میں  
برنگ کوہ رہ خاموش حرف نہ اسرار سکر  
یہ روشن ہے برنگ شمع ربطا بد آتش سے  
نہین غیر ادہوا کوئی ترقی بخش آتش کا  
کوہے ہر دہر نہیت ظالمون پر تیرہ روزی کو

طلوع مہر ہو پامال حسرت آسمان اوپر  
لکھو نکا پھر غزل کراں میں من مطہل ثانی

|  |  |
|--|--|
| <p>خورد و بزرگ دہرین نسبت حالم و شیشہ جان<br/> دلو میان خط و زلف تین جو رکھے یہ عدل ہے<br/> کستی ہے مجھ سے منفرت ہو و گئی خوش غزل<br/> اپنی یہ عرض اس ہے کہ تو بھلا یہ کیونکہ ہو<br/> دے ہے جواب مجھ کو وہ ایک غزل تو کیا ہو یہ<br/> مطلع لغت و منقبت کہ تو چکا ہے میری جان<br/> مثل زبان خامہ ہین گربنی دامام دو<br/> ہوئے ندے غروب ایک بہر نماز مہر کو<br/> جا کے انھوں نے رتبہ تک بانڈھے ہوں خیال و دم<br/> انکے طواف و وضع کو پہنچے کچھ نہ جبریل<br/> موسیٰ و خضر اور مسیح در پادھوں کے وقت طوف<br/> سجدہ کرین ہین ہر دم پلادھوں کے درو شیب<br/> ہوئے حکیم کس سبب معتقد قیام دہر<br/> وصف براق و دلدار کہ تو نیا کیا بیان کروں<br/> مرضی حق نہیں ہو یہ دو ہوں ہلاور ایک نام<br/> برش و غنوں کے تیغ کی مجھ سے بیان نہو کے<br/> اسکے خیال میں کوئی دیکھے جو اپنے آپ کو<br/> یاد میں اسکے گرد دیکھے جو اپنے باپ کو<br/> سودا ابا گے کیا کہوں مجھ سے کہ ہر کا ذکر<br/> چاہے تھی طبع یہ مری طول دے اس کلام کو<br/> ہے یہ امید اسے یہی یون علی سے نبی کہین</p> | <p>بادہ تو او نہیں ایک گے گو کہ ہوئے بنام دو<br/> ایک یہ مرغ ناتوان جسکے لیے ہین دام دو<br/> ہمراہ لغت و منقبت کر اسے انصرام دو<br/> امان ہین ہونگ الخ اسمین تو ہو دین کام دو<br/> ایسے کے قصیدے تو صبح سے لیکے شام دو<br/> بس مجھے آگے مانگ لے کر کے تو اب کلام دو<br/> معنی تو او نہیں ایک ہین گو کہ ہوئے بنام دو<br/> ایک کرے اشاریے قرص مہ تمام دو<br/> وقت ملاحت جو کچھ ایک کرین مقام دو<br/> رکھ کے زمین پہ ایک گام تانہ کرے سلام دو<br/> ایک بنے جو چو بدار کرتے ہین اہتمام دو<br/> مہر ہین اس سے یون ہوا داغی ہین یہ غلام دو<br/> دیتے نہ گز زمانہ کو مل کے یہ انتظام دو<br/> شرق سے بغرب تک جسکے تئیں ہین گام دو<br/> در نہ پھرن دو عرش پر ایسے ہین خوشخام دو<br/> خامہ کی اپنے بان ہوئی لکھنے سے جب کام دو<br/> احولن کی طرح انھ سے آئے نظر تمام دو<br/> مائی کے بچھے حلال ایک ہے اور حرام دو<br/> قطع کلام کر کے تم مدح کو اختمام دو<br/> کہین علی نبی سے یون اسکا صلہ تمام دو<br/> اور دن کو دو جو ایک جام و بچو اسکو جام دو</p> |
| <p>یہ بھی صلہ نہیں ہے کم عرصہ حشر میں اگر<br/> یاد کرین جو مجھ سے کو ایسے با احترام دو</p>   |  |

|   |  |
|---|--|
| <p>اکھلے ہے غنچہ گل باغ من خاطرے بلبل کے<br/>         جہان انصاف سے ہر گاہ اب مہر ہے اتنا<br/>         ہزار افسوس مل ہم نہ تھے اس وقت نیان<br/>         نہونے سے جدا سایہ کے اس قامت کے پیدا ہو<br/>         جسے یہ صورت دسیرت کرامت حق تکل ہو کہ<br/>         معاذ اللہ یہ کیا حرف بموقع ہوا سرزد<br/>         کہ مراب فہم ناقص لیگیا محکو نہ یہ سمجھا<br/>         جو صورت اسکی ہے لاریف ہے صورت ایزد<br/>         حدیث من رآنی دال ہے اس گفتگو اوپر<br/>         غرض شکل یہیں ہونی کہ پیدا کر کے ایسے کو</p> | <p>جواب اوراق جمعیت کو ہوتی ہے پریشانی<br/>         تو اس کے آگے ہوگی عدل کی کیا کچھ فردانی<br/>         ذکر نہ کرتے یہ آنکھیں جلال اس کے سے دلانی<br/>         قیامت ہو دیگا دلچسپ محبوب سبحانی<br/>         بجا ہے کیسے ایسے کو اگر اب یوسف ثانی<br/>         جو اسکو بھر کون تو ہوں میں مرد و مسلمانی<br/>         کہ وہ مہر الوہیت ہے یہ ہے ماہ کفانی<br/>         جو معنی ما دسمین ہن بیشک وہ ہن مخی ربانی<br/>         کہ دیکھا جسے اسکو ادن نے دیکھی شکل یزدانی<br/>         خدا گر یہ نہ مندرامتا نہیں کوئی مرثانی</p> |
|---|--|

بس آگے مت چلے سودا میں دیکھا فہم کو تیری  
 کراستغفار اس منہ سے اب ایسے کی شناسخانی

## قصیدہ در نعت و منقبت حضرت امیر المومنین

### ہدایت الغالب علی ابن ابی طالب

|  |  |
|--|--|
| <p>چہرہ مہروش ہے ایک سنبل مشکفام دو<br/>         ہن دو تنک شراب اور ساقی کی چشم بست یہ<br/>         میرے تیرے یہ رابطہ ہے حبیب میان بحر و موج<br/>         خون جو کیا ہے بیکہ تو نے مرادل و جگر<br/>         بختے وفادہر کی دیدہ دل کو ہے طمع<br/>         ابرے یار کا خیال دلین ہے ہے روز و شب<br/>         فکر معاد اب کرین یا کہ معاش کا تلاش<br/>         پھینکے ہے نینچن چرخ ناک کے سنگ تفرقہ</p> | <p>حسن تہان کے دو زمین ہر سحر ایک شام دو<br/>         کیونکہ نہ بچھے صحبت اب بادہ کش ایک جام دو<br/>         واقعی میں تو ایک ہن گو کہ ہوئے بنام دو<br/>         یوں نیکے تجھے حشر میں اپنے یہاں مقام دو<br/>         کہتے ہن اٹھ ہر ایک دن ملے خیال خام دو<br/>         ہووے جو تیغ آبدار کریں نہ کرے نیام دو<br/>         زندگی اپنی ایک دم کیجئے کیونکہ کام دو<br/>         بیٹھ کر اکیم کہین ہووین جو ہم کلام دو</p> |
|--|--|

کیا ہے ولین خیال اسکے وصف گلگون کا  
 تنہا میں اسکے دلے کیونکہ اب بند ہے مضمون  
 ہر ایک اپنے مولیٰ کے کیون نہ خاطر سے  
 رکھے ہے جنگی برش آکے کوئی حرج بہ حکم  
 کیا میں فرض کہ اتنا ہے سر عدد کا حقے  
 پروا سپہ تیر جو بیٹھے تیرا تو یوں چوٹے  
 دغا کے روز عدد کو جو تو اٹھا لیوے  
 تو نیزہ باز کو ترکی طرح سے ہر دم  
 زبس رواج تیرے عہد میں ہر بخشش کا  
 گداے درنے تیرے مہر کے تین زرخ  
 شہا میں کیا کہوں انگشت دستے اسکے  
 کجور نہ کھل سکے مرضی سواترے تقدیر  
 خصوص میں کہ معقد ہے یہ میری خاطر  
 پس اب تبا کہ اس دلچھڑے کی سواترے  
 وہ تیری ذات ہے شکل کشا کہ جو کھولے  
 امید فحکو بھی ہے تیرے حول قوسے  
 سپند گرمی آتش سے جو نہ گریزان ہو  
 گردن ہوں ختم دعا یہ پر سخن کہ ادب  
 مویا کی دلوں کی شگفتگی کے ساتھ  
 بلاے خاطر اعدا زمانہ ہر ایک آن

ہوئی ہے غنچہ میں اب باد تو بہار گرہ  
 ہوا کو دے نہ سکے کوئی زینہا رگرہ  
 نکھولے روز نبرد اوسکی ذوالفقار گرہ  
 کہ جیسے پیش دم تیغ آبدار گرہ  
 کہ جبکہ جوف میں گردن سے آئین چار گرہ  
 کہ جیسے ہوتی ہے منکی کے دار پار گرہ  
 شان یہ بھالے کے سینہ سے کرد چار گرہ  
 لگی وہ کرنے ہوا بیچ بار بار گرہ  
 بزرگ آبلہ دل ہے یہ ناگوار گرہ  
 دیا ہے کھول کے دامن سے اپنے بار گرہ  
 جھون گھس گئی گنتے ہوئے شمار گرہ  
 کیلے کام سے کھولے اگر ہزار گرہ  
 کہ ہر گرہ میں ہزاروں ہیں جون انا گرہ  
 کھلاوے کس کئے جا کر وہ خاکسار گرہ  
 جہان کے کام سے کیا لیل و کیا نہار گرہ  
 نکمرے میری خاطر میں اب قرار گرہ  
 میرے بھی دل سے کرے ہر طرح قرار گرہ  
 زبان کو بے ہے خموشی سے شعلہ دار گرہ  
 ہمیشہ گل کی طرح دیوے روزگار گرہ  
 طلب کیا کرے غنچوں سے مستدار گرہ

قصیدہ در مقبت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

علی ابن ابی طالب

بین کتان لبیل پر داندہ پیہم چارون ایک

یارو متاب دگل و شمع بہم چارون ایک

# قصیدہ در منقبت شیریشہ شجاعت میر میدان سخاوت حیدر کرار صاحب ذوالفقار

لسان دانہ روئیدہ ایک بار گرہ،  
معتقد اتنی ہے خاطر میری کہ جانے نفس  
عجب نہیں عوض اشک حتم سے میرے  
نہ لٹ دھوئیں کی ہویا رب زلف محبوبان  
کھلے نہ تجھ پہ تناسے دلی میری بات  
فلک کو پہونچے سرگرد باد مجھ دل کا  
طرح ہلال کے ہوتا ہے ناخن تدبیر  
گیا ہے جھٹکے یون دلیں عقدہ غم تیرا  
جہان میں جو ہو گرہ اسکو پائدار ہی ہے  
کھلے نہ اب جس دلیکے نالہ کرنے کو  
برنگ شیشہ سے وقت اشک یزی کے  
سوائے ناخن دست فنا میرے دل سے  
حلاج قتل ہو دلاشد کا اب میری کہنلان  
کرد مرتبہ فصل بہار میں کھولی  
ہزار حیف کہ یہ میرے دلیکے رشتہ کی  
قلم ہے تو جو زما نہیں سمجھے یہ سودا  
بمیز ناخن شیر خدا جہان میں کوئی  
غضب کے پنجہ سے جکے بزرگ دانہ شک  
ثبات چرخ یہ اس کے نہیب کے آگے  
جو ضرب گرز کی پشت فلک پہ سکے آئے  
جو اس کے عدل میں خس منہ پہ ہو چلی آجائے

کھلے جو کام سے میری بڑے ہزار گرہ  
کردن گامین بدم دایسین شمسار گرہ  
جوئے بزرگ سحاب نگر بار گرہ  
لکھے ہے کیون مری خاطر کو روزگار گرہ  
رہی زمانہ میں اک یہ بھی ایک بار گرہ  
جو ساتھ آہ کے پیچش کے ہو غبار گرہ  
کشادہ کار ہمارے میں بدردار گرہ  
کہ بند یار میں دیجائے جیسے یار گرہ  
نہیں جو بنگلی دل کی پائدار گرہ  
ہمارے اشک کے ہو قافلہ میں یار گرہ  
کھلے سے بڑتی ہے دل تک ہزار گرہ  
کھلی نہ بحر جہان میں حباب دار گرہ  
پہونچتی ہے بدم تیغ استوار گرہ  
صبائے غیخوں کی جاسے لالہ زار گرہ  
کھلی نہ اے نفس سہرے ایک بار گرہ  
کہ کار بستہ سے یاروں کی کھولیں بار گرہ  
کیسے کام کی کھولیں نہ زینہا گرہ  
نہ آسمان کی ہو جائے مارتار گرہ  
کہ جون دھوئیں کی نہیں رکھتی اعتبار گرہ  
تو کہ کشان دہن ہو جائے شکل مار گرہ  
تو ہو سمٹ کے وہین بحر بے کنار گرہ

ق



|  |   |
|--|---|
| <p>انوری سعدی و خاقانی و مداح ترا<br/>ایک لڑکا ہے اب قلم سخن میں انکا<br/>سخن و لفظ زبان اور فصاحت انکی<br/>عیب میں اچھے جو دیکھ کوئی انکے اشعار<br/>جو ہری ہوئے جو بازار سخن کا سوکے<br/>ہو جو گراں کی ہو منظور کسی شاعر کو<br/>کہ وہ عاٹہ پہ سودا تو سخن خستہ کہ میں<br/>یا الہی طرب جش و نشاط و مسدوح</p> | <p>رتبہ شعر و سخن میں بہن بہن چارون ایک<br/>سکھتے بہن زیر فلک طبل و عکس چارون ایک<br/>سکے سبحان کہے یہ لادئم چارون ایک<br/>آنکھیں اس شخص کی اور گوش ہم چارون ایک<br/>قدر و قیمت میں بہن بہن یہ تم چارون ایک<br/>کہ جدا ایک کو اسے کہے ہم چارون ایک<br/>آخر وقت زبان دست بہن چارون ایک<br/>رہن آفاق میں تا حشر کے دم چارون ایک</p> |
|--|---|

## در منقبت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ

|  |   |
|--|---|
| <p>زخمی ہیں ترا اور گلستان ہے برابر<br/>کہتے ہیں جسے سرو گلشن کی ہے وہ آہ<br/>فریاد کنان لبس و دیوار چین میں<br/>ہے سیئہ تفسید ہر اک تختہ گلزار<br/>سوز دل عاشق تماشا جو ہو تجھ کو ن<br/>و یا میری آنکھوں سے یہ بہتا ہے لہو کا<br/>آہستہ نہ بچھے تجھ سے کبھو میرے کہ تجھ پاس<br/>کیساں ہے وجود و عدم انسان کا ترے پاس<br/>خونہ ریزی میں تر کو لے تے چشم میں ہمسر<br/>آنکھوں سے مرد تری اور دلے تر کو تم<br/>پرے میں جو ہے تیرا جل یا رسوا دسکے<br/>حیران ہوں ترے سامنے کس طرح میں بھڑا<br/>کیا درو بیان تجھ سے کردن میں کہ ترے پاس</p> | <p>ہر رخ میں گل گنج شہیدان ہے برابر<br/>نرگس لب جو دیدہ گریان ہے برابر<br/>جو رخنہ ہے سو چاک گریان ہے برابر<br/>جو غنچہ ہے سودہ دل سوزان ہے برابر<br/>یہ سینہ پُر از درخ جہاغان ہے برابر<br/>مژگان سے مرے پنچہ مر جان ہمسرا<br/>لخت دل و گلبرگ بد امان ہے برابر<br/>یاں سر بہ تن عاشق و بہتان ہے برابر<br/>خنجر سے آنکھوں کی صفت مژگان ہے برابر<br/>مقتت ہے یہ اپنی کہ گریزان ہے برابر<br/>تیسرے نگہ دیدن نہان ہے برابر<br/>جانے میں ترے آگے دل جان ہے برابر<br/>میرا سخن اور کذب رقیبان ہے برابر</p> |
|--|---|

ہے مجھ پر ہوا نیشہ و جام کج ہوئی،  
 بار اگر کلبہ احزان میں نہودے تو ہمیں  
 آہ کس کس سے بچے دل کہ ہوئے ہیں تیرے  
 باد تند و شرر و برق و خس و خوارے یار  
 نازاں کو ہے جسے بھڑے رضا و تسلیم  
 جکے تو پاس نہوئے تو اسے عالم میں  
 سبز و وابر و ہوا گل نہ سدا ہوں یک جا  
 اہل کے نزدیک جو ہیں خاک نشین و بار  
 زاہد و پیر معان برہمن و شیخ لے یار  
 گردے پلین اگر شمس نے تیرے آنکھوں کے  
 خرد و ہوش دل و دین کرین ہیں پیدا  
 کاغذ و خامہ و تحریر و مرکب سودا  
 شاہ مردان تیری خلعت جو نہوتی منظور  
 دشمن و دوست بد و نیک زمانیکے بیچ،  
 ماہ و نوبت فلک و قوس قزح تیر شہاب  
 خلق سمجھے ہے کہ میں نزدیک بخشش کے  
 یہ غلط فہمی ہے میں ورنہ تیری ہمت ہیں  
 طبع انسان میں تیرے عدل سے لکھتے ہیں اثر  
 ستم و ظلم و تعدی و جفا عالم سے  
 آفت و قہر و بلا و غضب آفاق کے بیچ  
 درپے عدل ہے اتنی جو لگے وہ دد پر  
 حکم رکھتے ہیں مبدیان سخن تیرے پاس  
 خیر پیل و بزور دباہ تیرے آگے سے  
 رنگ عشاق و ہوا برق زمانے کے بیچ  
 وہم و اندیشہ خیال اور وہ معشوق نزار

گر تیرے وناکہ دل و دیدہ نم چارون ایک  
 خلوت و شمع دل و داغ الم چارون ایک  
 عمر و ناز و اداعشوہ صنم چارون ایک  
 خو تیری خلق ہوئی ہو کے ہم چاہن ایک  
 لطف و اشتاق ترا جو در رسم چارون ایک  
 مجلس شادی و تنہائی و غم چارون ایک  
 ساقیا جام کہ میں یہ کوئی دم چارون ایک  
 مسند و روئے زمین تخت و کلم چاہن ایک  
 دلمین رکھتے ہیں تیرے ہاتھ سر و غم چارون ایک  
 مسجد و میکدہ و دیر و حرم چارون ایک  
 دیکھ کر یار تجھے صورت رم چارون ایک  
 ہو کے کہتے ہیں بیکل ہل کرم چارون ایک  
 ہوتے عنصر نہ کعبہ بل کے ہم چارون ایک  
 حکم رکھتے ہیں تیرے پیش کرم چارون ایک  
 بار احسان سے تیرے رکھتے ہیں غم چارون ایک  
 اشرفی رو پیہ اور دام و درم چارون ایک  
 درکنون و خذت قطرہ ویم چارون ایک  
 خنظل و آب بقا شربت و غم چارون ایک  
 ہو کے پسین گئے سوسے عدم چارون ایک  
 ہو کے لہین تھے تیغ کا دم چارون ایک  
 تاپے اونکو تو نے بیش و نہم چارون ایک  
 نیزہ و تیر قضا سیف و قلم چارون ایک  
 بھاگ جائیں میں دم کر کے علم چارون ایک  
 تیرے توسن کے ہوئے مل کے قدم چاہن ایک  
 لکھتے ہیں قطع مسافت میں یہ دم چارون ایک

|  |   |
|--|---|
| <p>دان مرتبہ رکھتا ہے جس خضر کے دل کا<br/>جو صاحب تحقیق ہیں اون سے نہیں مغنی<br/>یا زہر کی اور زہر کی شاہا بہ نباتات<br/>تیرا بھی اسی طرح خلق میں خدا کے<br/>لنگر جو تیرے علم کا جاری ہو زمین پر<br/>بیشہ میں عدالت کے تیرے گرگ تے تاثیر<br/>ہر خاک میں ذرہ کے مباحہد میں تیرے<br/>شاہا تو وہ عادل ہے کہ شمشیر سے تیرے<br/>جون مہر ترے بخش فلک سیر کے آگے<br/>تو راز آگہی ہے کروں کیا تری نقس پر<br/>شایان ہے تیرے وصف کے قرآن کی نصیحت<br/>جس جاچن وصف نے گل تیرے کیا ہے<br/>سودا بدعا ختم کرے ہے اسے شاہا<br/>یارب یہ سدا گوش زد اپنے ہو کہ باہم<br/>کہتے پھرین دشمن کہ تپ غم سے ہمارا</p> | <p>داؤد کے رتبہ سے حدی خوان ہے برابر<br/>چشم اوسکے میں تو ظاہر و نہان ہے برابر<br/>جون پرورش موسم باران ہے برابر<br/>ہم دشمن و ہم دوست پر احسان ہے برابر<br/>بانی یہ زمین کستی بہ طوفان ہے برابر<br/>گلہ کی نگہبانی کو چوپان ہے برابر<br/>گلشن میں ترشح کے نگہبان ہے برابر<br/>و دھسمہ عدد ہو تو لمبیدان ہے برابر<br/>ہندو عربستان و صفایان ہے برابر<br/>گو منہ میں زبان ابر در افشان ہے برابر<br/>یان اسکے سوا طبعی و سبحان ہے برابر<br/>سوسن کی زبان سے یہ زبان دان ہو برابر<br/>تجھ مع میں یہ نظم ہریان ہے برابر<br/>دل دوستو کا خرم و شادان ہے برابر<br/>آتشکدہ و سینہ سوزان ہے برابر</p> |
|--|---|

درمقبت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن

ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ

|  |  |
|--|--|
| <p>اوٹھ گیا بہمن دوسے کا چنستان سے گل<br/>سجدہ شکر میں ہے شاخ نردار ہر ایک<br/>قوت نامیہ لیتی ہے نباتات کا عرض<br/>واسطے خلعت نوروز کے ہر باغ کے بیج<br/>بخشنی جو گل نورستہ کی رنگ آمیزی<br/>عکس گلین یہ زمین پہچے کہ جسکے آگے</p> | <p>تسخ اُردی نے کیا ملک خزان مستاصل<br/>دیکھو باغِ جہان میں کرم عسجد و جل<br/>ڈال سے بات ملک پھول سے نیکر پھل<br/>آہو قطع لگی کرنے روش مجنل<br/>پوشش چھپٹ تلکار بہر دشت و جبل<br/>کار نقاشی مانی ہے دوم وہ اول</p> |
|--|--|

سنتا ہی نہیں بات میری تو جو سنے بھی  
 تو نے وہ کہا کیا کہ جسے میں نے نہ ماتا  
 ولداری سمجھے کرنی کسوں کی نہیں آتی  
 ظالم میں نواحی میں تے گھر کے جو دیکھا  
 یونہیں ہے جو خاطر میں تے میں بھی ہوں حاضر  
 اگر آدمش مجھے کا اے یار شب دروز  
 لے شام سے اور صبح تک صبح سے اشام  
 رہتی ہے تب غم یہ سدا مجھ کوں کہ میری  
 اھنا مے جھڑھ جلتے ہیں کون کیا  
 عزت کی کون اپنی سو کا ہے کو کیسی  
 کیا درد کے سنے حیرے کوئی اپنا  
 فریاد کروں کس سے کہ ردھاری کی تیرے  
 بالمش کروں اب دان کہ جہان حق بظرفین  
 وہ ختم رسالت نہیں جسکا کوئی ہمتا  
 ہے علم الہی سے وہ اتنی لقب آگہ  
 دو ذون اکا نہیں امر کم از امر الہی  
 یک قطرہ جو ہر سے رحمت کے انھون کے  
 ہے وزن مساوی انھونین حلم خدا کا  
 اس حرفت میں جو شبہ رکھے ہو کہ مسلمان  
 سودا بدوئی بول مت آگے کہ بنی سے  
 جسطح تجلی کو خدا کے نہیں انکار  
 اے خامہ جل اب جلد دینے سے بخت کو  
 شاہ درگاہ کا تیرے جو ہے قندیل  
 جو خاک ہو اور کے تیرے خاک کا اسکے  
 ناقہ تیرے مشتاق زیارت کا برقتار

وہ بات پھر اور ظاہر پران ہے برابر  
 یاں حکم قضا اور ترا فرمان ہے برابر  
 تو سب کے دل جان کا خولان ہے برابر  
 ہر سمت صفت گور غریبان ہے برابر  
 یہ زندگی اور روح کا سوبان ہے برابر  
 دل منہ گرفتار کے نالان ہے برابر  
 اشک آنکھوں نے میرے در غلطان ہے برابر  
 آہ سحر و شمع مشبتان ہے برابر  
 وہ سوزش و آتش بہ نیستان ہے برابر  
 عزت تے دکی سگت دربان ہے برابر  
 یاں زخم دہان و لب خندان ہے برابر  
 کہنے کے لیے گبر و مسلمان ہے برابر  
 مور و ملخ و دیو و سلیمان ہے برابر  
 اور ہے بھی جو کوئی شہ مردان ہے برابر  
 دان عقل کل و طفل دبستان ہے برابر  
 دونوں کی حدیث آئیہ قرآن ہے برابر  
 وہ نامہ سفر کے لیے طوفان ہے برابر  
 خالق کے وہ دو پلہ میزان ہے برابر  
 اس شخص کا الحاد سے ایمان ہے برابر  
 اس مرتبہ وہ اشرف الانسان ہے برابر  
 حیدر بھی محمد سے بدنیان ہے برابر  
 منظور سعادت ہے تو یاں دان ہے برابر  
 کب جلوئے اس کے مہ تابان ہے برابر  
 جو ذرہ ہے سو عمر درختان ہے برابر  
 صرصر سے سحر کی بہ بیابان ہے برابر

تا کجا شرح کردن من کہ بقول عسری  
نسبت اس فصل کو پر کیا ہے سخن سے میرے  
اور میرا سخن آفاق میں تا یوم قیام  
تا ابد طرز سخن کی ہے یہی سیری رنگینی  
نام لکھی نہیں مجھ لفظ میں جو شیرینی  
ہیں بردمند سخنور مرے ہر مصرع سے  
ہو جہان کے شعر اکا مرے آگے سرسبز  
ہے مجھے فیض سخن اسکے ہی تداوی کا  
مہر ہے جسکے منور ہے دل جون خورشید  
بنفص جسکا کرے جون مور سلیمان کو ضعیف  
جائے وصلت بہ تہی جسکو ندے غیر از عرش  
شیر نروان شہ مردان علی عالی قدر  
خاک نقیلین کی جسکی مدد طالع سے  
وہ نظر آئے اسے دہر کی بینائی سے  
موج غایب کھلے اوسکے نہ مباح کلل  
دید تیرا بدوئی حق سے نگاہ کا ہے غفل  
تیری قدرت بھان قدرت حق کے خاطر  
مرضی حق تری مرضی سے ہو جون جو ہر فرد  
علم تیرا نہیں کچھ علم خدا ہے باہر  
را کے تیری کے موافق جو نہ لکھے نسخہ  
سر کے پیکان نہ قبضے سے گمان کے سرور  
طک تری مرضی سے باہر جو کرے کام جان  
منی علت غائی جو نہ ہو تو اودن کا  
سایہ میں دست ارم کے ترے ہر صبح و سہا  
دین و دنیا کی ہے اثبات سے کہیں وہ علی

اگر از فیض ہوا سبب نہ شود در منزل  
ہے فضا اسکے تو دو چار ہی دن میں فصل  
رہے گا سبب ہر جمع و ہر یک و ہر کل  
جلوہ رنگت حسن جاوید گاہا آن میں مہل  
ایک طرف نار گلستان میں ہے کیو خطل  
مصرع سرود سے پایا ہے کیسے ہی مہل  
نہ قصیدہ نہ مخمس نہ رباعی نہ غزل  
ذات پر جسکے مہر میں گونے عتدول  
روسیہ کیسے سے جسکے ہے مانند زحل  
مور کو جسکے ہے جسکے یونیکا سا بل  
فرش گلزار زمین حق نے سمجھ ستعل  
وصی ختم رسل اور امام اول  
ہوئے اس شخص کو شخص اعمالے اول  
رہ گیا اور رہیگا جاوید تک اوجہ بل  
رو برد مطلع ثانی سے یہ ہو عقدہ حل  
ایک شے دولظر آتی ہے چشم احوال  
خلق کے دہم غلط کا دین ٹھہرے ہوشل  
اس یقین میں نہ گمان کر کے زہار غفل  
ہے عمل بھی دہی تیرا جو خدا کا ہے عمل  
کرے تاثیر نہ عیسے کا مداد ابہ کسل  
ہو اشارہ جو ترا تیر قضا کو کہ خسل  
ہاتھ سے کام زمانے کے دو ہن جانے بخل  
خانہ ہر دو جہان بھر ہوں دو بیت مہل  
دولت ہر دو جہان سے ہو غنی عبد اقل  
ہو دے جو شے تو ہے شایم جو نئے نسل

تار بارش میں پروتے ہیں گہرائے نرگ  
 بار سے آب روان عکس جو مگل کے  
 شاخ میں گل کی نزاکت یہ ہم پہنچی ہے  
 جوش روئیدگی خاک سے کچھ دور نہیں  
 دم عیسیٰ سے فزون فیض ہوا ہے یاں تک  
 فکر رہتی ہے مجھے یہ کہ زبان سے اپنے  
 حدایم کی پیش از مدنا میہ سے  
 سبز ہوتا ہے نصیحی کے سبب سے ہر بار  
 دست گل خوردہ و شاخ گل دگلزار ہم  
 غنچہ پر کچھ نہیں موقوف عجب فضل ہو یہ  
 آوے ہے ان کے نظر لاکھ طرح کا وہ چول  
 یا سمن رنگ جو رکھتی ہے خزان سے مانا  
 چشم نرگس کی بصارت کی زبس ہے پہلے  
 اس قدر محو تماشا ہے کہ نرگس کی طرح  
 آہو گرد چمن لموے خورشید سے ہے  
 سایہ برگ ہے اس لطف سے ہر گل پر  
 سنگ نے رتبہ آئینہ کیا ہے پیدا  
 برگ برگ چمن ایسی ہی صفا رکھتا ہے  
 لڑکھڑاتی ہوئی پھرتی ہے خیابان میں نیم  
 اتنی ہے کثرت لغزش بزین ہر بارغ  
 فیض تاثیر ہوا یہ ہے کہ اب خفل سے  
 دانہ جس شور زمین سے نہ پھلا دھقان سے  
 کشت کرتے ہیں ہر ایک تخم سے ان فیض ہوا  
 سبز نام اندون آتا ہے نظر ہر گلو  
 جو ہری کو چمنستان جہاں میں اس فضل

ہار پہنائے کو اشجار کے ہر سوبادل  
 لوٹے ہے سبز پہ از بسکہ ہوا ہے بیکل  
 شمع سان گرمی نظارہ سے جاتی ہو بیکل  
 شاخ میں گاؤ زمین کے ہے جو پوٹے کوئل  
 دین میں مہم جادات سے شاید ہو خلل  
 کہیں دعوائے خدائی نکرین لات نہیل  
 بجیہ مرغ چمن تخم سے آتا ہے بیکل  
 جو زبان سے سخن اب طوطی کے آتا ہے بیکل  
 بھان نشود نما کر نہیں ہیں ضرب مثل  
 گل ہم پہنچے ہے عقدہ ہو کسی طرح کامل  
 اون گون چھٹ جو نگہ کے ہیں سدا متصل  
 جاہتی ہے بہماجت کو سبزے سے بدل  
 غنچہ لالہ نے سرمہ سے بھری ہے مکمل  
 چشم سیار گلستان میں جھپکتی نہیں بل  
 خطا گزار کے صفحہ پہ طلائی جدول  
 ساغر لعل میں جو نکھے زمرد کو حل  
 تنج کسار ہوئی بسکہ ہوا سے صیقل  
 گل کو دیکھو تو نگہ جارہے سنبھل پھیل  
 بانوں رکھتی ہے مباحن میں گلشن بھیل  
 جو مژ شاخ سے اوتر اسوگر اسر کے بل  
 شہد ٹپکے جو لگے نشتر زبور عسل  
 سبز دان دانہ شبنم سے ہوا ہے جنگل  
 کرتے کرتے بزین برگ بر آتا ہے نکل  
 خواہ ہو شیخ پسر خواہ ہو فرزند مغل  
 آگیا لعل و زمرد کے پر کھنے میں خلل

شعلہ شمع کی گرمی سے یقین ہے دل پر  
 محدث کیش تری ذات ہے ایسی شاہا  
 کوہ نارنجہ آتش سے غضب کے جل کر  
 مرغ ذریں فلک عہد میں تیرے شاید  
 ناتارائے جو یہ بال دہراتے ہیں نظر  
 امر سے نہی کے تیرے بھان یا شہ دین  
 کہ حیا سے بچن غنچہ سرا پنا کیا دخل  
 جب سے گل بوئے بلبل نے قمار کی سنا  
 جوش میں آوے یہ کیا معنی خیم لالے شراب  
 رقص بیدخل کچھاب ردی میں پر ہی نہیں  
 کیونکہ آواز معنی ہو گئے سے باہر  
 امر حق سے جو لاکھ نے یہ جا سونہین  
 معرض و لون نے کیا یون بجناب اقدس  
 آخرش تنگ ہو ہی پایا محمل اوس کا  
 وشت از زن بن جو سلطان کہلے جھٹے نجات  
 اگر اسے کر کے بیان سمجھوں شاکلی میں نے  
 جھم سا جو کوئی درد کا اسدا شد کی ہے  
 محرم کنہ جو تیرا ہو کرے تیری مع  
 وصف تیر کی ہے شایان زبان تیری ہی  
 مع اپنی نہ سمجھ یہ جو کیا میں اس سے  
 عرض احوال ہے اپنا ہی مجھے اس عرض  
 سو تو وہ کیا ہے رہا ہو دے جو تھے مخنی  
 سب کا احوال تیرے پیش ضمیر و شن  
 پر کروں کیا میں کہ ہو آٹھ بہر دل میرا  
 نہ تو روزانہ مجھے اس سے خورش کا آرام

شبکے تاصبح قیامت نہ سکے موم بگل  
 آئین سے آگ کے ٹک خیمین جو اجاؤ بل  
 چشم لولی فلک کے لیے ہوئے کا جل  
 بوجھ کر دانہ گیا ہے کسی خستہ کو رنگل  
 باز قدرت نے ترے خیمے ڈالا جو سل  
 کام ہو چاہے منا ہی کا بھی یا شک بزل  
 نسبت شکل صراحی سے اٹھاوے یکدل  
 عشق گل تب سے دھویا کرنی تیرے دل  
 چشمہ سے میں یہ ڈرون ہوں نہ سکے ابل  
 تبھی لولی فلک کے بھی نہ بلبے منڈل  
 شرم سے ساز کے پردوین سدا ہوا جل  
 علم کا بار ترے کوہ و فلک کو یہ ازل  
 بوجھ اسین ہے بہت ہم میں گرفتار کسل  
 جب یہ دیکھا کہ کسی سے نہیں سکتا سہل  
 کچھ تے وصف سے نسبت نہیں کھتا یہ عمل  
 خلق سمجھے گی داغ اسکا ہوا ہے مختل  
 کلمہ شیر کو رو بہ کے سمجھے پشکل  
 سو تو جزو علم خدا علم ہے سب کا محل  
 سمجھے تو آپ کون یا کجگو حند او ندا جل  
 رتبہ تجھ مع کا اعلیٰ ہے سخن ہوا سفل  
 تا آخر جو یہ موزون میں کیا از اول  
 سادہ لوحی پہ مرے کیمے یہ نظم عمل  
 ایک دو لون میں کیا ماضی کیا مستقبل  
 گردش حریف سے جو شیشہ ساعت بگل  
 نہ میری چشم میں خواب اس سے شاید بگل

اسکی درگاہ وگدا کیے جسے اہل دول  
حد تعداد ہے جتنی نہوئی ہو فیصل  
دل جنون کی جو میدان میں کرے ہے عقل  
نرہن دین محمد کے سوا اور مل  
استقامت کا زانیکے قدم جائے نکل  
بڑے دریا میں جو وہ تفرقہ انداز اور گل  
دیکھ کر اسکو علم ہاتھ میں تیرے کبیل  
نہجہ پہننے میں اُسکے دین آجائے ظل  
خواہ بر روئے قمر و خواہ وہ بر پشت جبل  
نہ جھڑے نہ مرے نہ بڑے سہمن بل  
ہے وہ محبوب جسے کیے نہایت اجل  
دارہ بیج تصور کے نہیں بڑتی کل  
زلف معشوق کا دیکھے سے نکلیاے بل  
ہے جھلا دے کی طرح چال میں اسے چل بل  
بڑ سکے بھیجے نہ اُسکے کوئی جزا سکے نفل  
اعتقالات حکیمانہ میں آجائے ظل  
ماے جن رنے زمین پشت فلک کو کھنڈل  
کرے دوری کو تمام اپنے بیک آن حل  
نسبت اسکی فرسایا کہ جسے کیے اجل  
بازگشت اسکا تمام اُسکے بگام اول  
بچھے معنی کی شہادت میں جو ذرا دل  
واسطے در دسرا ہو کے کھسے ہو مسند  
گرگ کے پوست کو منڈھلے بجائیں جل  
کوہ کو ہر دو کف دست میں ملکر خد دل  
کسی محفل میں تبریک بان پر یک بل

جو گدا ہے بجان تیرے گداے در کا،  
ایسی خشش نہوئی تھکے کہ جسکی ہمار  
وصف تھتھ دو سر کا میں کروں کیا نہ بن  
اُسکے قبضہ پہ جو ہو دست مبارک تیرا  
کھینچ اُسے گر تو عدد پر کرے ہیندین نیب  
عرض میں سے دو طرف تھکے لگے ہینے طول  
صح کب رہ سکیں اعدا کے حواس خمسہ  
توام اجزا جو موالید کے ہین یکہ یگر  
نرم اور سخت سادی ہے کسو ہر آف  
اسکو آسب نہیں صورت شمشیر قضا  
زیر ان ہے جو ترے رخس فلک سیر شاہ  
شکل کیا اسکی بناؤں کہ جسے شوخی سے  
اُسکی سر جو بی کا میں جن کوں کیا جسکے  
برغہ و گام سے باہر ہے کچھ اسکی رفتار  
یلہ ہاتھ سے شاطر کے اگر ہو جاوے  
جست و خیر اسکی بیان کیجیے کر پیش حکیم  
قاش سے زین کے ذرہ جوا چک چلے عنان  
منج سے نفل کے اُسکے میں اگر دون تشبیہ  
اسکی جلدی کا تو کیا ذکر ہے سہمان اللہ  
توسن دہم کو دوڑاے جو ساتھ اسکے تو ہو  
خاٹہ زین کب اسکا ہے کم از بیت اللہ  
ہیبت عدل یہ تیری ہو کہ ہر شہت میں شہر  
سامنے بڑکے یہ کیا دخل کر مکھے آواز  
مور و سنگ ہو شیشہ تو غصہ کب کر دے  
ذکر واذکار ترے حفظ کا گر آجاوے





لکھ گیا ہوں تمہے نام سے نشی ازل  
 بخش لے قوت بازو سے بنی مرسل  
 نظم مجھ میں کی بہت رکلام ازل  
 چوٹے تانا سید سے شاخ شجر میں کوئیل  
 پائے تانیر عظم شرف انجیل  
 دانہ کو جب تین کھینچا کرے خرمین کوئل  
 تا بڑے سنبل سجیدہ محبوبین بل  
 پھولتا لالہ خور در ہے جب تک چیل  
 کر کے تادقت ترشح کے ہوا میں باہل  
 چشم ز گس کے تین تا کرین نسبت کبیل  
 تا کر کے باد سحر عقد کے کوغنیہ کے حل  
 جب تک طوق ہے گردن قبری کا حل  
 تا بچھاوے بردش سبرہ فرش محل  
 گل کے جب تک ہے غنچہ کے صراحی بیل  
 ساتھ مطرب کے بجے تادف نے جنک اہل  
 راہ چلتے ہیں قدم مست کا تا جائے میل  
 گل خورشید سے باغش کھلے اندہ طل  
 لطف ہوتا رہے عالم میں چھبیل  
 جب ملک اس سے آئے مری امید وائل  
 ہو محبت نہ تری جگہ نیاوے وہ بیل

جو ہر جود و کرم تھا جو بروز تقسیم  
 طاقت طول سخن آگے بھی ٹک سودا کو  
 چاہتا ہے کرے آخر وہ دعائیہ پر  
 برگ پیدا کرے تاباغ میں ہر ایک نہال  
 تاملے خلعت نور و زہرستان جہان  
 خوشہ و سیدگی خاک سے تا پہونچے ہم  
 تا کرے سبزہ بر خسا رنگل اندام خود  
 تار ہے داغ دل سوختہ عاشق کون  
 بحر میں قطرہ نisan سے ہو جب تک گوہر  
 لب مشوق کو تا مشہرہ دین شاعر بہ شفا  
 بوی گل ست کرے باغین تا بلبل کو  
 موج ہو آب کے تا سرو کے پائیں زنجیر  
 تا لب جو پہ کرے خیمہ کو استادہ جاب  
 شاخ کے ہاتھ میں تا ہو بہ چمن شاخ گل  
 تا بہ میخانہ پین بادہ گلگون مے خوار  
 پھے تاباغ میں ہر ایک روش پر غوش  
 مہ کے پر تو سے ہوتا جاکر بیان کتان  
 قدر ہو عود کی تا مجھ و آتش سے فزون  
 تا مکے رہے یہ نظم باب الحبث  
 نخل مید سے اپنے ہون بردمند محب

## در مناقب حضرت امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام

مخدہ پلاوے آسی تا عین بی مردمان  
 بیج انگلی چال کا دیکھو تو ہے شکل دہان

سنگ کو لٹنے لیے کرتا ہے پانی آسمان  
 مستعد اتنا ہے یا فنی گزند خلق پر

کی جاتی نہیں وہ مجھے جو اس ظالم نے  
 لاٹھیا مجھے گھر بار چھڑا شکرمیں  
 اس شکر کے جب دور مرا کچھ بچلا  
 داد کو کسکے فلک پہونچے کلا زور و نازل  
 سامنے اس کے لٹھے دست ظلم اسکا  
 خود یہ ظالم ہے ظلم پہ کرے اس کے نظر  
 راست کیشون سے کبھی اتنی جو اس کو بخور  
 سات یہ فتنہ ہن کہتے ہن جسے ہفت فلک  
 میں جو دیکھا نہ کلا زخل حیات انسان  
 ہے کہیں مہر کہیں کین جو اسے عالم سے  
 اس شکر کے تنوں سے بہ عالم ہرگز  
 سینہ کوٹے ہے نکلتی ہے وہ دروازے پر  
 حلقہ مارے یہ وہ افی ہے محیط عالم  
 فی الحقیقت ہیں یہ سب کچھ بلآخر نہ سمجھ  
 دوسرا ہے کوجہیبت سے تری یا حیدر  
 کر کے دریافت اس احوال کو اب باتوں  
 یہ کچھ مجھ پہ گوارا کہ گزندا کے سے  
 جلد ہو بچا بز میں نجف اس عاصی کین  
 یان معاش اپنی نہ سمجھوں ہون میں انی معاد  
 مجھے جزا سنی کیا عرض کیا جاتا ہے  
 جھکو کچھ عذر نہیں اس میں تیرا ہون میں غلام  
 مدعا اتنی عرض کا مرے ہے یہ عرض  
 میری قسمت کے موافق تو معین کرے  
 ہاتھ پھیلائیے جازیر فلک کسکے حضور  
 لیکن اس امر میں ہے حق بطرف خلقت کے

جس طرح مری ادقات میں ڈالیں غل  
 ہال بے چوب تلے اپنے بغیر از بزل  
 تب میں ناچار کھی شکوہ میں اس کے بغل  
 صبح جو نکلے ہے خورشید تو لیکر شغل  
 جو ہر عقل میں جس شخص کے آجائے غل  
 آساکب کرے نہ یاد پہ دانہ کو ہل  
 کہ دیا سر و کوان نے نہ کچھ بھول نہ چل  
 ایک سے ایک بڑا ایک کے اک زریں  
 برے آدمے عمل ادسکا کچھو امید نائل  
 علم اس کا ہے عجب عقدہ مالائیل  
 شادی و غم میں نہ کیا میں تفاوت کپل  
 اگر کسی گھر میں کوئی جا کے بجاتا ہے بزل  
 نہ ہر کا جسکے نہیں ہے کوئی باز ہر بل  
 اس کے اذام پہ متاب سے تازہ بزل  
 آپ پیتا ہے گیا ہے بدن اسکا نہ بزل  
 مجھے یوں عرض کرے ہے یہ ترا عبدل  
 ہند کی خاک میں اجڑے بدن جاوین گل  
 کہ اسے عمر ابد ہے وہ جو دان آئے اجل  
 اخذ جرمین ہون بد و نیک سے باکر و غل  
 علم میرا ہے یہ علم اور عمل ہے یہ عمل  
 خواہ تقدیر کر اب اس پہ مجھے خواہ بزل  
 سرفرو ہو نہ مرا یان بدر اہل دول  
 اپنی سرکار سے دان مایجل کا بدل  
 دست ہمت نظر آتا ہے جان کا بے بغل  
 کر کے جب یہ قسمت سے سمجھوئے اوچل

پس جاسا ہونے کے بل تو نہ کیجے اسکا ذکر  
 گر ستم زلف کا تیرے چمن ہو بیان  
 طوطی تصویر اسکی رد برد کرتی ہے لطف  
 مشرب عشاق پر تنہا نہیں ہر دست برد  
 عشوہ کرتا ہے ترا جو کچھ جہان کے سر پاب  
 جس سے پچھو ہوں تو کہیں نالاہم کو کہتا ہوں  
 دل مراد کیا رہا ہے کاسٹھنی کی مسج  
 ناز معشوقان چمکھو جو گرد و نئے ہے نیا  
 منہ کرو جید ہو کر تو ہوتی ہے آفت رد برد  
 اب کہیں عالم میں اسے سودا نظر آتا نہیں  
 جسکا پایہ قدر ایسا ہے کہ دیکھیں میں جسے  
 کرسی اس گھر کی جو کچھ رکھتے ہے قدر و منزلت  
 سطح پر اس کے ملک بھرتے ہیں باذوق تمام  
 اس کے قدریل چراغ آگے یہ غور شدہ فلک  
 شعلہ کوہ طور سے کیا کم ہے اس روضہ کی شمع  
 عالم لاہوت ہو اسکی آنکھ کا سیر گاہ  
 ہے عنایات و کرم کا مبدع عالم میں وہ  
 ملتی اس پر ہر یک صبح عمتاج و غنی  
 کیا بتاؤں ہے جو کچھ اسکی کتابہ کو شرف  
 کھولے یک ناخن سے وہ کار و عالم کی گرہ  
 ایک دن پوچھا مرے دل نے یہ یہ عقل سے  
 یہ کہا ستر معاذ اللہ اسے نادان غموش  
 مطلق اس معنی سے آگاہی نہیں بہتے ہیں  
 واقع اسباب اسکا کون چھٹ اسرار حق  
 لیکن اتنا مجھے کہنا ہوں اگر ہے مجھ کو ہوش

آشنا کر اب غزل خوانی سے تو اپنی زبان  
 نکمت گل سے پریشان ہو داغ بلبان  
 موجود دیرار کا تیرے ہوا کینہ سان  
 ناز نے تیرے کیا پامال زہر زہر ان  
 چاہیے ہو تربیت اس سے جگائے تھماں  
 ہاتھ سے ان کا فردن کے نام جنکا ہوتاں  
 موہر برٹھیس لگتی ہے تو کرتا ہوں فغان  
 ہو عجب احوال دنیا میں کوئی جاوے کہاں  
 جس طرف جاؤں تو ہے درپے بلائے ناگہان  
 جز نہاہ اوس آستان کے موضع امن امان  
 تمام کرد ستار اپنی عرش کے باشندگان  
 دیدہ تحقیق میں یہ عرش کا پایہ کہاں  
 صحن میں کرتا ہے روح القدس محلے ان  
 چون چراغ مضطرب یک فتمہ کے درمیان  
 دونوں آپس میں ہیں گو با خلقت کٹ دمان  
 دیوین جس اعمی کو گرد اس کے سے کو سیر دان  
 دست فیض جدا اس کے سقف کا ہر زوبان  
 ملتس ہر شام دربان سے گلاؤں خسران  
 جسکو سمجھے وہم رشک سر زشت مرسلان  
 معجزہ محراب اس کے ہوتا ہے عیان  
 کس کہیں سے یہ شرف رکھتا ہے کہ وہ گمان  
 کیوں کتا یا چاہتا ہے خلق سے میری زبان  
 مجھ پر تحقیق پرست رکھتے ہیں بلکہ گمان  
 باز کا اس کے نہیں جز راز حق کے راز دان  
 سنے یہ کر لے اسی سے اپنی تو خاطر نشان

|   |   |
|---|---|
| <p>چکین میں تو دیکھیں خاکستر کے یہ چنگاریاں<br/> بھرنہ آیا اسکے گھر اسکا گیا جو یہماں<br/> بندر ہوتا ہے یہی گو بصورت ہو روان<br/> تانا باندا چاہے محکم کر اسے یہ بدگمان<br/> غنیہ گل اس سبب رنگ دبو کا ہے مکان<br/> خار ہو جا دین دوہین زنجیر باسے رہ دران<br/> ہام پیدا کر کے کوئی تو مٹتا ہے نشان<br/> لکھ دھندو بھی ہوا جوہی میں ہے اپنی جان<br/> خار کے سر پر کرے دان گل کا سا بیان<br/> بر کرے گل الجواہر لیکے ختم سر سر دان<br/> خشک لکھے مزرع امید سر پہر و جوان<br/> پوست کھینچے ہے ہما کا دیکے شمت استخوان<br/> بہر سودا کسان اس سے کسا کسا ہی زبان<br/> فائدہ اشکو نہیں کچھ بلکہ ہو نقصان جان<br/> فرہی سے بڑا گر ہو جاوے مثل پہلوں<br/> دوستی کا تو نہیں ہرگز کہیں نام و نشان<br/> دشمنی معشوق عاشق تک ہوا تہی در میان<br/> حال و مشن دل کرے اب مطلع ثانی بیان</p> | <p>خوان پر اس رو سے کہ مت سمجھ بارو بھی نقل<br/> ختم اس پر ہو چکی جس خلقی و بخصالتی<br/> کام عالم کا بساں جو ہے تصویر اسکے ہاتھ<br/> کھولنا سرگز نہیں ہے کار بستہ سے گرہ<br/> تنگی اوقات کرتا ہے نصیب حسن و لطف<br/> نا تو ان کو دے تو انائی اگر اسکی مدد<br/> دیکھ ملک حوال عفا کا کہ اس ظالم کے ہاتھ<br/> در پے سرج و عقب رہتا ہے اہل درو کے<br/> بابر نہ نہ دبدب چلو پھر اے دھوپ میں<br/> میل کھینچے دیدہ مینا میں یہ باریک عقل<br/> ابور یا بار کو برساوے دشت یاس پر<br/> ہنس کو مونی چکا تا ہے سدا یہ بے تیز<br/> رشتہ کے خاطر کرے سوراخ گوہر کا جگر<br/> گوا سے منظور موت کی لیکھی پرورش<br/> چشم مطلب ہو مے روشن دیکھ کر قصاب کو<br/> دور میں اس رو سے کہ اب بجز بخل و حسد<br/> نور نہ پرستے کے دیکھے تو جلتا ہے تینک<br/> ہاتھ سے سخت سے اسکے حکم میں مشغول عام</p> |
| <p>ماہ کے خاطر مقرر وقت شب ہے لیک ناں<br/> پھر جو یہ جا ہے سدا ساری نہ ہو سو کمان</p>   |   |
| <p>مثل ماہ و نور ہے بھرتے ہیں عالی ہمتان<br/> کیا گردن خیرنگی گردش کا اب اسکے بیان<br/> خاک لٹ پر کرے بلین فلان ابن الفلان<br/> بارہا تختہ پہ دیکھا صاحب تخت روان<br/> ایک دیرہر نہیں گا ہے چنیں گا ہے چنان</p>   | <p>لیک لبان کے لیے حیران ہوتے شہر شہر<br/> کیا گردن اسکی طہیبت کے تون کو بن نقل<br/> آن میں انج حسب کو پہنچے بھول النسب<br/> چتر پونا کا نہ نظر اکثر آبا ہے نظر<br/> تا کجا کیے غرض اس سفلہ دہنگے مزاج</p>  |

جب کہ سے کھینچا کر دے وہ اس کے فرق پر  
 ہے غرض جو ہر تو یہ اسکا جو کچھ تنے سنا  
 ہے دو گشت قضاے نہم اعدا کے لیے  
 اس کے تون کا جو بچھا خاے سے صوف حال  
 حسن و لطف فنی کی کا جس کے کا تون کا بیان  
 دین خراج اکھونو جس کے چشم خوابان عب  
 اس کے ٹٹھے کو سمجھ کر قہقہا لگتی ہے خلق  
 خوش کمر تانا کہ جون بیو ستہ ابرو میں ہر حال  
 خوش بدن از بس کہ جو خیر خیر کبود  
 نقش سیم جس دشت ہوا کے پرست و خیر کا  
 گرم ہوئے وہ پری پیکر تو اسکا حسن و لطف  
 ہر گل رنگ حنا پر یون عرق دے ہر ہار  
 ہے جلا دے میں یہ اس گل گلی کے دم دار  
 جب قدم رکھتا ہے وہ محبوب تب ہر کام پر  
 ملک ان کی جگہ سے عنان ہمیں جو قاش زمین سے  
 اگر صفت اعدا پر سیدھا ہو تو جون تیر تفنگ  
 یہ غلط ہے یہ کوئی اسکو ڈھٹا ہے کس جگہ  
 ہو اگر یہ شرق میں اور سامنے ہو اس کے غریب  
 پہونچنے پاوے ہواے ہان نہ تھے تالاب  
 پس جو ایسا ہو کر سکتا ہے کوئی اسکا صفت  
 سن چکا سودا زبانی میری اس مرکب و صفت  
 ہو کر ورنہ کس شعر و شاعری سے ادسکی طرح  
 مرتبہ ہے جس جگہ اسکا خیال عقل کل پر  
 وہ جانتا لی ایسا ہے کہ جسکی طرح میں  
 انہا کی آریہ نازل ہونے سے پیدا ہے یہ

موسے سے ناخن پاکت ٹھہر کر میان  
 شکل و نام اسکا بتاؤن کیا تھیں ابرستان  
 ذوالفقار اس کے تین کتے ہیں لیکن مردمان  
 بڑھ کے یہ مطلع کیا معذور ہوں اے ہر مان  
 باغ میں سوسن نہیں کر سکتی باچندین نہان  
 باج دیرین بال دم کو زلف و حبس دھو شان  
 کیا یہ جڑتا ہے بجائے کاہ کشت زعفران  
 جلے زین ہے یہ گریبان و گل کے درمیان  
 جلد کے پتے سے ہر قطرہ لہو کا ہے عیان  
 دین غزالان حرم تک غلبندی کے دان  
 دیکھ سوجھنے سے سے سکے ہو خاطر نشان  
 لالہ زار اور پر ہوش بنم جطر گور ہر نشان  
 جون یون پہنے لہرانا ہو سر و بوستان  
 صدے کرتے ہیں خزامہ زار اپنا و بستان  
 اس طرح اڑ جے جون پھر سے رنگ عاتقان  
 ڈانٹے اسکو تو ہو پتے پیش از آواز ہان  
 صفحہ روے زمین کا سقد رعر صہ کمان  
 ہلکے سے لکب کھاتا ہی منھ سے لبکھان  
 پہونچے ہے یہ باد پیا اپنے دان اور اپنے مان  
 جز درد و اسکی شنایں کیا کے میری زبان  
 اس کے اکبے تنا و مرج اور تیر برد ہان  
 دیکھو کرتا ہے اب زور طبیعت امتحان  
 پہونچے کا تھن لکھتے تو ڈھونڈھے زوبان  
 ہوئے آدم کی خلقت سے کوئی طلب لسان  
 مرج میں اس کے ہے خلاق زمین و آسمان

کعبہ کو بخانہ سے ہرگز نہ جتا کوئی فرق،  
یہ سخن نکلا زبان سے جوہن بیر عقل کے  
پس یہ اسد بیشک دلاریب باز دے، بنی  
گوہر حقیقت لعل کان معرفت  
اُسکے سنے راسے سے روشن ہو جی جاگیر غ  
اُسکے چشم فہم کے آگے سدا اپنے تئیں  
گر حقیقت کے چلے پردے کی سمت اسکی نگاہ  
باجب کرتے ہیں بخشش اسکے سائل کیلئے  
قصہ جانے کا کیا چاہے اگر اُس ہول کے  
اسقدر ماندہ ہو ہو پچھے اسکے گر عشر عشر  
لا چکی ہو دے عمل میں وہ منہیات خلق،  
کان کے پردے تک پہنچی ہوئی متوجہ فنا  
بہیج کر اپنی شہزادین سے شراب خود کو  
اُسکے حفظ عدل میں ہو کس توانا کی مجال  
بند و بست ایسا ہے عالم میں کتا رنجبوت  
اسقدر رکھتی ہے صولت اسکی ششیر و سر  
ڈال دین روئین تن اُس ہنگام میدانہن ہیر  
کب ہو جلا د فلک میں او کھڑی یارے لفظ  
او گلیان او جلاوین دم پر اسکے دست دہم کی  
کس دین یہ قدرت جو کوئی منہ پر اسکے آسکے  
دھار پانی کی دوہین پستے زمین کے قعر کو  
صور اسرافیل سے کچھ کم نہیں او سکا نیام  
جتنی ہے جمعیت فَلَک ہو دے مندر شش  
کیا تباؤن جعفر اسکی برش کا ہے صفا  
زور میدان سانسے آدے اگر اُس تن کا عدد

گر نہ تو اسکا وان پائے تولد و ریمان  
سنے ہی اس حرفت کے دل کہا اُس سخن کران  
توت ہر یک ضعیف طاقث ہر توان  
فور ہر لامکان چشم و چہ رخ قدسیان  
عقل کل گرد اسکے بال نشان چہرہ بان  
ہے دو عالم میں جو کچھ مخفی سو رکھتا ہے عیان  
نکلے ہے اودھر سے سہ قبال کو راز نہان  
اسقدر ہوتا ہے تب طول قطار تختیان  
اس سر سے اُس سر سے تک پیکر ہم فلان  
تا باد چاہے کلا دودھر سے بھرے طاقث کان  
حکم اسکا باز گشت اسکے پہ گر ہوئے روان  
بھر کے اودھر سے جلی سوے دبان مہربان  
دانا اٹھور کے شیشہ بین کردین سیکشان  
دیکھ سکتا ہو حمارت جو سوے ناتوان  
اگر گدن کیواسطے رکھتا ہے حکم ریمان  
اگر صیف اعدا میں جا کر کیجیے او سکا بیان  
موسے بار کیا اپنی گردن کو تباوین سرکشان  
ہونٹ لاگے چلٹنے لگنت کرے مخدین بان  
آبداری او کی گرتیجے قیاسا استخوان  
آشنا ہو دے گرامسکے عکس سے آب روان  
کاٹ کر اودھر کو نکلے پردہ نہ آسمان  
نکلے دہ اسمین سے تو شور قیامت ہو عیان  
تا ب کیا باہم رہن اجزائے ارضی توان  
کیا کروں میں زور بازو اپنے مولا کا بیان  
کوئی نہ گردن ساجکے سر کا ہوئے استخوان

|  |   |
|--|---|
| گو خطاب سکودیا ہے تو نے مجھ بیکران<br>منجھ جب تک ہے اجڑائے زمین آسمان<br>خاک لت میں رہیں کیساں ہمیشہ شمنان | کر تو سودا اب قصیدہ کو دعائے خیر<br>تاکہ ہنسیت کو زمانے کی ہے یا مولا قرار<br>دوستوں کو تیرے نفع سادات نصیب |
|--|---|

## قصیدہ منقبت گل گلزار اتمانوز دیدہ رسول خدا سرور سیمینہ علی مرتضیٰ اباعبداللہ الحسین صلوٰۃ اللہ علیہ

|  |   |
|--|---|
| سوائے خاک نہ کھینچوں گا منت دستار<br>چمن زمانہ کا شبنم سے بھی ہے محروم<br>کر دوں ہوں تیز بین دندان شہتا ہر صبح<br>عجب نہیں ہے کہ جاتی رہی ہو دنیا سے<br>شراب خون جگر ہے مجھے گزگ دل خویش<br>رہی نہ شیشہ صحبت کے بیچ کیفیت<br>زمانہ دل کو میسر اور عہد یار کو اب<br>ز بسکول ہے کلدے میسر ازمانہ سے<br>کہاں تک وہ کرے روزگار کا شکوہ<br>ولا تو اپنے غم دل کو اب غنیمت جان<br>کسو ہی سے غم دل یوں نہ لیگیا دوران<br>جو گوش ہوش تو رکھتا ہے تو برابر ہے<br>تو سادہ لوحی سے ایدل جہان کے ہر کج فہم<br>میں حرف حق کو سنا ہے زبانی مضمور<br>عجب نہیں کہ ہے ابلیس اس سبب مغفی<br>شب گذشتہ پٹ دروے میں تھا بیتاب<br>سنی میں ایک غزل بلبل طبیعت سے<br>پنچہ چھ مجھے کہ صر ہے خزان کہاں ہر بار | کہ سر نوشت لکھی ہے میری بخط غبار<br>اگر نہ رودے میرے روزگار پر شب تار<br>زمانہ سنگ ملامت سے توڑتا ہے نہار<br>ز میں خوشی نے میرے دل سب کیا ہو کنار<br>صدائے نالہ دل ہے مجھے ترانہ یار<br>نت اٹھ کے سنگ سے اس سر کا توڑا ہر خار<br>شکست سے نہیں دیتا ہر ایک آن قرار<br>بجائے شک میں آنکھوں نے پوچھتا ہوں غبار<br>کہ جسکے بخت کی سو گند کھائے ہوا دبار<br>بدل خوشی سے اسے دور میں نکر زہار<br>کہ شادی مرگ کیا ہو نہ اسکو آخر کار<br>صدائے فغم داد و ذوالہ دل زار<br>کرے ہے راستی اپنی سے ہر زبان گفتار<br>کہ راست گو کو زمانہ میں کھینچتے ہیں دار<br>کہ ہو جیے گا عبث مردم جہان سے دچار<br>گذر گیا چمن فکر کی طرف نہ ناچار<br>کہ بخت دل گرے آنکھوں سے اب ہزار ہزار<br>کہ بلبل قفسی کو ہے گل سے کیا سرو کار |
|--|---|

یہ سخن سنکر کہا میں نے کہا بانیگ لے قلم  
 ہے میرے ہی خست الایہ بکرین کرتا ہوں میں  
 ہے عرض سن نظر سے اتنی کہ تا کچھ کیجئے  
 بادلی اللہ ہے ٹھپے تین گرجت  
 لیکن از بس جد گردوں نے کیا ہر جگہ تنگ  
 آفت نوکر ہم ہوئے کسیکے واسطے  
 خانہ چشم خلافت سے اٹھا کر خراب کو،  
 ہر کیسے بھیجے ہے اوج سعادت کیلئے  
 گلشن امیت لیس کر نیم صبح دم  
 گوشہ میرے ہی ان کے کھجوا از خوش  
 بانگ چند دشت کر دیتا ہوا اسکا انقلاب  
 کب تک بے امتیازی کیجے اس کو کا ذکر  
 ڈالتا ہوں جسطرف بنیاد اپنے گھر کی میں  
 گرچہ ہوں بے خانمان اسکی عدالت دے  
 برہم ہے وغیرہ اتنا کہ یہ ظالم کہیں  
 اے شہ نہ یاد دین بھٹھے ہو میرا اک سوال  
 تجھ ہم سے نفع کو ہوئے زمین و آسمان  
 کچھ عنایات و کرم سے اپنے مجھ کو بھی دلا  
 خواہش لے کے موافق اپنے جو چاہوں لوں  
 مانگے جو زیر کیا دانہ پادے وہ کر کا ملک  
 ایسی پیش کی کہیں عہد لیے برائے نہیں  
 ہاں مگر یوں ہو کہ تیرا بچہ معطر از  
 اور بعد از مرگ ہو یا شاہ دین مشت عبیر  
 پر مر مطلب تو یہ کچھ ہے کہ تیرے در سوا  
 اس سوا اور کیا تمنا ہے کروں میں جسکو چھ

دو عقل دہوش سے میرے تین مت کر گمان  
 مہر سے بہات کرے صف سیماں ہو بیان  
 عرض اپنے حال کا نزد شہر و دہستان  
 ہے وہ کیا مخفی جہان میں جو نہیں مجھ پر بیان  
 مضطرب ہو کر میں اپنا حال کرتا ہوں بیان  
 بھیجتا ہے اسکو یہ ٹھپے لے امتحان  
 ہیں جہاں طالع میرے اس گھر میں دنیا بکمان  
 مردہ مینے کہہ ہا کو میرے رشتہ تھوان  
 دے چہ راغ بخت کو میرے ہمیشہ از زمان  
 جب سے مینے آکے دیکھا ہے جہاں کا گلستان  
 سن تک پہونچے اگر میرے نوائے بلبلان  
 ناکی اسکے جفا و جور سے کیجے بیان  
 اسطرف کرتا ہے یہ سیل خرابی کو روان  
 خوش ہوں میں نہ رخ در کا ہے نہ نظر اسبان  
 سر زمین ہند کو سوچنے نہ میرے استخوان  
 مطلع نجم سے ہو اس نظم میں جب کا بیان  
 ہر دوسہ لکین سیم و زار و لعل تو گو ہر نہر دکان  
 لیکن اس داد و ستد کی شرط ہو یہ در میان  
 در نہ جو ہمت ہو تیری کیا کروں بکا بیان  
 چاہے جو طوطی کا پر شکوے ملے ہندوستان  
 تیری ہمت کے موافق لوں توں کھوں کمان  
 ایک بھی بچ کر دیوے مجھے دو لون جہاں  
 واسطے جیب نے کفن کے تیری خاکستان  
 سر فر دلاؤں نہ میں پیش در نوائے خان  
 چیز کیا ہے مایہ دنیا بہ پیش عاقلان



عرض میں کیا کمون یا رچن میں قدر کے  
یقین ہو دل کو اگر ساکنانِ جنت سے  
زبس تماشے سے آنکھوں کو دان نہوسیر  
آنکھوں کی نظروں میں ہوگی بہشت کی کیا قدر  
بہشت عرض کریں یہ جناب اقدس میں  
جو کر بلا کے ہیں ساکن آنکھوں کو ہو یہ امر  
تری تو ذات پر روشن ہے جزو کل کا حل  
غرضکہ دیکھ کر اس جا کے مرتبہ کے تئیں  
خبر دے سکی مجھے اے زمین کہ تجھ میں سے  
دیا جواب زمین نے کراے فلک مہبات  
نہیں ہے خاک وہ ہے آبرے آبجیات  
اگر نہ چشم کو اک کو پہونچے اس میں سے  
مجھے ہے نلبست ابس خاک کو کہاں میں  
امام مشرق و مغرب شہر زمین و زمین  
زہے امام کہ جز خاک در سے یہ جس کے  
اگر نہو تسلیم صنع ہاتھ میں اوس کے  
مند سان قضا اپنے ہند سون سے اگر  
عجب نہیں ہے کہ نکلتے نہ تا دمِ خشر  
خدا سخا سے دیوے جا عرض میں  
ابھی فنا کرے منفذ ہوا کا ذرہ خاک  
گرا اسکا حکم اٹھا دے جہانے رشتہ کفر  
یقین تو جان کہ میزان عدل ملے سکے  
اویسے عدل میں ہو یہ کہ چوٹیوں کے قطر  
شکوہ غمیمہ کا اسکے بیان کر دن لیکن  
کہ جسکی دیکھتے رخت فلک ہے جگر میں

عجب لطف کی اس قطعہ زمین پر بہار  
جو کوئی سیر کرے اس دیار کا گلزار  
ایک کو موندنا نرگس کی طرح ہو دشوار  
بغضین ہے سکن و ماوا کیواسے دہ دیار  
عجب نہیں کہ سی شرم سے بروز شمار  
سوائے عرش بچے کسی طرف کو گزار  
بھلا ہے پردے ہی میں رہیے جنت کا قمار  
لگا زمین سے کرنے فلک یہ ہستفار  
ہوا ہے کس لیے اس خاک کو یہ عز و قار  
ند جو مجھ سے تناسب اسے تو دیگر بار  
نہیں دہ خاک ہے کل الجواہر البصار  
بھر سکے شب تار ایک بیج تو رفتار  
ابو تراب کے فرزند نے کیا ہوشدار  
رموز دان حند اند لبت اسرار  
قبول ہو نہ کبھی عجب دہ من از گزار  
تو لوح و دفتر قدرت میں نہ ہو بکار  
سوائے مشورت اس کے جو بھین کیا بار  
زبان خامہ سے کچھ افقا غیل استغفار  
اگر اسکی راے بدلنا طبیعتوں کا قرار  
پنچھوڑے پانی کا قطرہ جہانیں ایک شمار  
مجال کیا جو سلیمانی میں رہے ز تار  
ہوا ہے داغِ خرد دل برابر کہسار  
مجال کیا ہو کہ دم مارے از درخو بخوار  
کہاں خیال کیے ہو بچنے کا دانشوار  
اسکے بوجھ سے ہے صفحہ زمین کو قرار

|   |   |
|---|---|
| <p>عجب نہیں ہے کہ بادِ سہم ہو جاوے<br/>         نہیں ہے شادی پیغمبرِ مین دنیا کے<br/>         کہاں بہار کہاں ساقی اور کہاں ہو شراب<br/>         خاک کے ہاتھ سے اتنی بھی دار ہے رہے<br/>         شکستگی سے مجھے دل کے یوں ہوا معلوم<br/>         بڑا بھرے ہے اسی فکر میں سدا ظالم<br/>         رکھے ہے مجھ سے خصوصاً عداوتِ قلبی<br/>         کہ خاک کر کے اسے ہند میں بناؤں گا<br/>         کہ ہر خیال کو اب لیکیا ہے یہ بے مغز<br/>         دکھاؤں گا اسے اب مردیوں کرین ہین عزم<br/>         تو دوسرا کراس ہند کا کوئی دن میں<br/>         جہان بھی خاک کو ہے یہ شرفِ عجب کیا ہو<br/>         جانے مرگ کو کہتا ہے خضرِ سدا بد<br/>         جو کچھ کہ مجھے سنے صدق سے تو باد رک<br/>         خدا خواستہ گر آسمان کی گردش سے<br/>         خاک سے اسکو ملائک کے آگے دان ہو دین<br/>         اگر وہ خاک کے اسکو شفا کی نیت سے<br/>         ہے اسقدر وہ زمین نور سے ہے مالا مال<br/>         اسی ہی غم سے جہان میں ظہور کرنی صبح</p> | <p>انیم کر کرے یکدم مے چمن سے گزار<br/>         کہ گل ہنسے ہے گریبان پہین کو بہار<br/>         کہاں مغنی و مطرب کہ ہر ہے ناخن و ناز<br/>         کہ خوب بے دل کھول کر بکار بکار<br/>         خاک نے گوشہ خاطر کو بھی کیا مسمار<br/>         کس طرح سے کسو دل کو دیجیے آزار<br/>         خیال خام کو یوں دیکے اپنے لبین قرار<br/>         چراغ بتکدہ دشت خانہ آفتاب<br/>         زبیں بھرا ہے سلسکا ہوا ہے کج قرار<br/>         شیت ازلی بھی جو ہوئے ہم سے برار<br/>         اسی دیار کے کلیون کا ہو جیے کا غبار<br/>         کہ فخر غش ہے گر ہوئے اسکے قرب جوار<br/>         خدا الضیب کرے محبو زندگی بجبار<br/>         محمدی سے فری ہو جو کرے انکار<br/>         قضا طیب ہوئی گر مسیح ہو بیسار<br/>         جب اس دیار کے جبار و کش سے منت دار<br/>         قضا قضا ہی کرے ملک اگر کرتے نکار<br/>         کہ جسکی رات کے آگے نہیں ہے دیکو قرار<br/>         ہمیشہ بنچہ زور شدید سے گریبان تار</p> |
| <p>ہوا کے وصف میں اوسجا کے کر لکھو نین غزل<br/>         مرا سخن ہے سر سبز تابرو ز شمسار</p>   |   |
| <p>سزا رنگ میں ہے رشک انداز<br/>         نہو سواے زمر و عقیق دان زہر<br/>         ہر ایک شاخ دوہین سبز ہر کے لاد مبار<br/>         اگر زمین پر کرے لٹا سمجھ کر زوار</p>   | <p>زبیں ہوا کو تروت نے دان کیا ہے نثار<br/>         اگر اسطرف ہو جاوے عبا چمن کی طرف<br/>         جو نخل خشک کی تصویر پھینچے ان نقاش<br/>         عجب نہیں ہے کہ ہوں اس ہوا سے دانہ سبز</p>   |

|  |   |
|--|---|
| چہارم آنحضرت ہمدستان ہمدوجہان<br>رہے فلک پہ سہ دھرتی ملک قائم<br>موالیان کے قدم سے لگا رہے اقبال | قبول ہو دین بھن امیسہ اطہار<br>ہمیشہ دیکھے سید طرح چشم لیل و نہار<br>جدا نہوسے اعدا سے چٹکل ادبار |
|--|---|

## قصیدہ منقبت قرۃ العیون الحسنین اعنی حضرت امام کاظمین صلوٰۃ اللہ علیہ

|  |   |
|--|---|
| ہے پرورش سخن کی بجھے اپنی جان تک<br>خاوشی آئینہ کی کسے حال رنے خلق<br>ہے ظالمون کو سختی دوران مدد کہ تیغ<br>بے اتم اس چین میں نہیں خندہ طرب<br>افتادگان نہ لین مدغمیہ ہیرانج<br>گرداب تک پہنچ کے شاد رہوئے ہر حق<br>سیدھون سمنخرت ہو سوا پنا ہے وہ عدد<br>کیا اسکی قدر ہو جو سپا ہی نہو نجیب<br>ات پس گری نہ بکے مرد راست باز<br>باہوس پر کسو کے نہ پیدا کرین عسود<br>رکھیں وہ ایک شب تو سر شمع پر نگاہ<br>بارگراں تلے ہے سبکروح رز و شب<br>رہتی ہے پاک طبع بزرگوں کی رنگ سے<br>راحت انھیں کہاں ہے جھینٹ ٹکٹ ٹکاؤ<br>گر بن کجی ہو رستی دنیا میں بیش رفت<br>سختی سے گزری اہل سعادت کی مانعش<br>ہر چند گریہ عشق میں نقصان چشم ہے<br>آتش بلند ہو دے تو غیر از تلاش آب | جون شمع زندگانی ہے میری زبان تک<br>روشن دلون کا کام نہ ہو پچھے بیان تک<br>کلٹے دو چند ہو پچھو جنگ فسان تک<br>ہے کسوت کبود گل زعفران تک<br>سایہ کو احتیاج نہیں نزد بان تک<br>ملک رہا وہ بے آن کے سرشتگان تک<br>ہمکا جوتے سے گیا رہ سزاں تک<br>شمشیر ناصیل کی قیمت کہان تک<br>بادے نہ راہ حرف زبان سان تک<br>ہو پچا دے یہ سخن کوئی گردن کشان تک<br>ہو پچھے ہے تا سحر دہن شمع ان تک<br>تن کا اٹھائے پھرنا ہے موقوف جان تک<br>کیا کام تیغ کوہ کو حقیق گران تک<br>پھرنے ہی دیکھتا ہوں سد آسمان تک<br>دابستہ ہونہ تیر کا چلتا کمان تک<br>ہے منحصر غذا ہے ہماستخوان تک<br>لیکن یہ سمجھے صاحب نادان بیان تک،<br>ہو دے عرض کسو کو نہ سود و زیان تک |
|--|---|

نہیں ستارہ بین یہ بلکہ لوٹتا ہے گا  
 کرے ہو عرش اُسے اپنی جہم چھین بدل  
 گیت خامہ نے اب اس کے وصف کلاؤ بین  
 چین میں صنع کے جسکے سبکو دلی کے  
 غرض وہ گرم عنان ہو کے جب جھکتا ہو  
 بیان جلدی کا اُنکے کماٹنگ بین کروں  
 چڑھا براق کے راکب نے دوش پر اپنے  
 امید دار ہوں غیبت سے اب بلا جان  
 کہے ہے اشہدان لا ا کہ الا للہ  
 مقابلہ سے کہاں کے ترے عدد تیرا  
 جہان نہ پہنچے ہے تیر خیال کا پیکان  
 ترے دیار کے جو نئی کے زور سے شاہ  
 امور سلطنت اُسکے لغتِ مرضی کے  
 لفظ حباب کے قالب تہی کر بین دریا  
 بیان علم کا ترے مین کیا کروں مہیات  
 کر بین مین نہ ورق آسمان کو تا ہی  
 بھرا زبیں کہ شکم حصر ص جوئے تیرے  
 گھر نمون جو ترے ابر فیض کے آگے  
 نگاہ فیض تیری کیمیا اثر اتنی  
 نہ نکلے کان سے فولاد تا ابد ہرگز  
 شہا ہمیشہ ترے بندگان عالی کے  
 چار عرض سے اب عرضِ دلین یہ ہے  
 صفِ نغال میں اپنے بلا کے لے جا کر  
 سواے خاک در اپنے سے اٹکویا مولا  
 سیوم اگر چہ سراپا ہے جو ہر ذاتی

اسی حسرتے انگاروں پیچ لیل و نہار  
 اگر لکے فرش کا جا روئے اٹھے ہے غبار  
 کیا ہے صفو کا غد کو تختِ گلزار  
 بھو نہ ایک قدم حل سکیں ہم بہار  
 نہیں پہنچتی ہو برقی اس کے گرد کو ز نہار  
 ملک کو جسکی سواری کا عزم ہو دشوار  
 سکھائی جسکو سواری ہی ہوا سپہ سوار  
 حضور یا خلف الصدق حیدر گمزار  
 عدم میں کفر سدا یاد کرتی سری تلوار  
 کھو نہ بھٹکے روزِ نیر و کر کے تلوار  
 کرے ہے دان سے گزرتے تیر کا نوار  
 کہاں زبان کو ہے طاقت جو بچھے گفتار  
 جو ہو دین لاکھ سلیمان بحر سکین ز نہار  
 گرین جو ادنیہ ترے آتش غضبِ نثار  
 تو ہے گواہ جو کچھ تجھ پر ہو چکا ہموار  
 شہا اگر تری بخشش کا ہے تجھے طومار  
 نہیں اب اُسکے تین درد امتلا سے قرار  
 کرے نہ گر عرق انفعال ابر بہار  
 اگر وہ ہو کر وہ خاک کی طرف یحبار  
 عجب نہیں ہے بغیر از طلاے بہشت نثار  
 جناب میں یہی سودا رکھے ہے عرض چہار  
 کہ ہند بیچ پریشان نہو یہ شت غبار  
 کہ نور معرفت اس کے تین ہوشم قرار  
 دویم ہے یہ تو کسی در سے اب نہ سوکار  
 دے ہمیشہ تہی دست ہے برنگ چنار

پس فرض کیا کیا ہے کہ اشعار رتبہ ۱۲  
 جو غنوت و غرور سے تمہین کے محل  
 نزدیک جنکے ہے وہ بڑا صاحب کمال  
 گر بوعلی سلام کرے آن کر او غنین  
 چاہیں کہ ہم کلام بھن اس تو یہ کہین  
 آدم تمہانے پاس غرض آدمی نہیں  
 سوداؤ اچھی مچ کر لگا کہ حسد دروغ  
 حیران ہوں میں کہ مثل نکین بہ نام غیر  
 رکھئے قلم کو ملح میں ایسوں کے سرخون  
 کرتے ہیں جنکے امر سے عالم میں زندگی  
 گر ہونے انکے پر تو وہ حفظ کے تلے  
 روضہ میں جنکے حلقہ چشم ملک سوا  
 خاک مزارا دن کی سدا بہر تو تیا  
 لیکن انھوں کے دیدہ اعدا کیواسطے  
 ہنگام طوف بسکہ ملائک تیمنا  
 خادم کہین میں دانکے منہ آ پسین دیکھ  
 از بس اب انکے عدل سے محو رہو جہان  
 بچہ جو گو سپند کا گم ہو تو گرگ و شیر  
 دہشتناک خیال کے زہرہ ہوا نکا آب  
 رہنے کو جگ میں صورت اشوں کے تین  
 انگشت چوٹنے کے تین طفل شیر خوار  
 جیسے ہوئی ہے گلشن دنیا میں یہ بہار  
 گلچین کی کیا مجال جو توڑے چن میں چل  
 ہرگز نہیں اس عہد مبارک میں یہ مجال  
 بہ جائے ایک جس کجوریلے میں بیج کے

یجا کے توڑھا کرے آن ناگسان ملک  
 ابرو سوا سخن کو ملا دین زبان ملک  
 منصب کی جسکے رتبہ ہو میل نشان ملک  
 سینہ ہی بروہ ہاتھ کھین میں جہان ملک  
 پہونچے ہے تیرا سلسلہ کس غلغلہ ان ملک  
 پہونچائے تانے نہ شایستہ خان ملک  
 یک حرف رستے لئے نہ پہونچ زبان ملک  
 انہا تو رد سیاہ کرے گا کہ ان ملک  
 سجدہ کرین میں جبکو زمین و زمان ملک  
 لیکر کے جن دانس سے کرو میان ملک  
 پہونچے نہ خضر زندگی جادوان ملک  
 پہونچا نہ پائے شمع کجھو شمع دان ملک  
 پہونچی ہے روم و شام سے لے صہان ملک  
 آتش سوانہ میل گئی سرسہ دان ملک  
 لیتے ہیں خاک کے انکے اُترستان ملک  
 پہونچے ہے کوئی ذکو زمین آسمان ملک  
 پہونچا ہے کا رطلق اس امن دمان ملک  
 پہونچا دین تانہ ڈھونڈھ کے کجھ جہان ملک  
 پہونچیں نہ ہم مباد کیسے گمان ملک  
 احکام خرمی نے کیا منع میان ملک  
 ممکن نہیں کہ لاسکے اپنے دہان ملک  
 کچھ کام بلبون کو نہیں ہو فغان ملک  
 صورت سے گل کے لرزے ہوا چتران ملک  
 پہونچے کیسا زور کسی نا تو ان ملک  
 زنجیر سے بندھا پھرے اب ان ملک

تہانہ سبز ہو یہ قصیدہ ہے جو نچن  
 کیفیت ہمارے گلشن میں بان تک  
 صحن چمن میں پھرتے ہیں منی سے لڑتے  
 نشوونما سے سبز درختان ویاہن  
 سوسن پہ اس نمک سے ہے شبنم کہ جو نچن  
 ساتی اٹھائے شیشہ و ساعر کو لا بیاض  
 آیا نہ ایک گل کھجواں اس بوستان تک  
 وہ مرغ ناتوان ہوں کہ صحن چمن سے میں  
 کیفیت اپنی سے میں لگوں ہوں شاہکے منہ  
 روشن ہواک چراغ سے جو نخل شمعہ ان  
 میٹھا لگے ہے منہ کو میرے زہر و شمنی  
 شکل بہت ہے امر قناعت جہانکے بیج  
 ہننے زیادہ تاشب ہفتہم سے ماہ کون  
 تھا جگجگورات کچھ قناعت میں فکر شعر  
 گزرا دوہین یہ دل میں کہ اس فن کی آہ  
 تو چند بیت مرچ میں اس کے قصیدہ طوط  
 تا ہو یقین کہ صفوہ ہستی سے ہکا نام  
 چھوڑوں نہ اس کے کچھ اس ابایت کا صلا  
 القصہ گذری تھی مجھے شباس خیال میں  
 ایسا ہی مارا ایک طانچہ کہ تا ہنو ز  
 کہنے لگا وہ مجھے کہ سودا ہزار حریف  
 یہ قصہ ہو ترا کہ میں لیکر بسا ضابطہ  
 بہر فلاح و امن بہت کچھ تو فریے  
 عزت کی گر ہو گوشہ دامن پر نیم نان  
 روزی کو مضطرب نہو تاک آئینہ کو دیکھ

ایسی غزل کہوں کہ پڑھیں بلبلان تک  
 بلبل سے مست ہو گئے اب باغبان تک  
 لیکر ہوا کی موج سے آبِ رودان تک  
 ہے طعنہ زن نمود خطا فکر حسان تک  
 آتا ہے عارض بت ہند وستان تک  
 ملک اس غزل کو پڑھتے چلیں گلستان تک  
 جسکی ہمارا پونجی نہو دے خزان تک  
 بے زردبان ہو چنچ نہ سکون آغیان تک  
 ورنہ نہ ہو چنچے ساغر بے لبان تک  
 ہو چنچا ہے داغ دل کا مرے آخو ان تک  
 ہو چنچے ہے شہد دوستی جب امتحان تک  
 لیکر زمین سے جھج کے باشندگان تک  
 قانع نہ ہتے دیکھا کھجور نیم نان تک  
 ناگہ طمع کو حرص نے جنبش دی یان تک  
 جا پونجی نہیں اگر کسی نواک حسان تک  
 ایسی ہی کہہ کے لاؤں قلم کی زبان تک  
 اٹھے کہو ہی طرح نہ دو درجہ ان تک  
 لے کھو کر زمین کو گنج نہسان تک  
 ناگاہ پیر عقل نے آادس مکان تک  
 ہو چنچے ہے رنگ ہر گول رغوان تک  
 آخاہ میں نے جھکوں نہ سمجھا تھا یان تک  
 ہو چنچا کروں گا ہر در و ہر زبان تک  
 تنگی سے گر ہو چاک گر میان جان تک  
 دستار خوان گو نہ بچھے پائے وان تک  
 نان آبرو سے ہو چنچے ہے روشن وان تک

|  |   |
|--|---|
| یا کا ظہن چہ سرخ سترگر کے ہاتھ سے<br>سدر منی مجھے ہو تھاری جناب سے<br>اس چہ سرخ دون پرست تلے بہشت جو<br>لیکن جو یہ نصیدہ کوہ دو سپیکر آب<br>ہرگز نہ بنے دون اسے جز ایک شت خاک<br>تا ہے فراخ دامنی چہ سرخ منحصر<br>تا شکل کہکشان ہے اژدر سے یہ شبیہ | پہونچی ہو کار و آس کے میرے سخوان ملک<br>محتاج تا بخاؤن کسی ناکسان ملک<br>مانند آسیا کے پھر دن اب کہ ان ملک<br>چاہے صلے میں ہندو سے لے صفیان ملک<br>سودا کو دہلا کے گرا اس آستان ملک<br>جون مہر دست ابج ہے و دستان ملک<br>پہونچا کرے گزند و حسد دشمنان ملک |
|--|---|

## قصیدہ در مدح قرۃ العین رسولہ مان حضرت امام ضامن علی موسی رضا شاہ حیدر اسان

|   |  |
|---|--|
| اگر عدم سے نہو ساتھ فکر روزی کا<br>نہیں میں طالب رزق آسمان سے کرتے<br>کل وطن سے ہے غربت میں زور و کیفیت<br>ہنر کو مفلسی ہرگز نہ رہیں کہ نہیں<br>بلند بہت اگر ہوں نہ زیر پرچہ ضعیف<br>جو ناتوان بحرین دست گیر می دشمن<br>فتاویٰ میں یہ عمت ہے دیکھ اے کشر<br>نہو سکین میرے اشکون کی سذرہ مٹکان<br>ہوا ہوں بزم جانین ہلاک غیرت شمع<br>مکھوئی جو کر کے دنیا میں ہو دے وہ پلال<br>بنے گی زینت دنیا سے بخش شکل تری<br>کلام شیریں پرست جا تو اہل نیلے کے<br>کشندہ تو ہے مرض سے مجھے عیادت غیر<br>خفا کرے ہے دل بنامین بیٹھنا لک | تو آب و دانہ کو لے کر گہر نہ ہو پیدا<br>یقین ہے کاسہ و اژدہ میں کچھ نہیں جوتا<br>کہ آب حیات ہو جب تک ہے تاک میں مہربا<br>چنا کو تہید سستی سے نقص جو ہر کا<br>ہلال عید ہو عالم کا کیونکہ رونہ کشا<br>تو خار و خس نگرے شعلہ کو کبھو بر پابہ<br>کہ نیک مدنے کیا نقش پا کو راہ نشا<br>پہونچ کر کے خاشاک داسن دریا<br>کہ زیر تنغہ عمر سزاو نلے خم نکلیا<br>لسان جادہ کسیکو تو راہ مست بتلا<br>لباس زر کو پہنکر نہو تو بوم طلا<br>نہام نہ ہر ہلاہل بھی ہو دے ہے ٹٹلا<br>بھلی ہے اُن سے تو بالین یہ صورت نیبا<br>و لے میں کیا کروں ہے تنگ عرصہ دنیا |
|---|--|



قوت سے اُنکے عدل کے ابنے پر آسمان  
مار سے لیتے ہیں وہ کام اند فون  
کبائے ابلقون کی شنا مجھے ہو سکے  
باندھے اُنھوں نے پانوں سے گھر سرداہ کو  
پھر نوبت ہمارے وصال زحیر چرخ  
ہیبت کی اُنکے تیج کا میں کیا گردن بیان  
ہذیان خواب میں جو پڑھے پوٹھی برہمن  
پس جو کوئی کہ ایسے ہوں اُنکا حضور چھوڑ  
جس وقت یہ سخن دہن پر عقل سے  
آپا یہ دلمین جاؤں میں کیا بے گہ ہنذر  
ناک اُنھیں کے ذرہ خورشید فضل نے  
موقوف تھا ظہور خداتم پہ یاں تلک  
جاگ جو کفش کن کے لیے حق نے دی تھیں  
جس کا مرغ قدر تھا را ہے بال زن  
محراب نقش پاکے تمھاری ہے جس جگہ  
سجدہ گر اُٹھ کرے ابلیس ایکبار  
بہر ضی شریف قضا کرے کچھ امر  
ذہ ہو کر رسائیکامانہ تھا را امر  
خوکت کا بارگاہ تمھاری کا اب بیان  
انجم ہوگ واز میں بر ٹیک پڑ میں  
کلمے شائے جو دہمھاری توجہ گھر  
اسکی غرض ستائش ہمت تہو کی  
تب لرزہ پیچ مر کو رکھتا ہے یہ خیال  
پلا نے میں چاہے تو ذرہ کو بخش  
نس جبکہ تم سے آقا ہوں وہ ہر حیلان

ناطافتی ہے آفت ارضی کو یاں تلک  
وابستہ جانتے ہیں جسے ریسان تلک  
میں کیا کہوں کہ جلدی ہوا زمین کہاں تلک  
نور و زربے پھر نہیں سرعت ہو یاں تلک  
آدے نہ اُنکو ہیں یہ مجسم جسم یاں تلک  
اکاٹا ہے کوہ کفر کو اب جن نے یاں تلک  
کلمہ جگہ کے اسکو پڑھا دین یہاں تلک  
ہذیان بکنے جلے تو نواب دھان تلک  
پہو بچا گھر کی طرح مرے گوش جان تلک  
کب ست رس مجھے ہے کسی ارمان تلک  
پہو بچا دیا یہ مطلع انور زباں تلک  
جون بن حروف معنی نہ آدین زبان تلک  
خصت خیال عرش نے پایا وہاں تلک  
جبریل کا نہ دہم گیا اس مکان تلک  
وہ سرزمین پہو بچا اس غرضان تلک  
بخشش کو بچہ نہ کام رہا میں آن تلک  
جاری کو طرح نہوا اسکی زبان تلک  
پہو بچے نہ نور مہر کھو خا کہ ان تلک  
کیا ہو سکے ہے مجھے کرو میں کہاں تلک  
صد مرہ جو پہو بچے اس سے یہنت آہان تلک  
لفظہ نباوے راہ قلم کی زبان تلک  
جسکا کہ ایک رتبہ بخشش ہو یاں تلک  
قوت ہو جسکی بازوے ہمت میں یاں تلک  
ایسے کا ہاتھ پہو بچے کھو آسمان تلک  
جائے کو تو کس نہ دوس دار یاں تلک



کرے نہ چاک گریبان صبح بچہ مہرا  
تصور اب کسی زلفون کا چشم و شک  
ہے سخت تنگ زانیے دل میں جیلان ہوں  
گدا از عشق ہوں اتنا کہ چند قطرہ اشک  
غرض کہ میکدہ آیا شغف سے اتنے میں  
وئے نگاہ جو کرتا ہوں میکدہ کی طرف  
کہ مست چاک گریبان و جام چشم بواب  
یہ حال دیکھ کے دان کا خرد سے پوچھا میں  
دیا جواب خرد نے مجھے کہ اے نادان  
نہیں ہے امن کہیں زیر آسمان ہرگز  
از ہے زمین کہ شاداب اسقدر حسین،  
شرف یہ کیوں نہ اس سرزمین کو ربیع  
رضا ہے جسکی وہی ہے جو کچھ رضا حق  
جدی ہو موج بھی پانے سے جو ہر آئینہ سے  
عجب نکر تو اسی دو طبیب سے دعلن  
شفا کو برطرف اس طرح سے کہ نہ ابل  
جو طشت شمع نہوا سکے روضہ میں جا کر  
زہے وہ گنبد زرین کہ جبکا ہے یہ شکوہ  
کہ کہنہ جانکے مجھ کو جناب اقدس نے  
شعلع نور سے خورشید جسکے تبتے کی،  
زبس کیا ہے مرتع اسے جو اہر سے  
اگر نہو دے یہ کم یا بے ان کے کفر کے  
جبین آئینہ ہر دہ نہور روشن  
ہر ایک حلقہ زنجیر سقفت میں اسکے  
بیان میں کیا کردن اس لطف کے تین جس

جو شور عشق نہو دے لب عالم بالا  
عجب ہے لطف کہ جون موج کشتی دریا  
کہ ہر سنگ لان کیو لمحہ یاں گئی ہے سما  
منط ہے شمع کے ہر بند استخوان میرا  
تیاں کی چشم میں جون آئے نشہ صہبا  
گئے حواس مرے مجھے دیکھتا ہوں کیا  
ہے آہ و نالہ میں نے گریہ در گلو مینا  
جگہ طرب کی میں آیا ہوں یکا جلع عزا  
خوشی ہے دہر میں یہ غم سے پوچھتا ہے کیا  
بجز زمین خراسان کہ ہے وہ غرض آسا  
ہمیشہ سبز ہے کشت امید شاہ وکدا  
تو غور کر کہ قدم در میان ہے کسا  
ارضاے حق بھی وہی ہے جو کچھ ہے اسی مینا  
اگر خلافت ہو معمول کے جو حکم ادسکا  
کرے ہے جب مرض الموت کی لگی دا  
اجل کو برطرف اس طرح سے کہ ہے شفا  
تو آفتاب نہ ہر شب نظر سے کم ہوتا  
فلک نے دیکھ جسے دیکھیں بچ کھا کے کہا  
نیا کیا ہے مرنو سے آسمان طلا  
پلک چھیننے سے یک ذرہ بھی نہیں رہتا  
ہے کان لعل سے خالی گھر سے دور یا  
نپا دے لعل یہ قیمت نہ رکھو یہ بہا  
غبار در سے یہ اسکے اگر نپا دے جلا  
عجب ہی لطف سے ہے متھے کو نصب کیا  
پھنسا ہو زلف میں محبوب کا دل عاشق کا

|  |   |
|--|---|
| <p>کیلی دوستی سے نفع جز ضرر نہ لیا<br/>اٹھاکے تیغ ستم کے تلے اسی فرمایا<br/>نہ خوش کیا مری ہمت نے قد کو خم نکلیا<br/>بنے ہے شیشہ ہجان میں گداز ہو خارا<br/>گھر نیم جو ہو دے تو ہو سزا دہا<br/>خرد نے مجھ کو نصائح سے بارہا یہ کہا<br/>کہ اُس گھر کی نہیں قدر جو صدف میں ہا<br/>تو رہ کہ موج حوادث نہ دیوے بجوں ہا<br/>وہ کون لوگ ہیں کیسے ہیں کیا ہیں ملکوتیا<br/>جو خاچہ کے سیرے پانوں میں دراڑوں ہا<br/>قدح طمع کا اگر توڑے سنگ استغنا<br/>طلب نحر کہ نہوا یک بام برد و ہوا<br/>بزرگ گل اسے گردوں نے شادی مرگ کیا<br/>جو زخم سنگ بلا کے سبب یہ سر باندھا<br/>شب گذشتہ اسی منکر بیچ مرتا تھا<br/>دوہن خیال میں قدسی کا یہ سخن گذرا<br/>کہ جان برائے تو دارد و آستین مینا<br/>چلا میں گھر سے پینٹ خوش ہو یہ غزل پڑھا</p> | <p>ہجان کے باغ میں چون شاخ نے ٹہریں<br/>لیا عزیز بہت جتنے دیکھ کر محکمو<br/>چون میں کب برا سید نخل دہر تے<br/>جھائے دہر کے سنگدل کو ناز کُل<br/>مرے سخن کی مرے بعد زیادہ ہو کے قدر<br/>نہیں ہے کام مجھے شعر و شاعر لیے دل<br/>زبان یہ لاشخ خوب تو نہ کھ دل میں<br/>بزرگ عکس سبکبار تحسرد نہا میں<br/>کیلی دل شکنی سے جو خوش کریں دل کو<br/>یقین تو جان گیا ٹوٹ دل سیرادوہن<br/>وے شکست یہی اس فقیر کو بھائے<br/>ضرر کی اپنے مکافات نفع گردوں سے<br/>چمن میں دہر کے خوش ہو کے جو ہنساؤ گویا<br/>کھلی فلک نے مرے سر پہ منت دستار<br/>غرض میں دیکھ کے یہ تنگ چمنی گردوں<br/>کہ ہر کو جاؤں میں تادل کرے مراد شد<br/>دے بہ بزم حریفان شگفتہ شو چون توج<br/>یہ سنے مژدہ جان بخش میسکہ کی طر</p> |
|--|---|

## مطلع

|   |  |
|---|--|
| <p>تبان کریں ہن اسے پائال کیوں اتنا<br/>کہ جاے اشک نکلتے ہن ریزہ مینا<br/>عجب کہ ہر ہن مو پر نہ دل کرے پیدا<br/>نمک سے اشک کے جس چشم نے فزا چکھا<br/>وے سخی ہی اڑا دینے اوسکو مثل صبا</p> | <p>یہ سنگ پا ہے یہ دل سے خدا نہیں جانا<br/>شکست وعدہ ساتی سے دل ہر لٹا چا<br/>جو در دل کے فریے ہو آشنا بیدرد<br/>بجائے سرمہ کروں میل گرمین بہین<br/>گرہ میں غنچہ صفت زر کرے دلی کو جمع</p> |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>صدائی نغمہ سے کہتی ہے نے کہ اچھا چلا<br/>         کہا نے لائے یہ طانت جو ہو سکے سیدھا<br/>         بغیر خم کی پشت اپنی سر اٹھا نہ چلا<br/>         ترے عدد میں یہ قوت ہے میں نے فرض کیا<br/>         صفائے شست ترا دسکو دیجیہ دکھلا<br/>         اسی صفائے گل جاے تیر بھی تیرا<br/>         تیرے عدد کو نہریت سے شوق ہوا اتنا<br/>         تو بوج ادکی پکارے کہ پہلے بانو بن<br/>         کرے وہ خون میں اعدا کے روز رزم<br/>         لے جو کہ کو گر بخبر غضب تیرا<br/>         بجائے ہر بن موہو زبان نہوے ادا<br/>         کہ دوہا میں حانی رکھوں ہونہن تجھسا<br/>         کہ جان لب ہوں لے جی نہیں نکل سکتا<br/>         جو گھر کرے ہے مرے تن کے بیج تیر بلا<br/>         غبار غم مرے چہرہ پہ اس قدر چھپا یا<br/>         زری رضا ہو جو سمجھ آگے یا امام رضا</p> | <p>متراب پنہ مینا سے چاہتی ہے نہک<br/>         تیری کمان کے آگے حریف روز نہرو<br/>         کہ جسکے تیری سہلیت سے آسمان نے کھو<br/>         کہ آسمان کو اٹھا کر سپر کرے منہ پر<br/>         جو روز رزم مقابل ترے کمان کے ہو<br/>         کہ جس صفائے نگہ بار نکلے شیشہ سے<br/>         شہا عجب ہے وہ شمشیر جسکی صولت سے<br/>         گرا سکے بعد مصدو جو کھینچے او کی شیبہ<br/>         تیرے سمند کے میدان میں نقش پا جو پے<br/>         شرار قطرہ خون ہوں ٹپک پڑیں دہن<br/>         ہے عرض حال غرض منگو ورنہ مع تری<br/>         نہیں ہوں اگر کسی لاین دے ہوشم تجھے<br/>         کیا ہو دہرنے عرصہ کو مجھ اتنا تنگ<br/>         نہ تیری کی رگ پے نے کسو کے تن میں جگر<br/>         ہین آکھیں خنجر دیوار سیل شکوئے<br/>         یہ عرض حال ہے سودا کا جو سناوتے</p> |
|---|--|

## در مع حضرت امام ثامن ضامن علی موسیٰ رضا شاہراسان صلوات اللہ علیہ کنایہ طعن بر شاعر فخر کین واکو سیر ستاؤ

|   |   |
|---|---|
| <p>معدن ہر جہاں سونے کا دان خاک ہے کسیر<br/>         کب شبہ فردشون کو حضور اسکے ہو تو غیر<br/>         جاتی ہے دیکھ یہ نظر انکی تجھیر<br/>         لڑتی ہے سدا یہ گھر بار سے تقریر<br/>         تعلیم ہے منشی فلک کو میری تحریر</p> | <p>مستغنی ذاتی نہ ہوس کی ہوتی<br/>         لبریز ہے کیسے دُر کنون سے جن کا<br/>         ہے لعل سے نسبت نگہ چشم کو جٹک<br/>         ہیں وہ در یکتا بھان جسکے زبان کی<br/>         یوں صفحہ پہ بولے ہے صریحانے قلم کی</p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>بسان دیدہ پُر آب عاشقان جاری<br/>         دکھاؤں لکھو میں اس گنبد طلا کا عکس<br/>         ہو اسے دل کو یقین دیکھ حوض کوثر میں<br/>         نہ ہے وہ حوض کہ محبت سے جسکے حیرت خضر<br/>         دلا طویل نگر مچ عتاب نہ کو</p> | <p>ہو اسکے صحن میں ایک حوض مخز کوثر کا<br/>         کہ جب طریق ہے بانی میں اسکے جلوہ نما<br/>         کرے ہے ان کے گرد وائے آفتاب شہنا<br/>         ہمیشہ پردہ ظلمات میں رہے ہو چھپا<br/>         نیاز لیکے یہ مطلع حضور میں توں</p> |
|---|--|

## مطلع

|  |   |
|--|---|
| <p>شب اکرون تری ہر وجہ میں فلم آسا<br/>         مہنوں شناس میں جو تیری زمین کے آسوں<br/>         کہاں زبان کو ہے طاقت اگر بیان کیجے<br/>         وہ اپنے مردک چشم کے برابر کب<br/>         جو کچھ لکھا نہ تو تقدیر میں اگر اس کے<br/>         نہ دل سے حرف زبان تک ہو بخینے پلاہ<br/>         تجھ ابر فیض سے قطرہ اگر زمین پہ گرے<br/>         گداسے در کا ترے نقش پا ہے جس جاگہ<br/>         چراغ راہ خضر میں اگر چہ یا شہہ دین<br/>         کہاں سے پردہ ظلمات بیج جا کر خضر<br/>         کئی بناے نقدی جان سے اب اتنی<br/>         سوائے عشق ترے عہد میں نقدی سے<br/>         شہا سحر کا گریبان چاک کر تے وقت<br/>         ہے جس جگہ میں ترا حفظ ناتواؤں پر<br/>         ز بسکہ عہد میں تیرے ہے رسم داوری<br/>         ہمشت ہے ترے بتان مہر کا یک گل<br/>         سموم قد تیرے بر و کجسر پر جو چلے<br/>         ز بسکہ خوف ہے اسباب رخ کے دین</p> | <p>جو سر کٹے تو گریبان سے کر زبان پیدا<br/>         تو سبزہ شکل زبان ہو نہ خاک سے اویٹا<br/>         ترے دیار کے چوٹے کا حد استغنا<br/>         خیال ملک سلیمان کو گر کرے شاہا<br/>         جو کوئی در پہ ترے آکے مانگتا ہے دعا<br/>         کہ ہو چکے ہے وہ مطلب قبول یا مولا<br/>         بجائے دانہ زراعت سے ہو گھر پیدا<br/>         کرے ہر لوح سعادت کو دانے قرض سما<br/>         نہو دے نور کجھو تیرے شمع بنیش کا<br/>         شراب عمر ابد سے یہ زندگی پاتا<br/>         بجان کے ناز وادامین رہا نہ ظلم و جفا<br/>         کتا وہ ہاتھ کسی حبیب تک اگر ہو چیا<br/>         اسی ہی خوف سے کانپے ہر دست و ہر پا<br/>         ہٹے ہے دیکھ کے خاشاک اس جگہ دریا<br/>         جو جس کی بھی کوئی فریاد سن نہیں سکتا<br/>         سفر شرار ہے تیرے غضب کے آتش کا<br/>         پھل کے آب ہوں کہسا ز خشک دریا<br/>         شہا اس عہد میں تیرے غضب کے صولت کا</p> |
|--|---|

سرقہ کو نہ سمجھیں نہ توار کو گران سے  
 پھر بعد مال بجا با سکے یہ ذی ہوش  
 محمود نشانہ ہے تخیل میں ادھون کے  
 اتنا یہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں  
 سرشتہ ہے عزت کا فقط ہاتھ خدا کے  
 قطرہ دو ہی پانچا ہے قسمت کی ہر تفریق  
 اٹکا ہوا اگر بو علی سینا بھی مشکل  
 نسبت سے فلزات کے تنے سے ہوتا  
 ہے جفیہ استاد ی دشا گردی میں لازم  
 بلبل کو جو بھر عمر سنی پرورش اوسکے  
 صحبت سے نہو فائدہ نا جس کو ہرگز  
 شمشیر میں کیسی ہی اسالت ہو یقین جان  
 شیریں نہ جھوٹے وہ فریاد جہان میں  
 سودا تھے کیا سود جو انباے زمان کے  
 کرا سکی عوض مع شہ ہر دو جہان کی  
 وہ شاہ خراسان نگہ فیض سے جسکے  
 جسکے دمسج و کامسا ازل نے  
 مانگا کرے ہے ہاتھ کو پھیلا کے فلک پر  
 کیا تاب جو صیاد اجل منہ کرے اُس سمت  
 سجدے کو دو عالم کے وہ محراب ادا کی  
 مومن بہ تصور جو نہو مقتدی اوسکا  
 عدل اُسکے سے لرزے ہے خشن خارشے غلام  
 جس دشت میں باجے دہل چرم بزا کبار  
 مفقود عداوت یہ عدالت سے ہوئی ہر  
 شام تو وہ ہے عالم و آگاہ کہ جسکے

پوچھے جو کوئی کیا ہیں یہ دونوں کو فقیر  
 رو بہ کہیں سرقہ کو توار کو کہیں شیر  
 ہووے نہ کمان حسد انکی سے جلد تیر  
 حاصل نہیں ہوتی ہے کچھ ان باتوں سے فقیر  
 افزائش قدر اپنی میں جلتی نہیں تدبیر  
 ہو ایک نگر ایک گھر ہو کے گرہ گیر  
 تعلیم کرے کس روش اسکی نہیں تاثیر  
 پتھر کی جو ہونے تو دان کیا کرے اکسیر  
 یہ ہونے تو وہ لون میں کسوی نہیں تقصیر  
 ہرگز نہ کرے زمزمہ کستوری کشمیر  
 یہ بات ہے بر صغیر دل قابل خسیر  
 پیدا نہ غلاف اسکا کرے جو ہر شمشیر  
 حنظل جو کرے نشو و نما پہلوے خیر  
 نافھی دے بے رطبی سے کرتا ہے تو تقریر  
 تا عفو جرایم تیرے طالع میں ہون تحریر  
 ہوتے ہوئے اکسیر نہ مافی کو لگے دیر  
 پارس کے عوض سنگ کیا مصرت تعمیر  
 مہر اسکے سداقبہ درگاہ سے تنویر  
 لیجاے پناہ اسکے اگر سایہ میں غمخیز  
 زائر کا جہان نقش قدم ہووے زمین گیر  
 مقبول نہ اسکے ہو صلوة اور تہنیر  
 حمد اُسکے میں سم سکھے ہے تریاق کی تاثیر  
 ہیبت سے ادھر لٹکے جہانکے نہ کچھ شیر  
 خدین کو ہے ربط ہم چون شکر و شیر  
 تدبیر کے ایسا سے نہ باہر ہوئی تقدیر

ہونا جو سخن ہم تو ہنر آدھجتا  
 تیرا ون کے کرے ہم سا کا اُسے غلیل  
 معنی کے جو ہونا نام سے مشہور موکل  
 ادن سا نہ کوئی کبھو آفاق کے اندر  
 روکش ہو وہ ایسوں کے تھین جن دہم  
 یہ بات جلدی ہے کہ وہ ہر آپ کو سمجھے  
 پکڑی جو لٹورے نے کہیں کھیتی سے چڑیا  
 یا شب کو یا کھونٹے میں جھون کو لا کر  
 صاحب سخن اس طبقہ شعرا میں کئی ہیں  
 مصرعہ میں اگر لپٹہ معنی ہوتے بلند  
 تقارہ کا مضمون بدستی جو سیاہ بھین  
 سمجھیں ہیں کلام اپنا بہ از سورہ و صفت  
 کرتے ہیں مجالس میں پھر اُسکو بہ بدی یاد  
 اس جملہ کے بعد بے دے وہ نہ براؤں  
 استاد کی انکے ہے انھوں کو یہ نصیحت  
 اتنا تو تراز رکھو الفاظ کا ملحوظ  
 جب تک کہ نہ منظوم ہو پانگ تراز  
 تم شعر و سخن اپنے کی جدش میں کمان بن  
 جہرہ کو نہ معشوق کے در شمع سے تشبیہ  
 مضمون جو قدر زلف کا معشوق کے بازو  
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں  
 استاد کی اس بندہ کی اور ترقی  
 مضمون جو ہو رختہ کا تازہ کسی کے  
 پھر کہتے ہیں یوں ہے کسی استاد کا یہ شعر  
 اور ادن کا کوئی فضل کمال کے جو دیکھے

پرواز کو معنی کے جو چھینچی ہے وہ تصویر  
 مضمون جو چھپے کوہ میں ہو صورت پخیر  
 اُسکو بھی کچھوڑیں وہ کبھو بن کے تغیر  
 تا فیض سخن اسکی نہ طینت میں ہو تغیر  
 نادانی سے کب کرتے ہیں اپنے تئیں تشہیر  
 دم کو یک شب تاب کی چٹکی جو شب قیر  
 سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھ سا کالان گیر  
 جانے یہ دل اپنے میں کیا ماہ کو سخنیر  
 ہم نرم خندان کو نہ اُسے کرے تقریر  
 زعم اپنے میں سمجھے ہیں کیا پیل کو زخیر  
 گوس المن الملک کے ٹھونکین جو ہم وزیر  
 معنی جو ہیں سو خواب فراموش کی تعمیر  
 سامع کرے تحسین میں اُنکے جو کبودیر  
 جو ملک سخن کے ہیں ہفتون میں شاہیر  
 لفظی نہ تناسب ہو تو کچھ مت کر و تحریر  
 بے پیچہ و ناخن نہ لکھو دودھ کو مٹیر  
 بازو نہ کبھو شعر میں تم لفظ شکم سیر  
 بو لو نگہ یار کو یار و نہ کبھو سیر  
 تاز لہون کو بازو نہ کسوشل سے گلگیر  
 لکھو الف و لام کے سپارہ کی تفسیر  
 مرجع ہو مونت تو ضمیر اسکی ہو تذکیر  
 شیوہ وہ لیا غیر کی جس میں کہ ہو تحقیر  
 کرتے ہیں اسے فارسی میں بازو نہ کھلے تشہیر  
 سرقہ یہ کیا جن نے بُرا ہے کوئی بے پیر  
 بہن طرفہ وہ معجون جو ہو جملہ سے تمحیر

|  |   |
|--|---|
| <p>چاہیے دریا ہو یہ کباب گہر میں چنگ سے<br/>صیقل اس آئینہ کی گرد شکست زدگان سے<br/>فی الحقیقت تیغ کو جو ہر سے بہت بڑگان سے<br/>کوہ کی ٹم شیر کو کب احتیاج، سنگ سے<br/>خاکساری کو ہمارے سرکشی سے ننگ سے<br/>حسن کی خوبی میں تیرے گھسے باہر بنگ سے<br/>مشکل سے میری سدا بیزار میرا رنگ سے<br/>آئینہ تصویر کا دور از غبڑا روہنگ سے<br/>اندون شاید وہ کچھ شور جنوں سے تنگ سے<br/>اک غزل پڑھتا تھا یہ طالع کا جکے ڈھنگ سے</p> | <p>وضع سے کم ایہ اپنی کیا ترقی کر سکے<br/>غش بہم پہونچا نہ محروم تجلی دل کو رکھ<br/>مردہ اپنی ہنر پوشی سے جو مائے ہے دم<br/>اپنے بھی مرہون منت ہوں نہ عالی ہمتان<br/>ہمک پرے رکھنا قدم اس آستانے گرد باد<br/>ابردان نے کھینچی ہے ٹم شیر مرگان نے چھری<br/>آہ کس منہ سے کہوں تجکو کہ ملک ایدھ تو دیکھ<br/>محو حیرت کے تین ہے دوست دروین گیا<br/>صبح دم سوداچن میں منجھو آیا تھا نظر<br/>پائے گلبن بید مانعہ سا کچھ بیٹھا ہوا</p> |
|--|---|

## مطلع

ہمک پرے جابون لیل کو نو سیر آہنگ سے  
عکس نال طوطی اپنی آئینہ پر سنگ سے  
شعلہ آتش مرے کانٹے پہ گل کارنگ سے  
آئینہ ہوں تو صفائی میری مجھے رنگ سے  
یان صداے رعد آواز شکست رنگ سے  
یہ کہا چرخ منتش کیسا زمر درنگ سے  
سراوٹھا دیکھا تو ہمک اتنا ہی بولا تنگ سے  
بندہ خانہ کیا یقین تشریف لانا تنگ سے  
ہر طرف مطرب پسر ہر سو باب و چنگ سے  
دیکھنے کو رقص میوبان خوش آہنگ سے  
اسکو باد رکھیے گا یہ خیال بنگ سے  
یک قدم ماہ طلبے کرنی سو فرنگ سے  
در دل شننا کسی کا اُچھو عود و چنگ سے

شمع کا میرے صداے خندہ گل تنگ سے  
ہوسکین نازک دلاں کب روکش جوت تنگ سے  
یان موم عشق سے کسکو ہر جو شیش کا دلیغ  
گرد ہوں میں تو نہیں خاطر نشینی کا دماغ  
ہمک پرے گلشن سے میرے شور کر ابر بہاد  
اسمین جرات سے میں اسکا قطع کر طول کلام  
گوشہ خاطر سے کرتا ہے عوض اس قصر کو  
ہاگہ اس اثنا میں اک منعم نے آئس سے کما  
ہر مکان میں مسند دہر ایک جافرش سمہ  
نوش کرنے کو کباب ادر پیٹنے کی خاطر شراب  
یہ کہا سکر جو تر خیب آپ کو تے ہن بھنے  
ناز پروردہ جو استغنا کے میں ہکتے تین  
دیکھنا راہ اجل اودن کو تا شار قص کا

بجستی ہے اگر ایک گنہگار کی تقصیر  
جو خلق ہے نزدیک خدا واجب تعذیر  
تو اور خدا ہے جو نانون تو ہے مخیر  
آنکھوں میں خلائق کے نظر آدے بہ حقیر  
ہم رہا سے لینے میں کر کے کسی ہی توبہ  
ہوتے ہی سب آئے ہیں شجاعت میں شہید  
سیف دوزبان ہے جو تیرے جد کی دشمن  
تھ تیغ غضب کے جو ہوسایہ کے سزا پر  
چھید ہے تیرا نقطہ موہوم کو یون تیر  
ہو جو رخ کے جھوٹے میں زمین خاک کا انیس  
کیا تمہے جو گردن گرد سم اس کے سے تعزیر  
ہو جسکو محبت نہ تری اسکے گلگیر  
مخصوص تیری شان میں ہے آیہ تطہیر  
ادام ملائک کو ہے دان حکم عصا فیر  
باصد ملک دعش کا دم اسکے سزا پر  
ہر موہوزبان تن پہ نوک کر کے نفیر  
کیا میں ہوں میری کیا ہے فلم کیا میری تیر  
ہوتا ہے وہ نزدیک خدا واجب تعذیر  
امید کرم سے ہے کہ ہو عفو یہ تقصیر  
ہوتے ہوئے پلاد انجی نہ کشتی کو لے دیر  
ہج اسکو مکھنے ندے ہو بانو نین زنجیر

جسجا تیرے ایسا سے خداوند جان نے  
وہ چاہے بلا شہم و شک غلو کہ ادسکی  
دہ جزو کہ کہتے ہیں جسے لایتمخرے  
رازہ جو ہو درگاہ کا تیرے تو وہ یان تک  
سایہ ملک اسکا محرمے ہم ہی اس کی  
اشج تو نہیں آپ ہے پشتین سے تیرے  
اشبات ہوا جو ہر فرد اس سے بہ تقسیم  
وہ کھلے پک مارے ہو دے مکر کوہ  
جون مردک چشم میں جو بیٹے کے بیٹے گل  
تو بار نہ علم اپنے کا کر آپ ادٹھا دے  
خوبی کا تو نہ کو تیرے خرس کا کیسو  
وہ گرد ہے آنکھوں کو مجھوں کے تو سرس  
شاہادہ تیری ذات منزہ ہے کہ گویا  
شہباز تیرے رہے کا ماسہ جو جان پر  
جس قصر میں شوکت ہے تیری پہنچے تو پہنچے  
تیرا ہے جو کچھ مرتبہ عفتیل کل اسکے  
جو کچھ یہ لکھا میں نہ سمجھ اپنی اسے مدح  
بجھنے کی کرے مدح جو مجھسا کوئی نالوان  
کرتا ہوں سخن کو میں دعا تیرہ یہ اب ختم  
یارب جو تیرے دوست ہیں از قلم مرید  
اور ان میں جو بدخواہ ترا ہونے لگے عرق

قصیدہ در منقبت مخدودمان نبوی خلاصہ خاندان  
مرقدوی امام عسکری صلوات اللہ علیہ

ہاں اسے آئینہ بہتر اس صفا سے رنگ

عجب پوشی ہو لباس چوک سے کیا نکست



|   |  |
|---|--|
| طرہ محبوب میں ہو جس طرح عاشق کا دل<br>گر قصیدہ کے تین سودا دعائیہ خیر تہ<br>مانگ لے جو مانگتا ہے تو صلہ اسکا یہاں<br>سر گل امید سے محروم تیرے دوست کا<br>لالہ سان ہو غرق آتشیں عدد و سرتا قدم | میرغ دو راز دم یوں اس کے میان جنگ سے<br>قافیہ کو دست اب آگے نہایت تنگ سے<br>نہ خراج روم مالیت نہ باج زنگ سے<br>ہو نہ جب تک گلشن دنیا میں آجے تنگ سے<br>پر شر جس وقت تک دامن کوہ و سنگ سے |
|---|--|

## قصیدہ و منقبت خلیفۃ الرحمن امام مہدی المہادی آخر الزمان صلوٰۃ اللہ علیہ

|   |   |
|---|---|
| جون غنچہ آسمان نے مجھے بہر عرض حل<br>ہر گر کسی گروہ کے لیے جز خراش دل<br>اجزائے کار بند ہے عالم کا اُسکے ہاتھ<br>روشن ہے شمع کشتہ کے پھر کر جلائے سے<br>روشن طبیعتوں سے بُرا ہے یہ تیر عقل<br>رکھتا ہے پیغور کو چون نیزہ سر بلند<br>یک تن نوالہ خوار نہواں سے تا ابد<br>ہر روز فتمتون سے کرے سفلہ کو غنی<br>پارے کو دے ہے رتبہ اکیس بعد برگ<br>گر پائے سوختن نہ ہے اُنکے در میان<br>سو پر دین رکھے بوے گل کو یہ بے تمیز<br>ڈھانپے ہے جانا زلے زاہد و نکاعیب<br>ہم پر سدا رکھے ہے گل رنگ کو حرم<br>ہر روز ادھڑکے غنچہ گل کو کرے ہے تنگ<br>بوچھ اس کے ہاتھ سے دل ہر دشت خار خار | وین سوز بان دہن میں لیکن سبھی ہن لال<br>مارا نہ آسمان نے کبھو ناخن ہلال<br>جز حشم عاشقان کے ہن جاری باقیصال<br>یعنی کہ بعد مرگ بھی آرام ہے محال<br>گرتا ہے نور مہر کو سایہ کے پایہاں<br>جون چاہے خاکسار کو دے ہو زمین پر ڈال<br>ہے سرنگون ازل سے یہ ابجا سہ سفل<br>محتاج نام شب ہو سدا صاحب کمال<br>دولت کبھی کس کو نندی ادن نے نہ ہلال<br>ہرگز کرے نہ شمع سے بردانہ کا دصال<br>بھاڑے نقاب لے جی اگی یہ بدصال<br>دیتا ہے راز عشق کو پردہ سے یہ نکال<br>خون بہا ر تیغ خزان پر کرے حلال<br>ہر شب لکھے ہے خاطر بیل کو پر مال<br>اگر لغت لغت ہے جگر کوہ کو خیال |
|---|---|

غم کسی دل سوختہ پر ادن کو کھانا ہے کباب  
 خاک در ایک ایسے کے ہین وہ تیری سجد کیا  
 قبلہ دنیا و دین لینے امام عسکری  
 ایک پلہ میں ہو گا ہ اور دوسرے پلے میں کوہ  
 پشت خار آہوی صحرا ہونے پنجہ شیر کا  
 ہے جابا دراب شرمین ربطا فاون چرخ  
 روے کا چہرے پردہ کا ادھٹنا ہے غل  
 جو سموم قہر کا جس برد بجا در پر خیاں  
 نہی سے تجھ امر کے اب یا امام المتقین  
 چشم خوابان میں شراب آتی ہے لینے کو پناہ  
 مطرب اپنی آخرت کر یا دنالان ہے سدا  
 استخوان پوشت سے کھینچے ہی رکھتا ہے رباب  
 مین گداؤن کا ترے در کے کہوں ہمت سو کیا  
 کہہ سلیمان سے نگین اپنے پہ تو نازان نہو  
 اُس زمین کو جس پہ اُسکا دست ہوسا یفکن  
 منہ پہ تیغ برق دم الماس پیکر کے ترے  
 گر سر دشمن پہ ہو میدان مین وہ سایہ فکن  
 پر نہیں یہ وصف اُسکے جو بیان مینے کئے  
 آسمان سے تازمین اور گا دسے ماہی تلک  
 لیتی ہے تسلیم دان ہر روز آگر گرد باد  
 گرد جولا نگاہ کو اُسکے کہوں مین کیا دماغ  
 جہا نکی ہے ہفت آسمان کو جلدی اُنکی قہر  
 بگڑا ہی جاتا ہے باقون میں جلو لینے کو وقت  
 اسمین بھی ٹمک گرم ہو آیا تو بس پھر اور گیا  
 ہمت پرواز تیرے باز کی مین کیا کہوں

نت اُنھیں خون جگر پینا مے گل رنگے  
 عرش کے دھن پر گزٹھیں تو اُنکا رنگے  
 جکی میزان عدالت اتنی بے پانگے  
 کاہ کو باد تو کر نا کوہ سے ہست رنگے  
 باز کا پڑیا کی خاطر آشیانہ چنگے  
 گلشن انصاف پر اُسکے یہ آئے رنگے  
 بردہ پوشی پر جو ادسے حسم کا آنگے  
 خشک ڈان دریا مین پانی کوہے پانگے  
 بسکہ منہیات پر عصہ جہان کا تنگے  
 گلرخان کے خط نہیں آتش کے ادرنگے  
 روز و شب ہر ایک ٹھوکے کینن ہر چنگے  
 زیر چوٹ سنگ نت اُنھ رو سیہ درناں گے  
 اُنکی ہر یہ گفتگو جادو مین لہج و رنگے  
 ہمیش ارباب ہم یہ دست زیر سنگے  
 کچھ سوا گل اشرفی کے سبز کرناں گے  
 ایک قدم آنا عدد کو راہ سو فرسنگے  
 خود و قاش زین و حصہ تاج دے تنگے  
 بلکہ یہ تعریف تو ادسکی برش کا رنگے  
 آسمان کو کچھے اُسکو تو اک چو رنگے  
 جس جگہ سر گرم کاوے پر تیرا شہ رنگے  
 عارض خوابان کے خط ہونے سے جکیننگے  
 بسکہ عصہ شمش جہت کا اُسکا ادر تنگے  
 نکلا ہی پڑتا ہے رانون سے یہ اسکا رنگے  
 ہے تو گھوڑا ہی پہ کچھ سیاب کا سا ڈھنگے  
 اسمین گر تیر غ بندھ اور ترے تو اسکا رنگے

|  |  |
|--|--|
| کرتے ہیں ان سے سخن میں سدا اور صبرِ خدایا  | اژدہ ہوئے ہیں سہم کے یا تیک ضعیف ہو چکے  |
| یہ مطلع حضورِ مری بات پر ہے دال  | جو کچھ لکھوین اسکی سخاوت میں ہے بجا  |
| <p>مطلع تیرے گدا سے در سے کرے آکے وہ سوال<br/> پیدا بجائے داغ گہر ہون ہر ایک سال<br/> دست قضا بٹھائے اسے دیکے گوشال<br/> گر تھو نشانِ غم سے آگاہ ہوں جب سال<br/> ہدایت سے آبِ چہرہ گر و زہرِ ہوشال<br/> ہو جائے خشک خونِ رگ یا قوت کی تشال<br/> گا زمین کے تن سے نہ لاگا ہے سوال<br/> دشمن کے دلمین سہو سے گزرے اگر خیال<br/> جامِ مغز استخوان میں چھبین شمع کے مثال<br/> تعریف نقشِ سُم کی ہے اُسکے بہت محال<br/> نادان جانتے ہیں کہ نکلا ہے یہ ہلال<br/> ساتھ اُسکے دوڑے گرنے گدیرہ غزال<br/> پہونچے وہ اس جگہ کہ نہ پہونچے جہاں خیال<br/> ہو دے جو تو سوارِ عدو کے لیے قتل<br/> حاضرِ نون رکابِ سعادت میں کیا مجال<br/> ہیہات اس زبان کے نیلین کہے، غیال<br/> اُسکے تئیں ہے فنِ شجاعت میں یہ کمال<br/> گردن میں استخوان کے کھجور بند ہوئے بحال<br/> جون اژدہ پہاڑ سے جھانکے ہے نر کل<br/> خالق چھٹا اسکی مچ ہے مخلوق کو محال<br/> ہے کیا لبِ دہن مجھے کیا فضل کیا کمال<br/> تیرے نیاز کے لیے پہونچے مجھے سال<br/> تا دوست ہو دین شاد تو دشمن ہوں بائمال</p> | <p>چاہے اگر کوئی دو جہان کا مستع وال<br/> بر سے ترا جوا بر کر امت زمین پر<br/> مرضی میں گر چلے نہ ترے ایک دم سپر<br/> جون مومِ قنعتہ آن میں ہو جائے مچل<br/> شمیر گر علم ہو تری جن دانس کا<br/> ہر زبرد کے رگ گردن میں خوف سے<br/> مارے اگر تو بر کر آسمان اد سے<br/> شاہا ترے جو نشترِ خنجر سے ایک دم<br/> ہے کیا عجب کہ خوف سے ہر عضو کی گین<br/> حیرے سمند کی میں ستائشِ نیک سکون<br/> آئینہ سپر میں پڑتا ہے اس کا عکس<br/> سرعت میں اُسکے راہ سے یہ کر کے ہسری<br/> جب تک وہ دم دیا کہ نہ پہونچے مڑے کے پاس<br/> کیا یہ اسکو تختِ سلیمان سے کم سجان<br/> سب جن دانس و دیو پری اور وحش و طیر<br/> شاہِ ازاں بیانِ شجاعت میں کیا کروں<br/> دعوائے بندگی ہو جسے ادسِ جناب میں<br/> ستک میں فیلِ مست کے مارے اگر وہ تر<br/> سوفارِ اسطرح سے نمودار ہو رہے<br/> پس جسکے ہر غلام میں قدرت ہو اسقدر<br/> تیری ثنا و مدح کوئی مجھے ہو سکے<br/> دریاے طبع سے یہ کئی گو ہر سخن<br/> اے شاہِ دین پناہِ شتابی سے کر ظہور</p> |

ایدل غرض کیسے کہنے چین آسمان  
 حاصل نہ ہو سوائے مشقت کے اور کچھ  
 ہم بست قطرون پہ چلی کب نہ تیغ چرخ  
 اگر ہو شعور اس سے بجاہن کس کا  
 گردون سے کار بستہ کھلے کیونکہ ہو محال  
 پس کیا ضرورت تھاجو کیا شکوہ سپہر  
 خواہش ہے دو جہان کی اگر تو زبان سے  
 ہمدی ہادی وہ کہ گرا سکا نوٹے حفظ  
 کھلجائے سب زمین کی گرہ آب میں ابھی  
 جسکے قدم سے گلشن دنیا نے یہ شرف  
 شبنم نہیں کہ چہرہ گل پر ہر ایک بات  
 میں قدم سے اُسکے جہان میں خوشی کی لہر  
 ممکن نہیں کہ رات کو شاخ درخت پر  
 اُسکا قدم نہ دے جہان کے جو درمیان  
 اس خاکدان اور پر جو نہوا سکا بارِ سلم  
 ہووے زمین زیرِ روبر آسمان کے ساتھ  
 گھینچے خدا مجروحہ طرف آسمان کے سر  
 کر دے فیصلہ کا کہ شان کا وہ شتعل  
 ہم نہ جی سے مے کے جوا نگور کی طرف  
 یک آن پنج خوشہ بردن کے واسطے  
 جسدن سے اُسکے عہد نے جگ کو دیا شرف  
 ادس آب کے منط کہ جو کافی کے ہوتے  
 بعد از بہار دے خزان پر طپسا پنچ زن  
 گرا سکو تو یقین کہ درندہ گزند کے  
 آہو کی دشت میں جو سنی ہے صد لے پا

شکوہ مکر تو اس سے کہ ناحق ہے یہ جہاں  
 آہن کو سر کو ٹیپے گرتا ہر سال  
 دوڑے اُدھر ہی اب جہد ہو زمین پھیل  
 اس مطلع دویم کو پڑھیں جسکے حسب حال  
 ہرگز نہیں ہے عقدہ کشا ناخن ہلال  
 ایدل تو ہرزہ گوئی سے اپنی زبان بھال  
 جرمِ شاہ ستر و علن مست سخن نکال  
 مرکز کو خاک کے تو قوی ہے یہ احتمال  
 لے شرق تا غرب جنوب اور تا شمال  
 پایا کہ وہ سمانہ سکے عرش کا خیال  
 کرتا ہے عرش سے عرق شرم انفصال  
 زائل ہوئی ہے اسقدر اب صورت لال  
 رکھتا ہو مرغ سر کے تئیں اپنے زیرِ بال  
 کب چار عنصر دن میں رہے حد اعتدال  
 اہل جہان کے آئے سرادِ عجب و بال  
 مانند یک شیشہ ساعت با اتصال  
 اُسکا اگر جلیک شہر آتش جلال  
 گردون کعب ہو اسے یہ اور جائے لال  
 اگر کب دو عمتِ راض کو کرتا ہے جمال  
 ناکِ فلک پر آئے خدا جلنے کیا زوال  
 ہر خم کے بیچ تب سے تو ہے پر ہے یہ بال  
 چھپتا ہے تیغے در دے کشت سے یہ لال  
 گلشن میں اُسکے عدل سے ہر برگ ہر نال  
 یہ خوف اس کے عدل نے ولین یا بچال  
 پھینے کو ہر ڈھونڈتے ہیں خانہ شغال

|  |   |
|--|---|
| <p>مضمون تازہ دین چین فکر سے مجھے<br/>جو گل سر بہار کوئی جا کے سوئے بلخ<br/>زکینی سخن ہے مری اس قدر گل<br/>موج نسیم گل کی جو زنجیر پانہ ہو<br/>سعدی کی لوح پاک کی خاطر ہے شیر گاہ<br/>ہر سطر اسکی معنی زنجین سے شائع گل<br/>نام اپنے سے کوئی جو مرے شعر کو پڑھے<br/>اسکا یہ شعر ہے کہ قلم جسکی روز و شب<br/>جسکا جناب حق سے اینست کہ بطرح<br/>حاضر حرم میں دل کے وہ مانند ذات حق<br/>مطلع کہہ اور اسے قلم اب لائق حضور</p> | <p>پہونچا تو سے ہے ہمیشہ طبیعت کا بغبان<br/>لاتا ہے بہر گوشہ دستار دوستان<br/>عاشق ہے میرے نظم سخن کا بہ گلستان<br/>شوق سخن مراد سے لادے کٹان کٹان<br/>دیوان کا ہر ورق یہ مرے بہر بوستان<br/>سمجھا کرے ہے بلبل طبع مسخوڑان<br/>بولے نصاحت اسکا نہیں یہ لب و دہان<br/>ایسے جناب کی ہے ثنائین گشتان<br/>نظم سخن میں لفظ و معنی ہیں تو امان<br/>جناب رحیم خلق و لے ہے جہان تہلن<br/>تا دو جہان صلہ دے مجھے شاہ خروان</p> |
|--|---|

## مطلع

|  |   |
|--|---|
| <p>اے وہ کہ کا جن بشر تجھ سے ہے نوان<br/>تجھ خاکپا سے فیض جو اکیر کو نہو<br/>شاہا علو مرتبہ تیرا جو کچھ کہ ہے<br/>اپنی نگاہ چشم کو قاصد جو کر کے دم<br/>پائے نگہ میں ادل منسل ہوا بلہ<br/>قرآن میں خاندان کے ترے شاہ دین پناہ<br/>جبریل کی جگہ وہ نہیں جس مقام میں<br/>جو امر کا حسن ایزد میں ہو ترا<br/>ناوقن کیا اسطے جو تب میں مسلو نکا دل<br/>اس مرتبہ کا سرمہ ہے اس کا روان کی گرد<br/>پہونے فلک کو صبح گہرا فیض سے<br/>ہمیشہ تیرے عدل کے شاہا بزرع حرج</p> | <p>تیری وہ ذات جس سے دو عالم پر کامران<br/>س کو طمانہ کر سکین اُس سے مہسان<br/>جز عالم الغیب بشر پر ہے وہ نہان<br/>بھجوا سے طول راہ کی کر نیکو متحان<br/>پہونچے نہ وان تلک ہے تیری نزل چان<br/>جس عزت و شرف سے کہ تیرا ہے خاندان<br/>پیشین سے دیا ہے تجھے حق نے عز و شان<br/>کیا ناب عقل کل کرے کچھ سہمیں یثان<br/>نکلے جو تجھ قدم کی زیارت کو کاروان<br/>جسکے لیے جو چشم ملائک کی سرمہ دان<br/>تیرے کرے جو قطرے بدیا سے بیکران<br/>خلقت کو اب مانے ہے اسل من کا مکان</p> |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| الشرج اختلاف ہن دین بنی کے پنج<br>سودا کو آزدہ ہے کہ جب تو کرے ظہور<br>تیرے ہر ایک دوست کا ماخذ صبح عید<br>جون شام سہ ماہ محرم متام عمر | اس مجملے کا مجموعہ ہے موقوف الفضل<br>اسکی یہشت خاک ہو تیری صف نعل<br>صفیہ میں روزگار کے روشن ہے جمال<br>خلعت ہی میں بسر کرین اعدلے بفضل |
|---|---|

## در نقبت خلیفۃ الرحمن امام مہدی الہادی آخر الزمان صلوات اللہ علیہ السلام و طعن بر شاعر کہ ایراد بر شعر میرا کرتے بود

|  |  |
|--|--|
| منکر خلا سے کیوں نہ حکیموں کی ہوزبان<br>مکن نہیں کہ اب سخن غیب کون ملے<br>نام آوری کیواسطے حاسد بحر تلاش<br>گر یہاں کہے تو ریختہ ایران میں فارسی<br>عالم کی اسنہ پر مر اسقدر ہے شعر<br>مینے خاکہ تجکو مرے ایک شعر حیر<br>شاید باقتفاق تو وارد ہو پر مجھے<br>گوزشت کو بچھاؤ کسی رنگ کا لباس<br>ازراہ دوستی میں کہوں تجھے ایک بات<br>ز ہمارہ مہسری کا مرے تو بحر خیال<br>ایسی نہیں بندھی ہے سخن کی مرے ہوا<br>اسکو یقین تو جان کہ حیران ہے اب تاک<br>فشی نہ فلک مری تحسیر در لکیر<br>پاؤں مرے قلم سے وہ فی الفور یہ چوہ<br>مک کردہ سطر ہے وہ ترے ہاتھ کی لکھی<br>دفر سے فن شعر کے تجکو ہے کیا خبر<br>روشن جہان ہے نظم طبعی کی میری شمع | جب سہرہ سے مرے ہو ملا اسقدر جہان<br>راہ اسقدر جو پہنچے وہ ماگوش ساعان<br>جاگہ کیسے نام کو اس عہد میں کہاں<br>چاہے جگہ جو شہرہ کو ہو تو نہ یہاں نہ وہاں<br>گو یاد رق بیاض کا ہر صفحہ میں ہوزبان<br>ذروی کا اپنے معنی کے ہے وہم ہر لہان<br>لفظوں کا اپنے غم کے ہوئے کہہ راگان<br>خوبو نہیں اُسکے جا نہیں جو پہلوے بدان<br>طبع شریف رجو نہ آدے ترے گران<br>ہو گا غریب مضحکہ نزدیک شاعران<br>کھلنے کا جسکے زیر فلک ل کو ہو گمان<br>عیسیٰ بے معالجہ نفع آسمان<br>بجھے بنیر غر غلطی کا کرے بیان<br>چپ رہے کہ وہ دن بجھے غلطی سے نرم نشان<br>کتے میں جبکا اہل زمین نام لکشان<br>تو جلد آسمان کا محسوس رہا بدان<br>بر دانہ دان ہے طائر برنج سخنور ملان |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| یہ نام پاک کہ کہتے ہیں جسکو عالمگیر<br>بجائے تھکوسلیمان جلال گر کہتے<br>علوم مرتبہ تیرا نظر کرے جو کوئی<br>شہا نسب جو تیرا آفتاب کو پہونچا<br>نہیں کلف یہ فلک سیر کا ترے لیکر<br>کہ جب آئینکا تو عزم پشت پر اس کے<br>جدھر کو ہو تو جلو ریز پھر ترے آگے<br>جہاں پناہ ترے درگہ عدالت میں<br>جلے جو شام کو پروانہ بزم میں ترے<br>شرار سنگ سے خاشاک کو جو پہونچے ضرور<br>کرم بھی اتنا ہی تیرا ہے خلق کے اوپر<br>امید عفو تر اگر نہ بیج صنایع ہو<br>جو نشست فیض تو کھولے کسی پہ پشیل صند<br>کرے ہے عرض یہ تو داجا با تقدس میں<br>تھہ آستان پہ دے اب مدد سے طلوع کے<br>بس اب جہان میں کوئی خوش نصیب مجھ سا<br>کیا میں عرض کر آنے سے زیر بال ہوا<br>پراکھو اوج سعادت سے میرے کیا نسبت<br>غرض کروں ہوں دعا ئیہ پر میں ختم سخن<br>الہی تا ہو جہاں تو ہوا در و نیست ہو | خدا ہمیشہ رکھے زینب زینت افراہ<br>کہ ہے وزیر کا تیرے خطاب صفا جاہ<br>ہے فلک ہی کو اس کے بزرگ شمع نگاہ<br>ہر آسمان نے پھینکی ہے آسمان پہ کلاہ<br>بغل میں غاشیہ اپنے چلے ہے ہر شب ماہ<br>رکاب داب کے اقبال بچے بسم اللہ<br>ظفر جو طر تو ابولے تو فتح پیش بگاہ<br>کیود یوے اذیت کوئی معاذ اللہ<br>تو صبح شمع کے آتا ہے سر پہ روزیاہ<br>لے آوے کھینچ کے دیوان کوہ کویر کاہ<br>کر اب دوزخ سے خالق ہی جسکے ہے گاہ<br>کوئی نہ کر سکے ہرگز کسی طرح کا گناہ<br>تو سوج آب گہر سے وہ نکلے کر کے شہاہ<br>زمانہ جا ہے تھا مجبور رکھے بحال نباہ<br>ہوا ہے آن کے حاضر یہ بندہ درگاہ<br>امید جسکی بر آئی ہوا تھی حسا طخواہ<br>جنہیں حصول ہو جشید کی سی شوکت و جاہ<br>وہ پہونچے ظل ہما تک میں تا بظلال اللہ<br>ادب کی مرضی ہے طول کلام ہو کوتاہ<br>جہاں خبری ہے تو اسے جہان یوں کے پناہ |
|--|--|

قصیدہ در شہنای شاہ جم جاہ خسرو فلک بارگاہ  
عالی گوہر محمد شاہ عالم بہادر بادشاہ غسانی

ہے اشتهار بخشے مراے فلک جناہ  
خشدگی ذرہ ہے از فیض آفتاب

|  |  |
|--|--|
| <p>آہا ہے جس گھڑی کہ تازت پہ آفتاب<br/>نشود نہا بکوہ کرے جس طرح سے کاہ<br/>آتش کو آب سے یہ تیرے عہد میں ہو قدر<br/>سوزن ہو چاک دہن شعلہ کے واسطے<br/>اس دہر سب کی ہے خلائی مین گر ترا<br/>دل پر مرے یقین ہے کہ بحر محیط کا<br/>خوگر تو خلق و علم وحیاسے اگر نہو<br/>بجھتا آتش غضب کے شرارے کے سامنے<br/>کھینچا قضا نے قسمہ سنگ فسان کہ جب<br/>اسکی برش کرے ملک الموت جب خیال<br/>شمشیر تو یہ کچھ ہے کہ جھک گیا مین عرض<br/>رکھتا ہے یہ قدم کہ نہ پہونچے رکاب تک<br/>بطلان شے ہو آگے سے حق کے فنا کہ جب<br/>چن بن کے سنگرزہ ترے جلوہ گاہ سے<br/>وان کر کے فرش آنکھوں کو اپنے منتظر<br/>سودا بجز دعا کے تری کیا ثنا کرے<br/>یارب ترا ظہور شتابی ہوتا دہر</p> | <p>بال عقاب ہے سرکش کلسائبان<br/>سر کو ب یون قوی ہے جہان میں ہر اتوان<br/>یون لعل آبداری سے قیمت میں ہو لعل<br/>وہ خار جسکو حفظ ترا ہو گا سائبان<br/>ہو دے نہ بار علم تو اے شاہ انش جان<br/>لعلہ اولٹ دے موج کا کشتی خاکدان<br/>اور ہو تری نگاہ براعمال عاصیان<br/>باروت کا ہے تو وہ زمین اور آسمان<br/>شمشیر تیری چرخ چڑھی بہر دشمنان<br/>بے اختیار ہو کے پکارے کہ الامان<br/>گلگون تیرا سو ہے بہ جال پر پی نشان<br/>باد بہار بوسہ کو تا آمد حسن ان<br/>وہ تیغ ہو یہ اسپ ہوا در تھسا ہو جوان<br/>طایر ہین جتنے سدر نشین عرش نشان<br/>تیرے قدم کے رہتے ہین یا صاحب الزمان<br/>الکن ہے اس مقام میں جبریل علیہ السلام<br/>روشن ترے جہل سے ہوں چمچ منان</p> |
|--|--|

## درستایش مدح ابوالعادل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ غازی

|  |   |
|--|---|
| <p>رکھے ہمیشہ تری تیغ کار کفر تباہ<br/>فلک پر سبب سبب سبارۃ مایام جہان<br/>ترا چراغ رہے تجھے اس طرح روشن<br/>سجود در سے ترے بہرہ در ہون اہل زمین<br/>بسان رشتہ کہ دانہ زمین سہم کے ہو دے</p> | <p>سحق اشہدان لا الہ الا اللہ<br/>بھرا کرین تری مرضی شریف کے ہمراہ<br/>کہ جیسے پرتو خورشید سے ہو شعلہ<br/>مے رکوع بن تا قامت سپہر دوتا<br/>تیرنی دلا کو رہے اس طرح دلون میں راہ</p> |
|--|---|



|   |   |
|---|---|
| خوبی میں بادریو جی اسکے کون سوکھا<br>اس اس روش کی قالدین گلگون کا مینش<br>برج حمل کی طرح سے ہے اسکے پنج تخت<br>سودا کرے ہے ختم دعائیں بر سر سخن<br>اس تخت پر بسند اقبال بیٹھ کر | جون معجز نبی سے ہود و حصہ ہاتھ<br>دیکھی ہوگی موسم گل نے جسے پنجاب<br>تو اس میں یوں شرف کے ہو جون گھر میں غلاب<br>اسجا نہیں ہے طول سخن بقضای داب<br>کرتا رہے تو شادی نور و زائے جناب |
|---|---|

## قصیدہ در مدح نواب زیر الممالک عماد الملک الملک الملک آصف شاہ نظام الملک بہادر غازی لدنخان

|  |   |
|--|---|
| فجر ہوتے جو گئی آج مری آنکھ جھپک<br>پوچھا میں کون ہے بولی کہ وہ میں ہوں غافل<br>ہے خوشی نام مرا ہوں میں عزیز و لسا<br>کھول آ خوش دل و دلے مجھے جلدی نادان<br>سنکے یہ مرثوہ جان بخش جو میں کھولی آنکھ<br>آنکھیں ملکر کے جو دیکھوں ہوں تو کا دل و دل<br>حسن ایسا کہ جسے ماہ شب چار و ہم<br>ہر بین ایسی ہے گرمی کہ شب و روز جسے<br>زلفین یوں ہر پہ بھری ہوئی ناگین تخیل<br>چند رہ قمر کہ ٹھٹھنے میں ہونے کے ہر لہر<br>ناگنی بیچ میں آؤں گے نہ مانگے پانی<br>جبین ایسی کہ جگر راہ کا ہو جادے داغ<br>قتل کر نیکیا یہ جو ہر نہوش شیر کے بیچ<br>ڈھیسٹ وہ تیز کہ عالم میں نہیں جسکی پناہ<br>فتنہ اس چشم کا ایسا کہ مرثوہ سے خوشخوار<br>حسن سے کان کے آدیز میں یہ لطیف کہ جون | دی دوہین آ کے خوشی نے در دل پر شک<br>نہ لگے شوق میں جسکے کھو شائق کی پلک<br>زندگانی کی حلاوت ہے جہاں میں مجھ تک<br>پھر خدا جانے یہ دن کب پھر دکھائے فلک<br>اشعہ نور کی سی منظر آئی جھلک<br>سر سے لہر جو ہر بین وہ ہو پانوں ملک<br>ایک بیکٹ کیے تو کچھ ہی رہا ہے بھوک<br>باد کرتی ہی رہے دامن ترکان کی جھپک<br>جسطح ایک کھلنے پر ہین دو بالک<br>گھرو و بادینے کو عشاق کے درمے ملک<br>کھیل جادے دوہین کا لا جوڑے سکی ملک<br>اسکی تشبیہ سے جب اسکو تجا دے فلک<br>اسکے ابرو سے مشابہ نہ بنا دین جیتک<br>چشم وہ ترک کہ ہو قوم جنوں کا از یک<br>متصل جو نکلتے پا کر دیا کرتے ہیں تھپک<br>مستعد قطرہ شبنم کہ پڑے گل سے ٹپک |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>یک خم ہون میں خاک نشین زمین شور<br/>ہے یہ جہان میں وہ در دولت سر کر بیان<br/>قطرہ تھہ ابر فیض سے ہو پئے جو سونے نحر<br/>دریا کو سیر کشتی سے تیرے ہو یہ شرف<br/>روشن دلون کو گر نہو سجود در ترا<br/>معراج وہ بتی کی جو ہو عرش کے پرے<br/>یہ عدل ہے ترا کہ قوی کو ضعیف بر<br/>کنجشک کے چلے نہ وہ تیرا نشان ملک<br/>ہو بچا نہ تیرے عہد مبارک میں ایک روز<br/>ہمیت سے کا بتی ہے مناجیاب اس قدر<br/>سلطان تیرہ روزی ہے ہر سہ عدد<br/>کیا تاب ہے عدد کی جو ٹھہرے تھے حضور<br/>ہر پر پرت کوہ کا یون اوڑھ چلے کہ جون<br/>جز ماہ نو قرینہ نہیں تجھ کسان کا<br/>اس لخش برق دش کی ترے وصف میں شہنا</p> | <p>نشو و نما دے مجھ کو کرم کا ترے سحاب<br/>نا کام محبسا آن کے ہوتا ہے کامیاب<br/>جادے لگا دے چرخ کو موج درخواب<br/>لاوے عجب نہیں جو ہما بیضہ جاب<br/>رکھے نشان سجدہ جمین پر نہما ہتاب<br/>معراج امت اسمین جو اسجا ہو باریاب<br/>کرنیے اب تعدی کے اتنا ہے اجتاب<br/>بر گیری میں لگائیے جگے پر عفتاب<br/>از دست محسبے کی تا پائی احتساب<br/>ہو جائے کیا عجب عرق بید گر شراب<br/>تیری وہ تیغ قبضہ ہو جکا سیاہ تاب<br/>سکر نہیب قہر کو تیرے گدے عتاب<br/>کھل جادے باد تند سے شیرازہ کتاب<br/>ترکش کا چھٹ خطوط شعاعی نہیں چوب<br/>یہ کیا ہے مطلق روشن یہ انتخاب</p> |
|--|--|

### مطلع

|   |   |
|---|---|
| <p>راؤن میں اسکو صورت سیماں منظر اب<br/>گلگون بھی اسکو کہئے تو ہے یہ سخن بجا<br/>فلک رہ عنان کشیدہ تو اد سپر گہ خرام<br/>بخشی جو جگہ حق نے جو آنے میں مہلت<br/>نزدیک شام کچھ یہ شفق بھولتی نہیں<br/>اس بار کہہ کو کیوں نہ فلک مرتب کہن<br/>ابتلا ہوئے ہیں یہ کچھ اسکی غلط شان<br/>رفت ہر ایک چوب کی بر تر خیال سے</p> | <p>جالاک تر خیال سے اور دہم سے شباب<br/>آتی ہو باس جسکے عرق سے بہا بکلاب<br/>ہے آرزو صبا کو کہ بوسہ فے برکاب<br/>شعب زمانہ کو یہ ہوئی خواہش شباب<br/>کرتا ہے چرخ پیر حنا باز دھکر خضاب<br/>جسکی بلند کاہ کشان سے بھی ہو طباب<br/>اودھتا ہے جھلجھل شفق رنگ ہو سحاب<br/>کولی میں فطر دہم کے آوے یہ کیا حساب</p> |
|---|---|

قدم اس بیچ سندھے ہے کہ سر عالم کا  
 کچ دلیج چلے جی طرح وہ اٹھیکسی سے  
 زرق برق ایسی ہو پوشاک میں اس کے کہ جسے  
 جیسی سچ سے تھی گلے بیچ حامل گل کی  
 کیفی یان تک کہ یہ انداز سخن میں اس کے  
 بات اس لطف سے بہکے تھی دین کو اس کے  
 غرض اس شکل سے آئی جو نظر وہ کا فر  
 تا کہ اُس شیخ نے مجھ سے یہ کہا اے سودا  
 یہ بھی کوئی طرز ہے رہنے کا زمین پر نادان  
 نہ ترے گھر میں کھو دلچ مین ہوتے دکھا  
 آدمی کے تئیں کچھ گرمی صحبت ہو شرط  
 گو تراضع زمانہ سے ہے دل افروزہ  
 ایسے مہمان کی تو لازم ہے کہ خاطر ہو عزیز  
 ہر دم آراستہ ہوا کے کرار باب نشاط  
 آج وہ دن ہو کہ جس گھر میں تو دیکھے اوسین  
 یان تلک شیخ و برہن بن طرح مصروف  
 تا رہنور نہیں رشتہ زنا فقط  
 بادہ کو ہاتھ سے زاہد کے نہ پیوے ملا  
 محتسب چلے ہے سست رگڑ کر کا ندھا  
 سکے مینے یہ کہا اس سے کہ اے بایہ ناز  
 بے سبب کیونکہ میں اندہ کی الفت چھوڑوں  
 وجہ کچھ ہو دے تو کہ مجھ سے تو اسکا ظہار  
 کر کے دریافت یہ مجھ سے کہا اُن سے کہ مگر  
 آج اُس شخص کی ہے سالگرہ کی شادی  
 یعنی نواب سلیمان فرو نام آصف جاہ

موجب شور ہو خلیا کی پاؤں کی چٹک  
 موج دریا بھی اُسے دیکھے تو رہا ہے ٹٹک  
 کوند بیل کی کمون یا کون شعلے کی چمک  
 ویسی ہی عطر کی بودیسی ہی سوندھی کی دمک  
 کیسکو ہشت کہ اٹھنا کیسکو دوت بک  
 بادہ جون ساغر لبریز سے جاتا ہے چھٹک  
 کہا میں دلی طرف دیکھکے اندر معک  
 اتو شیشہ مے اندوہ کا پتھر سے ٹپک  
 یہ کوئی طور ہے جینے کا ترے زیر فلک  
 نہ ترے در پہ سنی آکے کھاج کی لگک  
 وہ بھی انسان ہے دنیا میں جانا ہونک  
 بہر ہم آئے ہن ترے گھر میں ادھر دیکھ تک  
 بادہ بھر شیشے میں رکھ لا کے نکالین گڑگ  
 پاس لے بیٹھ ہین سب کو چھکا آپ بھی چھک  
 کہین ہوتی ہے چٹک اور کہین ہو اولک  
 دیر میں بیتی ہے مردگ حرم میں ڈھولک  
 لگے سر سارنج میں سب سچ کے ہنی افونک  
 پر یہ راضی ہے کہ بہر دن بہ جو چھڑکے تو چھڑک  
 منجھ آیا چلا قاضی کے آگے نہ ٹرک  
 خیر ہے بات سمجھ کر تو کہ تانہ نہ ہک  
 کسطح دوستی غم کر دن دل سے نفک  
 کچھ ہمت ہو تو بیان کر کہ سنوں میں ہنک  
 سمع میں تیرے یہ مژدہ نہیں پہونچا اتک  
 کہ بصورت ہے وہ انسان دیر سے لاک  
 عہد میں جسکے یہ غم زبانی کو چاک

|  |  |
|--|--|
| بحرِ خرمی کی گویا مچھلی ہے قلا کے کے بچ<br>نظر آئے اندھن بینی کو تنگی کے سبب<br>مسی آلودہ لب اٹکرتھے تہ حنا کستر<br>سلک گوہر کی صفا دام لے اُن دانتوں نے<br>دونوں عارض گویا شیشے ہیں مگر گلوں کے<br>وصف میں اسکی ملاحظت کے پڑھوں کہ مطلع | نقد کے حلقے میں جو دیکھے کوئی تنہا کی بھک<br>منخرین لہنی سے گو ادن نے تاشی ہینک<br>کہ ہوا سے وہ سخن کہنے کو جلتے تھے دہک<br>برق در یوزہ کرے سبج تبسم کی جھپک<br>ترخ ادن دونوں یون جیسے اٹکلا نہیں گنگ<br>جسکے آگے نہ کہے مطلع خورشید نہک |
|--|--|

## مطلع

|   |   |
|---|---|
| زنگ رخسار سے شرمندہ ہو کندن کی دمک<br>ڈھیلے بچ اُسکے لے گردن کا بڑھایا بہ حسن<br>ساعہ دست حنا بستہ کی ایسی حرکات<br>دیکھے جو اُسکے کچن کو یہ یقین ہوا دے<br>یادہ مجنوب ہی کی ہیں ڈبسان ایسی<br>بیاری پیاری وہ لگیں نظروں میں ایسی کہ نگاہ<br>لج یہ قصد رکھے ڈال دے تو ہاتھ ان پر<br>نات کے حسن کو اُسکے جو کیا مینے قیاس<br>زنگی حرم کوئی ہو گا کہ جس کی یہ آنکھ<br>کمر اسکی مین نہ بھی کہ گردن اودسکا وصف<br>آگے تو کہ نہیں سکتا مین کچھ اسکی تعریف<br>بس مین زانو کو کہوں کیا کہ وہ ہین آئینہ<br>آدے جس بزم مین اُس ساق بوزین کا ذکر<br>پشت پا چھینے روے لیلی سے مجنونا دل<br>وقت نظر دہ مری جب نگہ دیدہ غور<br>فندق پا لگی کہنے کہ نہ دیکھتا ہو گا<br>قامت ایسا ہے کہ ہنگام حرم نہ لام سکے اگر | آگے غضب کجالت زدہ سونیلی ڈلک<br>جلوہ گر شمع ہو جیسے تہ داماں شبک<br>شاخ مین گل کے پن بننے سے جون لے چک<br>تنبو یہ تان کے یان کام کا اوترا ہو کنک<br>آدے ہیجان مین جھیرے جھین بوج ملک<br>یہی چاہے کہ کچھ پاس سے اُسکے نہ سرک<br>لنگ کے دل مین بھی آجائے کہ لے اچالنگ<br>ڈنشین یون ہو اسیرے کہ بلاشبہ دشتک<br>لنگ کے چھاتی سے صفا کے سبب کی ٹھٹھک<br>تھی وہ اک آہوے دل کے لیے جیتے کی لبک<br>یون حیا کہتی ہے مجھے کہ بسل ب زیادہ نہک<br>اُس سے بھی چھوٹے نہ آنکھ انسے اگر جالنگ<br>جلوہ شمع کا پامال حسد ہو دے نہک<br>خون فرہاد سد اشیرین سے چاہے وہ کفک<br>سر سے لے اُس قدر عنا کے گئی پاؤں تلک<br>سر و کی بیخ سے پھولا گل اورنگ تابک<br>آگے آجائے قیامت تو یہ بوسے کہ سرک |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>نہ چلے غائب آگے نہ سیاہی ہوزان<br/>چرٹھ کا سپر جو ترے بلج میں گزرے خیال<br/>کاہ آجائے نظر کاہ نظر سے غائب<br/>دور دے اگر آئینہ کے اس گلگون کو<br/>اتنے عرصے میں پھر آوے کہ اسے باور کر<br/>شوکت و شان کہوں کیا میں تھے ہفتی کی<br/>وصف میں اسکی بزرگی کے پڑھوں کہ مطلع</p> | <p>باد پاکا ترے کچھ وصف نہ کیجے جب تک<br/>قاش سے زمین کے ٹک لیے اگر اکا وچک<br/>پھر ہوا پنج وہ شبنم ہے جلون کی مک<br/>پھینک دے چڑھ کے چونو شرق سے پھونک<br/>عکس بھی آئینہ سے ہونے پائے منک<br/>چرخ پر چون مہ نو ماسے پہ یوں اسکے لگ<br/>گوش دل سے جو سخن رس منوہ ہر تنک</p> |
|---|---|

### مطلع

|  |  |
|--|--|
| <p>اسکے بگاہ کی اندر سے چہرے پہ لٹک<br/>بیٹھنے میں ہر وہ کوہ اٹھنے میں ہے ابر سیاہ<br/>شجر طور کا چہرہ پہ ہوا اسکے جلوہ<br/>جھول پراسکے تارون کا کہوں کیا میں جن<br/>لیکے خرطوم میں زنجیر پھر آوے وہ اگر<br/>لیلی نے ہاتھ نکالے ہیں سیہ خیمہ سے<br/>روزمیدان اسے دیکھو تو دلاورا تانا<br/>سانے اسکے وہ چھوٹے ہے پٹاخوئی لڑی<br/>چرخ کی کیا چیز ہے لادے وہ جسے خاطر میں<br/>جا بے وہ توڑ کے چون مشکرا دسکی چھڑ کو<br/>بے تکان اسقدر اوسکا ہے جلا داجیسے<br/>اسقدر ہے وہ سکر کہ کھو چلتے وقت<br/>اسکے ہونچ پہ بچھے دیے کھلے بچھے یہ خلق<br/>خیمہ جاہ کا ترے سوکرون کیسا مذکور<br/>آسمان کو نہ کریں اسکے تلے بے جو بہ<br/>اللہ اللہ ترے مطلع کا تجل جس کا</p> | <p>اکمستان جن شب یلدا میں نمایاں فلک<br/>عروش نعت میں وہ ادب چلنے میں چون چرخ تنک<br/>زکین تزیین کیلیے جگہ مزی اداسکی مست<br/>تارے حسب طرح رہن رات اندھیری میں چھینک<br/>اسکے دانتوں کو یہ سمجھے جو کوئی ہوزر یک<br/>لٹنے کو مخبون سے سن سلسلہ پاکی چھینک<br/>سر کے دانے نہ جانے کہ زمین جائے مرک<br/>داغین اک مرتبہ سو توپ جو ہم سنگ اٹک<br/>بان بجلی کی کرک کا کھو پہونچے اس تک<br/>پانوں کھیلانے لگے سو ٹھہر میں لیکر پوک<br/>مہر میں ابر کے آنے سے ہوسایہ کی ڈھلک<br/>پانوں کی اسکے دل مور کو پہونچے نہ دھک<br/>کر سی پر عرش کے ہے صورت انسان کا ملک<br/>ہو دے استاد جہان تیرے جلو کی اسپک<br/>کہ نہٹ کہنہ ہے یہ اور نہایت کو چک<br/>بلق رحے زمین سے ہے پڑا خوان چٹک</p> |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| کیسے آگے کوئی ہاتھ پیارے کیا دخل<br>عدل یہ عصر میں اسکی ہے کہ ہر ایک طبیب<br>کرنے دیوے نہ رفوچاک کتان کو انصاف<br>راج اتنی ہے مروت کہ غزالوں کو پلنگ<br>دور میں اسکی ہو ان تک نہ مہیا نیل<br>ہست اسکی پہ نظر کیجئے تو اک آن کے بیچ | مٹھی باز دھے ہوئے پاتا ہے تولد کو دک<br>شعلہ تب کو بھی تبرید لکھے خار خشک<br>مانہ رشتہ کے لیے ماہ کی کھولے بجک<br>اس طرح سمجھے ہے فرزند گویا لے بالنگ<br>کشمکش سے پرت اٹھ بنگ سد اس پرنگ<br>دل سے ہو پختے ہے دو صد بار یہ مطلع لب تک |
|--|--|

## مطلع

|   |   |
|---|---|
| تھے منوں نہ فقط ارے زمین پر ہر یک<br>ہو گہرا بچھ آگے جو حساب نیسان<br>آگے تھو بھر کر م کے صدف پر گوہر<br>چل سکے ہے نہ کسی امر بن تدبیر حکیم<br>علم تیرے کے جو ہوزن فلک کے کچھ شے<br>بار کچھ علم میں ہے یہ کہ ترے وقت حرام<br>صد سہ ایسا کمر کا وزین کو ہو پختے<br>دست دوران سے موالید کا سر رشتہ کار<br>پیل دنیا نہیں کچھ پیل کا پشہ کو کلام<br>نچو لکار کے میدان میں صفت مردان کے<br>وہ جوان تو ہے کہ آگے سے ترے رستم بھی<br>اور پھڑے بھی کوئی آن تو حق نے دی ہے<br>اسکے مرکب سے ملا کر دوہن مرکب اپنا<br>مارے جب زور سے دے چیخ زمین پر تو اسے<br>کوہ ہر ایک اچھل کر جو زمین پر بیٹھے<br>کیون نہ کوس لمن الملک تو ملے ہر دم<br>کھینچ کر اپنی کمر سے جو تو مارے اک ہاتھ | بار احسان سے تیرے ہے دو پاشت فلک<br>برق ہو کر متبسم اسے مارے چشمک<br>مٹھی اسکی ہے جسکے بندت ججک<br>مہر سے اسے کے تیرے وہ نہ لے ناؤ تنگ<br>ٹوال دیوے زہ سہو خطا کوئی ملک<br>ہو دے ذرہ بھی اگر مرکز خاکی کو دھمک<br>شاخین ہر چند وہ کھجور کے تو کھلے نہ سک<br>نعرہ قمر کی ہیبت سے تیرے جلے ٹھنک<br>حول قوت سے ترے چاہیے ملک سک ملک<br>سنانے آئے ترے کون ہے ایسا مردک<br>گا و سرالغبل جائے بے بانوزن لھسک<br>دست و بازو میں ترے قوت و قدرت لٹک<br>ہاتھ پکے میں نے اور زین کے فائدے سے لچک<br>کہ دارہ خاک میں آوے یہ لچک<br>توڑ کر روے سما چور کرے پشت سہمک<br>جب نری تیغ میں ہو جو ہر برش یا تنک<br>شکل نقارہ کی جوڑی کے دھتہ ہو فلک |
|---|---|

کفرق ہونہیں سکتا ہم امیر و فقیر  
 کہ جسکے رمز کو پہونچے نہ آسان کلاہیر  
 جو مانگے فرقہ عشاق سے کوئی جاگیر  
 یہ کہتے ہیں صفت مردانین کیا جوان کیا پیر  
 اگر وہ جہنم پہ چڑھتے ہست تری شمشیر  
 تو ہووے رنگ نہ اسکا ہر لکڑی متنبیر  
 جو جاہن شکل بنادین تو کسب اکوین نبیر  
 اگر قیاس میں ٹھہرے تو چھینے قصید  
 ترے حضور کروں جست و خیز کی فقیر  
 بجز طبیعت معشوق کچھ عدیل و نظیر  
 دماغ آہوے تانا برا پر زبوی عبیر  
 نہ آیا اپنے تیلن ماہ نو سمجھ کے حقیر  
 قلم کو ہاتھ میں لے کیا بیان کروں تحریر  
 ہے اشع بزم مہمان کیواسطے شب قیر  
 جوئے ہے سستی سے اسطرح جون کجاہیر  
 سیاہ خیمہ لیلیٰ میں قیس ہے زخیر  
 کہین ہیں شیخ ہوا کعبہ روان نمیر  
 چنانچہ مجھ سے جو پوچھو تو یوں کروں فقیر  
 زبان خنلق اُسے کچھ کیا کر و تبیر  
 جہان تک اس کے مین ملاح یہ معنی و کبیر  
 تو گویا برج حمل میں ہے آفتاب سیر  
 کرے ہے کوچ کسی سمت جب وہ حج کثیر  
 زمین پہ ابر یہ چھایا ہے یا چلی ہے ہیر  
 کہ جیسے خاصہ تریات زہر کی تا شیر  
 کہ شیر کا بچہ گو سہند ہے ہمیشہ

خفی ہوا ہے یہ اس کے کرم سے ہر محتاج  
 تیز کیا کہوں اجوائے کار کی اس کے  
 دوام زلف تہان سے کرے اسے تنخواہ  
 بیان میں کیا کروں اسکی شجاعت اب جبکہ  
 عجب نہیں ہے کہ قالب ہتی کرے مرتخ  
 برش کی اس کے جو دہشت نہو زلزلے کو  
 جہان کے باغ میں نقاش تیرے گلگونے  
 کہا مصور باد بہار نے جبکہ  
 ندوگا اسکو مین تشبیہ برق و آتش سے  
 نہیں ہے مرکز خاکی پہ اس کے جلدی کا  
 رکھا کرے ہے سدا اس کے گرد جو لا نگاہ  
 تری رکاب کے بوسے کی آرزو تھی دلے  
 ثنا میں صفو کا غزپہ تیرے ہاتھی کی  
 صفت حدو کے لیے رزم میں ہو روزیہ  
 بجا ہے گر کہوں اسکو اندھیری سادھی  
 مکان پاکے صدا اسکی جو سنے سو کے  
 برہمن اسکو تو گنیش دیوتا بولے  
 عرض ہے بات علی قدر خم انسان کے  
 زمین کی چھائی کو دابا ہے آسیا ہی نے  
 مال پر ہی اس گفتگو سے ہے سب کا  
 کہ جسد اس پہ عماری تو باندھ کر ہوا  
 بیان میں کیا کروں سامان تیرے لشکر کا  
 گمان میں خلق کے آنا ہے دیکھ کر بنگاہ  
 ستم جہان سے خرا عدل یوں کرے مقدم  
 یہ پرورش ہے جہان کی تری عدالت سے

|   |  |
|---|--|
| <p>کافی دہان زیرے کو محصول نہو کر مانکا<br/>چرخ دکھسار کو مصرت سے ہر دہشت لنگے<br/>اُسکے مصرت کے جو دیہات ہیں ہل نہیں سے<br/>تو ہی اب دل میں کر آپ عرض مرکا انصاف<br/>بہہ سائی ہے پر کھیاں زرافسان کے لیے<br/>ختم کر اب تو دعائیہ یہ سودا یہ کلام<br/>یا الہی جو تیرا ہے چراغ دولت<br/>تا قیامت رہے سجدہ حائل دہ جگہ<br/>جو تیرا دوست ہو اب آئینہ کیستی پر<br/>کتاب دست قضا شکل عدد کی تیری</p> | <p>حاصل ہند سے پورا نہ بڑے سہین نہک<br/>آپ کو پا کے مشابہ بہ پیاز و اورک<br/>اپنے دماغ کو بھی کر دے مقدر صحنک<br/>جائے کس در پہ کو پہنچ کے ایسے دتک<br/>آستان کا ہے ترے سنگ بہ ازنگ محک<br/>آمین کہنے کو گئے باب اجابت بہ ملک<br/>تا ابد اس سے منور رہے قندیل فلک<br/>مسند جاہ کی تیرے بچے جس پر تو شک<br/>اسکی مثال کبھی ہونے نہائے تنگ<br/>صفوہ ہستی سے جون حرف غلط کرے حک</p> |
|---|--|

## ایضاً قصیدہ درج نواب نیر الممالک عماد الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

|   |   |
|---|---|
| <p>کہ ہے کاتب دوران سے منشی تقدیر<br/>یہ روز و شب تو بنایگا تا کج اس طرح<br/>لگان و عہد نہ کر اب تو بخت دنیا سے<br/>راہی اس میں ہے تیری کہ کاغذ سابق<br/>وہ سلطنت کہ نو نہ جسے خدا فی کا<br/>سنائین ہے کہ غازی میں عماد الملک<br/>اگر طلب کرے کاغذ وہ تجھے اے نادان<br/>دیا جواب یہ ان نے کہ میرے کاغذ میں<br/>یقین ہے خامہ دست کرم سے لکھنے<br/>میری خطا بھی ہے کچھ چیز اس کے بہت پاس<br/>گہر نشان ہے سدا دست فیض کا اس کے</p> | <p>سمجھ کے دفتر قلمت کیا کر اب تحسیر<br/>کہ جام مہر میں آتش دے نہ کو کا شہیر<br/>گہر نکالے تو عریان جاہ پہنے حریر<br/>دوست کرے عطار د کو کر کے اپنا شیر<br/>کہیں ہیں شرق سے تا غرب ہر صفیر<br/>جو میخشی خدا و انکا سواب ہوا ہے وزیر<br/>تو کر لیکھا بھرا سوقت اسکی کچھ تدبیر<br/>محض اسکی کسی وجہ کی جو ہو قسیر<br/>سواے غم و حق میں کچھ نہو تحریر<br/>ہر ایک لحظہ جو بخشا کرے ہر گنج خیر<br/>تو گرگ بار نہو جسکے ابر غش غش شیر</p> |
|---|---|



پیدا کرے کلارغ بد آہنگ رنگ ٹھنک  
 رکھتا ہے باز کا جو مرے چنگ ٹھنک  
 شاعر ہو مجھ سے مانی از رنگ ٹھنک  
 رکھتا ہے شاعری کا مرے رنگ ٹھنک  
 پہونچے ہو دانے لاکھوں ہی فرنگ ٹھنک  
 جز دان سے نہ نکلے کسی ڈھنگ ٹھنک  
 کھا کھا میری ہی خامہ سے سر چنگ ٹھنک  
 مارا ہوا زل سے ہوا دھنگ ٹھنک  
 یاں سیکھنے کا اُسکو ہو آہنگ رنگ ڈھنگ  
 یا اسخن نے جو نگل از رنگ ٹھنک  
 تیرہ سکے نہ صاحب فرنگ ٹھنک  
 رکھتے ہیں جنکے لفظ نہ رنگ ٹھنک  
 کہتے سخن کا دوسرے رنگ ٹھنک  
 کرتا ہے ان پر قافیہ کو رنگ ٹھنک  
 سمجھے سخن کو کیا کوئی خرنچنگ ٹھنک  
 پہونچا ہے جسکے لاکھوں ہی فرنگ ٹھنک  
 داد اسکا چاہتا ہے ہر رنگ ٹھنک

بہلی کے نعرے کا چین بیچ کیا مال  
 سمجھے ہے مرغ منے عوش آشیان اوسے  
 نقاش میں تو وہ ہون سخن کا کہ سیکھتا  
 میرا وہ مرتبہ ہے کہ خلقت کے شعر کا  
 جس گلزمین پہ ہو نہیں تو اشتداد کا مرے  
 صلح ہو نہ میری تو اور وں کے شعر کا  
 پیدا کیا ہے منے نیزنگ خلق نے  
 کروین اُس زبلن کو روان جس زبان کا  
 لقمان شاعر دن میں اگر ہو تو شعر کا  
 فیضان نفس طاقہ میرے سے دہرین  
 جس جا کہ میں لغات فراہم کروں تو دان  
 آئینہ سخن پہ مسانی کے شکل کا  
 زہار اوس سے یہ نہ پھریں انے جسطح  
 صنعت میں شعر کی غزل بیچ بیت کا  
 محکوم ہنگ بحر معانی سے کام ہے  
 یعنی شجاع الدولہ بہادر کے فیض کا  
 اگر اس غزل کو غور کہ تیری جناب میں

## غزل

کچھ لیک سار کھین میں بہم رنگ رنگ ٹھنک  
 یا رو قار د لکے میں ہنگ رنگ ٹھنک  
 پہونچا سکے ہے کوئی بہم رنگ رنگ ٹھنک  
 ہم بادہ آہمن خوب ہے ہنگ رنگ ٹھنک  
 رکھتا ہے یار بن غم دہم رنگ رنگ ٹھنک  
 اتنا بھی دہر کا جو رکھے ڈھنگ رنگ ٹھنک

دیکھا جو دیر دیکھ ہنگ رنگ ڈھنگ  
 کرنا پرستش انکی جو باتا انھوں کے بیچ  
 کیا تجھ لبوں سے لعل نسبت کہ انکی طرح  
 ساتی نے بھر کے جام زمرہ کو یہ کسا  
 سودا میں کیا کون درود لیا رباغ کا  
 بس مجھ منتقم ہے کہ میرے سخن کے بیچ

|   |   |
|---|---|
| جو کھینچے یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش<br>نہیب قہر ترا ہو جو بحر و براد پر<br>وہ کمنہ کونسی ہے پردہ عدم کے بیچ<br>مدبری کی تری کیا ثنا کرے کوئی | تو ہوشام میں عالم کے دے گل تصویر<br>جگر ہنگ کا تیرے ہو آب زہرہ شیر<br>کہ تیرا مدر کہ اس کا ہوا نوے مشیر<br>کہ جسکے حق میں یہ مطلع ہے مثل ہر شیر |
|---|---|

### مطلع

|   |  |
|---|--|
| نہین ہے معجز علیسی سے کم تری تدبیر<br>رداج دین بنی کا یہ عہد میں تیرے<br>شگست مے ہے تو نگو جو سونا کے بیچ<br>اگر چہ فتح دکن بیچ جا کے اکبر نے<br>عویمت اسم کو تیرے اگر پڑے کوئی<br>جو تیری ذات سے ہر نیک بنے اپنا کام<br>کہ جیسے اہل مذاہب نے جلدت ان سے<br>غرض نہ خلق ہو دنیا میں آدمی تجھ سا<br>پس اس طرح کے بشر کی کوئی شہنا مجھ سا<br>اگرچہ میں یہ قصیدہ کہا تو ہے لیکن<br>کرے ہے عرض یہ سودا ہمیشہ عالم کا<br>گرہ جو کام میں اعدا کے تیری ہر ایمان | کیا ہے زندہ سرفرو سے جن نے عالمگیر<br>کہ شکل انس پہ عائد نہو دے اب تکفیر<br>صد اکلنتی جس سے ہے کیا ہے تجھیر<br>کیا ہے بھاگ نگر اور تلخ امیر<br>کرے وہ ہند میں بیٹھا ستارہ کجوغیر<br>کیا درست سواد سکو میں کیا کروں قہر<br>لکھی ہر ایک نے اپنے طے سرتی پھیر<br>کرین جو خاک کو آدم کے لاکھ بار خمیر<br>اگر کرے تو وہ ہوتا ہے واجب تقدیر<br>تری شنا کی مصنف ہو یہ زبان تقصیر<br>رہے تو کار کشا اے سیر میں امیر<br>پڑے ہزار گرہ شکل دانہ انجیر |
|---|--|

### قصیدہ در مدح نواب نیر الممالک الشجاع واران

|   |   |
|---|---|
| میں نے دُرخن کو دیا سنگ رنگ ٹھنگ<br>میزان جہان ہو نہم کی وان کسکے حرف کا<br>ہلک نکھون اپنے مصرع موزون کو میں جود<br>کس کو ہے فن شعر میں مجھ ساتھ ہسری | تھا ورنہ اس رقم میں کب اس رنگ ٹنگ ٹھنگ<br>جو بچے ہے سخن کے بیا سنگ ٹنگ ٹھنگ<br>تج سخن ہی رکھتی ہر کیا انگ ٹنگ ٹھنگ<br>قطرہ نپا دے پیش لب گنگ ٹنگ ٹھنگ |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| نورِ رشید ہو شب گھر سے فلک کے زائل<br>جس جن میں پرین کردن بیٹھ کے صبح موزوں<br>جو زبانانِ بقیع ہو زبانِ کامیو سری<br>خامہ کہتا ہے مرا ہے جو فصاحت اک چیز<br>یہ زبان مجھے کی خامہ کو عطا کرنے سے<br>کہ زہے مرج میں ایسے کی جسے تابا بد<br>یعنی نوابِ فلک رُتبہ شجاعِ اولیہ<br>مطلع تازہ کراے خامہ رقمِ آبِ ایسا | نورِ معنی سے مری بہت کے ہو دورِ زوال<br>وان بجز سہو ہے روئیدگی نخلِ محال<br>چہرہ ہو نیکی نصیبی کو نہیں اُس سے مجال<br>سو زبان کی ہے مری خامہ بے زرو مال<br>میں سمجھنا ہوں جو نشی ازل کا ہے مال<br>پرورش کرتے نہیں گذرے کہ دمہ کی مہال<br>قائم اسکا ہے تاحشر توہنی جاہِ جمال<br>کہ بہ از مطلع انوار کیا جائے خیت مال |
|--|---|

## مطلع

|   |  |
|---|--|
| بسمکے یانِ سب کے مشتاق میں ہا بیکال<br>رتبہ بال ہما ہر کس بے پروا بال<br>جتنے ہیں خاک نشین باغِ کرم کے ہیں نال<br>خواہ ہو نیک کوئی خواہ کوئی بد اعمال<br>سایہ تیرا کرانے ٹھے عرض یہ مجھے کہ نعل<br>شعلہ دانِ خس کی اذیت کو سمجھتا ہو دال<br>ماؤ گیتی کی بہری سے ہو بچے طفل<br>آبِ زر سے جو دھوئی تو نے زبیں گردِ لال<br>پوچھتا میں حکما سے ہے خلا کیونکہ محال<br>ہر گنہگار سے ہوشِ صدفِ مالِ مال<br>پوچھتا ہرے سے عرق جھٹکے جو تو اپنا زوال<br>اور اس وقت کوئی مجھے کرے آکے سوال<br>کہ جسے پنجمِ خورشید کا پونچے نہ خیال<br>سین و دادِ دلف و لام کو ہے ڈالا نکال<br>چو نشی دستِ تعدی سے نہوے ہا بال | بہمنائے جمین بد بھی ہوتا ہے ہلال<br>یہ وہ در ہے کہ جان آکے ہم ہو بچائے<br>آستان ہے یہ وہ عالم میں کہ جسکے در پر<br>کرم انسان پہ جو ہر ہے طبیعتِ تسرا<br>کام کرنے کا اگر یہ بغافل فرماے<br>جس ملک تیری مروت کا زبان پر ہو ذکر<br>پوری کی ہے انھوئی جو ترے دہن تک<br>مغلسی سے نہ کدر کوئی خاطرِ پائی<br>قول پراونے نہوتی تری ہمت جو دلیل<br>ہاتھ تیرے کا اگر عکس پڑے دریا پر<br>چاہے ابر گہر بارِ بار سے دامن<br>جس گھڑی دہر میں تیرا ہوکھ جو دہند<br>جو یہ انبارِ طلا دست تلے سائل کے<br>نطق نے تیس جہر و فون سے تو ہم کے بیچ<br>تو وہ عادل ہے جہان میں کہ قلم و دین سے |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| <p>تیری تون زبان ہے کہ جس ہر آن لطف<br/> مخ تک ہے لیکے عطار دسے چرخ پر<br/> لیکھ قلم جو ہاتھ کرے کوہ پر نگاہ<br/> جیتا کجھو عدو کے تین تیرے سیف کا<br/> اک پیل اک نمنگ ہوا درود ہون کر گدن<br/> چنیل یہ باد پا ہے کہ جسکا طویلے بیج<br/> جون حلقہ ہوشان کے ہو عارض زلف کا<br/> عاشق کا رنگ بولون کہ عشق کی مزاج<br/> اسکی کمان کا وصف کروں کیا میں اب کہو<br/> تیراں سے یوں چلے ہے کہ رجن سے کتوں کو<br/> مطلع یہ جا حضور پڑھون گرد و قار کا</p> | <p>جون گلستان رکھے ہے بہ رنگ نگ ڈھنگ<br/> سیف و قلم کا دیکھ ترے رنگ نگ ڈھنگ<br/> یا قوت کو تو آنکھتے بہ رنگ نگ ڈھنگ<br/> جانے نہ دے زوارہ جنگ نگ ڈھنگ<br/> دیکھ اسکی پھر برش کی پھر رنگ نگ ڈھنگ<br/> سیماں سا ہو کھینچے میں رنگ نگ ڈھنگ<br/> کا دے میں یہ رکھے ہے ہر رنگ نگ ڈھنگ<br/> جلدی کا اسکے دیکھ کہ ہن رنگ نگ ڈھنگ<br/> مشہور جسکا روم سے تاز رنگ نگ ڈھنگ<br/> گردے ہے جسکے لوتڑ کا چیت رنگ نگ ڈھنگ<br/> پیدا کروں میں کوہ کے ہن رنگ نگ ڈھنگ</p> |
|--|---|

### مطلع

|   |   |
|---|---|
| <p>دربائے فیض کا ہے ترے رنگ نگ ڈھنگ<br/> وامن کشاد ابر کسے بار جب کرے<br/> یہ عدل ہے ترا کہ زمانے میں اب نہیں</p> | <p>بادین کہاں ترا جن رنگ نگ ڈھنگ<br/> بخشش کی ترے کرے اے رنگ نگ ڈھنگ<br/> فرایہ کا بجز ہر سوز رنگ نگ ڈھنگ</p> |
|---|---|

## قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک شیخ زمان شجاع الدولہ

### جلال الدین حیدر بہادر ہزار جنگ

|  |  |
|--|--|
| <p>مرغ معنی کے اگر حیدر پر اپنا جو خیال<br/> نہ بچے طائر مضمون نظر انداز مرا<br/> آوے ہے شعر و سخن پر جو طبیعت میری<br/> کچھ مجھے تازہ مضامین کی نہیں سعی تلاش<br/> شست و شود دن ہونین الفاظ کو جوں ایسے</p> | <p>عروش پر داز ہو تو کھل نسکین اسکے بال<br/> فکر عالی کی ہے شاہین میری راہ نوال<br/> معنی پرے سے عدم کے کرے ہن استقبال<br/> پھرتے ہن ناظمہ میر کے سدا وہ دنبال<br/> درد ہے آب گہر سامنے اسکے وہ زلال</p> |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| غرض انسان نہ کچھ پوچھے ہم کچھ جیسا<br>کون ایسا ہے میں تشبیہ نہ تھے دونوں سے<br>تو ہے جو نہ ہر جہاں تاب نذر اے جہاں<br>ختم کرتا ہے دعائیہ یہ سودا یہ کلام | آسمان گر کرے خلقت کو جہاں کے غزال<br>تو ہی آئینہ ہستی میں ہے اپنی مثال<br>مہر کو ذرہ سے تشبیہ ہے عقیق پہ دال<br>دوست ہوں شاد ترے اور ہوں دشمن باپال |
|--|---|

## قصیدہ در مدح نواب میر الممالک شجاع الدلہ جلال الدین جید بہادر بہر جنگ

|   |  |
|---|--|
| اشجار کا بتان جہاں کے ہے عجیب جنگ<br>بیمہری میں سبتار گلستان کے کہوں کیا<br>جتنا ہے انھیں بخل و حسد اس سے ہوا فرد<br>ہو خام طبع کو قدح چشم سے ان کے<br>اظہار کرین کو رے دین چشم میں سرسہ<br>آجہرتے ہوئے لکے دل ویدہ کے اطراف<br>مہمان سے گرفت اتنی ہو یہ ماحضرا پر<br>ہے لئے غلط چاہیے صہباے ترخہ<br>دنیا میں توقع نہیں انسان کو کسو سے<br>کیا منہ ملا دیکھا لب لہجہ ہے کہ ادسکا<br>اس بحر میں وہ نام بزرگ آوے سو کیونکر<br>ان بیٹوں کے ہر حرف سر صریح نظر کر<br>شمہ جو بیان کیجئے انصاف کا اُسکے<br>الطاف و کرم کا جو شمار اُسکے کر دین<br>انصاف یہ اب حمد میں اُسکے ہو کہ فریاد<br>دیکھانہ یہ میں حوصلہ جزا دے کے بشر کا<br>لعل اُسکے تین بخشے کنکریں میں | جلتا ہے چنار اُس سے رخ گل پہ جو ہر رنگ<br>پھل نے انھیں جو غل سے مارین ہیں سنگ<br>چشم انہی ہو جو غل سے بھی کچھ تنگ<br>باد کی مروت کے طلب دسوسہ رنگ<br>وان دھکے لگیں دٹے نہ بیٹھا ہو جہاں رنگ<br>نت مہر و فاعلا کرین شرم و حیا رنگ<br>دل مرغ کے سینے پہ گویا باز کا ہے جنگ<br>شیشے کا اُنھوں کے ہے ٹھکانا جنگ<br>چھٹ اُسکے وزیر اب ہے جسے ہنگام<br>لون نام مفصل نہیں آوا بک یہ ڈھنگ<br>چلو میں سمندر نہیں آتا ہے کسی رنگ<br>جو ہم شریف اُسکے سمجھنے کا ہے آہنگ<br>جو خوبی ہے دنیا میں لگا اُسکے نہ بانگ<br>عاری رہیں اموال کو کنس کرب رنگ<br>لالہ لبون تک کوئی غیر از جرس رنگ<br>دست بھی نایابی حضور اُسکے ہے کچھ رنگ<br>ہمت کا جہاں پنج بھلا کسی ہے یہ ڈھنگ |
|---|--|

اس قدر سنگ نہ بوجھل ہو زمانین اگر  
 صولت و قہر کے آگے ترے یوں دیو سیاه  
 روز میدان قدم اپنا تو جہان کا رے ہو  
 شرق سے غرب تک عبتے نیزے کا  
 اسکی خونریزی سے یوں فوج عدد گھٹھٹ کھلے  
 کا فوجی و موزی و مسافق طرد  
 کیا بیان بچھے کر دن و صدف سپر کا تیرے  
 شست اندازی سے تیرے ہر عدد کو کیا بھر  
 تیرے شہرنگ کے جلوے کے تین جو دیکھے  
 پہونچے کہا سکے چلاوے کے تین ہم کو کن  
 دیکھ اسیر عتھے وقت کمانداری کے  
 تیرے پیکر میں جو دیکھا ہو میں اُکاتیا  
 روز میدان وہ اگر فوج عدد و پر کر کے  
 تیرے اٹھی کا بیان بچھے کر دین لیکن  
 رنست و شان بزرگی میں کہوں کیا اسکی  
 اسطرح ستک رنگین پر ہے اسکی کجاگ  
 جلوہ گریں شب و بجور میں گریا و شمع  
 پاگل اُتنا وہ چلے ہے کہ اسے باور کر  
 بازہ دین باؤن سے اسکی جو عدد کو تیرے  
 اسکی خوبی کا تو کیا ذکر ہے سبحان اللہ  
 کوئی کتا ہے سینے کھڑی ہے آپ کو رات  
 فی الحقیقت وہ جو ہے ایک پون نام نہا  
 نالکی حق نے عطا کی بچھے ایسی جس سے  
 تو ہے خورشید جہان تاب کی صورت اور وہ  
 خلق کو شادی و روز سدا ہوتی ہے

ارمغانِ حلم ترا بار نہ ہو پنے بہر جبل  
 آنچ سے آگ کی جہنم تاب بن آجائے بال  
 کوہ کا سینہ بچھے دیکھ ترا استقلال  
 دھاک ہو تیغ جنوبی کی تری تا بہ شمال  
 جون ہر نوے محرم کے پلٹتا ہے سال  
 ایک چورنگ ہے چارونکا اسے ہر تھمال  
 سایہ مہر نبوت ہے تری پیچھے ہر ڈھال  
 دائم انعمت قضائے تیرے ہے بھال  
 سکے وہ اسکو کہنیا زہ حسن و جمال  
 سالہا گروہ کرین دوڑنے کا استعمال  
 رہے حیران نشانی کی طرح چشم غزال  
 برق کے ارد ہوا میں نظر آئی تمثال  
 بدتر از ساعت لادے صفا عدایہ وال  
 چھوٹا منہ اور بڑی بات نہیں اپنا قال  
 مرتفع جسکے سر دھرسے ہو دین گھنٹال  
 جون فلک پر شفق شام میں نکلے ہر ہلال  
 حسن کو دانتوں کے اسکے جو کیا تھے خیال  
 بخشے دشمن کے تین عمر ابد جسکی چال  
 پھر اجل چلے کہ ہو پنے اسے ہے ام محال  
 وصف میں اسکے زلال کی زبان میری حال  
 کوئی بولے ہے نہیں چہرے پنے کے جمال  
 کچھٹی کر لے گرہ دے رکھے ہیں اپنی بال  
 ہر دے تخت کو تا حشر ہے استقلال  
 بے تصنع بنظر برج حمل کی ہے مثال  
 دیکھ سند پہ بچھے او سین بدو شال

|   |   |
|---|---|
| کتنے سخن واقعی میں عرض کیے ہیں<br>سودا نہ چلا بلکہ گئے کہ یہ جاے ادب ہے<br>قبضے میں ترے وقت شمیر سے تیرے<br>پرداز ہما جب ہو سوے اوج سعادت | خواہ انکو گہ سمجھے تو اب خواہ انھیں ننگ<br>کر قطع سخن کا تو دعائیں یہ آہنگ<br>لے شام سے تار دم ہے روم سے نانگ<br>شہباز کا طالع کی ترے سپہ رہے جنگ |
|---|---|

## در ملح نواب زیر الممالک شجاع الدولہ بہادر ہر جنگ

|  |   |
|--|---|
| خون مرے دلیں نہیں تشنہ ہو گیا ترانہ<br>گردش دہران آنکھوں کی بلا گردان ہے<br>جنش لب لبغ ابروے چشمہ منظر<br>ہے سرد ہرین بچھ زلف سے سوا کہ ہوا<br>نذر ہنگام ادا ایک جہان کا دل دین<br>تواری کی کاغذ کا کب ہم پہ کھلے عقدہ<br>خصمت آفت نہو نقد یہے جب تک تیری<br>گاہ نرگس نظر آوین گئے آہو گئے ترک<br>کی نہ جوئی کا تو کیا ذکر ہے سبحان اللہ<br>تو جو کتاب ہے نہیں دلو ترے صبر و شکیب<br>عہد میں حسن کے تیرے جو پیر ہو کوئی<br>کون وہ دن تھے کہ جب تیری نظار ہو<br>سودہ صحبت ہے یہ بالعکس پیش آئی ہو<br>ناله و آہ سے میرے بھان رات کو خواب<br>ایک طالع کی تو اپنے نہ کون میں در نہ<br>امتحان میری وفاتا بہ کجا کہئے گا<br>یون خم تیغ جفا سے ہوں ترے سر بسجود<br>کوئی سنتا نہیں سنر باد کو میری در نہ | شرم سے خوں تری ہو پچی ہے آتش بگدا<br>بخت برگشتہ کا مرزا گان کے قصد قیلاز<br>دم عیسیٰ کے لیے موج تبسم دمساز<br>پاؤں خیر اے سلسلہ عمر دراز<br>ناز کے وقت گریبان دو عالم ہے نیاز<br>ہو دیگی کوئی گرہ زہر کی یاں محکم ہلاز<br>گرنے لے گوشہ ابرو کے اشاریے سان<br>انکھ بان میں تری ظالم کہ کوئی شعبہ بان<br>مہربانی کا ترے جو رفلک پا انداز<br>اس سخن سے تو بہت اوصاف رہ دور دراز<br>معجزات اسکے میں ہے صبر و شکیب ہی اعجاز<br>تیرے آئین میں پریشان نظر کیا تھا ہوا<br>مجھے ہر روز بہ نانا در سے ہر شب بہ نیاز<br>بے ہے چشم خلافتی سے رہ دور دراز<br>اٹھ کے جب دیکھیے تادیر ہمتا بہ نیاز<br>صف عشاق میں سب جانتے ہیں امیٹاز<br>آگے محراب کے جسطرح سے ہو پیش نماز<br>آہ کی طرح میں ہو جاؤں سراپا آواز |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| ہمیت بھان اُسکے ہر صاحب درنگ<br>درشت سے لرزتی ہی رہے ملک تنگ<br>دکھلائیں نہ پشت اپنی وہ در معرکہ جنگ<br>دل برج سے غائب کے مرا اب بہت تنگ | بازو کا اسے زور شہ ہند کا کیے<br>آمد کی خبر اسکی جو ہو دے طرف روم<br>رہ جب کہ میدان میں تو کیا تاب کا ادا<br>لکھ وصف شجاعت میں تمام مطلع ثانی |
|--|---|

### مطلع ثانی

|   |  |
|---|--|
| جیوے بھی جو یہ سکے تو کھایا نہ لگے لنگ<br>بہمن پہ تجھے دیکھ کے عرصہ ہو پٹ تنگ<br>ارجن کے وہین چہرے پر دوا کرے رنگ<br>بچ جائے اگر جان سے کھا کر ترا سر جنگ<br>اک آئندہ دکھلاؤ تو بھاگے وہ دوفر سنگ<br>آگے تری شمشیر کے بے بھر کا چورنگ<br>پاے فرس باد سحر کرنے لگے لنگ<br>تیہا جو کون سو نہیں رکھتا ہے وہ شہرنگ<br>اُس خنجر فلک سیر کا تو آنکے لے تنگ<br>تالاب ہی سنتے ہی کرین جتنے ہوں سرنگ<br>کسار تو دونوں میں نہیں لک کر سنگ<br>بے رخصت بلبل نگرے سیر کا آئینک<br>آئینہ تلک عہد میں تیرے نہ لگے تنگ<br>میزان کی طرف دیکھ کر ذرہ نہیں پانگ<br>آئینے میں جس شکل ہو عکس رخ مگر تنگ<br>پاتا ہوں مردت کے تین انہیں بعد تنگ<br>خالی ہو کوئی دُرُ حدن سے جہنم رنگ<br>سرگز نہ اسے مایہ کوکب مجھ میں ہیں پیچنگ<br>یہ مع تو دران عار ہے ملاح سو بہنگ | رستم کو خبر ہو کہ ترا اس پہ ہے آہنگ<br>بل چوٹلی کا پادے تو کرے چھینے کا دان قصد<br>طائر کے جو تو صید پہ لے تیرا دکان ہاتھ<br>سرے سے یہ درشت پڑے سادمت کو دین<br>ہاتھ اسکے میں دیکر کجوش شیر برہنہ<br>چار آئندہ گردن ہو اگر تن پہ حد دے<br>عرصہ ترے گھوڑے کجوسر پکا ہوا زمین<br>کچھ برق سی تڑپے ہے سدا برسیدہ میں<br>جنسوت تبر زین کو رکھ ٹپکے میں اپنے<br>آہن کا کہین گدھ ہو تو در داؤد ہائے<br>ہو زن ترے علم کا ہے دگر ہی سیرا<br>خاطر یہ خلائی کی ہے بھٹک کو کہ سوے مرغ<br>دل بھٹھے ہو میلا کسی طوطی کا یہ کیا دخل<br>کھینچا ہے زبں سر فلک عدل و تیرے<br>آتش ہے یون آب میں انصاف سے تیرے<br>تجھ جنم کا ہے زکس شہلا چمنستان<br>دل بھر نہ گیا شیوہ احسان سے تیرے<br>بس جو کوئی تجھسا ہو ثنا اسکی ہو مجھے<br>جس مرتبہ میں تجکو سمجھتا ہو نہیں ممدوح |
|---|--|



زیر ران ہے وہ ترے خوش طبعی گردن  
جلد پر اسکی صفا سے ہے یہ کچھ کیفیت  
بوی خوش باد حسریال سے اُسکے عقد  
گوش سے نابہم اُسکے ہن گل خوبی سے  
اچھا ہٹ سے تو پرتی ہن یہ ادھلی گھین  
پوریہ اوکی بہ از غنچہ سوسن کہ جسے  
مولد او سکا ہے مگر بخد کہ رکھتا وہ ہے  
اُس سبکو کو جو چھینکے تو روے دیار  
تحدق و قلمہ ہوا دسکے ڈپٹ کے کھال  
کر دک انکی مین کہوں کیا ہے جو کچھ سر پٹ مین  
اوڑ کے رجائے جہان اسکے تگا پو کی گرد  
کیا کردن و صف تھے نفل فلک پسکر کا  
یون مہادت کی ہے اُس تنک نکین بہ لک  
حسن مین سیاہ قلم کی ہے وہ تصویر اُس سے  
اس طرح دانتون مین خرطوم ہوا اُسکے جیسے  
پایل ایسا کہ عجب کیا ہے بوقت رفتار  
بے تکان پیرے ہے دریا مین وہ ہر صورت  
اس قدر ہے وہ دلا در کہ بروز ہیجا  
لکھ کر تو پ دغے ادسکے محاذی تو وہ  
غرض اس نظم سے تو یہ نہ سمجھو مدوح  
حکمت واسپ گہر ترے تنگے کچھ چیز  
ہے تصدق جو مقرر میری خاطر اوس مین  
بہر کو پیش مجھے ملتا ہے وہ جارحہ کا  
مخکو کچھ کام نہیں تو مجھے جو چاہے دکھ  
مطلب اس سے یہ جو سودا ہے ترا پیر غلام

شور قفل سے بہ از شہہ کے جبکی آواز  
دیکھ کر جبکے تین جھک رہے صد آنہ سدا  
لیکے جاتی ہے سوسے زلف تیان ہرنیان  
صد جن جسکے طویلی کا نہو با انداز  
ر شک سے دل ہو جسے دیکھ چکا ریکا گدا  
کسی گلر دکا لکبک بہن خندہ طراز  
تھے مین غمزہ خوبان عرب کا انداز  
ڈٹے ہرگز نہ جاب اُسکے بزرگے تاد  
یون ہوا اسکو سادی ہے نشیب اور فراز  
باج وہ جسکے تین ساعقہ کی ہے آواز  
طائر دم کو پہونچا ہے نہ وان تک پرواز  
تا بلند ابی زبانے نہ سخن ہو آغاز  
ماہ و جون شفق شام مین ہو جلوہ طراز  
خاتمہ صفت حق کی نظر آدے پرداز  
موسم دے کے ہون کوتاہ دن اور رات دراز  
سایا اپنے کو رکھے ہم ہی اپنے سے باز  
ر شک کھاتے ہن جسے دیکھ سواران حجاز  
استقامت کے اسکی جگر کوہ گدا  
سمجھے پیش کی ملین اُنکی دغا مین آواز  
کہ طبع پر ترے ملح کی ہو عرض نیاز  
نہ وہ مین اسلیمے تھ پاس کردن ہونے راز  
نکین شیر مین کو ہے ذائقہ سے میری ساد  
دامن آلودہ کی گو حرس سے ہوتا ہے باز  
مین ہون بندہ ترا اور تو ہے مابندہ نیاز  
ادر کیا ہو سکے جزیہ کہ دعا بعد نماز

|  |  |
|--|--|
| <p>کس لیے مین کون کچھ تجھے کہے کچھ غماز<br/>         نقد جان پر نہیں راضی جو کہ دن اسکو نیاز<br/>         استخوان کو ہومرے جو ر ترا تو تیا ساز<br/>         اور انباے جہانمیں ہے سچوں سے متناز<br/>         ذات سے جسکے زمانیکو ہے فخر یہ و ناز<br/>         سحر جو صولت عدل اسکے نہیں کرا عجاز<br/>         رعب گنجشک سے پرداز کرے صورت باز<br/>         نہ یہ طاقت کہ زبان اپنی کرے شعلہ دراز<br/>         جاؤن اس مطلع ثانی کے مین کرنے کو نیاز</p> | <p>دل کی گو کہ نہیں سکتا مین در اندازوں سے<br/>         مال و زر تھا سود یا عشق مین تیرے برباد<br/>         کس طرح سے یہ ستم چاہیگا انصاف اسکا<br/>         دہر مین داورس خلق ہوا جبکی خباب<br/>         یعنی موسوم بہ نواب شجاع الدولہ<br/>         کیا بیان اسکی عدالت کا زبان پر لاؤن<br/>         باز دکنجشک کی کھینچے جو معور تصویر<br/>         پیش خس تاب نہ آتش کو بجڑ خاموشی<br/>         عدل جبکایہ ہوا لازم ہے کلاب اسکے خصلہ</p> |
|--|--|

### مطلع ثانی

|  |  |
|--|--|
| <p>اگر ترا دست کرم ابر سے ہو دے ناساز<br/>         ہاتھ پھیلائے سے باہم کے کھایا تنک باز<br/>         شاخ مانا نہ بڑے نخل کے بادست دراز<br/>         زندگی بخش سبھا کا ہے لاشک اعجاز<br/>         مغلسی کی جو مرض کا ہو سیکو آغاز<br/>         کہ تہور کو ہے تجھ دل کے شجاعت پناز<br/>         استخوان اگلی طرح شمع کی ہو جائیں گلاز<br/>         کوہ کی تیغ ملک رکھتے ہیں چلنے سے باز<br/>         شعلہ برق سے اتبک ہو زبان اسکی دراز<br/>         کئے ہر طرح وہ اس سے کہ بھرے جوں پلاز<br/>         عیسیٰ کا رد بہی لادے تو لاوے عجاز<br/>         ناخن شیر اجل کی ہو نہٹے کو سراز<br/>         ہاتھ اپنے مین کیا جگہ ہی جوں چکل باز<br/>         طائر روح سوا مرغ کو کرتے پرداز</p> | <p>دور نہو قطرے سے لے بحر سخا کے متناز<br/>         ہمت عام نے تیری یہ جہان انبا کو<br/>         سیر نفی ہوا اتنی کہ کسی باغ کے بیج<br/>         یہ سلم ہے کہ دوسرے پہ کہ آفاق کے بیج<br/>         لیکن انجام کو ہو پچائے ہے تو کا رشفاع<br/>         حمد مین اپنے شجاعون کے وہ شمع پتو<br/>         نعرہ قہر کو تیرے جوئے رد مین تن<br/>         شعلہ پیرا دہ تری تیغ ہے جبکی ہیبت<br/>         لاکھ پانی سے بجھائے ہو وہ آتش لیکن<br/>         اطلس ہفت فلک ہو جو عدد کی چلتہ<br/>         کام صحت سے نہیں اسکے جراح کو مگر<br/>         ورنہ جراح کی کب نجیب و مریم کے ساتھ<br/>         حکم انداز ہے وہ تو کہ کمان کا قبضہ<br/>         جہنم نے دہر کے دکھانہ ہوا مین ہرگز</p> |
|--|--|

## در مدح نواب زیر الممالک جلال الدین حیدر تجل الدولہ بہت سہزبر جنگ در فتح کردن بجا فطرت حمت خان

دیکھا جسے نہ ترک فلک نے بروزگار  
خاک انجی پر ہو تو نہ غرلا دے شاخسار  
مدون ہوں جس زمین پہ تو دان اٹھکے غبار  
تن میں نہیں ہو قطرہ خون صورت شرار  
نہ جھٹ کرے ہو سگ ہی نہ قان مناع و سار  
تین اُسین کر دیا نک تیغ آبدار  
تانوں کو کھینچ کھینچ کے قلعاری مار مار  
پایا تھا بون دلو میں خیال اُنکے نے قرار  
سائے میں جھنڈیوں کے صفین بانہ پیشار  
گلا دیکھا دین پاچہ جو نہر کے کنار  
تیرے دلا در نہکا نہ دیکھا تھا کارزار  
اک کھیت رو برو ہے ہمارے پر ازخیاں  
کھینچا ہے اُسکے نشہ نے ویسا ہی کچھ  
لشکر میں اپنے بیٹھ کے جب کھیلے فتار  
فارت پہ ہر ہنر دے لیتے تھے سب اُتھار  
جو لائے تھے سود گئے رکھانہ ایک تار  
انہا تو حرق حق سے گذرنا نہیں شعار  
ہم گئے قدم انھوں کے نہیں اُنکا استوار  
صحبّت نہ ولسا و نکی تھوڑے کی برابر

آیا اعلیٰ بن تیغ سے تیرے وہ کارزار  
بے سر ہوئے ہیں کج یہ سرکش کہ گر نہال  
سر جنگ اسطرح کی نہ کھائے کہ تاجہ شہر  
آتش غضب کی تو نے یہ انجی فسودہ کی  
تام اسکا تیری تیغ نے مسدوم یہ کیا  
اک خم تعادل انھوں کا براز بادہ غم و ہلا  
تھا غم یہ ہر ایک کا گادینکے بیٹھ ہم  
آئے تھے وہ چنانچہ اسطرح روز جنگ  
گھاتے بجاتے لپچے اور کو دتے ہوئے  
وہ جھنڈیاں نظر بڑین اکد میں اسطرح  
برحق بجانب انکے ہی تھا کچھ اس میں  
جو غول تیرے سامنے آیا تو سمجھے یہ  
جیسی ہی اُس گروہ نے بی تھی شراب کبر  
اسباب پر حریف کے آپسین لگتے لگتے  
حق ناشناس قوم یہ بھی عہہ ہقدر  
لیکن خدا کے فضل سے یان ناگرفتہ قرض  
شمشیر دوست و بازو کے ہیں یہ بہت ملی  
بروہ جو ہیں غلام غلام اس جناب کے  
حرات میں اُنکے حشر نہیں پر یہ کیا کریں

تیرے اعداد بہن نظر نہیں زمانیکے ذلیل حق و د عالم میں رکھے تجھ کو سودا بھرازا

## ایضاً قصیدہ در تعریف تیر و کمان و صفائی شست و اصابہ تیر بہن نواب زیر الممالک

احکام پر ترے نہ کرے کیونکہ کام تیر  
اتنا ہی چست بیٹھے ہے جتنی کمان ہوت  
قربان چاہیے لب مشوق اور سپہ ہر  
تو دے پہ تیر ہاتھ سے بولے تھی کہ جب  
پہونچا دے لگے ہاتھ سے جز ہا ٹھکے تھے  
جون میل کھینچتا چلے سرمہ مجھ پہ نہر  
بلہ کرے کمان تری تیر جس جگہ  
چشم قضا کا حلقہ ہے لاشک تری کمان  
چھوٹے ہے تجھے یہ کہ نکل کر کمان سے  
کھودا کرے جو داہنہ حشاق جس جگہ  
ہم سر ہے کس کا تیر ترے تیر سے کہ یہ  
جاخیری تیر خورده کی ہے اسلئے سقر  
تجھے بچھڑکے صید چھپے گر بہاڑ میں  
لیک کمان کوے جو تو عزم شکار مرغ  
اڑتے کہیں نہ دیکھ سکے ملک ہند

ہے یان کمان حلقہ جوش و غلام تیر  
خوبی کا حق کرے ہوا دایان ستام تیر  
اس مہج سے تجھ کمان کا بڑے ہے دام تیر  
پہونچے ترے عدد کو اجل کا پیام تیر  
کا صفائی شست یابین انصرام تیر  
ہے تیر کے سواترے ایسا کد دام تیر  
پہونچے نہ وان قیاس کا با صد مفا تیر  
اس چشم کی نگہ کو کسے ہے عوام تیر  
جس جاڑ میں کے تو دہین پائے قیام تیر  
نکلے تو نکلے صبح سے لے تا بہ شام تیر  
انگشت ہے قضا کی کہیں ہین بنام تیر  
حر بے ہین تیرے جتنے ہین یابین الم تیر  
دو چھانکر بہاڑ کو کر دے تو دام تیر  
ہرگز رکھے ہوا میں نہ طائر کا نام تیر  
جز اپنے اک پرند کو تاروم و شام تیر

سودا کی یہ دعا ہے کہ تیرے مراد کا،

بیٹھا کرے نشانے پہ یارب دام تیر

|   |   |
|---|---|
| حافظ کی لاش جسے نہ اودھی تو زود فہم<br>لازم نہ تھا اسے کہ ہوا سے کے سانس<br>لے زرسے تاجواہر و ازاسپ نابہ فیل<br>نہ رتبہ زر کو ہے نہ جواہر کو منزلت،<br>خلعت کیکو اسپ کیکو کیکو فیل<br>حافظ یہ چاہے عہدہ سے اسکے براہین<br>کیا کیا کر دن میں اسکی شجاعت کا بیان<br>حافظ نے سردیانہ دیا زہر ہوئی ہے یہ<br>تایخ فتح عرض کی سودا نے یون کہ ہو | جاگہ نہیں ہے طعن و تعرض کی ہمہ یار<br>ہمت میں اور کرم میں جو ہے طاق روزگار<br>جسکے ہم کے آگے نہ رکھے کچھ اعتبار<br>نے قدر اسپ کی ہے نہ کچھ فیل کا وقار<br>بخشنے کیکو لاکھ کیکو دے ہزار<br>پیادے کو دیکے تین روپے نور پے کوا<br>ہمت کا اسکے کیا کر دن اظہار بار بار<br>تایخ اسکے فوت کی کر کے عدد شمار<br>یہ فتح نومبارک نواب نامدار |
|---|---|

## قصیدہ درج نواب وزیر الممالک آصف الدولہ علی خان بہادر ستم جنگ

|   |  |
|---|--|
| اگر فلک اب یہ مہربان ہو دے<br>داخل کیا ہے کہ اسکے جینے، کا<br>خلق کو اسقدر ہے استغناء<br>رہو آگے اگر پڑا ہو گمراہ<br>کھو دیکھا نہ یون کہ زربے قدر<br>رہ نور دن کی نظر دن میں اکسیر<br>درغیبہ پر نہیں اب رستم<br>متمول یہ خلق ہے جسکی،<br>جو گدار و زوشب کہ سائل تھا<br>دور دروازہ یون ہے اب کیسا<br>کون سے جسکے تازی و چٹھی | ہو نگر ابر در نشان ہو دے<br>کسی انسان پر گمان ہو دے<br>نہیں ممکن کہ وہ بیان ہو دے<br>دور بٹھو کر سے کروان ہو دے<br>اسقدر زیر آسمان ہو دے<br>ہر تراز گرد کاروان ہو دے<br>گنجی اور فضل پاسبان ہو دے<br>قاصر اب کہنے میں بیان ہو دے<br>چاہیے رشک خسروان ہو دے<br>کہ نہ دان بیل دیلبان ہو دے<br>نہ پھر کتا بزیر ان ہو دے |
|---|--|

اونہیں سے اس غلام کے تھے اکثر آشنا  
 ایک قوم ویک برادری ویک گروہ کے  
 حافظ کی لاش ڈال گئے معرکہ میں تم  
 اونہیں سے ایک نے بدم سر دیہ کہا  
 لیکن جو کچھ واقعی دیکھا سو ہم کہیں  
 تھی سامنے ہمارے جو فوج ہر ادلی  
 سنتے ہیں اب ہر ایک سے اس فوج کی ہی  
 محبوب اور بسنت و لطافت تھو کی طرف  
 لیکن انھوں کو آدمی کہیے کہ دیودو  
 ایدھر سے بان در ہنگم و توپ متصل  
 بڑھ بڑھ کے آخرش وہ لگے توہین ماننے  
 لیکن میں تجھے کیا کہوں لے یا اسگھڑی  
 تھی کرتیاں تلنگون کی مانند لالہ زار  
 توہین جو داغے تھے غیب لو لسن کن  
 گجناں شل رعد کے کڑے تھی دبدبم  
 بارود و گولہ توپ میں تھا یا وہ باد تھی  
 فرصت کو سونے اتنی نپائی کڑہ کرے  
 ہر ایک جا ہی نظر آ یا ہر ایک کو  
 اوڑتے تھے یوں پیادہ کہ تو دیکھو دوی کے  
 تھے ہاتھو پہ بیٹھے جو حافظ کے کشمکش  
 وہ بھاگے اس طرح کہ یکتی تھی تو خلق  
 نے لڑنے کے جو اس تھے نہ بھاگنے کا ہوش  
 بادری کیجوا سکو تو اسے یار اسگھڑی  
 جیدھر کو اس کا منہ اٹھا دوہر کو چلا  
 جو یہ غضب تو لاش کی حافظ کے کفر کیا

میں نے کہا انھوں سے کہ تم جیسے جاگسار  
 ہو سامنے حریف کے سجد و سبکدہار  
 فتح و شکست مردوں کو ہے پر یہ اضطرار  
 خواہش خدا کی یوں تھی نہ تھا اپنا اختیار  
 آدے تجھے سخن کا ہمارے غمرا اعتبار  
 ہو گئے وہ دس ہزار تلک پیاں و سوار  
 سر کردہ تھو سمیت فرنگی کے پانچ چار  
 یکسو تھا میسر سید علی مستعد کار  
 آنکا قدم و عنایں یہ پایا ہم استوار  
 بڑنی تھی بروہ بڑے ہی آتے تھے سرگزار  
 اس بے پرہیزان سے جزا کر کے ہر مار  
 دکھلائی تھی اجل نے معجب طر حلی بہار  
 تھا دو توپ ابر سیاه و تگرگ بار  
 رنجک مثال برق چمکتی تھی بار بار  
 آواز شتر مال تھی طاؤس کی جھنکار  
 جن جگہ قوم عاوا دڑائی تھی جون غبار  
 بندوق و تیر و تیغ سے جا اونہیں کا رزار  
 گھوڑا اوہر جو تڑپے ہے اوہر ٹراسوا  
 نذاک کا کمانچہ جون دے ہے انتشار  
 ساتھ اس کے ہم پیالہ و باہم نوالہ خواہ  
 بھاگا وہ دیکھو جائے ہے میدانے کو ہمار  
 نے سبج مرینکا ہے نہ جینے کا کچھ سچار  
 آیا جو کچھ عمل میں نہ تھا اس میں اختیار  
 سوئے بغیر یہ کہ فلان حب اکرون قرار  
 بیٹا سکتے چھوڑ کیا باپ نے فرار

خلق کا ادس پہ یون گمان ہوئے  
 اسکے تیسے کے درمیں گمان ہوئے  
 ہم کشادہ اسکی گرفتار ہوئے  
 مجھ سے آگے تو کیا بیان ہوئے  
 دور از دہم انس و جان ہوئے  
 پہونچے ججائے پھر یہ دان ہوئے  
 گو عطا و دحسا بد ان ہوئے  
 بسکہ پر گرد آسمان ہوئے  
 جیسے شیشہ بتا بدن ہوئے  
 آتش انگیز جب دہان ہوئے  
 قطرہ زن چشم اختہ ان ہوئے  
 زلزلہ یہ جہان تہان ہوئے  
 حالت کوہ یون عیان ہوئے  
 فہم دان تک رسا کہان ہوئے  
 نصف اسکی نہ کہکشان ہوئے  
 رشک صد تخت خسرو ان ہوئے  
 بہتر از باغ و بوستان ہوئے  
 بیٹھکر اسپہ حاکم ان ہوئے  
 کوئی نواب کوئی حاکم ان ہوئے  
 رد و روزیر سائبان ہوئے  
 اور سودا سادح خوان ہوئے  
 اسکی ہمد بار بر زبان ہوئے  
 آئین آئین بجا حاضران ہوئے

زیرِ ران دیکھ کر تروپ اداسکی  
 کیا عجب ہے کہ برف کا شعلہ  
 صرصر اس کے قدم کو پھر نہ لگے  
 جہد کرنے کا دل میں ہو جو خیال  
 اُس جگہ تک جہان میں جسکا بعد  
 لاکھ بار ایک پل کے عرصے میں  
 فوج کا تیسرے کر سکے نہ شمار  
 کثرت اسکی ہے جب تو ہوئے سوار  
 آنکھیں مل مل یہ مہر ہوئے نور  
 دود ہو یہ بلند تو بون کا  
 سقفِ حمسام جس طرح ٹپکے  
 اُنکی آواز سے بدشت و کوہ  
 کبف دست جس طرح سیلاب  
 دی ہے جو حق نے تجکو حتمتِ جاہ  
 تیرے نیچے کی ایک ہو جو طناب  
 بچھی اس بارگہ میں جب مسند  
 قالین اُس کے ہر ایک پا انداز  
 دیکھیے تب بتھے کہ تو جس دم  
 اور سر کردہ جتنے ہین او نہیں  
 دست بستہ مطیعِ فرمان کا  
 تجھسا آفاق میں ہو جب ممدوح  
 نہیں شایان کہ عرضِ مطلب کی  
 اب دعاں کر دن ہوں شکے جسے

شادی و عیشِ حسی ہر روز  
 آکے تجھ دل سے تو امان ہوئے

نہیں برہمن کیلئے اب وہ لباس  
 نہ کوئی باندھے جب تک ہتھیار  
 خزانِ نعمت نہیں ہے ایک کا یون  
 عیش و عشرت سے ہے سدا ساز  
 ہے جو کچھ جس کے ہے اسکی عطا  
 دیکھ کر جسکو حلق بولے ہے  
 پرورش کسکو یون ضعیفوں کی  
 در و دولت سدا تک تیرے  
 کم بغل جو نظر پڑی تیری  
 ہے خلا تو محال ہے یہ سخن  
 سب جگہ ہے ملا کر حنائی  
 کہیں سے گردون کے عمر بھر ہے دُور  
 چیز بے قدر کو جو دے تو تیرے  
 کیا عجب ہے تری مروت کا  
 فعل و یا قوت کی طرح اُس جا  
 دہر میں حسنِ خلق سے تیرے  
 ہوسے مذکورِ خلق کے فی الفور  
 جا سے بجایا تیرے قلمِ دین  
 ذرہ خاک کی حفاظت کون  
 سنگ اس عہد میں ہو دانِ پانی  
 آگے تجھ تیغ کے عدو کا اگر  
 کاٹ ادسکا سپہ گری اسکی  
 کوئی اسکا نہیں جو روئے کو  
 تیر تیرا نگاہ چشمِ قضا  
 بادِ پیا ترا تعالیٰ اللہ

کہ نہ قیمت میں جو گران ہو دے  
 نہ طلا یا نہ تہ نشان ہو دے  
 جس پہ تاسو نہ میہمان ہو دے  
 پیر ہو کوئی یا جو ان ہو دے  
 آصف الدولہ پہچان ہو دے  
 تو ہو اور عمرِ جادوان ہو دے  
 تجھ سوا زیرِ آسمان ہو دے  
 پہونچے پشہ تو پہلوان ہو دے  
 وہ بذیل تو نگر ان ہو دے  
 حکما کا غلط گمان ہو دے  
 تیری بخشش بحرِ دکان ہو دے  
 جس پہ یکدم تو مہربان ہو دے  
 قدر دانوں میں ارمان ہو دے  
 جس جگہ ذکر اور بیان ہو دے  
 آہ آتش کے تن میں جان ہو دے  
 خلقِ رطب اللسان جان ہو دے  
 وہن خلقِ عطردان ہو دے  
 کب تو انا سے ناتوان ہو دے  
 بادِ تند آ کے پاسان ہو دے  
 شیشہ گر کی جان دکان ہو دے  
 دل پہاڑ آہن استخوان ہو دے  
 روز میدان سب امتحان ہو دے  
 دیدہ زخمِ خون چکان ہو دے  
 اسکو دیدار دشمنان ہو دے  
 جلوہ گر آ کے وہ جان ہو دے



|   |  |
|---|--|
| <p>ہے تجلی حق کبہ طسور<br/>کون ہو دے مہ کیا مستطور<br/>راہ چپ کردہ جائے باد سحر<br/>بہر نظر دیکھے گر سوے عصفور<br/>ہو حرارت کا اوسمین بھی یہ دفر<br/>چاہے سکن ہر معدن کا فور<br/>ہو بچ کر چاہیے نہو مغرور<br/>گر کے نظردن سے تیری چکنا چور<br/>واہمہ کر سکے کبھو نہ عسور<br/>جون صدق شت خلق ہو مغمور<br/>بکھ خوش آمدن مجھے نہیں منظور<br/>مخ کر نی ہوئی مجھے بھی ضرور<br/>ور نہ رہتہ ترا ہے اتنا دور<br/>پو پونے کا اے کہاں مقدور<br/>ہو مرکب اگر شب دیچور<br/>آوین تحریر میں یہ کیا مقدور<br/>آین سب بولین بسدگان حشر<br/>رہے تاحشر حشر دم دمسور</p> | <p>دیکھ اوسپر تجھے یہ بولی خلق<br/>فتنہ دہرین سق سے گئے<br/>خس د آتش ہو جس جگہ دان سے<br/>ٹانک دے عدل دیدہ ثابین<br/>گر ہو آتش پہ تجھ غضب کی نگاہ<br/>زندگی کے لیے سمندر بھی<br/>تیری فیض نگاہ کو پر کاہ<br/>کوہ ہو جادے شکل شیشہ کے<br/>تو وہ دریاے فیض ہے جس سے<br/>تیری بخشش ہے یہ کہ گوہر سے<br/>مطلب اس نظم سے ترے آگے<br/>بسکہ ہے لائق شکر ایہ جناب<br/>میری ہی اعتقاد ہے یہ مدح<br/>کہ چو چاہے خیال دان جائے<br/>کہکشان خامہ آسمان کلند<br/>اتنے سامان پہ تیرے سب نصیب<br/>ختم سودا کرے سخن بدعا<br/>فضل سے حق کے توجہ شمت مجاہ</p> |
|---|--|

## قصیدہ مدح نواب زیر الممالک آصف الدولہ بہادر رستم جنگ

|  |   |
|--|---|
| <p>لائے نگراں طبیب کے ہے عقل حبکا نام<br/>اب قصد وسہل سکے لیے ہو مفید تمام</p> | <p>سودا پہ جب جنون نے کیا خوابے خور حرام<br/>احوال و سکا دیکھ کے کہنے کا طبیب</p> |
|--|---|

# قصیدہ درج نواب نسیر الممالک صف الدولہ بہادر رستم جنگ

کیا قلم کو رستم سے ہے منظور  
نور صبح بہار کا غنڈ پر  
زلف خوبان چین سے خوشی میں  
ہے تبسمِ مسلم کے منہ پر شبنم  
خامہ پیش از گیساہ کیا ہے جسے  
گول اس امر بیچ کرتا ہے  
کہ لکھا جاتا ہے اسکی مع  
یعنی نواب آصف الدولہ  
ہے تو ان بخش ناتوان کا وہ  
لیگیا پیل پیل کو پشتہ  
شعلہ پیرا ہوجسم انکی تیغ  
انکی برش کا وصف کیا میں گردن  
سخت پر جیسے تار صابن میں  
یاد میں اسکے باندھے جو کمر  
مع غائب سے دل ہے اپنا تلک  
وہ جو تیری کمان کی سی ہے  
وصف شوخی میں باد پاکی کے  
ہے فرس کے زیر ران ایسا  
کرتے بل میں تمام روئے زمین  
اگر ایسی ہی تیرے ہاتھی کے

کہ صریرا دسکے سے ہے دل کو سرور  
خط خط گلزار کا دستور  
کھینچے ہر سطر جسکی آپ کو دور  
قلم اتنی رستم سے ہے سرور  
ہو رقم سے یہ خوش شد لی کا ذوق  
اس طرف انتقال ذہن شود  
خلق میں جسکے حقائق ہے شہور  
ہو سلیمان ہو چکے جس تک مول  
شاہد اسکا ہے متفق چہو  
اسکے آگے کیا جو باہر سمندر  
ہو دے خاک سیہ عدم میں نور  
سخت اور نرم پر بایں دستور  
نرم پر جون ہوا میں بال طیور  
رن سے پھرے منظر و منصور  
ہو ملک اے خامہ باریاب حضور  
لکھو اسکے اٹھانے کا مقدور  
کرتی ہے اب زبان برق تصور  
جسکے جلوے کا ہو دے یہ نکل  
سینہ باز نقش لعل ستور  
جسکا پروردہ نہک ہے غرور

|   |  |
|---|--|
| <p>ہو بچانہ اسکا سایہ بھی اسکے قدم تک<br/> اعدائے بد خصال کی تنبیہ کے لیے<br/> ہو طر فوکان تیرا قبال پیش پیش<br/> کچھ کم نہیں جہان میں سلیمان سے تیرا جاہ<br/> تو وہ وزیر ہند کہ حیران ہو رہیں<br/> مطیع کا ایک خرچ ترے گریبان کر دن<br/> فیض اسکا اس قدر ہے جو اسکے مین ریزہ چین<br/> رہتہ ترا ہے وہ جو کرے قصد ادھر کو دم<br/> فترہ کرے ہنہ خاک کا اُسکی فلک پہناز<br/> نکھسے کی کوئی موج دنا مجھے ہو سکے<br/> اس نظم سے غرض ہے مجھے عرض دنا<br/> اپنی تری خباب میں اتنی ہی عرض ہے<br/> انصاف ہے کہ ہو وہ عطا اس خباب کی<br/> ویہات جو ہیں مصرن مطیع کے اوسین سے<br/> اے گنج بخش خلق مرا ہے جو مدعا<br/> ستودا بس اب نحوش کہ جائے دیکہ یہ<br/> تا بندہ جب تک بفلک ہو دین مہر ماہ<br/> دنیا ہو اور تو ہو اتنی بخور می،</p> | <p>تا اُسکی تو نے ردین عنان کو لیا نہ تھا<br/> اس برق دش کی پشت پر تیرا جو جب قیام<br/> نصرت کرے جسد تری اور فتح بہتام<br/> گو السنہ پہ آصف دولہ ہے تیرا نام<br/> شامان عصر دیکھ کے تیرا یہ اعتنام<br/> اس ذکر کو کفایت ہو صد زبان بکام<br/> خوان کرم پر اپنے وہ نے ہیں صلا سے عام<br/> ہو پئے نہ مانو گی سے بیک کچ دو مقام<br/> جس گلزمین پر سیر میں کرتا ہے تو خرام<br/> مین کیا ہوں کیا زبان مری اور کیا کلام<br/> مقصد مرا قلیل ہے ہو پئے بالضرر<br/> کس کسکا بختی ہوں کہا کر ترا اعلام<br/> اور انکی مین سماجت و منت کردن ہم<br/> اس نقدی کے عوض ہو مجھ صحتک طعام<br/> کرنا رہا حضور ترے کس قدر ہے کام<br/> اس نظم کا تو کر بد عائیہ اختتام<br/> تا جلوہ گر رہیں بجمان صبح اور شام<br/> تیرے نصیب جام مے عیش ہو دام</p> |
|---|--|

## در مع نواب میر الممالک آصف الدولہ بہادر تم جنگ

|   |   |
|---|---|
| <p>تیرے سائے تلے ہے تو دہانت<br/> نام سن پیل کوہ پیکر کے<br/> سحر کدورت کے سامنے تیرے<br/> تیر می ہیبت سے نہ فلک کے تلے</p> | <p>پیشہ کر جائے دیو دے لڑنت<br/> بہ چلین جوے شیر ہو کدورت<br/> سامری بھول جائے اپنی ہیبت<br/> کا پختی ہے زمین کے بچ گردنت</p> |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>کہنے لگا سن اسکو وہ دیوانہ در جواب<br/>جو کچھ کہ میرے تن میں لہو تھا سوا کی سال<br/>مہل طلب کرے ہے غذا کی زیادتی<br/>کیا سودا اس علاج سے کھڑے کے ماسوا<br/>تباہ نے یوں کہا کہ تباہ نہیں وہ علاج<br/>اسکے حضور عرض یہ کر جسکے سایہ میں</p>  | <p>مجھ میں لہو کہاں یہ تر ہے خیال خام<br/>عالم نے خیر آباد کے پی کر کیس نام<br/>مجلو سواہ عید بھی گزرا مہ صیام<br/>تا اپنی مین دوا کر دن اب کر کے فزع نام<br/>اس دروسے تو پاسکے شفا ہو جو شاد کام<br/>موضع پیل سے لے اپنا انتقام</p>  |
| <p>سننے ہی یہ نویر قصیدہ براے نذر<br/>لیکرا اب اس جناب میں حاضر ہوا غلام</p>  |   |
| <p>اے وہ کہ تیرے عدل کی نسبت کاغذ نام<br/>دیا ہے تیرے عصر میں اے عاقل نام<br/>کیا کیا ہی خوبون سے کیا حق نے مجھ کو<br/>مذکور حکم کا میں کر دن یا بیان حلق<br/>تیرا ہی بار علم ہے اے صاحب وقار<br/>آؤ سے نیم اگرچہ حلق سے ترے<br/>تجھ نعرہ غضب کی یہ صولت ہو گر سین<br/>زہرہ ہوا آب سینہ میں مہبت سے شیر کا<br/>اشج تو اس قدر ہے کہ میدا نہیں روز جنگ<br/>قالب ہتی کرین وہ قلم ادسکی دیکھ کر<br/>تیغ سخا بھی ایسی ہے جس سے ہلک دل<br/>سائل کے گھر میں کب تری بخشش سائل<br/>بارجہا نہیں آج تو وہ نقل سب سے<br/>تیرا ہی اب بروی زمین لے فلک جناب<br/>پیدا خواص سایہ میں اسکے ہما کا ہو<br/>میں رخسار باد پاکی ترے شکل کیا کون<br/>اوشے غبار ستم سے نہ کیا کہ جب عنان</p> | <p>نوشیر دان پہ عدل کا گو یا ہے اتھام<br/>زخم جگر کو سودا المساس البیتام<br/>ابناے روزگار کے اے فخر و جہت نام<br/>یا میں تری شجاعت و مہبت اب کلام<br/>کشتی خاکدان کا جو پانی پہ ہے قیام<br/>خوشبو جانیو نکا ابد تک ہے مشام<br/>فیصل ہوں بروبحر کے باشندگان تمام<br/>تڑپے نہنگ پیاسے ماہی ہو جون بزم<br/>کیا تاب رو برد ہوں ترے رستم اور سام<br/>تصویر تیری تیغ کی کھینچے جو بے نیام<br/>پاتے ہن گر پھر غمون کی بیک ساعت اندام<br/>تا اسکے گھر کا تا بفلک ہو نہ پشت نام<br/>پہونچی ہے چار فصل غم تجھے روم و شام<br/>بے نقل و بے کلید در فیض ہے دمام<br/>تجھ مزرع کرم سے جنے دانہ گر حمام<br/>بجا تو حور کا ہے دلگین فرس بنام<br/>آچکے جو قاش زمین سے زمین پر لگانہ کام</p> |

## در مع نواب سیر الممالک صف الدولہ بہادر شرم جنگ

|   |  |
|---|--|
| <p>کیا تجھ کو سچی مسند دیوان وزارت<br/>اس مرتبہ کے چار قبائلو ہی پھیمی ہے<br/>داد سے ترے تجھ تین تقدیر نے زہار<br/>شاہی پہ مدلل ہے جو منشی ازل نے<br/>یہ جاہ ہے تیری کہ سدا خسر و خاؤ<br/>ہیچشم عطار د کو نہ سمجھے کھو اپنا<br/>اصف ہے ترا نام سلیمان بڑی جاہ<br/>دیکھیں جو ترا خرچ سلاطین جہان کے<br/>سودا کی ترے حق میں دعا ہے بیش روز<br/>سرے نہ خلافت کے جدا ہو دے الہی</p> | <p>میں شوکت شاہی کہوں یا شان وزارت<br/>پشتین سے جو ہوتے ہیں شایان وزارت<br/>توڑا نہیں مابین میں پریشان وزارت<br/>لکھا ہے ترے واسطے فرمان وزارت<br/>ہے دگ ترا دیکھ کے سامان وزارت<br/>تیرا جو اٹھاتا ہو قلمدان وزارت<br/>بخشیں ہیں کر ڈرون ترے پاؤں وزارت<br/>لکھیں وزیر میں تجھے سلطان وزارت<br/>لے باعث سر سبھری بستان وزارت<br/>تا حشر ترا سایہ دامن وزارت</p> |
|---|--|

## در مبارکباد عید رمضان نواب سیر الممالک اصف الدولہ

|  |   |
|--|---|
| <p>صبح عید ہے دل ہے خوشی کالا مال<br/>جو کوئی خلعت انسان سے ہو زیر خاک<br/>کہ ہو بچے اس درود و دستار پہ لیکر نذر<br/>کوئی تو سیم کوئی زر کوئی گہر کوئی نعل<br/>ہوا ہے بندہ بھی حاضر در سخن لیکر<br/>اگرچہ تو ہے سہمی بہ اصف الدولہ<br/>تری تجلی طالع ہے وہ کہ چرخ اوپر</p> | <p>مے طرب ہے سب اپنے اپنے حال<br/>مصرم آج کے دن ولین اُسکے ہے خیال<br/>جو تجھ حجاب میں مقبول ہو خوشا حال<br/>ہر ایک ہے شرف اندوز یاں بدینواں<br/>پے حصول سعادت بدرگہ قبائل<br/>ترا فز و سلیمان سے بھی ہو جاہ و طلال<br/>غلام داعی ہے اختر کا تیرے برکات</p> |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p> یچھے کی طرح بل بل جائے<br/> دیکھ میدان میں تنجو روز بزد<br/> ہمکنک پا اگر سنے تیری<br/> آوے بالفرض سامنے تیرے<br/> تن کا آنکے زرہ میں ہو یوں حال<br/> شعلہ پیرا اگر ہو تیری تیغ<br/> فرق پر جب عدد کے وہ بیٹھے<br/> گرے تجھ تیرے کا جہان بیکان<br/> ہاتھ سو فار تک نہ پہنچے کبھی<br/> زہرہ برق آب ہو جاوے<br/> دہم آسا ہے اس پری ویش کی<br/> بیشے عدل میں ترے ہر موش<br/> کوئی کیسا ہی ہو قوی اُس سے<br/> وہ بھی رو باہ جبکو ہو خا رشت<br/> حسٹ کا بار گر نہو تیرا<br/> دست نہ زرخش کا ترے خورشید<br/> آگے سائل کے تو کرے زمین<br/> جلوہ نطفہ نہیں اسطرح وہ ہے<br/> ختم سودا دعا پہ کرتا ہے<br/> ہے ذاب آصف الاولہ<br/> مال یون روسیہ عدد کا ہو </p> | <p> تیرے آگے جو درد کرے اگر منت<br/> منہ پر را دن کے پھول جالبنت<br/> داب کر دم کھسک چلے ہنوت<br/> روز ہجاکے سو ریا سادنت<br/> مغ می دام میں ہو جون پھرت<br/> کاہ سے کوہ تک ہو سب صہنت<br/> زہ فلک بولے اور فلک حسنت<br/> قوت بازو سے ترے سرکنت<br/> کب بھر سرد ان کوئی جھلنت<br/> تیرے قوس کی گرسنے کرکنت<br/> مشرق سے تابہ غیب کی پٹنت<br/> سامنے بیر کے رہے چودنت<br/> نہیں دل کو ضعیف کرکنت<br/> سمجھے ہے شیر کو ہے کیا پٹنت<br/> ارض شکل سما ہے نہ پٹنت<br/> ڈھونڈے بھر عمر تو نپاے انت<br/> اشرفی اور رہے کی یون کھنت<br/> جون فلک پر ہوتا رہی پٹنت<br/> دصف کا تیرے کون پائے انت<br/> دل سے تیرے خوشی کو نت پٹنت<br/> جاہ و دولت کی تیرے دیکھ پٹنت </p> |
| <p> مہر کے چون حمل میں آئیے،<br/> شب کو آفاق میں لگے ہے پٹنت </p>  |  |
|  |  |

|   |  |
|---|--|
| حق تعالیٰ نے دیا اپنے کرم سے اس کے<br>دفتر عظمیٰ طبیعی میں بجالی کی سند<br>وصف میں اس کی طبابت کی کئی شاعری | دست تدبیر میں دامان شفا مستحکم<br>ہے وہ نسخہ قلم اس کی جسے کرتی ہر رقم<br>فکر عالی سے ہوا مطلع تازہ یہ رقم |
|---|--|

## مطلع

|   |  |
|---|--|
| نسخہ میر نہیں نقش سے عالم کے کم<br>یہ عجب کیا ہے جو ایجاد کرے مٹی کو<br>چلتی ہے عہد میں اس کے رہ ہر شہر و دیار<br>گھڑنگ آتے کرے پیدا وہ خواص تریان<br>بولین ہیں جس کو کہ تشخیص و کمین ہیں تدبیر<br>ہوش اس فن میں تو یہ ہے یہ حواس خمسہ<br>عہد میں اس کے ہے وہ خوان کرم پر جس کے<br>اسم پاک اس کا ہے نواب شجاع الدلہ | اگر مرض جن ہو تو اس کا نہ کہیں بھڑکتا دم<br>نا سے میں اس کے قلم کے ہے مسحا کا دم<br>ہے جو مسدود جہان میں تو رہ شہر عدم<br>اس کے کوچہ سے مرے بازو جے آئے سم<br>دکنیز میں ہیں گھر اس کے میں بہ بیدار دم<br>ہیں نصیب ہوئی علاج اپنے میں درہم برہم<br>ریزہ چین ہند میں ہے لاکھ طرح کا عالم<br>منع جود و سخا یعنی دزیر عظمہ |
|---|--|

## قصیدہ در مدح نواب سرفراز الدولہ حسن ضا خان بہادر

|   |  |
|---|--|
| صلح عہد ہے اور یہ سخن ہے شہرہ عام<br>پھر ہے آج بمقصد بادہ خواران چرخ<br>بعیش گاہ جہان خوش ہو جس مری ہے آج<br>معاذ جہان آج مے پرستون سے<br>نشہ نے مے کے یہ سر خوش کیا کہ کاغذ باد<br>سرور ہے یہ جہان میں کہ شہنشاہ درند<br>وہ اس کو غنچہ گل سمجھے ہے جو زاہد کے<br>یون آج ہیں ہم اطفال دیکے ہے ملا<br>ندول میں یاد سبق ہے نہ خطرہ آؤند | حلال دختر زبے نکاح دروزہ حرام<br>ہے اب بروی زمین دور و رساتی ہمام<br>کئے بدل بیاحت منا ہی کے احکام<br>کرے ہے تخت بکرا با بساط تمام<br>خیال بادہ کشان میں ہے قاضی کا علم<br>ہر ترہات و طرائف ہم کرین ہیں کلام<br>دھرا ہوسانے میناے بادہ گلفام<br>کہ حیون رعایا یہ عامل تنسیہ کا حکام<br>ہم ہر ایک ہے مشغول لعبت اقسام |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| کس طرح کا کوئی نذر یا ن کرے زروال<br>نشا ط عید جو لایا ہے غرہ شوال<br>جہان ہو جب تین اے میرے قبلہ اکمل<br>سدا بخون عدد تیغ جون شفق میں لال | علو جاہ کی آگے ترے نہیں کچھ قدر<br>مگر یہ نذر ہے شایان اس آستانے کے<br>یہی جناب میں حق کے دعا ہے سودا کی<br>رہے مجھوں پہ سایہ ترا پسھر کی طسج |
|--|---|

## قصیدہ درج حکیم میر محمد گانم

|   |  |
|---|--|
| مشفی اسپہ اطبا ہن جہان میں باہم<br>فہم کی گوش جواہری تو نہ رکھتا ہوا ہم<br>یہ نو جہین تو پھر سیف سمجھ اسکی قلم<br>جو کما یعنی ان چاندون کا ہونے اعلم<br>ہوئی فی الغور جسے اصل مرض ستفہم<br>ہو دے ترکیب مرکب کے وزن کچھ موم<br>اور ملحوظ رکھے آب و ہوا در موسم<br>دم و سوداے ہر اک جسم میں صفر انہم<br>حکما کرتے ہیں انسان کا مزاج اس سے ضم<br>ٹھہرے جو خلط کرین اسکا تارک پیم<br>حفظ صحت کے لیے نسخہ ہو بالشراف<br>ہو نہ منظور جسے اسکی دوا ہوتی ہو سم<br>عقل کی رو سے یہ تدبیر ہے اسکی امداد<br>تنقیہ کر کے مناسب کرین اس خلط کو کم<br>جسکے ہے قبضہ قدرت میں علاج عالم<br>اس زمانے میں بجز میر محمد گانم<br>ایسے انسان خلایق میں بہت ہوتے ہیں کم<br>اسکا اک گوشہ نشینی میں ہے یہ فیض قلم | علم ظنی ہے طبابت تو یہ سن رکھ ہم<br>قاعدہ فن طبابت کا بیان تجھے کروں<br>کا م اس فن میں رکھے سبکے ہی فیض<br>فی الحقیقت ہے اطبا میں وہی شخص طبیب<br>جنہش نبض سے اور لون سے قادر دیکھے<br>ادویہ میں کرے تنقیح خواص مفید<br>سن بیمار پہ کر غور مداوا وہ کرے<br>چار چیزوں سے مرکب بدن انسان کا ہی<br>حدسین ان چار و نہیں ہو دے تباہ جو چیز<br>ہے یہ لازم کہ کسل کا سبب انہیں ہو زمین<br>بعد فیض دوا کیجے مرض کی بالضرر<br>غور احاطہ و کیفیت و کیفیت پر<br>زیادتی چار و نہیں جسکی ہو مرض کا موجب<br>رکھ کے منظور طبیعت کی مرض برزوت<br>قاعدہ یوں ہے پھر آگے ہو شفا اسکے ہاتھ<br>سوتوان باتوں میں ہو خوش طبع و نہیں کہے<br>خالق انکے تین دنیا میں سلامت کہے<br>شرف اسکو ہے سیادت سے نہ اس فن کا فخر |
|---|--|



بروز جمعہ سدا ہاتھ لے کے ناخسیر  
 اسی امید پہ تاقصر کر کے ناخن شیر  
 بیان ہو کب تک انصاف و عدل کا تیرے  
 کہ تار و پود سے اُسکے ہے دیو بھی لٹکا  
 سخا میں حاتم طائی کو تجھے نسبت کیا  
 بزمِ سرفک فلک شہرہ سخن او کا  
 تیری وہ تیغ کہ فتنہ کا رد ہو سوے عدم  
 اگر وہ ہو دے علم اُسکے سایہ کے آگے  
 جو تیرے تیر کے ہوتا وہ توڑ سے آگے  
 کروں میں وصف سپر کیا کہ تیری پشت پہ  
 ترا سمند سبکو دے اس قدر کہ نہیں  
 نہ ہو بچے موج ہوا اُسکے لطفِ خوبی کو  
 حضور اُسکے کڑک برق کی بھر بانی  
 شنایں ہاتھی کے تیرے کہا تو یہ سخن  
 پر اپنی بات کی کرتا ہوں آپ ہی تکذیب  
 ہے عسل اُسکے کلا وہ کا امکشان بہ فلک  
 گر گویہ رکھتی ہے زنجیر پاکہ چلتے وقت  
 گرہ زمین کا طح آسمان کے پھرتا ہے  
 زمانیکی ہے زبس دوستی تری منظور  
 کہ یوے چھچھ چوبی سے کار کفینہ مار  
 نہ عدلِ عمل کا تیرے صفت ہو کچھ مجھ سے  
 سوائے وصف کے تیرے مجھے نہ بھائے کچھ  
 مرا ہمیشہ یہ مقصد بدل نہفتہ ہے  
 ترے مخالف مذہب بن کیسے ہی عابد  
 خدا کو انجی عبادت سے ہے یہی منظور

پھر سے ہے شیر کو بیٹے میں ڈھونڈتا جام  
 برائے ہیکل اطفال دیکے لے انعام  
 یہ عدلت کا تری جزری سے ہو بچا کام  
 بحرِ مِ خون گس عنکبوت کو ایام  
 مرے سخن کو یقین کر وہ ہے زبانِ زوہام  
 ملین پشہ صد انیل کی ہے درحام  
 سنے جو چو کئے اسکو بخو ابجاہ نیام  
 عجب بدین سپر فلک ہوں آگے رستم و نام  
 کمان کے گوشے سے آتا ترے کھنچا بہرام  
 علی بہر صفت میدان ہے جب کا ہے نونام  
 بغیر خانہ زمین اُسکے حسانہ آرام  
 سوار ہو کے جو ہانکے تو بیبا یا کام  
 عنان اُچک کے اُسے جب کرے تو گرم خرم  
 کہ مارتا ہے ن پہلو کسبِ سنج نیلی فام  
 خدا نکر وہ جو یوں ہو پٹ ہو کہ نہ یہ بام  
 نظر جو آدے ہے اہل جہان کو بعد از شام  
 دراپھاڑ میں ہو مور ہو نہ بے آرام  
 پر اُسکی عظمت بھو ناس نے رکھا ہو تھام  
 یہ فکر قتل میں دشمن کے تیری ہو وہ مدام  
 اگر تو خلق سے شربت کاٹے عدو کو جام  
 کہ عزت شان تیری پر دیے بن خوش فرجام  
 خدا ہمیشہ رکھے اسکو با عزت و اکرام  
 رہن بجلقہ طاعت یہ بندگان و غلام  
 نہ جھیسو کہ انھوں کا بخیر ہو انجام  
 ثواب روز جزا انکا آدے تیرے کام

|  |   |
|--|---|
| <p>ہر ایک گھر میں صدائے منفی و مطرب<br/>         دلوں میں سبک خوشی نے جبکہ کی تھی کس آج<br/>         ہن عطر مال بنا کر لباس رنگا رنگ<br/>         نظریں گل کی طرح یکدگر ہیں اہل زمین<br/>         ہر ایک دست نگارین میں دیون ہو دست<br/>         کچھ آج اور ہی ہو ہے دماغ خلقت میں<br/>         فقط نہ شہ کی ہے سر بھی ملا سوے ہم<br/>         ہر ایک چلنے کا ہے عید گاہ کے مصروف<br/>         جدھر کر سینے ہے آواز شاد یا نہ عید<br/>         خوشی نے جوش یہ مارا ہر ایک زمین کو اب<br/>         عجب نہیں ہو کہ بالیدہ وہ بھی ہو جاوے<br/>         نزدیک ہی ہو گی خوشی ایسی خلق نے جب<br/>         ایسی عید مبارک کا ہے مگر یہ سبب<br/>         نہ ہے وہ خان رفیع المکان عالی قدر<br/>         کہ جبکی ذات فیوضات سے کہلاتی ہے<br/>         ہو چکے ہو درد و لتسرت ملک اوسکے<br/>         جو وہ کیا نہ کرے دستگیری نجبا<br/>         ہے چشم کان مروت دل اسکا معدن ہر<br/>         ہے خلق واسطے خلقت کے اسکے گویا خلق<br/>         وہ اسکا خوان نعم ہے کہ جسکے مطیع ہیں<br/>         یہ قصد خامہ ہے اب اسکی روح غائب ہے</p> | <p>و شام تا سحر اور سحر سے لے تا شام<br/>         عدم سوا کہین اندوہ کو رہا نہ مقام<br/>         زبیں خواص سے لیکر جہانین تا بیوم<br/>         زمین تمام چین ز حیرت پیچ نیلی نام<br/>         شفق میں پیچہ نور شہید چون فرشتہ شام<br/>         ز عطر خرمی از بسکہ پر ہوئے ہیں شام<br/>         رکھی گدا لے کلتہ تاج رکھے اسکا نام<br/>         بہن لباس نوا آقا لباس شستہ غلام<br/>         جدھر کو دیکھئے طبل دہل بہر در و بام<br/>         نہیں قبا میں سماتا ہے خلق کا اندام<br/>         کرین جو کندہ نگین پر کسو بشیر کا نام<br/>         ہلال عید کو دیکھے ہے بعد ماہ صیام<br/>         جس افتخار زمان کا حسن رضا خان نام<br/>         زہے وہ خان فلک مرتبت دی لا لاکرم<br/>         جہان میں صاحب فرزند مادر ایام<br/>         وہ کامیاب جو ہو سر نوشت کا اکام<br/>         قدم کا ایک کے اس سر زمین پہ ہو قیام<br/>         ذخائر کرم و جود دست فیض وام<br/>         حیا و شرم ہوئی ختم اسپہ علمت نام<br/>         صد اکھڑنے کی ہو دیگ کی صد احکام<br/>         کرے یہ مطلع انور حضور میں ارقام</p> |
| <p>کہ باز بچہ نکالے ہے سب کے خچر خام<br/>         جو کو ردیدہ صیاد شکل دیدہ دام</p>  | <p>مطلوع<br/>         نژادہ عدل ہے اے ملجا تمام انام<br/>         کرے نظر جو سوے صید عہد میں تیرے</p>   |

کہا یہ سنکے اسی پیر عقل نے اسے یار  
 دلون کے درد کا سامع حسن رضا خان کو  
 چنانچہ کرتا ہے تعلیم پیر عقل یہ عرض  
 دیا ہے قوت اعضا کئے دلو میرے جواب  
 سپہ گری میں تو گذرا شباب کا عالم  
 جو باندھوں اسپہ کمر اب تو بندھے ہر طرح  
 جو دست دیا میں نہا سکے رہی ذرا طاقت  
 سواب میں تیغ زبانے لڑوں ہو بخت کو ساتھ  
 سلامتی میں تو اپنے روانہ رکھ مجھ پر  
 پھر اگر دینیں یہے مشت استخوان اپنے  
 سوابی اس سے بھی نوبت گز گئی ہے مگر  
 سپرد جنگو ہے سر شدہ سب کی حرمت کا  
 سوطا لبائے میں حرمت کا اب نہیں جس سے  
 عوض میں نے مجھے اس فتنے کے تو ایسا گائون  
 نہ ایسا گائون کہ جس سے بروے سرخروان  
 نہ شکل نور علیخان ہوں کھاکے میں فرہ  
 بنان دوال میں سازش کو ایک گوشے میں  
 دعا پہ ختم کرے ہے یہ سر رضی منظوم  
 ترا قیام حکومت رہے قیامت تک  
 کر در عید کی شادی نصیب ہو تیرے  
 بسر کرے جو ترا دست ہو بشارت عیش

اگر زمانیکو اسطرح سے ہو تجھے نفاق  
 جہان میں اہل جہان جسکے مورد اشفاق  
 زبان پر ہے مرے سن بگانہ آفاق  
 سبب غمی کے طاقت ہوئی ہے میری طاق  
 نہیں وہ عمر کربا کوں میں بکار سیاق  
 کہ جو نہ کمان کا قبضہ بندھے مقابل فاق  
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یراق  
 ہوں فحیاب دلی جو ہوئے سر بری فاق  
 ذلیل و خوار رہو نہیں بخشیم اہل نفاق  
 میانہ میں بے اعمال زیر کہنہ رواق  
 گلے میں کرتے ہا کفش ہاتھ میں ہو چاق  
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو خلاف  
 گردن معاش بسر ناپا میں بہ ظم و طراق  
 بسر ہو عمر میری جس سے زیر کہنہ رواق  
 ہزار طر حکمت ہوا نہ بخشک رستاق  
 نہ سو کھکر ہوں طرح میرا رنج کے قاق  
 دھام دھج میں تیری لکھا گردن اوراق  
 ہے اس زمانہ میں سودا جو فن شعر میں طاق  
 مطیع خلق کو تیرا سدا رکھے خلاف  
 ہمیشہ نذر تری دیوین ساکن آفاق  
 عدد ترا ہو زمانے کا مورد شلاق

قصیدہ درج نواب سیف الدلہ احمد علیخان بہادر سپہ سالار خان

کھینچے ہے اب خزان پہ صفت لشکر بہادر

بج حسل میں بیٹھ کے خاد کا تاجدار

|  |   |
|--|---|
| <p>ہے اس قدر تر آلودگی سے دہن پاک<br/>یقین ہے یہ کہ دوسرے تین کہ زرخند<br/>بس اب جہانین کوئی ہو جو تجھے کا جزا<br/>ہمیشہ حق کی طرف سے وہ مور لعنت<br/>عروس دولت دنیا نے کا رخسہ اپنا<br/>اگر ہزار طلاق او کو دیوے تو لیکن<br/>غرض اس لئے تیری یہ بین نہیں کیج<br/>حوض میں اس کے صلہ کے گردین تجھے چل<br/>مجھے تو گوشہ خاطر میں اپنے دے جاگہ<br/>کرے ہے ختم دعائیں پر سخن سودا<br/>الہی باغ جہانین ہو جب تلک مانا<br/>مے سرد رنجھے دے ہر ایک عید کن</p> | <p>کرین طواف حرم اسکو باز ہلکراہرام<br/>نہیں جو دوست ترا ہے وہ دشمن اسلام<br/>ہے زہر مرگ حلال سپہ شہد زہرست جام<br/>زبان خلق سے دائم ہے مور و دشنام<br/>کیا ہے مجھ سے ہو عاشق باشتیاق تمام<br/>نجا دہی تیرے دسے یہ تابروز قیام<br/>کہ چاہوں تجھے میں اس کے صلے میں وہ مقوم<br/>قبول ہو جو مرا حرف اے ذوی الاکرام<br/>کہ تابسر کروں لیل نہار با آرام<br/>ادب سے دور ہے خدمتیں تیرے طول کلام<br/>شبلیہ غنچہ صراحی سے شکل گل سے جام<br/>طرت سانی کو شر کے ساغر گلغام</p> |
|--|---|

## قصیدہ دین سرفراز الدہ حسن خان بہار

|  |  |
|--|--|
| <p>عزیر عقل کو سودا کی تھی جہاں شاق<br/>وہ پوچھتا ہے کیا تو نے کہ تو کیا حاصل<br/>یہی نہ تجھ کو ملا نفع اس کی صحبت سے<br/>مگر تینا میں جنھوں کی وہ شعر لکھ لکھ کر<br/>ملی نہ دولت دین اس سے تجھ کو نے دنیا<br/>اسی ہی وضع سے پیدا جو تو نے کی شاید<br/>جواب دے ہے یہ سودا کہ وضع پر میری<br/>جو کچھ کہ دولت دنیا تھی میرے حصے کی<br/>میں از قبیل جواہر ہوں باز زیر فلک<br/>کردن ہوں کشت میں جس گلزمین پر پھمید</p> | <p>سودا س کئے وہ پھر آیا ہے بسکھلاشتاق<br/>باتفاق جنون کر کے یا رنجھے نفاق<br/>کہیں ہیں سب تجھے دیوانہ زیکہ و واق<br/>برنگ نامہ کے اپنے سیہ کیے واق<br/>ہو آبروے زمین کو تو شہرہ آفاق<br/>کیا ہے مادر گیتی نے سب میں تجھ کو طلاق<br/>سخن ترے کا نہیں ہے کو طرح مصداق<br/>ازل سے منشی دہراو سپہ لکھ گیا ہے طلاق<br/>دلیک سختی طالع سری ہے سنگ سلق<br/>تو چرخ نیلو فری کو بھی سبز کرنا شاق</p> |
|--|--|

اندام جو ببار پر اب عکس تاک سے  
جاتا ہے نستان کے جو روئیدگی پہ دم  
نکلن ہین بازہ بازہ کمر ہو کے مستعد  
رنجک ہی بہر شقی اوڑایا کرے ہے برق  
آؤ لا تو پ در ہکلمہ در عدد روز و شب  
گر بارہ بھی ابرسیہ کا ہوا میں ہے  
تھا جھک کہ سبزہ خوابیدہ یہ سدا  
کا سودگان خواب عدم بھی ہو غریب  
کرتے ہین طائرانِ چمن اب یہ زمزمہ  
طاؤس نام و جو ہین اس فوج کے کقیب  
باہم سے دستہ دستہ جدے ہو کھڑے رہو  
میدان صاف کرتی ہے جار دیا دند  
صد برگ و جعفری و گل اشرفی نے اب  
سکھ صفت قشونِ خزان آئے جگمگاری  
استاد ہے جہان علف سبز خاک پر  
بھالا ہے اور بر بھی ہے ٹم ہے اور سیل  
ہر آن میں ترانہ بلبلسل کے ناسطے  
از سایہ ہاے بید مولہ بہر طرف  
ترک صبا کے ہے مرا تیر باز گشت  
خالی سمجھ کے ہاتھ کو اپنے ہر ایک دم  
واسن کو بازہ بازہ ہوئے مستعد سرو  
ایسا نہو کہ طعن کرین ہکو بلبلسان  
نرگس کو باوجود ہے بیماری شدید  
لکھا رہی ہے یہ کہ درد بہیان ہو جو کوئی  
لمر کہ کے ہر دخت سے یون سنگترہ کا نخل

بکتر سجا ہی دیکھون ہون کیا لیل کیا نہار  
ہوتا ہے اس یقین کا دلمین و ہین گذار  
لیکر چہرے بانوں کے سر پہے نلار  
گوئے ہی ڈھالتا ہے سحابِ محمک بار  
کرتے ہین یہ سپرے جا اس طرف گذار  
گنجال کی طرح سے چنگھاٹے ہی بار بار  
سکر زمین سے چنک اٹھا ہو کے فقار  
آٹھک کے خاکدان سے کرین حشر آشکار  
یارب یہ ابکی سال قیامت ہی باہار  
کرتے ہین یہ صدا کہ جو ان لالہ زار  
جلدی سے بازہ کمر کہینہ استوار  
ماوت کا رداسن گل سے نہ لکھے خار  
لبسے بانی کر کے یہ باہم کیا سوار  
ہو کر اوتارے کیجیے میدان میں کارزار  
پانی کی جھٹ کو زمین پر چلے ہے دھار  
خنجر ہے اور تیغ ہے دشنہ ہی اور کٹار  
ہے اندون یہ شعر تجلی کا رو بکار  
دار و زمین کمان سیدہ تو زور کنار  
ہو پشت پر حریف تو نکلے جگر سے پار  
مانگے ہے برگ بید سے خنجر کو ہر چنار  
قری ہر ایک کہتی ہے یون لغزہ مار  
لڑیو قدم کو گاڑ کے یاران طرہ مدار  
تسپر چمن میں آن کے وہ ناتوان زار  
ٹپا لے تو بارے آن کے میرے عصا کا وار  
کہتا ہے گرچہ ہاتھ میں شیشہ ہے تیر یار

|  |  |
|--|--|
| <p>ہو نچا حضور سے طرٹ باغ روزگار<br/>ہو نچین سوار ہو کے جوانان بگڑ بار<br/>انکو یہ امر ہے کہ امیسہ ان نامدار<br/>بکڑو قلم کو ہاتھ رکھو پیادہ دسوار<br/>تعداد پوچھتے ہو تو بھید و بیشمار<br/>ہو دے محرو نکا تغافل اگر شعار<br/>ادونے کہیں براے قید یہ بار بار<br/>جیرین کے بیٹ ہر مقصدی کا غنچہ<br/>بھر بھر سپر گلون کے تئیں دوز رعیار<br/>تا یہ کہے بلا کے وہ اپنے بھی پیشکار<br/>جس طرح چاہیے کرین اس فوج کا سنگھار<br/>رنگین شتاب متک فیضان کو ہزار<br/>سوج ہو ملک ہوزرہ پوش ابھی بار<br/>دین دہنے رسالہ گل ہو امید دار<br/>چار آئینہ کو سج کے رہن مسعد کار<br/>رکھیں نہ اب سوائے کمر کیسے نیندار<br/>آکر شتاب صحن چین میں کہین گزرا<br/>پیشہ وہ کرتاے بجائے کا اختیار</p> | <p>کہتے ہیں یون زبانی بیک صبا یہ حکم<br/>مرکب جو شاخسار کے میں انہاں شتاب<br/>ہیں بخشی دوزیر جو مرتخ و باہتاب<br/>منہ کھول دوزخ ان گل اشرفی کے غم<br/>چہرہ لکھا کے سرخ ٹھہراشت اکبر<br/>کہو دے حکم پر فلک کو کہ اے دبیر<br/>اہل قلم جو دفتر بخشی گری کے ہیں<br/>گلگون لالہ گر کہیں بیدار غر گیا<br/>لینا ہے کام فکرو جوانان باغ سے<br/>ابلاغ خانسا مان کو ہو دے اس امر کا<br/>معمول سے زیادہ مقید ہوں ابھی سال<br/>پس اہلکار لالہ خود رسے یہ کہیں<br/>دگلے ہزار رنگ کے پنادین ابر کو<br/>تقسیم کر دین فرقہ غنچوں میں چلتہ ہیں<br/>کہدین کہ چار ہر سے گلشن کے صحن باغ<br/>بار دو گولی پیر معان بیسکہ کے بیج<br/>بند و تین برے شیشو کے بھر بھر کچھ<br/>جتنے ہیں نے نواز ہاں بیج اب کرن</p> |
| <p>بادرا اگر نہیں تو اسے آن دیکھ لو<br/>یا یا ہے امر مطلع تر نے یہ اشتہار</p>  |  |
| <p>گلگون پہ اپنے ترک ہزارا ہوا سوار<br/>گر مرد ہے تو سیر گلستان کرا ابھی بار<br/>کرنا ہو دے کھینچ کے شمشیر آبدار<br/>گرداب ڈھال دے ہر مائے ہر جب لٹار<br/>ڈالے رہے ہے منہ پہ بھلم سنگ آبشار</p>  | <p>ترکش لگا کے دینے کو نصیحت ہمار<br/>لازم ہے تجھ کو سیکے شراب طرب کا جام<br/>یک گلزمین نہیں کہ جان آب فسرے<br/>غصے سے یکہ گزرتے ہیں یہ کہ موج<br/>بن خود ایک دم نہیں رہتا سر جاب</p>  |

|  |   |
|--|---|
| تیرے سنا کے یاد سوا خاک پر نہال<br>ناخن بغیر غنچوں کے گانٹھیں نہ ٹھل سکن<br>میںخانہ بہا نہیں کرم سے ترے نہیں<br>برساترا سحاب کرم یاں تئیں کہ اب<br>جو کچھ کہا میں اسکو خوشامد نہ بھیجو<br>داد اترے کا دست کرم کیا بیان کردن<br>دیکھو آب گئے مطلع تازہ پہ گوش جان | تلا دے باغبان تو مڑے نہ شاخسار<br>تیری سنا جو باد سحر کی نہ دے یار<br>کوئی شکستہ حال بجز توبہ و خمار<br>ہوتا ہے رنگ آتش یا قوت آبار<br>یاں ارث ہے شجاع و سخی ہونی کا شمار<br>سائل کو نان ملوے کی اذیتوں کی دی قطار<br>خود شید کی ثنا کوئی کرتا ہے ذرہ دار |
|--|---|

### مطلع

|  |   |
|--|---|
| موج گہر سپر سے اددھر کرے گزار<br>اور اسکے پوچھتے ہو شجاعت یہ سن کھو<br>یکدم جو اسکی تیغ کی برش زراہ سہو<br>اجزا و منجمد بن جمادات کے یہ سب<br>جس تو دے پر کہ میر قضا کا رگر نہو<br>تیری ہی تیغ و تیر کی دہشت بیان تک<br>دراج کو نسا ہے کہ پہنے نہیں ذرہ<br>ارجن کے کمان کو تری دیکھ بھیم سے<br>جس سمت رخ کرینگے تو میدان ہو وسیع<br>رومین تن اسکے آگے پس پیش تن کھڑے<br>سوفار تیر بولی کہ سینہ بہ انگلی سے<br>دلین مرے یقین ہے کہ سید انہن جس گھڑی<br>گو بر کرے اس آئین رستم کا گاؤں سر<br>مر شنے کا جو بہمن و تبرزد دغا کے روز<br>تپلا زیادہ پانی سے ہو کر ترے حضور<br>ہو جسم سے علیحدہ پاؤں سر | گرا پنچے ابر فیض سے اتنا کہے بیار<br>اژدہ کی چیرے جبڑے کہ جب تجا یہ شیر خوار<br>دلین اگر خیال کرے اپنے کو ہمار<br>پا جا دین جون حواس جان ملین انتشار<br>خاک کے کو اپنے آئین سے چھوڑے ہر وہ دوار<br>تا دھش طیر نے کی سلح پوشی احتیار<br>ہر ایک کر گدن کے بدن پر سہرہن چار<br>اپنے تئیں تو کھینچتا ہے اسکا سونگار<br>گر زندگی عزیز ہے بیٹیا تو کر فدا<br>لے شرق تا غرب اگر باندھ کر قطار<br>پیکان کو کھکے جاؤ نہیں بھلے کی پشت بار<br>لکارے تو یون کے تئیں کھینچ کر کشار<br>بیت الخلا کو یاد کرے سام بابا بار<br>ہو جائیں تیرے سنے آہمین کر قرار<br>ڈالے ہر ایک اپنی سپر کو جاب دار<br>نیر سے یہ تیرے گرچن رزمین قرار |
|--|---|

لیکن تو دیکھو کہ خدادہ گھڑی کرے  
گو لون کے ہر درخت کو غصہ نے اندون  
ولین غرض ہر ایک کے من کیا بیان کر دن  
نکلین بجائے دانہ شر کچھ عجب نہیں  
قصہ آج پیک صبا سے میں صبح دم  
قتل خزان پہ مستعد اتنا کہ جس لیے  
ایسا تو اس سے آج تک کچھ نہیں ہوا  
یہ سنکے دیکھ دیکھ مرے منہ کو یوں کہا  
دین بنی میں ہے تو ابھی بانہ صحر کمر  
اب جرم کو خزانگی جو پوچھے تو پیش خلق  
فلک چشم منصفی سے تو اعمال اس کے دیکھ  
نانا کو جسکے پوچھو تو راکب براق کا  
بر خواہ دولت ایسی کا ہونے جو کوئی شخص  
آخر وہ اس گھرانے کا بندہ ہو زرخیر  
ایسا یہ خاندان ہے کہ نہ پشت سے فلک  
رکھے جہان کے داغ غلامی جبین ماہ  
اثبات تجھ پہ جرم نہیں اسکا اتناک  
کیا بار لعل مگر کرے طوطی یزید پر  
لیکن یہ دیکھو کوئی دنگو بضر بکشت  
سکر غرض یہ پیک صبا سے میں یوں کہا  
کہنے لگا کہ تجھے تعجب ہے یہ سخن  
یہ راز اب تک نہیں سمجھا ہزار حیف  
یعنی سیف دولہ بہادر کہ جسکی تیغ  
جب میں سنا زبان صبا سے یہ نام پاک  
دیوے نہ ترے نام سے گلشن میں گر بہار

لکھنؤ کا سرین توڑو گنگا پھر ہی مارا  
کچھ آگ سی لگا دی ہے کچھ تم اعتبار  
یا ایسے آتش غضب دیکھنے نے یہ قرار  
نیچے اگر انار کو پنجہ میں لے فشار  
پوچھا کہ سن تو کس لیے خادر کا تاجدار  
کی جبرج فوج قاہرہ اتنی کہ بے شمار  
ہاں امر سلطنت کا نرالا ہے اختیار  
سنا ہے لے عزیز تو کا سر نہ کر دیندار  
گلدستہ کی طرح ہے تو ہو جا شریک کار  
بعد از یزید کے ہے خزان ہی گناہگار  
کسکے لیے وہ گلشن دولت ہوا بے چار  
داد اجد دیکھ مشرق و مغرب کا شہسوار  
اس پر نہ صف کشی کرے خادر کا تاجدار  
پس کیوں نہ وہ کرے جسے اتنا ہوا قتدار  
کہتا ہے جس جگہ کی غلامی کا اختیار  
ماہی کے دلمین جسکی اطاعت کا خاں خاں  
اپنی تو اعتقاد ہے اتنی گناہگار  
بے اختیار ہو کے کرے اسے بد نہار  
گلشن سے اسکو کھینچ کالے مین کے غدار  
ہے کون تک بنا تو مجھے وہ بزرگوار  
اتنا تو ہو کے عاقل و دانہ ہوشیار  
ہے یہ وہ جسکے خوان کرم کا تو ریزہ خواہ  
کرتی رہی سدا سرا عدا پہ کارزار  
دوہن بڑھا یہ مطلع رنجین و آبدار  
پھر لہو آب درنگ کا لینا ہونا گوار



## ایضا درج سیف الدولہ احمد علی خان بہادر

ہنجوش کا ہودل تو رہے دہرے تنگ  
فرزند کی رکھے نہ یہ دلیں پدر کی ہمد  
کر دے سان شیشہ ساعت عجب نہیں  
آبادہ مہر کین پہ سدا اسکے دل کی لہر  
قطرے کرتے دانہ گوہر سے ہے دیر  
ہلک دیکھ چشم دل سے تو اسکے یہ کروٹیں  
شاکی تو ہوں زمانہ سے ہر چند پر منھے  
سمجھیں اسے نگین سلیمان یہ تنگ چشم  
اننا حسد ہے عاشق و معشوق میں کہ نور  
مہر و وفا سے دل کو ہے اگلے ہمیشہ عار  
احسان کوئی کیسیکا جہان میں تمام حسد  
معدوم دستگیری کا شیوہ ہے اس قدر  
ہوتا نہ اتنے ناخلفوں میں جو اک خلف  
یہنے وہ سیف دولہ بہادر کہ جس سوا  
ہمت کی عظم دشان کو جسکے دُرِ میسم  
تو اب درج حاضر و غائب اگر تری  
بغیر سے اُسکے نسل کے نکلا کرے ہا  
جس دشت کی طرف ہو تری یک نگاہ ہر  
پائے غزالہ دام میں دان بند ہو اگر  
علم صلاح سے ترے اے صلح زمان  
ہے انگش شراب کو جب کیجیے نظر  
سید میں کیا بیان کروں تیری کما کا زور

با در نہیں تو دیکھ کہ نالان سدا ہے تنگ  
ہے در پے شکست سدا آئینہ کے سنگ  
اک پل میں تل کے مائی کو ادھر جو بہرہ دہنگ  
ہے مستعد لطف و غضب اسکی ہر تنگ  
یابرق کو ہی پہونچے ہے خرم پہ کچھ تنگ  
ہر اک میں شکل بوقلمون ہے ہزار تنگ  
اہل جہان بخل و حسد نے کیا ہر تنگ  
دیکھے کیسیکا ہاتھ کر آپس میں زہیر سنگ  
منہ پر جو ہو چراغ کے تو جل مے تنگ  
نت چشم سے انہوں کے مروت کے تنگ  
دیکھا کچھ نہ خواب میں جن محل فرنگ  
نزدیک ہے نہ ہاتھ کو کچھ ملے خاک کا رنگ  
کھا جاتی زہر مار ایام آکے تنگ  
پادے کوئی نہ لطف و کرم کا سبب تنگ  
تعداد ہج بحر تک بخشا ہے تنگ  
بولے نہ جو زبان ہی وہ گویا دہن میں تنگ  
تجھ مزاج کرم سے چنے دانہ گر کلنگ  
اے بوستان چشم مروت کے آٹ رنگ  
ناخن سے اپنے کھول دے جا کر گرہ تنگ  
عرصہ با سقد منہیات پر ہے تنگ  
جہوقت دیکھے تو ہے خنکے نیچے تنگ  
سینہ عدد کا توڑ کے نکلے ہے جب تنگ

قمری ہر ایک بول اویں یون کہ ابکی سل  
 یون ہر عدد کے سینے میں اسکو بروئے تو  
 و صفت سپر تو کیا کردن اسکا ہر ایک بھول  
 گنگون ترے کی و صفت میں کیا کیا بیان کردن  
 اس حصہ میں کرے ہو وہ ہر طرح شوخیان  
 را فونین یہ سیک جو پھرے سطح آب پر  
 مشرق کی سرزمین سے مغرب کی سمت کو  
 اس عرصے میں پھر آئے کہ شاید نہ بجھنے پائے  
 پر ہونین سپر ذکا عدد کے ترے غلام  
 ڈپے لے تو اسپر تو جاتا وہ یون ہے  
 رہتہ کی ترے جاہ کی میں کیا بیان کردن  
 ہوتا نہ رنگ اطلس گردون جو مانتی  
 شہتہ لکشان کے تین بھی برے جو ب  
 تھے ہر دم بھی خوب ہی کچھ بادریہ کو  
 لیکر خطوط شاعی کو اس میں سے  
 سرکار عالم فلکی میں تو کچھ نہیں  
 قالی کا اس کے فرش کا اتنا ہو عرض طول  
 جتنا ہے سطح روے زمین اسپر گرے  
 جس آن تو قدم رکھے اسپر برے جشن  
 اور ہو دیکھا بھی یون ہی تو خاطر کو جب مع رکھ  
 سودا کرے ہو عرض کی تیر خزانہ سے  
 بالفصل اس قصیدے کا مانگے ہے یہ صلا  
 کیسے میں دو ستون کے ترے شکل ماہ دھر

لایا ہے کسے میں قدم سے یہ سرو بار  
 جون سخ میں کباب کے ٹکڑو باده خواہ  
 ہو جاوے روز رزم عدد کے گلے کا ہار  
 گرد اس کے کھینچے جب گل رنگ خا حصار  
 تر پے ہے جون نیم چین میں ہو بقرام  
 ڈپے جاب سم تلے آ کر نہ زہن ہار  
 اس برق و ش کو جھینکے گر ہو کے سولہ  
 گر پھینکے میں نعل سے اسکی جھڑے ہزار  
 سیدان کے روز بھٹے جو ہو جائے دو چار  
 اوڑ جائے باد تند کے آگے سے جن غبار  
 جکے تین نہ دو ہم فلک کر کے حصار  
 خیمہ کے استر دیکھو ترے تھا یہ جامہ دار  
 دکر تے چیر کر تو نہ منتی وہ استوار  
 پر مدرس ہن برسوں کے اتنے کہ پیشاوار  
 بڑا ہے ملنا میں سو کتنا یہ بود و تار  
 میخون کیواسے ہن زمین بدیہ کو ہار  
 صد فصل گل نہوسکین جسکے منو نہ دار  
 جس فصل میں بچاؤ تو ہے موسم بہار  
 لکھلکے دیکھتے ہی تجھے چشم روزگار  
 صدقے سچتے کے تباہ کردگار  
 بھر بھر سپر ہی لینا ہے بجکو زرعیت ار  
 اس کے تین خطاب ہو رزمیہ ہار  
 ہویم دزد ہر آن میں کیا لیل کیا ہار

ہاتھی کے ساتھ ساتھ یہ کہتا چلے عدد  
 مفلس ہوں کچھ دلا مجھے تو اب نامدار

# قصیدہ مدح نواب احمد علی خان سیف الدولہ سپہ

## صلا بت خان بہادر

ہے سخن سنج اک جوان متین  
 ارات جا کر میں او کی خدمت میں  
 میں جو پوچھا سب کہا مت پوچھ  
 نہ کچھ اس سے حصول دنیا کا  
 لیکن اے یار تجھے کہتا ہوں  
 داغ ہوں ان سے اب زمانہ میں  
 یعنی سودا و تیر و قائم و درد  
 کیا غور و دماغ کی ساخت  
 مثل شیرازہ کتاب اللہ  
 ننگ جانین جو بزم کا افسانے  
 بعد صدمت و سماجت کے  
 میر مجلس کی تاب و طاقت کیا  
 شعر اپنا بڑھیں جو ان کے حضور  
 ایک کہتا ہے یہ تو ارد ہے  
 خلق کو انتظار کش کر کے  
 درد کس کس طرح ملائے ہیں  
 اور جو احمق اُن کے سامع ہیں  
 جیسے سبجان من یرانی پر  
 کوئی جو پوچھتا ہے عالم میں  
 شعر و نقطہ سچ اُن کے دیوان کی

فخر صائب جو وہ کرے تحسین  
 ہر سے دیکھا تو تھا پنٹ غمگین  
 خست کرنا کسو کا خوب نہیں  
 نہ کچھ اس سے برآوے مطلب دین  
 نلکے کو بچھپے سب کرین لغزین  
 بزم شعرا کے ہیں جو صدر رشیدین  
 لے ہدایت سے تا کلیم و حزمین  
 کونسا کبر ہے جو ادنین کہن  
 سمجھے ہر ایک اپنی جہن جہن  
 بوعلی ہو صفت نعال نشین  
 جادین گر یہ مشاعرے میں کہیں  
 کرے تکلیف شعرا دئے تئیں  
 کر کے سرگوشی یکد گرد و دہن  
 درد سرا بولے اوت رمی تکیں  
 یکد و مصرع پڑھیں جو آپ کہیں  
 کر کے آواز سخن و حسرتین  
 و مہدم انگو یون کرین تحسین  
 لڑکے کتب کے کتے چلیاں  
 فخر کس چیز کا ہے اُن کے تئیں  
 جمع ہوئے تو جیسے نقش گین

بٹھے زمین پر تو اسے پھر نہ پائے  
 خلقت کا برد بگر کی ہیبت سی ہو یہ حال  
 ملنگے پناہ پشہ سے اس آن قیل ست  
 رہنے نہ صفاے برشل سکی تیغ کی  
 اگر پشت آسمان پہ وہ آئے تو ہر قسم  
 ہے دلو یہ یقین کہ ہنگام کا رزار  
 مارے توجہ کے خود پرا دسکو تو کیا عجب  
 لیتی ہوئی زمین کو تحت الشرا ملک  
 تصویر کھینچنے کی تین رخس کے ترے  
 گذری تمام عمر اسی سوچ میں اوسے  
 آخر قلم کو ہاتھ سے رکھ دیکے یہ کہے  
 افواج قاہرہ کا ترے کیا بیان کردن  
 خاد کی فضل سمجھے ہیں جنسکی دلاوری  
 اتنے وہ جان نثار ہیں تیرے کہ تجھ وطن  
 ہو جائے کوٹ گرد ترے گردہ بیٹھ جائے  
 اتنا ہر ایک میں ہے ترے پرورش کا زور  
 ہو جاوے ایک مشت سے اسے زمین پہ فرش  
 پس جو کوئی کہ تجھسا ہوا سکی شناد مع  
 ادراق آسمان پہ کھو لکھے تیرے وصف  
 لیکن بتم ہے خاک قدم کی ترے اگر  
 دنیا سرخ یحییٰ یا درہم سفید  
 شائستہ ہے تو اتنا ہے اسکا کہ کام میں

اگر سو کر ڈر کوس تلک کھو دیے سرنگ  
 شمشیر گر علم کرے اپنی تو روز جنگ  
 بہ جائے آب ہو کے دین زہر ہننگ  
 باقی کسو ہی طرحے ضارب کے دلین ہنگ  
 ہو خرق والیتام فلک دیکھ کر کے دنگ  
 روئین تنو کی صفت پہ اگر ڈانٹ کر ترنگ  
 ٹھہرے نہ قاتلین میں اور کاٹ کرے تنگ  
 چھوڑے نہ کچھ جو منہ پہ چڑھے کو خواہنگ  
 دلین ہو آوے کر کسی نفاس کی امنگ  
 سبزہ سمند یوز بناؤ نہیں یا سہ رنگ  
 کس سے بجز خدا بندھے صورت ہوا کارنگ  
 لرزے صداے پاشہ سے جسکے روم ذنگ  
 ہنگام کا رزار سدا گو نہ و تفنگ  
 آسیب کیا مجال کرے منہ جو روز جنگ  
 صف باندھ کر کھڑے ہوں تو ہو قلعہ انگ  
 لیکے کسی پر اوئین اگر سبیر یا پلنگ  
 چون شیر قالی پھر نہ ہے طاقت شدنگ  
 جا ہوں کہ میں تمام کردن مجھ میں ہو یہ ہنگ  
 ہے دلو یہ یقین کہ ہو لفظو کی جلتے تنگ  
 اس گفتگو سے دلین ہے سودا کی ایننگ  
 با خلعت و جواہر و یا نیسل و باہرنگ  
 کیسے نہ ہوں کچھ تو ہو شہد زبان شرننگ

شہباز بخت کے ترے اپنے تین سدا  
 دیکھے ہمارے اوج سعادت میان جنگ

|   |  |
|---|--|
| <p>تو ہی اب دل میں اپنے کرائیفات<br/>         یا کچھ اظہار شاعری تجھ پاس،<br/>         متصل تجھ زبان پہ ہے جاری<br/>         اس سوا کچھ نہیں مجھے منظور<br/>         جز دعائیں اس قصیدے سے<br/>         ہر زبردست زبردست تیرا<br/>         تا قبول دعا ہو سودا کی</p> | <p>کی کس چیز کی ہے میرے تین<br/>         سو تو لازم کسی ہی طرح نہیں<br/>         خوبی لفظ و مستثنیٰ رنگین<br/>         ذکر تیرے سے ہوزبان شیرین<br/>         نہیں کچھ مطلب اور اپنے تین<br/>         رہے جب تک ہے آسمانی زمین<br/>         تو بھی اپنی زبان سے کہا میں</p> |
|---|--|

## قصیدہ در مدح نواب لبنت خان خواجہ سرامحمد شاہی

|  |  |
|--|--|
| <p>کل حرم نام شہسودا پہ مہربان ہو<br/>         گرا شرفی روپے کی خواہش ہو تیرے تین<br/>         لعل گہر کی ہر دوسے تجکو اگر تناسا<br/>         عمدہ تو اس قدر ہو سرکار پنج تیری<br/>         جاہ و جلال یاں تک دیوے تجھے نامہ<br/>         گر ملک چاہتا ہو تو تخت پنج تیری<br/>         آگے تو کیا کہو نہیں دل چاہتا ہو تیرے<br/>         شکریہ صرف بولا سودا کہ قدر در تیرے<br/>         یہ تو ہے بہن اتنے آفاق میں کہ جنگو<br/>         لعل گہر جو پوچھو پھر میں اور بانی،<br/>         عمدہ تو وہ کوئی ہے نزدیک ہم جسکے<br/>         نام نکو سے بہتر دنیا میں کیا نشان ہے<br/>         ملکوں کے سرزمین سے حاصل ہوئی آفر<br/>         ارض نہ سما کا ہونا قبضے کے پنج اپنے<br/>         جو کچھ کہا ہے تو نے یہ تجکو سب مبارک</p> | <p>بولا نصیب تیری سب دولت جہان ہو<br/>         ظاہر تیرے پہ ہر جا کجیستہ نہان ہو<br/>         مصرت کے پنج تیری شایہ بھر و کان ہو<br/>         مورد مل سے زیادہ خیل ملا زمان ہو<br/>         جب ہو تری سواری صد فیض نشان ہو<br/>         ہندوستان سے لیکر اور تا باصفہاں ہو<br/>         قبضے میں لے زمین سے اور تا آسمان ہو<br/>         اکابر شرفی رہنے کی نزدیک عاقلان ہو<br/>         کیسہ سے دور کعبے کام اپنا تیرے ان ہو<br/>         رتبہ نہ انکو پیش ارباب ہمتان ہو<br/>         اہل کمال آگے دنیا میں عز و شان ہو<br/>         وہ بھی کوئی نشان ہے جو فیض پر روان ہو<br/>         دوشٹ خاک حسینا کیشت استخوان ہو<br/>         بے دعویٰ خدائی کو بھرتے گمان ہو<br/>         میں اور میرے سر پر ہر لبنت خان ہو</p> |
|--|--|

اسمین بھی دیکھیے تو آخر کار  
 اتنی کچھ شاعری بہ کرتے ہیں  
 غرض اس خبث کے تئیں سنکر  
 کہا سودا کو ان بزرگوں نے  
 اور جو ہووے بھی تو لائق ہے  
 ہے وہ مداح ایک ایسے کا  
 یعنی نواب سیف دولہا  
 رفعت جو دست سے جسکے  
 پنجہ آفتاب سے جس طرح  
 گلشن و ہرین چسار طرٹ  
 غنچہ کی بھی گرہ میں بند کیا  
 ہوٹک لے خامہ باریاب حضور  
 اس چمن میں غرض تراختاج  
 لالہ سان گرہے پیالہ میرے ہاتھ  
 دست و پا اپنے گم کرے ہر  
 پوچھتا ہے ہر ایک سے کچھ کہہ  
 فکر میں قہر کے ترے ہر شب  
 نیند اوسکو نہ آئے تانہ پڑھیں  
 تیرے شہزنگ کا کردن کیا دھن  
 جون چنگ اسے تھکودیکھ سوار  
 غرض اس گفتگو سے لے نواب  
 کیا کرونگا میں تو سلامت رہ  
 خوان نعمت سے تیرے محکوسلا  
 سنگ تہہ آستان کا بعد از بوس  
 جامہ پہنے ہوں جسکے دامن کو

یا تو ارد ہوا ہے یا تضمین  
 میخ در کون آسمان زمین  
 ہو کے بے اختیار بولے وہیں  
 مست گنوا سکا ہے یہ کیا تین  
 فخر کرنا چھبے ہے اسکے تئیں  
 مسند جاہ جسکی عرش قرین  
 جسکی شمشیر و فرق دشمن دین  
 دامن خلق کا ہے یہ آئین  
 بہرہ دہ ہمیشہ روے زمین  
 ایک مفلس جو ڈنڈیے تو نہیں  
 اسکی بخشش نے مشیت کو تین  
 مدح غائب سے کسکو ہو سکین  
 ہے تو نگر سے لیکے تا سکین  
 کف زرگس پہ کانہ زرین  
 یاد کر تیرے تیغ و خنجر دین  
 سر مرا ٹنکر یونین ہے کہ نہیں  
 حالت نزع سے زبس ہو قرین  
 جاے افسانہ سورہ یسین  
 تو ہے جسکا چراغ حنائہ زرین  
 جلیکے ہیمنت ہو عدوے لعین  
 نہیں ہے آپ و خلعت سنگین  
 تیرے دواڑہ کا ہون خاک نشین  
 صبح شیرین ملے ہے خب نکین  
 خواب کرتے کو ہے مجھے بالین  
 ذرہ آلودگی کہیں سے نہیں

## مطلع

صحن چمن میں گلگون گریزے زبران ہو  
 ٹمک چھیرے روش برا سکو تو آب جو تک  
 انداز چھیرے کا یہ کچھ ہے جو کس امین  
 اس سرعتوں سے تڑپے تنگی سے اسکے اوپر  
 کہتا ہو وہ جو دیکھے اس پر سوار تجھ کو  
 شان و شکوہ تیرے ہاتھی کا کیا کوئین  
 ہے سر بلند اتنا یہ بھی عجب نہیں ہے  
 متک پہ زنگ اسکے جھطح جلوہ گر ہے  
 دانتوں کے بیچ اسکے جو بقدر بھسوند  
 اس دانت سے تو علم ملت تک جو گزرے  
 ابر سیہ ٹپکتا آدے ہے جس طرح سے  
 اس قدر وقامت او پر یہ جن ہو کہ اسکے  
 پائل نچھول سار کیا کیا کون میں خوبی  
 گو ٹمک لکڑی جھیرے تو یوں چلے ہو  
 ہاتھی میں یہ جلا داکب ہو سولے اسکے  
 رکھے خدا جہان میں اسکو بہت و گرنہ  
 جو وقت تھان پر سے کھولے اسے مہارت  
 دیونیکے بخش مجکو ناحق کہیں صلے میں  
 اور دیکھے تو سچ ہے خطرہ یہ اسکے کل  
 ادنیٰ جو مرتبہ ہے ہمت ترے کا او سکو  
 آب ہم سے تیرے گر بخشش گہر پر  
 خورشید دست سائل ہو جائے آسمان پر  
 لیکن نہ سمجھو یہ اس گفتگو سے ہرگز نہ

ہر گل پیادہ ہو کہو ان طر قوا کسان ہو  
 جس جھطح وہ پنیکاسل اسطوف ڈوان ہو  
 ٹمک ہم ڈالنے کا دل کے جو درمیان ہو  
 عرصہ یہ شمش بہت کا دام کبوتران ہو  
 یارب ہمیشہ حکمین یہ اس پر وہ جوان ہو  
 چرخ بیجا ہے اسکی گر چہ رخ آسمان ہو  
 آنکس پہ ماہ نوے کے گردست پیلان ہو  
 گو ساخہ لاکھ پھولے یہ لطف پر کہان ہو  
 دصف زخامت اسکا کجے تو کیا بیان ہو  
 پہونچے نہ اکیڈن میں تاشبے درمیان ہو  
 مستی میں حسن اسکے چلنے کا یوں بیان ہو  
 زنجیر با بجا ہے گر زلف موشان ہو  
 اصلا کہیں جو دسین شوخی ہو یا مکان ہو  
 عاشق کی وصل کی شب جھطح سے ملن ہو  
 تشبیہ یاب جس سے رفتار خوش قدان ہو  
 تشبیہ یہ مسلم کب نزد شاعر حیران ہو  
 ہمت سے تیرے اسکو خطرہ یہ ہرزمان ہو  
 یارب حضور جاؤں تو ان نہ مخرج خوان ہو  
 کس طرح سے کہو تو اسکو نہ یہ گمان ہو  
 پہونچے نہ ہم حاتم جب تک نمودبان ہو  
 یک قطرہ جوش مائے تو بحر بیکران ہو  
 تیری غلو ہمت جو قسمت زرفشان ہو  
 منظور مجکو تیری ہمت کا امتحان ہو

|   |   |
|---|---|
| دیکھے ہے جسکا جلوہ پاکیزہ طینتون کی<br>جو مرتبہ جہان میں ہو بے نیاز یون کا<br>یہ وضع لا ابالی رکھتا ہے وہ کہ جسکا | آنکھوں کو امن ہو دے جی کے تئیں امان ہو<br>سجھے ہو وہ کوئی جو اسکا مزاج دان ہو<br>اشعار میں غزل کے ممکن نہیں بیان ہو |
|---|---|

## مطلع

|   |   |
|---|---|
| بلسل کو گاہ سکر انعام بوستان ہو<br>لاکھوں نے جس جگہ میں وہ گرگ کو حریف<br>جس قدر مرتبہ میں ہو بید ماغی اسکی<br>رضخت نہ دیے خاطر یان گوشہ نگار کو<br>گر معدلت پہ آدے وہ گلشن جہان میں<br>مشت جاب جو سے مرغ ہوا پھوٹے<br>جب ناتوان کی اسکو منظور پرورش ہو<br>خورشید لے سکے خو کا ذرہ جو ہو معاتب<br>میدان میں جب کھڑا ہوا سارے وہ اپنے<br>بندہ ہوں لیک اس کے میں تیر کے دفا کا<br>جو ہر کا کیا تباؤں شمشیر کا میں اس کے<br>کرتا ہوں ذکر جس سے اسکا وہ یوں کہی ہو<br>سکر وہ شخص بولا ہم بھی ملین گے اس سے<br>یہ حزن اس کے منہ سے اٹھلا تو سکر سودا<br>گہ دل میں گا جہین گہ چشم میں بسی ہے<br>ہوئے بھی گر معین اسکا مکان تو سکے<br>غلبے کے داب سے دان یہ دور کہ وارد<br>طاقت ہو یہ کہ باہم حصار ہوں مخاطب<br>ایسا ہوں ایک میں ہی جا کر حضور اس کے | چھوڑی ہو سے گاہے گلشن میں سرگران ہو<br>بکنا ہو یک نلکہ کو یوسف تو دان گران ہو<br>پر واز اغنیا کی قدرت کہان کہ دان ہو<br>عالم کا گو کہ اس میں بر باد خان ہو<br>آنکھوں میں باغبان کے بلسل کا آشیان ہو<br>شبنم کے دانوین سے دانہ کا گریبان ہو<br>موراو سکے ساینچے آدے تو پہلوان ہو<br>ہیبت سے دن بدن وہ جوں کاتان ہو<br>حلقہ گوش اس کے ہر چند دان کسان ہو<br>بٹھے ہے خاک غوین اس سے جہاں ہو<br>جسکی شس سے اس سے دان کو امتحان ہو<br>چپے ہ کیسے جب کو یونین کہیں امان ہو<br>یا سود دل ہوا سمین یا جان کا زیان ہو<br>کنے لگا غلط ہے اسے یار یہ کہان ہو<br>مانا ہو تب معین اسکا اگر مکان ہو<br>دان ہو پنچے کا نادان دل کے تئیں گمان ہو<br>پر دانہ بے جا زت نزدیک شمع دان ہو<br>جون غنچہ گو دہن میں ہر اک کے سوزان ہو<br>مطلع اگر پڑھوں یہ دل اسکا شادمان ہو |
|---|---|



|   |  |
|---|--|
| <p>کنکر ہر ایک جو میں جھکو دوسے آب کے<br/>جلوہ انھو میں ہو جو رگ گل کے عکس کا<br/>یون جلوہ گر ہو سر و کا سایہ کہ جس طرح،<br/>موسم چار فصل کا اتنا بھرا کسے<br/>یون ہو کٹوری اوسین کہ جون منگے ہاتھ سے<br/>پی پی شراب سرخ جو امان سبز فام<br/>باہم گلے میں ڈال کے باہن بزم تک<br/>القصد سنکے خوبی نے تاثیر سے کہا،<br/>بولے کہ مدعا تو یہی ہے کہ تا ابد<br/>اس میکدہ میں فیض سے جسکے شکیل<br/>مطلب کو اس طرح سے وہ ہوئے بخلق کے<br/>کیسے سے گم کالے غما حاتم گہر تو کیا<br/>دل مع غائبانہ سے کیونکر کھلے مرا</p> | <p>شفات بان ملک میں کھا کھائے شست<br/>آوے نظروہ جون رگ یا قوت ہو بہو<br/>کوئی سیاہ مست پڑا ہو کب رجو<br/>کیفیت بہار سے نرگس کے غنچہ کو<br/>مستی میں چھٹ کے جا رہے ساغر تہ بہو<br/>وان موسم بہار میں آدین جو سیر کو<br/>مستی سے وہ چلین کج کو کج ہر ایک سو<br/>جو مدعا ہو باغ سے کرا دسکی گفتگو<br/>اوسین بسنت خان بہادر ہو ادھر تو<br/>تغیر از خمار و توبہ نہ دیکھا کوئی گھر<br/>تاثیر جون دوا کی پہونختی ہو درد کو<br/>عالم کے دل کی اس سے بھلتی ہو آرزو<br/>اما اس غزل کو پڑھیے بخا اس کے دیرو</p> |
|---|--|

## غزل

|  |   |
|--|---|
| <p>طرہ کی تیرے نکمت سنبل میں دیکے بو<br/>پانی بہت چمن میں دے اپنی تشنگی<br/>اپنا جون نہ باد بہاری سے ہو برادر</p>  | <p>پہونچے تھی ہکو باد شمسالی کھو بھو<br/>چاہے کلاب رفتہ ہو آوے لبوے جو<br/>ہم آتشی مزاج وہ بسما ر تند غر</p>  |
| <p>جس دشت میں ہوا ندون سودا کی بود باش<br/>دیکھا جو میں تو ہے وہ عجب اک مقام ہو</p>  |   |
| <p>اور اس جگہ وہ یون نظر آیا کہ کیا کون،<br/>گدرا ہے سرے پاؤن کے اسکے ہر ایک خار<br/>ہم صحتان بزم سے اسکے اگر کوئی،<br/>مانند شیشہ مے گلگون دہن کو کھول<br/>احوال تو یہ کچھ ہے جو میں کیا بیان</p> | <p>لے طاقت شنو دے نے تاب گفتگو<br/>اور پاؤن سے گذر گیا اسکا ہر ایک سو<br/>وان جا کے پوچھتا ہے کھو اسکے حال کو<br/>چاہے کہ کچھ کہے تو ہلو کہے ہے وہ او<br/>اسمین جو اسل سکو جو آجائین ہن کھو</p> |

|  |   |
|--|---|
| کسو اسطے کہ نچکو اتنا ہی چاہیے ہے<br>سو تو زیادہ اس سے تیرا کرم ہو چھپر<br>اتنی ہی آرزو ہے کچھ عمر ہو جو باقی<br>کہ جا سکے ہے کوئی دروازے تیرے اگر<br>نامہ دوسرے فلک پر یارب ہے درخشان | جامہ ہو ایک برمین کھانیکو نیم نان ہو<br>کفران نعمت اوپر قادر نہ یہ زبان ہو<br>مصرف جہانیں اسکا تیرے قدم کی بان ہو<br>بیٹھے جو تیرے درپردہ سنگ آستان ہو<br>یہ آستان دولت مسجود و وجہ ان ہو |
|--|---|

## قصیدہ در مع بسنت خان محمد شاہی

|  |  |
|--|--|
| تاخیر گردش آج کو اکب کی صبح کو<br>دل چاہتا ہے یوں کہ نبلیے کچا کب لایغ<br>فیض دم مسح کا جسکے ہوا ہو فخر<br>لاوے نہ اس زمین کی درختوں کی لکشاخ<br>ہو دے ازل سے تابا بدرہم جن کے بچ<br>ماتا فرغ خاطر آسودہ سے ہو گل<br>بنیائی و مشام کو عیسیٰ کی تقویت<br>مُرخ اس جن کے بچ ہوں ایسے غرور | اکتے تھے دو جہان کی خوبی کی رو برد<br>دہ گل زمین زیر فلک کر کے جستجو<br>آب اس جگہ کا آب خضر کی ہو آبرود<br>غیر از ہر امید حسد لائق غر کبھو<br>سر سبز دانگی خاک سے صد خم آرزو<br>جمعیت دلی سے بڑے غنیم ہو ہو<br>دیوے ہمیشہ دانگی گلستا نگار رنگ دلو<br>مطلع یہ جتنے حق میں سخن کی ہوا کرد |
|--|--|

## مطلع

|   |   |
|---|---|
| بلبل ہو دانگی بلبل آمل سے دو بدو<br>یوں منعکس صفاے عمارت میں ہر جن<br>آئینہ خانہ اس میں ہوا یا کہ ایک بیت<br>ایسا ہو سطح کرسی پہ اس گھر کے ایک جن<br>چادر تلے ہو آج یوں سنگ آبنار<br>پاکیزگی سے جاری ہو ایسی ہی ایک نر<br>جو بچ ہر جن کے روان یوں ہوا اسکا آب | طوطی کو ہمیشہ نصیحتی سے گفتگو<br>جو ایک دمکان ہو سو معلوم ہو دور<br>موزون نہ اس صفاے گلستا نین ہو کھو<br>اکوثر ہو آب شرم سے دان جسکے رو برد<br>چین بر چین نقاب تلے جو رخ نکو<br>خوبی کا جسکے ذکر بحر کیے بے وضو<br>چون بچ دوڑتی ہو رگ جا کھی سمت کو |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| حرف سوال پہنچنے پاوے نہ لب تک<br>یاں شعر و شاعری سے ادا ہونہ حق مج<br>اس نظم سے غرض نہیں مج و ثنا ہمیں<br>سودا کر کے ہے ختم دعا یہ پر سخن<br>مازیر آسمان ہوز مائیں صبح و شام<br>روشن ہو تیرے دست کا ہر شے اپنا عیش | موج گہر پہنچتی ہیں سائل کے تا کھلو<br>تن پر اگر زبان ہو بجائے ہر ایک ہو<br>ہے تیرے ذکر خیر کی اپنی زبان کو خو<br>لائق تری ثنا کے نہیں ہے یہ گفتگو<br>اپنی سے یہ خباب الہی سے آرزو<br>بدخواہ کے نصیب نہور و زرخوش کبھو |
|--|---|

## قصیدہ و نصائح فن شعر طعن بر شاعری و مدح بہر خان

|  |   |
|--|---|
| جب کے مور و تحسین میں اکثر اشعار<br>اے سپر جہان فصاحت میں گردن ہوں ادنیٰ<br>ہیں جو غنائی و فردوسی و سعدی مشہور<br>اولیٰ یہ کہ مجالس میں زبان و انون کے<br>سخن ایسا نہور سر زد کہ دل اسکا ہو دنیہ<br>دومی یہ جو تو چاہے کہ نہ جھٹسا ہو کوئی<br>شعر تحسین پر بھی نادان کے نہ پڑھو کیا<br>سومی گر کہے مجھے کوئی نادان کہ میں<br>شعر میں تو نہ پڑھو جو ہر امیر و صہلاح<br>چار میں بال زن انگو نہ سمجھو بہ فلک<br>بوجھ کر اپنی ترقی کو تنزل تیسری<br>اس فصاحت کی سند پھر زکلام عربی<br>لگے فرمانے کہ استاد انھوں کا سکر<br>مرتبہ شعر کا زہن سار نہ سمجھے گا تو<br>اس طرح کی جو سنی طعن و تعرض ان نے<br>آفرین آفرین ہر شعر پر دیکر استاد | کہا استاد نے مجھے مرے سکر اشعار<br>اکر کے تحویل دل اپنے تو کس کر اشعار<br>کیا عجب ہے کہ انکے جو برابر اشعار<br>تیرے آگے جو پڑے کوئی سخن و اشعار<br>گو ہوا تیغ زبان کا تراجو ہر اشعار<br>شعر سے میرے کیسے نہون بر تر اشعار<br>پڑھو و لانا کی تو نفس میں یہ مکر اشعار<br>تیرے دیوان میں دو انین کے انشعار<br>ہو میں بالفرض ترے لئے بھی بہتر اشعار<br>مخ معنی سے ترے پاوین جو شہر اشعار<br>عش پر ہوں تو سمجھ فرش کے اوپر اشعار<br>لاکے وہ میرے لیے بہر زجا ہر اشعار<br>دیے شعر دن کو کہے تھانہ کہا کر اشعار<br>فائدہ کیا جو کرے داخل دفتر اشعار<br>اور کے نام سے اپنے پڑے اکثر اشعار<br>بولایہ خوب پڑے تو نے سکر اشعار |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| اڑتا ہے جو کچھ دیکھتا ہے اس سے یہ<br>بعد از سلام شوق یہ کہہ رہا ہے دوست<br>پر تو نہیں کہ پہونچے دو پانون ہن مگر<br>جیسے ترے قدم سے جدا ہو کے رہ گئے<br>مانند برگ خشک کہ ہونخل سے جدا<br>اب آرزو یہی ہے کہ آدے جو باد تند<br>تقصیر عفو کی ہے ترے یا مرا گناہ<br>تیرے کرم نے مجھ کو بد آہو زکرو یا<br>تیری ہی ذات سے متعلق ہے جرم و عفو<br>لیکن غلط یہ حرف کیا بند گی میں عرض<br>مولائے سچ کہو نہیں ہوئی مجھ سے کیوں خطا<br>اے دل تو بعد ختم غزل کر حضور میں | جاوے بسنت خلیں بہادر کنے جو تو<br>اے بوستان دل کی تنہا کی رنگے بو<br>گوڑے رنگ نیک ہے سدا جھکو آرزو<br>نے دین کی ہے تلاش نہ دنیا کی جستجو<br>کرتے پھرتے ہن دشت میں نالے ہر کسو<br>جون شعلہ لگ اپنے تئیں دین زشت مرو<br>انصاف یہ نہیں مجھے مجرم جو سمجھے تو<br>تھی ورنہ معصیت کی کب اس کی کھینچو<br>آنکھوں میں دلمیں چشم میں ہر جا ہے تو ہی تو<br>کس طرح سے محط سمندر یہ ہو سبو<br>دلت سے دل میں تھی مجھے بخش گئی آندو<br>پاکیزگی سے اسکی طبیعت کی گفتگو |
|--|--|

## مطلع

|   |  |
|---|--|
| ابر بہار باغ کوتا دے یہ شہرے تھو<br>پاکیزہ طینت اسقدر انسان نہوے خلق<br>خبر نگ کی ترے کوئی کیا کیا ثنا کرے<br>اس باد پاک کے صفت میں مطلع پڑھیں ہم ایک | مقبول تجھ منام کو ہو دے نہ گل کی بو<br>دھودھو کرین خمیر جو آدم کی خاک کو<br>جسکا چراغ خانہ زین تا ابد ہو تو<br>اگر سرسری نہ سمجھے ہمارے تو گفتگو |
|---|--|

## مطلع

|  |  |
|--|--|
| شرمندہ ہو جمال میں حوراو سکے روبرو<br>جو ہرین تیری تیغ کے کیا کیا بیان کردن<br>اکثر ہوا ہے یوں سراحد کو کاٹ کر<br>القصہ جس کسی کا سر عافیت کھائے<br>دریا دل اسقدر ہے کہ جگ میں تلم خلق | جلدی میں وہ طبیعت محبوب تند خو<br>کتنے ہیں جبکہ ہے وہ تہور کی آبرو<br>میدان میں کارزار سے تینے لیا ہو گو<br>آئے ہے روز رزم وہی تیرے روبرو<br>بھڑکائی سمجھے ہے تجھ کو ہی آبرو |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>اس کمال اپنے پہ آگے دہ سخن سخن کے<br/>یون کے نغم کا غواص کہ دلمین اپنے<br/>کس زبان دان سے کہوں اسکی مین تاثیر کلام<br/>شیوہ جو کرے ترک دو مین گرا دے<br/>اُسکے دیوان کے خوبی مین کہوں کیا جمن<br/>کون خوش قد ہے نہیں جسکی زبان دل پر<br/>کیا تعجب ہے زبانے جو سے طوطی کی،<br/>ہو کے مصروف دل جانے کے مین ان نے<br/>نظم اشعار کے ہے حکم دے جوشن<br/>اسکی ہمت نے کیا ایک جانا کو شاعر<br/>سیم وزہ ہی پہ فقط کچھ نہیں موقوف صلا<br/>وصف شمشیر کیا چاہے تو صورت نہ بندی<br/>جمع ہو دے نہ بھویا دین اُسکے دیوان<br/>اسکے توسن کا جلا دے یہ یوزون جیسے<br/>شرق سے غرب تک آنکھیں پہنچیں بہ جہان</p> | <p>ڈرتے ڈرتے بزبان لائے ہے اکثر اشعار<br/>دکھ موتی جگہ اُسکے صدف بھرا اشعار<br/>عاشقون کے مین رگ جان کو نشتر اشعار<br/>مئے عشاق سے معشوق ستمگر اشعار<br/>دلکش اخلق کی مین صورت دلبر اشعار<br/>اُسکے تو پہونچے مین تاسر و صنوبر اشعار<br/>پرٹھتی ہے اُسکے تو لبس جمن اندر اشعار<br/>بسکہ و منقبت حیدر صف در اشعار<br/>مہر حرز اُسکے پڑھیں عازم لشکر اشعار<br/>کہتے مین اب سب ہی لینے کے لیے اشعار<br/>لینے کو لعل دگر کہتے مین گھر گھر اشعار<br/>ہو کے دو ٹوک کے تانہ سخن در اشعار<br/>رہن تاحشر خیال اُسکے مین ابتر اشعار<br/>طبع شاعر کی جلی کئے کو ہر پیر اشعار<br/>وصف مین اُسکے اگر چھینکے دن اکبر اشعار</p> |
|---|--|

## ثنوی تر تعریف شکار کردن نواب آصف الدولہ بہادر

|   |   |
|---|---|
| <p>سر صفحہ پر آج یون صبح دم<br/>جو اس عہد مین ہند کا ہے وزیر<br/>برہر آصف الدولہ جکا ہر نام<br/>جہان تو لے وہ اپنی شمشیر کو<br/>کیا اون نے ناگہ بزم شکار<br/>کیا اسطرح سے سوے صید گاہ<br/>بجز زیر تیغ اُسکے پائے نہ اور</p> | <p>لگا دست سودا مین کہنے تسلیم<br/>بہمت جوان و بتدبیر پیر<br/>سلیمان شکوہ و ذوی الاحشام<br/>تور و باہ سمجھے ہے وہ شیر کو<br/>قدم رنجہ اپنا سوے کو ہمار<br/>بچا کر مکر صید کی وہ بگاہ<br/>ہرن پاڑھے چیتل جکارے نے ٹھہر</p> |
|---|---|

سکے نحسین یہ عرفی نے کی اوستاد سے عرض  
 پڑھ کے نام اپنے سے تھا سورہ نفرین ورنہ  
 یہ سخن سکے نال سے دیا اسکو جواب  
 ہم تو چاہتا تھا کہ ہو دین تے آفاق کو بچ  
 پہ ہوئی جتنی کہ ہوئی تھی ترقی نہ کریں  
 غرض اس نقل و فصل کے ملے یہ نال  
 بزم ارباب سخن میں جو کچھ حاضر ہو  
 یہ نہ ہو دے کہ سہل کئی اشعاعے ساتھ  
 آتے ہی چشم تو لے موند دہن کو لے کھول  
 اور فشرے سے یہ پیدا جو کہ حرف کئی  
 دل میں لا حول ہے سام کی زبانہ نحسین  
 اہل مجلس تو دعا کرتے ہوں چپ ہینکی  
 بولے کیا آپ میں صنعت ہو کہ بجان بشر  
 یہ کنا یا نہ سمجھا جو پڑھا سب دیوان  
 مطلب اس وضع سے پاتا نہیں شاعر شہرت  
 نطق کے باغ کا بھل نام نکلتا ہے وہ  
 عجز ہو تو بھان پاسے سخن حسن قبول  
 خوف دل کو کہا گو کہ صدف کا موتی  
 نہیں آفاق میں دلکش سخن بے تاثیر  
 بے اثر جسکے سخن ہو یں وہ شہر کے لے  
 آوے جو منہ میں نکالے دیکھے حق میں  
 حق کی امداد ہے مقبول سخن کا ہونا  
 آویس ہے بڑی شے نہ کہا شعر تو کیا  
 شاعری سے نہ طلب کیجئے یہ فقیست  
 مہربان خان بہادر میں یہ کیا خوبی ظن

میرے ہی گزرے تھے یہ میری زبان پر تھا  
 کسی دیوانہ نہیں انسے تو بہتر اشعار  
 یوں جو سمجھے تو کہاں شاعری کید ہر اشعار  
 نور منے میں بہ از خسرو خاور اشعار  
 اب جو چاہو تو سرسوس کے برابر اشعار  
 نیک تو سب ہیں ہوں اور بچھے نکو اشعار  
 پڑھو وان بیٹھ کے تو سب سے فرد اشعار  
 پھرے پڑھتا ہوا اس وضع سے گھر گھر اشعار  
 باد جوں جلتی ہو پڑھتے چلے فر فر اشعار  
 تو پڑھیں یا رستمیشر و بختیگر اشعار  
 جی میں یوں جلد اٹھے یا نسے یہ پڑھ کر اشعار  
 صاحب خانہ جو ہونے سکے اشعار  
 لب چپکے نہیں اسپر کہ ہیں شکر اشعار  
 آئے دو چار ہی فہمید میں مر مر اشعار  
 بلکہ اس سے تو ہوں رسوائی پہ منجر اشعار  
 خاکسار دن کو ہیں دین میں مغرور اشعار  
 یوں ہنوں نقش دل کہتر و ہتر اشعار  
 کب مصنف کے کہے سے ہوئے گوہر اشعار  
 گراثر ہو تو کریں دل کو مسخر اشعار  
 پڑھے گو ملک ملک اپنے مکر اشعار  
 پر نہ بھلین کچھ جز دان کے باہر اشعار  
 یوں تو کہتے ہیں سبھی بہتر و بزر اشعار  
 کس پہ واجب ہے زار شاد پیمبر اشعار  
 خلق کی نظر و بین کردین میں چہر اشعار  
 جسکے ہیں بھر معانی کے شاد در اشعار

|  |   |
|--|---|
| اسے جب نہ دان صید سو سو کردہ<br>نہیں اسکی خوبی مین ذرہ تصور<br>ترے سایے مین یہ جیتے نابہ | تو زنجیر کھینچ لائے ہن کوہ<br>خدا چشم پر سے رکھا اسکو دور<br>بچھے پرورش کی ہے اسکے کہ |
|--|---|

## مثنوی در تعریف دیوان اشعار مہربان خان

|  |   |
|--|---|
| صاحب اسیر کے ہن یہ ابیات<br>یہ سفینہ ہے رشک ابر بہار<br>انہی کی ہوتی نہ گر جسمن پہ نظر<br>اسکے بھون پہ جلد کی یہ بہار<br>صرف شیرازہ جو ہوا تیار<br>نہ کرے سیر اسکی دل کو ادا اس<br>نہیں ایسا جو دیکھو ہفت اقلیم<br>دیکھے اسکو جو کوئی فردا فردا<br>ہے عبارت مین اسکی بکھ صفا<br>اسکے کیا کیا کردین و صف بیان<br>نکتہ رس کی نظر مین ہے یہ حال<br>اس سے ہے گوش کو بھی دلو سود<br>لعل سفتہ لب و دہن تیرا<br>تجھ دہن مین زبان سحر طراز<br>چاہیے یوں کہ طوطی رضوان<br>تیرے خامے کی کیسا کہوں ہن میر<br>شعر ناخن بدل ترا بہ جہان<br>ورد ابیات کا ترے مضمون<br>ہر غزل ہے تری کمال سخن | فکر عالی کی آپ کی کیا بات<br>ہر ورق اس مین قطع گلزار<br>شعر اس مین ہن گل سے رنگین تر<br>وہ باغ بہشت کے ہن کو ادا<br>ہے رگ جان عاشقان زار<br>منشہ ہون تو جمع کر دے وہیں<br>دور دمنہ دن کی خاطر ادر ندیم<br>تا دم مرگ بھینچے آہ سرد<br>آئندہ ہے عروس معنی کا<br>خط ہے خوبی مین بہ زخمتان<br>اسکے لفظون کو پہونچے سکے خیال<br>معنی مین اس سے یہ کہیں افزود<br>در شہوار ہے سخن تیرا<br>باطفہ کی ہے تکیہ عکاس ناز<br>ہو زبان پر ترے بلا گردان<br>بلبل باغ عشق کی ہے صفیر<br>زیادہ از بیت ابر دے خوبان<br>جو ہے مصرع سونا لہ سوزون<br>تک شوخی غزال سخاں سخن |
|--|---|

نہ تھا چار پائے کو ہرگز بچاؤ  
 نہ کیا جو گاؤ زمین نے پناہ  
 اگر نہ تھا دان و گر کر گدن  
 پھلُس دشت بن جتنے کچھ تھے درند  
 جہان تک تھے رد باہ و گرگ و شغال  
 سنی جھڑک کو خبر شیر کی  
 جو کیسا ہی وہاں شیر تھا سنگرا  
 ہوئے شیر بیشون میں لٹے شکار  
 کیا دشت و بیش جو شیر دن سے پاک  
 رکھا نام پھیرا دن نے از خوف جان  
 دندون سے جب صاف بنگل کیا  
 رہے دیکھ حیران صغیر و کبیر  
 زمین سے فلک تک جو پہونچا یہ ذکر  
 نہ تھا صید بری ہی پر و صہ تنگ  
 گزند دن کے حالات کیا بین کہون  
 جدھر آب شمشیر اسکا ہوا  
 بچھوڑا ہوا جب چرند و نسل سیر  
 پرندہ نظر میں جو ان پیر کے  
 اگر دیو و دان جو آ یا نظر  
 مگر دان سے جیسے کسی پیل لائے  
 سبھی پیل ہر چند محبوب ہیں  
 پرک پیل کا انہن ایسا جمال  
 کہ پیل ایسا بچشم جان  
 وہ ہے قد و قامت میں اتنا بلند  
 بدانت اپنے یہ ہا تھی نہیں

کیا قصد جس دم سوے نیل گاؤ  
 قدم پیچھے لے اس کے اپنی پناہ  
 پھلین اوسکا کیا سر کے کوئی شبن  
 کند اجل سے کہے پائے بند  
 شکاری سلگائے جنوئے تھو کال  
 پہونچنے میں ہرگز نہ دان دیر کی  
 تو کمال اسکی بھی کھینچ کر بھس بھرا  
 کہ باہر پڑے تھے ز حد بے شمار  
 پڑی شیر کے مارنے کی بڑھا ک  
 کہ جس شخص کا نام تھا شیر خان  
 تو خیمے میں تشریف فرما ہوا  
 جب آگے سے اٹھ بھاگے قالی کے شیر  
 پڑی اپنی برج اسد کو بھی شکر  
 نہ ماہی بچے خبر میں نہ تنگ  
 کہے بن بھی پر کس طرح رہون  
 نہ اثر در بچا ہے نہ دان اثر دبا  
 پرند دن میں لے قذری تا پیر  
 نہ آیا ہوا میں مجبوز تیر کے  
 بچھوڑا غرض صید اسے بوجھ کر  
 سو حلقہ گوش اس کے وہ ہونے آئے  
 سواری کے خاطر بہت خوب ہیں  
 زبان و صف میں جسکے میری ہر لال  
 نہ آ یا نظر زبر نہ آسمان  
 لگا کہنے دیکھ اسکو ہر ہوشمند  
 ہوا دیکھ اسکو مجھے بالیقین



|  |   |
|--|---|
| <p>یہ لباس حیات فانی ہے<br/>آگے کرتے تھے آدمی وہ کام<br/>کرتے تمیز سے اہل کنت و جاہ<br/>اب نہ وہ دن ہیں اور نہ وہ رتین<br/>وہ جو تھا کوئی شخص مومن خان<br/>لیک وہ کر گیا ہے ایسا کام<br/>نزد اہل حسد و کبھی نہ موا<br/>کیا کنوا ہے کہ جسکی سنے ثنا<br/>نالے آٹھ آٹھ آنور دتے ہیں<br/>جتنے زمین پہ ہیں تالاب<br/>ٹوک ڈکا کر اگر کوئی بیوے<br/>شور شور سے کا اوٹھ گیا یکبار<br/>برف والے جان تلک ہیں اب<br/>کتے ہیں ہاے چاہ مومن خان<br/>کیا ستون کا خامنہ آباد<br/>روز میں کے تمام اب کووے<br/>جن نے یکبار بھی پیادہ آب</p> | <p>نقش بر آب زندگانی ہے<br/>جسکے باعث رہے ہمیشہ نام<br/>پل و ہمانسراے مسجد و چاہ<br/>رہ کسین یادگار یہ باتین<br/>غور کر کیجئے تو اب ہے کمان<br/>کہ سدا با جتا ہے اسکا نام<br/>حسکا نکلا ہے ہر طرح کا کنوا<br/>چھکے آدے ہے دیکھنے دریا<br/>شرم سے ڈبرے آب ہوتے ہیں<br/>ہو گیا ہے سبھو نکا زہرہ آب<br/>تاناہ اوڑھے لٹان کب جیوے<br/>ہو گیا سرد برف کا بازار<br/>اگر پیش اس کنوئیں کے اگر سب<br/>گھر ہمارے کو کر دیا ویران<br/>تیرے ہاتھوں نے اے کنوین زیاد<br/>چوٹی بھر بانی لیکے ڈوب نئے<br/>حشر تک زیر خاک ہے سرباب</p> |
| <h3>شعری درج</h3>  | <p>کھدا تیرے خاتم پر جب تیرا نام<br/>ہوا ایک عالم کو کاغذ سے فیض<br/>جان خلائق کا ہو مہربان<br/>سر ہا تو قیاض ہے اے جلب<br/>زبونی مرے بخت کی اس میں ہر</p> <p>مندا اس سے پانے لگے خاص عالم<br/>اگلی جب سے ہونے نری ہر و پیش<br/>کیا کام مہربانی سے تین روان<br/>منہیں اپنی قسمت سے بن کامیاب<br/>وگر نہ قری مہر تو ہے وہ شے</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>بڑھے دھگل میں جب رباعی تو<br/>ہیں جو مصرع ترے غنس کے<br/>نہ بجا تجھ سے اے مرے شہباز<br/>شعر کی بحر میں ترا دستار<br/>لیکھ خدمت میں تیری تہی عرض<br/>اُسکو طرہ سچ تو غنیمت جان<br/>کیسی ہی رام ہوں کیسے ساتھ<br/>یوں تو میدان آ کے اے گرم گستر<br/>تجربہ بخشی ہے خلق کی غولی<br/>سن کے باہم تری وفاداری<br/>دستگیری کا تیری دیکھ پناہ<br/>گرم دوت سے تیری کچھ مذکور<br/>کردے تحلیل سنتے ہی وہ ذکر<br/>جزو یہ تجھ میں ہے سخاوت کا<br/>وہ کوئی تجھے عرض ہمت لے<br/>تجھ شجاعت پہ متفق ہے گردہ<br/>وزم اور بزم میں علم ہے تو<br/>صفت اعدا میں یوں ترا سرچنگ<br/>لیکن اس نظم سے نہ سمجھو تو<br/>اس سے رکھتا ہے یہ دل مجور<br/>گر چکا میں دعا پہ ختم کلام<br/>حشر تک زیر سایہ نواب</p> | <p>چو کڑی بھول جاے شاعر کو<br/>پنجہ زن جیب ناکس وکس کے<br/>مرغ معنی آسمان پرواز<br/>گشتی ذہن کو ہے باد مراد<br/>کرنی اس خیر خواہ کو ہے فرض<br/>پھر ملے گا نہ سوز سا انسان<br/>پچھی بھڑکے ہوئے نہ آدین ہاتھ<br/>دام الفت سے تیرے جاے کدھر<br/>حق نے ایسی کی بہ زمجوی<br/>بٹھے ہے عمر و حضر میں یاری<br/>ہو نہ مڑگان سے لعل شک تباہ<br/>کیجئے تو نہیں یہ عقل سے دور<br/>شعلہ کو خس کی دوستی کا فکر<br/>انتہا اُسکی لے سکون میں کیا<br/>جو ترے آگے دو جہان رکھ دے<br/>تو سراپا جگر ہے صورت کوہ<br/>صاحب سیف اور قلم ہے تو<br/>جاے ہے بیٹھ جیسے تیر و تنگ<br/>کچھ صلہ سے غرض ہے سودا کو<br/>مہربان دوستی تری منظور<br/>پہو پکے رخصت کا میرے تجھ کو سلام<br/>رہیو جون آفتاب عالصاب</p> |
|--|---|

## شنوی در تعریف چاہ مومن خان

رہ کے دنیا میں کیجئے وہ منکر " بعد کوئی کرے سخن بی ذکر

|   |   |
|---|---|
| از کلاه خسروی رخسارہ پہلے تو            |   |
| آسمان تک گر کوئی پہونچے زمین کے جست     | اگر وہ تیرے کے آگے مر نہ اسکا ہوسست       |
| فیض کثیرے قدم کو کسا پہونچے فیض دست     | اگر چہ خورشید فلک چشم و چرخ عالم است      |
| روشنائی بخش چشم دوست خاک پایے تو        |   |
| مردمک بہ چشم تیرے کی مہوس خسروا         | شاک کو جبکی منگہ کر دے طلائی کیسیا        |
| ابوح دولت کو نہ پہونچا کوئی بن تیرو عطا | جلوہ گاہ طائر اقبال باشد ہر کجا           |
| سایہ انداز دہا اے جہیز گردوں سے تو      |   |
| علم کی بحث میں مہیات جو کی تھنے صاف     | اُس سے رکھ سکتا ہو کب متقول و مقول انحراف |
| حاشیہ تصنیف کا تیرے نہ نگین برخلاف      | در علوم شرع و حکمت باہزار ان اخلاف        |
| نکتہ نگاہے نشد فوت از دل فاماے تو       |   |
| عالم علم لدنی لطف کا تیرے مدد           | بو علی بحث میں لے تقریر سو تیری نہ        |
| زندگی خوانندہ تحسیر کی ہوتا ابد         | آب جیوانش زمینقار بلاغت یحسبکہ            |
| طوطی خوش لہجہ یعنی کلک شکر خائے تو      |   |
| مغنی سکندر کے زمانہ سے زبں صحبت بکرا    | سیم درجہ ہوشم مال و مثال و اقتدار         |
| جو غرض چاہا دل اس کے نے دیا وہ بیشمار   | انیم اسکندر طلب کرد ندادش روزگار          |
| ہر عہد بود از زلال جام جان افزاے تو     |   |
| کچھ ہو بندے پر خداوند اپنے کا سمجھے کرم | شکر ہر حالت میں لازم ہے بحال پیش دم       |
| تن ہو کر صرف زبان مانند شمع مسجد م      | عرض حاجت در حرم حضرت چون آدم              |
| ما ز کس مخفی نہ اند بر فروغ راسے تو     |   |
| <b>قصیدہ فارسی در تعریف مسجد نو</b>     |   |
| با جذب گلشن ایمان برابر است             | گل باغک مرغ خامہ ام اند اکبر است          |
| دارم من از لباس حرم صوفی رملاد          | ہر سو کلا دروان شود اسلام رہبر است        |
| بر صفحہ پای خامہ من کج غنی فصلا         | کز رشتہ محبت حق تبار سطر است              |

|  |  |
|--|--|
| <p>نہیں سلیمان کہ تابندہ بود<br/>بہت ان دونوں ناتوان ہو بلال</p>   | <p>ہمین اسم اعظم در دکنہ بود<br/>تفضل سے کر اپنے بدر کمال</p>  |
| <p>قطعہ در میح نواب عماد الملک آصف جاہ</p>   |  |
| <p>مدار کار و دو عالم حصول ہر ممول<br/>اساس طارم عالم عماد ملک مدظل<br/>امام عالم و کامل عدول حارس ملک<br/>کہ المی مداحصا، اعلیٰ الامام<br/>وہم ارحم اعطائے او مراد سوال<br/>وہم در د ممالک در اہمہ معلوم<br/>طعام او ہمہ کس را مراد دل دادہ<br/>مہ عطارد و مہر و سماک و ہم را مخ<br/>سرور روح ہمہ در دلا و محصور<br/>حسام مسلح اد مہر سادہ ہر دم<br/>ہو او حرم و ہوس ہر سہ را کردہ<br/>دعا را کہ سهام دعا و روح ملک</p> | <p>مراد اہل دعا مدح سرور مسمول<br/>ملوک دہر و را کردہ در کرم محمول<br/>سرآمد رؤسا سرور ملک محمول<br/>ہو الدلائل اللہ ہر علمہ مدلول<br/>کہ داد شد اکرم در اہم محمول<br/>رسد عطا و کرم در صحیح و مطلوب<br/>کلام او ہمہ دم روح را دہا کول<br/>وگر سہا د سما در مراد محمول<br/>و در د را ہمہ سرور و عدو را مسمول<br/>ہلال معرکہ ہا کہ در مخ را مسمول<br/>و در د و در د مع الصوم مراد مسمول<br/>سدا داد کہ صلاح محمد مرسل</p> |
| <p>مخمس تضمین غزل حافظ و تعریف بادشاہ زمان</p>   |  |
| <p>خسر و انجم سا کوئی و دران ہم ہونہائے تو<br/>تجہ و دولت پہ یون بولے سلیمان آئے تو</p>  | <p>باب تخت سلطنت ایسا ہمین و کھلاے تو<br/>اے قباے بادشاہی راست بر بالائے تو</p>  |
| <p>زینت تاج و تلمین اذ گوہر والاے تو</p>   |  |
| <p>دیکھ مجھ شاہ بلند اختر کو بولین نیک و بد<br/>ذات سے ہے تیری نورانی منجی کی حد</p>   | <p>آسمان جا بار ہے تیری یہ شکست تاباں<br/>آفتاب فتح راہ دم منہ رخ میبد</p>   |

کرسی اوز مرتبه انبیا بلند  
 جاروب صحن شکل خطوط شعاعی است  
 هر چند جای رفته بے دیده ام نه  
 آیند در شمار نظر ذره ای خاک  
 چاهی باین لطافت خوبی بکج است  
 مردم بگرداد همه دقت از پے وضو  
 نقاشی عمارت آن سجده گاه خلق  
 نقاش او که رنگ طراز است چون بهار  
 نوے کشید کرده موج نسیم صبح  
 بیرون زحدو صفت بود دست کارکش  
 از بس دران احاطه صفار بکار برد  
 یک سمت نقش لاله و کیو صنوبر است  
 اینجا کس که پیش نماز است صفت او  
 در فرض ضحی و شام زهر سوره خواندش  
 هر کس که بود منکر قرآن شنید گفت  
 گویند عرض بیان که صدای پندش  
 خوش بلبل است او که سحر که ترانه اش  
 خوش لجه طلیعت خلیش که نطق او  
 واعظ چه واعظ است که تاثیر حرف او  
 لاریب همچو خانه بود حسانه خدا  
 هر کس دران مقام و در کمت نماز خواند  
 هر که دو کعبه گشت کند رو که ام سو  
 سودا اگر کسے بقسم گوید این سخن  
 شخصه که واقف است ز نشان بزرگیش  
 بودم درین خیال در آنجا که ظاهرا

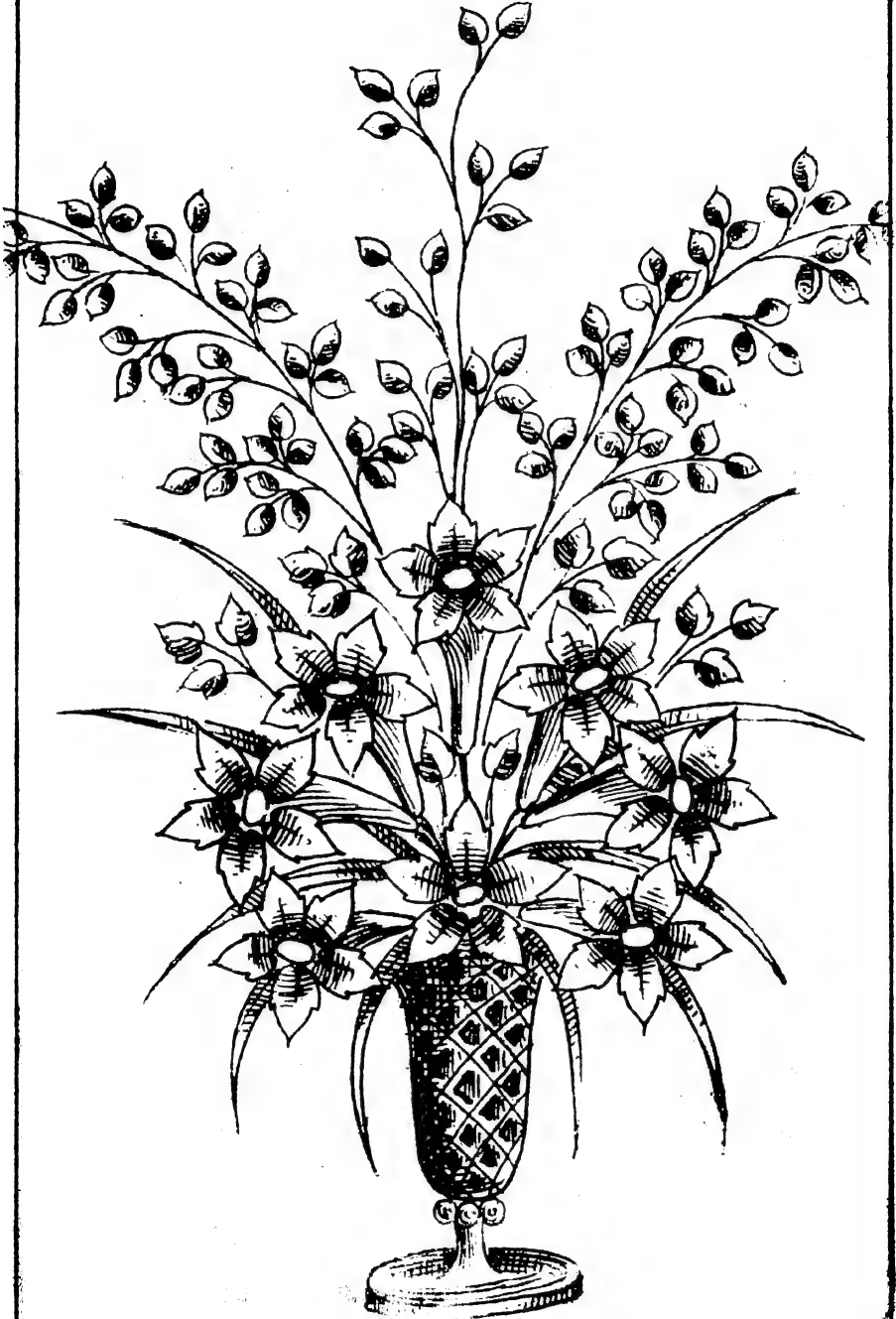
صحنش بوست کرم حق برابر است  
 جاروب کش بصورت سلطان خاود است  
 دل را از آن صفا که برود دیدار است  
 عکسی اگر درون ز بهوی مکر است  
 آتش چنان قریب که بالب برابر است  
 چون صورت صف مزه دیده تر است  
 در تازگی ز باغ جهان هم فرو تر است  
 گلشن بهر گلی که زد دیوار تا در است  
 بر عارض نگار چو زلف معطر است  
 هر دم بکک صنعت او صنع دیگر است  
 مطلع و صفت او ز گهر هم صفا تر است  
 از عکس یکدگر بقرا ن برابر است  
 در گوش هوش از همه اوصاف تر است  
 نجوے بر صدای قرأت نوتر است  
 لاشک کلام حق بزبان پیبر است  
 در گوش بازن نموده او د خوشتر است  
 در باغ دین بحد خدا پیبر است  
 بهضیانت صلحا شیر و شکر است  
 سده صعوبت فرداے عشرت است  
 کاخا گدا و شاه بیک سجده پیبر است  
 فردا با ثواب دو صد حج اکبر است  
 زمین و جرم قبله نما سخت مضطرب است  
 در رتبه آن سگان ز حرم پایه کتر است  
 او را که از زبان کس این حرف با در است  
 با کعبه این رواق مقدس برابر است

بین السطور او که هر صفحہ نقش زد  
 حرف زبان کلک من از کثرت بجای  
 هر که رسد چو شاهد منی بخاطرم  
 چشمم اگر بجزه خط بتان فست  
 بازوی شاهباز خیالم که در هو است  
 از استماع نظم کلام درین مقام  
 زاهر چنانست آتشه الحرقم بقول کس  
 چون مختصب سوار شود دور کا باد  
 شادی غره و مضان زیر آسمان  
 بینی زیر ابرو دے پیوسته بتان  
 تابانشو دهمد رسه بانگ صلوة را  
 خواهان سیمه بسکه بود خلق دانه اش  
 مد فکر بوریاست گدا از پے نماز  
 دیدم تازه مسجد نورانی کزد  
 آبی که تختند بتیمیر آن بکن  
 هر شک اوز عکس کوکب بوقت شب  
 یارب چه سجده است که گرد حرم او  
 فرمان روا هیچ بمعاران نباش  
 آید صد از گنبدش از جنبش نسیم  
 دل در تحجب است که گلده ستیابی  
 وصف کتابه اش چه نویسم که در نظر  
 حاجت دان حرم بفرغ چراغ نیست  
 فی الفور میرسد بدر خانه قبول  
 بر سطح او مقابل محراب حوض نیست  
 دهم چو عکس قبه زیرین او در آب

از چاک حیب صبح سعادت نورست  
 نخو نیست هر مدق چو بر آئینه جوهرست  
 می بینش که جامه احرام در دست  
 بے آهوه حرم نظر نوک از کثرت  
 بر مرغ رو بقیله نشین سایه گسترست  
 هر زنده جسد در بدو عمامه بر دست  
 چون گوش روزه دار بر اندک کمرست  
 شگے برای شیشه بدست قلندرست  
 نزد معان ز غره شوال خوشترست  
 در چشم خلق جلوه محراب و منبرست  
 شد در پے محالجه گر بر همین کاست  
 از در شاهوار به نیت گران ترست  
 مصروف بر عمارت مسجد تو محترست  
 در اتقباس نور مدهر اخترست  
 پیدا است از صفقش که ادا بگنج هست  
 در چشم روزگار ز تر صبح بهترست  
 ارواح ادبیای کمل کبوترست  
 دل افشای او که چنین روح پرورست  
 بنگر که شان رفتم از عرش برترست  
 هم در بهار دهم بخزان تازه در ترست  
 چون سر نوشت صاحب بیان نورست  
 شب تا سحر تجلی حق شمع منبرست  
 آسمان برامی مرغد عانیض شهرست  
 چشم بر آب جانب برومی دلبرست  
 پنداشتم که مهر بچو تر شنادرست

بجوای

|                                    |                             |
|------------------------------------|-----------------------------|
| سر را نهاد و گفت کہ از کعبہ بہترست | ناگہ بسجدہ از پے تاریخ حاجی |
|------------------------------------|-----------------------------|





کام ہر صرہ اپنا کر لیا ہے  
 تو دکھاتا ہے جا کے پاخانے  
 اس لئے جو حشمت کرتا ہے  
 شادی میں گر کسی کے گھر یہ جاے  
 کیا طبع اس کی گھڑی میں بتاؤں  
 رگ گریہ کا وہ کاد و بان  
 اور کچا جج بجائے دبی داس  
 کیسی ہی دبی داس پر نے لے  
 یہی پوچھے ہر ایک سے بے شرم  
 صاحب خانہ اس میں گر جھجھکا  
 اسکو ہر گز نہیں جیسا لگاؤ  
 نان باکی حسلہ یوں نہ یاد  
 چائے ہے چوری سے رقیدے کو  
 جو رو اپنی پر جب کرے ہے نظر  
 کچھ ترے پاس لے جمی کدہ ہے  
 یا چھپائے ہیں تو نے قرص نیر  
 اسکی باتوں سے ہے یہ غدا  
 غرض اسکو یہ کھجور آتا ہے  
 جو اسے یہ مان بلا دے ہے  
 یہی کہتا پھر اس کے گھر بیٹھے  
 بولتا آدے ہے قدم بقدم  
 نہ سلام علیک نہ کچھ بات  
 بیٹھے ہی نکالے ہے یہ ذکر  
 بھوک کچھ کم ہے اندون میری  
 نان باکو کھو یہ بلوا کر

کھتے بند کی طرح بھر لیا ہے  
 یہ بوا سیر اپنی کے دانے  
 گالیان کھانے تک بھی نہ لے  
 صاحب خانہ رنڈیاں بولے  
 کچڑی یہ چائے پھر میں ہن لجاؤں  
 اس جگہ گارہا ہو جیون خان  
 سروں کی بندھدی ہوا ہم اس  
 نہ سنے آپ یہ نہ سننے لے  
 پڑی کا آنا سخت ہے بازم  
 اپنے نفردن سے جوتیان لگا لے  
 جاے تو یہ کہے بلاؤ بلاؤ  
 کرے ہے یارو دیکھو یہ بیداد  
 مارڈالوں گا اس ندرے کو  
 اس سے کہتا ہے تب یہ گیدی تر  
 تیری انگیا میں گاؤ دیدہ ہے  
 سچ ہی کہہ ورنہ ہو مگیاں دل گیر  
 کہ دل اس نیک نخت کا ہے کیا  
 حاضری حشمت کی بنا ہے  
 آفت اپنے وہ گھر پہ لائے ہے  
 اور کوئی نہ کھانے پر بیٹھے  
 کہو کھانے کو جب لدیو میں دم  
 صاحب خانہ سے کرے بدقت  
 پیٹ کی میرے کچھ تھیں ہے فکر  
 روٹیاں سوچاں اس ادھر سیری  
 جلد ان کو تنور لگو اگر

## شہنوی درجہ میرضاحک

ہے عجیب و غریب زیر سما  
 کہے اُسکے تئیں قسم کھا کر  
 نہیں دین بنی کا اسمین جہول  
 شاہ قانع اگر دلی ہو فقیر  
 کیا حریص طعام ہے یہ پیر  
 دہرنے یہ بڑی حماقت کی  
 لا کر ایسا ہی ایک دسترخوان  
 خرق سے تابغیر بکھوایا  
 اسبہ نعمات حق جہانک تھے  
 اسمین کچھ اس سے ہو گئی آن بچ  
 ہاتھ بھی یہ نہ ڈالنے پایا  
 پھر گیا اوس سے تو زمانہ شوم  
 کنکری چنے پر ہے اب گذرن  
 سنگریزے تلک نہ اس سے بچے  
 آدھ سیر آٹے کا خدا ہے کفیل  
 گھر میں اب جکے دیکھ گھر کے  
 گدے پھر جو ستم اٹھ کر آئے  
 خوردنی کی ہو جس زمین پر باس  
 بیٹھے کھمی کی طرح پے در پے  
 آگ لگ کر کسی کے گھر سے دودھ  
 لوگ تو دوڑے ہیں بھالنے کو  
 ہر کسی بیٹے کی دکان پر حبا

اک بیان صورت آشنا اپنا  
 امت دانی سال سنبہر  
 اور دنیا کے بن چلن میں اکول  
 اسکو مانے کچھو نہ یہ بے پیر  
 حارث سنگدل کا ہے وہ مرید  
 اپنے گھر اسکی لاضیافت کی  
 طول عرض سکا کیا کر دین بیان  
 اسبہ تنہا اُسکی ٹھلایا  
 بان سے آگے وہ اسکو ان تکھے  
 اسکو اٹھو ادیا پکڑ کر دن  
 چاہتا ہونٹھ اپنے گھر آیا  
 کھانے کا بچتا اسکے گھر معلوم  
 معدہ اسکا ہے مرغ کا سنگدان  
 معدے میں اسکے توہر اڑچکے  
 پیٹ اسکا ہے عرسہ کی بیل  
 در پر اسکے یہ بیٹھے یون اڑکے  
 میت اسکی اٹھائے یا نہ اٹھائے  
 جمع دان کر کے اپنے ہوش جو اس  
 دودھون ہاتھوں سر کو بیٹھے ہے  
 ایک ذرہ بھی گورے ہے نمود  
 دوڑے یہ لے رکابی کھانے کو  
 اپنی باتون میں اسکو لے ہے لگا

ہو کے محجوب یہ کہا فی الفور  
 کی ہے کھانے کی من بھی تاکید  
 بارے کیا کیا کہو تو بچو آیا  
 ہے یہ سب صاحبون کی ہمانی  
 دوڑا مطبخ کی سمت ہو بیتاب  
 میں بیان اسکا اب کروں کس طرح  
 کرتے ہی رہ گئے بھی بان بان  
 سب سمیٹ اسے ایک ہی باری  
 رکھکے کتے میں کر گیا سب چٹ  
 مانگے بھر یہ دعا دھنک کر ہاتھ  
 محکمو اک آسمان سا کلاڑے  
 جو ہم پہونچے دان جادو نبات  
 تھف نہ جا کر کسی کے در پہ کروں  
 پڑے اس بھوک پر خدا کا غضب  
 خلعت سمجھے کہ پہونچی فرج غنیم  
 کہیں آفت کدھر سے یہ آئی  
 جان یارب ہمارے اس سے بچے  
 لوگوں کو کاٹ کاٹ کھاتا ہے  
 یا کوئی دیو بوکھلا یا ہے  
 کیا کرے لاٹھی اسکی لاٹھی سے  
 جب تلک پہونچے اسکا اس تک ار  
 کہنے سے پیلی تلک کھا جائے  
 آوے بھر مند یون کے سر پر  
 تول لجاے بھوک کے بل کو  
 پھر تو نکلے ہے بھر دا جھاڑ کے جھاڑ

گھر کے صاحب نے دیکھ کر یہ طور  
 حرکت تم سے یہ نہیٹ تھی بعید  
 تب یہ ہنس کر زبان پر لا یا  
 کہا تسلیم پلاؤ بریانی  
 یہ سخن سن کے مثل شیر شہاب  
 جا کے مطبخ پہ یہ بڑا اس طرح  
 لاٹھیاں لے لے ہاتھ پیرو جان  
 گوشت چاول مصالحہ ترکاری  
 مطلق اسنے نہ مانی ڈانٹ ڈپٹ  
 خرچ کر یہ سلوک دوست کے ساتھ  
 یارب اتنی تو اب مری سن لے  
 وہ بھی یون ہی چلا کرے دنرات  
 جاٹ کر اسکو اپنا پیٹ بھرون  
 قعدہ ہمانی کا سنا تم سب  
 جائے بازار کو اگر وہ لائیم  
 نان بائیے کچھ لے حلاوتی  
 جو ہے دکان میں سواد کو بچے  
 بھوک میں جب ادھر یہ آتا ہے  
 جن ہے یا آدمی ہے یا کیا ہے  
 منین ڈرتا یہ لاٹھی پانٹھی سے  
 آوے جو کھینچ سانسے توار  
 مورچے کی طرح یہ اسپر آئے  
 بھوکہ کی جھا بھگڑے یک پہر  
 سیر یون بھی نہ ہو تو جنگل کو  
 کھا چکے گشت جب اوکھا لڑا دکھا لڑا

|  |   |
|--|---|
| <p>جب تک کھانے پکین سائے<br/>         جتنے دنیا کے بیج ہیں اشکال<br/>         جب تک کھانا آدے ہی آدے<br/>         کھانا آدے تو اس طرح بوڑھے<br/>         مارے تھے تو اس طرح بد ذات<br/>         وہ جو نوکر کھڑے ہوں جس تس کے<br/>         دیوچی جب یہ چاٹ کر چھوڑے<br/>         کھانا کھانے میں ایک دن نگاہ<br/>         بولا دیکھ اپنے عکس کو وہ لمبی<br/>         غرض اس طرح کا جو ہوئے بخیل<br/>         ایک تھا اس کا آشنا دل سوز<br/>         ظاہری اس کے گھر تھی کچھ شادی<br/>         بیٹھے باہم تھے آشنا بہ تیز<br/>         اور دہان ہو رہا تھا راگ و رنگ<br/>         نہ تھی اس کو کسی سے بات و صحبت<br/>         گاہ چونکے تھا گاہ اٹھکے تھا<br/>         اس میں یہ سو گیا تو دیکھا خواب<br/>         ناکہ اس قاب پر اک اور آیا<br/>         جگ میں کھانا ہے اور میرا منہ<br/>         لپکے یہ نیند میں جو مارا ہاتھ<br/>         اڑ گئی سر سے آگے کیا میں کہوں<br/>         صاحب خانہ درمیان ہیں آ<br/>         نئے کیوں اس کے سر پہ ماری و مول<br/>         خواب کو اپنے کر کے تب تقریر<br/>         شے یہ خواب اس سے ہو کھات</p> | <p>ان ہی کو لاکے میرے سہارے<br/>         اشتہا ان میں تھا مناسب حال<br/>         اسی بک بک میں جان کھا جاوے<br/>         جیسے کوئی کسی کا گھر لوٹے<br/>         جیسے جھاڑے کوئی پٹے کے ہات<br/>         منہ کو حیران ہو تک رہیں اسکے<br/>         منہ کو کھانے سے موڑے تو موڑے<br/>         بڑی اس کی آئینے پہ نگاہ<br/>         کب لے بھڑے تو مرا ہے ندیم<br/>         کب زمانہ کرے نہ اس کو ذلیل<br/>         وارد اس کے یہ گھر ہوا اک روز<br/>         سر مجلس بلا اسے جادی<br/>         صاحب خانہ کا ہر ایک عزیز<br/>         تاج ہوتا تھا باجے تھی مردنگ<br/>         بھوک سے اس کی لگ ہی تھی بیت<br/>         گاہ مٹخ کی باس سو گئے تھا<br/>         گویا بیٹھا ہوا ہے بر سر قاب<br/>         تب یہ بے اختیار بر آیا<br/>         گیدی یہ قاب اور تیرا منہ<br/>         پاس دے کی بڑی ہاتھ کے ساتھ<br/>         تھا یہ نزدیک ہوتے کشت و خون<br/>         پوچھا اس سے تعین ہوا ہے کیا<br/>         پتہ شیطان چڑھا پڑھو لا علی<br/>         کہا اس میں ہے کیا مری تقصیر<br/>         سبے ہنس کر کہا کہ تم ہو معاف</p> |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| سید اے میر مثلث آپ کو  | کہنا انا ہو کے بے خوف و خطر  |
| رحم مادرین الٹ نکلا ہو میر   | رحم سوزاک پدر ہے تو شریر   |
| <p>تال سر سے ہے ترا گانا بزمی<br/>         دخل ملک صوت پدر کو بھی توفی<br/>         لعن تیرے سر پہ کرتے ہیں ہولم<br/>         تال پر چٹکار دے سپہر زمان<br/>         نف اُسے جن نے سکھائے کو توے<br/>         برنج انسان دھوان میں سلا<br/>         اس سے نے دعویٰ مصاحب مجھ ہے<br/>         بس تباہت انھوں کی ہو جو کا<br/>         دیکھ کر خلقت میں تیری شکل کو<br/>         سن چکا اپنی سیادت کا نشان</p> | <p>نجر ہے ست گاہن مادری<br/>         تائیں مجھے ہے لبت یا گو جری<br/>         لے رباب و بین سے تالینگری<br/>         از کھاج نا بڑھو ملک خجری<br/>         ڈنڈی کا ڈرے بر طنورے کی مہری<br/>         ہے جو تیری زیر حسد رخ چنبری<br/>         ہے نہ ہو خان کو ذرہ ہم سہری<br/>         بد عبت کہتا تو ہے بد گو ہری<br/>         شکر خالق کرتے ہیں دیو دہری<br/>         تہمت اپنے پر نہ کر اسے مہتری</p>             |
| رحم مادرین الٹ نکلا ہو میر   | رحم سوزاک پدر ہے تو شریر   |
| <p>ہوئے گر شراب ترے دفتر ملک<br/>         فکویہ ڈرے نہ ہو بچن آج کل<br/>         حاجی تو جسکی زن و دختر کا ہے<br/>         بیچے تو ناموس جن کا تا بہر<br/>         خشک تیکانہن سماوے جس جگہ<br/>         جس گہر میں ہونہ رشتے کی جگہ<br/>         یہ بڑا موتی کا ہے قیمت شکن<br/>         مرغ ہووے حیدر آبادی تو خلق<br/>         اگر اصالت کے نشان ہوں بر جلا<br/>         اب نسب تیرا جو ہے اس وضع پر</p>  | <p>ہوئے ہے کتر سے لے ہر ملک<br/>         انہی تغلین بھی تیرے سر ملک<br/>         ہے سخن انکا بھی تیرے گھر ملک<br/>         دے بھی تیرا بھی عین خیل و خر ملک<br/>         دان گھسیڑے خلق جو بہر ملک<br/>         مار کش نیچے گا اس کو ہر ملک<br/>         بھر ہا کب اسکا سیم و زر ملک<br/>         دیکھ لے ہے اس کے بال و زر ملک<br/>         ہوئے ہے وہ کو دکش کے زر ملک<br/>         ہوئے کب پھر ہر حیرت زر ملک</p> |

|  |  |
|--|--|
| غرض اس بھوک پر نہ لگے ہر دو گھ<br>چار کے کاغذ سے جب یہ جاو لگا<br>ایسے بھوکے پہ لعن کیجئے مدام | نہیں اس فکر میں گیا ہے سو گھ<br>تو شے کی ردنی کو بھی کھا دے گا<br>شام سے صبح صبح سے تا شام |
|--|--|

## ترجیع بند درجو ضاحک

|   |  |
|---|--|
| جاصبا ضاحک سے کہ بعد از اسلام<br>آپ کو کہتا ہے تو سید ہون میں<br>بس دکھا تو اب کیسی کی جو میں<br>انکی توامت پر اوقات شریف<br>کون ہے تیری سیادت کا فقر<br>تیرے والد کو ہونی تباہی سال<br>دق سمجھ کر یہ دوا بخو یز کی<br>بول لے اک مادہ خرینے لگا<br>عمر بانی عتی غرض پانی شفا<br>آخر کار اس مرض کی بھی دوا | کیون کیا کرتا ہے جو خاص و عام<br>جد مراد چھو تو ہے خیر اللہ نام<br>ہو اگر ختم رسالت کا کلام<br>گندے ہے خلق و کرم ہی میں مدام<br>جاننے ہیں خاص سے لے تا عوام<br>تب بھی بون نے بہ تشخیص تمام<br>شیر خر باقرص کا فوراً ایک دم<br>ہر سحر اس شیر کا اک بھر کے جام<br>پھر ہوا سوزاک ہو بند احتلام<br>وہ جو مادہ خر تھی اُسکے آلی کام |
|---|--|

ایم سوزاک پور ہے تو شرب  
رحم مادر بین الٹ نکلا ہو میر

|   |   |
|---|---|
| سن تو ملے نصف انسان نصف<br>ہتک حرمت پر خدا کی خلق کے<br>دیزہ چین جس جس کے ہو تو خوان کا<br>لات نہ پڑھنا چھوے ہوا لعین<br>میش دکھ بھین نہ دیکھا عقل حق<br>گھر سے اپنے کھا کے جاوے جسکے یان<br>عقل کہتی ہے کہ کھائے پر نہ کھا | ایمنے کیا تیدہین دیکھے مگر<br>کب کسی تیدے باندھی ہے مگر<br>ہو کر اس اس کی ہر شام و سحر<br>اسکی سکے گھ میں اسکی اسکے گھر<br>نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر<br>جانے ہی مانگے ہٹاؤں سے حاضر<br>حق کہتا ہے کہ بیضے سے نہ ڈر |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>گرتو ہو آل بنی اسے سحرے<br/>جو تو سید ہو دے تو دیو دن نہ تھے<br/>یہ روپے تو وہ نہیں جیسے کہ تو<br/>کہ معالج خان نے تیرا کیا لیا<br/>میر نواب اور انکے بھائی کی<br/>مین یہ سمجھوں ہوں کہ تو اس شخص سے<br/>میرزا بھلو سے نامرزا رنج<br/>اور نام اٹھا تو لے سکتا نہیں<br/>تجھ سا کس میر کی ایسی ہے شکل<br/>تو جتاوے اپنی میری جس گھڑی</p>      | <p>مومنوں کی ہجو تو ناحق کرے<br/>خمس کے پیسے تو ہیں گھر میں نہ ہے<br/>رنڈیاں لہجہ کے لے کھوٹے کھرے<br/>تو جو انکا منہ میں اپنے گہ بھرے<br/>ہجو تو کرتا ہے وہ ہن منکرے<br/>آج اگر جینا بچے تو کل مرے<br/>نظم میں آئے ترے سب پرے<br/>جھلے ہن یہ شخص رتبہ میں دے<br/>جبکی صورت دیکھ کر شیطان ڈرے<br/>گویت این حرف ہر دانشورے</p>                      |
| <p>دیم سوزاک بدر ہے تو شریر<br/>رحم مادر میں اٹھ نکلا ہو میر</p>   | <p>دودا اٹھے جس گھر نہ دانسے تو اٹھے<br/>اگر دش ہفت آسمان سے تو اٹھے<br/>گوشت کھا کر استخوان سے تو اٹھے<br/>یہ تو کیا معنی زبان سے تو اٹھے<br/>ذکر کیا ہے خوف جان سے تو اٹھے<br/>ہیبت عالم ستان سے تو اٹھے<br/>کھانا کھانے کو جہان سے تو اٹھے<br/>دیکھیے کس طرح یان سے تو اٹھے<br/>یہ نہو خالی دہان سے تو اٹھے<br/>سنکے یہ ہندوستان سے تو اٹھے</p> |
| <p>یہ تو ہے ممکن جہان سے تو اٹھے<br/>جس زمین پر ہو کھائی کی تو کب<br/>مثل سگ ہے جوع سے تیرے غل<br/>ہاتھ سے کہنے میں ہے اٹھنے سحر<br/>سامنے تیرے اگر لار کھے تو ب<br/>گولے سے اٹھے تو اٹھے یہ نہو<br/>بولین یوں انفار اسکے جسکے گھر<br/>کھانا تو تھوڑا سا دسرخوان پہ ہے<br/>منڈیوں میں گہے تجھ پرادہاڑ<br/>ہونے تجھے غیبت تو دسرخوان ہو کیا</p> | <p>دودا اٹھے جس گھر نہ دانسے تو اٹھے<br/>اگر دش ہفت آسمان سے تو اٹھے<br/>گوشت کھا کر استخوان سے تو اٹھے<br/>یہ تو کیا معنی زبان سے تو اٹھے<br/>ذکر کیا ہے خوف جان سے تو اٹھے<br/>ہیبت عالم ستان سے تو اٹھے<br/>کھانا کھانے کو جہان سے تو اٹھے<br/>دیکھیے کس طرح یان سے تو اٹھے<br/>یہ نہو خالی دہان سے تو اٹھے<br/>سنکے یہ ہندوستان سے تو اٹھے</p> |
| <p>دیم سوزاک بدر ہے تو شریر<br/>رحم مادر میں اٹھ نکلا ہو میر</p>   | <p>دودا اٹھے جس گھر نہ دانسے تو اٹھے<br/>اگر دش ہفت آسمان سے تو اٹھے<br/>گوشت کھا کر استخوان سے تو اٹھے<br/>یہ تو کیا معنی زبان سے تو اٹھے<br/>ذکر کیا ہے خوف جان سے تو اٹھے<br/>ہیبت عالم ستان سے تو اٹھے<br/>کھانا کھانے کو جہان سے تو اٹھے<br/>دیکھیے کس طرح یان سے تو اٹھے<br/>یہ نہو خالی دہان سے تو اٹھے<br/>سنکے یہ ہندوستان سے تو اٹھے</p> |
| <p>کچھ میری ہجو تو اسے بھڑکے نٹ</p>  | <p>تو سی ددن بائس سے بھاگ اٹھ</p>  |

|  |   |  |
|--|---|--|
|  | <p>رحیم سوزاک پدر ہے تو شریر<br/>رحم مادر میں الٹ نکلا ہو میر</p>   |  |
|  | <p>آل پیغمبر کی گب ہے یہ زبان<br/>سمجھے ہن نیوے تلک بیرون جوان<br/>کچھئے کر قصد بے تیر و گمان<br/>ایک گز کے بیچ بھر تو تھا کمان<br/>خاک آدم میں اگر ہو نشان<br/>وہ جو ہن ممتاز زیر آسمان<br/>گھر بگھر بہر پیر و قس و نان<br/>روز محشر ہن شفیع السرجان<br/>کچھ بھی تجھ میں عقل ہے اے قلبنان<br/>ڈھڈھ سے تو کمان اور وہ کمان</p>                                | <p>نورینن سید کیا میں امتحان<br/>جگ میں اب تیری سیادت کا گب<br/>دفع کو تیری نہیں اب فائدہ<br/>بل اگر باتے برآمد کا ترے<br/>اے بنی بنول ترا روز ازل<br/>ہجو کر تا کیوں تو ان اشخاص کی<br/>کو نسا سید بنا ہے مسخر<br/>اک نشان تجھ میں نہیں ان کا کہ جو<br/>نسل میں اُنکے گئے ہے آپ کو<br/>میرہ تو جانے ہن جن کا شب</p>                                     |
|  | <p>رحیم سوزاک پدر ہے تو شریر<br/>رحم مادر میں الٹ نکلا ہو میر</p>   |  |
|  | <p>کہتے ہن سید کہ گھر جکا ہو نیم<br/>گو تھے سمجھیں ہن سیدنا نیم<br/>گھر گھر دوڑاتی بھرتی ہے نیم<br/>تجھ سوا حارص بہ مشقاب حلیم<br/>پر تو سمجھے تب جو پوز ہن سلیم<br/>نو ہنسا دے اسکو جس کا ہونیم<br/>سر دیکھا ہے مگر نا رحیم<br/>تا بے پیغمبر گنا جاوے کریم<br/>دل خلائق کا کر ہے تو دو نیم<br/>لغت لے بھڑوے جہنم کے نیم<br/>رحم مادر میں الٹ نکلا ہو میر</p> | <p>اُس اجنبہ کو بھی اکثر لے لیم<br/>موری کے مطبخ کا اک بھٹنا ہے تو<br/>کہ تو کس سید کو بر بے طام<br/>کون سا سید بنا عاشورے میں<br/>فی الحقیقت ہے تو مضحک ضاحکا<br/>وہ تو ہے ضاحک ہنسے جو خیر ہو<br/>مسخرے سید گئے تو آپ کو<br/>ہے وہی سید کہ جوشیتین سے<br/>بر خلاف اسکے تو مانج زبان<br/>اس عمل پر تو کہے سید ہون میں<br/>رحیم سوزاک پدر ہے تو شریر</p> |



گسے اپنے پر نہ دیکھا بخش کھاے بھڑنا

بکرا نہ لون نہ مینا لون تھکے گر تو ارنما

تب جائیگا تو بھڑوسے پر دن کو مین منلیا

## شنوی رجوفدی متوطن نچا کجہ دصل بقال نچہ بود

یار خدا ایک ہے دوسرے بحق بنی  
لاست ہی ٹک بولیوا کی ہی سکند ہے  
سننے سمجھنے کو بات حق نے دیا گوش ہوش  
مرد کو سچ بولنا جزو ہے ایسان کا  
طاردا احمد نگر ایک ہیں مرد عزیز  
شرع ہر ایک کے کرتے ہیں وہ عترت  
سبق کرے ہو وہ طعن جتنے کلمہ استاد ہیں  
شعروہ میرا سنا جا کے انھوں نے کہیں  
ابنی سخن فہمی پر کہتے ہیں یہ ہو کے گرم  
اسکا سخن لوح ہے آپ وہ ہے لوح تر  
سکے غرض ہیں یہ بات بولوں جل غلے  
میری زبانی انہیں یہ جو ہیں قرآن خوان  
آیہ قرآن کو کیوں دھوئے ڈالو ہو تم  
دو لونچہ اطلاق دین اڑے قرآن ہے  
شیخ ہی سے سمجھے ہو دین کی نہایت غلط  
دین اگر ہو دے ایک جمع نہ ادیان ہو  
اسکا عرض اعتراض کچھ تو معقول ہے  
مغیر کی انکے مسند دیکھ لین حق کا کلام  
اسن چکے اے منصوبہ یہ تو سطل جواب  
ایک یقین جانو حق ہی ہے اسکا گواہ

صورت لوح و قلم جسکے لیے خلق کی  
آج زبان ہے کھلی کل کے تین بند ہے  
حق بطرف جسکے ہو آج نہ ہنا محوش  
بھوٹ کرے ہے عدم دین مسلمان کا  
فہم میں سر تا قدم اور سر اپا تیسرے  
جامی کے دیوان سے جو جانیں ہیں پیاں  
شرع میرے بھی اب انکے یہ ایراد ہیں  
شیخ دبر ہیں کو ہے جہن کہ نسبت ہیں  
دین تو ہے شیخ کے ادب ہیں کے دھرم  
شاعری و شعر پر کچھ نہیں رکھتا خبر  
کھڑکے لکھ گوش فہم میں لین یہ اجاب  
پوچھے تو اتنا کوئی تم میں سے اے مہربان  
کا فرد نحو ہے خطاب جہن کلمہ و سکرم  
خواہ برہمن کوئی خواہ مسلمان ہے  
اپنی زبانی پر کہتے ہو بر خود غلط  
دو ہی نہ سمجھے اسے انسانا جو نادان ہو  
بات جو مردن ہے انبہہ مہول ہے  
اسنی غلط فہمی پر طعن کرے ہے دھرم  
آگے انھیں دیکھو ہوئے میں کیا کیا خبر  
ہو اگر اس امر میں ذرہ بھر اپنا نگاہ

|  |   |
|--|---|
| جو ترے دل میں ہو کہ تو شوق سے<br>ہجو کی ہے تو نے انھی آج تک<br>عیب دنیا کیا ہے جو مجھ میں نہیں<br>بات کیا ہے وہ کہ اب میرے تین<br>مولوی صاحب کو جو پھر کچھ کہا<br>آئے جو خاطر میں تیرے تج کو کہ<br>پھر نہ کہو میرے ہر گز آب کو | دیکھ تو تک یا ابھی ہین کیا اکٹ<br>جون بھی جسے مزہ نہیں سکتی پچٹ<br>جو تو چاہے کہ نہیں اُس میں پٹ<br>جسکے ظاہر ہونے سے لاگے پچٹ<br>دیکھو کیا کر دن گاجت ڈپٹ<br>لے دنی شان اس میں کیا جاو گی گٹ<br>یون زبان خلق کو لاگے گی رٹ |
| رہم سوز اک پدر ہے تو شریہ<br>رہم مادر میں اکٹ نکلا ہو میر  |   |
| مخمس درجواہیہ میر ضاحک   |   |
| ضاحک کی اہلیہ نے جبٹ ہول گھر دھرایا<br>بیٹھک میں بیٹھ بڑھے جو ڈٹے کو چیلایا  | بے دم رات ساری ہمایو کو چکایا<br>تب شیخ سدو اُس پر اساک کھائے لایا  |
| بولو کہ کیوں بے ضاحک بھرا کوئی نہ گایا   |   |
| ضاحک یہ سنکے بولائے زبان نکالی<br>بکری کی شکل بان تو نے گوری پونہ کللی   | بے آج کو کہا ہے کل دگے مچو گالی<br>بی بی کو اور تم کو گھر کر دیا ہے خلی   |
| بکرا وہ دیکھی مچو جن نے کہ سر چڑھایا   |   |
| میران سے بے پھر کہو کیا کہا جی<br>بکرا اگر آ یا چھوڑ دن کا کر چپ جی  | میں اس سو نہیں کچھ اور حرف جاتا جی<br>گالی تو اک طرف ہے میں رکھو کچا جی   |
| آگے ہے دھول دھتیا میں مچو کہ بنایا   |   |
| ضاحک نے تب کہا یون مجھ باکس پونے<br>میٹھا کر جو نہ کو دھیلے کے ہن منڈوٹے   | گردے تو کھلے ہین اور تیل کے پوڑے<br>تب شیخ سدو بولا سننا ہے دی گے....   |
| بھینسا ہی لیے چھوڑ دن خاطر میں کیا تولایا  |   |
| دوسری میں منہ کو میٹھا مچو ہمارے کرنا  | دو تیل کے پوڑے آگے ہمارے ہنرا   |

خوش ہونے میں نے کہا سب کتنے میں باز  
شاہ امیر دوزیر کھیل میں اس سے شکار  
سنکے کہا نیسے نے مرگ ہے یہ اپنے بھان  
اُن نے کہا ساہ جی تے مجھے جھوٹ بول  
بھردہ لگا پوچھنے کہہ تو وہ جنوے ہو کیا  
بنیے نے اس سے غرض میں تہمتی کر  
ساخج بناؤ مجھے باج کا کے بھاؤ ہے  
مول جو کچھ باز کا ہووے ہو سبے کہا  
مول سن اسکا غرض برد کھا یہ بنی  
کرنے لگا جو دسے رات کو پھصلت  
پیسے مے کرج میں ایک سپاہی کے پاس  
باج بڑا ہی سا ایک دیکھا میں اسکے کئے  
بولی نہیں یہ سن ادت نہجے کھیر ہے  
سنکے کہا نیسے نے کہی یہ تینے بات  
ہولی جو یہ ساخج ہے لا کے لے تو سویر  
جو روئے جب یوں کہا نیسے نے چھوڑ  
آ کے سپاہی کے گھر و لا کہ مر حاجی آؤ  
سنکے سپاہی یہ بات کئے لگا جل پرے  
باز بے کا تو میں نہجے کر دنگا حساب  
بنیے نے سنکر کہا کرج میں کچھ ہیر ہے  
یلے تھے مر حاجی تم سے کج لینے میں  
ہو جو جگوتا مرا باج کے کئے ہی پر،  
سنکے سپاہی یہ بات دلیں بہت خوش ہوا  
منہ تو نک اپنے کو دیکھ کر یو گیا یہ باز مول  
بول اٹھانیا یہ سن پر کھا کی کھیر ہے

جبہ کرم ہوا سے بخنے اسے بے نیاز  
قیمت و قدر رہی ہو سیکڑ دئے تا ہزار  
ساخج کو پر کھا باج اسیکا ہے ناؤن  
فائدہ کیا ہو دیگا جھوٹ سے کچھ دے لقل  
لان نے کہا دودھ بھات کھ نہ پور اسکے ہوا  
مول لگا پوچھنے باز کا یوں گھر بھسے  
ایک کھیر دار کو اسکا گھنا جاؤ ہے  
بنیے نے دلیں رکھا وہ جو کسی سے سنا  
باز کے لینے کی بات بنیے کے دلیں بخنی  
سنستی ہے بھادنی تہمتی ہو کیا تیریت  
اس سے نکدہ لٹنے کی جگہ نہیں ہو اب اس  
اسکو کھیر دیوں میں اب کل کو جو دہ بنے  
اسکی رسوئی ہے اس اس سے، میں ہیر ہے  
ماہ رمی پر بھادنی رام کی سون دودھ بھات  
تھوڑے گھنے کو نہ سوچ جو نہ تہمتی گھر  
واب نبل میں ہی کان پر رکھ کر تسل  
کر کے حساب آج تم لٹنے کو میرے جگاؤ  
ہیے کہیں آج یاں تیرے لیے ہیں بھٹے  
مفسون کو مت بکا خیر سے گھر جا شاب  
کھیر جو بتلاؤ وہ آج نہیں کھیر ہے  
تے بھٹے جاتے ہو کا مہکوب دینے میں  
باج ہی کو دودھ مجھے ساخج سا کچھ بھاؤ کر  
ایک بظاہر یہ حرف تندہوا اس سے کہا  
یہ بھی ہو الون نیل لے ہے جسے قتل قول  
کرج کسو کا نہ دے کوئی عیب شیر ہے

|  |  |
|--|--|
| <p>اوسے الجھکر کے یہ طاق بنے وہرین<br/>         اچھو بھی گنتا کوئی پانچ سوار دیکھے پنج<br/>         فخریہ شعر لپے کر کرتے بھرن گھر بہ گھر<br/>         تا انھیں جانے کوئی یہ بھی ہن شاہوڑے<br/>         اپنے لیے سے بڑا آب کو احمق کرے<br/>         شاعر دن کے زور کو اسپر کرین امتحان<br/>         اسکے بموجب کرین شاعر دن سے خطاط<br/>         فہم و شعور انکے سے سو تو بہت دوسرے<br/>         پوچھے اٹھوئے کوئی زن ہے زلیخا کہ مرد<br/>         مجھسا زبان دان ہے کون پوچھو بد و نیک سے<br/>         سیکھی زبان و انکی بھی جگہ کے خراسان تک<br/>         خندہ زبان بولے ہے وہ کہ خداے عظیم<br/>         جیسے ہی یاد ہر سے جائیں یسے لعلی پھلے مین<br/>         کا تب بیچارہ مفت لعن کا مورد ہوا<br/>         دستہ انھیں خلق میں شہرے یہ نقوش<br/>         پر یہ تخلص بغیر نام نہ اپنا جتا مین<br/>         ہو جو سخن فہم سے مغز سخن کی وہ داد</p> | <p>اوجھو یہ لازم نہ تھا آنکے اس شہر مین<br/>         بھڑکے کسو ساتھ یہ اپنے ہی یار دیکھے پنج<br/>         حد سے یہ اپنی بڑے پادون کہین ہقدر<br/>         اتنے لیے صاحبو اس کے یہ ہمے اڑے<br/>         ہوتے مین وہ ہی بڑے جنگو بڑا حق کئے<br/>         اپنی زلیخا اگر اس لیے لائے ہن یان<br/>         حسن معانی کے یہ دیکھ کر اسکی سباط<br/>         اور زلیخا جو وہ خلق مین مشہور ہے<br/>         ہو دے جسے تم مین سے مولوی جاہلی کا در<br/>         لکے ہن فخریہ مین اپنے یہ ہر ایک سے<br/>         شاعر و غنیم ہند کے مین گیا ایران تک<br/>         پر جوا غلو کا سخن ہو پچے ہے گوش فہیم<br/>         ایک خراسان کیا گو کہ یہ مکہ کو جائیں<br/>         لوح زبان انکی سے شعر تو سرزد ہوا<br/>         شغریے ربط و لوح کہنے سوا شوق ہو<br/>         شعر مین شاعر جو ہن وہ تو تخلص کی لائیں<br/>         اسپر مجھے ایک نقل بر محل آئی ہو یاد</p> |
| <p>اسکے ادا کرنے مین سخت وہ ناچار تھا<br/>         سود مین اور مول مین اسکے رہا تھا وہ بغیر<br/>         سوچ کے دلیں کہا مینے کو دیجے دغا<br/>         ہاتھ پر رکھ کر چلا کہتا ہوا ۱۵۱۵<br/>         دیکھ کے الویا بنیے نے اسکو پکار<br/>         پر لکھا مے کو لے چلے اسکو کہ ضر</p>  | <p>بنیے کا دیوال بند ایک قرضدار تھا<br/>         بیسے کے پرکین اسکو نہ تھا دسترس<br/>         آو نصیبوں سے ایک ہاتھ اسے لگ گیا<br/>         باز دھی اسے باز ہی سر کو نہجائی کلاہ<br/>         اور کیا ہاٹ سے بنیے کے عمدا گزار<br/>         ہنسکے لگا پوچھنے کے ہے جی یہ جانور</p>   |

|  |  |
|--|--|
| <p>             لگتی ہے اشعار کی چار پہر اکو بک<br/>             پوچھے تو یہ دین جواب دہ بھی ہو فدی بھی ہے<br/>             اپنا تخلص ندان بنیے کا الو کیسا<br/>             بوم جو ہے اسکو بانٹھے ہیں یہ اپنے تئیں<br/>             جو قلم فہم سے خلق نے دل پر لکھا<br/>             مین کے نیک اس بحر میں یوں اسے خورد کیا<br/>             جا کے صبلے بباغ کھولے گل کے کان<br/>             جلدی سے طن گرم گرم آنکھ دی زکس کی جوڑ<br/>             شعر تھادہ سیر بھر یوں مین دیا ڈیر بھر<br/>             کھولے صبلے یہ سن غنچہ زکس کے کان<br/>             گوش نکاسے جاگو کہ اس وضع کو<br/>             کرنے معنوق کا زیر فلک ہے یہ طور<br/>             کھولے ہنگام ناز کر نیکو زکس پہ قہر<br/>             صورت زکس مدام آنکھ کی بستلانی ہے<br/>             شاعری کی اپنی جولو کوٹے کوٹے ناک<br/>             جوڑے زناک کے جان بدن نہیں ہوتا<br/>             جا ہیے زکس کی طرح آگے تھیں کان ہمن<br/>             شاعروں کے حق کے بیج پھر نہیں نیک بد<br/>             کیجئے اس سے سخن ہوئے جسے عقل مہوش<br/>             سونو غلط ہے کھو اکو نہوا نفع سال           </p> | <p>             بیٹھے یہ بہتے ہیں وان صبح سے شام تک<br/>             ادویہ مین سے جو کوئی مالک دوکان سے<br/>             ہوٹے شاعر اور شہرہ پہ یہ دل دیا ہے<br/>             مٹی جو مینی مین عقل اتنی بھی انہیں نہیں<br/>             ایسا ہی اور ایک شعر تھا جو ہمارا کھلا<br/>             سنے انھوں نے پسند کیا جو مضمون کیا<br/>             تھے جہان واسیے بند تھا اپنے جان<br/>             سو یہ میان فدی نے کان کوٹے گل کے توڑ<br/>             کہتے ہیں اب ہر طرف زرم مین پھر پھر پھر<br/>             کھولے ناز سے تھے دو جہم اپنی جان<br/>             بات تو وہی ہے یہ سمجھو تو لے صاحبو،<br/>             سرقہ ماس مین ہے ایک قباحت یہ اور<br/>             بلغ مین مٹھا رہے آنکھیں مین آنکھ ہر<br/>             کان کو نسبت سدا گل سے چلی آئی ہے<br/>             شاعروں کی بات کا دیوے جواب بٹھا<br/>             ناک کا اور کان کا اسے ہوا تو ر جوڑ<br/>             ناک کھوئی فہم کی اب جو یہ انسان ہوں<br/>             مکائین نہ گل بول یوں شاعر مین بے بند<br/>             بس جل آب کے نہ کہ کچھ انھیں ہو دانش<br/>             کرنے پہ کر منفعل کے ہو تر اختیار           </p> |
|--|--|

## ہجودوی نیجابی

|  |   |
|--|---|
| <p>             مادہ وہ زن تخلص یارون کا سحر آ<br/>             ہر مین تین ثانی ثانی ثانی ثانی ثانی           </p> | <p>             شاعر ہوا ہے فدی کیا شاعر ذکا تلاً<br/>             معقول شعرا سے گاہے سانہ تھے           </p> |
|--|---|

بنیے کی بہ بات سن بولا سپاہی ہو نرم  
 بنیے نے دکھلائی تب کھولے لکے لکے کو بھی  
 مول کیا بلخ سوا سپہ ہوتی قیل و قال  
 آلو اے کیا بات تو لگی میز انہیں تول  
 دیکے سپاہی دغا بنیے کو چلتا رہا  
 دیکھ تو رہا دتی برکھا کے باج ہے  
 دیکھ کے اُن نے کہا دت تجھے یلوم  
 قانون نہیں لیون ہیں بقی میں اسکا سور  
 اور ٹکے جون ہازیہ شنتے ہی اسکے جس  
 سر کو وہ اور توند کو پٹینا ہو بجا جو ان،  
 سر کے اوپر خاک تب گلیو نی کر تا ہوا  
 کہنے لگا اے وہ کیا یہ دگا دیکھا  
 سوچکے پھر یہ کیا بنیے نے دلمیں خیال  
 پاس تو ہے ہو نیکے بات جو اسکی چلے  
 کھوٹی ہے اوکو بازہ بیٹھے تھا دکا نہر  
 پوچھے تھا جس سودجو کوئی ہے تیرین  
 سلخ تبا میری بات لینے پہ کچھ تو بھی ہے  
 یان غرض اس نقل ہے ہی اپنا مال  
 چاہا تھا اس عقل پر باز معافی کو لین  
 ملیا ویسا ہی ایک اٹو فرزند اور  
 سوزن کوری سے لے دیرہ دل کو سیا  
 باز کی جاوم بازہ چلتے ہیں شہر پاس  
 باز کا جون بنیے کو الو سے بتا دیا  
 دلمیں اب مجھے بھی فکر ہے لیل نہار  
 دار داسی شہر میں اپنے ہیک ہر بان

قرض جو کچھ ہو ترا کہ جو ترے کوفے دھرم  
 وہ سو روپے اسکے نام لکے تھادین ہی  
 یک یکے جب تین سو چھوڑا کیا کفر فیصال  
 قرض کے دینے سو کی جڑی ماور و حول  
 بنیے نے لا کر اسے جو روپے نہیں کہا  
 رام جی کے بھل سے کج زمین بلج ہے  
 یہ تو خدا ہے وہ ترک کہیں جب کو بم  
 کھو یا کرج ساتھ تین کند روپہ کا لا میر  
 چاہا کہ اب پھر دون چلے سپاہی کو اس  
 نام نہ اسکا سنا اور نہ دیکھا نشان  
 آیا بنیے کے پاس ردور و کھڑا ہوا  
 سو کند اور ددی جنس گھر سے ٹھٹ لیگیا  
 یون ہیں اسے پیچھے بات کو شہر میں ڈال  
 اور بھی شاید کوئی مجھسا ہی احمق ملے  
 صبح سے لے تا بہ شام شام سے لے تا شہر  
 لائے تھادین تبت سخن برزبن  
 سب کے دیارام کی یہ بھی ہے الو بھی ہے  
 سو جب اسی نقل کے سن تو اٹھو کا بھی حل  
 ملک ملک اکھرا اور اسے شہرہ دین  
 فہم دزاست کا جب بوجھ لیا لکے طور  
 باز معافی بتا لا انھیں الو دیا  
 نام جو بوجھ فقط تو یہ تخلص بتائیں  
 حق انھیں حق نے یون شاعر کی جادیا  
 اسکے تین بیٹے اپنے لیے لون قار  
 رکھتے ہیں عطاری کی رستہ اوپر وہ کلان

|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>جانہیں زیر گنبد گردان<br/>نہیں لائق نشست کے مکان<br/>نبیہ کا اور کھ کے اپنے ہاں</p>   | <p>کہتے ہیں وہ جو بیٹھنے کو ہمیں<br/>تو بھی گھر آپ کے نہ آدین ہم<br/>آشناؤں کو غم بلاتے ہو</p>   |  |
|  | <p>کس نیاید بزیر سایہ بوم<br/>در ہماں از ہماں شود معدوم</p>  |  |
| <p>مارے ہے اپنی شاعری کا دم<br/>دستکین اُن سے جلتی ہیں بہم<br/>کہتے ہیں مجھے یوں وہ کھا کر تم<br/>ہے صدا اسکی خضر راہ عدم<br/>فرض محصوم کو بے اُس سے دم<br/>پند رہ لکھ گئے ہیں اہل قلم</p> | <p>جس جگہ بیٹھ کر تو سب قدم<br/>جو سخنور ہیں صاحب اقبال<br/>موجب اسکا جو آنے پوچھوں ہوں<br/>اوسے یلعبورت انسان<br/>طفل کے حق میں پرنٹ برہے<br/>ہے یہ ایسا کہ جبکی شومی دیکھ</p>        |  |
|  | <p>کس نیاید بزیر سایہ بوم<br/>در ہماں از ہماں شود معدوم</p>  |  |
| <p>بادہ سگ آپ کو تو نبوالے<br/>سگ بہت خوب بنے ہیں پالے<br/>سگ سے اک آگے تو گرہ کھائے<br/>نکل آدینگے بھونکنے والے<br/>لال طوسی سفید اور کالے<br/>خلق شاگرد اپنے کر ڈالے</p>                 | <p>سُن بے آلوہوج کے بنگالے<br/>میرے تین گاہے بسکہ ذوق بگل<br/>اننے شاگرد ڈھونڈتا ہے جھٹ<br/>ایسے شاگردوں سے کہیں بہتر<br/>صور توں میں پڑینگے رنگا رنگ<br/>چاہے اتو ہی تو رہے بن کر</p> |  |
|  | <p>کس نیاید بزیر سایہ بوم<br/>در ہماں از ہماں شود معدوم</p>  |  |
| <p>چھر کوئی خار و خس نہ وان پائے<br/>کچھ قصد قے راہ تباوے<br/>آپ کو جس محلے پہونچا دے<br/>ہیں جو بولی تو ابنی سکھلا دے</p>   | <p>تیری جس بلخ تک صدا جاوے<br/>تجکوا س گل زمین سے جلد کوئی<br/>اُس محلے کو تو آجاڑے ہے<br/>ٹوٹیاں طوطے کے نیچے اس قابل</p>   |  |

|  |  |
|--|--|
| کوئی باسٹک گھر کا پتہ نہ پاوے،<br>حسرت سے دھول ہٹا لے تا ہوشلاری ہو،<br>گر شاعری یہی ہے دھولیں تو کیا ہیں  | اگر جو کہ کے پوچھو بتلائے سب محلا<br>یاں تک کہ خزانہ کرتا ہے یہ بللا<br>پاؤ نشین کھا کسو سے تڑوا دیگا یہ کلا   |
| <b>بجوفدوی</b>   |  |
| فدویا بولے ہے میں ہوں استاد<br>آ کے شیدا جو ہومرا شاگرد<br>مرتبہ اسکے شہر کا ہو یہ<br>رفتہ رفتہ سنا یہ شیدائے<br>منی کے گھر کو تو نے دیران کہ<br>کس طرح سے میں ہوں ترا شاگرد | میں کیا فن شاعری ایجاد<br>گوش دل سے مئے مرا ارشاد<br>سخن اسکا سخن کے ہوا استاد<br>کہا اُس نے کہ خانان برباد<br>پھینک دی اسکی کھود کر بنیاد<br>بیت سعدی کی یہ مجھے ہے یاد           |
| کس نیاید بزیر سایہ بوم<br>در ہما از بہان شود معدوم   |  |
| ملن میرا کہتا خدا سے ڈر<br>بولی تیسری جو کوئی بولے گا<br>آگے کو دیکھیے خدا جانے<br>جس جگہ ٹھہرتا وہ بولے گا<br>مار کر جب کوئی گرا دے اسے<br>جلین کا نہ رہے یہ رکھ تو بین گے  | اپنا شاگرد تو کہہ سیکو نہ کر<br>تیسری بولی کا ہوگا آئین اثر<br>اچھے اسکی صدا سے کھل کر<br>تیر گولی چلے گی دان اُس پر<br>درنا تو تھرا سکی کھاٹ پر دھر<br>یہی کہ کہ کے اپنا سینہ دھر |
| کس نیاید بزیر سایہ بوم<br>در ہما از بہان شود معدوم   |  |
| جسکے گھر ایشیاں ہوتی راہان<br>صاحب خانہ آشناؤں میں<br>نبجھے ہے ایک ایک کو یہ پیام  | نہ بھرے آگے صورت انسان<br>ہو کے تنہائی اپنی سے حیران<br>آؤ یان بہر راہد مسجان  |



|   |  |
|---|--|
| کیونکہ صحبت شعرا سے کچھ نہیں منظور        | ہوئی ہے بسکہ یہ صفت گری مری مشہور        |
| ہر ایک دیکھنے آتا ہے اوبینے کا            |  |
| انہیں ہومری صفت پر چاہیے قربان            | رکھی ہے طوطی کی مین چنچ بیج اسکی زبان    |
| کہ جو کہے ہوا سے کچھ نہیں ہے اس پر دھیان  | جسے سمجھے دہ ہوتا ہے اسکو سن بیان        |
| سخن جب اپنے ستا ہے اوبینے کا              |  |
| کیا ہے کام مین وہ ہے جو لائق انعام        | قبول خاطر دانا پسند خاص و حسام           |
| سو مجھ کو دیکھ کے آئینہ نے ہے یہ دشنام    | نہ پوچھ کر اسے جو کچھ کیا ہے مین نے کام  |
| مرے ہنر کو مٹاتا ہے اوبینے کا             |  |
| مین کار گیر ہوں انا دے کاست ہے ظاہر       | جو کچھ کہے کوئی کرتا ہوں بیت کی خاطر     |
| وہ بوم بنیے مین گرفتار سے ہو کچھ ماہر     | تو اسکی شکل کروں اور جانور کی پھیر       |
| عجب یہ شور مچاتا ہے اوبینے کا             |  |
| جو بوم پر نہیں راضی تو کیلے مجھ کو ڈھیل   | مین کا کا کوا اسے کو دون باندہن دھیل     |
| کہے یہ جس سے کروں اسکی شکل کو تبدیل       | پرا تو ہونے پاسکے ہے اسکا حق دلیل        |
| جو اسکو بھین جاتا ہے اوبینے کا            |  |
| غرض جو چاہوں سو کر ڈالوں دم مین کے تین    | جو مرد آدمی چاہوں کہ ہوے یہ سونہین       |
| کیسا بیان نیچے کچھ ہنر ہے مجھ کو یقین     | ہوا ہے بسکہ یہ مصرع جان کے فہرین         |
| کہ ندوی جب مین کہا ہے اوبینے کا           |  |
| <b>پنجمش درجو مولوی ندرت کشمیری</b>       |  |
| شعر ناموز دن سے تو بہتر ہے کہنا ریختہ     | کب کہا مین قتل کر مضمون کسی کا ریختہ     |
| بیچائی ہے یہ کہنا سکے میں ریختہ           | خون معنی تار فنج باد سپر ریختہ           |
| آبرو دے ریختہ از جوش سودا ریختہ           |  |
| قاضی اور کو تو ازل سے لے جانتے ہیں باصدا  | جنگ کا میدان ہے تیرے گھر وہ رشاک ماہ بدر |
| بچہ منجھے کتاب ہے اسے بھڑے تو یہ زراہ ندر | خود بخود جنگ باشندان رفیع ایست قدر       |

|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| اگر نہ شاعر جان میں ہو کرئی            | انجکو سودا نہ شعر دکھلا دے          |
| شومی قسمت اپنی سے تجھ تک               | کوئی ناکس ہی آئے تو آدے             |
| کس نیا ید بزیں سائے بوم                | در ہما از جهان شود معدوم            |
| اے بیابان محبت کے غول                  | بستیوں کو ٹھکرو ڈانوا ڈول           |
| فرخ آباد کے محلوں میں                  | حد سے باہر تو کر چکا ہے کل          |
| حلد جان سے نکل و گرنہ ترا              | بھرم میں اسطرح سے نہ لکھ ل          |
| اب بلا کر ڈھنڈ دریا اسکو               | یوں سکھا دوں گا کہ بجا کر ڈھول      |
| خلق اللہ کی سنے یہ بات                 | ہے اک تو پر آدمی کا دخل             |
| سنکے عالم ڈھنڈ در بے کی ندا            | بولے گا دیکھ کر تجھے یہ بول         |
| کس نیا ید بزیں سائے بوم                | در ہما از جهان شود معدوم            |
| مخمس درجہ فدی شاعر                     |                                     |
| جہان میں کون بنا تا ہے آو بنیے کا      | سی سے بن کوئی آتا ہے آو بنیے کا     |
| بہت ہی جان کھپاتا ہے آو بنیے کا        | بنا بھی کو یہ آتا ہے آو بنیے کا     |
| کہ فدی جگ میں کہاتا ہے آو بنیے کا      |                                     |
| خدا کے واسطے دیکھو تو میری صنعت کہ     | کھڑا وہ بوم نہیں جس میں آدمی کی بو  |
| رکھانہ وعدہ انعام پر تفاد تو           | پڑا وہ جو لمے لین انعام آج تک یاد   |
| نہیں اجورہ دلاتا ہے آو بنیے کا         |                                     |
| کیا ہے چرخ بنالے میں اسکے میں یہ ہنر   | نہیں ہے سلی نقلی میں فرق ذرہ بھر    |
| جو اور بوم ہو سوا وہ یہ لگے وہ نر      | جورہ باٹ میں آتا ہے صبح و شام نظر   |
| کے ہے خلق وہ جاتا ہے آو بنیے کا        |                                     |
| فطر کر دو کہ ذرہ بھی بھر دے میں ہے شور | جو ملنے سے کس ناکس کے ہوئے ہر مغرور |

|   |  |
|---|--|
| راہ کو رخ کر جلا حب گھر میں اپنے تو کراہ  | بد و عایون بکجوت بنے گی وہ رشک راہ       |
| میری زلفون کی طرح سے اب ہمیشہ یا اکہ      | ہم زبان وہم دلش ہم روئے دبا شد سیاہ      |
| طرح ایجاد نوی این زشت بیمار بختہ          |  |
| جب بے سجد میں اذان دیوے با داز شدید       | یار کا جور دکی تیرے خواب بے ناپدید       |
| لے پھری بولے وہ ملا کو گردن اسجا شہید     | چون خردوس بے محل باید گلوے کو برید       |
| خون خود این خشک نے از نور بجا بختہ        |  |
| عشق کی تپے تری جور و کانن رہتا تھا        | اور عارض بھی ہوئی تھی جو شش سودے رفت     |
| آخرش کیسہ میں اُن نے ڈال پیوشش کہ مفت     | بہر دفع مادہ سودا پے بپٹیا رفت           |
| نسخہ حقنہ پیش بہر ملا دار بختہ            |  |
| جن نے دیکھا ہے ترے دیوان کو لے گئے ہنا    | پوچھتا پھرتا ہے وہ کشمیر سے لے تا دکن    |
| ہے صنف مرد اس ابیات کا یار و کہ زن        | سیفہ باید کر داز جلدش زبان را بے سخن     |
| زاکلہ و شیرازہ انشا و املا بختہ           |  |
| لوگ کہتے ہیں کچھ دیوانہ ہے یہ نا بکار     | کچھ قبیلہ میں نہیں ہے اسکے کوئی گھنڈار   |
| ہاتھ میں جسکے یہ بھڑوا دیکھتا ہے زلف بار  | روز و شب از غصہ می چپہ بخود مانند بار    |
| زہر خود بر جویشتن از بس ز سودا ر بختہ     |  |
| آپ کو مت دیکھ دو نا اور دوسنے لے پھڑے پوچ | غیرت سہین ہے کہ کشمیر کو جب لدی سے کچ    |
| حق میں سودا کے ترے خامے کے خطے کے توج     | زنگ مہل سنگا ہی رخت یا از بیت پوچ        |
| بود ہر جا ر بختہ کوئی دلش را ر بختہ       |  |
| <b>مخمس ہجو مولوی نرت کشمیری</b>          |  |
|   |  |
| مولوی جی سے اب کوئی جاکے میر اپا مدد      | کن نے کہا کہ یہ غزان ٹھٹھے کو اذن عام دو |
| لکھ لکھ اسے ہر ایک کو صبح سے تا شام دو    | مجھ سے جو پوچھے شعر ہی کہنے کو انصرام دو |
| گھوڑے کو دو نہ دو لکھ منہ کو تنک لکھ دو   |  |
| ایسی غزل کاغذ میں تے جو انصرام ہو         | کچھ میں جبکی ہر طرح شبہ خاص دعام ہو      |

|  |  |
|--|--|
|  | سر بسر سوداے خود از جہل صفر از بختہ  |
| کہنے تھے من سُن کے تیر حق میں مبین نیک | عمرس میں جا میرزا سبیل کے تو باشد وید<br>شعر ناموز دن لوح اس رات کو پڑھتا تھا جید<br>چون کلاغ شب کہ مغز سامعان را میخورد   |
|  | ابن لعین در بزم طح شور و غوغا رختہ   |
| سود کھانا ہو وی ہو دین داری سے بعید    | پیون کی خاطر کرے جسے نقاضا تو شدید<br>وہ کے عجبو کہ اتنا رو سیہ ہے یہ پلیہ<br>بیش رویش کے شب پیدا تو اندر سپید             |
|  | طح ظلمت از سیاہی تا بد نیار بختہ   |
| لوگ کہتے ہیں تجھے کثیر سے لے جاتے      | جا فور ہے ایک جگو سو نہ پہونچے کو دش<br>تسہ بہ نہ رت کہ شکل آدمی و زاغ و ش<br>در مزل قطا فتادست از گہ خور دلش              |
|  | خاک و دہر ہا ہن بیت الخلاء بار بختہ  |
| حسن میں اسے مرغے تو واقع ہو ہے بے نظیر | کیون اڑا اتنا کہ میرے دام میں ہوا با سیر<br>اب تجھے کہتے ہیں یون سب ابران کا شیر<br>می پر لیکن بال پس روان مانند تیر       |
|  | لویش را بر خاک از بالا دو بہار بختہ  |
| کوئی کہتا ہے تجھے اب لایے تو کیا بعید  | کوئی بولے ہے لڑائے کو اسے کیجے خرید<br>لکے حق میں یہ سخن سجتا ہے کہ تولے پیدا<br>در جان ہر نگ تو نامہ شتر مرغے پدید        |
|  | زنگ بجاد جہان تاحق تعالیٰ رختہ   |
| عالم فاضل میں رہتا ہے یہ جھگڑا ہمدرد   | کوئی کہتا ہے حج جھگڑا کوئی کہتا ہے خر<br>مین مدلل یہ سخن کہتا ہوں انے بحث کر<br>ہم شتر دناں ہم اشتر لبسٹا این جانور        |
|  | طح شخویش ز جاویدن بہر جا رختہ  |
| ناک کشمیری کی جو خرطوم سیلے ذومنون     | لب سے باہر تیرے نخوان طع کو دیکھوں ہون<br>جو کوئی پوچھے نشان تجھ شکل کا میں کیا کہوں<br>بنیش خرطوم و دندانش چوپل ز لب بروں |
|  | ہر سر خود خاک زمین رہ پیل بالا رختہ  |
| ناک تو خرطوم سے باطنی کی تیری کم نہیں  | بجڑے گے جو رو کا دامن اسے گے تو ہین<br>دیکھ کر تیرا لون یہ کہے وہ نازا میں<br>ہست سوداے مجھ میں یہ دے لعین                 |
|  | پیکرش استاد قدرت پیل اسار بختہ   |

|  |   |
|--|---|
| گھوڑے کو دودھ دو لگام منہ کو تنک لگام دو                             |   |
| لڑکے جو تھے پڑھتے تھے آئے ہیں روٹھ چکے                               | کرتے ہیں یہ گلا جہم کھانیکو اپنے لے چنے     |
| گھوڑے کو دودھ دو لگام منہ کو تنک لگام دو                             |   |
| لڑکوں نے اب محلہ کے ملے کیا ہے یہ قرار                               | آدین جو آج مولوی گھوڑے پر اپنے ہو سوار      |
| ہم تلے ملے لال مچ سا غری بیچ رکھے غار                                | بولین وہ کچھ تو آپ بھی شوق سے کہئے یہ بچار  |
| گھوڑے کو دودھ دو لگام منہ کو تنک لگام دو                             |   |
| اشال نہیں یہ مولوی کیجئے جکوشستہ شو                                  | یان تو بھٹا ہے آسمان ہووے سوکھ رنو          |
| کیا کروں اسکو میں بھلا کیا کریں خان آرزو                             | اب تو یہ بات ہو گئی خانہ بختانہ کو بہ کو    |
| گھوڑے کو دودھ دو لگام منہ کو تنک لگام دو                             |   |
| میں کون تھے مولوی کیونکر مٹے یا شام                                  | بدلو تم اپنی شکل کو دیکھو مٹی کو رہ گئے کسم |
| مٹنے نہ دھن والے تھے کیجئے اس غل کو گم                               | یہ تو مٹے گی طرح چاہیے یہ کہ آکے تم         |
| گھوڑے کو دودھ دو لگام منہ کو تنک لگام دو                             |   |
| <h2>مسدس ہجو ختم مولوی ندرت کشمیری</h2>                              |   |
|  |   |
| رکھے ہے مولوی دختر کہ دین دل نیازاؤ                                  | افضیلت نوز بانی کی کینز کار سازاؤ           |
| مطلوب کو کہے ہو مختصر زلف درازاؤ                                     | اشارات نگاہ چشم ہے جادو طراز ازاؤ           |
| بدقت میتوان تمہید معینہاے نیازاؤ<br>کہ شرح حکمت العینست مژگان درازاؤ |   |
| اگنا بی کدہ پون اسکے دھنک کا صل کی بھٹی                              | کہ نوڈی حکمی اب ہر سطر انوار سیلی ہی        |
| اکب اسکی میٹھی تیوری کی گرہ کو وی سیلی                               | غرض اسکی ادا کا بوجھنا مشکل پیلی ہی         |
| بدقت میتوان تمہید معینہاے نیازاؤ<br>کہ شرح حکمت العینست مژگان درازاؤ |   |
| بجا ہے کیئے گر علامہ وقت اسکے لے یارو                                | رسالہ علم میں عمرے کے جن نے لایا لکھا ہو    |

|  |   |
|--|---|
| لعلی اسکی جس کے صبح سے تابشام ہو           | اسکی طرف سے آخرش تک وہی پیام ہو           |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| جھٹے سنی ہے یہ غزل بولادہ کر کے خیال       | ایسا یہ نہ لا ہوا یہ رفہ و کام نے یہ چال  |
| شاعر اب ہے کہاں لاکے اسے دو پوزال          | میں اسی دن کو مولوی روز کے تھا یہ حال     |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| پڑھتے تھے تم جو یہ غزل کے جوان و پیر کے    | دیکھے تھا وہ تھیں ہر ایک محل سے گھر چرکے  |
| کیا کروں اسکو میں جواب ہوں گدھے کا گھر کے  | کہ رہا میں شانے واسطے اپنے پیر کے         |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| دھن کو شعر خوانی کی آپ کی گرتا ہے          | بہی میں ڈال کنکری اس کے تین ہلائے         |
| بزم میں شاعر کی آپ جو دین تو دان بچائیے    | جاسے بھی تو آپ کے منہ پہ یہ ککے آئے       |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| فاضلون کی تو بزم میں ہوتے ہر جگہ شعر خان   | شاعروں پاس کہہ کتے ہو خود صرف دان         |
| دو دن ہوں جمع جس جگہ تھیں ہم ان جگہ کہاں   | بولو جو دان تم آخر سب کہیں تمکو مہربان    |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| اتنا ہی جھوٹ بول بول چھاتی کو میری مت کاٹا | بولو جو جو کم بولتے ہیں اسکو وہ چلاؤ      |
| کانہ کچھ سمجھ کے تم فارسی اپنی مت جٹاؤ     | منظون کے تم آگے مسخر اتنا نہ آجو تباؤ     |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| پتھر کو نہ بوسینکے گاسے وہ نیل واسپک       | انہی زبان میں شانہ کو کاہیکو کہتے ہیں بیک |
| سُنکے ہنسے نہ کیوں مثل ایسی بھر یہ گفتگو   | منظون کے آگے مولوی اسے اسی میں آبرو       |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| منظون کے گریس کو ابی زبان میں تم کو        | گھوڑا مرا ہے شوخ و شنگ اسکو لگام کے دو    |
| اپنی زبان میں وہ کہے شنگہ غاری گنگ         | میں کون تم سے مولوی مانو جو میری بات کو   |
| گھوڑے کو دو نہ دو لگام منہ کو تنک لگا دو   |   |
| کس میں کر دے میری جو فارسی کا تو ہے چال    | آگے رہا جو ریختہ میں کسی کی کیا مجال      |
| بولی میں اپنی تم دعا دو جو کسو کو میرے لال | جوتی کو لینے ہاتھ میں تھے کسے وہ یہ حال   |

## محش در ہجرت غراب

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| لشکر کے بیچ آج ہی قیل و قال ہے         | کھانگی چیز کھانیکا سکو خیاں ہے        |
| یون دخل امر و نہی میں کرنا محال ہے     | جو فقدان ہیں سبکایہ اُنسے سوال ہے     |
| اک مسخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے        |                                       |
| حامی آٹھ تھیلے کا ہونے سے چاند خان     | اور دوسرے میں کیا کہیں اک بے مہربان   |
| کچھ شک ہے کوسے کی حلت کے درمیان        | ہے جو کوئی پوچھے تو ہم بھی کہیں کہ ان |
| اک مسخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے        |                                       |
| یارو لہو ہونے اسی دیر خسراب میں        | بٹھا اٹھا کر دہو سدا شیخ و شاب میں    |
| حلت رکھے ہے ناع کسویں کتاب میں         | جتنی کتب ہیں فقہ کی اُنکے جواب میں    |
| اک مسخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے        |                                       |
| بگڑا ہے کج مجتہدوں بیچ کیا یہ نسل      | ملا لطیف بولے کہ کھانا روا ہے جیل     |
| کتاب ہے چاند خان کیا کن نے حرام فیل    | حلت یہ مینڈ کی کی میا بجی کی سودیل    |
| اک مسخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے        |                                       |
| ہوگا اگر حلال تو کو تو پستار کا        | لیکن نہ یہ غضب کرنا ہی کے جھاڑ کا     |
| لازم ہے کیا چوڑا نہر ایک بار کا        | زور آدمی سمجھ کے مزا اپنی ڈھانڈا کا   |
| اک مسخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے        |                                       |
| اپنے نفر سے آج انھوں نے جو یہ کہا      | کو ا حلال چیز ہے میرے لیے بکا         |
| بولو نفر کر خیر کے نہ کہو ہوا ہے کیسا  | مشہور یہ سخن ابھی ہوتا ہے جا بجا      |
| اک مسخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے        |                                       |
| القصدہ سے غصے ابلہ وہ نظر اٹھا دو فنون | اک کو ا جبر بٹاڑ کے ہانڈی میں لا عبون |
| پوچھا جو نون چکھنے کو بولا وہ کھٹ اجون | کس مجتہد کے فتوے پاؤ سکا جھوٹے خون    |
| اک مسخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے        |                                       |
| طیار جگمگڑی کہ وہ کرتا تھا ماحضہ       | کوسے کی حلت اس سے جو پوچھے تھا آنکھ   |

|   |  |
|---|--|
| اگر اک درق اسکا ہاتھ میں جا مولوی کے دو   | کہیں کہہ ناک پر عینک مطالعہ کر کے وہ اسکو  |
| برقت میوان فہید معینہاے نازاد             | کہ شرح حکمت العینست مرگان درازاد           |
| جو کوئی شعر مشکل مولوی جی کو سناتا ہے     | تو معنی سکے یون بولے ہیں مجکو کیوں جانا ہے |
| یہ کیا مشکل ہے اسکا بوجھنا تو سبکو آتا ہے | مرے یاں مصرعہ قد ہے کہ رشک مہ کمانا ہے     |
| برقت میوان فہید معینہاے نازاد             | کہ شرح حکمت العینست مرگان درازاد           |
| صدائے کہیں سے کان میں اسکے جاتی ہے        | تو وہ بھی اس طرح اٹھنے زنگولے بجاتی ہے     |
| کہ رقا ص فلک بھی دیکھنے کو اسکے آتی ہے    | اسے عالم نہ سمجھے وہ جو آنکھوں میں تیلن ہے |
| برقت میوان فہید معینہاے نازاد             | کہ شرح حکمت العینست مرگان درازاد           |
| طبابت کے بھی فن میں اسکو بارودست لیا ہے   | کہ جو نسخہ بھی ہے کتب میں ماون نے لکھا ہے  |
| کوئی وہ خلقت انسان سے ہو کیا جانے کیا ہے  | جو کوئی اسکو سمجھا ہے بہت شکل سے سمجھا ہے  |
| برقت میوان فہید معینہاے نازاد             | کہ شرح حکمت العینست مرگان درازاد           |
| اسنا جاتا ہے فن شعر میں بھی اتنی ہے قابل  | سبق اس سے پوچھیں اسوقت ہون کر تیار بیدل    |
| اگر وہ درس دیوے بچے نادان کو تو کیا حاصل  | سمجھنا مطیع امرو کا اسکے سخت ہو مشکل       |
| برقت میوان فہید معینہاے نازاد             | کہ شرح حکمت العینست مرگان درازاد           |
| غرض میں کیا کہوں سوداگر فیض کمال پر       | نہیں پڑھ سکے شعر مولوی ہرگز وہ موزون کر    |
| خدا جاسوے ناموزون ہو یا انکی ہو یہ فخر    | اذا کرتی ہو ان سے یا انھیں وہ جانتی ہے خبر |
| برقت میوان فہید معینہاے نازاد             | کہ شرح حکمت العینست مرگان درازاد           |



|  |  |                                      |
|--|--|--------------------------------------|
|  | اک مسخرایہ کہتا ہے کوّا حلال ہے  |                                      |
| اکمی زبان کے چسکون سے لیکن اب ہے   | گذران ہمتو کرے تھے کھا کھا کرے جان چنے   | کوّا تو اُنکے دل میں خدا آشکر تھے    |
|  | یون سے وہ کہیں یہ بہن بھیجیں جب کن   |                                      |
|  | اک مسخرایہ کہتا ہے کوّا حلال ہے  |                                      |
| کل یون کہیں کے کولے سے پکا دوں   | یہ نوکری تو وہ کرے ایسا ہی ہو جو شوم   | یہ نوکری تو وہ کرے ایسا ہی ہو جو شوم |
|  | اک مسخرایہ کہتا ہے کوّا حلال ہے  |                                      |
| عالم نام کھاتا ہو جو گوشت سو یہ کھائیں   | آدین بھی ہم اگر تو اسی شرط سے بائیں  | آئندہ جیل و کوہ یہ ہرگز نہ دل جلائیں |
|  | اک مسخرایہ کہتا ہے کوّا حلال ہے  |                                      |
| ہمارے میان نفر سے ہوئی باجو کی جیت   | الفقہہ کتنی دیر رہی جب یہ بات جیت  | بدلے حرام خوری کے ان خرفشون سے ریت   |
|  | اک مسخرایہ کہتا ہے کوّا حلال ہے  |                                      |
| تحقیق میں کیسا تو نہ آیا طور میں   | حالت کو زراغ کو ہی کے نزدیک دہ میں   | کوّا نہیں حلال جو ہو کوہ طور میں     |
|  | اک مسخرایہ کہتا ہے کوّا حلال ہے  |                                      |
| <h2 style="text-align: center;">قطعہ ہجو میر محمد تقی</h2>   |  |                                      |
| سنوٹک نقل یہ عجائب ہے<br>خوشنویسی کے فن سے کا سب سے<br>ہے بجا اگر کہوں کہ نامب ہے<br>آہ یہ نفس شوم غالب ہے<br>کیا کروں فکر قوت واجب ہے<br>بات کہنی یہ نامناسب ہے | ایک مُشفق کے گھر گیا تھا میں<br>اُنکے گھر میں ہے ایک مرد بزرگ<br>راستہ سرِ نوشت کا اُسکو<br>کہنے لاگا وہ آ کے مجلس میں<br>در نہ لکھنے سے ہاتھ اُٹھاؤں میں<br>میں جو پوچھا سب کہا مت پوچھ |                                      |

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| اجنبھلا کے یہ جواب ایسے دیوے تھا نافر | جانے مری بلا مجھے اسکی ہو کیا جسیر        |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| پوچھے کو پھوک پھوک بزدل ہو ا لاک      | کو ا گلانہ جل کے کجنگل کے سارے ڈھکا       |
| اٹن کے تپ ہو لاک آئی ہے جان ناک       | پوچھا کس نے کیون تو کہا کیا کہو نہیں خاک  |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| جب تک چکا تو کرتے تھے اس پر یہ کلام   | گہمی پی لیا ہے تو نے تو آ رہا ہے خام      |
| کنے لگا نافر کہ میان لوح خدا کا نام   | اپنے تو بجا دین زیادہ ہے یہ عورت حرام     |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| بھرتو یہ غصہ انکو چھڑا کہ جیسے تب     | ایدھر سے یہ پلے نافر او دھسے دھسے سب      |
| لوگ انکو تھامتے تھے یہ کہتے تھے غصہ   | اکا کو اپنے یون کے یہ بھڑا بے ادب         |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| ایدھر تو انکو روک رہے تھے کئی جوان    | انفار سب ادھر سے یہ کہتے تھے بزدل         |
| یارو ہمارے اُنکے تم آؤ نہ درمیان      | دیکھیں تو کیا یہ چوین گے ہم تو کمین بان   |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| جس وقت بڑھ پڑی مغرض آپس میں بات       | ایدھر سے دھول چلنے لگی اور ادھر سے لٹ     |
| بگڑی آنکھوں میں ان کے جیسے انکی بات   | مبدا جو اس فساد کا پوچھو تو اتنی بات      |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| لوگوں نے مار مار کے انکو دیا مٹا      | چیرا اتھا زمین سے یہ سچ کر کے لٹ پٹا      |
| بولے میں پا جیوں سے دہون تو نہیں گھٹا | لیکن میں کیا کروں کہ دل اس بات کے گھٹا    |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| انفار سب انکے اس بات پر اڑے           | ہم کو بیان طلب کی تو لینے کھڑے کھڑے       |
| یہ بولے میں لڑو لگا وہ بولے کہ بس لڑے | وے لڑ چکے جھین کہیں نافر سے کھٹے          |
| اک مسخرا یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے      |   |
| ستواہ دینے کو نہ درم ان کئے نہ دام    | ما جا رہا انھوں نے کیا صلح کا پیام        |
| سکر لگے وہ کہنے کر اپنا نہیں یہ کام   | رہنا انھوں نے گھر جھین بولین میں خاص قیام |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| تو پرورش اسکی میں ہے باؤلت دغاری        | مردار سوا صید حلال اس نے نہ ماری      |
| کینڈر کھو کھلواے ہے تجکو کھو رو باہ     |                                       |
| جھگڑا کوئی حق اپنے پہ کچھ ساتھ جو ٹھانے | اور حق طرف اسکی ہے تو سب طے جانے      |
| پرسک تراہر گز سخن حق کو منانے           | سو طرح سے ظالم لگے حق اسکا شانے       |
| سمجھا ہے سیر روی تو اپنی کلف ماہ        |                                       |
| کتنے سے شب و روز جو رکھتا ہوں میں صحبت  | دیتا ہے تجھے یاد وفا اور قناعت        |
| دنیا کے وہ جیفے کو سمجھتا ہے نجاست      | اک پارچہ نان پر ہے مے ساتھ نفاقت      |
| کس طرح تباہ اسکی مرے دل میں ہو جاہ      |                                       |
| سودا بزبان جز سخن راست نہ لادے          | احق ہو جو تجھسا کوئی تو اسکو نہ بھائے |
| کتنے کالموٹ تو نہا پاک ہو آوے           | علت کی مشائخ کے جو دھوئے سے بھائے     |
| حالی کرین دھو دھو اسے زمزم کا اگر چاہ   |                                       |

## قصیدہ در ہجو شخصہ کہ متعصب بود

|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| کہ دن چمن میں اگر آب کے بن غرغوانی       | تو بلبلین ہوں مے سے چھم کی دیوانی   |
| نہال میوے سخن کا اگر یہ کھینچے قد        | بزرگ سایہ پڑے پائوں سردستانی        |
| کرے طلوع اگر مہر منکر کا میری            | نہ آفتاب میں ذرہ رہے درخشانی        |
| مواہنین وہ مرے صیت شعر کو سنکر           | زمین میں شرم سٹاپ گرو گیا بے غفائی  |
| یقین تو جلن کہ زانوادب کے اس یقین        | کرے ہے تہ مرے آگے عبید زاکانی       |
| جو رودکی سے میں کچھ پوچھوں فن شعر کی بات | بجا کے انت کے دشمن تلامک تا دانی    |
| مری یہ فکر سخن معصوم زمانہ پر            | کرے ہے مع و مذست میں جو ہر ازانی    |
| ضیائے مہر پوچھینی ہے نقش تاریخی          | کرے ہے ظلمت حیوان کو بل میں نورانی  |
| منہو دے کہو حکم مراد تہ شعر میں بارشک    | میں کیسے پر کی کرتا ہوں اب شاخوانی  |
| کہ جبکی دم گئی مشرق سے لیکے مغرب         | انھو کی اب کوئی دم دار کا نہیں ثانی |
| فرشتے دار می کو اسنے لکے تے میں مندل     | کرے ہے طائفہ حور و نکاح آگل افشانی  |

|   |  |
|---|--|
| لیکن اس واسطے میں کہتا ہوں<br>ہے جو کچھ نظم و نشر عالم میں<br>ہر درق پر ہے میری اصلاح | درد سننے کا تو جو طالب ہے<br>زیر ابرادیسح صاحب ہے<br>لوگ کہتے ہیں سہو کا تب ہے |
|---|--|

## مختصر جواب طعن میر تقی کہ فی الحقیقہ میر شیخ بودہ است

|  |   |
|--|---|
| گو شیخ زبان اپنی مری خبثت سے کوتاہ<br>خوبی سے نہ شہرہ نہ بدی سے ہوں باخواب | لے گل ہوں میں اس باغ میں نے خار سہراہ<br>مستے برہہ مسکدہ ہر شام و سحر گاہ |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| دلفن نہ کسی سے میں نہ مجھے کوئی آگاہ                                      | جوابے شیخت کے تئیں تجھے ارادت<br>ہے کیا سبب اس خبث کا جز یہ کہ حقت |
| خدمت میں مجھے خبر کس راہ کی بیعت<br>حور و کانہ عاشق ہوں کہہ جو جب ہو زناہ |  |

|  |   |
|--|---|
| دلش بت ہندی مری حورین تری خواہ   | یہ فرض کیا بدہوں میں سچا ہے ترا قول<br>صحبست مری تیری کا تو اتنا ہی راہ اول |
| پر بدستھے کس طرح تو نظردن میں لیا قول<br>تین دیکھ مجھے حرز پڑھائیں پڑھا لا حول |   |

|  |  |
|--|--|
| سو بھی کسی کو بچے میں گلی میں کہہ دیگا                                 | اکثر تو مجھت میں کہتا ہے یہی بات<br>خود اسکی نجاست کا نہیں کہتے یہ اثبات |
| تو تین فلاں کی تربت و زہ ہے ادقات<br>لازم ہے سلمان نہ کرے اس سے ملاقات |  |

|  |  |
|--|--|
| یہ چاہیے صحبت کے رکھے اپنے کے اکراہ                                      | یہ سچ ہے جو کہتا ہے تو مجھ بھی یقین ہے<br>لیکن وہ مگ نفس نجس اس سے کہیں ہے |
| کہتے کو کہہ پاک سودہ دشمن دین ہے<br>تجھ پر جو ہر اک لحظہ و ہر آن یقین ہے |  |

|   |  |
|---|--|
| تو اسکا نہ کہنا کرے تب پاک ہو دانند   | دنیا کے بھی جیفے کا ساگ نفس ہو غالب<br>وہ مرد ہے جو اس میں کرے فوت مطالب |
| نشیندن پر جو گیدڑ کو یہ کہہ داتی ہے غالب<br>نے خرچہ وہ گوا سہ ہو امرد کا قلاب |  |

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| اس حرف میں نے شک تھا کہ وہ نہ شاہ | سمجھا ہو گفس کو تو اپنے شکار می |
| اس واسطے اس ساتھ تجھے دل سے ہڑاری |                                 |

## قصیدہ در جو مولوی ساجد بیان آنحضرت زید علیہ اللعنة الاولى الامر گفته بود

ناہے میں یہ کسی نے بہرے فساد  
میں متھے پوچھنے آیا ہوں مولوی صاحب  
کہ دیکھو اٹھ مہم بنی کی امت میں  
ہیں لباس مکلف بردار عاشرہ  
دیا جواب کہ ہم سینہ مکے مذہب میں  
یہ بات ہوتی ہی آتی ہے عہد حضرت  
خاکو ہاتھوں سے ملنا لگانا سرے کا  
بڑا ثواب ہے اسکا کہ ہے یہ روز عید  
یہ سنکے کہنے لگا پھر وہ مولوی جیسے  
دیا جواب یہ پھر مولوی نے اس کے تئیں  
حسین نے کیا حق غم اپنا شیونگو  
اگر نہ سمجھے تھا وہ آئیہ اطمینان اللہ  
خلاف امر اولی الامر کا ہے ایسا کچھ  
اگر زید کی جاتا حسین بیعت کو  
علی نے صلح بھلا کی تھی کیون معاویہ سے  
خلاف اپنے بزرگوں کا جو کرے اسکا  
غرض کہ مولوی سادہ نے اسکو سنی جان  
نجانا اسکو ہے بد بخت رافضی عالم  
یہ سنکے کہنے لگا وہ کہ حرف حق نہیں  
ترے موافق مذہب کے تجھے پوچھوں ہوں  
بنی کے بعد مقرر ہوئے خلیفہ چار  
علی خلیفہ تھا عثمان کے بعد یا کوئی اور

کہا یہ مولوی ساجد سے جلے شہ آباد  
کسی کتاب میں ہوئے تو بیچئے ارشاد  
درست ہے کہ یہ دین مکہ گرام آباد  
کر بن مفتاح آپس میں ہوئے نرم شاد  
عمل یہ اندوزن کرتے تھیں میں کچھ ایجاد  
ہزار جا ہے کتب پنج اس کا اثبات  
لباس پہن کے بڑھنا وظیفہ واداد  
کر بن نہ گوئے عمل شیعان زراہ عناد  
غم حسین کا پاس اس میں ہے مگر الحاد  
غم حسین سے جا بے نہ یہ خوشی برباد  
ملا کے خیمہ کو اپنے بہنچسٹ فولاد  
بغی پر اس کے کلام خدائے ہوا اسناد  
کہ چون خبر آئے کھلے کوئی برد بے باد  
بنی کے آل کی برباد ہوتی کیوں بنیاد  
حسین بھی کر گیا بیعت پر بے رنج فساد  
اگر کنا تو کنا سر نہ پنجسٹ فولاد  
عقیدہ اپنے کی باتیں سب اس سے کین ارشاد  
جواب دیگا مری بات کا بصد اسناد  
جو مجتہد میں تھے دین کے انکا ہے ایجاد  
جواب ہے تو مجھے راست نہ زراہ عناد  
کہ جیسے اب تئیں قائم ہو دین کی بنیاد  
جو کوئی اور تھا تو لکھتے سے تو اسناد

|   |  |
|---|--|
| <p>کرین ہین لمن ائسے ملے انسی دجانی<br/> کرین نہ چشم میں سرمہ ہو کر صفائی<br/> تو سکتے ہین کہ ہے یہ بھی کوئی مسلمان<br/> بھلی ہین اس سے تو یہ آنکھیں کور چلی<br/> کہین ہین قتل کرو اسکو ہے یہ ایرانی<br/> کرین ہین موہر اپنے کو اسپہ نشتبانی<br/> جو چھوڑ جائے مری روح عالم فانی<br/> کرے معاویہ کی گور پر ہر کس رانی<br/> کہون میں یون نہ یہودی ہر یہ نصرانی<br/> جو مان یزید کی تھی سوا و غونکی تھی نانی<br/> ہنوز جس سے ہے دنیا میں آل مروانی<br/> نہن ہون شیس کے لکھے سے انکے ذوقی<br/> یہ گانٹھ ہکو تو شکل ہے سخت سلجھانی<br/> ہوئے ہین آل محمد کے دشمن جانی<br/> ہنوز قتل پرستی کے آل مروانی<br/> کرے تھا انکے بزرگون کے گھر کی ہانی<br/> یہ راضی نہ کرین گو مری قدر دانی<br/> کیا فرات کا بند اہل بیت پر پانی<br/> چلا کے گھوڑوں کو کرتا تھا تیر بارانی<br/> غرض جہان میں یہ نلو ان یزید کا مانی<br/> کرین ہین لمن چہ ایرانی دھو تو رانی</p> | <p>جو کوئی وصف کرے اونکی دینداری کا<br/> انھونکی ذات مبارک میں یہ تعصب ہے<br/> کوئی جو اسکا سبب جا کے پوچھے ہے اونے<br/> لگا ناسر سکو وانے جہان رہن شیعہ<br/> علی کا نام لے کوئی جو آ کے مجلس میں<br/> معاویہ کو سمجھ کر خلیفہ رنجہ<br/> انھونکی اپنے مرید دیکھو یہ وصیت ہے<br/> سنڈا کے ریش کو اوس شخص کے بنا پوری<br/> اگر جو پوچھے کوئی اصل و نسل کو اونکی<br/> جو باب شمر کا تھا سوا و غونکا دادا تھا<br/> انھون کی بہن ہے ابن زیاد سے خوب<br/> جگر کے محو ہے ہین خولی کے زور دید ہر<br/> غرض مکا دن میں ادرائین گروہ ہوشیم کی<br/> نہ پوچھو تم یہ کہ ذات شریف سے اپنی<br/> انھون کے دادیکالے نام بانہ میں تلوار<br/> جو کہ موصلی سنتے ہو سو عصا لیکر<br/> کے ہے اپنی یہ خیر یہ شیخ و دین بہن<br/> کہہ سکے وہ نے جا کہ بلالہ میں روز و فل<br/> وہ ایسا باب کا بیٹا ہے جو کہ شکون پر<br/> نہن حسین و گرنہ کرے ابھی یہ قتل<br/> نکو تو ایسے کی تعریف جسکے تین سودا</p> |
| <p>محب دین پراون کے الہی تاحشر<br/> دام نعمت خلد برین ہو رضوانی</p>   |  |

|   |  |
|---|--|
| نہضکہ رافضی بلے دب نے از رہہ جبل<br>یہ کہہ کے اٹھ گیا ظاہر ہے اس حمایت سے<br>جب اس مکارہ نے اشتہار پایا تب<br>ہر ایک تعزیر خانے میں کتے تھے فضا | خמוש مولوی صاحب کو کر کے حد سے زیادہ<br>خسر نرید کا تو ہے وہ ہے تراد اما د<br>ہوئی یہ مولوی صاحب پر عشرین رو داہ<br>پڑھے یہ مطلع تازہ وہ جو ہے نیک نہا |
|---|--|

## مطلع

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| مکن تو لمن بہ شمر دیزید ابن زیاد | بگو مولوی ساجد مدام لعنت باد |
|----------------------------------|------------------------------|

## قصیدہ شہ آشوب

|   |  |
|---|--|
| اب سانس میرے جو کوئی پیر و جوان ہے<br>میں حضرت سودا کو سنا بولتے یار و<br>اتنا میں کیا عرض کہ فرمائیے حضرت<br>سکر یہ لگے کہنے کہ خاموش ہی رہ جا<br>کیا کیا میں تباؤں کہ زمانہ کی کئی شکل<br>اگھوڑ لے اگر نوکری کرتے ہیں کسوی<br>گزرے ہے سدا یوں غلف و دانہ کی خاطر<br>ثابت ہو جو دکھا تو نہیں موز و نین کچھ حال<br>کہتا ہے نفر غہ کو صرافت سے جا کر<br>یہ سننے دیا کچھ تو ہوئی عیب دگر نہ<br>اس رنج سے جب چڑھ گئے پھتیس پہننے<br>لیتے ہیں باین رو سی ہی وہ تو دوا ہم<br>قاضی کی جو مسجد ہے گدھا باندھ کے اوسمیں<br>لگا جواذان دیئے تو منہ موند کے اوسکا،<br>بولا جو خطیب اوسمیں قیلے اسے کن حمل | دعویٰ نہ کرے یہ کہ مرے منہ میں زبان ہے<br>اللہ سے اللہ ہے کیا نظم بیان ہے<br>آرام سے کہنے کی طرح کوئی بھی لین ہے<br>اس امر میں قاصر تو فرشتہ کی زبان ہے<br>ہے وجہ معاش اپنی سو جکا یہ بیان ہے<br>تنخواہ کا پھر عالم بالا پہ نشان ہے<br>شمشیر جو گھر میں تو سپر بننے کے یان ہے<br>تیردن میں ہے پر گیری تو بے چلیمان ہے<br>بی بی نے تو کچھ کھا یا ہے فاقہ سے یان ہے<br>شوال بھی بھر ماہ مبارک رمضان ہے<br>تنخواہ کا پھر پٹیا اس شکل سے یان ہے<br>ملک دھونس دہر کے کی بھین تان ہے<br>بیٹھا ہوا اس شکل سے ہر پیر و جوان ہے<br>کہتے ہیں کہ خاموش مسلمان کی کہاں ہے<br>ہاتھ آگیا داغظ تو بھپٹا دواں ہے |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>محمد اور وہ آپس میں کچھ برادر زاد<br/>کے خلیفہ چارم کیا خطیب نے یاد<br/>پہنچتی تو تو اولی الامر اسکی بھلی اولاد<br/>ہوئی زبان محمد سے بار بار ارشاد<br/>صحیح ستہ میں اے مولوی کو رسوا<br/>تجھ لے تجھ سے سمجھنے کی ہو جو استعداد<br/>سو اس حدیث کے فرمانے سے یہی ہو<br/>وہی دکھا دیکھا ہو دیکھا جسکو تجھ سے غدار<br/>خدا کی دشمنی کرنا تو عین ہے الحاد<br/>حسین کے جو کرے قتل سے دل ان پناہ<br/>پھر اسکو کہے ادلی الامر تین کرے ہو یاد<br/>امام برحق و معصوم پاک از اجداد<br/>امام ہر دو جہان آپ اور امام زراد<br/>کیا یہ فرض ہوئی جاہ اسکو چون شلا<br/>تفاس عقیدے پہ لے خارجی و زناد<br/>نہ فرد و فردین میں رہی ہے نہ افراد<br/>مگر مطیع بل بھی سو کہ الامجاد<br/>کہ ہے وہ ہر اطمینان رسول استہاد<br/>تبا بجنک ہر میبہ صلح کی بنیاد<br/>اگر اس کے ساتھ ہوئے جمع تجھ سے ہر تہاد<br/>گیا مدینہ سے کربل کو لیکے آل اولاد<br/>بہا نین صاحب حق کی طرف کرین امداد<br/>نہوت حجت ایزد ہوتا سپہ روز معا<br/>خدا کے نزدیکی حجت ہے قتل سے کئی ناو<br/>دکھا سر اپنے کو جازیرہ خجستہ بیداد</p> | <p>علی خلیفہ چارم درست ہے کہ نہیں<br/>بتا کہ خطبے میں بعد از نماز جمعہ کے<br/>معاویہ کو خلافت اگر بجاے علیؑ<br/>حدیث فاطمہ کے حق میں بضعتہ متی<br/>مرا سخن نہیں باور جو تجھ کو جا کر دیکھ<br/>جو اس حدیث کے معنی کو تو نہیں سمجھا<br/>حدیث یہ جو کر رہی نے سر مائی<br/>جگر کا تخت مرے فاطمہ ہے دل اسکا<br/>عدد مرا جو ہوا دشمن خدا ہے وہ<br/>پس اب تو کہ دل خیر النساء کو خوش<br/>یزید کو تو مسلمان گنے ہے لے ناس<br/>جسے کہ کہیے ادلی الامر ہے حسین شہید<br/>کہ جو بنی کا نواسا علی کا تھا فرزند<br/>یزید کو نہ ادلی الامر ہے تبا ملعون<br/>یزید کو تو ادلی الامر تجھے ہے مردود<br/>خدا رسول کی اے بیجا اطاعت سے<br/>یہ وہ اطاعتین ظاہر میں یقین محمد تک<br/>خبر حدیث سے قرطاس کی بھی رکھتا ہے<br/>علی کی صلح جو پوچھی بنی نے کیوں ڈالی<br/>حسن کی صلح کا باعث یہ تھا معاویہ<br/>حسین لکھنے پہ تجھ جیسے مسکینوں کے<br/>حدیث ہے کہ اگر مومنین ہو کر جمع<br/>نہ باز سے صاحب حق گرے پہ لکے کر<br/>بھلا حسین بنانا تو اسے کیسا کرتا<br/>نمان اہل دغا سے تمام کر حجت</p> |
|--|--|



پروانہ لکھا کر گئے عامل کئے جسوقت  
 اودھر سے پھر آئے تو کہا جنس ہی لیا  
 آخر کو جو دیکھو نہ پیسے ہیں نہ وہ جنس  
 ناچار ہو پھر جمع ہوئے قلعہ کے آگے  
 ودبیل کی جا کر جو کہیں کیجیے کھیتی  
 ہیں خشکی و قحط کے فکر میں شہر و  
 گر خان و خانین کی لے کوئی وکالت  
 ہر عمدہ کے دروازہ زین پوش پہ بیٹھا  
 ہر گھر میں وہ جا ہے کہ میں خوارہ سا چھوٹا  
 دیوان کے بخشی کے بیوتات کے حاضر  
 ہر بات پلٹتا ہی رہے صبح سے تا شام  
 لاوے جو پھری سے وہ دامون کا سیاہا  
 سو ماہی یہ بھی ہے بڑے پانسو ہے خرچ  
 بتائے غرض پیسے ادا کر ہوا رد پوش  
 جسوقت سایہ دہن آواز بدل کر  
 پھر ہو جو موکل سے کہیں راہ میں جھینٹا  
 عرضی پہ ہوا سیم سیاہے پہ ہوا سیم  
 کاہے کی غرض عرضی وہ اور کیا سیاہا  
 انصاف جسکیجے تو نہیں اسکی بھی نصیر  
 شاعر جوئے جاتے ہیں مستغنی الاحوال  
 مشتاق ملاقات اٹھو نہ کس و ناکس  
 گر عید کا مسجد میں پڑھے جاگے دو گانہ  
 تاریخ تولد کی رہے اٹھ پہرے فکر  
 استقلال ہو تو کہیں مرتبہ ایسا  
 کمانی اگر کیجیے تو ملاکی ہے یہ مست

کہتا ہے وہ میا ابھی مجھ پاس کہاں ہے  
 دیوان بیوتات یہ کہتے ہیں گراں ہے  
 ہر اک مقصدی سے میان ادرتیاں ہے  
 جو بالکی نکلے ہو تو فریاد و فغان ہے  
 اور میٹھ بھی موافق ہے پڑے تو تھکان ہے  
 ناسن ہے دلاکے تین نے جیکر اماں ہے  
 اسکا تو بیان کیا کر دن بچھے کہ عیان ہے  
 پوچھے ہر حاجی مرد سے نواب کہاں ہے  
 ہر کوہ میں جون آب چکا بورہ دوان ہے  
 مانند گھیا کے جہان دیکھو تھان ہے  
 پیل کے تہے کیطرح منہ میں زبان ہے  
 لپچا دے موکل کو یہ کیا خوب مکان ہے  
 اور زر کے اجاری کی بھی اردو میں دکان ہے  
 گھر جا کے پلے جو کوئی لالہ کہتا ہے  
 آپ ہی کہا گھر میں سے کش چند کو بان ہے  
 اسناد کا جاگیر کے یہ اس سے بیان ہے  
 پروانہ میں تپہ ہون تصدیق میرجاں ہے  
 کیدھر کا وہ پروانہ وہ جاگیر کہاں ہے  
 سب ما حاصل ان باتوں کا اک پارچہ بان ہے  
 دیکھ جو کوئی فکر و تردد کو تو یاں ہے  
 ملنا اٹھیں اُسے جو فلان ابن فلان ہے  
 بنت قطعہ تہذیب خان زمان ہے  
 گر رحم میں بیگم کے سنے تطفہ خان ہے  
 پھر کوئی نہ پوچھے میان مسکین کہاں ہے  
 ہون دور وہے اسکے جو کوئی نٹھوی غلام ہے

رینکے ہے گدھا آٹھ پہر گھر میں خدا کے  
 اور وہ جو ہن کمزور دہان آن کے ٹھہرین  
 آٹھ آٹھ کے دکھاتے ہیں انھیں حال اپنا  
 یوں بھی نہ ملا پھر تو ہر اک بالکی آگے  
 کوئی سر پہ کیے خاک گریاں کسی کا چاک  
 ہندو ملان کو بھڑاس بالکی ادھر  
 یہ سخری دیکھ کے جا صاحب رتھی  
 گر ہو جیسے جا کر کسی عمدہ کے مصاحب  
 وہ جا کے جو رات کو تو بیٹھے ہیں دوزانو  
 بیوقت خورش اسکی جو ہو اپنے تئیں بھوکھ  
 گھڑیاں کی چپ بیٹھے مئے نلتے ہیں گھڑیاں  
 خمیان خمیان ہر ادھر چرت ادھر جرت  
 صیفی پہ طبابت کے بھلا آدمی نوکر  
 صحبت ہے اس سے اگر آقا کے تئیں جھنک  
 دیتے ہیں شگائیر و کمان ہاتھ میں اسکی  
 اور احضراد پر جو وہ ذاب کو دیکھے  
 مطبخ میں ہر خریزہ اور خریزہ پرد و دم  
 یہ بھی تو نہیں ہے کراسی سے ہونٹلی  
 اسین جو کہین دروا دھا پیٹ میں آنکے  
 لکھتے ہیں غرض مرگ سے لڑنیکو سپاہی  
 سودا گری کیجے تو ہے اسین میشت  
 ہر مہج یہ خطر ہے کہ طے کیجے منزل  
 لہجہ جو کسی عمدہ کی سرکار میں نے جنس  
 قیمت جو چکاتے ہیں سوا سطح کہ ثالث  
 جب عمل مشخص ہو امرضی کے موافق

نے ذکر نہ صلوٰۃ نہ سجدہ نہ اذان ہے  
 ریتی کے جو آگے کی یہ ہر ایک دکان ہے  
 دربار داس عہد میں جو خرد و کلان ہے  
 اس سچ سے رسالہ کار سالہ ہی روان ہے  
 کوئی روئے ہے ہونٹ پیٹ کوئی نعرہ زنان ہے  
 ارنٹھی کا تو ہم ہے جنازہ کا گمان ہے  
 کہتے ہیں جو دہان عرض تو نے پھر نہ ان ہے  
 اسکی تو اذیت ہے بڑی آنت جان ہے  
 کیسا ہی اگر اپنے تئیں خواب گران ہے  
 سو کیا کہوں تجھے کہ مصیبت کا بیان ہے  
 اور یہ بخلا رو دو نہیں جو ان اپ دہان ہے  
 منہ صورت سو فارگر شکل دہان ہے  
 سود و سود پے کا جو سی عمدہ کے ان ہے  
 آدے تو وہ اسکو بخشونت نگران ہے  
 ٹھنڈی ہوا ایک گرا د سوقت گمان ہے  
 کھانا تو یہ کھاتے ہیں پراگنہ خفاں ہے  
 ہے دودھ پہ پھلی تس اور گا دہان ہے  
 اس سب پہ تغفن کے لیے سینی لٹان ہے  
 پھر بونلی سینا ہے تو وہ ہچد ان ہے  
 گر نوکری سمجھو یہ طبابت کی کہان ہے  
 دھن میں بکے وہ جو خرید صفیان ہے  
 ہر شام بہ دل و سوسہ سود و زبان ہے  
 یہ درد جو سینے تو عجب طوفان بیان ہے  
 سمجھے ہر فروشنڈہ پہ درد کا گمان ہے  
 پھر پیوں کی جاگیر کی عامل پہ نشان ہے

|   |   |
|---|---|
| بالفرض اگر آپ ہوئے ہفت ہزاری<br>لکھ لکھنا منصور علیخان جی کا احوال<br>آرام سے کٹنے کا سنا تو نے کچھ احوال،<br>دنیا میں تو آسودگی رکھتی ہے فقط نام<br>سوا دسپہ تین کیلے دلو نہیں ہے<br>یاں فکر معیشت ہے تو وان دغدغہ حشر | یہ نسل بھی مت سمجھو تو راحت جان ہے<br>چھاتی پہ کروک بلی ہے اور شیر دہان ہے<br>جمیعت خاطر کوئی صورت ہو کہاں ہے<br>حقے میں یہ کہتا ہے کوئی اسکا نشان ہے<br>یہ بات بھی گویندہ ہی کا محض گمان ہے<br>آسودگی حرفیست نہ یاں ہونہ دہان ہے |
| محسن شہر آشوب   |   |
| کہا میں آج یہ سودا سے کیوں تو ڈانواں ڈول<br>لگا وہ کہنے یہ اس کے جواب میں ددول  | پھر ہے جا کہین ذکر ہو لیکے گھر امول<br>جو میں کہو بگا تو بچھے گا تو کہ ہو یہ بھٹول  |
| بتا کہ ذکر می بگتی ہے ذمیر یون باتول  |   |
| سبا ہی رکھتے تھے ذکر امیر دلمند<br>کیا ہے ملک کو مدت سرکشوں نے بند  | سوا ملائی تو جا گھر سے ہوئی ہے بند<br>جو ایک شخص ہے بائیس سو بے کا خاوند  |
| رہی نہ اس کے تصرف میں فوج داری کل   |   |
| قوی ہن ملک میں ہن امیر ہن ضعیف<br>نہ کچھ رنج میں حاصل نہ درمیان خریف  | لے کہاں جو ہن دیکے ہوں بھونے خریف<br>جو عامل اب ہن محالات پر سو یون ہن ضعیف   |
| کہ خطب کسی حاکم کے گھر گنرا رکلی دل   |   |
| بس انکا ملک میں کارنس جو یون ہوتاہ<br>جلہ وہ کونسی نوکر رکھیں یہ جسپہ سباہ  | کہ کوہ زر ہو زراعت میں تو نہ دین پرکاہ<br>کہاں سے آدین پیادے کرین جو پیش نگاہ   |
| کہ دھسوار جہنچے چلین وہ بانہ حکے غول  |   |
| رہی فقط عربی باجے پراغونگی شان<br>پراگھا فکر ہے خفیف خند ج پرہر آن  | جو چاہن اسکو نہ بجاوین یہ تو کیا امکان<br>رہیگا حال اگر ملک کا یہی تو خدا ن   |
| گلے میں تا شا کہا رستے پاکی میں غول   |   |
| انھیں ہے اپنی امارت سے اب یہی منظور   | کہ ہون دودور جھل اور ایک کا جتی سمور  |

اور حاضر خوند کا اب کیا میں بتاؤں  
 اونکو تو بچارا وہ بڑھایا کرے لڑکے  
 تیرے پرہیزم ہے کہ نہالی تے اٹسکے  
 بھانگے یہ عمل کر جو وہ شیطان کا لشکر  
 اب کچھ انصاف کہ جسکی ہو یہ اوقات  
 جس رونے کا تب کا لکھا حال میں تب  
 وہ بیت ٹکے سیکڑے لکھنے کو ہے محتاج  
 یہ بھی میں کھلف ہی سے کہتا ہوں مگر نہ  
 اچھا ہو جو موتی کا زلمے میں نئے سر  
 ہر یہ ہو سوا باغ ٹکے گذر بہین آکر  
 و فری کو کتابت لکھیں دھیلے کو قبلا  
 چاہے جو کوئی شیخ بنے بہر فراغت  
 و تباہ ہے دم خرے کوئی شے کو نسبت  
 اور اسکو جو دیکھے کوئی وہ بہر معیشت  
 پیچھے ہے مرید دے یہ ہر صبح کو ادھلکر  
 تحقیق ہوا عرس تو کر داڑھی کو کنگھی  
 ڈھولک جو گلی بچے تو دان سکھو ہوا جد  
 لے تل ہوئے شیخ جو تک وجد میں آکر  
 گرنال سے پڑتا ہے قدم تو بھی نہیں  
 اور حاصل اس رنج و مشقت کا جو پوچھو  
 سب پیشہ یہ سچ کر جو کوئی ہو متوکل  
 اور بیٹی کے دل کو ہے خرافت کا تیغ  
 پھر شیخ کے جب لڑکے لگے بھوکے مرنے  
 جب راہ خدا پیسے نکالے کوئی نواب  
 مضمون ہی رقمہ کا کہ کچھ دیکھیے اسکو

ایک کا سہ دال عدس جو کی دو نان ہے  
 شب خیرج لکھے گھر کا اگر ہند سہ دان ہے  
 لڑکوں کی شرارت سے سدا خار نہاں ہے  
 دیوالی کو لے ہاتھ تعاقب میں دان ہے  
 آرام جو چاہے وہ کرے وقت کہاں ہے  
 ہر صفحہ کا غذبہ فلم اشک نشان ہے  
 خوبی میں خطاب جسکا بہ از خط بتاں ہے  
 آفاق میں ان چیزوں کی اب قدر کہاں ہے  
 خطاط کی ادنیٰ ہی رہی قدر کہاں ہے  
 یا قوت بکاسے جو بکاؤست رآن ہے  
 بیٹھے ہوئے دان میر علی چوک جہاں ہے  
 چھٹتے ہی تو شعر کی وہ مطعون زبان ہے  
 گنبد سے کوئی چڑ کو تشبیہ کنان ہے  
 اس فکر و تردد ہی میں ہر ایک زمان ہے  
 ہے آج کہ ہر عرس کی شب روز کہاں ہے  
 لے خیل مریدان گئے وہ بزم جہاں ہے  
 کوئی کو دے کوئی رد دے کوئی لغو زمان ہے  
 سرگوشیوں میں مدام صولی کا بیان ہے  
 کہتے ہیں کوئی حال ہے یہ رقص ناں ہے  
 ڈالا ہوا دان دال نخود قلیہ و نان ہے  
 جو رو تو سمجھتی ہے کھٹو یہ میان ہے  
 بیٹے کو جنون ہونیکا بالکے گمان ہے  
 ہر خان و خواہن کے ہمراہ دان ہے  
 تب بھی سفارش میں اُسے رقمہ خان ہے  
 ملع اما سو نکا ہے اور مرغیہ خان ہے

|   |   |
|---|---|
| بکے سے تیسرے فاقہ بین کوڑیوں کے مول       |   |
| لکے جو سودی سے جا کر دوا کے حالات         | جواب ہے کہ ہوائے توفرتے کی فات            |
| ہوا پہ جیتی ہے بیلوں کی اور بھیں بہرات    | جو خچر بن ہین انھوں نے پیاسے آبیات        |
| ٹھہارے کھانیکو دانا کو تو دیتے تھیں تول   |   |
| جو صہیل میں کسی گھڑے ہین سو کیا امکان     | کہ ہو دے گھاس کے ٹٹھے کا انکے گزنان       |
| کسو کی ٹوٹی ہوئی ٹنگری کسو کا جھڑ گیا کان | طویلہ اسکو کون یا میں بیچ سپر کا تھان     |
| اسی خیال میں رہتی ہو عقل ڈالوان ڈول       |   |
| اور اب جو زعم میں آقا کے فیصلیٰ نا ہے     | جو مٹنی اندھی ہے اس میں تو ہاتھی کا نا ہے |
| نہ ٹھہر چارے کا راتب کا نے ٹھکانا ہے      | ہر ایک بھوک سے سوے عدم روا نا ہے          |
| اب اسکو خواہ وہ پائل بھلین خواہ بھول ڈا   |   |
| کرے ہے بھوک سے تاگرد پیشہ لب مہاش         | کہیں بلاؤ تو باورچی وان بکا دین آتش       |
| کرین قناتوں میں دربان بیٹھے برود فاش      | تسلے سے بھینچ لے مسند کو آنکھ فراش        |
| اگر کہیں کہ مٹا اٹھکے جاندنی کا جھول      |   |
| یہ خادان محل کی ہے اندون صورت             | نہ خان ڈھونے کا کشمیری میں باقی ست        |
| نہ اٹھکے ہٹنے کی ہرگز روتے میں طاقت       | بنی ہے بھوک سے درباؤن کے سینھ کی          |
| کہ بڑھتی تھنی کے جسطرح بیٹھ جائے کپول     |   |
| مچا رکھی ہے سلاطینوں نے یہ توبہ دعاڑ      | کوئی تو گھر سے نکلا لے ہین گریبان بھاڑ    |
| کوئی داپنے پٹا لے دے مارتا ہے کوائر       | کوئی کے جو ہم ایسے ہین چھاپے ہنکی پہاڑ    |
| تو چاہیے کہ ہمیں سکوز ہر دیکھے گھول       |   |
| غرض مال ہے اس گفتگو سے یہ میرا            | کہ بے زری ہے جب ایسا گھر آنکھ گھبرا       |
| تو کوئی قصد کرے نوکری کا بہتیرا           | نہیں یہ فائدہ کچھ تا وہ چھوڑ کر ڈیرا      |
| کرے نہ زعم سو کے صفہان داستانوں           |   |
| جو نوکری ہے کہیں زیر چرخ نیلی خام         | سو جائداد کا اسکے ہے پرگنہ سر سام         |
| دبا کا جیسے ہے دار الخلافہ میں ہنگام      | گھروں کی ضبطی کا رسم اس قدر ہوا ہے عام    |
| ادھر سیکادکھا سہاؤ دھر سے دھڑی قول        |   |

|  |  |
|--|--|
| انہ زعم صلح کی گھمیں نہ جنگ کا دستور   | جو انہیں قاعدہ دان تھے ہوئے وہ ان سے   |
| آتماش کی طبیعت کا سب طرح سے ٹھہر       |  |
| امیر اب جو ہن دانا انھوں کا ہے خیال    | ہوے ہن خانہ نشین دیکھ کر زانیہ کا حال  |
| پکھی ہو سوزنی جو جاگڑا جھلے ہو رمال    | حضور بیٹھے ہن اک دو ندیم اہل کمال      |
| دھڑی ہے سنے اک پیکر ان آں بھول         |  |
| جو کوئی ملنے کو انکے انھوں نے ٹھہر آیا | لے یہ اس سے کر اپنا دماغ خوش پایا      |
| جو ذکر سلطنت اسین وہ درمیان لایا       | انھوں نے پھیر کے اودھر سے نہر فرمایا   |
| خدا کی واسطے بھائی کچھ اور باتیں بول   |  |
| جو مصلحت کے لیے جمع ہوں صغیر و کبیر    | تو ملک و مال کا فکر اس طرح کرین ہن شیر |
| وطن ہو پنپنے کی سوچی ہے بخشی کو تدبیر  | کھڑا یہ اٹکے دیوان خاص پنج و زبیر      |
| کہ شامیانہ کے بانسو نہ لفری ہن خول     |  |
| مجل ہو یہ نہ سمالے زمین بہت بھائی      | کئے وہ مشورے میں کیلین خون سوامائی     |
| تمام عمر ہے تدبیر ملک میں کاٹی         | نران کر اٹھے ملکر گھرائنٹ کا مائی      |
| پھر اپنے زعم میں سراک برے خود لیل      |  |
| پڑے جو کام انہیں تب نکل کے کھائی سے    | رکھیں وہ فوج جو موئے بھری لالی سے      |
| پیادے ہن سوڈرین سر منڈاتے نالی سے      | سوار گر پڑیں سوتے میں چار پائی سے      |
| اگرے جو خواب میں گھوڑا کیسے تہ چال     |  |
| نہ صرف خاص میں آمد نہ خالصہ جاری       | سپاہی تا مقصدی سبھوں کو بیجاری         |
| اب آگے دفتر تن کی بین کیا کہوں خواری   | سوال سختی کو بھاڑ کر کے پجاری          |
| کیسا اولہ ہے باز ہلک کر کیو کٹول       |  |
| یہ جتنے ہندی دجا گیر کے تھو نصب دار    | ملاش کر کے ڈنٹے انھوں نے ہونا چار      |
| نذان قرض میں بنیوں کے دی سپر توار      | گھروں سے اب جو نکلتے ہن سیکہ تھیدار    |
| اجل کے بیج تو سوتلے ہن اٹھ میں کجول    |  |
| کروں ملاش کا حضرت کی تجھے کیلین لین    | اکہ توشہ خانہ ہے اٹھا پر ابھی کی دکان  |
| مکل تور کے منہ سے کہے ہو گاؤز بان      | ابھی ہوں تب میں کہ جب کا بتی خلد مکلان |

|  |   |
|--|---|
| کہ یوں مٹا دیا گویا کہ نقشِ باطل تھا     | عجب طرح کا یہ بحرِ جہان میں ساحل تھا    |
| کہ جلی خال سے لیتی تھی خلق موتی رول      |   |
| دیا بھی وان نہیں روشن تھی جس جگہ لٹوس    | پڑے ہیں لکھنڈرون میں آئینہ خانہ کراؤس   |
| کہ در دل پر از امید ہو گئے مایوس         | لکھرون سے یوں بنبا کے نکل گئی ناموس     |
| ملی نہ ڈولی انھیں جو تھے صاحبِ دل        |   |
| نجیب زادیوں کا اندون ہو یہ معمول         | وہ برقع سر پہ ہے جس کا قدم نکلتے ہول    |
| ہے انکی گود میں لڑکا کلاب کا سا بھول     | اور اُنکے حسن طلب کا ہر ایک سے یہ معمول |
| کہ خاک پاک کی تسبیح ہے جو بیچے ہول       |   |
| اگر محب ہوا سمیع تو سن یہ نام            | و یا کچھ کہنے بمقدور کر کے نذر امام     |
| پڑا جو شامت طالع سے خارجی سے کام         | دروغ و راست کا لایا وہ دریاں میں کلام   |
| یہ آگے اور چلین کہنے زیر لب لاجل         |   |
| نقض میں کیا کہوں یا رو کہ دیکھ کر یہ فخر | کہ در مرتبہ خاطر میں گزرے ہے یہ لہر     |
| جو تک بھی امن دل اپنے کو دیوے گروں ہر    | تو بیٹھ کر کہیں یہ روئے کہ مردم شہر     |
| لکھرون سے پانی کو باہر کرین جھکول        |   |
| اب لبِ خموش ہو سووا کہ آگے تاب نہیں      | وہ دل نہیں کہ اب اس غم سو وہ کباب نہیں  |
| ایسی چشم نہوگی کہ وہ پر آب نہیں          | سو اسے اسکے تری بات کا جو انہیں         |
| کہ یہ زمانہ ہے اک طرح کا زیادہ نہ بول    |   |

## قصیدہ درجو سپ المسمیٰ بہ تضحیک روزگار

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| ہے چرخ جب سے ابلق ایام بر سوار        | رکھتا نہیں ہے دستِ عنان کا بیک تار     |
| جنگے طویلے بیچ کوئی دن کی بات ہے      | ہرگز عراقی و عربی کا نہ تھا شمار       |
| اب دیکھتا ہوں نہیں کہ زمانیکے ہاتھ سے | موجی سے کفش پا کو گھٹاتے ہیں وہ اُعداد |
| تنہا ملے نہ دھر سے عالمِ حسد ابے      | خست سے اکثر دن لئے عطا یا ہو تنگ عار   |
| ہینگے چانچہ ایک ہمارے بھی ہمران       | پادے سزا جو اوٹکا کوئی نام لے ہمار     |

|   |  |
|---|--|
| سو کیا وہ نوکری کثنتی ہے چین یہ اذقات   | ملے ہے پیٹ کو زنی سو رو رو آدمی ات       |
| جو جاہن تن ڈھپے سہین سو آگے کیچھے مات   | اور اسپہ یہ کہ وہ تب ٹھہرے روز موجودات   |
| جو پا پون بانڈھے ہوتا ہاراد چھٹی پستول  |  |
| وہ نوکرا بچے آکا ہر آن پہچانے           | جو پوچھو اس سے کہ تم کچھ رو پے لگے پانے  |
| کے ہے آہ وہ بھر کر سوائے آٹھ آنے        | روپے کی شکل نہیں دیکھی ہے خدا جانے       |
| اکلاس زمانے میں چیتا بنے ہے وہ باکول    |  |
| غرض کہ جب تین ملتا ہو پاؤ بھو بھی چون   | کرے وہ نوکری جسکو کہ ہو دے خطا و جنون    |
| نجانو یہ کہ انہیں جب سپہ گری کا فنون    | نہ آیا سیکھ تو یوں بانڈھنے لگے مضمون     |
| زانہ دیکھ کے ہتیار غنے ڈالے کھول        |  |
| سخن جو شہر کی ویرانی سے کروں آغاز       | تو اسکو سنے کر ہن ہوش چند کے پرداز       |
| نہیں وہ گھر نہ جین شغال کی آواز         | کوئی جو شام کو مسجد میں جاے بہر نماز     |
| تو دان چراغ نہیں ہے بجز چراغ غول        |  |
| کیسے یان نہ رہا آسیا سے تابہ اجاغ       | ہزار گھر میں کہیں ایک گھر جلے چراغ       |
| سو کیا چراغ وہ گھر ہے گھر دنگے غے داغ   | اور اُن مکانوں میں ہر سمت نیگے تین لاغ   |
| جہان بہار میں سنتے تھے بیٹھ کر ہند دل   |  |
| خراب ہیں وہ عمارات کیا کہوں تہہ پاس     | کہ جسکے دیکھے سے جاتی رہی تھی بھوکا داس  |
| اور اب جو دیکھو تو دل ہوئے زندگی سا داس | بجائے گل جنوں میں مگر کمر ہے لہاس        |
| کہیں ستون بڑا ہے کہیں پڑے مرغول         |  |
| یہ باغ کھاگئی کسی لفظ نہ نہیں معلوم     | نجانے کُن نے رکھا یاں قدم دکھوں قلعہ نوم |
| جہان تھے سرد و صنوبر و بان اوگے ہوزوم   | مجھے ہے زلغہ دروغن سے اب اس چین بینوم    |
| اگلے کے ساتھ جہان بلبلیں کرین چین کلوم  |  |
| رکھیں تھے میر کو نگہٹ کے کرو کے دیہات   | کہ لب جھانکے تھے بہار یوں کے آبجیات      |
| اور اُن دخت کوئی دے چھائی دے گئے نہایت  | نہ وہ درخت میں اب ان نہ آدمی کی فیات     |
| کوئین میں مرے پڑے ہیں نہ ریمان نہ نڈول  |  |
| جہان آباد کو لب اس ستم کے قابل تھا      | مگر کھو کسی عاشق کا یہ نگر دل تھا        |



لیکن کیسے چھینکے لائق نہیں لیس  
صورت کا جکا دیکھنا ہیگا گدے کوئل  
بدرنگ جسے لید و بدبو ہے چن پشاب  
مانندہ منجھو کے لکد زن ہے تھان پر  
حشری ہے اسقدر کہ ہشتر اسکی پشت پر  
اتنا وہ سر نکون ہو کہ سب ڈر گئے ہینت  
ہے پر اسقدر کہ جو بتلاے اسکا سن  
لیکن مجھے زردے تو ایخ یاد ہے  
کم رو ہے اسقدر کہ اگر اود کے نعل کا،  
ہے دلو یہ یقین کہ وہ تیخ روز جنگ  
مانند اس خانہ رنٹلخ اپنے پانوں  
اکن گیا تھا مانگے یہ گھوڑا براتین  
سبز سے خطا سیاہ وسیہ سے ہوا سفید  
پونچا غرض عروس کے گھڑک نہ نوجوان  
مٹھا تو اسقدر ہے وہ جو کچھ کہ تم سنا  
دہلی تک ن پونچا تھا جس دن کہ مر رہے  
بدت سے کوڑیوں کو آڑا یہ گھر میں بیٹھ  
ناچار ہو کے تب تو بندھایا میں اسیہ زین  
جس شکل سے سوار تھا اسدن میں کیا کہن  
چابک تھے دونوں ہاتھ میں پچھے تھا منہ بگ  
آگے سے تو بڑا اُسے دکھلائے تھا سیس  
ہرگز وہ اس طرح بھی نہ لاتا تھا وبراہ  
اس مضحکہ کو دیکھ ہوئے جمع خاص عام  
پہتے اسے لگاؤ کرتا ہوئے یہ روان  
میں کیا کون غرض کہ ہر اک اسکی شکل دیکھ

یہ واقعی ہے اسکو خا نو گئے انگسار  
سیرت سے جسکے نت ہے سنگ شملین کھار  
بہین یہ کہ صطبل ادو جڑا کرے ہزار  
لاجنب وہ زمین سے ہو چن منجھو  
دجال اپنے منہ کو سیہ کر کے ہو سوار  
جڑے پہ لیکہ ٹھوکر دن کی نت پڑے ہو مار  
پہلے وہ لیکہ ریگ بیابان کرے شمار  
شیطان اُسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار  
لو ہا گلا کے تیغ نبادے کبھو لو ہار  
رستم کے ہاتھ سے نہ چلے وقت کا رزار  
جز دست غیر کے نہیں چلتا ہوزینار  
دو لھا جو بیاہنے کو چلا اد سپہ ہو سوار  
تھا سردار جو قد سو ہوا شاخ بار وار  
شیخو خیت کے رجب سے کہ کھڑک گدار  
لیکن اب یکدن کی حقیقت کو نہیں یاد  
مجھے کہا نقیب نے اگر ہے قت کا  
ہو کر سوار اب کرو میدا نہیں کا رزار  
ہتیار باندھ کر میں ہوا جا کے پھر سوار  
دشمن کو بھی خدا نہ کرے یوں ذلیل و خوار  
تک تک سے پاشنہ کے مے پانوں ٹھوکر گلہ  
شیخو نقیب انکے تھا لاٹھی سے مار مار  
ہلنا نہ تھا زمین سے مانند کو ہسار  
اکثر مرد نہیں سے کہتے تھے یوں بکار  
یا باد بان باندھو یوں کے دو اختیار  
تیغ زبانشے کاٹنے کرتا تھا گلہ شمار

|  |  |
|--|--|
| <p>گھوڑا کھین میں ایک سوانا خراب و خوار<br/> رکھتا ہو جیسے اسب گلی فضل شیر خوار<br/> فاقون کا اسکے اب میں کمانک کروں شمار<br/> ہرگز نہ اٹھ سکے وہ اگر بیٹھے ایک بار<br/> کرنا ہے لکب اسکا جو بازار میں گزار<br/> امید دار ہم بھی ہین کتے ہین یون چار<br/> گڈے ہو اس فط اسے ہر لیل دہر منہ<br/> دیکھے ہے آسمانی طرف ہو کے بقرار<br/> چو کے کو آکھ سو ند کے دیتا ہے وہ پار<br/> ہر دم زمین پہ آپ کو چپکے ہے بار بار<br/> ہرگز دروغ اسکو تو مت جان زمیندار<br/> باد سموم ہو دے دہن گر کرے گزار<br/> کھوٹے ہے اپنے ستم سے کنوین ٹاپین بار<br/> گھوڑی کو دیکھتا ہے تو بادے ہو بار بار<br/> یخین گرا دسکی تھان کی ہو دین نہ ستار<br/> دموت کے ہے دم کو اپنے کہ جون کھال لولہ<br/> خارشت سے زبکہ ہے مجروح ہمیشہ<br/> بجگل سے ہز کیے تو چھوڑا دسکو کردگار<br/> کتے ہین اسکے رنگ کو ملسی اس اعتبار<br/> اس تین بات سے کوئی جلدی ہوا شکار<br/> خوگیر کا بھی سینہ جو دیکھا تو ہنکار<br/> آیا یہ دلیں جلیے گھوڑے پہ ہو سوار<br/> مشہور تھا جنھوں نے دہ اسب نابکار<br/> گھوڑا مجھے سواری کو اپنا دوست قرار<br/> ایسے ہزار گھوڑے کروں تیر میں شمار</p> | <p>نوکر میں سو روپے کے دیانت کی آہ سے<br/> نہ دانہ و نہ کاہ نہ تیار نہ سیس<br/> نا طاقی کا اسکے کمانک کروں بیان<br/> ماند نقش نعل زمین سے بج نہ فنا<br/> اس مرتبہ کو بھوک سے ہو بچا ہوا کھانہ<br/> قصاب پوچھتا ہے مجھے کب کرو گے یاد<br/> جسد نے اس قصائی کے کھوٹے بندھا ہوا<br/> ہر رات اختر دکنے تین دانہ بوجھ کر<br/> تھکا اگر پڑا کھین دیکھے ہے گھاس کا<br/> خطا شعل کو وہ سمجھ دستہ گیا<br/> پیدا ہوئی ہے تپہ اگن بادا سقد<br/> گڈے وہ جھوٹ سے کھوا و طرف نسیم<br/> دیکھے ہے جبہ تو بڑہ و تھان کی طرف<br/> فاقون سے ہنہانے کی طاقت نہیں ہی<br/> ہے اسقدر ضعیف کہ اوڑ جاے باد سے<br/> نہ استخوان نہ گوشت نہ کھاسکے پیٹ میں<br/> سمجھا نہ جاے یہ کہ وہ ابلن ہے بارنگ<br/> یہ حال اسکے دیکھ غرض یون کے ہو غل<br/> ہر زخم پر زبکہ کھینتی ہین کھینان<br/> لیجا دین چوریا مرے یا ہو کھین یہ کم<br/> تنہا نادس کے غم سے ہے دل تنگین کا<br/> القصد ایک دن مجھے کچھ کام تھا ضرور<br/> رہتے تھے گھر کے پاس قضا اودہ آشنا<br/> خدمت میں انکی مینے کیا جا یہ التماس<br/> فرمایا جب ادھون نے کہ لے ہر بن</p> |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| سودا نے تب قصیدہ کہا سن یہ باجرا   | ہے نام اس قصیدہ کا تضحیک نے زنگار   |
| <h2 style="text-align: center;">شنوی در جوپیل انجہ پتنگہ</h2>  |   |
| <p>             تو کر فکر بلند لے ہمت پست<br/>             بنے تاصغہ کا غذبہ زنجیر<br/>             زبان خامہ پر بیان بجلی بن ہے<br/>             تو بہتر ہاتھیوں سے کردھا دین<br/>             قدم آ حضرت سودا کے جوین<br/>             ہر اسکو جو سخن رس ہو سو جانے<br/>             سخن کا ہے جو کچھ فن سب یہی ہے<br/>             خوشی ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات<br/>             جگہ ہے گشت کی ہنسہ سخن دان<br/>             کوئی شاعر جو اسکو باندھ لاوے<br/>             کلاو سکی طبع کو آئیں کرے وہم<br/>             قدم ہرگز نہ رکھے خاک پر وہ<br/>             جہاں تک بھیجو کاغذ پر چلا جائے<br/>             گو یادہ اسکی آواز در اسے<br/>             بہت اسکی بزرگی سے ہے یادہ<br/>             اسے کہتے ہیں اہل طبع نرین<br/>             بندی عرش سے پاسکی افزود<br/>             کہ جسپر ہر کوئی ایسا تعین ہے<br/>             ہے چرخ چپش آہ شربابہ<br/>             نظر بھی اس بزرگی پر نہ آوے<br/>             نہیں دم مارنے کی سچک بات           </p> | <p>             کیا ساقی نے گو مجھ کو سیست<br/>             قلم سے کہہ کہ ہو سرگرم خسریر<br/>             قوی ہاتھی سے بھی اپنا سخن ہے<br/>             اگر ہم نیل معنی کا بنا دین<br/>             پھرا دلکو جو کوئی بھمیں ہو بھوین<br/>             یہ دعوے گو کوئی شاعر نہ ملے<br/>             کہ طرز شاعری انسب یہی ہے<br/>             کہون میں بیل معنی کے جواقات<br/>             بندھے ہے وہ سدا کر سیریاں<br/>             تو ارد سے اگر وہ چھوٹا جاوے<br/>             دبے ہے اس سے جو کوئی ہم کچھم<br/>             بنا ہے پاک طینت اسقدر وہ<br/>             سبک چلنا کوئی کیا اسکو تھلائے<br/>             کرن ہیں آفرین اسپر سو کیا ہے<br/>             نہ لگو ادے کھوشتک پہ سینور<br/>             ہوا کیا اگر نہیں کرتا ہے ترین<br/>             نہوے قد و قامت میں وہ موجود<br/>             بھلا اس شان کا اتھی کہیں ہے<br/>             مہادت دل ہے نالہ بھالہ بردار<br/>             نہ کچھ پوئے کھو نہ کچھ وہ کھائے<br/>             کوئی اتھی کی ہوتی ہے یہ اوقات           </p> |

کہتا تھا کوئی ہے بڑو ہی نہیں یہ سب  
 کہتا تھا کوئی مجھے ہوا مجھے کیا گناہ  
 کہنے لگا پھر آ کے اس اجلاس میں کوئی شخص  
 سمجھوں ہوں میں تو یہ کہ سپاہی کو نہیں میں  
 اس شخص میں تھا ہی کنا گاہ ایک روز  
 دھوبی کھار کے گدھے اسدن مجھے تھے گم  
 سر رک پئے اسکو اپنے گدھے کا خیال کہ  
 دریائے کشکس ہوا اس آن موج زن  
 بڑی اسکی دیکھ کے کر خرس کا خیال  
 کہتا تھا کوئی اس کے پیار کو منہ کے بیچ  
 کہتا تھا کوئی مجھے کہ تو مجھ کو بھی حب نہ تھا  
 کہتے بھی جھوٹے تھے کھڑے اس کے گودیش  
 اسوقت میں اپنی مصیبت پر کفر نہ  
 بھگروں میں دھوبیوں سے کہ لوگو کو دودن جواب  
 بارے دعا مری ہوئی اسوقت سحاب  
 دست دعا اٹھا کے میں پھر وقت جنگ کے  
 پہلے ہی گو لاچھوڑتے اس گھوڑے لگے  
 یہ لنگے میں خدا سے ہوا مستعد جنگ  
 گھوڑا تھا بسکہ لانو دست ضعیف و خشک  
 جاتا تھا حبش پٹ کے میں اسکو حریف پر  
 جبے کیا میں کہ جنگ کی این ب بندھی ہر شکل  
 دھردھکا دلنے لڑتا ہوا شہر کی طرف  
 گھوڑے مریخی شکل میں سے تھے جو سنی  
 سکر تباہنے میں یہ قصہ دیا جواب  
 گفتن میں بس ست کہ اس میں ابلیس

کہتا تھا کوئی ہیگا دلایت کا یہ حمار  
 کہتا تھا کوئی گدھے پہ تھے کہوں کیا سوار  
 مرکب نہ یہ گدھا نہ یہ راگب گنا ہنگار  
 ڈاؤن چلی ہے سیر کو ہر چرخ ہر سوار  
 فتنے کو آسمان نے کیا مجھے پھر دوچار  
 اس ماجر کو سن کیا دوزن نے ان گزار  
 بچرے تھا دھوبی کان تو کھینچے تھا دم کھال  
 تھا عنقریب ڈوبے خفت سے ایک بار  
 لڑ کے بھی دان تھے جمع تہاشے کو پیشاں  
 مواسے تن سے کوئی اٹھا تے تھا بار بار  
 ددگھا کھانے میں سے فوجند ایتوار  
 ساتھ اس سمندر خرس نما کے چہرہ چلے  
 کہنے لگا خدائے یہ رو رو کے زار زار  
 کہنوں سے یاروں کہ مردن اپنا بیٹ مار  
 دلنے بہر نطا کیا جنگ کا مک گزار  
 کہنے لگا جناب الہی میں یوں پکار  
 ایسا لگے یہ تیر کہ ہو دے جگر سے بار  
 اتنے میں مر رہے بھی ہوا مجھ سے آدوچار  
 کرنا تھا یوں خفیف مجھے وقت کار زار  
 دوڑوں تھا اپنے بانوں سے جو نطفہ لے سوا  
 لے جو تو کو ہاتھ میں گھوڑا بغل میں مار  
 القصہ گھر میں آن کے سینے کیا قرار  
 اس پر بھی دلیں آئے قواب ہو جیسے ہوار  
 اتنا بھی بھڑو بونا کیا ہے ضرور بار  
 بھگوان دلیں اپنے اگر ہر نین ہو شیار

کچھ ایسے پیل کے رکھنے میں ہر شان  
 دیا دن نے جواب لے میرے خردم  
 بڑا ہے بد قرارہ زشت و ناپاک  
 جہاں بھی ہو تو لے کوئی خان و نواب  
 بکانے کی نہیں اس کے کوئی بات  
 سمجھنا فیل اسے دیوانہ پن ہے  
 ستون اس کے تلے یہ ہانوں میں چار  
 جو بیٹھے یہ تو اٹھنا ہے اسے دور  
 اٹھ ہے خاک کا یا رکھ کا ڈھیر  
 ہلا تا یوں ہے یہ کا نوں کو ہر بار  
 ہے اتنا چلنے میں بجز یہ بد ذات  
 یہ عالم چلنے میں خرطوم کا ہے  
 جو کیے فیل اسے مہتان ہے یہ  
 خورش کے وقت بولے فیل ہو میں  
 عماری کے گر چلیے کہیں کو  
 یہ ہے اس مرتبہ بدین منخوس  
 جسے لا بیٹھ پر اس کے بٹھایا  
 گویا جس روز سے یان اسکا بھڑاس  
 مرے یہ آپ یا کوئی مار جاوے  
 غرض تھا جبکہ یہ ذکر و اذکار  
 ہوئی اس ذکر سے یون ائین تاثیر  
 ہوا اس کے سمجھنے کے وہ درپے  
 لگے کہنے وہ کر میری طرف رہ  
 کہ یہ جس پیل کا کرتا ہے مذکور  
 اگر اب حسب ظاہر بتائے غور

سواری جبکی ہوئے آفت جان  
 خریداری تو اس کا فرکی معلوم  
 کہ بیٹھا اسکی بلند در بیٹ کا دک  
 ہے بیٹی... کی مسجد کی محراب  
 نصیبوں سے مگر آجائے شہرت  
 کسی مدت کا یہ بام کہن ہے  
 ہے دو دانت آگے سو ہین ارڈوار  
 لگین جبتک نہ اسکو راج و مزدور  
 کہیں ہین اسکو ہاتھی ہر یا نہ صیر  
 کہ دھونچکین پنکھوٹے کو یوں کا انبار  
 نہیں ہاتھی صوبت کی ہر یہ رات  
 کہ دست کو رین گو یا عصا ہے  
 عجائب تودہ طوفان ہے یہ  
 مجھے من بھر لمبار و زبے تن  
 جتاوے فیل رخ اپنے تیلن کو  
 سینچر جکے ہوتا ہے قد مبوس  
 گویا بار دت پردھر کر اوڑایا  
 کیا خلقے کا سامے ستیا ناس  
 جہان کے سر سے بوجھاوے بھار جاوے  
 سنے تھا اسکو دھان اک مڑ ہشیار  
 کہ اسکا ہو چلا احوال تنصیر  
 کہا اُنے کہ حضرت خیر تو ہے  
 مگر اب تک نہیں سمجھا اُسے تو  
 اُسے ہن نفع کیا کیا اُس سمجھو  
 اُسی پرانسی روزی ہو ہر طور

|   |   |
|---|---|
| <p>غرض ہاتھی خدا دیوے تو ایسا<br/> مچائی جسکی گھڑیا لی نے یہ دعووم<br/> کوئی ہاتھی ہے یا آفت وہ چٹال<br/> کلا وہ کو نہ سمجھو اسکے گلگون<br/> کے کون اسکو بچہ نیل کا ہے<br/> چکھر طوم میں اسوقت زنجیر<br/> جو ہتھیلی پہ آجائے وہ خو خوار<br/> چھٹین گرا لاکھ او سپر حرجی و بان<br/> سرون کو یوں قدم پیچھے لے ہے<br/> مہادت کیا جو بھرا دسکو سنبھالے<br/> جو کوئی دیکھے اس سوہان جان کو<br/> خدا و ندا یہ آرا ہے کہ خرطوم<br/> غرض ہونی تھی باقی ماندو کی خیر<br/> ہوئی آقا پراد اسکے تنگدستی<br/> لے ہے راتبا اسکے اسطرح ہاتھ<br/> بدن پر اب نظر آتی ہے یوں کھال<br/> منو دار اسطرح ہر استخوان ہے<br/> نہ بیڑی ہے نہ کٹ بندھن نہ کڑا<br/> گرفتار اسنے فعلون کا ہے نالاک<br/> ضمیفی نے ٹکی اسکی فرہی گم<br/> ہوئی ہے ناتوانی اسکے دے<br/> برائش کے دلیں اب بھی غصہ ہے<br/> تا شاہو اگر وہ چھوٹ جاوے<br/> کہا اسکے مہادت سے میں اک و نہ<br/> تو کہ اسے کہ اسکو بیج ڈالیں</p> | <p>نہ نیل راجہ نہ بہت سنگھ جی سا<br/> کہ لرز رہے پڑے شام تاروم<br/> مہادت پر کرے آقا کے سر کال<br/> یہ گردن پر ہے اسکے خلق کا خون<br/> وغا کے روز ٹیکانیل کا ہے<br/> پے ہے فحج پر اپنی ہی بے پیر<br/> ہزاروں نیزے مارین بجالہ بردار<br/> نہ چھوٹے وہ جوادس کافر کی ہر بان<br/> جنون کو جس طرح چلی دے ہے<br/> جو آدسے شیخ بھینار و نہ ڈالے<br/> تو یہ کہتا ہے منہ کر آسمان کو<br/> یہ ظالم چیرتا ہے جس سے مظلوم<br/> سا نا تھا خدا کو کبہ و دیر<br/> کیا کرتا ہے اب وہ فاتح مستی<br/> جو بھاڑے دین کسی تابوت کی ساتھ<br/> طنا بست سے خیمہ کا جن محل<br/> گو یا ہر پہلی او سکی زرد بان ہے<br/> رکھے ہے ناتوانی اسکو جاکڑا<br/> کیا کرتا ہے سر پر زرد شب خاک<br/> گیا ہاتھی نکل اور رہ گئی دم<br/> کہ وہ ڈیل ب دھوین کیسی گرو ہے<br/> کہ آتش بازی کا ہاتھی وہ اب ہے<br/> کہ گھر کو آگ کس کس کے کھائے<br/> اگر آقا کے لئے ہے تو دل سوز<br/> عوض کا شل منگے چڑھے کو گرہا لیں</p> |
|---|---|

گشت جب اسکا پھر تا آتا ہے  
 بن لو چور دیہ مختصر قصہ  
 جو نظر بازاد سکا چتر ہے  
 جتنے نوکر ہیں اس کے خدمتگار  
 کسو کا گٹھ کٹی دیا ہے  
 جسکے گھرنج اور سکا آقا جائے  
 تا آخر دار گھر کا ہو صاحب  
 سینکے از بس یہ ہاتھ کے جالاک  
 شک یہ غافل جو اُنے ہوتا ہے  
 ایک دن اُسے سبک طنز کی راہ  
 چیز میری جواب پُراؤ تم  
 قیمت اُسکی جو کچھ مشخص ہو  
 ایک اُنہیں سے یہ سخن سکر  
 کیا جب آپ تم نے یہ انصاف  
 آپ کے سر پہ یہ جو چڑھایا ہے  
 دس روپے وہ مجھے دلائے ہیں  
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام  
 چڑھایا آقا رکھے نہ سر سے اذمار  
 پردوشالے کے تین لگا لگات  
 میری محنت یہ شک نظر کیجے  
 غرض اس گفتگو سے ہو یہ مال  
 شہر کے بیچ کیا کہوں میں اب  
 شب ہو زلیوں کی قال قیل  
 کئے آہٹ سے اُنکی جو نین میں  
 آنکھ تو کس بشر کی لاگے ہے

یہی نرسنگیا بجاتا ہے  
 صبح کو بھیج دیکھو حصہ  
 خوب دیکھو تو جیب کتر ہے  
 فن دزدی کے سب میں بانی کار  
 کوئی بھڑوا اٹھائی گیر ہے  
 صاحب خانہ پر یہ آفت آئے  
 چو گھر سے باذن تک غائب  
 والدین میں اُسکی آنکھوں میں بھی خاک  
 تن کے کپڑوں کو اپنے روتا ہے  
 کہا تم ہومرے بٹھ دل خواہ  
 چوک میں بیچنے بچاؤ تم  
 اُمتنے کو تم اُسے مجھی کو دوا  
 لگا کہنے کہ اس سے کیا بہتر  
 میں بھی کرتا ہوں عرض کئے مٹا  
 دود خریدارا اسکے ہن درپے  
 کہیے اب آپ کیا لگاتے ہیں  
 نہیں ہوں جس سے ہونے ایسا کام  
 اور قیمت کی اُسکی ہو سکرار  
 آج جاگا کیا ہوں ساری رات  
 آگے جو دلمیں آوے سودیجے  
 واہ واہ واہ سے نے کتوال  
 روز محشر کی دھوم ہے ہر شب  
 گو یا بھنکتی ہے صور اسرائیل  
 مرنے خواب عدم سے جو نین میں  
 چور دیکھے ڈر سے فتنہ جاگے ہے

|  |  |
|--|--|
| وے از بسکا دس کے فصل ہن بد<br>جو کچھ اس پیل میں اُن نے بنایا<br>یہ اشکی مرگ کے جتنا ہے دیے<br>میں خوب اپنے تئیں دیکھا میں مُدَم<br>تغیر حال کا باعث مرے بار<br>اگر دریا نئے برداشت بوس | اسے مرنے کی اس کے کتنی ہے کد<br>سو نے نفس ظالم میں ہے پایا<br>جُھے اُٹنی ہی اُسکی بردش ہے<br>مہادت سے بھی ہمت اپنی ہو کم<br>یہ تھا جو کچھ کیا میں تجھ سے اظہار<br>وگر غافل شدی افسوس افسوس |
|--|--|

## شہنوی ہجو شیدی فولاد خان کو تو ال شاہ جہان آباد

|  |   |
|--|---|
| کیا ہوا یاد وہ نسق ہہات<br>بانہا جاوے تھا چور پڑی کا<br>شہر میں کیا رہے تھا امن دانان<br>تھانہ رشوت سے کو تو ال کو کام<br>اب جہان دیکھو دان جھڑکا ہے<br>دیکھی تھے چوراہ چا وڑی کی<br>خاص بازار کا جو نیسے بیان<br>وڑی کے سونے کو جو دان جاوے<br>کس طرح شہر کا نہو یہ حال<br>چور کب اُسکا زور مانے ہے<br>ہو یہ کتوال تو وہ مانے زور<br>اُسے رشوت لیے یہ بیٹھا ہے<br>بعضوں کا مفسد دن کے زور ہے یہ<br>اپنے وردانے آگے رکھ نہ کھٹ<br>ٹھاک نہ تنہا چڑھے ہن اُسکی آٹ<br>سر پہ یہ دیکھیں جسکے اچھی شال | لیون کے چور کا کٹے تھا مات<br>مارا جاوے تھا زرد گڑی کا<br>کیسی کرتی تھی خلق خوش گذران<br>شہر میں تھانہ چوٹے کا نام<br>چور ہے ٹھک ہے اور اچکا ہو<br>پشتم ہے رہزنی تلو وڑی کی<br>ادن نے نزدیک کے کاٹ ڈالے کان<br>چوڑی کھوسر کو پیتا آوے<br>شیدی فولاد اب جھے کتوال<br>کا لالال اپنا اُسکو جانے ہے<br>یہ تو مجھ کی جھول کا ہے چور<br>اُسکے دل میں یہ چور بیٹھا ہے<br>چور کا بھائی کٹھی چور ہے یہ<br>تھے ہن اُن نے گھر کے گھر چوٹ<br>مل ہی ہے اچکون سے بھی ساٹ<br>کو یادہ اُسکے باب کا ہے مال |
|--|---|



|   |  |
|---|--|
| <p>بچ رہا ہے اب اس طرح کا سانگ<br/> بچ سکے کیونکہ اب کسی کی شے<br/> کرین انصاف اب جو ان دیر<br/> رتبہ و زدی کا اس قدر ہے بلند<br/> یہ جو سودا کے ہے لالیسنی</p> | <p>ہے خدا کے بھی گھر میں چرکی تھانگ<br/> لامسجد کا صبح خیر یا ہے<br/> کیا ہے اس میں بھلا مری تقصیر<br/> چرخ کے گھر پہ کھکشان کی کن<br/> آپ کرتا ہے دزدی معنی</p> |
|---|--|

## شہنوی درجہ امیر دولت مند بحسب میل

|  |   |
|--|---|
| <p>ہے خدا کا یہ ایک شہنہ نذر<br/> کرتے اسکو لگے نہ ذرہ دیر<br/> کیا اذن نے بغیر صہ یک آن<br/> دہ کر و رون نعم کو لذت دے<br/> کس زبان سے ہوا سکا شکر ادا<br/> میوے ہیں باغ میں زمانے کے<br/> فضل سے اس کے کچھ نہیں ہے کمی<br/> سینو بار و گردن ہون میں اک نقل<br/> آغا خاک آستانہ میرے<br/> جو ہیں وارد ہوئے یہ وان ناگاہ<br/> اسکے ہوتے جو ابرہہ آیا<br/> نہ خبر انکی پوچھی نہ احوال<br/> کچھ ہوا پر بھی تم رکھ رہو نگاہ<br/> یہ ہے یہ نہ تھا مجھے معلوم<br/> جب نہ مجھے یہ اسکے رمز کتین<br/> جون لگی ہوئے قطرہ افشانی<br/> پھر لگا کتنے یہ بھی اپنے نصیب</p> | <p>جس سے روشن ہے آسمان کا تنور<br/> مہر و مس کو بشکل نان و پیر<br/> فقل احتسب پر سپہر کا خوان<br/> واقفہ میں زبان انسان کے<br/> فتمتین کیا کیا اذن نے کین پیدا<br/> واسطے کھانے اور کھلانے کے<br/> لیک وہ کیا کرے جو ہم ہوں دینی<br/> جسکو باور کہے نہ ہرگز عقل<br/> گئے تھے ایک عمدہ کے دیر<br/> اٹھا چارون طرف سے ابرسیاہ<br/> صاحب خانہ سخت بھڑکایا<br/> بیٹھتے ہی کیا یہ اُسے سوال<br/> گھونگھری بٹو کچھ بھی ہے عہد<br/> ور نہ لاتا میں ساتھ اسے مخدوم<br/> سو بھی یہ بات اسکے تین دوہین<br/> لا رکھی انکے آگے بارانی<br/> آئے مدت کے بعد اپنا حبیب</p> |
|--|---|

آسمان پر بھی منع دم ہے خوب  
 لاکھ بند و ق رات کو چھوٹے  
 ہین یہ سرگرم دزد بد انجام  
 بزم میں شب ہر ایک پیر و جان  
 تسبیح ہے یہ کہ بہر طرہ زر  
 طرہ شمع اک طرف لے یار  
 شام سے صبح تک یہی ہے شور  
 صبح شب نام جو گل پہ ہوتی ہے  
 مال صند دق میں ہے کس بھانت  
 اب تو دزدی کا کچھ نہیں بڑھنگ  
 رکھ سکے کون ہے ہر کے کرت  
 رات جو اپنے گھر میں کھنکائے  
 ہو گی کب تک بچا خجہ ڈاری  
 صاحب خانہ جو کوئی ہے اب  
 آئینہ تک اگر جو دیکھے یار  
 بے خطر ڈر سے اب کوئی نہ رہا  
 نہ عبادت کو جاگتا ہے شیخ  
 خلق جب دیکھ کر کے یہ بیداد  
 بولے ہے وہ کہ میں بھی ہوں ناچار  
 کرتے ہیں مجھے اب بجا کر ڈھول  
 یار دیکھ چل سکے ہے میرا زور  
 مٹ سکے مجھ غریب سے یہ خل  
 دیکھیے گرتاں کو بھی بخت دا  
 کسکو ماروں میں کسکو دوں گالی  
 چڑھ سکے جب مفسدون پہ جاتا ہوں

کھلا رہتا ہے دیدہ متاب  
 کوٹھی پر سا ہو کار کی پھوٹے  
 لوٹے ہے تاجر نہ نہ حمام  
 بیٹھے ہین کر کے نرم کا سامان  
 لگے ہے چور شمع سے اگر  
 کم ہے چور شید کی بھی شب تار  
 دوڑ بول گھڑی لچک لاپے چور  
 بچہ کو غنچہ سر کے وہ رفتی ہو  
 تن کے کپڑوں پہ چور نہ نکا ہن انت  
 کہتے پھرتے ہین چور ہو سر ہنگ  
 چونہ دے ہلکو کپڑے کیا ہے خست  
 چور دروازے پر یہ بیکارے  
 چور جاتے رہے کہ اندھیل سی  
 ہے خبر داری میں وہ روز و شب  
 اپنے گھر میں ہے وہ بھی چوکیدار  
 اہل میخانہ میں بھی ہے ہوا  
 ٹڈی ہی چور آنہ مارے میخ  
 کرتے ہین کو تو ال سے فراہ  
 گرم ہے چوٹوں کا اب بازار  
 میری پگڑی کا میرے سر پر پول  
 دیکھو تو تک کہاں کہاں ہے چور  
 ہے امیر و نیک گھر میں چور چل  
 ہاتھ میں ہے اونگوں کے دزد و حنا  
 چوری کرنے سے کون ہے خالی  
 وقت پر میں بھی جی چراتا ہوں

غرض اٹھ کر چلا وہ جب دانے  
 چاہو جو کچھ کہ اب تبادل کو،  
 اوغنون نے اس کے موجب ارشاد  
 آیا بعد از سماعت بسیار  
 بولا تیار تو نہیں ہے مجھ سے  
 تو تو لاؤں ہوں آپ کی خاطر  
 بولے یہ کچھ اگر نہیں تیار  
 ادس سے تم جا کے جنس منگو او  
 لگا کہنے وہ کوئی مانے ہے  
 جب کہ اس کا حساب ہوتا ہے  
 اور قضا بھی جو آدے ہے  
 جب میں کچھ کو بخریے کہتا ہوں  
 بخرتے ہے مجھ سے یون وہ دو بردو  
 سفرہ چین دے ہمیشہ یون گالی  
 مجھ کو باد رچی یون دھراتے ہیں  
 کیا کہوں میں رکاب دار کی بات  
 نوکری میں نہیں کچھ اس کو حصول  
 لیکن اس کی بھی حق بجانب ہے  
 اسے ملتا ہے کرنے کو تو کار  
 نان با کو جو دیکھوں بھر کے نظر  
 تلے مشرت کے گھر کاؤن گا  
 کل کہانی چلا جو گھر کو دوست  
 پوچھا اس سے یہ مینے کر کے نگاہ  
 کیا کہوں مجھ سے میں غرض لے یا  
 کبھو حاصل نہیں ہوا اک دام

کہہ گیا کان میں یہ مسلمان کے  
 کہہ دے بوا کے اب بکاؤں کو  
 کی بکاؤں کے تین و ہین فریاد  
 اوغنون نے پوچھا ہے کچھ اب تیار  
 جاؤں ڈھونڈوں اگر کہیں ہو کچھ  
 ورنہ کھاؤ مجھے میں ہوں حاضر  
 دیکھو ہو دیگا مودی سرکار  
 واسطے میرے کچھ تو بچو او  
 آپ ہی بھڑوا خاک چھلانے ہے  
 جان کو وہ بروں کی روتا ہے  
 پھڑی بغداد مجھے بتا ہے ہے  
 لہو پی پی کے اپنا رہتا ہوں  
 لہو ترکاری کی جس گدہ  
 منہ رکھیں چکنا اور شکم خالی  
 رہے ترے آتش کیا پکاتے ہیں  
 اس کی گزرے ہے سطح اوقات  
 اکاٹے ہے میرے حق میں تمل  
 گر بکانے کو مانگے وہ کچھ شے  
 ورش کا وہ مرتبہ و آچار  
 مجھ سے کہتا ہے یون وہ لیدی خر  
 اور میتھن ترانکا لون گا،  
 پیاز کا اس کے باغ میں تھا پوسٹ  
 کیا ہے یہ بولا یون وہ بھر کے آہ  
 دے کے خدمت کیا ہے مجھ کو خوار  
 مفت رسوا ہوں نزد خاص عام

|   |   |
|---|---|
| <p> بھیگتا اپنے گھر کرودہ جائے<br/> اُس مزدور کو کیونکہ پہچانے<br/> بھیگتا جاؤنگا میں اتنی دور<br/> نہ کھلیگا تو میں رہونگا رات<br/> لگی اوسکی دوہن نکلنے جان<br/> اپنے بیگانے کی رہی نہ خبر<br/> یہی کہتا تھا اوس سے بھر کر آہ<br/> حرف رہنے کا درمیان آیا<br/> بادون سے جواسکا تھا احوال<br/> کہہ کہتا تھا شیخ ڈونڈ و بناؤ<br/> آدے ہے آسمان کہیں سے نظر<br/> کیسی ہو جائے اپنے گھر میں عید<br/> کچھ لطف آئے ہے جو بھیجے غور<br/> لے میں تیری زبان کے نشہ بان<br/> تو جھنجھلا گئے یون لگا کہنے<br/> کوہ تک جائیں ڈوب لیکے رخت<br/> چاہیے ہو تمام عالم غرق<br/> کاش ہو جائے ایک قطرہ آب<br/> ہو گئی رات لیک بچہ نہ کھلا<br/> کہنے لاگا کہ سنگ آمد و سخت<br/> کیا مہمان سے اخلاط شروع<br/> ہووے غیر از حدیث زر و غنم<br/> مزکب ہو کے اس بہانے کا<br/> بولا اسوقت دیوڑھی کا ناظر<br/> محل کی جاضر درمیں رکھوا </p> | <p> اور منہ آسمان یہ برساتے<br/> یہ تو سامے غریب کیا جانے<br/> بولے یہ سادگی سے کیا حضور<br/> رکھے خالق سلامت آپ کی ذات<br/> یہ سخن جو ہیں پہونچا اسکے کان<br/> سننے ہی آئے یون ہوا مضطر<br/> جسکے منہ کی طرف نہ تھا گاہ<br/> کیون میان ابرا سقد ر چھایا<br/> مضطرب برق سے نہ یون حال<br/> کبھی کہتا تھا بار و نسل جلاؤ<br/> کہہ بولے تھا دیکھو ادا بر<br/> گاہ بولے تھا ہو جو مسرید<br/> بولانہ کہے ایک یون فی الفور<br/> کہا اُن نے یہ سچ ہے میرے بچان<br/> ایک پرانے جب لگے بنے<br/> کیا یہ برس ہے یون برس رخت<br/> نہ رہے غریب ہے اب شرق<br/> لیکے ماہی سے اور تا مہتاب<br/> غرض اپنی سی وہ تو کر گزرا<br/> آخر الامر کر کے دکھ کر رخت<br/> گر چکا اپنے جب اصول مفرغ<br/> پر نہ تھا یہ کچھ اور ذکر سخن<br/> وقت آیا جب اس کے کھانے کا<br/> لگا کہنے کہ کوئی ہے حاضر<br/> کہا اُس نے کہ بھر کے افتابا </p> |
|---|---|

جس سے طوفان نے کیا تھا ظہور  
اور کیا کیا میں کھولوں اسکے بھرم  
ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد  
مسنے اک روز یہ حماقت کی  
نہ ضیافت کہ حبیب ہوزنگ میں  
تسپہ یون پیش آیا یہ مردود  
چاہتا تھا کرے یہ اوکو علق  
بارے لوگوں نے آکے سمجھایا  
بتھرا سکے عوض تو کیون نہ جہنی  
یار و مجھ سے تو لاد لہ بہتر  
اسکا دادا بھی گرچہ تھا عیاش  
جو کوئی اسکے گھر میں نہ کر تھا  
پھر تادہ ٹھکے مالٹنا گھر گھر  
اچھے جن جن کے آکھلے تھے  
پیدا ہو کر گئے تھے یون اجداد  
میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول  
گرٹے پیسے یہ سب اوڑانے کا  
اسکے دامے کے باپ کا کردار  
لایا پھر مٹی پکا شر اکٹ سے  
اون نے اک دم لینے نوکے بٹے  
لگے کہنے نہیں شر اکٹ نیک  
تھی بزرگوں کی اپنے تو یہ چال  
خوب جو کچھ اٹھا خزانے سے  
سنا اس گھر کا یار تو نے حال  
ایسی ہی بھوکہ ہے تو میر بجان

انکی نانی کے گھر کا اتحاد تنور  
کہتے بھی آتی ہے مجھے تو شرم  
سارے گھر کا تھا اسکے چشمہ چرخ  
آشنا اپنے کی ضیافت کی  
اک رکابی طعام و دیگر میں  
یاد آیا اسے چھٹی کا درد  
اور بان کو بھی اسکی دیس طلاق  
تب یہ جو روکے حق میں فرمایا  
کاش پھنس مرتا وہاں یہ ناشدنی  
میرا بیٹا اور اس قدر تبہ  
اس سیکے سے پر کرے تھا ماش  
رات کو اسچہ یہ مقرر تھا  
لاتا آقا کے آگے جھولی بہتر  
بڑے تنخواہ میں لگاتے تھے  
سو یہ بد بخت ہے یون برباد  
پر یہ مجھے بھی نکلا نا معقول  
انیون تک بیچ بیچ کھانے کا  
آشنا تھا سوڈہ بیٹ دلسوز  
دونوں کھاتے لگے رفاقت سے  
جد م حوم دوہن ہو کے کھڑے  
میرے سوئے اور تیرا ایک  
کہتے ہیں بان ضیافتیں بال  
لو اتالیق کے مہینے سے  
مجھے کھانے کا پھر نہ کچھ سوال  
بندہ خانہ بھی دور نہیں چندان

|  |  |
|--|--|
| <p>کوئی شاعر جو بیان گذرتا ہے<br/> کون جانے کہ آپ کیسے ہیں<br/> پیراؤں کا گر آئے وقت طعام<br/> یون ہن اوٹھ جائیں ادسکوئے بُتا<br/> نہیں ممکن کہ اس سے وہ بھی دن<br/> کام بھوکے کا اونکے مطبخ سے<br/> کھانا یاں کھا دے ہاتھ ان ٹھوٹے<br/> بسکہ مطبخ میں سردی رہتی ہے<br/> اونکے مطبخ سے دودا دھٹکے گر<br/> لگے ہے دینے کوئی انھکے اذان<br/> ڈالے ہے کوئی چھیرا اپنے کاٹ<br/> یاں پکانا ہے خانہ حلالا<br/> انکے باورچی خانہ کا احوال<br/> ڈالے ہیں سر پہ خاک ماتم سے<br/> سینے دیچون کے ماتے ہیں جوش<br/> روز باورچی یون کرین فریاد<br/> کیا ترے بعد کر کے کھا دینگے<br/> دُکھ شو کو نہ دیک سے سرد کا<br/> بسکہ مہمان وعدہ سے آیا<br/> اس خجالت سے دیتے یکسر<br/> دور سے دیچون کا ہے یہ حل<br/> کی زمانے نے لاکھ ہی تدبیر<br/> شادی پر شادی یاں ہوئے ہے سدا<br/> کرے سو عید گنبد گردان<br/> الغرض مطبخ اس گھر انے کا</p> | <p>میری ہی ہجو وہ بھی کرتا ہے<br/> جی مرا جانتا ہے جیسے ہیں<br/> جاے لقمہ کے کھاے وہ دشنام<br/> مارین نہیں جھوٹے ہاتھ سے گتا<br/> جز فریب اسکو ایک ٹکڑا دین<br/> نہیں ممکن کہ اس سوانکے<br/> گر میون پنج پیٹ بھر سودے<br/> ناک باورچیون بہتی ہے<br/> ستے لے دوڑتے ہیں مشکین بھر<br/> کوئی دکھاے ہے کھو لکر قرآن<br/> کوئی پھرے سردھے کھٹو لکھاٹ<br/> خلق ہر جادے ہے تہ و بالا<br/> چوٹے ہر گھر کے جب کرین خیال<br/> لکڑی جلتی ہے آتش غم سے<br/> روتے ہیں ڈھانڈے ٹھاپ ٹھپڑش<br/> کبھی تو کچھ کرو ہمیں ارشاد<br/> جب کب اپنا بھول جا دینگے<br/> پھرتی دھونے ہمیشہ جائیں کمال<br/> کھانا ان میں سے اب نہیں کھایا<br/> سرخون ہی پٹے ہیں چوٹھو پیر<br/> سینہ کھن گیسر کا ہو غمِ دل<br/> نہ ملا دیچی سے چھب کھنکھ<br/> دستہ اداں سے پر کھو نہ بجا<br/> نہ ٹلے انکے گھر سے پھر رمضان<br/> رشتک ہے آبدار خانے کا</p> |
|--|--|

جو کہ جاگیر سے اب آتا ہے  
 تو پیسے ہے شراب بنگ داغیم  
 لے ہے نقدی کے پیسے آپ تمام  
 بٹھے بیٹے کے روز چھ پیسے  
 کتبک لے باپ تھے ساتھ بھرون  
 کب تلک آنسوؤں سے منہ دھوؤں  
 دال روٹی اگر جو گھر میں ہے  
 فاقہ بہتہ رازین چپاتی چار  
 تب کہا باپ نے کہ لے مہجان  
 ہم غریبوں کی دال روٹی ہے  
 موٹا کپڑا ہے تاش سے بہتر  
 گر مزے چاہتی ہے تیری زبان  
 جاکہ ادا سکوا در کھا تو پلاؤ  
 اپنے اوپر کسو کو کر عسا شق  
 غریب سے اسکی گود میں جالیٹ  
 جب تو جلتے وہ ہو چکا محکوم  
 مانگ تب اس سے چٹھنے کو گھوڑا  
 تب تو بیٹا یہ بولا ہو کر دوا  
 میں تو کہتا ہوں تجھ سے لے کٹن  
 تیرے گھر سے کروں میں منہ کالا  
 ہاے بارو میں کس غضب میں ہوں  
 کپڑے گردینے کو بھی کہتا نہیں  
 غرض ان نے یہ گالیان کھا کر  
 دیکھو یار و عجب زمانہ ہے  
 باپ سے بیٹا نا ایسہ ہوا

سب تھے خرچ بیچ جاتا ہے  
 اب خدا کا بھی شکر ہے کچھ بچ  
 آئین سے بھی مجھے ندے اکدام  
 سو بھی دے ہے فقیر کو جیسے  
 فقر و فاقہ میں دن کو رات کروں  
 روٹی کو رو دوں چلے میں سوؤں  
 چھبہ بھر گئی کبھی نہ اس میں لے  
 وقتا رہتا عذاب النار  
 حق نے قسمت کیا ہے سو ہڈیاں  
 گاہ بتلی ہے گاہ موٹی ہے  
 در بدر کی تلاش سے بہتر  
 حق نے دی ہے تجھے یہ زندگی  
 سوکھی روٹی کو میری پھر نہ چباؤ  
 یا وہ ہو پاکباز یا فاسق  
 کھول بھاتی کو اور دکھا کر پیٹ  
 چاہ اسکی ہو تجھ اذیر معلوم  
 پھر ہے کس حیز کا تجھے توڑا  
 ہاے یارو یہ باپ ہے بھڑوا  
 تو ہی سنتا نہیں ہر دیکر سخن  
 گر رہوں یاں تو ہوں ترا سالا  
 کیا بڑے سوچ اور قسب میں ہیں  
 بھڑوا کھلائے بن بھی رہتا نہیں  
 دہی چھ پیسے بھر دیے لاکر  
 بیٹے سے باپ کیا ہیگانہ ہے  
 خون دینا کا کیا سفید ہوا

|  |   |
|--|---|
| <p>مک قدم رنجبران تلک کیجے<br/> یولے یہ خانہ شہما آباد<br/> ہے غنیمت یہاں تو آپکی ذات<br/> غرض اس آشنائے صبح کو آ<br/> بھیجو یاد اب ایسے عمدہ پر</p> | <p>کھانے کو چاہیے جو کچھ تیجے<br/> ہے کرم آپ کا تو اس سے زیاد<br/> کٹ گئی اب تو بانوں ہی مین بات<br/> مجھ سے یہ ماجرا مت سام کہا<br/> لعنت کر دگا رشتا م دسھر</p> |
|--|---|

## شہنوی ہجو طفل ضائع روزگار لکڑی باز

|   |  |
|---|--|
| <p>نالے پر ایک لڑکا رہتا تھا<br/> سوٹے جامے سے جکڑ ذوق نہیں<br/> پٹکا کاڑھے کاکب تک بازو ہوں<br/> جوتی چمڑے کی نجکو نہیں بجاتی<br/> نیمہ تن زیب کا بسا دو تم<br/> تو مین جامہ بھی اسکا بنواؤں<br/> پٹکا بلدار تین حقان کا ہو<br/> چسیرا مین تیس گز کا بازو ہونگا<br/> ایک توڑا بھی دے تو منگو اکر<br/> ادو کچو اب ایک ہو پر زر<br/> جھفت پا پوش ایک ستارہ دار<br/> ایک سہری کٹاری لے لے محل<br/> نیچہ اسکے ساتھ کا حکار<br/> اک طہنجہ کمرین ہو دستان<br/> گھوڑا بھی ایک ہو نہٹ چالاک<br/> زمین بھی اوسپہ ہو ابائی دار<br/> نوبصورت مین ادو لباس بڑا</p> | <p>باپ سے اپنے روز کہتا تھا<br/> سھوٹے چیرے کا دل کو شوق نہیں<br/> موٹی شوارتا کجما بہرون<br/> سو کھکر بانوں مین نہیں آتی<br/> کئی محمودیان دلا دو تم<br/> ادو بچی چولی کا تنگ سلواؤں<br/> تب کمر پتلی میری ہو جون مو<br/> سرخ ہی بازو ہون کا پر لون گا<br/> برکنارے مین اوسکو سلوا کر<br/> چھوٹے گلزار جس سے ٹانگو پیر<br/> سرخ بانات کا منقش کار<br/> نیچے سے موٹی آگے سے ہو گل<br/> لون حریفون کو جس سے مین لکار<br/> رہکے کی سی جسکی ہو آواز<br/> پوچھے گردو نہ جسکے سم کی خاک<br/> جسکی فزاک سے بندھے دل تار<br/> تا بکے مجھ گلے دھرے گا چھرا</p> |
|---|--|



|   |  |
|---|--|
| <p>کشتی کا لونڈے کو بڑا جرمزا<br/>غرض اس دم میں اسکو بچ کیا<br/>الغرض اس طرح سے کشتی لڑ<br/>بولے مرزا بڑا نہ مانو گے<br/>اور بھی کشتی کھیلتے ہیں سب<br/>ہم میں تم میں جو یون ہی زور ہوا<br/>کھانے پینے کی کچھ نہیں ہے مین<br/>سکے لونڈا زبان پہ یہ لایا<br/>کہا مرزا نے ایک تھے استاد<br/>کشتی کا کھیلنا تھا ادھکا درد<br/>کہا لونڈے نے وہ جو تھے استاد<br/>بولے مرزا کہ یہ تو کا ہے کو<br/>سکے یہ بات ہو رہا حیران<br/>کہنے لاگا یہ عرض کرتا ہوں<br/>کہکے لونڈے نے مرزا سے یہ بات<br/>ایسی کشتی کبھو نہ کھیلو میں<br/>کہیں گے مجھ کو کیا بدو کیا نیک<br/>کہکے اس آن ہو کے انے جلا<br/>سنو اسے لڑ کو ہونہ راہ سے تم<br/>باپ کے گھر کی جاٹ کر چٹنی</p> | <p>کہا ہو جس طرح سے تیری رضا،<br/>تنگ زبان کھینچ زور بھیج کیا،<br/>ڈال چکا گلے میں پاؤں پر،<br/>اپنا استاد مجھ کو جانو گے،<br/>یاں کی کشتی کا ہے یہی کچھ دھبہ،<br/>ہو گے کوئی دن میں بن سوتی ہے،<br/>پاس سے میرے تم نہ جاؤ کہیں<br/>نئے یہ علم کس سے ہے پایا<br/>علم یہ جن سے میں کیا ہے یاد<br/>نمکے نکتے ہی اُنکے تھے شاگرد<br/>کیا یہ کشتی ادھو نکا ہے ایجا د<br/>سیکھے ہوئے کس سے وہ بھی کبھو<br/>کہا مرزا نے خیر ہے ایجا د<br/>میں اسی سوچ پنج مرزا ہوں<br/>کہا میری نہ گزریں اوقات<br/>اس طرح سے نہ ڈنڈ پیلو میں<br/>پیلو ان میں یہ پرستہ ملی ٹیک<br/>شعر پڑھتا یہ اپنے گھر کو چلا<br/>اس نصیحت کو گوش جانے تم<br/>کر دو گزراں یار و تم اپنی</p> |
|---|--|

## شہسوی درہجہ حکیم غوث

|   |   |
|---|---|
| <p>صدر کے بازار میں ہے اک بنگ<br/>شکس ہے شیطان کی اور غوث نام</p> | <p>عار اطبلا و طبابت کا ننگ<br/>جگ میں ہلا کو کا ہے قائم مقام</p> |
|---|---|

الغرض باپ سے وہ ہو کے جدا  
تھے محلے کے بچ کئی عشاق  
سب سے افرد تھا انھوں کا معاش  
ذوق تھا انکو ڈنڈ پیلنے سے  
گھوٹن اپنے اکھاڑا کھڑا کر  
کئی بچوں کو زور دلو اتے  
نکاح اب اپنے یہ ٹھکانے سے  
مرزا جی میں بھی کشتی کھیلو گا  
تب کہا یہ انھوں نے اے محبوب  
چل اکھاڑ میں ہم تو ڈنڈ پیلین  
جا اکھاڑے میں اور کپڑے آند  
اوترے مرزا اکھاڑ میں اوس دم  
دیکھو دست دوس ہی میں سبھا  
لٹکے گردن پہ ہاتھ ماری اڑی  
کر کے یکدستی اور پیچھے جاے  
کسے ہفتے چڑھا دیے گئے  
طور اس کشتی کا اسے بھایا  
مرزا بھی ڈنڈ کر کے لکڑی لے  
کس چکا گا چھ کے تین جس دم  
مرزا نے دھج بنا قدم گاڑا  
پتے لینے کا مرزا نے کٹھاٹ  
چاہے تھا راون میں اسے جکڑا  
کر کھارنگ دے نبل کے بیچ  
دے لنگوٹے میں اتھ چڑتا پھاڑ  
دہس کے بچوں میں بھر اٹھالی چٹ

ملنے لاگا ہر ایک سے جا جا  
جنین تھے مرزا ہفت برجی طاق  
لوڈنکے ملنے کا انھیں تھا تلاش  
شوق تھا انکو کشتی کھیلنے سے  
کشتی وہ کھیلے تھے شام و سحر  
خوبرویون کو کشتی کھیلواتے  
جالا انے اس بہانے سے  
اس اکھاڑے میں ڈنڈ پیلو گا  
کشتی کا کھیلنا بہت ہے خوب  
اک پکڑ تیرے ساتھ ہم کھیلین  
لوڈنکے اب کشتی کو ہوا تیار  
ہو گیا سامنے وہ ٹھونک کے خم  
کر گئے مرزا پور پور پہ داؤ  
کیا کہون کس طرح کشتی لڑی  
گرہ دکنے سے اوسکو پیچھے بلاے  
اور کیا کیا کیا کہون کس سے  
اگلے دن لوڈنکے صبح ہی آیا  
دیا تعلیم بیچ اوسکو ڈھکیل  
پھر ہوا اس نے بجا کر خم  
لوڈنکے کو ڈھاک پر چڑھا مارا  
کیا لوڈنکے پہ دوہین دھپی پاٹ  
لوڈنکے نے دوڑا لکھم پکڑا  
کیا کیا اوسکو دکھائے پائی و بیچ  
کیا کہون کیسی کی اکھاڑ بچھاڑ  
کہا کہہ اکی چت کروں یا پٹ

ہاے کیس بھڑوے کا ایجاد ہے  
 کہنے یہ عطار نے ہو بے قرار  
 شکل کو اوکی تو مجھے بے بتا  
 سنکے وہ عطار سے بولا جوان  
 شکل سے کسی اُسے تشبیہ دوں  
 رنگ نہن اسکا ہے بد بود غیر  
 سنکے ہی عطار نے یہ رنگ بو  
 یہ وہی سفاک ہے تخم حرام  
 غوث نہیں ظالم بد خو ہے وہ  
 لک دن لے یار مین دکان پر  
 کہنے لگا دیکھ کر کے اک آشنا  
 شکر وہ اوراد سکو تو مطلوب ہو  
 دیکھا کہ یہ بات رکھے ہے حصول  
 جب چلے آپسین وہ دو وزن ہم  
 جا کے وہ دیکھی جو مین وحشت سرا  
 کہنے ہی بیمار تھے ادب ایک گھر  
 ان کے بیٹا وہ ستم گار جب  
 چھٹے ہی اک شخص کی دیکھی جو نبض  
 کچھ نہیں کرنے کا بجز اسکے سود  
 اور غذا اسکو یہ بتلائی دوست  
 صاحب بخش کو بتایا کٹول  
 کہ دیا مجنون کو شیر شتر  
 پوچھا چرا دن نے کہ غذا کیا کسی  
 یہ کہا اسکو جسے تھی آتشک  
 کہنے لگا دیکھ کے اک اور کو

سنکے مین مجنون زرا نبا د ہے  
 کہنے لگا اُس سے کہ سنتا ہے یا  
 کون ہے وہ جن نے کی ایسی دوا  
 کیا مین بتاؤں سنکے اے مہربان  
 ہے وہ سگ خوک سے رشتہ بدن  
 جیسے کہ جلاب کا دست اخیر  
 کہنے لگا ہاے میان ہو نہو  
 صبح جوت اٹھکے کرے قتل عام  
 کہہ نہ طبیب اسکو ملا کہہ وہ  
 آیا جہر ہر ایک کو مفلس نظر  
 جل سنکے ہم غوث کو دیو مین ملا  
 دو وزن جو آپسین مین خوب ہے  
 بیٹے کہا چلتے بجان ہے قول  
 مرگ چلی پیچھے سے گنتی قدم  
 دل پہ کھلے معنی دار الف  
 سو بھی تو وہ گور سے تھانگ تر  
 گرد ہوئے اسکے یہ بیمار سب  
 کہنے لگا شکر بشارت ہے نبض  
 گھدیا یہ کہنے سفوف یہود  
 ماش کی روٹی سے تو کھاراک پوت  
 واسطے پیسے کے لکھا اسپغول  
 کہد استقی کو جافضہ کر  
 ساتھ گلگتھی کے کہا کھا دہی  
 موضع مخصوص یہ چھر کو تنک  
 زخم کو دہل کے کرانا رفر

ہے متوطن وہ لعین روم کا  
جبے طبابت میں دھنسا دہ الاغ  
ملکت ہند میں اب گھر بہ گھر  
اسکے قلم کا مین کردن کیا بیان  
خامہ نہیں کہ جس پر ہاں ہندو  
نسخہ نہ لکھتا کچھ وہ بد مرشت  
جبے مریضوں کو وہ قے ہے دوا  
بو نہیں ظالم میں کہیں در دکی  
کشتن خلق او سکا غرض کام ہے  
مرنے ہیں اُس سے زبیرا بے وطن  
طرفہ ترا س سے بھی کہوں ایک بات  
ہو کے کسمند جو وہ بے حیا  
مردہ شود مولوی تا بوت گر  
دین ہیں وہائی وہ بصدیل قتل  
اپنی دوا آپ تو ظالم نہ کر  
خوب جو کرتا ہے تو اپنی کو دوا  
روزی سے خاطر ہو مری تاکہ بھیج،  
کیا کردن تشخیص کا او سکی بیان  
نزلے سے اک شخص کو تھا درد سر  
دیکھ کے نبض ان نے بصد فکر و غور  
نسخہ دیا لکھ کے بچند بن ہنہر  
جا کے جو نسخہ دیا عطار کو  
کیا تجھے آزار ہے اے وجوان  
میں تو نہیں جانتا کچھ اے حبیب  
سنئے ہی یہ دیکھ لگی اسکے چوٹ

بستی میں رکھتا ہے اثر بوم کا  
روم سے ناشام کیا بے چراغ  
ہے ملک الموت سے مشہور تر  
تیغ اجل جبکی ہے طب اللسان  
قائل ہندو و مسلمان ہے وہ،  
پھرتی ہندو انسان سے دوزخ بہشت  
کام میں مرگ معطل شفا  
جان کا دشمن ہے زن و مرد کی  
مرگ و قضا مفت میں بدنام ہے  
کھاتے ہیں قرض اسکے اور گورکن  
ہنستی ہے سن سکے جسے کائنات  
اپنے سین آپ کرے ہے دوا  
گھبرتے ہیں ان کے سب اسکا گھر  
انہیں سے ہر ایک کرے ہے حال  
میرے کس کو کوئی طرف کر نظر  
اور کوئی آپ سا ہم کو بتا  
بھیجوں تری گور پہ گل اور شمع  
منہ میں ہوئی جاتی ہو ساکت زبان  
لائی قضا اسکے تئیں اسکے گھر  
وق کے سوا کچھ نہ کی تشخیص اور  
صبح سے لے شام ملک غور کر  
پڑھ کے وہ کہنے لگا بیمار کو  
اُن نے کہا اُس سے باہ و فغان  
پر مجھے مدد فو ق کے ہے طبیب  
کہنے لگا اپنی وہ داڑھی کھوٹ

## شہنوی در جوچ میرزا فیضو

آہ واویلا زدست روزگار  
سر سے ہر اک باز نے پٹکی کلاہ  
ہو گئے جتروں کے دل غم سے دو نیم  
کیا تر متی کیا کہی کیا بسیرا  
صید اگر چاہیں کرین پڑی کے تین  
دکھ کر دیتے ہیں اب نڈھ کے خیل  
پشہ کے آگے تر متی ہے ضعیف  
آہ کچھ مت پوچھو اب اسکا سبب  
میرزا فیضو کے چسچ مر گئے  
اک قدر ہے آسمان بے امتیاز  
وضع دوران سخت نا انصاف ہے  
میرزا غلگین ہوں چڑیاں شاد ہوں  
دیکھ تو سارو کو کیا خرسند ہے  
ہلے کیا تیر کے گھر شادی ہو آج  
کبک کیا کیا مارتی ہے ہفتے  
حیف طعمہ ڈال کر وہ یون مرے  
کانپتی تھی خوف سے اسکے بڑے  
ڈر سے سگے نیند بھر سوتے نہ تھے  
کیا بو تر کیا ٹیٹری کیا بڑے  
بگلے ادسے خوف سے کہتے تھے  
قاز تک چلتے تھے جنگل کے کھیت  
دغہ غے کا کیا کلندر کے ہے ذکر

قوش خانوں میں یہ غم ہے رو بکار  
رخت ہر شاہین نے پہنا سیاہ  
باشہ و شاہین و شکرے بھی یتیم  
یک بیک اسے زمانہ یون پھرا  
بچوں میں اتنی بھی گیسرا فی نہیں  
تیرے کے ساتھ اب کانٹے ہیں دہل  
بھنگے کی نظر و نیند دھوبی ہو غصیف  
کیا کہوں یارو میں متے ہو غضب  
قوشخانے جگ کے ویران کر گئے  
آہ کیا مارا ہے اون نے شاہباز  
دیکھو یارو یہ کیا انصاف ہے  
گھونسلے چھوٹ کے یون آباد ہوں  
ڈھڈھو کو اس سے خوشی وہ چند ہے  
مینک و غوغائی کے گھر آیا ہے راج  
تکسے ڈھبر کر رہے ہیں پیچھے  
اور ہر اک جانور خوشیاں کرے  
جیسے سبز پر کیا تھا اسکو سیر  
کوئی غافل موتے ہوتے نہ تھے  
قری اور تیر لوے اور ابلقے  
سر کو پنکھوں کے تلے دھرتے تھے  
قرقرے چلتے کبھو لیکن سوچیت  
زندگی کا اپنی تھا سارس کوٹ کر

دیکھتے پھر پاس وہ اک ڈولی کے  
 دیکھ چکا نبض کو جب بے تیز  
 درد کمرا سکو ہے یا درد سر  
 کر کے پھر آخر کو مقرر صرع  
 اور جو کھانے کی لگے اسکو لو  
 کہنے لگے سنکے یہ کیا تہر ہے  
 لقوہ و فالج ہے اسے پیر زال  
 ان نے کہا تو نے نہ لے ٹوٹ رو  
 ساتھ حکموں کے تو اسے بے تیز  
 اسین سے اک شخص نے شوشکی راہ  
 بی بی تری پرے میں اور یہ ادھر  
 سمجھو ٹک لوٹنے کی ہے یہ جا  
 سنتے ہی اس حرف کو کھا چنچ قاب  
 لا تو سیدی کو تو اب میرے پوت  
 بات کا اپنی تو مجھے دے نشان  
 لقوہ و فالج ہو جسے یا صرع  
 پھر توجہ وقت بڑھی آگے بات  
 ان نے قلمدانے کی اسہ چوٹ  
 چوٹی غرض اسکی ہوئی اسکے ہاتھ  
 زدر جب آپسین دھادھم ہوئے  
 دوڑ کے لوگوں نے اٹھایا انہیں  
 کہنے لگے وہ جو تھے معقول ہیں

نبض کہا دیکھو نہیں لا ہاتھ دے  
 خادمہ سے اسکے کھانے کینر  
 پر مجھے نقرس کا ہے ڈر بیشتر  
 کہنے لگا دواسے مار القرع  
 کچھ نہ اسے دیجے بجز اشش جو  
 واسطے اسکے یہ دوا نہ ہر ہے  
 کرتے ہو کیون قتل کا اسکے خیال  
 دیکھا سیدی کو نہ فتانوں کو  
 بختی ہے پانچ روپے کی کینر  
 سنتی ہے ماما نہیں اچانک ہا  
 لقوہ و فالج سے ہو کیونچر خبر  
 کہتا ہے پھر آپ بھی بان اور کیا  
 تحوک کے داڑھی پہ کیا یہ خطاب  
 کھول تو قانون کو اسے بھڑکات  
 میں بھی تو دیکھوں کہ ہے ہمیں کہاں  
 دیجیے اسکے تین مار القرع  
 ان نے بڑی دھول اسے اٹھات  
 ان نے لیا داڑھی کو اسکی کھسٹ  
 ... پکڑ لوٹ گئی وہ بھی ساتھ  
 مار کوٹائی سے یہ بیدم ہوئے  
 منت واری سے چھوڑا یا انہیں  
 اسکے تین لمن اسے آفرین

تھا غرض اس نقل سے یہ مرعہ  
 تاکہ تو ایسے کی نہ کھاے دوا

|  |  |
|--|--|
| <p>اپنے تو یا رو وہ مائی باپ تھے<br/>ہاتھ پر آتے تھے وہ اس ناز سے<br/>پنکھ پر لبیل کے آدے چاؤ سے<br/>اُس طرح جالا گئے کانسرادا<br/>خون عاشق کا کرے ہے بیگناہ<br/>ایک مینا سے کہا یہ ماجرا<br/>اڑ گئے مینا کے طوطے ہاتھ کے<br/>پالا پر مین گد سے لے تا جو ہے مار<br/>ریش پنی لون مین آن کے کی عیند<br/>ہو وے چنچ اور اڑے وہ قاز پر<br/>گر بند اس سے بچا سو ہے وہ تیر<br/>باز کے بچے تھے یا شاہین تھے<br/>اُسے کہتے ہیں کہ سچ اے میرا<br/>پر خداوندی سے ہے کیا اختیار<br/>مت کہیں رو رو کے آنکھوں کو نہ کھو<br/>اجب پر تیرے نصیبوں میں نہ تھا<br/>کرد یا سودا نے قصہ مختصر</p> | <p>ہاے تھے چنچ جو وہ تو آپ تھے<br/>کھولے تھا مین اسکو جب پتوار سے<br/>برگ گل جسطرح جھڑ کر باؤ سے<br/>پھینکتا جب صید پر مین اسکو جا<br/>جسطرح معشوق بعضے کی نگاہ<br/>پودنے نے پانے ننگا لہ مین جا<br/>پودنے سے سنتے ہی اس بات کے<br/>نمجز بچپن سے رہا شوق شکار<br/>خوب سامنے کیا ہے انکا دید<br/>پر نہیں دیکھا مین ایسا جانور<br/>تھے غرض ہر جانور پر کیا وہ شیر<br/>کیا کہوں چنچ تھے یا باشین تھے<br/>سنتے ہیں یہ درد جسم آشنا<br/>واقفی یہ غم تو ہے گانا گوار<br/>غم مین اسکے میرزا ہرگز نہ رو<br/>گو چنسا تھا دام مین آکر ہوا<br/>غم کو اپنے دل سے اب موقوف کر</p> |
|--|--|

## شہنوی بطور ساقی نامہ ہجو میان فوقی

|   |   |
|---|---|
| <p>جب کا سحر سامری بھی ہو عیلام<br/>آگے پھر قدرت خدا کی سیر کر<br/>باگ کو بکری کرے میدان بند<br/>باگ کے اکھر مین جا بکری چرے<br/>سانے تیرے ہے تب بھرا مرا</p> | <p>ساقیا بھراسے جادو سے جام<br/>کرتے لب میرے کو اس ساغر سے<br/>باگ بکری سے کرے ایسی ہی چنند<br/>وانت کھٹے باگ کے بکری کو<br/>باگ بکری پانی پیوین ایک جا</p> |
|---|---|

جانور آئی کا جب پڑنے خیال  
 ایک دن مرزا گئے کر نیکو سیر  
 بھوک سے بھنچھلا کے وہ غصہ میں آ  
 اب پڑی ہے کوڑی دپر لٹ منڈ  
 ہاے وہ مرزا کہ جسکا سنے نام  
 سو کیا اسکو فلک نے یوں ذلیل  
 کو دیکھی تھو نگین ہن اور مرزا کا سر  
 اسکو مرزا گھر سے لیجاتے جدھر  
 گھر کی بی بی سے یہ کر جاتے قرار  
 اب دو پیازی تو بھی کھاتے ہن ب  
 تھے چڑیا روں پہ مرزا جی کے کر  
 ہاے جسدن سے وہ یار و مر گئے  
 بلکہ وہ کہتے ہن خاص و عام میں  
 لینے کے پیسے سابق اور اب حال کے  
 جب نکلتے گھر سے وہ بازار کو  
 دیکھ کر انکے تین بنیے تمام  
 اُنے یہ کہتے اگر منظور دھرم  
 تو چھڑاؤ پھٹکیوں کے جانور  
 بھی بد و جلدی نہو ایسا کہیں  
 اس سخن کو جب گھڑی سنتے تھے وہ  
 یہ تو بنیے کیا ہن کئی اک روزین  
 جیسے مرزا ہو گیا اسکا یقین  
 ہاے ایسا غم نہیں اتنا ہوا  
 گھر ہوا مرزا کا سب ماتم سرا  
 کر گر بیان چاک یار دے کے حضور

کھینچ ڈالی تھی حواصل کی بھی کھال  
 ہو گئی اس میں تک اک طعمہ کو دیر  
 لے چلے مرزا ہی کو نیفے لگا  
 گرد چلتے پھرتے ہن چڑیوں کے جھنڈ  
 اب نہو سیرخ کا زہرہ تمام  
 مرتے ہی چنچ کے بگڑا ہے یہ نیل  
 سار د اڑ جاتی ہے منہ پر یاد کر  
 لونڈی سے کجاتے چلے ہانڈی دھر  
 کون بھڑدا کھا دے کچھ غیر ارشکار  
 میرزا بوٹی کو تر سے ہے غضب  
 نصف انکے جتنے بچو دین جانور  
 سب چڑیا روں کے سر سے گر گئے  
 میرزا آئے ہمارے دام میں  
 در نہ پھنسا دینگے جا کتوال کے  
 تیز کرتے دان چھری کی دھار کو  
 بند کر آنکھوں کو کہتے رام رام  
 ہے تھین اور دھرم کی اپنے ہوشم  
 جتنے ہوں پیسے انھونکے جمع کر  
 کھولوں میں پتوار سے چنچ کے تین  
 ددہن کہتے تھے کہ جو چاہو سولو  
 راجو تانہ سے آئیں رشوتین  
 ایک خرمرہ کوئی دیتا نہیں  
 میرزا جی کا دلی نعمت موا  
 پڑے کو آئے ہن یار و آشنا  
 یوں بیان کرتے تھے اپنا منہ بسور



ہے جو وہ دیوان و دربار کا  
 ناشکی کا عباد پر دور دور  
 سو بھی تو اس غزل ایسی نہیں  
 سات بیتیں جب اکیلے ہو کو  
 گرد و رخ آہیں کہا ہو نہ زبان  
 اب تک حاضر ہے ن جنگی غزل  
 گفتگو میری یہ بے دسو اس ہے  
 نگرین یا مجھے بلو ایے  
 عرض اس پر جو کچھ ہیں مسرت  
 تو کہہ کر ہے ساتی پر بے خبر  
 کب تک سو دیگا اے خانہ خراب  
 بشو از نے چون حکایت می کند  
 گزنیستان تا مرا بریدہ اند  
 سنتے ہیں جس وقت میری آہ سرہ  
 نکلے ہے میرے گلے سے جب صد  
 رات کو جس بزم میں ہونے نواز  
 جنگا تک میری صدا پر گوش ہے  
 میکہ میں ہے صد ایناے نے  
 کہا کیلا اشک ریزان ہے کباب  
 میرے تن میں دم کی جاگہ آہ سرد  
 رکھتی ہے میری صدا ایسا تو نہ ہر  
 اس اثر پر جسکو فوقی بے اثر  
 بے اثر ہے میری آواز حزن  
 کیا کسی مافل کا یہ مصرع ہے چیت  
 اقرار میرے سے ہے جو یہ صدا

شکل آمد نامہ کے جس کون لکھا  
 تاکہ اس میں جسم ہوں اے شعور  
 چار میتیں جہین طالب کی نہیں  
 پانچ ہو دین تبدیل بمعنی دو  
 کاٹے تیغ قلم سے یہ زبان  
 بتدل بے معنی بے ڈھنگی غزل  
 دستخط سے آپ کے مجھ پاس ہے  
 یا نہ گھر آن کے سجھائیے  
 ہو گئے حسرت کی حکایت میں بیان  
 دیکھ آ نکھیں کھو لکر تک تو ادھر  
 سن تو تک کیا کہتے ہیں جنگی باب  
 دزدانہا شکایت می کند  
 از نغمہ مرد و زن نالیدہ اند  
 پھاڑ ڈالیں ہیں گریبان اہل زند  
 شکے رودتے ہیں کیا شاہ فکدا  
 شمع سان ہو استخوان تن گداز  
 ہے وہ پھر مد ہوش یا بیہوش ہے  
 متصل رہتا ہے سن آواز نے  
 دیدہ پر آب ہے جام خراب  
 استخوان میں مغز کے بدلے ہے درد  
 شکے جسکو چڑھتی ہے کالے پہر  
 جانتا ہے داے اسکی خیم پر  
 کیا کہوں میں آفرین صد آفرین  
 مردم اندر حسرت فہم درست  
 منہ نکالتے ہیں اُسے شاہ و گدا

چل قلم اب قصد کر تو جنگ کا  
 ٹمک میان فوجی کے گھر تک لے جبا  
 بعد ازان کہو کہ اتنا بھی غرور  
 اور دیکھو بکری کہو شیر آپکو  
 بات بکری کی لگے نکلے بڑی  
 اور جو اسکا گلا کاٹا خجائے  
 سینک باؤسکے نہایت تیز بہن  
 پر خدا جانے کہ کیسا رن پڑے  
 اکہ گیا ہے یہ سخن سعدی پر  
 گرچہ میں بکری ہوں تم شیر بڑی  
 پاس اس عاجز کے بھی ہر آن ہے  
 کیا قصیدہ کیا غزل کیا قطعہ بند  
 آپ کہہ کر مجھ کو بھی نہ رٹائیے  
 گھر میں شیشی کرنی کچھ رکھتی ہوں  
 خوش نہیں آتا تمھارا اعتذار  
 اک غزل تم سے لڑا کر دیکھ لے  
 قائمہ کیا کشتی ہر بار سے  
 ہو گیا ظاہر جو کچھ تمہارا تم میں زور  
 جو مجھے دیوان آتا ہے نظر  
 پوچھوں ہوں اسکے مصنف سے ہیں  
 مجھ سے کہتا ہے وہ رد کر زار زار  
 اک جوان کہنے لگا ہے اب سخن  
 جب سے اسکے ہاتھ ہے تیغ بستم  
 سرخی ست جان اسکو ہر جھٹھے بعد  
 شاعری کے بیچ یہ نام آدری

اوٹھ چکا پر ن جیادنگ کا  
 کہ سلام شوق تو جسا کر مرا  
 شاعری کے فن میں کرنا کیا ضرور  
 بکری بھی گر پچھ کے پھیر آپکو  
 دڑ د تم ہر قلم کی لے پھری  
 وہ نصیب دشمنان ٹکڑ چلاے  
 آکے ناخن سے بھی خونریز بہن  
 سمجھو ٹمک کیا جانیے کیا بن پڑے  
 بو جھیں ہر گز نہ دشمن کو جھینس  
 ہر قلم کی تیغ کا عند کی پھری  
 دیکھ لو یہ گو ہے یہ میدان ہے  
 جو ردیف و قافیہ کہے پسند  
 جسکو جی چاہے اسے دکھ لائیے  
 نکھیا میں گڑا پھوڑ نیسے کیا حصول  
 ورنہ کیا للکار دن تم کو بار بار  
 فہم کی میسڈان چڑھا کر دیکھ لے  
 بس ہے یک مشت نمون خرواہے  
 مبتذل بند اور ایک عالم کے چور  
 جا بجا اوس میں کی سرخی دیکھ کر  
 اتنی سرخی کیوں لکھی ہے اس میں تین  
 کیاں کروں اسکا بیان لے غمگسار  
 ہے نئی ناگن وہ اور میں کی پھین  
 قتل معنی کا ہے میرے دمبدم  
 جا بجا ہے خون مضمون شہید  
 میر و میرزا سے ہے بستر ہمسری

وہ جو کچھ کہتی ہے اے غیرت پناہ،  
 کیلئے میں آپ کا دشمن نہیں  
 شاید اسکو سنکے تم کھا جاؤ زہرا  
 تس سے کیا لازم جو کچھ سب بیان  
 میری تو اتنی موثر ہے صدا  
 کیلئے نامے کو میرے جد نہ تدا  
 یا تو اب اسکی سند مجھ تک لے آؤ  
 پس قلم اتنا ہی لکھ جل پوشتاب  
 ساقیا وہ مے جو تند و تیز ہو  
 نامہ بر نے مجھ کو اودھر سے شباب  
 بڑھکے خطا کہنے لگے ہو کر غضب  
 یہ کہو اس لوبی میخانہ سے  
 بلبل آمل ہے فوجی کی مدد  
 دیکھ لے آکر قوی ہے یہ دلیل  
 پیش پا افتادہ یہ تشبیہ ہے  
 کہہ چکا اودھ پھر کون تبار دگر،  
 اسکی ٹین ٹین پر جو روئے تین سدا  
 من ہمارے شعر پر تاشیر ریز  
 چشم سے انکے ہو ایدھر جبکا گوش  
 ہے اگر میرا تو سچ مچ آشنا  
 شعر گرم اپنا میں صحرا میں پڑھوں  
 خوب سا غصہ غرض کردہ ہرزہ  
 ساقیا اس مے سے اب ساغر تو بھر  
 دے تو اس مے سے مجھے دجا بھرا  
 مطلع اول جوہ جی غسنر

سو تو کہہ سکتا نہیں یہ روسیہ  
 ہوں بھی گردِ شبن تو روئین تن نہیں  
 یا مجھے مارو کٹا رازِ دوسے قمر  
 پر غرض اسکی یہی ہے مہربان  
 سنکے ردِ دیوین جسے شاہ و گدا  
 بے اثر باندھو ہو کچھ اسکی سند  
 یا تم آگے شاعرِ دن کے نے بجاد  
 دیکھئے اودھر سے کیا آئے جواب  
 دیکے مجھ کو سن اودھر کی گفتگو  
 لا دیا ہے یہ جواب یا صواب  
 بے اثر ہونے کا اسکے ہو سبب  
 پوچھ جا کر عاقل و دیوانہ سے  
 ہر سخن کی پاس اسکے ہے سند  
 نے کو باندھا ہو دیگا خرطومِ فیل  
 سر سے لیکر تاقدم یک شکل نے  
 ہاتھی کی آواز میں کہا ہے اثر  
 بھڑے اجت ہو دینگے شاہ و گدا  
 جوش ہر دل سے جھون کا میٹھ خیر  
 آدے قطرہ اشک کا طوفانِ جوش  
 کہہ زبانی میری اس محبت سے جا  
 ہے کہ اب سارا نیتان پھونکن  
 یہ کہا آخر کہ بس ہے میرا صبر  
 کچھ نہو جس میں مردت کا اثر  
 نامانِ فوجی کو بھیجوں یہ پیغام  
 رکھتی ہے سوا سین تو ایسا حلال

کچھ مکلف سے نہیں یہ گفتگو  
کچھ نہ پایا بات کا میں اسکے بھید  
سننے ہو اے حاضران بزم بار  
یہ کہے اس شاعر بیدرد کو  
سن تو تک اسے عارفنگ شاعری  
شعر کہنے کا یہی ہوتا ہے ڈھنگ  
اب اسے لازم ہے جو شاعر کہے  
شعر لوچ اپنے باواز حسن  
سمجھیے نالے کوئے کے بے اثر  
یا تو اپنی بات اب اثبات کر  
شعر استادوں کے سین سے نکال  
اسکے اوپر مشک بھر پانی پلا  
گر وہی تھی نے غرض جوش و خروش  
ساقیانے سے سنی تین گفتگو  
کیا کہوں تجھے غرض اسے نکتہ رس  
پر جو جھکودے تو ساغر پے بہ پے  
تیر جب میری ہو مقصد اخلاص بان  
ایک ہی پیالہ دیا ہے جھکو تین  
جل قلم جلدی سے خط مشک بو  
آنکھ جب تک ہے تو خوش آتی ہو جھون  
گرچہ الفت تھی تین نے سے تمام  
سودا بایسی ہوئی سہرا پسند  
بے اثر تم نے کہیں اسکو لکھا  
جسپہ وہ بے سز کل میخانے میں  
اس پہ نازل ہوئے قہر زوا الجلال

بزم میں حاضر ہے خپہ دیکھ لو  
پڑ گئے غم سے مری چھاتی میں چھید  
ہو دے جو تم میں سے میرا انگسار  
چھینک جو سمجھے ہے آہ سرد کو  
منہ سے تیرے دور رنگ شاعری  
شعر کو بدنام مت کر اے ذہنگ  
ایک باس میں نہ تیرے ساتھ کھائے  
بیٹھ کر مجلس میں پڑھتے ہر کہیں  
تو ف ہے ایسی فراست کے اوپر  
یادہ دو دن جز تو میرے آگے دھر  
چہرہ کچھ باقی رہے اے میرے لال  
نے نوازوں کو بتاؤں خوب سا  
پر کہا آصبر نے اسکو غموش  
یہ کسی دشمن کے دشمن پر نہو  
بول کی ایسا ہے کچھ ظالم کہ بس  
بھول جائے تیرے در سے حرف نے  
تیغ کے گزرے زبان پر الامان  
دیکھ اب گل بھول کیا کاٹوں جو نہیں  
یار کو میرے لکھ اس مضمون سے تو  
آنکھ ہی بھوٹی تو کب بھاتی ہو جھون  
ہم سنا کرتے تھے اسکو صبح و شام  
بس چلے تو کاٹیں اسکے بند بند  
شکے غمازون نے جا اس کی کہا  
بوسے ایسا کچھ کہ کیا تم سے کہیں  
یا بخارے صبر کا پڑیو د بال

|   |  |
|---|--|
| <p>نہ ہنستی وستی تو ہے نہ ملتے ڈولتے ہیں وہ<br/>         دیا جواب کہ اے بھڑے خیر ہے تھکلو<br/>         سو ایسے خرس سے میں بیاہ کرنے بیٹھو گی<br/>         جہان دھوے مری دانی نے ہاتھ بیٹھ کر دان<br/>         جو یون بھی گردش دو دان سے ہو خدا لکھے<br/>         میں پرزادی کرا سکی جہان میں ہوں مشہور<br/>         سنی نہیں تو مری اسکے وصل کی تاریخ</p> | <p>بلنگ پر یون رہو جیسے غلام کا ہودو<br/>         فرشتے نے مرے داسن کو آج تک نہ چھو<br/>         کہ جبکی داڑھی کا ہر بال جلیسے جوڑے سوا<br/>         میں کا ڈن اسکے تین صدقہ وہ کیا تھا ہوا<br/>         تو دوہین ڈوب مروں جا کے ان جہان ہو کوا<br/>         جو کہتی ہوں اُسے بھائی تو وہ کہی ہو بوا<br/>         کہی ہے آج کسی نے مریشہ شج ہووا</p> |
|---|--|

## قطعا نحو شبنہ

|   |  |
|---|--|
| <p>دیکھ لنگ اتیت قلندر میں آپسین تینوں ایک<br/>         منتر خیر اُنکے کافر جاو میں سب بچتے ہیں<br/>         ہوتے ہیں گونام جدا پر فرق نہیں کر نہیں<br/>         کس سے کیے جاشت انکی ظاہر ہو سب عالم پر</p> | <p>بجز ایک جہان میں بند ہیں آپسین تینوں ایک<br/>         گورکھ کو بی چھند چھند میں آپسین تینوں ایک<br/>         کدو دھینڈ سا و چھند میں آپسین تینوں ایک<br/>         لوطی اور لوند قلندر میں آپسین تینوں ایک</p> |
|---|--|

## قطعه بطریق طنز شاعری گفتہ

|   |  |
|---|--|
| <p>یہ وقت صبح مری بلبل طبیعت سے<br/>         تری ہی جنس کا گلشن میں ایک طائر اور<br/>         کہا یہ منے تری دوستی سے اسکے تین<br/>         جو گلستان جہان میں ہو آسمان پر داز<br/>         دیا جواب جوینے بھی بد کہا تو کہا<br/>         میں اسکے نالہ کو بد گاہ گاہ کہتا ہوں<br/>         کہا یہ سنکے مری بلبل طبیعت نے<br/>         برانہ مانوں میں اس سو کلامی موجب عقل</p> | <p>ہر ایک مرغ چمن آن کر لگا کہنے<br/>         ترے ترانہ کو نفع و گر لگا کہنے<br/>         یہ کسے حق میں تو اے بیخبر لگا کہنے<br/>         تو اسکے حق میں یہ بے بال پر لگا کہنے<br/>         اب اسکا نالہ جہان بے اثر لگا کہنے<br/>         ہر ایک بدائے شام و سحر لگا کہنے<br/>         بُرا مجھے وہ اگر سر بسر لگا کہنے<br/>         بھلا بڑا وہ مرے حق میں گر لگا کہنے</p> |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>نے نے جہر یہ کیا شور و فساد<br/>مطلع ثانی سو مالک ادسکا میر<br/>لیکن اسکا تان کرنا خوب تھا<br/>ہے دل پروانہ ادس سے باغ باغ<br/>سات مین سے سمجھے تم دو کا حلب<br/>میسرا جو خستہ ادسکا یہ حال<br/>شعریہ چوتھا سنو اے مہربان</p> | <p>جس سے آیا تھا چھٹی کا دودھ یاد<br/>جانتے ہیں اسکو سب برنا دپیر<br/>میر کی بھی طبع کے مرغوب تھا<br/>شمع کو روشن کیا ایسکر چراغ<br/>پانچ جو باقی ہیں دون ادسکا جواب<br/>جسکے معنی خلق کے دور از خیال<br/>جسکے معنی نظم کر لکھے بیان</p> |
|--|--|

## مضمون بیت فوقی

|   |   |
|---|---|
| <p>ہوے پہلے ہی قدیم مسکن صنم<br/>نقش پا کو چلنے سے تشبیہ کیا<br/>گوانے پڑھیے باد از حسن زین<br/>اس سوامعنی گراس بندش مین ہیں<br/>شعردہ ایچھے ہیں دیکھے کر کے غور<br/>وہ جو مقطع ہے سو ایسا ہے پھر<br/>وہ جو نکتہ سر پہ رکھتی ہے خری<br/>سن چکے احوال ساتون شعر کا<br/>کون اس میدان مین کبری کون شیر<br/>لیکن اس جاگہ عبث ہے یہ سوال</p> | <p>گر چلون تجھ کو کسی جون نقش قدم<br/>وہ تو بے حس خض رہتا ہر سدا<br/>لیکن اسکا سقم سب کے دشین<br/>عقل کل بھی وہ کہہ سمجھے گا نہ مین<br/>اس کا دعوی تم کر دیا کوئی اور<br/>نکتہ رس کہتے ہیں جسکو دیکھ کر<br/>نیچے دیکے ہو گئے شیر جبری<br/>اب کہو تم آبی یا بلخ الے<br/>بول اٹھیے جلدی سے کیجئے نہ دیر<br/>ہے کر ورون کو س یا نے افعال</p> |
|---|---|

## قطرہ تاریخ ہجو شیخ صنعت اللہ کہ تخرائشہ بود

|   |   |
|---|---|
| <p>عروسل شیخ سے پوچھا یہ ایک نہ اپنے<br/>بزرگیت کہ اے شمع مغل صلیما</p> | <p>سبب یہ کیا ہو کر دل تھمسی کا اغفون پہ چوا<br/>کیا نکاح تو اٹھے جو مائی کے ہیں تھوا</p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| کوئی قلم سے کوئی ہاتھ سے کوئی بزبان<br>خدا کے واسطے ہا ہا جکی جکی اسے خان | میں جا ہتا ہوں تری ذات سے ہی احسان<br>مرا بخیر تو امید نیست شرم رسان |
|---|--|

## قطعہ ہجو معہ تاریخ

|   |   |
|---|---|
| جس بزرگی سے ن گئے یاتے<br>کیا کہوں میں غرض خدا نہ کرے<br>جو میں اپنے قدم کو اس گھر سے<br>یوں ہوئی اہل آسمان سے ندا<br>جائے لاجول باب ہے یہ تاریخ<br>ہو کے بے آبرو لعین لبیس | ماجر اُس کا مجھ سے مت پوچھو<br>ایسی غیت کسی بشہ کو ہو<br>رکھا باہر برابر سر مو<br>جتنے ساکن زمین کے تھے اُٹھو<br>دفع کرنے کو اُسکے پڑھنے کو<br>آج نکلا بہشت سے یارو |
|---|---|

## قطعہ ہجو مرزا فاخر مکین

|   |   |
|---|---|
| میں ایک فارسی دان سے کہا کہ اب مجھ کو<br>جو آپ سمجھئے صلاح شعری میرے<br>ہے اور زیر فلک ذات میرزا فاخر<br>سو کب اٹھو مجھ کو ہے صلاح کا کسو کو داغ<br>کہا یہ بعد تال کے دون جواب نہ تھے<br>جو چاہے یہ کہ کہے ہند کا زبان دان شعر<br>وگر نہ کہے وہ کیوں شعر فارسی ناحق<br>کوئی زبان ہو لازم ہو خوبی مضمون،<br>اگر فہم ہے تو چشم دل سے کر تو نظر<br>کہان کمال کی زبان تو درست بولگا<br>دیار ہند میں دو چار ٹیسے ہو گزرے | ہوئی ہے بند شل شاعر فرس ہن نشین<br>نہ پائیے غلطی تو مجاورہ میں کہین<br>سلامت اُٹھو مجھے حق سدا برحقے میں<br>قبول کب کہے اُنکی متانت و مکین<br>جو میری بات کالے یار تجھ کو ہوئے یقین<br>تو بہتر اسکے لیے رختہ کا ہے آئین<br>ہمیشہ فارسی دان کا ہو سور و نفرین<br>زبان فرس پہ کچھ منحصر سخن تو غنین<br>زبان کا مربہ سعدی سے لیکے تا ہرین<br>زبان اپنی میں تو باندھ سنی رنگین<br>جنھوں نے باز رکھا مضحکہ سے اپنے تین |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| یہ جلو خوب ہے وہ میرے ہی ترانہ کو<br>وگر نہیں اسے بہرہ ترانہ بنی سے<br>اگر گھر کو کسی کے خنزف کسوںے کہا<br>خنزف خنزف ہی گھر ہے گھر مجھے کیا کام<br>ہنر سے بے ہنری کو جو کوئی نے نسبت<br>غرض کہ میں نودہ طائر ہوں یا رجب دے<br>ہزار طرح کا پدا مرے تین سن سن | بچشم فہم اگر کر نظر لگا کہنے<br>ترانہ اسنچ اسے بدبشت لگا کہنے<br>تو عالم اس کے تین بد گھر لگا کہنے<br>خنزف کو اپنے جو کوئی گھر لگا کہنے<br>ایکواہل ہنر بے ہنر لگا کہنے<br>مرے ترانہ کو دل شعر لگا کہنے<br>جہان کے باغ میں ببل کا گھر لگا کہنے |
|---|---|

## قطعہ در بیان پرہ

|   |  |
|---|--|
| کیا یہ پرہ ہے کہ ہے سارا جہان پرہ میں<br>دخل کیا عقل بیان کئے کہاں پوٹری باز<br>اس نے مانے کا جو دیکھا تو ہے اٹا انصاف<br>سب جگہ قید گنگار پہ ہوتی ہے دے<br>ہاتھ خالی پتے پھرتے ہیں سپاہی بیکار<br>کیا کریں بیچین نہ بے مالے دیے ہاتھ ہاتھ<br>بیم و امید سے ہواہل تجارت فارغ<br>نہیں مقدور کوئی کھائی سے باہر نکلے<br>الغرض جو کوئی اس وقت میں ٹک دوڑ چلا | بے خطا پر سے لے تا بجان پرے میں<br>کھو آدین تو پڑیں دہم و گمان پرے میں<br>گر لے زاور میں اور ہوں شان پرے میں<br>بے گنا ہوں کے تین دیکھا یہاں پرے میں<br>ڈھال تلوار گرد و تیر و گمان پرے میں<br>جا بجا بند ہے بازار دکان پرے میں<br>پڑ گئے ایک جگہ سود و زیان پرے میں<br>بسکہ ہوشہر کا ہر خود و گمان پرے میں<br>اسکے حق میں ہے ہی حکم کہ ان پرے میں |
|---|--|

آگے اب بولنا یہ کچھ خوب نہیں ہے سودا  
کہ یہاں بولتے پڑتی ہے زبان پرے میں

## قطعہ ہجو عامل خیر آباد

|                                  |                                      |
|----------------------------------|--------------------------------------|
| حضور میں جو کوئی ہے مقرب الیافان | کرے ہے لطف و کرم مجھ پہ نہ بہر عنوان |
|----------------------------------|--------------------------------------|



## مخمس در ہجو شیخ جی

|   |  |
|---|--|
| مسنفی ہے اے دولہن یہ ترا کیا بھاؤ کا      | یون کھدے اپنے باپ سے اسوقت ہو ہے       |
| بابل بساطیون کے نگر کا تورا دہے           | نوشہ مرے کو آرسی صحت کا چاؤ ہے         |
| ایٹک بھی جوڑے ساتھ منگاتے ہیں شیخ جی      |  |
| دولہن شباب کے ہونچ اب نکر تو ڈھیل         | سر سر نہیں آکھو نہیں نہ کے ڈھلاؤ کیل   |
| باقی نہیں کچھ انہیں فقط ہار ہے ایل        | چو کی فے اُکی پیٹھ کے کتا ہے ایل کیل   |
| طہر اہی اسیکا ہو جاتے ہیں شیخ جی          |  |
| پھولون کے بدلے پاؤن پر شہ کے بندھو کچھلاؤ | شر بت نہ دو پیالون میں پھولون سے اجھاؤ |
| ویکر جریہ تین نفل میں اٹھنا بھٹاؤ         | ملقین بہ جاے عقد پڑھو متصل ہلاؤ        |
| جاتے ہیں اونکھے نیند کے ماتے میں شیخ جی   |  |
| ٹائٹن کے کہ شرم سے دولہا ہے سرنگون        | اب کیونکہ تیل سے مقدس کو میں ملون      |
| شمانہ کروں میں ریش کو بادسمہ سے زنگون     | بھی کی امان پاؤن تو اک بات میں کہون    |
| منہ کو کلک اپنے لگاتے ہیں شیخ جی          |  |
| القصد شیخ جی کی جو حرمت خدا گزائے         | بارہ برس کی چھو کر می باجن بجاتے لائے  |
| اے دولہن کے گھر سے جو متفع میں پھیلے      | جیسا ہمارے گنے کو خاطر میں وہ نہ لائے  |
| اپنے لیے کوتیا ہی پاتے ہیں شیخ جی         |  |
| تھے بسکہ شیخ جی بات سے دنیا کے پاؤں صاف   | مسواک لیکے جو رو سے کرنے لگے زلف       |
| چوٹی سے اپنی کول کے اُن نے وہیں مونا      | مشکین جکڑا اُنہوں کی کہا کیجیے مساف    |
| بھگلو کچھ ولی نظر آئے ہیں شیخ جی          |  |
| لایا غضب میں شیخ کو جو رد کا بندوست       | مشکین توڑا بیٹ گئے جو رو سے کر کے جت   |
| بال اسکے انکے ہاتھ تھے ریش نالی سکے دست   | عہدیہ بر نہ آئے تھے از بس ضیف و دست    |
| پاؤتین تہے جو رو کی کھاتے ہیں شیخ جی      |  |
| جو رو سے شیخ جی کو یہ صحبت ہے اب دلم      | بھڑاؤ مسخراؤ مجھ بند رہے ان کا نام     |

|                                     |                                   |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| چنانچہ خسرو فیضی و آرزو و فیتہ      | سخن انھوں پہل کے ہے قابل تحسین    |
| سوائے اُنکے کوئی اور بھی ہو پر شاعر | سواد ہند میں وہ ہی تھے بامزہ نگین |

## قطرہ رشکست نواب ضابطہ خان

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| کھیت نہ بنے سے یار و حافظ کے  | قوم افغان کا رہ گیا تھا بھرم    |
| ضابطہ خان نے لڑ بخت خان سے    | نر کھا کچھ سپہ گری کا دھرم      |
| تھا تو تیتا و لے نہ دیکھا تھا | کچھ زمانے کا اسنے سرو اور گرم   |
| طاقت رزم گر نہ تھی اُسکو      | توُن کرتا حسرت سے آرم           |
| آتش تیغ کے جگر اُس کا         | ہو گیا مشیل موم نقتہ نرم        |
| شیر میدان سے آخرش بھاگا       | منڈھکے رو بہ کا اپنے منہ پر چرم |
| تب بڑے پیر نے کسی تار سنج     | خوش گدھ سے گیا وہ کھو کر شرم    |

## قطرہ ہجو

|                           |                              |
|---------------------------|------------------------------|
| لے کے جھب جھب سے دولت جب  | عالی گوہر کو شاہ شاہان نے    |
| بہر تارخ عزل و نصب اُنکے  | یہ سمجھ کیوں نہ فیض یزدان نے |
| خان خانان کے بیل سے لے کر | شتر کے پنجے کو قلمدان نے     |

## قطرہ درہم مرغ سبز داری

|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| نہیں کلنگ میں حسن آگے سبز داری کے  | جو میرے پاس ہو تو میں پکاؤں بھر ہنڈا |
| لڑائی میں بھی اسی کو ہم اُسپہ نویت | کہ اسکا بچہ ہے جنگی اور اسکا ہے اندا |

## مخمس دراجو

|   |   |
|---|---|
| جون گھٹا شادی اٹھی ہے تری گھوڑ بنے      | منہدی دھن کی تو ساچہ ہ تری اور بنے            |
| رات دن رنگ میں رہتا ہے تو شر پور بنے    | عوش تک بیاہ کا پہونچا ہے تے شو بنے            |
| کستے ہیں حور و ملک شمع جی تم زور بنے    |   |
| بیر زادی سے تم اپنی بدنا پیش آئے        | ملاک کر کے جوان دام میں لینے لائے             |
| نام سے اور کی نسبت کے رقعے بھولے        | صورت بخش جب اپنی تم اسے دھلائے                |
| بولی سریت کے وہ ہے تری گور بنے          |   |
| سکے یہ دو دنیاں کافی ہیں لیکر حب بھول   | نہیج جی تم بھی سمجھتے ہو کچھ ان سہلوں کے بھول |
| سخر بوجھ بھدین کتے ہیں ازراہ غٹھول      | دیکھی بڑی نے جو لٹوسی بڑی پگڑی گول            |
| جون چکی پھرتی ہے اب بچھیر ہوئی ڈور بنے  |   |
| برہی کہتی رہنے جگو میں جا ہوں سو گیا    | داڑھی ایسی ہے تری جیسے روئی کا کالا           |
| اسکو ٹوٹا لے لتا چرخے میں ڈوری بٹوا     | ہاتھ سے سات سہاگن کے ابھی بٹوالا              |
| واسطے میرے میاں کے تو اک تو رہنے        |   |
| ہم تو کہتے تھے اگر تیرے گھر آدھی دھن    | کئی دن چاہ بٹھاپی جتا دیگی دھن                |
| لیک جب تیرے تین ساتھ سلاویگی دھن        | انگلیوں پر بٹھکے سطرچ پھاوے کئی دھن           |
| جسطح ناچے ہے سر سڈلی اور پور بنے        |   |
| دن مریدی کا دکھ اس عمر میں ہو یوں بھرنا | پیر سے آپ کو جون پیر کا گھوڑا کرنا            |
| بیاہ کے روز یہ عامہ سرا اور پور ہرنا    | زین پر ہو گئی گردن تری جھک کر ہرنا            |
| مسل خوگیر ہے داڑھی تری جو کور بنے       |   |
| کہتی ہیں پاس ترے بھی ہوئی سہنیان        | داڑھی جی ہے تری شانہ لھر برا ہے میان          |
| عیب شرعی ترے پاچون نہیں علم پنهان       | وی ہوا دھیاری تری آنکھوں پر متعہ ہر کہان      |
| نہیں یہ ہار کھٹے بیج ہے گل خور بنے      |   |
| کاٹے ہو زہر کو ایسا ہی تو ہے دندان گیر  | کہنے لگی نے کیا گوشہ علت میں سپیر             |

|  |  |
|--|--|
| خلوت میں جب بلاتے ہیں انکو بوقت شام      | دیتی ہو تب وہ بھیج کے لوگوں سے یہ پیام |
| بیٹی کو اپنی کیوں یہ بلاتے ہیں شیخ جی    |  |
| دہشت سے گھر میں جو روکے اٹھا ہوا بچہ بول | کتب میں جیسے طفل کو اخوند سے ہو ہول    |
| بے رخصت اسکے ہاتھ یہ پھین گئے بول        | ایسی ہی ایک آن کے سر پر چڑے ہے بول     |
| مخت التری کو پھر چلے جاتے ہیں شیخ جی     |  |
| یہ تو ہیں بوڑھے خرس ہر شوخ اچلی          | باری کہو تو دھول کھڑی اڑھی پنج لی،     |
| انکو تو جانتی ہو کہ ہیں شیخون میں دلی    | کھلتی ہے آنکے جو روک کی تباہی کل،      |
| پھولے نہیں بدن میں سائے ہیں شیخ جی       |  |
| جب دیکھتی ہے وہ کہ ہے برسات کی ہوا       | وس میں ن جھڑی کو ہو کے میٹھ نہیں کھلا  |
| آتی ہو آنکے پاس لیے تیل اور توا          | کہتی ہے یہ نہ مانے گا آپ اب برا        |
| اسم تم کو شیخ ڈونڈ بنائے ہیں شیخ جی،     |  |
| جب گھنگروں پہنکے چلے ہے ٹانگے چال        | آتا ہو شیخ جی کے تین اس صدا پر چال     |
| عمانہ سر سے پھینک کے ہو جاتے ہیں نوحال   | تب مہربانی سے یہ کہتی ہے وہ چھنال      |
| اب ہکو اپنی چاہ جاتے ہیں شیخ جی          |  |
| ایک روز شیخ جی کو جو روکے جا اڑے         | کتنے لگی کہ تم ہو بزدل کے مے بڑے       |
| اب بس ٹھہری رکھو کہیں چوکانہ گر پڑے      | درتا نہیں رہے تھکے تو اسے بڑے بڑے      |
| لہو دن ابھی دو اسے ستائے ہیں شیخ جی      |  |
| ایسی ہے بنے دب نہ خلا سے بھی وہ دے       | آکر کے شیخ جی کے مصلے پہ بگھرے         |
| شانہ کو اٹکے داڑھی کے لے بالونین کرے     | یار ب کہیں چھال شالی سے یہ مرے         |
| ورنہ ہمارے ہاتھ سے جاتے ہیں شیخ جی       |  |
| جو روکے ہے شیخ سے لے شیخ تم سنو          | کچھوے کو تنے دی ہے دغا چکے ہو ہو       |
| میں جانتی ہوں تلو کہ تم فیلسوف ہو        | سودا زیادہ کیا کہوں ہے بات گوگو        |
| جیسے ہیں دیسی جوتیان کھاتے ہیں شیخ جی    |  |

## مخمس در بحر

|  |  |
|--|--|
| کامل فن سخن کہتے ہیں اسکو کامل<br>پر نہ یان تک کہ عبارت ہی کو کرے مصل            | پرورش لفظ کی منظور ہو جسکو اول<br>اعتقاد اٹکا ہو یون وہ جو کئی ہیں اہل         |
| امور پرورش شانہ میں تو ہو مصل  |  |
| شعر مربوط پہ ایراد یہ کرتے نہ ڈرین<br>لفظ بے ربط تلازم کے لیے جہین بھین          | اپنے دیوان میں اس شعر کو ٹھہر کر مین<br>چشم کو آہو سے بن شاخ یہ نسبت نہ کوین   |
| ابر کو تیغ سے شبیہ نہ دین بے صیقل  |  |
| ریش بابا جو سنی ہے کوئی قسم انگور<br>ربط الفاظ کو معنی سے نہ دین نامقدور         | شانہ و وسیمہ بن اسکا وہ نہ لاوین مذکور<br>لف و نشر انگور تب جو ہو کر نامنظور   |
| ارام پور کی یہ کشامی لکھیں درستی پھل   |  |
| لفظوں سے لکے یعنی نہون مفہوم کہین<br>گور عوفی سے طلب کرتے ہیں جا کر حسین         | آفرین کرینین و قنہ ہو تو ہون چہین<br>زلف و عارض کے جو سامانین کرین قصین        |
| شب شود نیم سحر و روز شود مستقبل  |  |
| ہو عبارت میں کہین انکے جو لفظ در گوش<br>معنی پوچھو تو یہ جھجھلا میں کہ مصل ہنوش  | آستین لاکے نکالین ہیں تیج نیس کو گوش<br>پاؤں مطلب نہ کہی مدر کہ صاحب ہوش       |
| لفظ لفظ اٹکا اگر ڈھونڈے وہ لیکر مشعل   |  |
| یان تک باک نہیں ماہ کے گر ساتھ ہوشہر<br>چشم کے وصف میں گوہرے تو ہو گردش ہر       | زلف کے کنا سٹے بندہ جاے کہین سانک لہر<br>نہ تلاش انکے سخن کا سا کہ حسین یہ قہر |
| بازدھین لب کو جو یہ اکر تو دہن کو مقل  |  |
| عالم ربط میں تھا اُسے تو میرا یہ معاش<br>لیکن اب کیونکہ اٹھو نکا نہ کردن پردافاش | جاے دشنام کہا شعر سن اٹکا شاباش<br>مبتدل کرنے کو جب ریختہ میرا بتلاش           |
| بازدھین اس فارسی میں وہ جو نہو مستمل   |  |

|   |  |
|---|--|
| کمری ہے یہ کہ بھوٹھ نہ سکے چھوڑھ صیر    | مارے کم خوری کے کھاتا نہین کچھ غیر ایشیر |
| سپہ پہ ہے جھکور کو ندامتے سبکدوبے       |  |
| سہرا جب منہ پہ ترے دیکھنے بازار لگا     | لوگوں کی چشم گمان میں تو طر حدار لگا     |
| پان کیوں بی بی کے کھانیکو تو ہر بار لگا | کوچی کرنے سے ترے آگے ہے انبار لگا        |
| بوڑھے لھوڑ کی تہین تھان پہ آخوڑ بنے     |  |
| کام کا دیو تری پٹھ پہ جس دم لاگھا       | مارے مستی کے نہ سوچا بچھے بچھا آگھا      |
| جا پڑا بزی پہ تو پہن کے سو با با گھا    | چھانٹی جباں نے دولتی تو بھرا ایسا بھاگھا |
| جتنا تھا بھانہ تھنا اے مرے منہ زور بنے  |  |
| آجکو حجلہ میں جو دولہن سے ہزنت داری     | خانقہ بیچ نہ تھی وقت دعا یہ زاری         |
| عیش کی رات تری کنتی ہو جب یون ساری      | کنے لگتی ہے دھن دیکے تھے چمکاری          |
| جل سے اٹھ پڑھ لے نماز اب کہ ہوئی بھوڑا  |  |
| شیخ تم گھر سے جلے خلعت شادی جو پہر      | باز دھکر سہرے کو مقیش کے عامے پر         |
| یون مریدون نے کہا پیٹ کے تن بانہر       | ہمنے کیا پیر بنایا تھا بڑا خرچ کے زر     |
| آگے تم جھوٹے پھر کے جویان چور بنے       |  |
| معتقد منہ پہ تے کہتے ہن یون حرف فصیح    | لاغری جھکے عبادت سے نہین ہو یہ صریح      |
| فکر تسخیرین جو روکے ہوا ہے تشریح        | ہاتھ پر تین یہ پڑھے اسم سوائے تسبیح      |
| انگیوں کی بھی تری گھس گئی ہر لور بنے    |  |
| کوئی کہتا ہے کہ گھس آگے بنے کے ڈالو     | کوئی کہتا ہے کہ بوڑھا ہے کھلی کوٹ کوڑو   |
| بغلون میں ہاتھ مریدون نے دیے بن کر اٹھو | اب جویان بیٹھے ہو کچھ اور بنا چاہتے ہو   |
| پیر سے گھوڑے سے گھوڑے سے اب بھوڑ بنے    |  |
| تین جو کہتا ہے کہ میو یہ بنی بیا ہی ہے  | صحت کی رات سلیمان کی مجھے شاہی ہو        |
| سنے اس حرف کو سودا نے کہا داہی ہو       | زور اور ظلم نہین عقل کی کوتاہی ہو        |
| دیکھ دیکھ ہنتے ہن سبکو ملخ و مور بنے    |  |

|  |  |
|--|--|
| درباغ دین چہ با گل و شمشاد کردہ  |  |
| ہو گا زشتگان معذب کا جب ورود<br>دینگے وہ یہ جواب چلا کرتے عمود               | جتنا کہیگا تو کہ میں شیعہ ہوں اے یہود<br>چندین زشیعہ بودند اے قلیبان بچو   |
| آخر عمل بہ سنت احب ادا کردہ  |  |
| لعنت بڑوں کو اپنے جو کرتا ہے اے لعین<br>ایمان ہو ترے تو نہ سادات سے ہو کین   | ہے مومنوں کی سب یہ خوشامد نہ باں دین<br>از زاد اے طبع تو معلوم شد چنین     |
| دینا و دین تو ہر دو براختا کردہ  |  |
| جیسی یہ ہو تو نے کی باشد کار تست<br>پر یہ کہو گا خواہ تو کہ سخت خواہست       | شاعر چھپ اسکا شعر نہ دیکھا میں ہا دست<br>آن بیت چار پارہ ات البتہ نیست چیت |
| کان راز بس حوالہ استاد کردہ  |  |
| موزون خود سالی میں تین شعر جو کہا<br>وان جس مغل نے بیت کا مضمون لیا          | ما کر قشون شاہ میں اصلاح کو دیا<br>چٹک زد آن قشونی گفتا بیا بیا            |
| من ہم بہ بنیش کہ چہ ارشاد کردہ   |  |
| یان تک ہوئی ہر صرف مغل ترمی بان<br>چچو ہے والدہ ترمی والد بہاڑ خان           | بے تو شوم شام کو اور چون محل جان<br>آقا بزرگ من تو ازین ہر دو صاحبان       |
| این لہجہ را بگو کہ استاد کردہ  |  |
| شیرازی تھانہ باپ ترا اور نہ آملی<br>کو نام کو کو نون کہنے پہ ترمی بان کھلی   | وہ خرس اگر مغل کوئی ہو گا تو کا بلی<br>ہرگز کسے نگویدت آقا علی قلی         |
| زین گفتگو بحث دل خود شاد کردہ  |  |
| جس پر ہے جھکو ناز نہ وہ مال ہو نہ زور<br>کیسے جو اسکا حال تو کرنے لگے تو شور | ہزیمہ کہ چند شعر تو شاعر ہے اسکا چور<br>مطلع مشابہست بایر وے چشم کو ر      |
| بر حسن مطلعش تو اگر صا کردہ  |  |
| وہ دن گئے جو ہر کوئی کہتا تھا آپ کو<br>غصتہ سے اب کہو جسے کچھ یوں کہیگا دو   | دیتے نہیں ہو پوسہ تو گا لی ہلی کپڑے<br>آئینہ را بسین و بریش خودت بگو       |
| حرنی کہ از غضب بمن ارشاد کردہ  |  |

# مختصر جو میر علی ہاتف شاعرِ خوب استعدای حکیم آفتاب کہ جو حکیم مذکور گفتہ بود

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| آہنی کہ طرزِ فتنہ تو ایسا دکر دہ        | گو باز بان ہر زغن دشتاد کردہ          |
| چندین خلل بمعنی دشتاد کردہ              | اے چرخِ غافل کہ چہ بیدار کردہ         |
| وز کین جہا درین ستم آباد کردہ           |                                       |
| جسکی زبان نے جو کی سادات کی قبول        | اسکو تو فنِ شعر کے بتلادیے اصول       |
| اس سے زیادہ کیا کہون میں تجھ کو بے جہول | دطعناتین بس ست کہ باعثِ رسوئل         |
| بیدار کرد خصم تو امداد کردہ             |                                       |
| ہاتف کی لغویات کو اے دل نہ دکھ رہ       | جلدی جلد اے اسکی وہ ابیات کہ نہ       |
| پوچھے اگر وہ کیا مری تقصیر تو یہ کہ     | اے زادہ زیاد نہ کردت پہنچ کہ          |
| نزد و این عمل کہ تو شداد کردہ           |                                       |
| ہر گاہ کش کا جب بہ بدی ذکر منہ ہو       | سیجے انھون کی جہو کہ آلِ بنی ہن جو    |
| تقصیر کیا کہون میں تری اسیاہد           | با دشمنانِ دین نہ تو ان کرداچہ تو     |
| باصطفیٰ و حیاء در داد کردہ              |                                       |
| کیونکر نہ تو آلِ بنی کا عدوے جان        | اسکا خلف ہے تو جسے کہتے ہن مردمان     |
| لعنتِ خدا کی بھڑے نقاسِ منہ پر قلندیان  | حلقے کہ سودہ لعل لب خود بنی بر آن     |
| آزردہ اش ز خنجر سے بیدار کردہ           |                                       |
| اکدم ترے سچا کو نہ دیتی تھی حلقِ چین    | دارالامارۃ آکے یہ کہتی تھی دن و رین   |
| پیشکارِ تجھ پر واجب و لعنت ہر فتنِ عین  | کام زید دادہ از گشتن حسین             |
| بشکر کر اے فضل کہ دل شاد کردہ           |                                       |
| ناما ترے نے پاکے جب اہلِ جہم بہ دست     | یون کر بلا کے بن سے پھر اجون شتر ہوست |
| اہر اک نے اس لعین سے کمالے حکم پرست     | بہر خے کہ خارِ دشتِ شقاوت است         |



|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| وہ دوڑ کر بچا رہی بہت اٹلا تک اگر  | پھر کہتی ہوئی بھاگی اس بات کو بنا کر |
| اک ارگوز تو بھی شاید یہ بھاگے گیدڑ | جب آسجگہ یہ اسنے پادی کہ آہ بھر کر   |

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| کشتی شکست کا نیم اسے باد شرط بخیرینہ |  |
| باشد کہ باز بنیم آن یار آشنا را      |  |

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| یہ بات سنکے اسکی جو دوہان سے بولی     | رہنے کی ہون نہیں مین ہوئی نہ بھی ہو ہوئی |
| نامرد چیز ہے تو رکھ اپنے گھر میں بولی | تب فوج داڑھی اُن نے یہ بات لےکے کھولی    |

|                                 |  |
|---------------------------------|--|
| در کوے نینا می مارا کذر ند آوند |  |
| گر تو نمی پسندی تفسیر کن فضا    |  |

|                          |  |
|--------------------------|--|
| <b>محسن در ہوشی سیری</b> |  |
|--------------------------|--|

|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| عجب ہے بجیا آفاق میں یہ قوم کشمیری | کہ لائق ہجو یہ ہیں اہل خطہ قابل سیری |
| اکرین ہیں ہر غضب سے سب بات کی میری | محمد مصطفیٰ کو اس لیے ہے اُنے دلگیری |

|  |  |
|--|--|
| اگر قضا الرجال افتد ازینہا انس کم گیری |  |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| اکرین ظاہر میں جید مصطفیٰ کی یہ تناخوانی | خدا کی ہر گھڑی طاعت میں رکھیں اپنی بیانی |
| قیامت ہو کہ ہودین سید و نیک دشمن جانی    | زہے ایمان انکا اور زہے انکی سلما نی      |

|  |  |
|--|--|
| اگر قضا الرجال افتد ازینہا انس کم گیری |  |
|--|--|

|   |   |
|---|---|
| ایمان کشمیریوں میں جو کلاب علماء دین بیٹے | نہ سمجھتے ہیں وہ اپنے تئیں جو کچھ بیٹے ہیں بیٹے |
| اشدیر رحم ظالم نزدیک العالمین بیٹے        | خدا عالم ہو سب بوزی ہیں مارتین بیٹے             |

|  |  |
|--|--|
| اگر قضا الرجال افتد ازینہا انس کم گیری |  |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| کمانی واسطے کیا مسخردن نے جال ہے ڈالا  | بھلا نوان اٹکے پیشانی کو سارا کویا کالا |
| سبھی مکار ہیں انکے لگا ادنی سے تا اعلا | ندان انہا خلائق میں انھوں نے نام بیڈالا |

|  |  |
|--|--|
| اگر قضا الرجال افتد ازینہا انس کم گیری |  |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| سمائی ہے یہ انکے دل میں یا رواب ریا کاری | خود سے مکر سے کرتے پھینکے گریہ و زاری   |
| نجا دیگی وہاں محشر میں انکی پیش مکاری    | نہیں دیکھے مڈر ایسے کرین جو حق سے عیاری |

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| لوچھے اگر تو ہو کے جنم سے ہمیشہ          | طالع میں ہے مرے کہ بساؤن ہو کہیں      |
| دیکھ ہاتھ وہ ترا تو کہے کچھ عجب نہیں     | بادر دند دل شدہ چندان تو پیش آدین     |
| کچھ حسرا بہ کہن آباد کر دہ               |                                       |
| جب غمگون کو باب ترا منع کر تھکا          | بجھا کہ اس شکر سے نہویہ گیس جدا       |
| بھنبھلا کے اس غریبے تنہا جسے یوں کہا     | آخ گونہ اسے پسر این وضع تا کجا        |
| کون را اگر دکا بچہ وقت د کر دہ           |                                       |
| میدان میں ہک پھر تھا تو بھڑے نریدہ تیغ   | قالب تھی کرے تھا بہ تن مار سیدہ تیغ   |
| کرتا تھا غش تو دیکھے تھا جتن یکیدہ تیغ   | ناصفت کیریشہ ز دست بریدہ تیغ          |
| فی الفور قصد رستم و بہلا د کر دہ         |                                       |
| کم ظرف کس قدر ہے تو اسے بھڑے حیلہ جو     | مائے اگر پیش تو لگے کہنے آپ کو        |
| میں وہ سپاہی ہوں اژدن رستم سے دودہ       | در پشہ ات گزید در اشلے گفتگو          |
| شاعر شد ہی و مرثیہ ایسا د کر دہ          |                                       |
| مربک نہیں ہے سپ تر بلکہ ہو وہ مشک        | سبک بین رہی ہے وہ جون سوکھتی چومک     |
| کھینچو تو ڈول ہو وہ جو جا ہو چومو تو مشک | در گرم کردنش چہ نفس سوختی چومک        |
| خمر کو را تو کو رہ خدا د کر دہ           |                                       |
| اسے زنجلیج پوچھے ہے سودا سے حرف رست      | کتون سے اب چٹائے تھمہ کر ملکہ است     |
| پھر گر جو کھایا تو نے نہوا سکی باز خواست | مانند طبع سوختن و کشتنت رداست         |
| مدوح خلق را تو بزم یاد کر دہ             |                                       |
| شہس در ہجو مرزا علی                      |                                       |
|  |                                       |
| اک قصیدین سنا تمام روم سے یہ قضا را      | بیت الخلا گیا تھا مرزا علی بجا را     |
| ناگاہ کھنڈی اور پر گیدڑ نے جا بچھاٹا     | تب رو کے اس جگہ پر نوٹھی کے تین پکارا |
| دل میر دزد رستم صاحبہ لان خدا را         |                                       |
| درواکہ راز پنہان خواہر شد آشکارا         |                                       |

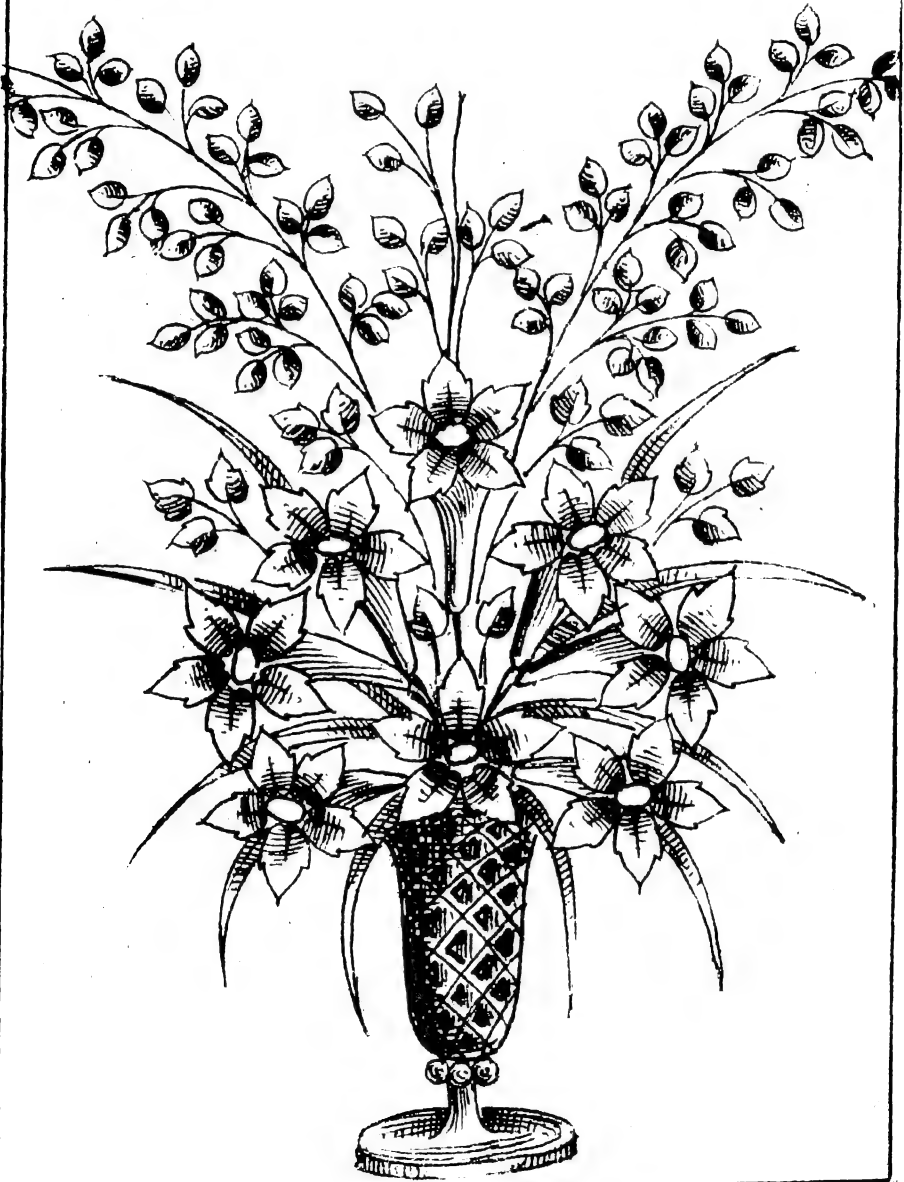
|   |   |
|---|---|
| خود صا این بانیین جوہ مرزا علی ہیگا         | جہان کے اہل خطہ کو جو پوچھ تو وہ جی ہیگا    |
| زبس کی غاصبی حق آل حمد کیا شقی ہیگا         | کہوں کیا میں غرضل شکوہ زادہ آدمی ہیگا       |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری       |   |
| دوم مرزا سعادت پادشہ سب کا کہتا ہے          | وہ غاصب حق جدا سادات کا سب کھاتا ہے         |
| جو جالے غص کو سید تو پھر انکو دھرتا ہے      | وہ یہ کہتا ہوا دلیگیر اپنے گھر پھر آتا ہے   |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری       |   |
| جہان ایسے ہی یار و دشمن آل عبا ہو دین       | محبت میں وہ اس دنیا نے مذہبی غلبت کو دین    |
| اور اپنا پیٹ بھر نعمت کو گھر میں چین سو دین | تو یہ کر میں سید کیون نہ انکی جان کو رو دین |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری       |   |
| انھیں البیس نے اسے مونو گھوڑا بنا یا ہے     | اور ان پر اپنا آسن جیت اور قائم کھایا ہے    |
| اگر اپنی راہ میں سب اہل خطہ کو لگایا ہے     | یہاں ہر ایک کو لاکر کے یہ مصرع بتایا ہے     |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری       |   |
| یہ اسے کیا کہوں بدنام ہیں بے زمین اوپر      | بدی ثابت ہے انکی اب جہان کے اہلین اوپر      |
| یہودی اور نصاریٰ سے لگا سب مشرکین اوپر      | کہیں ہیں طائران قدسیان عرش برین اوپر        |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری       |   |
| بہت سید بچا ہے یہ انھیں یقین کرتے ہیں       | جو تم یہ کام کرتے ہو نہیں بے دین کرتے ہیں   |
| غرض وہ حیدر کرار کو غمگین کرتے ہیں          | تو یوں چھوڑے بڑے سائے تین نفرین کرتے ہیں    |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری       |   |
| درہ جو بخیل                                 |   |
|   |   |
| وہ ہے سب بخیلون کا جو افتخار                | کہا میں یہ اس سے سن لے تو حمار              |
| یہ لازم ہے تجکو مری پیٹ مار                 | نہو دے یہ مشہور یون ہر دیار                 |
| پرستار زادہ نیسیر بکا +                     |   |
| اگرچہ بود زان شہر یار                       |   |

|  |  |
|--|--|
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| جو انہیں اب بڑا عالم بہت مہیا حاصل ہوگا      | وہ اسکا علم گرد و کھیر تو سارا بے عمل ہوگا     |
| یہ ڈالا سید منکے حق میں سب اسکا حلال ہوگا    | زیادہ سب غاصب اور ظالم بے بدل ہوگا             |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| خدا کی واسطے دیکھو تو کیا انکی تفادوت ہے     | بہی کی آل سے بغض حسد ہے سید اوت ہو             |
| نہیں تجھ میں ہیں مطلق حشر میں سکتا ہے        | بھلا کیونکر نہیں ایمان میں انکے تفادوت ہو      |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| غضب ہے کہ حق ساداکا یون بر ملا کھا دین       | یو دیون نذر سید کو کوئی تو اسکو پھر وادین      |
| مگر اسواسطے تا یہ ہمارے ہاتھ میں آدین        | جنھوں نے انکو ہچا تا زبان پر اپنی سیلا دین     |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| نہیں ہرگز تجھے حق کو یہ مرغوب ناحق ہیں       | ہر اک پیٹے کسب میں خوب ماہر اور خالق ہیں       |
| انھیں مطلب نہیں ایمان سے یہ لے لے شای ہیں    | جو لائق ہیں یہ مودی تو اسی کے اب یہ لائق ہیں   |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| جو انکو کام بھی کچھ ہے تو اپنے پیٹ بھر لے سو | نہیں مطلق عرض ہے سیدوں کے بھوکے مرنے کو        |
| پڑے سینے اٹل ہو پھر لے بھائے گھر میں دوسرے   | وہ غیرت رکھتے ہو دیون تو مرین اس نام دھڑ دوسرے |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| نہ اپنے بر عمل کی یہ ذائقہ کو جانے           | نہ یہ روز جزا کی کد سحر ہے قعر بر کو جانے      |
| نہ پیغمبر کو جانے اور نہ سید میر کو جانے     | یہ وہ بے سیر صحنے کچھ نہ اپنے پر کو جانے       |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| نہ یہ قائل قیامت سے نہ نیز ان عبدالتے        | نہ اس اللہ واحد سے نہ احمد کی رسالت سے         |
| نہ تو شیر خدا حیدر شہ دین کی اماں سے         | ہوئے مشہور دیون عالم میں باپنی حماقت سے        |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |
| نہ یہ ہرگز اصول میں فروع دین سے واقف         | نہ تو اثنا عشر کے مطلقاً آئین سے واقف          |
| نہ پھر یہ آل طہ اور یہ یسین سے واقف          | جو واقف ہیں تو یہ اس خلق کی نفرین سے واقف      |
| اگر خط الرجال افتد ازینہا انس کم گیری        |  |

# تضمین و گزینہ

|   |   |
|---|---|
| نہ کھلوا مابے جیسا تو دہن<br>بچھے چھوڑنا پھر پڑے گا دطن | ترے حق میں بہت ساری ہو سخن<br>جو بولیں گے اسوقت یہ مردوزن |
|---|---|

|                          |                       |
|--------------------------|-----------------------|
| پرستار زادہ نیسا ید بکار | اگر چہ بود زادہ شہیار |
|--------------------------|-----------------------|



|   |  |
|---|--|
| کرکلی ہستی کو انکی تو بوفانی نیست،      | ندامت از چہیب رنگ آشنائی نیست          |
| اسی قدان سیر چشم ماہ سیارا              |  |
| کھلے ہو سودا پہ راز ہفتہ احسا فظ        | کہ شکے لوٹے ہے شعر شگفتہ حافظ          |
| غرض عجب ہیں یہ درہائے سفتہ حافظ         | یہ آسمان چہ عجب گرز گشتہ حافظ          |
| سماع زہرہ برقص آور دسیا دارا            |  |
| <b>مخمس دوم تضحین غزل کلیم</b>          |  |
| جائے دنیا سے یہ دل در گرفتاری دل        | ایک دل جو دے تو ہو سکتی ہو غنوار می دل |
| غمزہ چشم ہی تھا باعث بیماری دل          | غم زلفے دست و گردام گرفتاری دل         |
| کہ درو موئے تلخید ز بیماری دل           |  |
| واہ واہ ایسی ہی ہوتی ہے وفاداری دوست    | جو رومن ہے یہ مجھ پر بد گاری دوست      |
| کیا کروں کہہ تو جو یون ہو روش یاری دوست | خندہ بخت زخم یا بہ جفا کاری دوست       |
| اگر یہ بد خویش کم یا بگرفتاری دل        |  |
| نہ تھے بیم وفا کا نہ محبت کا دھرم       | نہ دم سرد مرے مال پہے اشک گرم          |
| اپنی اس سنگدلی سے تجھے کچھ بھی ہے شرم   | دید چون بکسی مادل آہن شدہ نرم          |
| ماند بیکان کو در سینہ غنوار می دل       |  |
| کون اب وقت ہے ملنے کا ترے اے کار        | اب کوئی دم ہی میں ہوتا ہے مرا کام آخر  |
| کیونکہ احوال لا ب ہوئے زبان ظاہر        | یک نفس فرصت و صد حرف گرہ در خاطر       |
| و اے کرکریہ نیاید بک بد گاری دل         |  |
| چوٹ کی دل کے تعلق سے تھے کتبہ دوا       | ہے سعال مرے آزار کا اب حکم قضاء        |
| علیسی وقت اگر تو ہے ملے فائدہ کیا       | اسکے بکذاشت چنین زنگس بیمار ترا        |
| گفت من ہم نہ کھنم جارہ بیماری دل        |  |
| شیخ ہے دل پہ ترے بسکہ تعین کی گشت       | اس سب سے ہو تری لیش را عقل ہیبت        |
| دل کو دھو ڈال مے نبض سے لے جام بہت      | مذہب بندہ آزاد ہیں یک حرف ست           |

## محمّس اوّل

|   |  |
|---|--|
| چکارہ گران امور وں کا تھا میں بجا را    | کہ بھٹکوں دشت میں یا کوہ پر بھڑوں مارا   |
| نہ غش لیلیٰ و شیریں سے ہوں میں آؤ آرا   | حبا بلطف بگو آن غزال رخسار               |
| کہ سر بکودہ و بیابان تو دادہ مارا،      |  |
| اثر پہ نالے کے اپنے ہے عقدا لے گل       | جو تو مئے تو براؤے مری مرادے گل          |
| وے نصیب جو تو نے کیا نہ یاد لے گل       | غور حسن اجازت مگر نہ دادا لے گل          |
| کہ پرستی بہ کنی عند لب شیدا را          |  |
| مجھے تو زور ہی ساتی کی بیا دا بھائی     | کہ پہلے جام کی مے خاک پر چھڑ کوئی        |
| میں پوچھا کیوں تو کہا سُن لے مجھے سہائی | چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی           |
| بیاد آر مجبان بادہ پیما را              |  |
| قریب مجھ کو نہ دے اپنے خط و خال اوپر    | کہ دیکھ کر میں زمانے کو منہ کیا ہر لیدھر |
| جو چاہے تو کہ گرفتار ہوں میں تیرے پر    | بلطف و خلق تو ان کر صیدا اہل نظر         |
| برام و دانہ نگیر نہ مرغ و انار را،      |  |
| ترا سا حسن نہیں جگ میں یہ تو ہو لاریب   | وے نہیں ہیں مے سلوم سر عالم غیب          |
| جو فکر قہج میں اب سر کو لائے سوئے حبیب  | جز این قدر نتوان گفت در جمال تو عیب      |
| کہ خال ہر دو فانیست رتے زیبا را         |  |
| لبوں کے گرد جب افسانہ جوان نہ خط رکھا   | میں مین میں پڑا شور ہر طرف غوغا          |
| ہر ایک مرغ نے دی باغ باغ ہو یہ دعا      | شکر فروش کہ عمرش دراز باد چہ سرا         |
| تفقدے نکلند طوطی شکر خارا را            |  |
| نصیب کر کے سدا و نکا تیرے برین بخت      | جو دین جام جم اور کی قباد کا بھی بخت     |
| گدشتگان کی طرف سے نہ رکھ تو دل کو سخت   | بہ شکر صحبت احباب و دشنامی بخت           |
| بیاد آر غریبان دشت پیما را              |  |
| اگلی ربط محبت کرے خدا فی نیست           | بتان مکی تانہ کرے خلق کو جدائی نیست      |



|  |   |
|--|---|
| تھنا کے تنگ نے اس سیکرہ میں نقش مارا         | کہ پیانے سے ہے ہر تاسبو کی خاک آوارا      |
| بجز خون کیونکہ ہوشیہ میں یان سحر نے کایا را  | نہ بود امید از جام سلامت غنچہ مارا        |
| ہم از خوش شکست رنگ پر کردیم مینائے           |   |
| نمک سود جزا و لیشی اپنی جانتے تھے ہم         | سوا سبیل باطل کے بھی مہنی کھل گئی ہمد     |
| گناہ بندہ دیکھے ہو خداوندی بحشم کم           | ندامت مایہ ام لے یاس آتش زن معقبہ ام      |
| کہ امر و زریان کاران نمی از در بفروائے       |   |
| خلک نے یہ سخن مجھ سے کہا جس دم بند و مد      | میں فقر و سلطنت بخشوں گے تو بھی جو ذرہ کد |
| کہاں میں یان ہر پشت پائے ان دو لون پرست      | زساں دو عالم آرزو مست تنیم وارد           |
| شبستان خطا جام و حضور شمع مینائے             |   |
| ہجوم آراے ہستی جب تلک ہر خوش باؤں            | مخالفت وضع کجی سے دیکھیکا تو یہ گلشن      |
| جو کھین ہوں تو ہر قطرے شے نیم کے ہو یہ وشن   | درین گلشن مسیر نیست ترک اعلیٰ کردن        |
| کہ در ہر برگ گل مینہ دار و حسن عنائے         |   |
| کیا میں فرض میں بہتہ میں ہم تو بیش و کم زاہد | نگاہ دیدہ تحقیق تو اور اشک ہم زاہد        |
| نہو دے پیروی سودا سے تیری کیدم زاہد          | من سبیل حریت سعی بجا میستم زاہد           |
| تو قطع منازلہا من دیک لغزش پائے              |   |
| محسن پیام                                    |   |
|  |   |
| ن کون سی گھڑی تھی جب میں لگن لگائی           | تن چھوڑتی نہیں ہے اکدم تپ جلدائی          |
| اور وصل ما بختا ہے جی مجھ سے ننھ دکھائی      | من شمع جان گلازم تو صبح دل کشائی          |
| سوزم گرت نہ نیم یہ ہم جو رخ نمای             |   |
| دوری سے تیری محکوبے آفتاب عالم               | روئے ہی رستے کندین آئین مثال شبنم         |
| جسم تو ننھ دکھائے تو بہن فنا میں ہمد         | نزدیک اینچنین غم دور آہنجان کہ گفتہ       |
| نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی                |   |

|   |  |
|---|--|
| چہیت آسائش کو نین سبکباری دل                |  |
| چشم غار مگر آرام ہے ایسی ہی کہ بس           | صبر کی جنس سے چھوڑین نہی مگر کانکس         |
| دل کو بجارتے کو بچے میں ہونے کی ہوس         | لاہرن لاہنود باگ زنت سراد و جرس            |
| ترک یعنی کٹنگ غزوات از زاری دل              |  |
| مجھے سودا وہی یہ بات جو اسکا ہے عظیم        | دل کو اس بن نہیں چارہ کہ یہ ہو جائے دو نیم |
| کون اس حال میں امداد کرے یار و ندیم         | عشق چون تیغ کشد بول بچارہ کلیم             |
| کیست جز داغ کہ آید سپرداری دل               |  |
| محمس سوم                                    |  |
| نہ بلبل ہوں کہ اس گلشن میں سیر گل مجھ بھائے | نہ طوطی ہوں کہ دل میں انفضا سے باغ لیجائے  |
| مین ہوں طادس آتش بازی کیسی ہی بہار لائے     | نہ باصحر اسے دارم نہ با گلزار سودائے       |
| بہر جامہ ورم از خویش می جو شد تماشا لائے    |  |
| قتل اب صبور سے مجھے ہوتی نہیں کوں بین       | گرانی اسقدر پاؤں پہ سر ہے اسقدر سنگین      |
| چل لٹھ اب مانے لے ساتی ہوں کہ ہرچیز بھین    | چہ گل چند داغ آرزو از نشنہ ات کین          |
| من و صد بزم غمخواری لے یک غنچہ مینائے       |  |
| ہو لاکھوں طرح کی لہروں کا دل سپر لہ جاری    | کئی ہو دلو لے ہی کتنے عمر اس جگہ ساری      |
| ہمین نے ہم جن جو دکھایا ہے ضبط کی خواری     | عنان گیر خبر کس مہا دہنوں خود داری         |
| وگر نہ ساحل مانیز دار و جوش دریائے          |  |
| جہان کوئی ترے کو چہ کے جائیکا ہوا مائل      | اقامت جون خمار راہ پھر ہکو ہوئی مشکل       |
| غرض آسون کب چھوٹے کیونست کامل               | رم ہرزہ ہمیز بست بہر دشت لے غافل           |
| مرا میدان سازد ہر کہ بر اہت ز ند پائے       |  |
| جگر ہر شمع کا ہو داغ پرانے کا جان و تن      | گر بیان چاک نت گل ہو سد بلبل کیے خمین      |
| جو تیرا بھی کوئی دن عزم ہو یاں کیجیے مسکن   | بہ بیدردی درین مغل چہ لازم تم بودن         |
| گماز گر یہ جوش جنوں نے نالہ وائے            |  |

|   |  |
|---|--|
| خیر گزری کہ لے آئی کشمکش دل بارے        | پیشیم آمد بسر کو چہ پری رخسارے           |
| کافرے عشوہ گرے زلف چو زار بدوش          |  |
| بسکہ اس دل کو تھی اس وقت دین کی درخواست | اپنے احوال پہ مین رہ نہ سکا بے کم و کاست |
| بو کے بے صبر مین جاسا نئے اسکے اک رات   | گھنٹہ مین کو بے چہ کو گیت تراخانہ کجاست  |
| اسے سو فوخم ابرو سے ترا حلقہ بگوش       |  |
| کھینچ لایا ہے ادھر عشق مجھے مار گستا    | شیخ فزا ہدی مین کافر ہوں اگر مانوں پسند  |
| سکے یہ عرض مری ہو متا مل یک چند         | گفت استیج بخاک افکن وز نا میند           |
| سنگ بر شیشہ تقویٰ زن پیمانہ نبوش        |  |
| الفت دین کو دل اپنے سے تو اکب کے ہے     | دے مے امر کو جا کہ تو یہ درجہ ہے دے      |
| شوق جسد ترا تجھ مین سے تجھے دور کہے     | بعد ازین پیش من آتا ہو گویم بسرے         |
| راہ بنامیم اگر سبز سہم داری گوش         |  |
| دے ٹپک سر سے یہ عامہ پٹے اسٹغضب         | پہونچا اس بوجھ سے تو منزل مقصود کو کب    |
| ساغر عور سے رکھ دور ہوس اپنے کی لب      | بگذر از صومعہ در راہ بمیخانہ طلب         |
| خرقہ بیرون فلک و کسوت زندانہ پوش        |  |
| جب مٹنے اس سے یہ مینے سخنان دلکش        | مجلو تاثیر معانی سے لگا آنے غش           |
| پھر سنبھال آپ کو جو وقت چلا وہ ہوش      | دل زلف داؤد ہوش دیدم پیش                 |
| تار سیدم بمقامے نہ نہ دل ماندونہ ہوش    |  |
| کفر و اسلام کا دیکھا وہ مکان مین سجود   | ایا مفر اسکا جو ہو عالم ہستی مین نمود    |
| اپنی نظردن مین جب اس حال مین موجود      | محو گشت از ورق کون و مکان نقش موجود      |
| نہ ملک ماندونہ آدم نہ طیر و نہ دوحوش    |  |
| پرے دان چشم کی ہائل نہ بلند اور نہ پست  | ایک میدان ہی فقط دان نظر آیا کف دست      |
| کی جو میری نگہ چشم نے آہو کی جست        | دیدم از دور گرد ہے ہمہ دیوانہ دست        |
| بے وف و بادہ و لے آمدہ در خوش و غروش    |  |
| ایک سے ایک فردن نشہ وحدت سے چہ          | ایک سے ایک مین افزون خرد و ہوش شود       |
| اور اسباب طرب سے جو کون کیا مذکور       | بے نے و مطرب ساقی ہمہ در عیش و سرور      |

## پنجمین غزل میر خسرو

شیخ تو نابود ہووے یا ترا پندار نیست  
تنگدہ دیران ہو یا برہمن کی بار نیست  
کام کیا ہے مجھ کو گر ہوں راہب و نینداریست  
کافر عشقِ مسلمانی مراد رکاز نیست

ہر گز من تارکشتہ حاجت گزار نیست

یہ ہی مرضِ الموت تھا قسمتِ مین میری یا حبیب  
حاصل اس تدبیر سے کیا کرے بتلائے طیب  
ایک دم کوچی کھلجا دے گا گھبرا کر قریب  
از سر بالین من برخیزاے ناوانِ طلبیب

درد مند عشقِ رادار و بجز دیدار نیست

عاشقوں کے رونمائی کچھ اور ہی ہوتی ہے دھن  
و کیچھ ہم دوتے ہیں منتِ دل اگر چہ تباہی چن  
مین تجھے کہتا تھا ظالم کہ میری بات سن  
ابر را بادیدہ خونبار من نسبت کمن

نسبتِ بارندگی دار دوسے خونبار نیست

اس قدر گھبرا کے جینے سے نکرا نکرا عشق  
کوئی بھی جیتا سنا ہے تین کہین بہا عشق  
آج چھوڑے یہ اگر تیرے تئیں آزار عشق  
نشا و باشاے دل کہ فردا بر سر باز آزار عشق

مزدہ قتلست گرچہ وعدہ دیدار نیست

ہوں جو کچھ سودا سولہ دسے ہوں نیک ب  
ایا غرض ہو مجھ کو ہر اک سے رکھوں ہر وقت کہ  
اسمین کچھ کہتا نہیں مین گرچہ از دے حسد  
خلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند

اے اے میکند با خلقِ دعالم کار نیست

## پنجمین غزل عصمت خانی

جب تک بندگیِ شیخ مین تھا حلقہ گجوش  
آپے شاہد مقصد کو مین پایا رد پوش  
آخر کار کسی حب سے دے کر کے نوش  
سرخوش از کوئی خرابات گذر کر دم نوش

بطلبِ گاری تر سا بجسے بڑا دے فروش

پھر تو یہ دلوں لے تھو دل مین جنون کے مارے  
پھاڑا کر پھینک دوں مین کہڑے بھگت مارے

|  |   |
|--|---|
| نہ بھولو کجا بھولے سحر در را طلب ہرگز      | نہ چو کے گی اران کی نظر را طلب ہرگز       |
| فنا میں بن ہوئے رہتا ہوں برا طلب ہرگز      | زرفتن وانخواہم ماند در را طلب ہرگز        |
| چو شمع رخا رہا ہے پاسے من از شہر و پیدا    |   |
| پرویا رشتہ جانشے جو تو نے دیدہ سوزن        | گر بیان ہج دریا کا سیا آیت کھچے یہ فن     |
| ہو دم مار گیا اس میں نزد عاقل ہو تو بھوکون | غبار خاطر و ناست اظہار مہت کردن           |
| صفا بخیرہ دانائینہ چون جو ہر شود پیدا      |   |
| ہلکو تا کیوں ہر ناصح حسین اپنی تو وارد ہن  | تھکے سنوان آنکھوں سے غلط ہو یہ تو ہم وطن  |
| سراپا اپنی ہستی سے مکدر گرچہ ہے یہ تن      | ہر نگاہ بر نہا ناست دریا در غبار من       |
| اگر خاک مرا بیزند ختم تر شود پیدا          |   |
| سخن کے فن میں سودا غریہ کا بھی ہر کا طام   | کیا ہے اختیار رکھے بھی استاد و نخب پیش کم |
| قرض کرتے ہیں نادان ہی سن اس قطع کو ہم      | علی شہر بایران می برد شہر تازان تر کم     |
| اک صائب خون بگردیا بے دفتر شود پیدا        |   |
| محسن شتم تضییع غزل طالب کلیم               |   |
|  |   |
| یاد ایامی کہ تو قیر جنون من داشتم          | کے شہر از سنگ طفلان زخم بر تن داشتم       |
| مردے در وشت ہجوں کوہ مسکن داشتم            | از ثبات عشق دائم پا برامں داشتم           |
| اگر جو داغ لالہ در آتش شمیم داشتم          |   |
| دور سے دندوت کرتے تھے مجھے آتش برست        | بھاگے تھا مجھے پسند آسا سمندر کے جہت      |
| لے کسوںے پائون ہی دیکھا ملے نہ دشت         | شعلہ بر میخاست از بیطاعتی و نجیشت         |
| من نہ جنبیدم ز جانا جا بہ گلشن داشتم       |   |
| پاس ناموس محبت ہی میں ہر عاشق کو سودا      | گو جرات ہوے تیج عشق کی ہر دم نزد          |
| اپنے بالین پر نہ میں جراح کا چاہوں زرد     | کے ہر نا محبت جاک جگر خواہم نمود          |
| من کہ ز شمش را نہان از چشم سوزن داشتم      |   |
| کل خارا لون میں تھر سے جو نکلا صبرم        | نقل پر نہی تھا در دے جو نہی منیش کم       |

|   |   |
|---|---|
| بے دے و جام و صراحی ہر روز شاد شو         |   |
| جب مجھ دان نظر اس طرح کا آیا عالم         | صورت آئینہ حیرت سے ہوا میں اسدم           |
| کچھ نہ سمجھا یہ ملک بہن کہ ز نوع آدم      | چونکہ سر رشته دریافت برفت از دستم         |
| خواستم تا خبرے پر سم از دھفت مخموش        |   |
| پھر لگا کہنے کہ بہتر ہے تو رکھ انجکیمات   | پر جو ہے در پے تحقیق تو سن صافا صاف       |
| یہ نہیں صومعہ تو مارے جہان لاف کز ان      | نیست این کعبہ کہ بے پاد سرائی بطواف       |
| نیست مسجد کہ درو بے ادب آئی بجز و ش       |   |
| گر یہ ممکن پہنچے آیا سے مرے یار پسند      | دین و دنیا سے چھوڑا خواہش دل کا پیوند     |
| دل کو شغی و سخت کا زکھ بیان یابند         | این خرابات مناست در دستار مستانند         |
| از دم صبح ازل تا بقیامت مدہوش             |   |
| نہ تو یان دیو و حرم کی سی مکان میں تنگی   | خانقاہ مدرسہ کی طرح نہ صحبت چنگی          |
| دل میں سودا تو خیالات نحر جو ننگی         | اگر ترا هست درین خانہ سر بچر ننگی         |
| دین و دنیا بیکے جرعه چھ صمت بفروش         |   |
| مختصم تھم غزل شاہ ناصر علی                |   |
|   |   |
| پس بعد از بد پر نیک نام آدر شود پیدا      | بدان ماند ز تخم نخل شیرین بر شود پیدا     |
| بوصفش از زبانا این سخن اکثر شود پیدا      | مکھوئے گرد و زین بجز نیکو تر شود پیدا     |
| چو کہ قطرہ راہ عدم کو ہر شود پیدا         |   |
| ہو اسے کس بغاوت پر تو ملک عشق کا رہی      | نہ خونی اشک نے تخت جگر نہ رنگ کا رہی      |
| خرد اور کبر نے رکھا تو جھک دو راز آگاہی   | بطاعت کوش گر عشق بلا انگیز میخواری        |
| متاع جمع کن شاید کہ غارتگر شود پیدا       |   |
| شباب بپنے کی سستی سے جو کھویا اختیار دوست | تو وقت شعیب کو نادان نہ کھو تو زنیار دوست |
| ندے اتنا بھی باب تو دامن بہت کو یاد دوست  | برہ پری سہمی کن گرد جو انی رفت کارا دوست  |
| از دم کشتہ ہد آتش ز خاکستر شود پیدا       |   |

|   |                                    |
|---|------------------------------------|
| ہرگز بکے بہر ملاقات نہ رستم             |                                    |
| جستیم بافاق ہمہ رفے زمین را             | دیدیم زبر فلک استاد حزن را         |
| بر خاک درش رفته بسایم جبین را           | اشعار شنیدیم و ندیدیم مکین را      |
| مشغول صفایم دپے ذات نہ رستم             |                                    |
| محمسن ہم تضمین غزل مرزا فاتح مکین       |                                    |
| از خویش وز بیگانہ تور و پوشش شستی       | دامن بسرا انداختہ تا دوش شستی      |
| آن ناز و ادا کردہ فراموش شستی           | خون شد دلم از فکر کہ چون دوش شستی  |
| از ہر جہہ سر بردہ در آغوش شستی          |                                    |
| پیمان تراے یار نہ دیکھا کبھی محکم       | ہو عہد ترا ہم سے وفا غیر سے لطم    |
| اس وعدہ خلائی سے جگر خون کہے ہم         | بر خاست ز دل نہ وہیوش فتادم        |
| با غیر حوائے وعدہ فراموش شستی           |                                    |
| دیدار کا شوق اپنے سر سے چشم سے گھویا    | دیباچے کا گوہر مرے کانوں میں پرویا |
| پیغام ہر دن کا ہوں ترسانہ زون جویا      | شادیم ز دیدار بی پیغام تو گویا     |
| بر خاستی از دیدہ و در گوش شستی          |                                    |
| صائب کے ہے اشعار کا ہر ایک نشان         | کہتے ہیں نصیحی کہ نہیں سوزہ زبان   |
| فیضی ابو الفضل کو طوطی کہیں نادان       | از ہوش ربودند مکین ہر نہ درایان    |
| خیرست چرا این ہمہ بہوش شستی             |                                    |
| شوکت جو کہوتر ہے بخار کا سودہ بلغ       | بیدل زغن ہندی و ناصر علی کیز بلغ   |
| لکھنؤ کے کیا تیرے توجوں لا الہ محمد بلغ | شور زغن و زلف باندست دین بلغ       |
| اے بلیل خوش اچھ چہ خاموش شستی           |                                    |

|   |  |
|---|--|
| ایک بیک بیوپرانی مجھے جام لب میگون بہم      | برزلال خضر الون صد تافل میز نم           |
| منکہ چشم از تشنگی بر آب ہن داستم            |  |
| کون میری طرح عشرت سے ہولے کیا               | کسے اس خوبی سے بھیا اجاب میں بی ہو شراب  |
| ساتی گلغام کے چہرے سے ہشتی ہو قلاب          | روشنی از بزم من در یوزہ میگرد آفتاب      |
| در چراغ عیش تا از بادہ روغن داستم           |  |
| عشق رنگِ رو بہ سرے جب لگا کرے نود           | جو ہوئے مانع مجھ کچھا انھیں نے ہو یہ سود |
| دوستی سے لالہ رویان کی ہوا آخر یہ سود       | بھو ما ہی غیو اعلم یو شمش دیگر نہ بود    |
| تالغن آبدہین کی مسہ بر تن داستم             |  |
| مصاحف یوان تھا چرب شام سے تا وقت چٹا        | گل زمین شعرین کی تخم منی کی جو کاشت      |
| پرورش کی ہر سخندان سے رکے تھا چشمداشت       | ہیگا زوق طلب از جستجو باز م نہ داشت      |
| خوشہ چین بودم من از وزیکہ حرم من داستم      |  |
| مین نہون باغ و نما فصل گل میں سخن سودا ہستم | سینہ ہی میرا بچن آہ سرد اس میں نسیم      |
| سیرے اسکی تو ہے محروم آپ میرے ندیم          | دلغ راجز بر کنار از حسن نہاد م کلیم      |
| بہر گلگشت تو من در خانہ گلشن داستم          |  |
| <b>مخمس نہم تضمین مرزا فاضل مین</b>         |  |
| تا خانہ کس بہر مدارات نہ رفتیم              | جائے پے گردان اوقات نہ رفتیم             |
| این ننگ بخود کردن انبات نہ رفتیم            | در دیر و حرم بہر مناجات نہ رفتیم         |
| جو کوئی تو اسے قبلہ حاجات نہ رفتیم          |  |
| بستیم اگر رفتہ بطوف حرم احرام               | ما تو بہ محروم و لے از مے گلغام          |
| زدان بچہ رو ساختہ در سیکدہ بدام             | صد بار گرفتیم رہ کعبہ دیک گام            |
| بے مصلحت پیر خرابات نہ رفتیم                |  |
| آن شوخ ازان روز کہ با شدہ باغی              | دارم دل غمزہ چون بیل باغی                |
| کو خرمی عید درین سینہ داغی                  | صد عید شہد فدا شفتہ باغی                 |



|  |  |
|--|--|
| اگر تو عاشق صادق ہو کج جو یہ مسخ بن باد          | محبت سہ سہ مشاطہ کہ جن نے مشکل زشت اکثر        |
| بہ از یوسف بنا کر چشم مرغی ہاں کے دلعلائی        |  |
| محبت میں نہیں خوب نیکے اگر زشت ناکار             | محبت ہو تو ہوں زخمی ہر کب شکر پارے             |
| مجھ میں عشق کے لگتے ہیں دلوں ایک ہے پیارے        | جو ہر سر سرہ چشم مرغ کو ہین صبح کے تارے        |
| اہو ظلمت شام کی پیپرک کی انکھوں میں بنائی        |  |
| عزیز اسمین کہان پائے شرع عشق جن سے               | وہ ہے خواب سکی انکھوں میں جسے چاہے کب کا جی    |
| سمجھنا غیر حرف راستی اپنا نہیں راہی              | کشش دل کی ہوا ایسی ہے کہ ہر جس نے فیر کی       |
| نظر میں حسن طوبی سے بھی حسن سرد بالائی           |  |
| دل فرادو مجھوں کی مشیرین پر شیدا تھا             | حسین ان دونوں میں بھی کون کیس کا ہویدا تھا     |
| وہ کیس کا تھا حال اُن کا انھوں پر یہ تو پیدا تھا | جمال ان دونوں کے دل نہیں جو سودا تھا           |
| محبت میں نہ خوب زشت میں کی محنت پرانی            |  |
| تہیز نیک وان کب بھی الفت کی جہان مٹھی            | نرد بہوش تھی جہم مقام عشق میں زخمی             |
| نہ تھی وہ چیز جو فراق کی دونوں میں دلی تھی       | سلسلے ربط نمود و پاؤں آخر وہ کیا تھی           |
| کہ جن نے گردن آکے عہد کے مولا کی جھکوائی         |  |
| غرض سودا تجھے سمجھا دن میں کب تک بائیں دان       | نہ کیو بھر تو ایسی بات میرے حق میں لے لوان     |
| بسان مہر نور اللہ کا ہے سب جاہ تا بان            | کہا تو نے جو کچھ مجھ کو نہنوں کا اُس میں نازان |
| خوش آمد کی ہے اس سے بات جیسے باد پائی            |  |
| <b>منحس دوازدهم</b>                              |  |
| فصل ہر گل کی میں طبعی میں بہتان گل و صبح         | وقت نظارہ ہر گہر و مسلمان گل و صبح             |
| آہ مجھ کو نظر آوین بجہ عنوان گل و صبح            | خون زخود رفتو نکھالائے ہیں بہر جان گل و صبح    |
| دیکھنے کے مجھے مانع ہیں طبیبان گل و صبح          |  |
| باغبان عیش و طرب کا ہے گھٹائیں دل و داج          | آکھے یاں جو کوئی وہ کر نیکو قفر حج مزاج        |
| لگا کر مرغ ہین نالان سواثر کے نجات               | کسی تا شیر دم سر دم میں ہے کرا ج               |

# محمس یازدہم

|   |   |
|---|---|
| کہا اس شوخ سے جو طور کے شعلہ کا ہے بجائی      | تجلی حسن کی تیرے سرہ و خور نے نہ دکھلائی  |
| کے پیچہم عاشق بیچکان سے پار بنیائی            | ترے ہونے جو مجلس میں قضا پر دایکو لائی    |
| و یا جی شمع پر آن نے یہ چربی آگ کو خیر چھپائی |   |
| تیز نگ نشہ مے باغ میں جہدم بجھے لائی          | بچن میں یون گزرتا ہوا جیسے بہار آئی       |
| یہ عالم آگیا حیرت میں تیری دیکھ رعنائی        | کہ زکس کی ہلک تیرے تلخے نے نہ جھپکائی     |
| تو وہ گل ہے کہ جس گل کا ہر گل ہو ناشائی       |   |
| پرائشی بات میری فہم نے جھکے سمجھائی           | کہ بلبل عہد میں تجھے کے ہونے گل کی شیدائی |
| کہا سکر ہوئی معلوم جھکے تیرے دانا ئی          | تیرے خوب زشت لے مہربان کب عشق نے پائی     |
| محبت میں بھی بحسان میں جیسے جس بنائی          |   |
| جو آیا شمع کا پروانہ مائل گل کا بلبل کو       | تو سوچ اس بات کو دیکھ جو گل میں مائل کو   |
| کہا کب حق نے سب پوین مجھے عشق کی گل کو        | کہ ہے وہ جز پر عاشق کو کو سوا سٹے گل کو   |
| تھیکو گل ہے خوش یا کیسے شمع ہو بجائی          |   |
| تجھے سمجھے تھا میں اب تک کہ ہر شیار دانا تو   | گل معنی کی پہونچی ہو مشام جان کو تیرے بو  |
| مرے آگے نہیں کیا یا حسن شمع و گل کو رو        | عطا کی جو حسینوں میں خدانے دلبری سب کو    |
| ترا جلوہ مراد لکش انھوں کا انکی زریبائی       |   |
| نہ تنہا بلبل مے پروانے کے حصہ میں عشق آیا     | سحاب لے کر کیا کیا وجد میں طاؤس کو لایا   |
| بھو زردان گرد بھی ہو نستر کا جسمکے سایا       | محبت کے سما کا ثناء وہ اس باغین پایا      |
| جسے کہیے کہ اسکی آنکھیں سننے اٹھائی           |   |
| بچشم عشق بہتر عمل سے غناب کا قطرہ             | بہ ازیا قوت ہو خون دل میں تاب کا قطرہ     |
| ہر گل دل واسطے ہر اک کے پیا کا قطرہ           | کہرے چشم ہا ہی میں فزون ہو آب کا قطرہ     |
| سمندر کو فزود آتش گل و گلزار سے بجائی         |   |
| محبت جب کان عشق میں آتی ہے نعمت پر            | کہرے مول لبتی ہو خزن کو نقد دل دیکر       |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| یہ سخن راہ نصیحت سے مین لایا بر رو      | آہ بھر کر یہ کہا سچ ہے جو کہتا ہے تو  |
| پیرہ عشرت سے مین عادی ہوں کچھ عیش سے تو | ہے یہ مرکز زنجھے میر و جوان سب غلبہ   |
| عرصہ سیر تلاتے ہیں بہستان گل و صبح      |                                       |
| <h2>مخمس سینزدہم</h2>                   |                                       |
| نشو و نما سے باغ جہان سے رسیدہ ہوں      | شید و غم زمانہ سے مین دور آفریدہ ہوں  |
| فلک غم خزان سے بہت آرمیدہ ہوں           | نئے لبیل جھمن نہ گل نو دمسیدہ ہوں     |
| مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہوں         |                                       |
| یار بفری کٹے ہے عجب طرح صبح و شام       | حسرت ہی مین گذرتی تھو میرے مین رام    |
| مطلب نے مج کو غم سے نہ کچھ خرمی سے کام  | گریبان بشکل شیشہ دغندان بطرز جام      |
| اس میکہ کے بچ عجب آفریدہ ہوں            |                                       |
| کیون مجھے بید باغ عجب شائے بیان پہن     | کوہ و طرح کی حسرتیں اس دل کے بچ مین   |
| انظار اُن کا مجھے ہو کیا مئے اسکے ہین   | آر آب سے زبان زد عالم ہے در نہ مین    |
| اَل صرنا آرزو سوبب مار سیدہ ہوں         |                                       |
| سنا نہیں ہے درد رعیت کا بادشاہ          | قاضی تو حسن دوست بنا کھو اس داد       |
| اور کو تو ال شہر کی رشوت پہ ہے نگاہ     | کوئی دیو چھپتا ہو یہ کس پر ہے داد واد |
| جون گل نزار جاسے گریبان دریدہ ہوں       |                                       |
| ہو سکتے ہن جفا کہ تنک رو دہلین رُفین    | مست بو جھاپے جور کامبرے تین حریف      |
| کب ہو سکے ہے اسکا بجز آستین حریف        | تیغ نگاہ چشم کا تیرے نہیں حسرت ریف    |
| طاہر مین قطرہ ترہ خون چکیدہ ہوں         |                                       |
| بشنے ہیں اس زائیکے محبوب دلربا          | اُنسے تو مین کسی سے نہیں مصورت آشنا   |
| اب ہوں عرض مین طرفہ مصیبت مین مبتلا     | کس سے کردن مین دعویٰ دل جا کے اے خدا  |
| دل دادہ زلف رخ دلبر نہ یوہ ہوں          |                                       |
| آیات رسم مجھ کو مرے حال بر کبھو         | لو پچھان نہ تو نے آکے مری چشم سے ہو   |

|   |  |
|---|--|
| غیر خاکستر و افکار کے نہیں دان گل و صبح     |  |
| ہر پے سیر جن تھے جو کوئی اسے ظالم           | پیتے ہیں خون جلوہ عوض سے ظالم          |
| ہمیشہ اپنی پہ رہی تھے کوئی شے ظالم          | جلوہ باغ تیرے عہد میں یوں ہے ظالم      |
| ایک کفن میں ہے گویا کج شہیدان گل و صبح      |  |
| باغبان لہر کے مانند رو دین و حارین مارا     | آہ دلائے میں ہیں مرغان چمن لیل و نہار  |
| پوچھتے پھرتے ہیں باغ میں یہ ہر روز سیار     | فجی خطا کس کئے مارا ہے شب خون بہ بہار  |
| زخمی مرہم کا فورہ میں باران گل و صبح        |  |
| جاگ صد بار مرے حبیب قبا تک پہونچا           | اتن مرا گلیوں میں ہر رنگ جفا تک پہونچا |
| خند زنجیر سے آخر میں رہا تک پہونچا          | کام اپنا نہ جنون سے جو قبا تک پہونچا   |
| یار ہستے میں مراد کچھ کر بیان گل و صبح      |  |
| حسن دیکھا ہے اک ایسا کہ نہ دید و نہ شنید    | ہر گل و صبح کا جلوہ شب تار پدید        |
| اگرچہ یہ بات ہے خند خلافت سے بعید           | دیکھے ماہی و وزلف اسکے رخ و سفید       |
| جن نے دیکھے نہوں یار و دبستان گل و صبح      |  |
| کچھ بہا تا گئے زنان سے بھی ہوئی رسوا تر     | دیکھتا کوئی نہیں سوے چمن بھر کے لظرا   |
| موجب اسکا بھی کچھ ہو دچکا اسے باور کر       | جب سے دستار سفید اسکے سجی چہرے پر      |
| جلوہ نظرون میں نہیں دیتے ہیں چندان گل و صبح |  |
| آج شادی ہے اگر ہر میں گل ماتم ہے            | خوشی راحت سے عبث بچ سے بی باغم ہے      |
| یوں سمجھے ہے جو تحقیق کسی کچھ مجرم ہے       | باغ دنیا میں سدا شادی و غم تو ام ہے    |
| رو سے ختم ہو چمن ہو دین جو خندان گل و صبح   |  |
| ہر زہ گردی ہو فقط ہونہ اگر شیشہ و جام       | کرنی کا گشت چمن بے نے و ساقی کس کلام   |
| ہو میر حویہ سامان تو ہے پھر عیش تمام        | میں سودا سے کہا ہو نیکو ناحق بز نام    |
| دیکھنے باغ میں کیوں جاے ہے نادان گل و صبح   |  |
| میں کیوں تجھ سے نے گوشہ دل کے تو اگر        | عیش دنیا نہیں موقوف دیوانے اس پر       |
| کہ چمن ہو دین پر از گل تہ دامان سحر         | ہو جہان بادہ گلزار و بلورین ساغر       |
| اپنے نزدیک تو ہے جلوہ کائنات گل و صبح       |  |

|                                       |                                    |
|---------------------------------------|------------------------------------|
| نالے کی گرہن میں تو رخصت دیا کرے      |                                    |
| ہر چہ کرتے آئے ہیں مشتوق خود سری      | کرتے چلے گئے ہیں وہ عاشق سے بری    |
| ہر تو نے اپنے عہد میں ہم ساتھ ایسی کی | حالم کے بیچ بھرنہ رہے رسم عاشقی    |
| گر نیم لب کوئی ترے شکوے سے ڈا کرے     |                                    |
| آؤ کچھ میرے گریے بے اختیار کو         | نحت جگر نے داغ کیا لالہ زار کو     |
| اتنا اثر ہے اب بھی مری چشم زار کو     | تعلیم گریہ دون اگر ابر بہار کو     |
| جز نحت دل صدف میں نہ کوہِ زیدھا کرے   |                                    |
| گلشن میں کیا بہار ہے کہتا ہے باغبان   | صد برگ جیسے پھولے ہے ویسے سی انجان |
| فرصت چمن کی سیر کی لیکن ہمیں کہاں     | فکر معاش و عشق بستان یادِ رفتگان   |
| اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کرے      |                                    |
| ہو جب کو اس جان میں راحت بھی مبین کم  | سمجھا کرے وہ یار کو ہر آن مستم     |
| آسکی جدائی کا ہے ہر اک شخص پر الم     | تنہا نہ روزِ ہجر سے سودا پہ ہر ستم |
| بد وادہ سان وصال میں ہر شب جلا کرے    |                                    |
| محسّس پانزدہم                         |                                    |
|                                       |                                    |
| نہ کہ عاشقوں میں محبت کہاں ہے         | سد ایک سی انکی الفت کہاں ہے        |
| بچھے ویسے لوگوں سے صحبت کہاں ہے       | ترے پاس عاشق کی عزت کہاں ہے        |
| بچھے بے مروت مروت کہاں ہے             |                                    |
| مجھے آرزو ہے زمانے میں اپنی           | کہوں تیرے آگے کہانی میں اپنی       |
| سناؤں تجھے جانفشانی میں اپنی          | وے کیسا کہوں نا تو اتنی میں اپنی   |
| مجھے بات کہنے کی طاقت کہاں ہے         |                                    |
| کہے ہے مجھے کھینچ کر تیغِ ہر دن       | نہیں بہتے میرا گلا تم کہے بن       |
| سمجھنا نہیں اس قدر نیک باطن           | میں شکوہ کروں جو ر ظالم سے لیکن    |
| مجھے آہ و نالہ سے فرصت کہاں ہے        |                                    |

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| دیو چکا کیا جواب خدا کے تو درود برد   | کرتا ہے جا کے گل کی تسلی چمن میں تو    |
| اخون جگر سے میں بھی تو دامن کشید ہوں  |  |
| بسل صفت نہیں مجھے آرام ایک پل         | ہو مگر میرے دم سے نہایت ہی حاصل        |
| ملنا اگر ہے مجھے تو ظالم شتاب مل      | غافل ہے کیون ترا میری فرقت سے گوش دل   |
| اے بے خبر میں نالہ حلق بریدہ ہوں      |  |
| بوجھانہ یوں کہو کہ ترازنگ کیون ہے زرد | کہتا نہ تو بھو یہ مجھے بھر کے آہ سرد   |
| تو کون ہے کہ ملتا ہے جہ سے اپنے گرد   | میں کیا کہوں کہ کون ہوں سودا بقول درود |
| بوجھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت سید ہوں    |  |
| محس ہمارو ہم                          |  |
| کوئی اگر کسی کو اذیت دیا کرے          | فکر اسکی ہر طرح وہ مکافات کیا کرے      |
| تیرا ستم رسیدہ میرا درد کہا کرے       | بدلاترے تم کا کوئی مجھے کیا کرے        |
| اپنا ہی تو فریفتہ ہے خدا کرے          |  |
| عالم میں دوستی کے ہوا ہو جو کچھ قصور  | شمشیر تجھ کم بین ہو اور ہم ترے حصول    |
| جرم و فاسد کرتے ہو گرسر کو تن کو دور  | آقا مل ہماری منش کو شمشیر ہے ضرور      |
| آئینہ تا کوئی نہ کسی سے وفا کرے       |  |
| عاشق سے دور ہو چو کہ یہ خدا سے در     | کرنے سے خون بگینہان کے نور گذر         |
| تجھ پر یہ قتل ہے جو مرا نقش کا لجر    | اتنا لکھا تو مرے لوح مزار پر           |
| ایمان تک شادی حیات کو کوئی نکال کرے   |  |
| کچ بٹ سے تو ہر نہیں سکتا میں دوبارہ   | انصاف کی علیحدہ ہوتی ہے گفتگو          |
| پوچھ نہیں ایک بات جو حق کہہ گزیرے تو  | گر ہو شراب و خلوت و محشوق خبر درود     |
| زاہر مجھے قسم ہے جو تو ہو تو کیا کرے  |  |
| لگتا نہیں ہر صحن چمن لالہ گون مجھے    | آیا نظر چلتے نہ گلشن میں خون مجھے      |
| اے باغبان سے ہر ترے سر کی ہوں مجھے    | بلبل کو خون گل میں لٹایا کر دن مجھے    |

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| اگر چند مسلم ہے اب جی کے تین کھونا،   | لیکن مجھے آتا ہے پھر پھر کے ہی رزنا    |
| ایک کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسے   |  |
| اس جینے سے بہتر سہابت بدل سہریا       | جل بجھیے کہیں جا کر یا ڈوب کہیں میے    |
| کس طور کٹیں راتیں کس طرح سٹن بھرے     | کچھ بن نہیں آتی ہو حیران ہوں کیا کریے  |
| ایک کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسے   |  |
| گلشن میں زمانے کے یوں عمر کٹی ساری    | ہر ایک طرف پھرنار تے ہوئے میخواری      |
| آزادگی میری تو تھی سرواد پر بھاری     | انصاف کرو دیا رومین اور گرفتاری        |
| ایک کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسے   |  |
| جو مجھ پہ گزرتی ہے مقدور نہیں سہنا    | خون جگر آنکھوں لے داماں تلک ہنا        |
| جوابات کوئی پوچھے منہ دیکھ کے تلک ہنا | دنیا نہ جواب اسکو کہنا تو یہی کہنا     |
| ایک کام دل نے دیوانیکو کیا کیسے       |  |
| مصرع کو یقین تیرے سوداے ناساقل        | روا ہے وہ یوں ہے برسے ہو گویا باطل     |
| ہے رد مظنا لان بجلی کی طرح بے کل      | بڑھتا ہے یہی پھر پھر ہاتھوں کے تین لعل |
| ایک کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسے   |  |
| <b>محسن مفہم</b>                      |  |
| ساقی پہونچ کہ وقت تغافل رہا نہیں      | اُٹے ہو یہ بہار جسے انتہا نہیں         |
| اک قطرہ ابر تر سے زمین پر گرا نہیں    | کیفیت ہوا سے کہ وہ مے ہوا نہیں         |
| گویا چمن میں جردم عیسیٰ صبا نہیں      |  |
| کتا ہے نیک و بد سے بعد شور یوں سنا    | عاصی ہو وہ کہ اب نہ ہے جو کوئی تراز    |
| اسوقت میں کہاں ہو تواسے خانان خرما    | تلک مند گئی ہو چشم فلک ہو کے نیخواب    |
| ایک کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسے   |  |
| فرصت کو دم کی بوجھ غنیمت لے بیخبر     | کیا جانیے کہ فصل کہاں اور سم کدھر      |
| ساقی شباب آتش ترے کے جام بھر          | تلک دیکھ ہے چمن کی ہوا سرور اسقدر      |

|   |   |
|---|---|
| گرے شمع کے میری تربت پہ آنسو            | کیا طوف آ کر تپنگون نے ہر سونو          |
| مجھے حشر میں منہ دکھائے گا پھر تو       | مری گور پر لوگ رکھتے ہیں گل کو          |
| ترمی دلربائی کی عنایت کہاں ہے           |   |
| کی اس شوخ نے جب سیر گلستان              | تھکنبی ٹیلیون سے نہ فریاد و افغان       |
| بجا ہے یہ سودا نہو کیون وہ نادان        | جو اسکی گمرینے دیکھی ہے تابان           |
| رگ گل میں ویسی نزاکت کہاں ہے            |   |
| <b>محسن شانزدہم</b>                     |   |
| اس شوخ سے اس دل کے لگیانے کو کیا کیے    | ناحق کی اذیت سے دکھ پانے کو کیا کیے     |
| احوال مرایان تک پہنچانے کو کیا کیے      | یون مفت میں اس جی کے بھنسنے کو کیا کیے  |
| کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کیے     |   |
| اس دل سے میں کہتا تھا وہ جگا لے جاتا ہے | کیون اس لب شیرین کی باتو نہ تو جاتا ہے  |
| گوزہ ہوا بیٹھا لیکن کوئی کھاتا ہے       | یون دیدہ و دانستہ کوئی جو کینو اتا ہے   |
| کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کیے     |   |
| نے زرجاہ سے دیجے نہ زرد کی ہو طاقت      | نہ عجز سے کچھ حاصل کام آوے نہ کچھ نہت   |
| کس طرح سے کاٹوں میں کٹتی نہیں زیہمت     | کیا فکر کروں اسکا لاحول و لا قوت        |
| کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کیے     |   |
| آگہ اسکی طرف اپنی جہیل نہ کرتی تھی      | مگر ہون سے مئے دل کے بہن کو نہ بھتی تھی |
| قیغی کی طرح ہرگز برزے نہ کرتی تھی       | جب لگت تھیں یہ باتیں کیا خوب گنتی تھی   |
| کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کیے     |   |
| مست پوچھ مرے دل کا سر سے مئے تننا       | منہ کر کے سیہ گھر سے ہر صبح نکل چلنا    |
| جب رات کہ ہوتی ہو کچھ شمع منظر گلنا     | ہر روز کا وہ منا بہرات کا یہ جلنا       |
| کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کیے     |   |
| تقدیر کے لکھے کو امکان نہیں دھونا       | تقصیر نہیں دل کی قسمت کا برا ہونا       |



|  |   |
|--|---|
| حیران ہوں کیا کر گیا ترا وعدہ و پیام         | اس مجھلے کے بیچ مرا کام ہے تمام         |
| اگر زندگی عزیز ہے میری تو صبح و شام          | موقوف گریہی ہے مرا حاصل کلام            |
| طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی              |   |
| ملکن نہیں کہ دور ہو مجھے ترا حجاب            | جلو سے تیرے خواب میں گرو میں کباب       |
| یہ بھی مجھے قبول ہو لیکن کہاں ہو خواب        | کھو باہ تیری خرم نے مجھ دل کو صفتِ تاب  |
| طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی              |   |
| ہر دن مے پیام کا دیتے ہو یہ جواب             | ہر گز نہیں ہے تاب تجھے غیرِ صراط        |
| والہد میں نہ مانوں یہ باتیں میں حجاب         | کچھ بھی تجھے شعور ہے عاشق کو اور تاب    |
| طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی              |   |
| حاصل نہیں کچھ اور مجھے تجھے اس بغیر          | دن کے تین سلام ہے بارگاہِ شبِ غیر       |
| بس کر چکا بہت میں اب اس مرحلہ کی سیر         | لنا اگر ہے مجھے تو مل لو دگر نہ خیر     |
| طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی              |   |
| ملکو تو دست ناز سے اپنے کہاں فراغ            | لب ہو سکے ہو مجھے ملاقات کا سراغ        |
| میں عند لیب بیدل در سولے باغِ باغ            | یہ زمزمہ ہو کب تک لب مجھے کو دباغ       |
| طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی              |   |
| سنتے ہو کچھ نہ کچھ تو تم ان باتوں پر خیال    | ہنستا ہوں میں دگر نہ کہاں یاں تلکِ خیال |
| اگر حس نہ ہو فے مجھ میں تو میں باز بانِ خیال | یہ ہی سدا کہوں کہ میسر ہو کب صال        |
| طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی              |   |
| ہو خاک جس میں یہ سودا کی سالِ ماہ            | پیدا ہو اس زمین سے زبانِ جلے برگِ گاہ   |
| تو آ کے اُس طرف نہ کوئے تاکہ یک نگاہ         | تا حشر اس زبان سے نکلے یہی کہ آہ        |
| طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی              |   |
| مختصِ بتم                                    |   |
|  |   |
| وُ مہر و دفا و عنایات ہو گئی                 | وُ مہر بائی اور وُ مدارات ہو گئی        |

پوشاک بوے گل کی کلم زصد تبا نہیں

## محش ہیز دہم

ہو ہے اب کی سودا زور کیفیت کی دیا نا  
لبون پر نہر خاموشی زبان اور پصد افسانا  
مزار رکھتا ہے اس علم میں اکدم اس سے طمانا  
جو کوئی بات پوچھے ہو تو اس تک ٹھونین بھڑانا

بھو گھبرا کے رو دینا بھونس دیکے دھانا

## محش نوز دہم

تھ بن ہوا ستم ہے چین میں بہار کی  
آواز سالتی ہے جگر میں ہزار کی  
آگنی ہے آنکھ میں رگ گل نوخار کی  
اسانی خبر شتاب لے میرے خمار کی

طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی

مژگان برنگ دیدہ تصویر روز و شب  
حیران ہوں زندگانی کا میری ہے کیا شب  
آپس میں آشنا نہیں کیسا ہے قیوب  
ظالم ہو بیچ شتاب کہ اس سے زیادہ ب

طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی

گر عاشقوں کے گھر مجھے آتا ہے ننگ عا  
ابرو ہلال عید کے مانند محب کو یار  
اپنی ہی پشت بام پہ آ کر کے ایک سار  
انک دور سے دکھائے کہ چوں طفل زلف ارا

طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی

ظالم شتاب چل کہ توافل ہو مجھ پر جبر  
کافر ہوں میں جو بکون یوں یہود و کبر  
اڑا ہے کس بہار سے مژگان مے کا ابر  
ایوب تو نہیں ہوں کہا ننگ کرو نہیں صبر

طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی

گذری ہر بات وعدے سے اچوت ہون دان  
آگتا کے تن سے پہونچی ہے میری لبونہ جان  
کوئی گھڑی ہی اور ہوں دنیا میں مہمان  
جاے تشدد اسکو ہے یہ ذکر آن آن

طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی

کیا جانے کہ تجھے ہی کیا بات ہو گئی،

## مخمس نسبت و کم

ہم کو دکھا جب اپنے تم اطوار رہ گئے  
عشاق کر کے عشق سے انکار رہ گئے  
ملنے سے خود دے سب اکبار رہ گئے  
ہونے سے دوستوں میں ہم پیار رہ گئے

یاروں کی پوچھنے سے خبر یار رہ گئے

یاں تک نچا ہے میان محبوب ترخ تنگ  
خوبن کے خاندان کو دودویں کا پتنگ  
تنہا نہ منہ جہان میں کنا لگا ہوا ہے تنگ  
شب کچھ کر سہا لہ تجھے مرا پتنگ

پھرنے سے گرد شمع شب نار رہ گئے

فراود قیس کے ہے مجھے عہد سے خبر  
کیا کیا تھے جو روحاؤ مجت کے کید گر  
مجھ خوش نصیب کا ہے قدم سبز اس قدر  
جبری گلی میں کر کے مرے حال بر نظر

جانے مرغ بھی سوے گلزار رہ گئے

عاشق کے سر پہ جو رہتا ہے پیش کم  
لیکن ادھر تو دیکھ جھنکا کا رستم  
تو نے تو عشق ہی کو اٹھا کر دیا عدم  
معتوق کو بھی جسے سنا کہتے ہیں صنم

بت پوچھنے سے بت کے پرستار رہ گئے

شہرت سے جبری مرغ بن چھوڑ کر چلے  
پروانہ بولے شمع سے کیوں اب کوئی جلے  
رہنے کا اسکے سایہ دیوار کے تلے  
آنے کا قصدا نئے مصمم ہی تھالے

ان خوبون سے ہونے کے خبردار رہ گئے

اک خلق کو غدر نے تیرے کیا ہلاک  
کہتے ہیں تجھ گلی میں با داز در دناک  
کہتے ہیں تجھے کر کے گریبان کو اپنے چاک  
آئینہ سان نہ کیونکہ ملین اپنے منہ پہ خاک

اردو دینے سے ہمیں یہ طر حدار رہ گئے

کرنے لگا ہے سبزہ خطا پری سے ساز  
بے سرو قد بھی نسبت سابق سے کچھ داز  
پڑھ پڑھ ہر ایک روی ہو میت جا بھداز  
اس محل میں اب تلک تو ہی ہو غرور داز

ہر چند دن بہار کے دو چار رہ گئے

|   |                                      |
|---|--------------------------------------|
| صحبت وہ رفتہ رفتہ یہ بہہات ہو گئی       | چھڑکی تو بد توں سے مساوات ہو گئی     |
| گالی مجھو ندی تھی سواب بات ہو گئی       |                                      |
| کہنا یہ آن آن مرے گھر سے تو نکل         | دشنام دینی شرط محل خواہ بے محل       |
| حرمت میں سب طرح سے غرض کچا نکل          | باقی ہے مار کھانی اب آگے سوا بجل     |
| سُن لو گے تم اسے بھی لاوقات ہو گئی      |                                      |
| رسوائے خلق خواہ جہان اب میں ہو چکا      | بے شرم دے جیا مجھے آفاق نے کہا       |
| ہرگز نہیں ہے پسند نصیحت سے فائدہ        | اب تو میں چھوڑ نیکا نہیں اسکو ناصحا  |
| ہونی جو کچھ بھی قبلہ حاجات ہو گئی       |                                      |
| کہنا بچشم خلق مجھے خوار تا کجا          | رہنا ہمیشہ در پے آزار تا کجا         |
| نت اٹھ کے جو رطل جفا کا رتا کجا         | بس اب ستم سے در گذرے یا تا کجا       |
| اعمالِ دل مرے کی مکافات ہو گئی          |                                      |
| وعدہ بھی تھا یہی کہ میں آؤں کجا دن کھلے | لیکن نہ بعد شام کے پیش آؤں بے جملے   |
| اے آفتاب رہ کے نک آنا زمین تلے          | بیخامبر نے دیر لگائی تو ہمو لے       |
| دھڑکے ہو دل کہ یہ نہ لے رات ہو گئی      |                                      |
| مسجد میں داعیوں نے تین لاکے ہیں پڑا     | مذاہب نے ٹھونکا شیخ کو پچھڑی آتا رکر |
| قاضی نے محکمہ میں مجا یا ہے شور و شر    | مستی سے اس نگاہ کے لے لقبِ خبر       |
| دنیا تمام بزمِ حشر بات ہو گئی           |                                      |
| شکوہ جو ہر زگی کا ترے اے میان کروں      | پیدا بجاسے ہر بن موصد زبان کروں      |
| فریاد وضع سے ترے جا کر کہاں کروں        | لنا حراہر ایک سے میں کیا بیان کروں   |
| عالم سے محبہ ترک ملاقات ہو گئی          |                                      |
| ملنے کی تو ہر ایک سے جھوٹی قسم نہ کھا   | کل ہی جو میرے ساتھ وہ بازار تک گیا   |
| ہر ایک نے سنا کے مجھے شعر یہ پڑھا       | یارو وہ شرم سے جو نہ بولا تو کیا ہوا |
| نظروں میں سوطر ح کی حکایات ہو گئی       |                                      |
| فریاد کر کے جس سے کروں داد میں طلب      | اس پر دے میں طلب کہے محبہ و خضب      |
| حاضر ہو دو سر ابھی تو معلوم ہوئے تب     | سودا گس کو وہ تو سنا ہے نہ بے سبب    |

|  |   |
|--|---|
| پیارے غضب خدا کا بڑے اُنکے جھوٹ پر     | اتنا تو سچ ہے کہ کے تھیں مہمت دینے پر     |
| عینارگی سے اپنے وہ ہوشیار رہ گئے       |   |
| کہتے تھے ہم زمانے کو کیا جانتے ہو تم   | وہ نیا کانیک و بد کہان پہ جانتے ہو تم     |
| صنڈل کو اپنے ماتھے سے کیوں سانٹے ہو تم | لیکن ہماری بات کوئی مانتے ہو تم           |
| اپنا سا ہم تو کلتا ہی سر مار رہ گئے    |   |
| ملنے کو تیرے غیر سے ہم سن کے رہ گئے    | دیکھا جو اپنے آنکھوں تو سر دھنک رہ گئے    |
| آتش کے بیج رشک سے جن بھنک رہ گئے       | دولت نے ہو گئے تنکون تک چنک رہ گئے        |
| کیا کیا ستم نہ سہکے ہم اے بارہ گئے     |   |
| ہے راستی تو یہ کہ وہ بین لائق جفا      | اے غیرتی کو اپنی سمجھتے ہیں جو وفا        |
| تیری گلی سے جب چلے ہم بھٹے ہو جفا      | تھا کون سا قدم کہ نہ تھا دوسوے جفا        |
| اس میں چھا کہیں جو تنک خاں رہ گئے      |   |
| ہر چند دورِ فلکی بھی ہے خوف نشان       | چشم سا جو کیے تری اسکو سو کہاں            |
| گردش سے تجھ نہ کہے میں جو غفشتان       | دیکھ اُنکو رکھ زرخ کے تلے دست کہ نشان     |
| حیران ہو آسمان جفا کا رہ گئے           |   |
| غاطر سے جبکہ مجھ پر شب دروڑ ہے ستم     | مہراں کی سہ رُخان کو ہے افزود و بددم      |
| تم خوش رہو اب اور کوئی دیکھ لین گے ہم  | آفت نہ تم سے پہونچ سکی کیا اہلو کھپ نہ ہم |
| گردش سے کب یہ چرخ ستم کار رہ گئے       |   |
| یاں موجب عمل نہ مکافات چلے             | یاں قتل دی حیات کو اک بات چلے             |
| یاں اک غریب ذبح کو دن رات چلے          | یاں ان حرامیوں کی مدارات چلے              |
| یاروں سے دور جنگی سب پار رہ گئے        |   |
| نت اٹھ کے دکھ یہ کس سے کئے سطر سے یار  | سمجھا کے دل کو جانیئے جس طرح سے یار       |
| وہ جادوئیئے سجاتے تھے چھ سطر سے یار    | جادوئیئے اب کی یا نے سو ہم اسطر سے یار    |
| سُن لو گے تم کہ ہو کہیں مردار رہ گئے   |   |
| لے خوش رہ اپنے یار دے اب ہم دم چلے     | دے سینہ پر فراق سے داغ الم چلے            |
| رکھ دل پر دست صبر باز وہ وغم چلے       | پیارے ہزار جیف ترے گھر سے غم چلے          |

|   |  |
|---|--|
| غیر دن کے تہ نئے سے محبت کے چھک گئے     | ہم سے انھوں کی لان زنی رہا ہکے         |
| نزدیک ہے کہ چھوڑ تھیں وہ سرک گئے        | سب دیکھ فی خط کے سپاہی شک گئے          |
| الفت کے جو کوئی تھے گرفتار رہ گئے       |  |
| مجھ سا بھلا کوئی ہے ترا در غم سار       | عارض کے گرد دیکھ کے یہ خط مشکبار       |
| پوچھوں ہوں تجھے مین ہی رود کے برابر     | کہ باغبان قسم ہے تجھے کیا چلی بہار     |
| دامان گل کچھ کے جو یہ خار رہ گئے        |  |
| دورے کو آسمان کے جو ہم کرتے مین نگاہ    | گردش وہی سار دیکھی دوہی مین ہواہ       |
| و وہی چلن زمانہ کے دوہی سبھو نکی راہ    | کیا کل بگڑ گئی نہیں معلوم ہم کو آہ     |
| ملنے سے غم ہمارے جو کیا رہ گئے          |  |
| دل دے کے تجکو یار مین حاضر مین ملک      | خواہش ہویم دز کی جواب سوکھان ملک       |
| پوچھی ہے کار د آ کے مرے استخوان ملک     | غارت کیا جنون نے مرے تجکو یان ملک      |
| لی جیب کی خبر تو کئی تار رہ گئے         |  |
| جانب مین اپنی کرتے مین جتنا کہ خیال     | پائے کسوہی طرح نہیں موجب ملال          |
| ہاں اسکی تو نہ کہئے کہ ہم بعد ماہ و سال | تیرے جو منہ لگے تو کیا عرض دل کمال     |
| دیکھانہ پیش رفت تو مین بار رہ گئے       |  |
| چاہا جو ایک وقت تھیں دیکھنے کو جی       | آئے بھٹھار می نرم مین اپنے لبو کو سی   |
| چپکے سنی جو غیر سے تم بات چیت کی        | رہنے کو گھر مین شب کو جگہ مین دی تو دی |
| بخصت ہو ورنہ جا پس دیو ار رہ گئے        |  |
| ملنے کی اپنی شکل تو ہے یہ جو کچھ کہی    | اس پر بھی خوش نہیں ہو اگر خوب لون ہی   |
| سوا آرزو تھی دل مین تو یہ بھی رہی رہی   | پر غم ہے یہ تھیں نہوئی ہم سے آگہی      |
| ہر چند کر کے تم سے ہم اظہار رہ گئے      |  |
| خوبی ہے کیا رقیب مین جو تجکو بھا گیا    | دلال کون ساتھ اس سے ملا گیا            |
| تو کوڑ پون کے مول اُسے ہاتھ آ گیا       | نیت پہ ایک دل کے تو ظالم بگا گیا       |
| یوسف کے ہاتھ ملنے خردار رہ گئے          |  |
| شب بخین کی بھی بادہ خوری تم نے بیٹھ کر  | کتنے پھر مین مین سکودہ کیا کیا جھڑھرا  |

|   |  |
|---|--|
| عشق آیانہ ترا جگ میں بھی کچھ کام مرے      | خاص کچھ مجھ کو کمین نام لین کچھ غام مرے      |
| پھرتے ہیں کتنے لقب صبح سے شام مرے         | نام ہیں حسد و آوارہ و بدنام مرے              |
| ایک عالم نے عرض مجھ کو کیا کیا کچھ        |  |
| داہ و انتھ سے میان مجھ کو توقع تھی یہی    | کہ تو اس مرتبہ مجھ ساتھ کرے سنگدی            |
| کوئی بات ہے جو ترے لیے میں سنی            | طرفہ صحبت ہے کہ سنتا نہیں تو کی گئی          |
| واسطے تیرے سنا لینے سنا کیا کیا کچھ       |  |
| اکل میں بیٹھا تھا پنٹ کلبہ اخزان میں      | جی میں آیا کہ لکھن خطا کہ ہے رسم سابق        |
| آخر الامر میں کاغذ لے بطور عاشق           | قبلہ و کعبہ خداوند ملا ذو مشفق               |
| مضطرب ہو کے اسے مینے لکھا کیا کیا کچھ     |  |
| میرے نام کی سنی مینے عزیز و تحیر          | کرد انصاف تمام اب جلنے ہو بر نادیر           |
| ایک لفظ ارہمیں ہے بجا تو ہے میری ہر       | پر کہوں کیا رفتہ شوق کی اپنے تاثیر           |
| اگر حرف پہ وہ کہے لگا کیا کیا کچھ         |  |
| جو بت ہوش ربا دیکھا ہے تجھ میں مینے       | منظر نور خدا دیکھا ہے تجھ میں مینے           |
| دیکھا جو کچھ سو ملا دیکھا ہے تجھ میں مینے | کیا کہوں تجھ سے کہ کیا دیکھا ہے تجھ میں مینے |
| غمزہ و عشوہ و انداز واد کیا کیا کچھ       |  |
| جیسے ہم آئے تھے دیے ہی چلے نیا سے         | لائق اس جا میں کسی چپے کو کیا نہ تھے         |
| و دور افلاک نے بیان نشوونما دی نہ کسے     | ایک محروم چلے میرے ہمین دنیا سے              |
| ورنہ عالم کو زمانہ نے دیا کیا کیا کچھ     |  |
| مخمس لب سوم                               |  |
|   |  |
| مے کشو بخٹو ہو کیوں مجھ دل افکار کے ساتھ  | کچھ مجھے کام نہیں بادۂ گلزار کے ساتھ         |
| جو رکھوں ذوق ملاقات میں خار کے ساتھ       | جی میں چہلین تھیں مے سونگین بابر کے ساتھ     |
| سر پہکنا ہی پڑا اب درود یو ار کیا ساتھ    |  |
| ایک کیا وعدے کیے تھے مینے کہو جسے دان     | کہ شگفتہ ہے چمن جلوہ گراور آب دان            |

|  |  |
|--|--|
| جانیکی جو کوئی تھے سزاوار رہ گئے           |  |
| سودا کی تم نہا نیو یہ لن ترا نیسان         | لاس گفتگو کے کرنے سے گھستی نہیں زبان     |
| جو کچھ کوئی کہے وہ سنا کیجے مہربان         | کچھ کو کے عافون کی چھٹاں کی جگہ کھلن     |
| دور سے اتحاد یا پس دیوار رہ گئے            |  |
| <b>محسبست دوم</b>                          |  |
| ایک تاریخ جو دکھی تو پڑھا کیا کیا کچھ      | کیا کہون میں کہ مورخ نے لکھا کیا کیا کچھ |
| وہ تو وہ زیر فلک ہو نہ چکا کیا کیا کچھ     | ہے اب آگے زمانے میں ہوا کیا کیا کچھ      |
| تو جی ہم غافلون نے آگے کیا کیا کیا کچھ     |  |
| کیا کہون تجھے میں نقصان کی اپنے ہاں        | پانی ہو چا نہ سکے جا کے ہنوں تک اٹھیں    |
| راہ بیچاروں نے پانی نہ کہ دانے نکھین       | دل جگر جان پھیمنت ہوے سینہ میں           |
| کھڑ کو آتش دی محبت نے جلا کیا کیا کچھ      |  |
| کیا کہون میں کہ ترے عشق میں کیا مجھ پہ ہوا | جسے کہتا ہے کوئی ہو ترا صفا صفا          |
| زندگی کے غرض سب سے اب کچھ نرا              | دل گیا صبر گیا ہوش گیا جی بھی گیا        |
| شغل میں غم کے ترے ہنسے گیا کیا کیا کچھ     |  |
| ناصحا تو نے تو چاہا بہت اے برگشتار         | نہ رہی عشق کی مجھ پاس متاع بازار         |
| شکر صد شکر بدرگاہ خدا بلکہ ہمسرا           | حسرت وصل و غم ہجر و خیال رخ یار          |
| مر گیا میں پہ مرے جی میں رہا کیا کیا کچھ   |  |
| عشق بازو نہیں مرا کیونکہ نہو جانا شاق      | کوئی جگ میں نہ رہا پیچھے رفیق عشاق       |
| چھوڑ دین قافلہ سالار ہو یہ کہ نہ رداق      | وہ ددل زخم جگر کلفت غم داغ فراق          |
| آہ عالم سے مرے ساتھ گیا کیا کیا کچھ        |  |
| اس ارادے سے دلا سیر نہ کر انفس جہان        | کس سبب پائے بگڑتا ہے بنے ہو کیون جان     |
| حال میں ست رہ اپنے تو سداے نادان           | تجھ کو کہا ہے بگڑ دینے زمانے کے کیان     |
| خال کن کن کی ہوئی صرف بنا کیا کیا کچھ      |  |

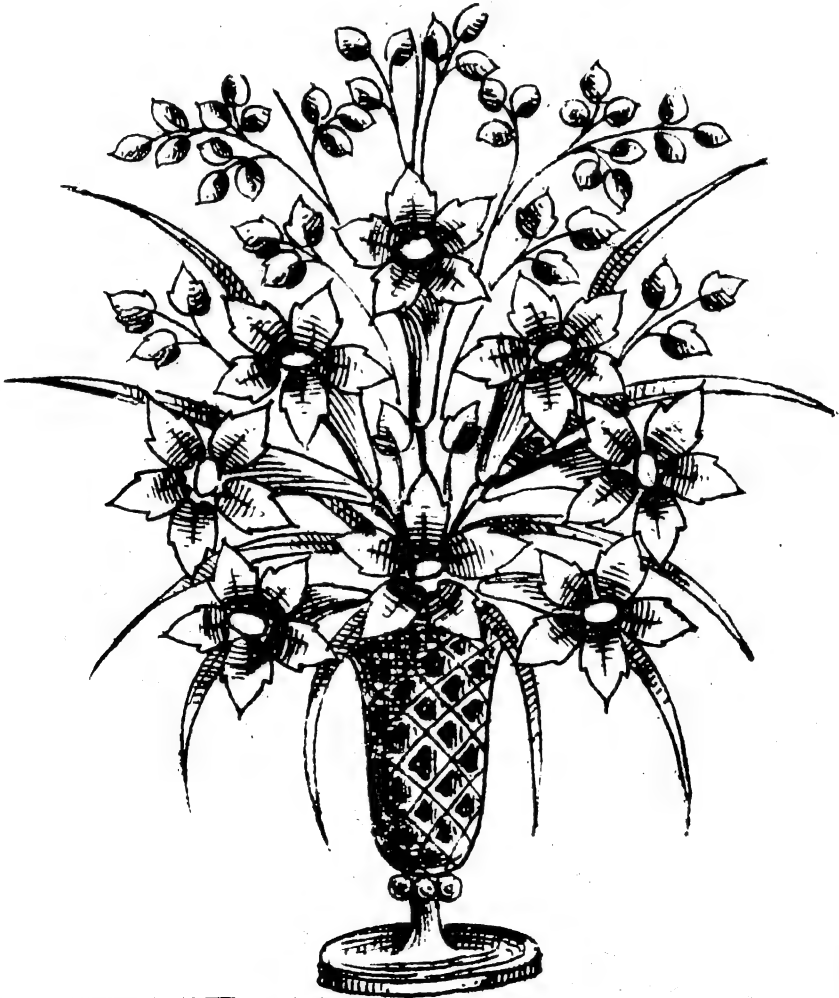


|   |   |
|---|---|
| بشتم از خایہ زندان کم اگر کس بدبرد  |   |
| لیکن اس سے نہیں تو سہ پہ کی اوقات<br>اور اپنے کے عوض شیخ نے کل ساری بات       | معصیت ہی میں گذرتی ہے جو میری اوقات<br>بار و انصاف کر دیکھ بھی ہے معقول بیات    |
| اسجد در دست گرفت و گنہ من بشمرد   |   |
| کر کے دیوار میں اپنی وہ سرشام سے چھید<br>کر کے کینے سے فراغت مجھے دلا کر نوید | اس عداوت کا میں یلہ نہیں پاتا ہوں بھید<br>صبح تک جھانکے تھا بیٹھا خوف ریش سفید  |
| بشتم مارا بتا شائے تو شب خواب بنرد  |   |
| بترے دیوار کی محراب ہی کیا کم شق سے<br>لیکن اتنا تو کون گا کہ گذرست حق سے     | ہی میں آتا ہے کون جاکے میں اس حق سے<br>کون جانے پڑا اب اسے خر مطلق سے           |
| جرم ماروز قیامت تو خواہند سپرد  |   |
| گیا عابد کئے وہ پیٹ کو بچڑے فی الحال<br>جو ہیں اپنی میری نگہ چشم خیال         | واقعہ میں ہمارا ہر کو جو مشکوف یہ حال<br>کہا اک شخص نے شب ایسے کیے ہیں حال      |
| ادل پر خون مرا پیچہ مرثگان افشرد  |   |
| بچھپی آنے نہ خصوصاً مری اوقات کی بات<br>ملکی دہم میں ہے انکی یہ بس رات کی بات | کیا کون انکی غرض کشف و کرامات کی بات<br>پہونچا عرش تلک انکو ہے اک بات کی بات    |
| اکرا زین ہر دو کیے را بسوے عرش بنرد   |   |
| کر کے یہ قصد کہ پی ہوگی فلا نے فلرب<br>زاد خشک ہو انعم کے امکار دن پہ کباب    | جلوہ گرات جو آن دو وزن نے دیکھا ہتاب<br>ماٹھا قاضی سے جو اعلام دیا انے جواب     |
| عابد پاک بجز خون جگر ہج سحر رد  |   |
| زاد خشک کے ٹپکا کرے آنکھوں نے لہو<br>بہتر آنست ازین کار بگرداخم رد            | شیخ جاگا ہی کرے جرم مری گئے کو<br>عابد پاک بجز غم کے نہ کچھ کھائے کبھو          |
| اور نہ زین غصہ بہودہ کیے خواہد مرد  |   |
| راکڑین فرہاد صفت سر یہ مرے تیشہ سے<br>میں بھی ہر ایک کے واقف ہوں گد و تیشہ سے | سودا اس قسم سے کہ بجا لیں اب اس پیشہ سے<br>دل کو اپنے نہ رکھیں دور اس اندیشہ سے |
| خاطر بھو من یار نب یہ آزر دیش   |   |

|   |   |
|---|---|
| سوداؤن جبردن من اک جبر نہ دیکھی من مہاں   | یار دکتے تھے جو تم لالہ دگل مہن سکھان   |
| سر ٹکنے تو نہ آیا تھا میں کسار کے ساتھ    |   |
| بہکو تو قید قفس کی نہ مٹی کچھ تم سے امید  | کہہ میں دام میں لا کر دیون ظلم شدید     |
| فصل گل حیف ہے جانی ہر جہنم سبب دید        | ہاے صبا دیدہ انصاف سے تیرے تھا بعید     |
| اس قدر ظلم و ستم اپنے گرفتار کے ساتھ      |   |
| عند لیون کے گلین زمرہ عالم کو بھلا        | قمری کو سر و جہنم لیتے ہیں سایہ کے تلے  |
| اور شبہم کے تین گل بھی لگاتے ہیں گلے      | اک تہن خائے آنکھوں میں سمجھوں کے سوچے   |
| بلبل خوش رہو تم اب گل دگر ار کے ساتھ      |   |
| یار دچا ہو تو مجھے قید مٹی جاوید کرد      | درد و میرے مرالا کے وہ خور شد کرد       |
| دام تنویر میں مت میرے تین میں کرد         | میں دیوانا ہوں سد اکا مجھے مت قید کرد   |
| اجی نکلی دیگا زنجیر کی جھنجھار کے ساتھ    |   |
| شوخ نے پردے سے جوفت کہ کھڑا کھولا         | پہلے میزان محبت میں سمجھوں کو تولا      |
| آخر عاشق کو لے اس رنگ میں اپنے گھولا      | جب ملا یار سے تب آپ انا الحق بولا       |
| اور نہ منظور کو کیا کام تھا اس دار کیساتھ |   |
| سن لے آخر کہ یہ ہے عشق نہٹ دام بلا        | اسکے چندے میں جو کوئی دل کی محبت چننا   |
| یا تو سودائی ہوا یا تو ہوا دہ رسوا ہوا    | عشق کے درد کا اب بوجھ اٹھائے سودا       |
| کیا ہے نسبت خرد عیسیٰ کو ترے بار کے ساتھ  |   |
| <b>مخمس بست چہارم</b>                     |   |
| عیب گو کی جو ہوئی اندون مجھے در خورد      | دل من بیج ازان حال غم و غصہ نخورد       |
| سن لے اک بات مری گو کہ میں تیرا ہوں خرد   | سہر کہ عیب دگر ان پیش تو آدر دشورد      |
| بگمان عیب تو پیش دگر ان خواہد برد         |   |
| کیا ہوا مجھ سا اگر ایک ہے جگ میں عیوب     | نہ میں طالب ہوں کسی کا نہ کسی کا مطلب   |
| پانچے بد کوئی سمجھا کرے یا جانے خوب       | کہ نہ گاد وہی جو کچھ طبع کو ہو گا مرغوب |

|  |  |
|--|--|
| <p>مقل بے بار پڑے سو کھی ٹپری ہین دین<br/>         مسکراتا عجا جان غنیمہ و گل نہشتا تھا<br/>         جس جگہ جلوہ نما رہتے تھے سرو و شمشاد<br/>         دیکھتا کیا ہوں مگر سو کھی سی اک شلخ اوپر<br/>         بدم سرو و بصد حسرت و صد سوز جگر</p> | <p>خاک اڑتی ہے ہر اک طرف پٹے ہین خس و خوار<br/>         اشک شبنم کے بھی قطرہ کا نہیں دان آمار<br/>         مشقت پر قمری کے اُس جانظر آئے اک بار<br/>         عند لیب ایک ہے بے بال و پروا لافکار<br/>         و کیلکیر سوئے چین کہتی ہے بانالہ زار</p> |
|--|--|

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد  
 روئے گل سیر ندیدیم دہار آخر شد



## مخمس بست و پنجم

کرے جو ظلم و ستم کرنے دو ہوا سو ہوا، جفا و ظلم سستی مست ڈرو ہو اسو ہوا  
یہ میرے غم کی نہ شہرت کرو ہوا سو ہوا، جو گدزی اچھپے مت اُس کے کہو ہوا سو ہوا

بلا کسان محبت یہ جو ہو اسو ہوا

اگرچہ روز ازل سے مخی میری یہ تقدیر، کہ دام عشق میں اپنے کرے مجھے تو اسیر  
کرے جو ذبح تو مجھ کو بچھاڑ جو نہ نچنیم، مبادا ہو کوئی ظالم ترا اگر سب ان کسیر

مرے کہو کو تو دامن سے دھو ہوا سو ہوا

دو کون دن تھا کہ ہم بھی ہوئے تجھے یارت، کیسے طرے ترا دل بھی اس جفا سے پھرت  
اگر کہے تو یہ آکر ترے قدم پہ گرے، خدا کے واسطے آدر گذر گنہ سے مرے

نہو گا پھر کھو اسے تنہا ہو اسو ہوا

کیے ہین جن نے دیوائے کئی ملک یارو، دکھا کے چہرے کی اپنے ملک اک جھلک یارو  
ہوا ہے میرا بھی قاتل وہ یک بیک یارو، پوچھ چکا ہے سر زخم دل ناک یارو

کوئی سیو کوئی مریم کرو ہو اسو ہوا

دیا ہے آپے منے جو دل کو اپنے کھو، تو چاہیے کہ رہو ہاتھ اُس سیتی تم دھو  
عبث ہے یہ کہ جو باتیں کرو ہو تم رورو، یہ کون حال ہے احوال دل پہلے اُنگھو

نہ پھوٹ پھوٹ کے اتنا ہو ہو اسو ہوا

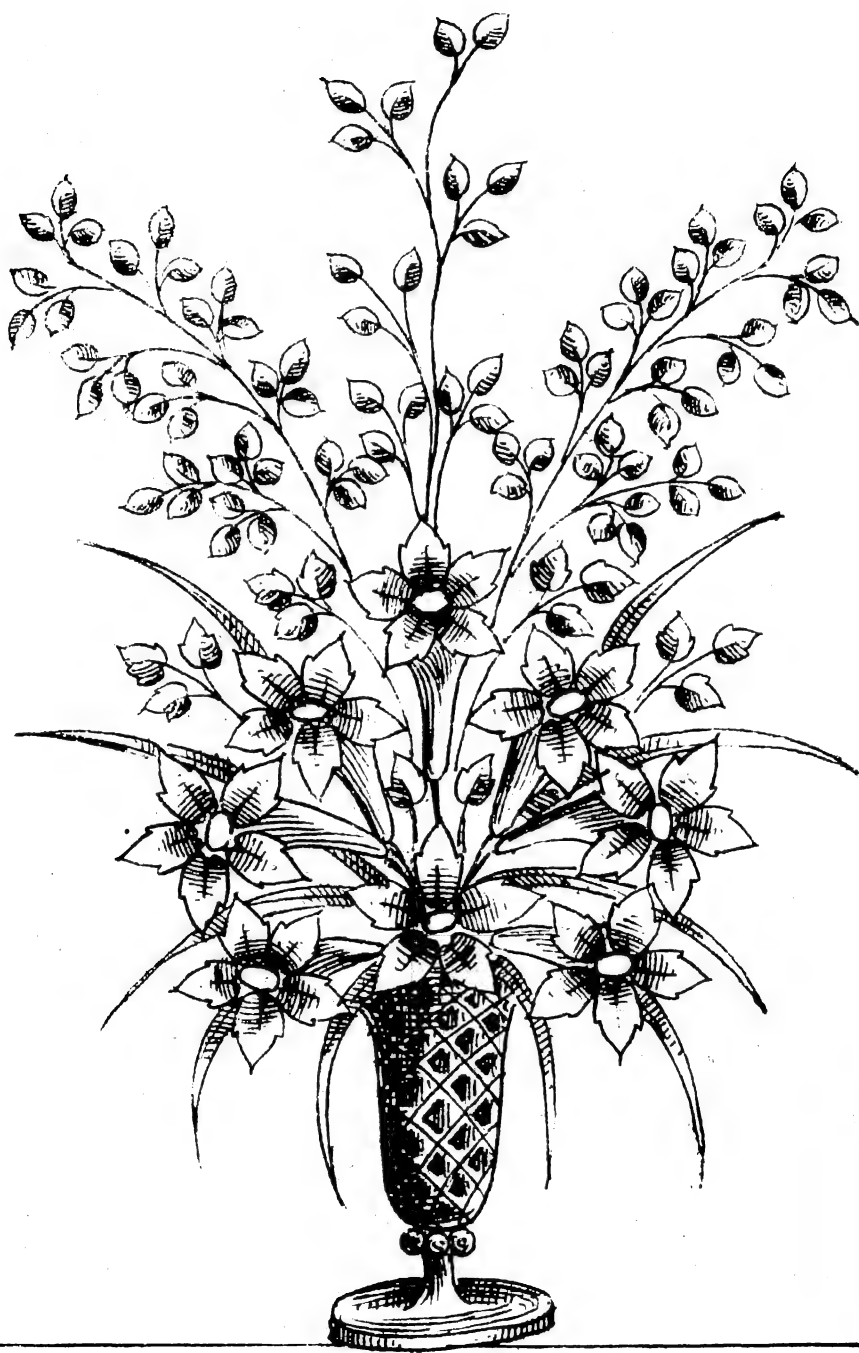
دلون کے قتل کے تین الامان ہے سودا، جہون کی فوج کا یار و نشان ہے سودا  
کیا جب اُن نے قلندرندان ہے سودا، دیا اسے دل و دین اب یہ جان ہے سودا

پھر آگے دیکھے جو کچھ کہ ہو ہو اسو ہوا

## تفسیر

باغ دلی میں جو اک روز ہوا سیر گزارا، نہ وہ گل ہی نظر آیا نہ وہ گلشن نہ بہارا

رُباعیت



|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| مخفی میں رکھا داغ کو اور لالہ نے | چھاتی کو کہ دمہ کے تئیں دکھلایا    |
| اُس چشم و مژہ سے دل دیا تھا اٹکا | اب لا سر زلف سے رکھا ہے لٹکا       |
| یہ خانہ خراب عشق جس نے یار د     | پہونچا کے فلک پہ پھر زمین سے ٹپکا  |
| تیشہ سے جو کوہکن نے سر کو ٹپکا   | شیرین کا یہ سنکے جان تن سے جھٹکا   |
| وے درد کی داد کیا ہمارے کوئی     | ناخن کا جگر یہ کب مٹنے ہے کھٹکا    |
| اُس آتشی خو سے دل یہ کیوں ٹکرا   | جس میں کہ رہا نہ زندگی کا کھٹکا    |
| طاقت نہیں مال کی اب اُسکو تیرا   | کچھ ذکر ہو تو کو ملا سا چٹکا       |
| میں دیر و حرم ڈھونڈھ کے یار ہارا | دو دنوں میں نہ پایا اُسے جزا دھارا |
| دل داغ سے روشن ہوا جسم جو ن شمع  | اپنا تن و جان اپنے قدم پر دارا     |
| ہے زیر فلک جتنی کہ یہ موجودات    | ہر ایک کی اک طرح کٹے ہے اوقات      |
| اے شیخ کیا خوب یہ ہمیں تحقیق،    | سینہ و کراست ہے بن آئے کی بات      |
| باریک و طویل اتنا ہوا کسکے پوت   | جز باب کے تیرے کہ وہ ہے بڑا جوت    |
| یوں قابلہ نے تجھ کو نکالا دان سے | جون بھان متی ناک سے نکلے ہوت       |
| ہر چند بچانے کی کر دو چوٹ سے اوٹ | لگ جاتی ہے چوٹ پر مقرر سی چوٹ      |
| عاشق تو کبھی آپ ہوا ہے مائل      | جاوے کیونکر بھلا نصیبوں کی ٹوٹ     |
| سودا کو میں پایا مے دھلت میں مست | اُس سے نہ کسی شیشہ دل کو ہے شکست   |
| ناقوس دادان شکے یہ بولے آزاد     | اے برہمن دشمن صدراعظم              |

|   |   |
|---|---|
| ایوان عدالت میں تمھارے اے شاہ<br>شیشے کا جو دان طاق سرپٹے ہے بانوں        | کیا ظلم کو ہے دخل عیا ذرا باشد<br>پتھر سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ                   |
| مومن نہیں زنا سے میرے آگاہ<br>اس بت کا برہن ہوں کہ ہم صوفی و شیخ          | اس رشتے کو ہے سچہ اسلام من راہ<br>کہتے ہیں جسے دیکھ کے اللہ آشد                   |
| عجبو ہر چند نہیں شیعہ دُستی سے کام<br>اُن سوا ہو جو کوئی ہے وہ امام بستیج | پر سمجھا ہوں کہ اس دود میں تھے بارہ امام<br>اُس تلمک جاے سے موقوف ہوا اللہ کا نام |
| نا دیدنی از بسکہ ہے روئے عالم<br>کرتا ہوں کہین جانیکا جسوقت کہ غم         | ہے کفر ملاقات جو کجے باہم<br>درد آن کے سودا مرے پڑے ہو قدم                        |
| ہر سوزی تحقیق میں تھے ہم سرگرم<br>پایا غرض آپسی میں کچھ پراد نکو          | تھا گاہ یقین کبے پہ کہ دیر یہ بھرم<br>سجدہ جو کیجیے تو نہیں رہتی شرم              |
| بچھ پاس گدا کب آ کے ایسا بولا<br>یاں تک تو ترے ہاتھ نے بخشے باقوت         | جسکو نہ جوا ہر میں تو لیس کر تو لا<br>جب طشت نے دقت نصدا من کھولا                 |
| گریار کے سامنے میں ردیا تو کیا<br>یہ دانہ اشک سبز ہونا معلوم              | مژگان میں جو لخت دل پر دیا تو کیا<br>اس شور زمین میں نظم بویا تو کیا              |
| اے شیخ حرم تک نہ تھے جانا آنا<br>پہچانیکا دان کیا افسے حیران ہوں میں      | یہ طوف مجلا ہے کا ہے تانا بانا<br>جسکو حرم دل میں نہ تین پہچانا                   |
| جب سے حین حسن میں تو در آیا،  | عصمت نے تری خلق میں شہرہ پایا   |



|                                   |                                    |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| جی میں ہے نہ اٹھے تا بہ صبح محشر  | اس رات کو سوئے کچھ ایسا کھا کر     |
| کل آ کے جنھوں نے بے وفا سے پا کر  | میں ترک کیا تھا عشقِ متین کھا کر   |
| سُن کج کی بات کیا کہیں گے محکو    | کس منہ سے دکھاؤنگا سنھ اُنکو جا کر |
| اے صورتِ انسانِ حقیقت میں خرو     | وے سفارہ تو قیہ طلبِ پوچ و پُچہ    |
| زر سے ہے کہ دمہ کے خریدنے کی قدر  | ہے پوچ خریدیہ جو نکل جا دے زرد     |
| اے دابِ قوانینِ جہان کے دستور     | ہم حشم کی حرمت نہ تھے سب کی منظور  |
| الطاف و کرم کا ہے جہان میں جو کام | ایزدانے کیا اُسپہ تجھی کو ما مور   |
| دنیا ہمیں کہتی ہے کہ دل مجھے موڑ  | مجھ فاحشہ پر تو نہ یہ جی جا مہ توڑ |
| واڑھی کی سیاہی پہ سفیدیِ دوری     | اب رات نہیں صبح ہوئی ہو بس چھوڑ    |
| اے نفسِ دنی حرف کو میرے کر گوش    | دنیا کی طلب میں جو ترا ہو ہمدوش    |
| اُن حیفہ پہ غرا نہ اسے دیکھ کے سک | تیرا ہی تو ہم جنس ہے وہ بھی خاموش  |
| سودا دہن باریکے ہوتے رکھ ہوش      | تعریف نہ کر غنچہ گل کی خاموش       |
| وہ بد دہن اتنا ہے دیوانے جسکا     | ہنسنے میں دہن پھیل کے ہو جاے گوش   |
| ہر چند کیا ہمنے جہان میں تحقیق    | ہوتی نہیں ہم سے ایک ددیِ لفریق     |
| اے دل نہ شناسداری میں ہوا سکے غرق | بحرِ توحید ہے نہایت ہی عمیق        |
| سودا پئے دنیا تو بہر سو کب تک     | آوارہ ازین کو چہ بآن کو کب تک      |
| حاصل یہی اس سے ناکہ تا دنیا ہو    | بالفرض ہوا یون بھی تو پھر کب تک    |

|  |  |
|--|--|
| کیا زلف میں اُس شوخ کے تھی دیکھی صبح<br>جب زلف کو میں ہاتھ لگایا اور دھر | جون شام سے ہوتی تھی کسی شب کی صبح<br>ہمسا یہ پکارا کہ ہونی کب کی صبح         |
| گر مہ سے بلندی میں ہوا تو وہ چند<br>جتنے کہ بلندوں کی ہیں نظر و نہیں پست | پستوں کی طرف دیکھ کے مت ہو خرمند<br>پستوں کی بھی نظر و نہیں ہیں اتنے ہی بلند |
| یار ب ہو مدام تجکو حق کی تائید<br>ہر روز رہے تجکو سرور و نور و زہد       | اور ہوئے سدا دولت و اقبال مزید<br>آیا کرے تا گھر میں شرف کے خورشید           |
| جس ذات کو آفاق میں کہتے ہیں احد<br>گر ہند سدان ہے تو سمجھ لے تعداد       | وہ اور امام ایک ہیں نزد خرد<br>کتنے ہیں احد کے بحساب اسجد                    |
| ہے فوج سے غمزہ کے نہایت بیداد<br>یہ حال رہے ہے دل کا جیسے دھقان          | نت اٹھ ہے مگر من طاقت برباد<br>لٹتے ہوئے کھیت کی کرے ہے فریاد                |
| اے دوست تجھے دل میں تو بآہوں سرور<br>تجھ کہنے کو لیکن نہ کہو پہونچتا فخر | آنکھوں میں نرمی ذات کو دیکھوں ہون<br>اے این ہمہ نزدیک تو کتنا ہے دور         |
| افسوس کہ یوں میں نہیں یہ دستور<br>جھکتا ہے اگر شاخ مرادار کا ہاتھ        | مفلس پر کرم کر کے نہو دین مغرور<br>پھل مے کے دہن آپ کو ٹھینچے ہو دور         |
| کتنوں کا جہان میں زور مال ہے شکر<br>یوں شکر تو سب کرتے ہیں لیکن سودا     | کتنوں کا ہی باد دولت و اقبال ہے شکر<br>شاگر ہے وہی جسکو بہر حال ہے شکر       |
| کیا جانے بسا ہے آج کسے جا کر،  | آئی نہیں نین۔ مجکو تنہا پا کر  |

|                                   |  |
|-----------------------------------|--|
| اتنا ہے بڑا ہمو کیا خالق نے       | خلقت کی نظر میں نہیں آسکتے ہم  |
| منظر کا ہوا جو قاتل اک مرتد شوم   | اور اسکی ہوئی خبر شہادت کی عموم<br>تاریخ وفات اسکی کسی از روئے درد                                   |
| کیونکر کون تجھے یہ کہ مجھے مل تو  | میں شیشہ ہوا جہان میں ظالم سل تو<br>تیرا دل میں ہوں اور میرا دل تو                                   |
| وگھ تفرقہ کا یاروں کے کچھت پوچھو  | جب شکل ملاقات کی باہم بین ہو<br>دیکھیں ہیں لب زخم کہیں نیستے وقت<br>آپس میں جو ملتے ہیں تو لو ہو ورو |
| آ تو کہے آخون بلاؤ مجھکو          | ہر عشوہ پہ اپنے نہ رجھاؤ مجھکو<br>موقوف کرو ناز کو سب کے بدلے<br>بھر پیٹ ملیدا ہی کھلاؤ مجھکو        |
| سودا شعرا میں ہے بڑائی تجھکو      | تشریف سخن عرش سے آئی تجھکو<br>عالم تجھے اس فن میں پییر سمجھا<br>پو جا جھلانے بخدا ئی تجھکو           |
| خلعت یہ ہوئے تجکو جہان کے دلخواہ  | کیا قد پہ سجا ہے تیرے اللہ اللہ<br>قائم یہ نیابت رہے تجکو اس طرح<br>جو ن نائب خورشید فلک پر ہوا      |
| سایا ترا اے نخل امید کہ دہر       | اس ملک کے دائم ہے ہر قریہ دودہ<br>بڑھتا ہے نے نیزہ گرہ سے سطح<br>دے طول تری عمر کو یوں ساگرہ         |
| ہر چند کہ مخلوق ہیں حق میں کہ دہر | ہر تجکو کیا ہے حق نے ان سب سے بہ<br>از بسکہ عزیز نقد جان ہے تیرا<br>دیتا ہے خدا اس لیے ہر سال گرہ    |

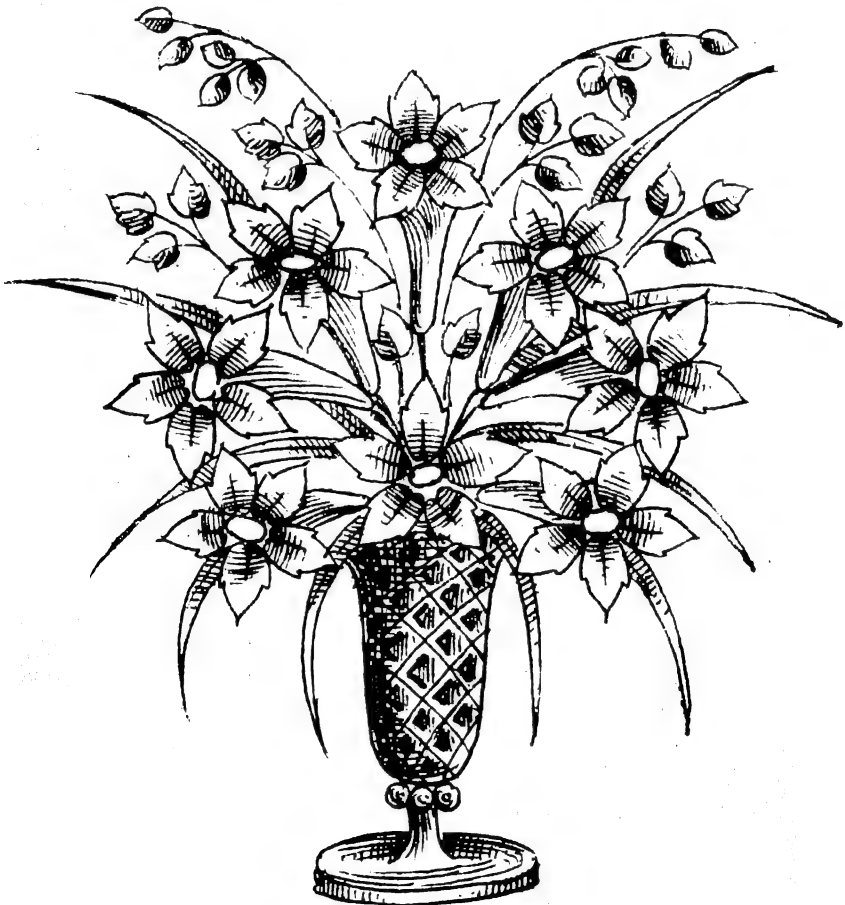
|  |   |
|--|---|
| اے خلق کے قبلہ امید و آمال<br>تا پھنیں خلعت بہاری اشجار                  | شاد آج ترے دوست بہن دشمن بالمال<br>ہو خلعت نو تنجو مبارک ہر سال               |
| ہے حرص و ہوا تن کی ترے ہر موہن<br>و اما تو زبردست ہے منگتا کم زور        | عالم نے قناعت کی مجائیں دھوین<br>قلع جو نہوین تو بھلا کیا چورین               |
| و کھین نہ تو روتی ہن کیے کھین دکنین<br>ناحق کا انھون نے یہ بسایا کیا پاپ | اد جلتی ہن ساتھ اور و نکلے دکھ اسکے سین<br>دیکھے نہ انھین عین نہ بن دیکھے چین |
| سودا کی ہے یہ عرض یقین اسکو جان<br>جان بخشی کو افغان کی زراہ منت         | کیا تاب جو مقدم بہ ترے آئے مان<br>آتش یہ ہوئی تیرے غضب کے قربان               |
| اے بے تو دم آب دردیدہ من<br>ہر لحظہ مرا بطن نرمی گوید سخت                | وے خون دل خراب دردیدہ من<br>بیدار توئی و خواب دردیدہ من                       |
| اے منج فیض و طباے خاص و عوام<br>تو ام رہے دل سے تیرے شادی ہر دم          | جاری رہے ہندین ترا ہی احکام<br>بچھ کو بھمان ہو جشن نور و زمرام                |
| شاما تری طرف ہے نگاہ عالم<br>قائم رہے تاحشر ترا جاہ و جلال               | از بس تری ذات ہے نیاہ عالم<br>رودن جون آفتاب شاہ عالم                         |
| مولا کا اگر عید ہو کیسا ہی ندیم<br>تہدید کنہ گرچہ ہے لازم لیکن           | یون چاہیے افزون رکھے امید سے ہم<br>ہے عفو بہ از قصاص از بہر کریم              |
| منہ پھیرے ہے گو دیکھ کے ہکو عالم   | قدر اس سے کچھ اپنی نہیں ہوتی ہر دم  |

|  |   |
|--|---|
| آہ نکھتین کہیں بھون سے کہ حصہ کہے<br>آتی ہے مجھے شرم میان یہ دل ہے   | ہر ایک ملک چاہے کہ آپ ہی لیے<br>جو اسکی ہونمت سوائے کہ دتے          |
| آیا ہوں تنگ دور رہتے رہتے<br>رودنا ہوں کہ سیل اشک جاری ہو رہے        | لوگوں سے تھکا پیام کہتے کہتے<br>بہو بخون میں گلی میں اشکی بہتے بہتے |
| آفسوس کہوں میں کس سے اپنے گھٹکی<br>اس کی نگہ نے چین جی سے کھویا سودا | قالب سے پھر سے روح بھٹکی بھٹکی<br>یہ خانہ خراب جس سے اٹکی اٹکی      |
| سرمایہ عیش کا مرانی تو ہے<br>گر تو ہی نہ آوے تو یہ جینا کس کام       | آرام دل و مونس جانی تو ہے<br>میری تو مراد زندگانی تو ہے             |
| ہر نون کو لے آخون شکاری میرے<br>دیکھے تو جسے موت کے چپل کے پنج       | ہر دشت میں بھرتے ہین قراد لگیرے<br>گرداں کے کہن آن کے سو سو پھرے    |
| مرے خون ناحق کی دے کر گواہی<br>کہا میں کہ لازم ہے کیا قتل میرا       | شہادت کو میری ہے بس بیگاہی<br>لگا کہنے ہنس کر کہ خواہی غواہی        |
| افسوس ہماری عمر مرنے گزری<br>دیکھا نہ کبھی خواب میں اپنا یوسف        | نت دل سے غبار غمی دھوئے گزری<br>ہر چند نام عمر سو لے گزری           |
| اس رتہ نختے کو فارسی میں گو کہے<br>مضمون کثافت سے ہر دت کے مانتے     | یا فارسی سے دختہ اس کو کہے<br>خرقہ تو نہیں بیجے سنگ شو کہے          |
| گم ہو پہ سودا کے اُسے رغبت ہے  | ہونے دو کہ گیری کے تین رجبت ہے                                      |

|   |                                    |
|---|------------------------------------|
| ماطین تو نہ تھا جب تو سنے تھا تب کچھ    | بانطق کی دولت سے تجھے ہو سب کچھ    |
| خاموشی میں نے تھا ہی کچھ اور نے ہوگا    | گفتار کے عالم میں ہے سودا سب کچھ   |
| جہان کے بحر میں اے دل لباسِ تنہا چاہ    | کہ جونِ جباب وہی پیرہن وہی ہو کلاہ |
| تو کس تلاش میں سر مار تا پھر کدو کہ عمر | برنگِ شستہ سوزن ہے ہر قدم کوتاہ    |
| و کہہ دل کا کوئی جو تجھے کہہ رہا ہے     | اوقات وہ صبر کے بھی ناحق کوہ ہے    |
| بید رہے وہ دردین ہو تجھے جو فرق         | باہم جو معاوضہ دلون کا ہو دے       |
| چاہی تھی بتوں کی آشنائی تھنے            | پر عقل کی مانی رہت مائی تھنے       |
| اس دل کے کنارے ہمارے یاد                | کچھ آگ لگی تھی سو کچھ مائی تھنے    |
| سودا بھان اپنی زبانی تو ہے              | آفاق میں خاقانی ثانی تو ہے         |
| گو نطق کا ہر چند نہیں تو حسان           | پر نطق کا خلاق معانی تو ہے         |
| خاندنہ وہ ایسا ہے کہ عالم کو دے         | دارا کو نہ تنہا نہ فقط جہم کو دے   |
| پہونچا کے ہم دیکھ تو کیا کیا نعمت       | اکھا دے نہ اسے آپہ اور ہم کو دے    |
| جینا یہ ترادہم کا اک ریشم ہے            | اور فکرِ معیشت کی ترادہم ہے        |
| مرتا نہ تو کیا جینے تو کیا کرتا         | اے خانہ خراب اسپہ یا ندیشہ ہے      |
| آنکھوں سے پڑا اشک مے ڈھلتا ہے           | سرکب سے ترے پائون تلے رلتا ہے      |
| اے غنچہ دہن پیارے ٹک ہنسکے لعل          | کیا دل ہے مرا تو کہ نہیں کھلتا ہے  |
| کوتاہ نہ عمرے پرستی کیجئے               | زلفون سے ترے دراز دستی کیجئے       |
| ساقی جو نہو شراب ہے آج وہ ابر           | پانی پی پی کے فاقہ مستی کیجئے      |

|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>سُن لے بے پرد<br/>تین صورت نزد<br/>رکھتا ہی نہیں<br/>سوہن نامرد</p> |  | <p>لو کی سے مین دنیا کی کہا یوں جا کر<br/>اب ایک کی ہو رہ نہ پھر اگر گھس گھر<br/>بولی کہ جو کوئی مرد ہے سو تو مجھ کو<br/>باندھی ہے جھون نے مرے کھنے پہ کمر</p> |
|--|--|--|

خاتمہ طبع - الحمد للہ والمنة کہ اس زمانہ میں منت اقران میں کلیات سودا  
جلد اول باہتمام کیسرید اس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ باہ اکتوبر ۱۹۳۲ء باہ پنجہ  
مطبع نشی نو لکھنؤ میں چھپا



|                                   |                                  |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| موزون نہ کرے شعر کو اپنے اہق      | اکرتا پھرے ہجو لوگوں کی ندرت ہی  |
| گر ہجو مری کہنے سے اس پر ہو نگاہ  | تایہ بھی کہے جاتے مجھے خلق اللہ  |
| سود ہم تمھارا ہے میں در آپ کی ہجو | لا حول ولا قوۃ الا باللہ         |
| بیٹ اپنا ہر اکڑ حسے ساجد پلے      | کو تادہ چیل وہ گلہری کھالے       |
| میں دک چھوڑے نہ چھپکی نے سا با    | اُسکے بھرے ہین دھونڈتے لڑکے بالے |

## رباعیات مستزاد

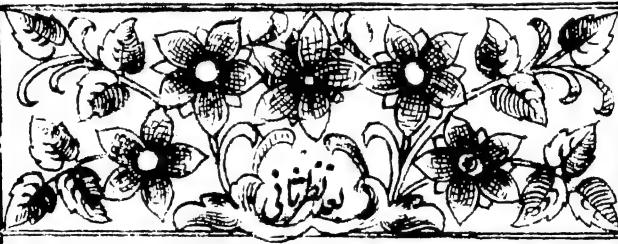
|  |                  |
|--|------------------|
| دنیا کی طلب میں دین کھو کر بیٹھے       | ہو کر گم راہ     |
| کرنا ہی نہ تھا جو کام سو کر بیٹھے      | اے عقل تباہ      |
| ہے عارضی خانہ جسم خاک کی سودا          | بے شہدہ و شک     |
| سود مالک ہی اسکے آپ ہو کر بیٹھے        | سبحان اللہ       |
| طاقت نہیں رونے کی بہت ہجو تیرے         | گو دل میں غم ہو  |
| کوئی دم کی رمق ہے اب تن میں جو میرے    | سو چشم میں غم ہو |
| بھولے ہی نہیں یان کبھو بھرتا ہے اے یار | اور جائے ہو سبیا |
| کیا مجھے ترا جرم ہوا سا بنجھ سویرے     | جو اتنا ستم ہے   |
| ہر چند جہان میں کم ہین وافر ہم ہین     | کر دیکھو نگاہ    |
| منزل بھی ہم ہین اور مسافر ہم ہین       | ہر شام و بگاہ    |
| کعبے میں شیخ بستکہ میں ہندو            | بیرنگ و بنگ      |
| کس بولقون صنم کے کا سر ہم ہین          | اللہ اللہ        |



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



کلیات ودا



مطابق با کتب معتبره

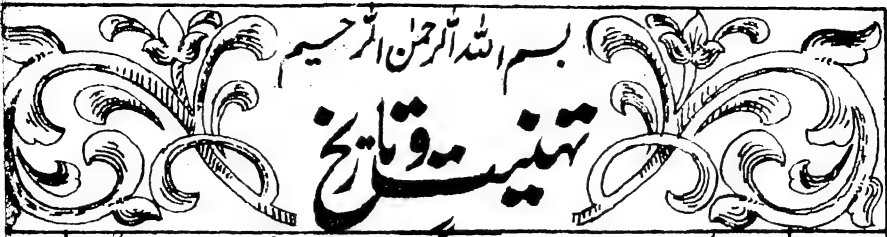
# اشتمار

معزز ناظرین! مطبع نشی نو کشور لکھنؤ میں ہر قسم کی عربی فارسی - اُردو  
ہندی - کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ فروخت کے لیے موجود رہتا ہے۔  
جس کی مطول فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ کی جاتی ہے۔  
اور ہر قسم کی کتابیں نہایت کفایت سے روانہ ہوتی ہیں۔ اگر  
آپ کو بھی کسی کتاب کی ضرورت ہے تو بطور نمونہ اس کتب خانہ  
سے طلب فرما کر مشکور فرمائیں فقط

المش

مینجر نو کشور پریس میغہ بکڈ پوکنٹ





قطعہ مبارکباد عید دروہ عالمگیر بادشاہ ثانی خلد اللہ ملکہ

بلال عید سے کمر گیا ہے ماہ صیام  
جہان کے پنج یہ مشہور ہے جنون کا نام  
خوشی و خوشدلی و عیش و عشرت و آرام  
اُس آستان پر مہیگا وہ سجدہ گاہ اناام  
گئے ہے آپکو نہ پشت سے پہر غلام  
ضیف کفر سدا جس سے اور قوی اسلام  
بلند رتبہ سلاطین عصر سے خدام  
یہ جانتا ہے دعائیہ پر ہو ختم کلام  
رہے کینہ شب قدر روز عید غلام

نویزیر فلک یوں ہوئی ہے شہرہ عام  
دہل بجائے منادی کائے انھون کو خبر  
نشاط و جشن و طرب خرمی و امن امان  
مصلح عید یہ حاضر ہوں تہنیت کے لیے  
وہ بارگاہ ہے ایسے جناب کی جکا  
عزیز دولت و دین بادشاہ عالمگیر  
رہے وہ خسر و ہندوستان کہ ہیں جس کے  
جہان پناہ پس از عرض تہنیت سودا  
اس آستان فلک مرتبت پہ تابہ ابد

قطعہ مبارکباد وزارت نواب آصف الدولہ بہادر

باہم یہ تجھے دیکھ کے پڑ حکم فتنارک  
تقدیر اٹھی بول کہ بسیار مبارک

تدبیر شناسا ہی و تقدیر آملی  
تدبیر لگی کہ ہے باب وزارت

قطعہ مبارکباد فتح توفیق نواب خجاعت الدولہ بہادر

بے تاح و سرملک ہند آباد  
کوئی تجھسا نہیں یہ دہر کو یاد  
قلم سے تیرے تا اُس پر نہ ہو صا د  
بہاوی تو نے کفرستان کی بنیاد  
لیا ہے ملک بہر دفع الجاد  
کردن کیا ہے اُدھر از حد تعداد

آئی ذات سے تیری جہان میں  
ہوا ہو صاحب سیف و قلم اور  
نہ اجرا ہوئے قسمت کے لکھے تک  
بیکدم سیل آب تیغ سے آج  
نہ مال و زرہ کی خاطر تو نے یہ ملک  
وگر نہ تیری بخشش کا بیان میں



دو چار مجھے ہوا جشن عید راہ کے بیچ  
پھر اسکے بعد میں پوچھا کہ ہر ہے تمہارا غم  
دیا جواب کہ میں اُس جناب عالی کو  
کہ جسکے حُسن و جامہ جلال کو ہر گز  
وزیرِ عظم ہند و شجاعِ دین جس کے  
کرے فقیر کو بل میں امیرِ عالم میں  
برنگ گل ہے چمن میں جہان کے دامن  
برائے تنینت اب لکے تو بھی کچھ سودا  
چنانچہ شکے یہ مشرودہ ہوا ہوں یاں حاضر  
نشاط عید و شبِ قدر شادی نوروز  
چلا کرے تری محفل میں ساغرے عیش  
مسعدت سے زمانہ کے تیرے سایہ تلے  
رہے بنیختی ایاں اس طرح سے عدد

کیا مصافحہ اس سے میں ہو کے شادان شاد  
رکھے ہمیشہ حق آباد تجھ سے فیض آباد  
چلا ہوں دینے کو اب عید کی مبارکباد  
نکھو نہ چھو پختے دارا سے لے کے تالیاں  
ہم کرے فلمِ دیف کفر کی بنیاں  
زبانِ خامہ کا جس کے نصرت ارشاد  
اُسی کے دستِ سخا کے تلے ہمیشہ کشاد  
چل اُس جناب میں گر ہے سخن کی استعداد  
یہ چند شعر کر اپنی میں طبع سے ایجاد  
رہے ہمیشہ تجھے سالہائے لالتداد  
جہانِ میکدہ جب تک خدا رکھے آباد  
عروج و دولت ہر دست دن بدن ہوزیاد  
کہ بیچ و کتاب میں جیسے ہو جو ہر فولاد

کر در عید کی دے تجکو تنینت عالم  
بحق احمد مختار و آلہ الامجاد

### قطرہ سالگرہ

رہے فلک پہ درخشاں گی میں تا میران  
گفتاؤں ہے جوابِ اقبالِ بخت میں تیرے  
عروج ہو ترے اعدا کا یوں تنزل میں

ہر ایک سالگرہ میں تو موتوں سے تلے  
اگنی تا بدمِ حشر یہ گرہ نہ کھلے  
کہ جیسے مہر کی تابش سے کوہِ برف کھلے

### قطرہ مبارکباد سالگرہ نواب شجاع الدولہ بہادر

پے شمار ثمرے عمرِ سالِ عالم کے  
زمین پہ وہم میں تعدادِ ایک سے افزود  
پڑا کرے یہ گرہ رشتہ میں بباغِ جہان

عروسِ دہری کی چاہے ہے بالِ بال گرہ  
فلک پہ زیادہ ترلہ تم سے ہو خیال گرہ  
ثمر سے تا ہودِ رختوں میں ڈال ٹل گرہ

|   |   |
|---|---|
| کہا اُن نے کہ آصف الدولہ صاحب السیف والقلم ایسا حق نے اُسکو عطا کیا ایسا جسکے طالع میں خوبی دو جہان موجب خرمی ہے یہ تو نے سنتے ہی اس نوید کے میرے کسی تاریخ میں تولد کی گئی ایک بعد از حساب کے امین لیا اندیشہ نے کہ کیونکر اسے تھا اسی فکر و سوچ میں کہ مجھے تاج امتبال سر پہ ہے اُسکے | رکھے ہے اشتہار جس کا نام نہیں از ہند تا بروم و شام ایک فرزند آج نیک انجام لوح محفوظ پر ہوئی ارتسام پائے جادرد دل خواص و عام دل کو پہونچائے طرب کا جام عقدا د اپنے لائق انعام پایا اک سال کی کمی کا مقام پڑھے جا کر حضور میں یہ غلام ہوا حق کی طرف سے یہ الہام کہہ کہ ہے خرمادریا م کو |
|---|---|

### قطعہ مبارکباد نوروز

|  |   |
|--|---|
| تری محفل میں شمع دولت افروز تری طبع مبارک کو جہان میں فروغ فیض سے تیرے ہر روشن نگہ ترک فلک کی باز گشتی تھنفل سے جناب مرتضیٰ کے | ہوایہ سال نو فرخندہ فیروز ہوا اس سال کی ہے فرحت آموز بسان سمع جو تیرا ہے دل ہونو تیرے اعدا کو ہے تیر جگر دوز تجھے ہر روز ہودے عید نوروز |
|--|---|

### قطعہ مبارکباد عید الضحیٰ

|   |   |
|---|---|
| یارب کہ جب تک عید قربان ہوئے جون دیدہ مذہب و روح سدا چشم حسود | ہر دم دست ترا خرم و شادان ہووے دیکھے وہ ترا جاہ تو حیران ہووے |
|---|---|

مبارکباد عید نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| علی الصباح جو بھلا میں بندہ خانہ سے | ترے ہی آستان بوی کو کر کے دلیں یاد |
|-------------------------------------|------------------------------------|

## قطعہ مبارکباد عیدِ مدحِ نوابِ زیرِ الممالکِ نوابِ عاقل ملک بہادر

|  |  |
|--|--|
| فلک جناب دربار گاہ پر تیرے<br>پھر کرے تری محل میں درِ عشرت خوش<br>دلون سے اُنکے جو خدام احسان کے ہیں<br>رہے سرد کو یون ربط عمر سے تیری<br>اکہی سند دولت کی تیرے پا انداز | ہمیشہ اُن کے حافر ہوں انبساطِ عید<br>مباح و شام پر از بادہ نشاطِ عید<br>ہر ایک سال ہوا فرودِ اختلاطِ عید<br>کہ جون زعرہ سوال ارتباطِ عید<br>سچے قیام قیامت تلک بساطِ عید |
|--|--|

## قطعہ مبارکبادِ غسلِ صحتِ نوابِ احمد خانِ غالبِ جنگِ بہادر

|   |   |
|---|---|
| جہان میں آبِ ہوا کی موافقت تجکو<br>جو کچھ کہ جنسِ مواید سے ہے عالم میں<br>پر اب خوشی ہو خلیقت کو تیری صحت سے<br>بزرگ گل کوئی پھولا نہیں سماتا ہے<br>غرض عایہ ہے سودا کی تو سلامت ہے | رکھے قیام قیامت تلک صحیح و درست<br>کسل سے تیری طبیعت کے تھا نہایت<br>کہ آج تک ہوئی ہوئی زرد و زخمت<br>بسان غنچہ قبا ہے کسی کے تن پر چمت<br>سلامت ہمہ آفاق سلامت تست |
|---|---|

## قطعہ مبارکبادِ عیدِ مدحِ نوابِ شجاع الدولہ بہادر

|  |  |
|--|--|
| ہر ایک عیدِ مدح و خور نے سیم و زر لیکر<br>علومِ مرتبہ تیرے لئے ہاتھ سے اپنے<br>کوئی تو نقد لے آیا تھا اور کوئی جنس<br>اگرچہ نعل و گہر تک سمون نے گدرا نے<br>مگر حضور میں باس عید کو تری حنا طر | مجھے ذرا راہِ ادب دور سے دکھائی نذر<br>کبھونہ اُنکے کھن دست سے اٹھائی نذر<br>جہان یون میں جسے جو میسر آئی نذر<br>پر اس جناب کے شایانِ شانِ بیانی نذر<br>شفا سلامتی کی تابخش لائی نذر |
|--|--|

## قطعہ مبارکبادِ عیدِ اضحیٰ درِ مدحِ نوابِ شجاع الدولہ بہادر

|  |  |
|--|--|
| جہان میں شادی عیدِ اضحیٰ ہے آجکے دن<br>طوان کعبہ کا ہے فرضِ اہل ایمان کو | نوشی دلون میں ہے لبرِ نجاتِ آفاق<br>مگر جسے نہ ہو مقدور تو اسے ہے ممان |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| جہان میں ابر کریم کے ہو قطرے جو فیض<br>تو نگر آج کے دن ہر گدا کو کرتی ہے<br>عجب یہ ماہ و عجب روز آج ہی جبین<br>اکسی جب تئیں دنیا ہو تو ہو دنیا میں | کرے ہے ہتر و کتر کو یوں نہال گرو<br>کھید قفل در فیض کی مثال گرو<br>بسان ناخن قدرت رکھے کمال گرو<br>کشاد کا رخلایق ہو تیری سال گرو |
|--|---|

### مبارکباد سا لکڑہ نواب احمد خان

|  |  |
|--|--|
| فلک جناب درین بحر تازا ابر کریم<br>برائے سال شماری عمر تو ہر سال | شود بہ بطن صدف قطرہ دانہ دار گرو<br>دہد بد شستہ طول اہل ہزار گرو |
|--|--|

### قطعہ مبارکباد سا لکڑہ نواب احمد خان غالب جنگ بہادر

|   |   |
|---|---|
| جو سال عمر ازل سے ترے مقرر ہیں<br>گرو یہ سال گرو کی پڑیگی رشتہ میں<br>بنادین بچہ جو اتنے ہی لیسے مردار یہ | کردن ہوں عرض حضور آگے زبان فصیح<br>عدد کو اسکے بیان تجھے میں کرن ہلکی<br>کہو تمام نہ ہوئے وہ دورہ تیس |
|---|---|

### مبارکباد سا لکڑہ نواب احمد خان غالب جنگ بہادر

|  |   |
|--|---|
| تمھاری سا لکڑہ کی عروس دم سردا<br>ہر ایک بال میں لگتی سے اختر کی یاد<br>یہ ہے وہ سا لکڑہ زیر آسمان بجھکے<br>نڈایہ دم بدم آتی ہے عرش تازہ | یہ چاہتی ہے کفے اپنے بال ل گرو<br>یہی ہے آرزو اسکی کہ دن خیال گرو<br>بسان ناخن قدرت رکھے کمال گرو<br>کشاد کا رخلایق ہے تیری سال گرو |
|--|---|

### قطعہ مبارکباد سا لکڑہ نواب آصف الدولہ بہادر

|  |   |
|--|---|
| خدا ہمیشہ رکھے ظل عاطفت کے تلے<br>رکھے دہن میں ترے نام کی حلاوت<br>گرو سے طول قدیشکر کو ہو جب تک | بسائے مملکت ہند میں چہ شہر و چہ<br>طرح نبات کے شیریں زبان ہر گرو<br>بڑھ جائے عمر کو تیرے ہر ایک سا لکڑہ |
|--|---|



|   |  |
|---|--|
| اکہی تاجمان ہے حسن رضا خان کا<br>قیام دہر ہے جب تک اسی طرح اک خلق   | عروج دولت و اقبال دن بدن ہوزیاد<br>کرد عید کی دیوے تجھے مبارک باد  |
| قطعہ مبارکبا عید اضحیٰ در مدح حسن رضا خان   |  |
| رہے جہان میں جب تک کہ رسم قربانی<br>ترا حرم سعادت ہو خلق کا مسجود<br>زبان تنہیت خلق یوں کہے تجھ کو<br>سوائے تنہیت اب یہ دعا ہے سودا کی<br>اکہی دوست جو ہوئے حسن رضا خان کا<br>بسان دیدہ مذبح ہو رہے حیران | ہمیشہ تاکہ بجالا دین حج و عمرہ عبد<br>رہے یہ خانہ دولت زمانہ میں آباد<br>ہزار عید وہ عید اضحیٰ مبارک باد<br>تری جناب میں تا سالہا لا تعداد<br>رہے وہ سایہ دولت میں اُسکے خرم خشاں<br>جو دیکھے جاہ کو اُسکے کوئی پیچشم غناں |
| قطعہ مبارکبا عید اضحیٰ در مدح حسن رضا خان   |  |
| جہان میں زیر فلک کس عید قربان ہے<br>یہ جتنے ہیں کہ وہ انکا دہر میں عمن<br>حضور اس کے گردون بعد تنہیت یہ عرض<br>فرض نثار کو تیرے تو کیا تھا سودا پاس<br>اکہی روئے زمین پر ہے تجھے عیدین                    | ہر ایک خرم و مسرور و شاد خندان ہے<br>زبان دوست قلم سے حسن رضا خان ہے<br>خوشی ہر ایک کی تیرے بہ عرفان ہے<br>سخن ہی نذر وہ لایا کہ تو سخن دان ہے<br>فلک پہ سب سے بارہ نادر خشان ہے   |
| قطعہ  |  |
| چل متل کہ حسن رضا خان سے<br>ہے عجب طرح کی زیارت گاہ<br>یاں علم نذر حضرت عباس<br>اس سبب کل زمین اس گھر کی<br>اے خوشحال وہ کہ اس سے نذر<br>شاد رہ آفتاب محشر کی   | در دولت سرا جو تیرا ہے<br>جس سے تحصیل دین و دنیا ہے<br>صدق دل سے ترا جو برپا ہے<br>بہ نظر سر بعرش اعلیٰ ہے<br>مخلصی آخرت کی سمجھا ہے<br>کیا تمازت سے بجکو پروا ہے  |
| سال تابخ اس علم کی ہے یہ  | سر ترے سایہ اس علم کا ہے   |

|   |  |
|---|--|
| سوا طرح سے مقرر کیا ہے من کہ لباس<br>کردن عدد کو ترے ذبح شکل قربانی | پس کے وہ جو ہو آلودگی سے پاک احسان<br>پھرون میں گرد ترے بس کی سی ہطواف |
|---|--|

|   |
|---|
| نری جناب میں یہ ہی معاف ہے سودا کی<br>فلک نہ مری کے تیرے کعبہ پھر بخلان |
|---|

|                                    |
|------------------------------------|
| قطعه در ملح نواب شجاع الدولہ بہادر |
|------------------------------------|

|   |  |
|---|--|
| اے خوشحال اس کے جویر فلک<br>یہ وہ در ہے گرجس کے جون حرم<br>اپنے دل میں جو رکھے تیری دلا<br>دوستی رکھیں وہ کس کی مجھ سوا<br>ان میں گنتا ہے یہ سودا آپ کو | بجودہ کرتا ہے تیرے در کی طرف<br>ہوتے ہیں اقوام ساجد صف بصف<br>دل نہیں وہ پر زگوہر ہے صدف<br>ہن جو سگھائے در شاہ بخت<br>گر قبول افتد زہے عز و شرف |
|---|--|

|      |
|------|
| قطعه |
|------|

|  |   |
|--|---|
| برائے نذر جو مرزا حسن رضا خان سے<br>بحسب امرین تاریخ کئے کو سودا<br>تو مجھ کو روئے بشارت یون ہوا معلوم | ہوئی علم کی محرم میں اس برس تجدید<br>کیا تھا فلک میں شب حق سے مانگ کر امید<br>قبول ہے یہ علم در جناب شاہ شہید |
|--|---|

|      |
|------|
| قطعه |
|------|

|  |  |
|--|--|
| ترے جویا میں اس میں ہم<br>تو بڑا مان مت مضائقہ کیا | دھونڈے ہے گل کو عندلیب ایدو<br>فکر ہر کس بہت در بہت ادست |
|--|--|

|  |
|--|
| قطعه مبارکباد عید النبی در مدح حسن رضا خان |
|--|

|   |  |
|---|--|
| خوشی ہمار میں ہے عید النبی کی آج کے روز<br>سہ ایک نذرے آیا ہے اس جناب کے بیچ<br>چنانچہ نذر ہے سودا کی یہ دعا لے | طرب ہے سینوں میں بے نردول ہے شادانہ شاد<br>ملا زبون میں کہ دم بقت در استداد<br>جو ہو قبول زہے اس کے بخت کی امداد |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>سراپا کوئی پہرے ہے زری کا<br/>قرینہ ہے دکان جوہری کا<br/>ادش ہے تاجدار غامدی کا<br/>باین صورت شراب دہری کا<br/>قدح میں نعل کے بچہ پری کا<br/>مددے چنگس سحر ساری کا<br/>کرشمہ اون کی چشم مہری کا<br/>کہ گویا کام ہے یہ زر گری کا<br/>جہان مطلوب تھا گل جعفری کا<br/>کہ ہے محتج ہر اک لے زری کا<br/>تاشائے ہو چنبہ چلمبری کا<br/>دکھایا بمعزہ پیغمبری کا<br/>نشاط باطنی خطا ہری کا<br/>کہ جسے قہقہہ کبک درری کا<br/>جہان میں دہ ہو ہے رنگ افری کا<br/>ہوا ہے وصل ماہ و مشتری کا</p> | <p>لباس نقرئی برین کسی کے<br/>جواہر کی دیک سے یہ کہ مجلہ<br/>صفت مجلس گوگردیکھو تو گویا<br/>چلے ہے جام ساتی سے پیالے<br/>جمعہ کا دی ہے زمرہ کی صراحی<br/>کردن تریف کیا اہل طرب کی<br/>شاوے بل میں رقاص فلک کو<br/>بنائے پھول آرایش کے ایسے<br/>لگی دان اشرفی تختوں کے اوپر<br/>تو نگر اس سے یان تک ہوئی خلق<br/>یہی کہتا ہے بخود ہو کے ہر دم<br/>خوشی کا یہ زمین نے کر کے گلزار<br/>غرض اتنا رواج آفاق میں ہے<br/>کہ ہے سنگ میں یون شیشہ نقل<br/>جب اس شادی کو اس شاعر نے دیکھا<br/>کی لے مہربان صاحب یہ تاریخ</p> |
|--|--|

### قطرہ تاریخ باغ بنا کردہ ٹیکٹ رای

|  |  |
|--|--|
| <p>بخاؤ گلشن فردوسی ہم بوسے نرسد<br/>خوشی رسید کہ اور اسد دے نرسد<br/>گلشن تو آہی گزند دے نرسد</p> | <p>ٹیکٹ رلے مارا بھماخت بتانے<br/>چو امر گشت مرا بہر سال تا بخیش<br/>میر عدوے بہارن بریدم و گفتم</p> |
|--|--|

### قطرہ تریف چاہ

|  |   |
|--|---|
| <p>آنکہ درہند اشرف الوزراست<br/>کہ خضر گفت بچو چشم کجاست</p> | <p>چشمہ از حکم آصف الدولہ<br/>بچین حسن و لطف شد تعمیر</p> |
|--|---|

## قطعہ عامل شادی

آکم اس بیاہ آپس میں یہ کرتے ہیں  
 ولون کو چاہیے آرام ہو جانکو چین  
 شاد کامی میں سدا خلل ہے دل زمین  
 دینی ہمو کیہ نوید کی ہوئی فرض العین  
 مہر اور ماہ سے یہ ایک قرآن احمین

اہل تنجیم جہان تک ہیں اب آفاق کے بیچ  
 اس و آمان سے گزرتے جہان عالم کو  
 ہے یقین ہلکے عیش سے ہو کر سر خوش  
 بندگی میں وہ یہ اب کی کرتے ہیں عرض  
 پایا اس بیاہ کی ہم دیکھ کے سال تاریخ

## قطعہ

ہے نشہ خرمی کا ہر سر میں  
 ہم غریب و غریب پرور میں  
 مجلس مہتر اور کستریں  
 در و مرجان و مصل و گوہر میں  
 سر سے تا پا ہوں زیور و زرمین  
 کیوں نہ ہو دے تمام کشور میں  
 جس کے فرزند کے ہوا خسر میں  
 ہو کے بیٹھا بخوشد لی گھر میں  
 ہے یہ مہ آفتاب کے بر میں

مست ب ہیں مے طرب سے آج  
 خوشدلی ایک سی میں پاتا ہوں  
 رقص اور راگ رنگ شام و صبح  
 فرق بخشش کا دان نہیں ہرگز  
 زن و مرد آج سب کے زمین  
 شہینت اب حسن رضا خان کو  
 یہ شب عیش کد خدائی کی  
 وہ عروس اپنے سے جو ہم آغوش  
 بول اٹھا ہاتھ از سر شادی

## قطعہ مبارکباد کد خدائی مہربان خان

جو عاشق ہے محبت پروری کا  
 کرے ہے خامہ یوں صنعت گری کا  
 خوشی جان دار خشکی اور تری کا  
 منقش خانہ چمنہ رخ چمنری کا  
 کسی عشرت کو دعویٰ ہسری کا

صبا اس دوست کو جا شہینت دے  
 یہ کیوں پڑے کہ بہت نامہ تحریر  
 ہو اس حسن کا سن شادیاں  
 طرب لبر پر رہتا ہے شب و روز  
 نہیں اس عیش سے عالم میں ہرگز

## قطعة قرین مسجد

ساخت چون مولوی فضل عظیم  
سال تاریخ او بدین سلیم  
انّ هذا مقام ابرہیم

مسجد نو برائے صوم و سلواة  
گفت سودا بحسب ایمانش  
سربت دور ازین نجسته سراسے



|  |   |
|--|---|
| کارفرمایش راجه جساؤ لال<br>بشنوائے تشریف من زبوس<br>بسرو دوستی ہمین گویم | چہ بخوبی در نقش آراست<br>زیت منظور تا بد جو تر است<br>آب این را بنوش آب بقا است |
|--|---|

### قطعه تعریف چاہ

|   |  |
|---|--|
| شد بحکم آصف الدولہ بنا<br>وہ چہ گویم از صفائے آب ادا<br>سال تارخیش جو بستم از خرد | چشمہ کز چشم عاشق خوشتر است<br>کاند ران ہر قطرہ گویا گوہر است<br>از روی و مفش بفتا کوثر است |
|---|--|

### قطعه مبارکباد و تولد شدن فرزند آصف الدولہ بہادر

|   |  |
|---|--|
| مبارک باد این فرزند ولسند<br>شدم ورنہ کز تاریخ تولد<br>کہ ہاتف گفت ناگز از سر ہوش | ترالمی درۃ التاج شرافت<br>برای آن گل باغ نجابت<br>گرامی گوہر درج سیادت |
|---|--|

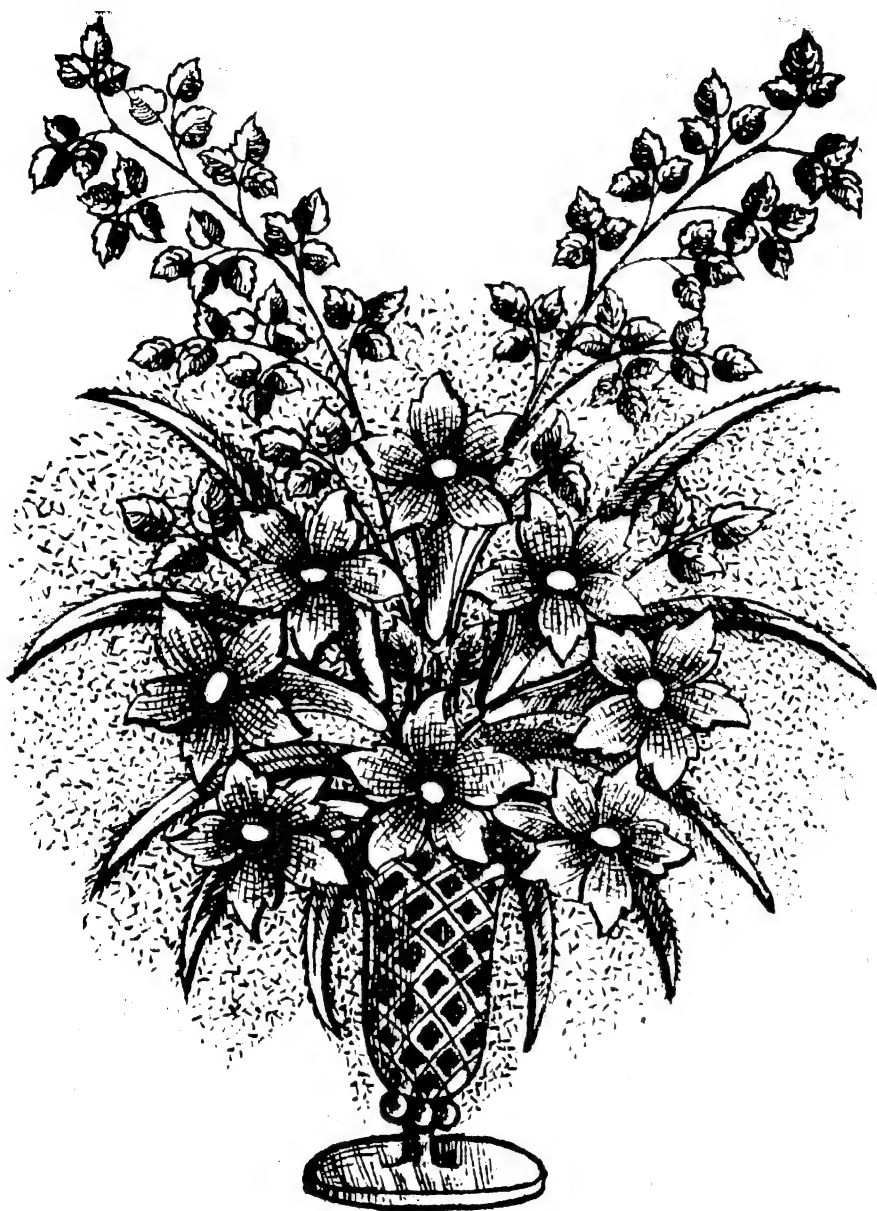
### قطعه وصف مسجد بنا کردہ آصف الدولہ بہادر

|  |  |
|--|--|
| مسجد نو بنا بفضیض آباد<br>یعنی نواب آصف الدولہ<br>ہرچہ مسجد ہر آنکہ طاقش دید<br>نام اللہ اندستو نہایش<br>ہست برے ثبوت بیت اللہ<br>شدہ مقبول زیر محرابش<br>ساخت اور البصدق قائم خان<br>از سن ہجرتش چو پیر سیدند | گشت در عہد اشرف الوزرا<br>اشجع الملک و صفہ راعدا<br>گفت سبحان ربی الاعلی<br>میںماید بدیدہ بیسنا<br>گشت موزون ز بسکہ او بعفا<br>دست برداشت ہر کہ بہر دعا<br>کرد حاصل سعادت دوسرا<br>گفت فی الفور این سخن سودا |
|--|--|

سال تایخ اوزروی نیاز  
اینتسم فخر مسجد اقصا

نایب

نعمانی





|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| چھوٹ جائے تو پھیر ماتھ نہ آئے | پکڑو ہی پکڑو باؤسے اُڑ جائے |
|-------------------------------|-----------------------------|

### پہیلی

|  |  |
|--|--|
| ایک پُرکھ دونار کسا دین<br>پانی میں جب ڈوبے ایک<br>کے پُرکھ سون بیک پکار | بن جی کی جی تن کو بھا دین<br>تجھی دوسری ملکے بیک<br>پھر ادھھرے تو ڈوبے نار |
|--|--|

### پہیلی

|   |  |
|---|--|
| دوا سمون کی ہے اک پخیر<br>ایک چسرنڈ اور ایک پرند<br>صورت سیرت میں بھی ایک<br>نام میں باہم یہ سنجوگ<br>خلقت میں تو وہ ہے نبات<br>بتون میں اس کے نہیں خلل | سمجھے جسے ہوسم و تمیز<br>حسرت حلت میں پابند<br>کھا دین اُن کو بد اور نیک<br>فرق سے لیوین کبھو نہ لوگ<br>اسم بسانا حیوانات<br>سمجھے تو پاوے تو پھسل |
|---|--|

### پہیلی شمع

|                       |                   |
|-----------------------|-------------------|
| پُرکھ نار کو دیکھو نت | بن گناہ سرکاٹے نت |
|-----------------------|-------------------|

### پہیلی

|                          |                          |
|--------------------------|--------------------------|
| نس ڈھگ رہت پھرت میں ڈولت | موسون پیہ سودے نہیں بولت |
|--------------------------|--------------------------|

### پہیلی

|                       |                        |
|-----------------------|------------------------|
| پچھو پچھو سب کے دھاوے | جت اوجیا رواٹ نہیں آئے |
|-----------------------|------------------------|

### پہیلی

|                          |                         |
|--------------------------|-------------------------|
| باہر رہے بھیستہ نہیں آئے | بھاری اُن سے کون اٹھاوے |
|--------------------------|-------------------------|

## پسیلی پستان

دیکھئے ہسم دو ٹوپی دئے  
پسین نہ پانی لگے نہ بھوگ  
مردا ستری اُن سے جیے  
جانت ہیں سب جگ کے لوگ

## پسیلی

چھپی رہے پردے میں نار  
ماس کھائے جب لاگے بھوک  
ایک پسیلی کے انچھرتین  
آدھ انچھر بن من موہ ڈالے  
انت انچھر بن دیوے دکھ  
منہ پر کیا ہے کر تو دھیان  
سے سبھی کی گالی مار لو  
مکھ پوچھیں لو ہو کو تھوک  
تین میں چار اوگن ہر بین  
مبسدھ انچھر بن خون کو پالے  
سب انچھر سے سرون سکھ  
اُٹ دیے سے نئے جو خان

## پسیلی پر چھپائیں یعنی سایہ

عجب طرح کی ہے اک نار  
وہ دن دد بے بی کے سنگ  
دیا برے تو وہ شرماے  
اُس کا کیا میں کر دن بچار  
لاگ رہے سن دا کے انگ  
ڈھگ سے سرک وہ دور ہو جاے

## پسیلی بڑیاپن

دھری پستی اگون رہیں  
بھائی رہے ہم اُن سے کسین

## پسیلی پو

تخفہ دیکھا ہے آج ایک تو رنگ  
تہ سے کچھ باہ راہے جانوں میں  
ہوئی کھا کے جو دے ہے تک ہوئی  
تد میں چھوٹا تمام رنگے رنگ  
بدلے سر سر کے را نون میں  
چھوڑ لینے کو وہ کرے مہوئی

|                            |                           |  |
|----------------------------|---------------------------|--|
| پہیلی                      |                           |  |
| کون نار جو دن اور رات      | رہتی ہے وہ سب کے رات      |  |
| خالی اُس سے کوئی نہ آتھ    | جو ہے دیکھو اس جگ مانھ    |  |
| پہیلی                      |                           |  |
| نہ بیس بن ایک ہے ناری      | جگ میں دیکھو سب کی پیاری  |  |
| من میں کرین سوچ بچار       | پر کھ مرین اور جیوین ناری |  |
| پہیلی                      |                           |  |
| پاؤن چلے نہیں پاؤن کہا دین | دوہین بو جھو تین بتا دین  |  |
| پہیلی بھڑا                 |                           |  |
| رات کو جو گی نہیں کن پٹا   | گڈڑی اوڑھے سر پر جٹا      |  |
| انگ انگ موتی سے چھاؤ       | چار میسنا جگت کو بھاؤ     |  |
| پہیلی                      |                           |  |
| تین پاؤن اور پاؤن نہ ایک   | بیٹھی رہے چلے نہیں نیک    |  |
| جو چاہے سونے اٹھائے        | ہے وہ داری دیو بتائے      |  |
| پہیلی                      |                           |  |
| ایک نار جگ موہت چلے        | تیس پر کھ سون نہ ٹہلے     |  |
| جو تم بو جھو کر دن اسیں    | تاؤن بتاؤن تا بنائیں      |  |
| پہیلی                      |                           |  |
| ایک بچھی سوہانہ ہر ا       | پیا لے میں اسکے چوکا دھرا |  |

|                           |                                  |
|---------------------------|----------------------------------|
| کھائی نہیں اور وہ تلوادے  | یہ اچہر جگ کو بھاگے              |
| پہیلی                     |                                  |
| ہین س کن کنین مین رہے     | تا کو ب جگ بس ہے کے              |
| پہیلی سخانہ               |                                  |
| اُس مضمون سے ہوا ہر       | جس کو باندھے نہ شاعر             |
| آوے جب بیباک اور حیت      | موزون ہوت اُس کی بیت             |
| پہیلی                     |                                  |
| اور اُس نار کا جس نے ذکر  | کیا تو بولا بعد از فکر           |
| کر تا نہیں ہے کام قیاس    | ہوئے گی کچھ باد بتا س            |
| پہیلی شمشیر               |                                  |
| سر پر تختی کھ پم بار      | اُس نار کا ہے یہی بچار           |
| جیتے ختم کرے وہ دو        | جب وہ ناری پیاری ہو              |
| پہیلی سپر                 |                                  |
| ایک نار بھو نرا سی کالی   | کان نہیں وہ پہنے بالی            |
| ناک نہیں وہ ہو گئے پھول   | جستہ عرض اتنا ہے طول             |
| پہیلی چاروب               |                                  |
| نیزہ بازون کا ایک ہے لشکر | ایک ٹیکے سے سب وہ باندھین کمر    |
| رو کرین جس طرف برائے مصاف | گھر کے گھر کر دین ایک پل میں صاف |

|  |  |                        |
|--|--|------------------------|
| پسیلی سپر                                |  |                        |
| پانوں دو اور آنکھیں چار                  | سیام برن اک دیکھی نار                    | اچھے کرتب ایسے کرے     |
| جو پی کے بدلے آپ ہی مرے                  |  |                        |
| پسیلی نرگس                               |  |                        |
| رد پا سونا دا کے سیس                     | تر یا ایک بھا کے پنچ                     | میسنا جیسے دا کے پانوں |
| چیسری جیسے دا کا ناٹون                   |  |                        |
| پسیلی بورانی                             |  |                        |
| جو بوجھ سو بڑا گسانی                     | آدھی بو بوساری رانی                      |                        |
| پسیلی مستی                               |  |                        |
| لوہے کی وہ نار بنانی تابنے کردہ کستی ہین | نرنا ری بان کوئی کوئی بنا لگائے رہتی مین |                        |
| پسیلی ارگجا                              |  |                        |
| جن دیکھا ان لایا چھاتی                   | آدھا ارنا سارا ہاتھی                     |                        |
| پسیلی شمع                                |  |                        |
| کھڑی کھڑی ردے ہننے دکنٹھ پوچھے بات       | سر طرامقیش کا اور گوری من گات            |                        |
| پسیلی گلگیر                              |  |                        |
| جب منٹھ کھوئے سر کو کاٹے                 | گال پھولائے لینا تاکے                    |                        |
| پسیلی شمع                                |  |                        |
| سر پر آگ بدن پر پانی                     | چسٹھ چوکی پر بیٹھے رانی                  |                        |

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| جب چو کے پردے منہ ڈال       | ساتنے سو ہو اس کا کال          |
| پہیلی                       |                                |
| ایک ناری کے انچھر چار       | کیا ہے وہ بتلا اے یار          |
| ہر انچھر بن وہ فورن کو      | بدلے ہے ایک اور برن            |
| تریا ہے یا جادو گر یہ       | ہر دم ہو ناری سے نر            |
| پہلے انچھر بن ہو یار        | دوسرے انچھر بن ہو مار          |
| تیسرے انچھر بن ہو بیر       | چوتھے انچھر بن ہو طیر          |
| پہیلی                       |                                |
| ایک نار دیکھی او جل سے      | سر کا کر کا کر پر کل سے        |
| جاتے جگ مین وہ پانی کو      | جو برسات لگا دے جی کو          |
| پہیلی انہ                   |                                |
| ایک ترور کا پھل ہے نر       | پہلے ناری پیچھے نر کو          |
| واپس کے یہ دیکھو حال        | باہر کھال اور بھیستراں         |
| پہیلی خط                    |                                |
| ایک نار سب ناری مین پاری    | آدھی گوری آدھی کاری            |
| دیکھو داکا اٹھ طور          | گونگی آپ بکاوے اور             |
| پہیلی باز                   |                                |
| بعضی بات کہی نہ جائے        | ناری ہو کر نہ کہلائے           |
| پہیلی شیر                   |                                |
| ایک جو دو کرے نوٹہ کرے پیار | دو کرے تو پت رکھے تو کلوتی نار |

|  |  |
|--|--|
| پہیلی خوبکلان                          |  |
| انتک سی مین دیکھی نار                  | چنت ہے وا کو سب سنا                      |
| بھلی بڑی ہے داکا ناؤن                  | بوجھو پیسلی یا چھانڈ دگاؤن               |
| پہیلی باز                              |  |
| نار ایک سو پور کھ کھاوے                | نت اٹھ بھور مینا کھاوے                   |
| واکی آنکھیں تیس دکھاؤن                 | پھیر مین اُس کا ناؤن بتاؤن               |
| پہیلی پاکی                             |  |
| ایک نار وہ چھیل چھیلی لوگوں نے وہ اڑتی | اد پر اپنے مرد چڑھائے مرد نہ وہ چڑھتی ہی |
| پہیلی دشنام                            |  |
| آدھا لنگا آدھی ساری                    | سمدھن کو لاگی ات پیاری                   |
| پہیلی جو نام                           |  |
| ایک نار کی بان دیوانی                  | لو ہو سکے سب تے جب پانی                  |
| پہیلی ماہی                             |  |
| ات چنچل او جل سبھی ہاڑاس اور چام       | نر ناری سب ایک سی کرین چام کے دم         |
| پہیلی بیضہ                             |  |
| ایک پیلا سدا نو یلا جو بوجھے سوزندہ ہے | زندہ مین سے مردہ نکلیے مرد مین زندہ ہے   |
| پہیلی اچار                             |  |
| دو اچھر بن چار ہے ایک اچھر بن چار      | میں اچھر کا ہوت ہے مین کرو بچار          |

|                           |                           |
|---------------------------|---------------------------|
| بار بار سر کاٹین واکا     | ہے کوئی پنٹھ تباہے یا کا  |
| پہلی حسام                 |                           |
| مسدر ایک سکھی کا بنا      | یا مین پون نہ آوے کھن     |
| اس مسدر کی ریت دیوانی     | آگ بجھادے اور اڑھے پانی   |
| پہلی چارپائی              |                           |
| سونے کی وہ نار کھاوے      | بنا کوئی بان دکھاوے       |
| پہلی انار آتش بازی        |                           |
| رات سین اک میوہ آیا       | پھولون پاتون سب کو بھایا  |
| آگ دے وہ ہو دے روکھ       | پانی دیے وہ جادے سوکھ     |
| پہلی گھڑیاں               |                           |
| ایک راجا کے گھر میں رانی  | تلے کی پسندی پیوے پانی    |
| لاجون مائے ڈوبی جائے      | ناحق چوٹ پر دیسی کھائے    |
| پہلی تکیہ                 |                           |
| ایک پرکھ مین ایسا دیکھا   | سیس کمرے واکا لیکھا       |
| شاہ و گدا مین واکا ناؤن   | بوجھو پہلی یا چھانڈ وگاؤن |
| پہلی روپیہ                |                           |
| گیارہ سال کا ایک کھامے    | جا کو لاکا ادھا بھاوے     |
| تول تال کے کیا پوؤرا      | اس بن جگ کا کام ادھورا    |
| جو کوئی ہم کو لائے دکھاوے | وہ لے آخسر پرکھ کھاوے     |



|   |   |
|---|---|
| پہیلی قسم                                   |   |
| سب تن ہاڑ پیٹ میں نسین<br>چلت چال جگت ابیدی | بن پگ چلے سیس لو کہین<br>کبھی اٹنی کبھی سیدھی |
| پہیلی پلنگ                                  |   |
| سونے کا اک شیر بنایا                        | بنا کان کا سب کو بھایا                        |
| پہیلی آئینہ                                 |   |
| ایک پر کم مندر میں بیٹھا انگ بھموت لگائے    | آگے آئے تے کو کھائے منہ میں سیناٹ جائے        |
| پہیلی گھڑیاں                                |   |
| تریا ایک پانی میں ترے                       | نہن دہ پانی میں پھرے                          |
| جب وہ تر یا غوطہ کھائے                      | اُس کا یار تب مارا جائے                       |
| پہیلی بنگین                                 |   |
| تریا چسرج موہ سنا دے                        | کا لا منٹھ کر جگ دکھلا دے                     |
| جب وہ تر یا اٹنی ہو دے                      | تب سیدھا دیکھے سب کو دے                       |
| پہیلی پا پڑ                                 |   |
| کہن سنن کو پاؤں پر اوڑھو نہیں جائے          | دینے بنی سب ماس کی جو پاؤں سوکھائے            |
| پہیلی نفتارہ                                |   |
| نر ناری ایک تھوڑی دھلین                     | جیون جیون بولین توں توں نہیں                  |
| ایک نہائے ایک تاہن ہارا                     | نامٹی نا اینٹ نہ گارا                         |

## پہلی پنیر

انت اچھڑ بن جات پھان  
سیت سلونا ستر ا بھوگ

آدا اچھڑ بن پیرا پان  
مدا اچھڑ بن اودنے جوگ

## پہلی ستار و طنبور

پانچ سینگ دا کے سرمانھ  
بن لکھ پن پیٹ سے کہے

ایک پرکھ اور ایک باھف  
سینگ پاؤن سے باندھے لہے

## پہلی بافیدن بوریا

گھڑی گھڑی کے ماسے سے وہ دودھ لگے ستر

بیٹھا ماسے پڑی ماسے سادی نہیں تھر کھو

## پہلی ناچج برجھی

بن پھولے پھل ہے لگے سو کون بچھ کے والہ

بن تھل جڑ ڈوبی ہے دے پات نہ والہ

## پہلی ہت پھول

یہ ترور وہ پھول ہے سوا جرج دیکھو آئے

جا کے پات نہ کوئل پھل سدی دیو جلائے

## پہلی لالہ

ناہین ناہین واکو ناٹون

ارکت برن اور بھوٹن من ٹھاٹون

## پہلی شبنم

سارے برچھ پھنک تانڈ بے چڑیاں پیکی ٹاٹ

نہیں کھات کد انہیں ڈوبے ہاتھی کھٹ نہاٹ

## پہلی پوست بالہ

نیاری ہونیاری بے جیو گیو پی کے سنگ

سب نن داک کی بیوک کی نکھ سکھ برے دھنٹ

|                                      |                                  |
|--------------------------------------|----------------------------------|
| پہیلی مقراض                          |                                  |
| دو کالے جب انگ ملا دین               | چھاتی جوڑین ایک کہا دین          |
| آنکھ انگر یا کرتے جا لگین            | سمکھ ہو کر کاٹن لا لگین +        |
| پہیلی شبو                            |                                  |
| ایک سمین اک ناری آفے                 | واکا آنا سب کو بھاوے             |
| نور کی صورت رین کی بوے               | جو بوجھے سو بر لا ہو دے کو       |
| پہیلی شمع                            |                                  |
| تریا چلتر ہے کمان تو وہ نہ جانے کوئے | باد کھنیرے مار کے آپ ہی سہی ہوئے |
| پہیلی بندوق                          |                                  |
| کارا منھ اور کاری گات                | بن بھو جھن وہ کرے نہ بات         |
| نت اٹھ مار جو رسے کھائے              | بول بول سب بھار جھائے            |
| پہیلی بندوق                          |                                  |
| ایک نار دو امین کھائے                | بیٹ مین وا کے ہاتھی جائے         |
| اس نار کا یہی سجاؤ                   | جن دیکھتاں چھاتی لاؤ             |
| پہیلی دھوتی                          |                                  |
| ایک نار دیکھی اردھنگی                | راکھے ہے وہ ٹانگین تنگی          |
| جو دھوبن کرتی ہے کام                 | سو ہے دا تر یا کا نام کو         |
| پہیلی آئینہ                          |                                  |
| ایک نار بیا کو بھاتی                 | تن واسو سگرا جون پانی            |

|                                    |                                       |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| پہیلی طاق                          |                                       |
| دا بن مو کو بھون نہ بھاوے          | جنت نہین پے طاق کماوے                 |
| پہیلی کا غد                        |                                       |
| وہ ناکستی نا وہ لڑھا               | سدا رہے خشکی مین بڑھا                 |
| جیت لا دود پیٹھ پرے                | کبھون پاؤن پانی مین نہے               |
| پہیلی سنگھاڑا                      |                                       |
| ماس میت رنگا نور و سینک پیلہ مانھ  | ہار دنا ہر سب کین اچت ہے جل مانھ      |
| پہیلی طبلہ مردنگ                   |                                       |
| ماے سے وہ جی اٹھے بن ماے مر جائے   | بن پاؤن جگ جگ پھرے ہاتھون ہا بکاے     |
| پہیلی شان عسل                      |                                       |
| لکھ ناری اک مالک جانا مور تھی چندا | امرت دودھ پیوا کرو اکون کیا برکھ بندا |
| بنت موم دل ہے دہ مانگ داکو باؤن    | جو بوجھے سوامرت بیوے بوجھ تہاے ناؤن   |
| پہیلی خرگوش                        |                                       |
| خر آگے اور پاچھے کان               | جو بوجھے سوچتہ سبحان                  |
| پہیلی پان                          |                                       |
| بھائے کین اور داکو کھا دین         | اتنے پر پھر منھ دکھلا دین             |
| پہیلی حقہ                          |                                       |
| گاکر تیرے جل بھری سر پلاگی آگ      | ابا جن لاگی بانسری سوکسن لاگے ناگ     |

## پہلی عرق

دھوپ لگے سوکے نہیں اور چھان لگے کھلا  
مین تجھ پوچھوں لے سکھی لون لگے مر جائے

## پہلی چوڑ

چار دسا کی سولہ رانی  
مرنا جینا وا کے ہاتھ  
تین پُر کم کے ہاتھ بکائی  
کبھی نہ سوئی پنی کے ساتھ

## پہلی قندیل

سہرا باندھا پاؤں پر اور رنگ لے لے سستی  
پیٹ مین وا کے لگ لگادی گلے میں اس کے دلی بھائی

## پہلی بندوق

اک حواری ہے ہتھیری پر پر طوطا پالے  
اٹا ہاتھی اپنے بھتر ڈالے اور نکالے

## پہلی بھنور کلی

نان وہ بکھ نہ جوے نان وہ ماس نہ رنگ  
کھنڈہ بید ہوکت ہین کلی کے سنگ

## پہلی شمشیر

ما بھجھھا اک ندی بے جا کے دار نہ پار  
دار دیکھ جیا جات ہے کین اترے پار

## پہلی سپر

بردا کون ہے نہیں نان وہ دار پھول  
یہ اجر ج دیکھو سکھی ایک پات اور پھول

## ایضاً

ایک تیرے ادبے چار  
بن ان کے وہ رہے اگھار

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| اب رکھے پر پانی ناخنہ              | بیور رکھے ہے ہر دی ماخہ          |
| پہلی علیک                          |                                  |
| اک تیرہ جاسون آنکھ ملا دے          | دیکھن ہار اناک جڑھا دے           |
| ہے کوئی ایسا یان کون بوجھے         | جو بوجھے جن تھوڑا سو جھے         |
| ایضاً                              |                                  |
| ایک نار دیکھن کو آدے               | جو دیکھے سو آنکھ لگا دے          |
| پہلی قبلہ نما                      |                                  |
| سُندر مندر بیٹھ کے بجے نہ آپن تھور | آٹھون دسا پھرت ہے سرت پیا کی اور |
| ایضاً                              |                                  |
| ایک نار است بنے تھر تھر کبئیہ      | داہی کے سنکھ ہے جاسون لاکھ نہ    |
| پہلی غربال                         |                                  |
| ایک نار تر یا لے نہ                | ہے جلے نہ چلنے کیے               |
| پہلی دودھ دہی                      |                                  |
| ایک نرم کا اک نرم بن آدے           | سبھی کہا یہ جسم جسم آدے          |
| دا کے ہوت متھن نرم نادی            | نرم پیار د اور نار کو پیاری      |
| پہلی بادکش                         |                                  |
| ایک پڑکھ وہ ب کو بھاوے             | بناسین کوئی ہاتھ نہ لاوے         |
| مین کس دیا داکا ناؤن               | بوجھ پہلی یا چھانڈ دگا ناؤن      |

## پہلی دوات قلم

|                           |                          |
|---------------------------|--------------------------|
| ایک پرکھ اک تیسہ سون کالا | کالا منٹھ کر داسون بھاگا |
| بھاگ چلا کوئی لکھے نہ ادر | دوئی ناری اک نر کی جور   |

## پہلی لوح طفلان

|                      |                      |
|----------------------|----------------------|
| ایک نار دیکھی سکبان  | نت اٹھ پرت کرے اشنان |
| اور گات چندن سولا دے | سور دیوتا پوجن آوے   |
| بوجھومن مین سوچ بچار | کٹ پیل سی سندرنار    |

## پہلی پاتی یعنی خط

|                                   |                                   |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| ایک نارات پاتری کچھ گوری کچھ سیام | بن پگ ہاتھن سون چلی آوت ہے یہ کام |
| آوت ہے یہ کام دیں دیں کو دھافے    | جہان جائے ات ہی ہے جی اور بٹھائے  |

## ایضا

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| گپت بھید پر گھٹ کرے جانے سبشار | بو جھوبد یا بید ہے پتری اک نار |
|--------------------------------|--------------------------------|

## پہلی مہر چھاپ

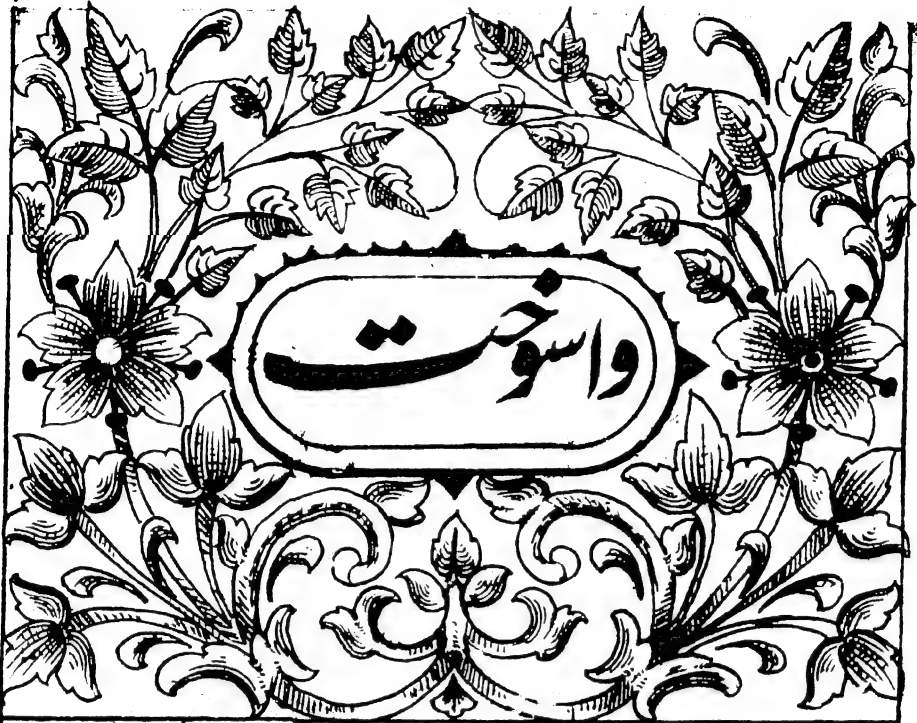
|                           |                           |
|---------------------------|---------------------------|
| ناری ایک دھنی کے ہاتھ     | کبھو نہ چھاٹڑے دا کو ساتھ |
| کار دمنٹھ کرے تالون اجارے | تب دا کے جگ منٹھ پتیارے   |



|                                   |  |
|-----------------------------------|--|
| نت ہے کرے پر گم کو ساتھ           | راکھے سدا ہیٹ میں ہاتھ                 |
| پہیلی تیر و کمان                  |  |
| ناری کیت سینک دودھرے              | اور بر بھکر لگا یا کرے                 |
| اُن دوجب دیتہ ملاے                | ناری رہے پر کہ اڑ جائے                 |
| پہیلی کمان                        |  |
| دو بھاکیت سیس اور پوا کے کان      | رین دنان اترے چڑھے سر تا کرو گیان      |
| پہیلی کبادہ                       |  |
| گھاؤ گھاؤ جب انگ لگا دے           | تب وہ ناری پر گم کہا دے                |
| پہیلی بندوق                       |  |
| جو پوے سو ہے چری جلت رہی بن پانون | پران ہران وہ ہوئے ہے سوج بچار و نالوان |
| پہیلی                             |  |
| ایک نار کے سانج کھنیرے            | اد کھد راکھے گن بہتیرے                 |
| جو کی نا کھتم اور سینکے پورے      | ایک آنکھ سو چھپ چھپ گھوسے              |
| پہیلی بانسری                      |  |
| چکی سیدھی ہے پٹ پھونکت لٹھے پکار  | تان بان مارے سدا لی مہنی یہ بچار       |
| پہیلی چاکو                        |  |
| بہت کام کہے اک زر                 | آدھے دھڑ میں اُس کا گھر                |
| کپڑا ہو کر گھر میں بیٹھے          | کام کرے نہیں ٹھالا بیٹھے               |



|  |   |  |
|--|---|--|
|  | این زمان چارہ نذریم و چہ تدبیر کنیم<br>کردہ خود بکہ گوئیم و چہ تقریر کنیم   |  |
| کیا کہے دل بھی بُرا ہے یہ محبت کا فسون<br>اس غم دور دو بلا بچ کمان تک میں مروں<br>اب نہیں تاب زبان کو جو میں خاموش کوں | کب تک دل سے میں اس کا دُش بجا کروں<br>آتش غم سے طرح شمع کے زور رو کے جلوں<br>کیونکہ احوال دل اس شوخ سے جا کر یہ کہوں                |  |
|  | سوختم سوختم این راز نہفتن تاکے<br>سوختم سوختم این راز نہفتن تاکے  |  |
| ہلے تجھ زلفت کے سودے میں پریشان ہے دل<br>داغ ہجران سے ترے شیکے فالن ہے دل<br>اس قدر اپنے کیے سے یہ شبیان ہے دل         | تیرے دیدار کا جوں آئینہ جلیں ہے دل<br>گاہ پروانہ گئے شمع شبتان ہے دل<br>کیا کہوں تجھ سے بہت بے سہماں ہوں                            |  |
|  | حال دل خستہ شوق پر نیند نہ دارد<br>بہ خود ست آن قدر آئینہ کہ دیدن دارد  |  |
| سچ کہو کس سے تمہاری مٹی لا گئی ہے لگن<br>ہو گئی اور تنک ہی میں کچھ اب پھیر نہیں<br>دل مرا ٹوٹ گیا بھٹے اب لب ہمدکن     | کیا ہوا کس کو ٹھٹھاکس کا لبا ہاتھ میں من<br>کیا ہوئے تم نے جو ہم ساتھ کیے تھے وہ بن<br>حیف مدحیف کہ قدر اسکی نہ تین جانی سخن        |  |
|  | دل کہ طومار و فابود میں محزون لہا<br>بارہ کر دند انداستہ تہان مضمون را  |  |
| اس قدر چشم مروت کو شامت اک بار<br>خبر و یون میں تجھے کن نے بنایا سجدار<br>بلکہ پھر تاتھا تو ہر ایک کے گھر سو سو بار    | کچھ تو آدل میں سمجھ اپنے کر نصرت لے یا<br>در نہ خوبان میں نہ کرتا تھا کوئی تجھ کو شمار<br>اپنی مجلس میں نہ دیتا تھا کوئی تجھ کو بار |  |
|  | این زمان جائے تو در دیدہ مردم شدہ بہت<br>روئے زریبے تو از دیدہ من کم شدہ بہت  |  |
| پہلے ہی دلوں میں تم نے لیا کس عنوان<br>میں نے معلوم کیا ہے غرض اس بات کلبان<br>یہ بھی یہ بھی دل اپنے میں نہ رکھے ارمان | اب جھڑکتے ہو مجھے دیکھتے تم بھٹی تان<br>دلوں میں کر کے لیا جاتے ہو میری جان<br>لیکن ہوتا نہیں کچھ تم سے لیا میں نے جان              |  |



|   |   |
|---|---|
| یا آگئی کمون اب کس سے مین اپنا احوال<br>یا رب اس پہنچ سے میرے دل شیدا کو نکال<br>تجہ سوا غیر سے مین کیونکہ کمون دکا حال | زلف خوبان کی مرے دکو ہوئی ہے تجال<br>کاش اب موت ہو یا دور ہو یہ سر سے وبال<br>یتری ہی ذات سے میرا یہی ہر دم ہے سوال |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| سازا باد خدا یاد دل دیرانے را<br>یادہ میر تان پہنچ سلمانے را | کیون رے دل مین نہ ہر اک آن بجے کتا تھا<br>درد و فرت نہیں آسان بجے کتا تھا<br>دیکھ تو ہو گا پشیمان بجے کتا تھا |
|--|---|

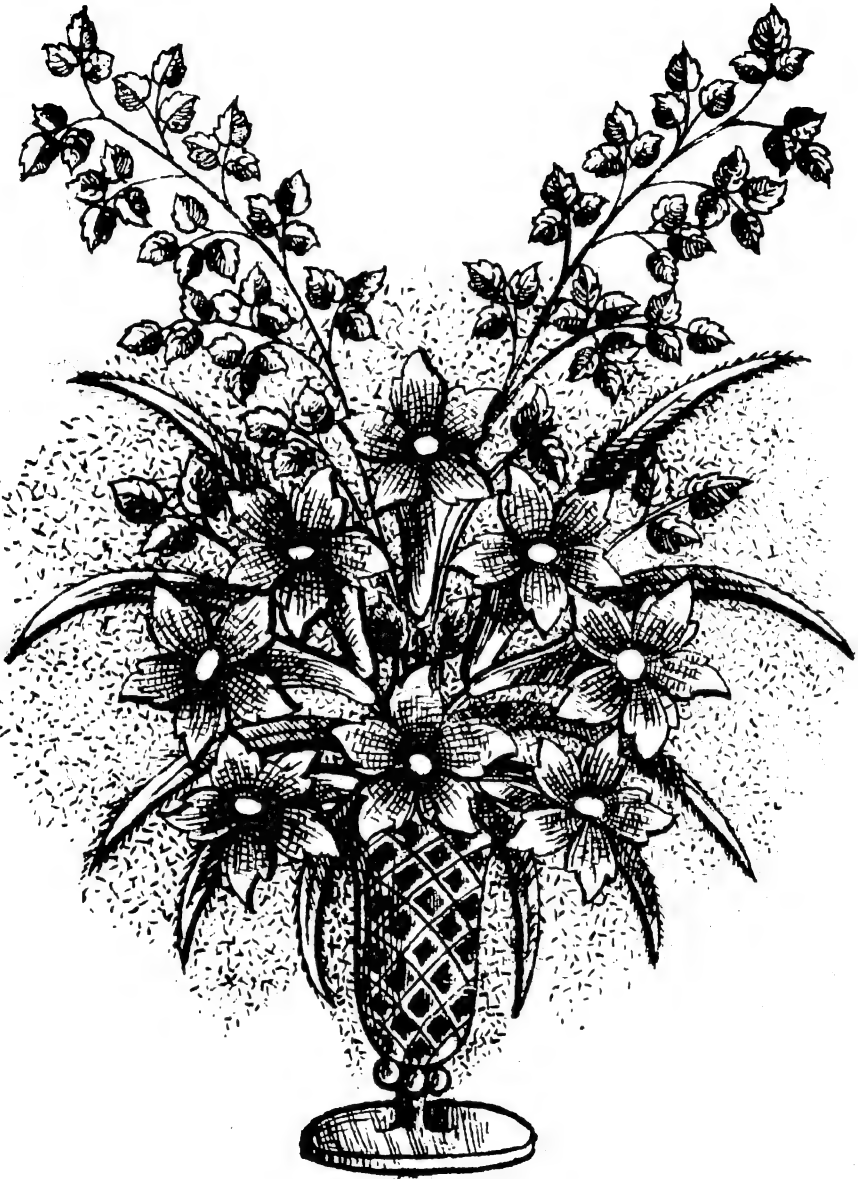
|   |   |
|---|---|
| اچھ کر دی تو دلا با خود دبا جان مین<br>کس نہ کو دست چنن کار گئے باد شمن | بی وفاؤں سے نہ مل مان بجے کتا تھا<br>اس قدر مت ہو تو نادان بجے کتا تھا<br>کیون تو لیتا ہے مری جان بجے کتا تھا |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| مجھ کو اس شوخ سے تنہا نہ بڑا اعتسا پالا<br>لکے آنکھوں سے دوائے تو مرا گھر گھالا<br>کیون ہوا ہے تو مری جان کا لینے والا | مفت مین مجھ کو بھی لجا کے بلا میں ڈالا<br>کیون لے دل کہہ تو بھلائیے تڑا کیا ڈھالا<br>اے لے لے مین دشمن کو بغل مین پالا |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| عاشقے ہم جو منت نیست خدا میداند<br>پاک بازم ہم کس طور مرایسداند  |   |
| تم سے امید ہی تھی کہ یہ بسا د کرد<br>جرم کیا ہم سے ہوا پہلے تو ارشاد کرد<br>خاکساری مری ناحق تو نہ بر باد کرد          | دل ہمارے کو گنا غیر کا دل شاد کرد<br>تب ہمیں بندگی اپنی سے تم آزاد کرد<br>کچھ تو اس اگلی بھی اُلفت کو میان یاد کرد      |
| یاد باد آنکہ سر کوئے تو ام منزل بود<br>برزبان بود ترا اینجہ مراد دل بود  |   |
| کیون سے بہر تجھے یاد نہیں اگلی چاہ<br>کہ تو اب کو نہ اثبات کیا مجھ یہ گناہ<br>بلکہ کہتا ہے رقیبوں سے نہ دوا سگوارا     | ایک دن میری جدائی کا تجھے تھساواہ<br>مہر گز احوال مرے پر نہیں کرتا تو نگاہ<br>استدر مجھ سے تو بھرا ہے سجان اللہ         |
| باو آن شب کہ بہ زمت رہ بیگانہ بود<br>گردشع رخ تو جس من بردوانہ بود   |   |
| باند ضلالت پٹی دستار سکھایا ہم نے<br>رکھ کے جمدھر کو تجھے بانکا بنا یا ہم نے<br>فخوخی و ناز کے طرزوں کو جتایا ہم نے    | تنگ جائے کو ترے برین کھپایا ہم نے<br>اکڑ چلنے کو تجھے سب سے بتایا ہم نے<br>ہاتھ اپنے سے غرض تجکو گنایا ہم نے            |
| این نہ گویم کہ من ز دست تو کشم در لیش<br>کردہ خویش مثل ہست کہ می آید پیش   |   |
| اب تو کہتے ہیں حرفیان دغا باز ستام<br>ہوگا معلوم نکالو گے جو خطائے کلام<br>بہر تو رسوا کرینگے ملے تمہیں خاص عام        | کہ میان میٹھی محبت کے تھمے ہم میں غلام<br>سب چلے جائینگے آخر یہ تمہیں کہ بدنام<br>دیکھ اب بھی سمجھ لے یا نہ کہ ایسا کام |
| زان بیندیش کہ اگر کردہ پشیمان باشی<br>جمع باجمع نہ باشی تو یر لیشان باشی   |   |
| کانیکے مجھ سے مرے مہر کے رستے تو ہیں<br>غیر سے ملے کہو ہم کو نہ پوچھو جھوٹیں<br>کب تلک زہر کے گھونٹو کو بھلا ہم گھوٹیں | تب تو اسے یاد چلے دلی کے کھپوے جھوٹیں<br>ہم ترستے ہی رہیں غیر مزے یوں لوٹیں<br>ارہی ڈالو بلا سے کہ بلا سے جھوٹیں        |

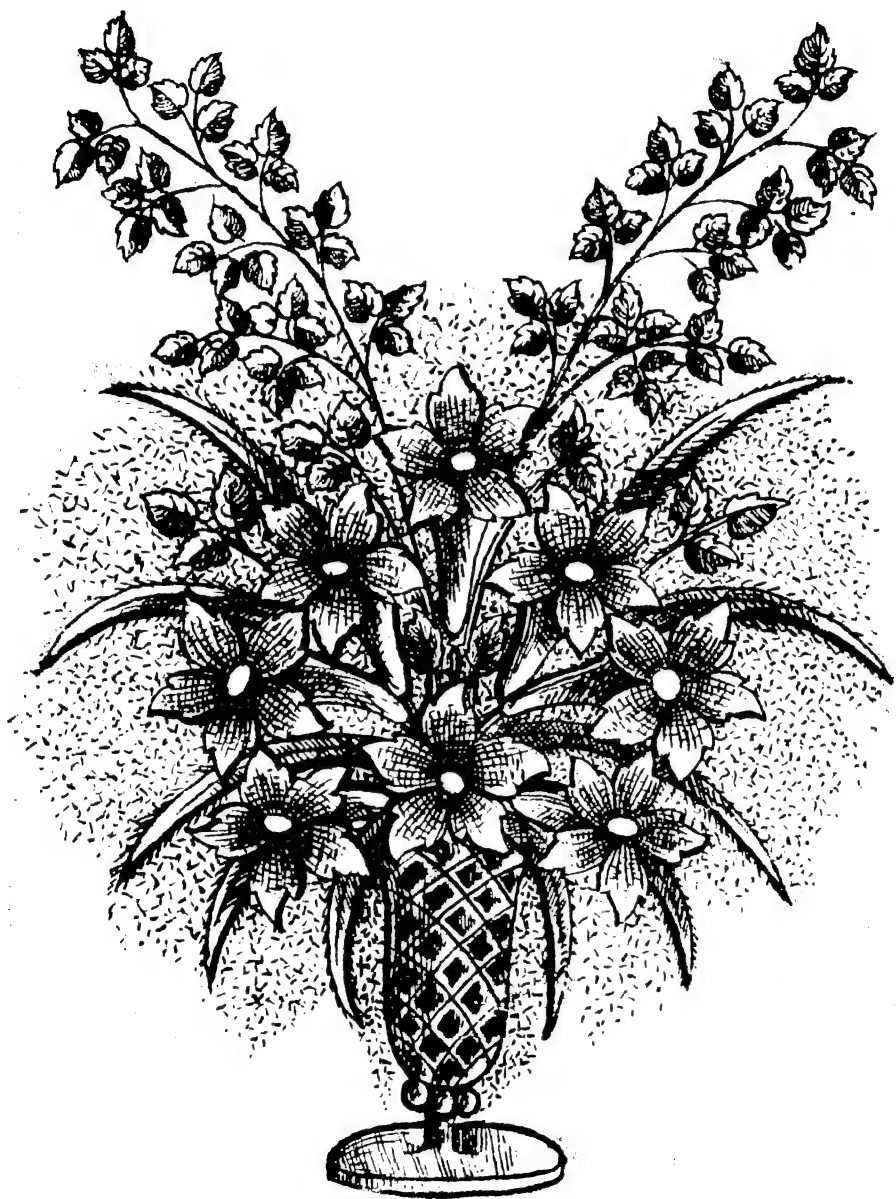
|   |  |  |
|---|--|--|
|   | تو نہ آئی کہ غم عاشق زارت باشد<br>گر شود خاک بران خاک گذارت باشد   |  |
| یار<br>کوئی یہ طرزِ ادا سیکھ لے آئے تھے<br>میں تو ناچار ہوں سمجھ گا خدا تھے یار<br>دیکھ لینا تھا جو کچھ دیکھ لیا تھا سے یار | واہ دایسی ہی دیکھی میں وفا تھے یار<br>غیر کیواسطے جو مجھ پہ ہوا تجھ سے یار<br>میں عبت غیر کا شکوہ یہ کیسا تجھ سے یار         |  |
|   | گر بظاہر کسی خلق کو خواہی کر دے<br>شوخی با ماچہ کو دی کہ باد خواہی کر دے   |  |
| دل نے میرے بھی منہ اب تیری طرف سے موڑا<br>مکھو بھاتا نہیں ہر دم کا ترانہ کوڑا<br>شروعی کا دل اپنے پیہ میں لکھ چھوڑا         | شیشہ و لکھو مرے سنگِ ستم سے پھوڑا<br>تم جو کچھ ساتھ کیا میرے نہیں وہ تھوڑا<br>خوب رویوں کا جہان پنج نہیں کچھ تھوڑا           |  |
|   | مید ہم جائے دگر دل بدل آئے دگر<br>چشم خود فرشِ کمر زیرِ کفٹ پائے دگر   |  |
| غیر کے ساتھ شبِ درونہ نہیں خلوت ہے<br>گر ہو تم آدمی زائے تو یہ کیا غیبت ہے<br>ایسی برداشت کی اب کس کو بیان طاقت ہے          | محبت بدین نہیں آٹھ پہر محبت ہے<br>دیکھ کر طرزِ تمہارے یہ مجھے حسرت ہے<br>واہ و اچا ہے امر کو یوں بینِ رمت ہے                 |  |
|   | گر چنین ست کہ دائم بسلامت باشید<br>با بخیریم دشمنانِ سلامت باشید   |  |
| جا بھڑوں میں قح بھر کے لگے نیے تنگ<br>اس قدر آب سے اب تم نے اٹھایا ہننگ<br>عبث اب جا کے کو ساتھ کر دن گامِ جنگ              | چشمِ بد دور میانِ خوب نکالے میں دھنگ<br>بیٹھ کر خندِ دن میں سیکھے ہو بجا ناٹھ جنگ<br>چھوڑو یہ طور میانِ تم نہ کو کجگو بہ تنگ |  |
|   | اے اگر کشہ شوم ہست بدنامی ست<br>موجبِ شہرہ بیاکی و خود کامی ست   |  |
| ان میرا بھی کہا بات مری سن ہی ہے<br>کہہ کے بدنام مجھے جا بیٹھے کب فنی ہے<br>ایک جو میں بھی کہو کہ نہ ہوئے شرمندے            | اس قدر یادِ برب کام اہم مت تن ہے<br>ہست لاکر زورِ جونی سے کہ وہ ہیں غمخند ہے<br>کیا برس بیٹے مجھے مفت کے ہم سے بند ہے        |  |

ہنگے جانب سودا کہ وگا ہے کافی است  
بلکہ از لطف باد و نیم گاہے کافی است



|   |   |   |
|---|---|---|
|   | اینقدر زندگی خویش مراد شوارست<br>گر تو ناحق بخشی حق تو بر من یارست    |   |
| کیا کوئی بھٹا کے بار نہ تھا دنیا میں<br>کیا کوئی اور طر مدار نہ تھا دنیا میں<br>کیا کمین اور گرفتار نہ تھا دنیا میں<br>یہ ستم اور پہ زہار نہ تھا دنیا میں     |   | کیا کوئی بھٹا کے بار نہ تھا دنیا میں<br>کیا کوئی کو کسو سے پیار نہ تھا دنیا میں<br>عشق سے کسو سر و کار نہ تھا دنیا میں  |
|   | ایچکس بچوں از دست کے زار نشد<br>خوار و رسوائے سر کوچہ و بازار نشد     |   |
| دل مرا سرمہ نط سنگ ستم سے ہے چور<br>اے میان دیکھ نہ بھا دیگا خدا کو یہ غور<br>کیا کروں ہلے زمین سخت فلک مہیگا دور<br>دیکھ بیتاب مجھے حسن پست ہو مغرور         |   | دل مرا سرمہ نط سنگ ستم سے ہے چور<br>اے میان دیکھ نہ بھا دیگا خدا کو یہ غور<br>کیا کروں ہلے زمین سخت فلک مہیگا دور<br>دیکھ بیتاب مجھے حسن پست ہو مغرور         |
|   | انکار خوار تر از ننگ گل و سرین داد<br>مہر آرام تو اند بن مسکین داد    |   |
| مت گنوا دل کو مرے پھیر نہ تو پا دیگا<br>کف افوس کو ملتا ہی تو رہا دیگا<br>آخر اس دلو کوئی اور ہی برجا دیگا<br>یہ دل اس بار گیا ہاتھ نہ پھر آئے گا             |   | مت گنوا دل کو مرے پھیر نہ تو پا دیگا<br>کف افوس کو ملتا ہی تو رہا دیگا<br>آخر اس دلو کوئی اور ہی برجا دیگا<br>یہ دل اس بار گیا ہاتھ نہ پھر آئے گا             |
|   | میر و مازور تو باز نور و شمس<br>گردرت قبلہ شود سجدہ آن سونہ گنسم      |   |
| تجہ سوا غیر تفاعل کو نہیں دیکھتے ہم<br>دل نالان بنا ببل کو نہیں دیکھتے ہم<br>چھٹ ترے مجھ کو بھی مل کو نہیں دیکھتے ہم<br>غیر تجھ زلف کے سنبل کو نہیں دیکھتے ہم |   | تجہ سوا غیر تفاعل کو نہیں دیکھتے ہم<br>دل نالان بنا ببل کو نہیں دیکھتے ہم<br>چھٹ ترے مجھ کو بھی مل کو نہیں دیکھتے ہم<br>غیر تجھ زلف کے سنبل کو نہیں دیکھتے ہم |
|   | آج بے کوسے تو منظور نظر داشتہ ایم<br>آستین ست کہ بر دیدہ تر داشتہ ایم |   |
| اس قدر کسی میلہ ہزار ہے مجھ زار سے تو<br>چشم پوشی تو نہ کر مانتی بیارہ سے تو<br>سن آئے یہ بات میان اپنے گرفتار سے تو<br>مت چھا مجھ کو کجی اپنے خریدار سے تو   |   | اس قدر کسی میلہ ہزار ہے مجھ زار سے تو<br>چشم پوشی تو نہ کر مانتی بیارہ سے تو<br>سن آئے یہ بات میان اپنے گرفتار سے تو<br>مت چھا مجھ کو کجی اپنے خریدار سے تو   |

منظرات  
انجیل





|   |   |
|---|---|
| گو کہ ہوں اب نالہ گرہ در گلو<br>تازہ و تر جگ مین رہی سال ماہ<br>جب تئیں دنیا سے تھی امیدیم<br>جون ہی زمانے نے کیا بارود<br>بانس کا پھلنا ہے بھان کی مراد<br>شاد بر آغم کہ درین دیر تنگ<br>زیادہ غرض کچھ نہیں کہنا روا<br>سحر ہے یا لکڑی کی تقریر ہے<br>دل ہے مرا برق منط بیقرار<br>غم کی سیاہی کی گھٹا رات ہے<br>چپ رہ لے سودا نہ ہو بر خود غلط<br>لکڑی کی نسبت سے تو مفرد ہے | مین بھی تھی سر سبز جہانمیں کبھو<br>زاغ و زغن کی ہونی آرام گاہ<br>سمجھی تھی کچھ فرق سموم و نسیم<br>دون ہی دکھایا دم تیغ و تبر<br>شادی سے یا کئی کوئی کیونکر ہوا<br>شادی و غم ہر دو ندارد درنگ<br>بس ہے یہی آہ میری یہ صدا<br>جسین کہ عبرت کی یہ تاثیر ہے<br>دیدہ ہیں جون ابر سدا اشکبار<br>آج بھی یان موسم برسات ہے<br>بس ہے ترے حق میں یہ مکتہ فقط<br>اومی ہونا تو بہت دور ہے |
|---|---|

### شہوی موسم گرما

|   |  |
|---|--|
| کیون ہوا اس قدر ہے عالم سوز<br>اب کی رات سے یہ ہودے ہے معلوم<br>گرم ہے یہ بہار کا موسم<br>یہ یا خا چٹکتی وقت گلاب<br>دست گل کا کیا کہون مین رنگ<br>بچے کھلتے ہیں یوں ہوا تشبہ<br>جلوس دین جون چینی کے بوٹے<br>نہیں گیندوں کے یہ ہیں میں درخت<br>کرد صد برگ و جعفری پہ نظر<br>یہی بولے ہے پانی پھر پھر کر<br>کیا مین خوردون کا کہون عالم | آتش رنگ پر ہوا نوروز<br>چمن آرا ہوش برات کی دھوم<br>شاخ گل پھلچڑی سے نہیں ہر کم<br>کف نرگس پہ چھنتی ہے متاب<br>اسمین ہت پھول کے سے نیلے دھنگ<br>گویا پھٹتا ہے داغے مین انار<br>اس طرح جانی جوئی کب چھوٹے<br>دی ہے آتش تار و نلوک محنت<br>چھٹ رہی ہیں ہوا میان منہ پر<br>ہے چکا بو کا حوص من گھن چت کر<br>جون بھنپا چھٹے ہے لے لے م |
|---|--|

## شہنوی تعریف چھڑی

سکے ہے سودا کو یہ لاٹھی عزیز  
جب کہیں چلیے تو ہے بے غدار کھ  
ڈرتے ہیں سب اس سے درند و گزند  
اسکو لگا بیٹھیے دان بے دریغ  
اور بھی کوئی ہے کسی کا رفیق  
ہاتھ پکڑ کرتے کو لیوے سنبھال  
یار ہے یہ قوت بازو ہے یہ  
کوچہ تحقیق ہے ہر بند بند  
چھوٹے بڑے جتنے ہیں سب ذی کمال  
کوئی شکر ہے نے نعمہ ساز  
کوئی ہے بیجا کوئی ہے بیشکر  
نام بزرگان یہ بزرگی علم  
دال ہیں اعجاز عسائے کلیم  
یا تو ہو کچھ فائدہ یا ہو ضرر  
اور مضرت کا سوا مکان نہیں  
جادہ تاریک میں ہے شمع راہ  
راستی اپنی پہ کمر بستہ ہے  
تس پہ یہ سمجھاوے انشیب و فراز  
اسکو وہ ہرگز نہ کہے گا خموش  
تیغ زبان سے جو ہوا دلفگار  
بے سخن اللہ سخنور ہے یہ  
ہرزہ سخن کہنے سے محفوظ ہے  
اوس سے سدا کستی ہے لاٹھی یہ بات

ہوتی ہے دنیا میں جو کچھ خفہ چیز  
کوچ و مقام اسکا ہر سب اپنے ہاتھ  
ہاتھ میں رکھتے ہیں اسے ہوشمند  
کھینچ نہ سکے جہاں شہر و تیغ  
اتنا کم آزار اور ایسا شفیق  
کس میں یہ توفیق ہے کیجو خیال  
چوب نہیں دلبر خوشخو ہے یہ  
مرتبہ اسکا ہے نہایت بلند  
اسکے گھرانے کو جو یکم خیال  
کوئی تو ہے خامہ معجز طراز  
تیر نمط ہے کوئی صاحب ہنر  
خرد جو ہوں ہر سیر و قلم  
اوسکے برون کی ہے بڑائی قدیم  
ملنے میں انسان کے ہیں دہری اثر  
اوسکے فوائد میں تو نقصان نہیں  
اہل نظر کی یہ ہدایت پناہ  
بیودہ کج بختی سے وارث ہے  
گو کہ سنگو نہیں یہ راست باز  
جو کوئی رکھتا ہے ہلکا گوش و گوش  
قدر خموشان دہی سمجھا ہے یار  
مہر نہ باند افون سے بہتر ہو یہ  
پاس حقیقت اسے ملحوظ ہے  
جو کوئی سمجھے ہے رموز و نکات

اندرون چرخ بر نہیں ہے مہر  
 کمرہ پڑنے کو کہتے ہیں سب یار  
 لیک دیکھا جو غور کر کے میں آپ  
 ہے یں پوش زمین کو پا تو نے جھاڑ  
 پانی پر جس جگہ کہ کافی ہے  
 بسکہ بج بہت بھرچ ہے آب  
 عکس پانی میں یوں ہے شکل پذیر  
 نہیں ہے نہ باغ میں اس دم  
 تیغ سے کاٹتا ہے اب وہ چند  
 جیسے جاڑے سے پڑ گیا پالا  
 اکڑے جاتے ہیں دیکھ سنبھ کو  
 دیکھ گل پر مسبانیب برد  
 پات جھڑ شاخیں ہو گئیں لڑ منٹ  
 گر پڑے برگ تاک جھڑ کے تمام  
 صر صر صر صر صر صر صر صر  
 باد سے برگ کھڑ کے میں ہی بھات  
 جھڑ اب نگاہ جاوے ہے  
 کانٹے ہیں درخت و کوہ و جبال  
 آگ بھی ٹھنڈ سے ٹھمھتی ہے  
 بے حرارت ہیں سردی کے مارے  
 ہے یہ آفت چراغ نکسار ہے  
 جاڑا لگنے کا رخ تلک ہے حر  
 دین میں برباد ٹھنڈ سے یکدست  
 کھرکی سے سے مست ہے جو ہے  
 گر کسی مہروش کو دیکھے ہے

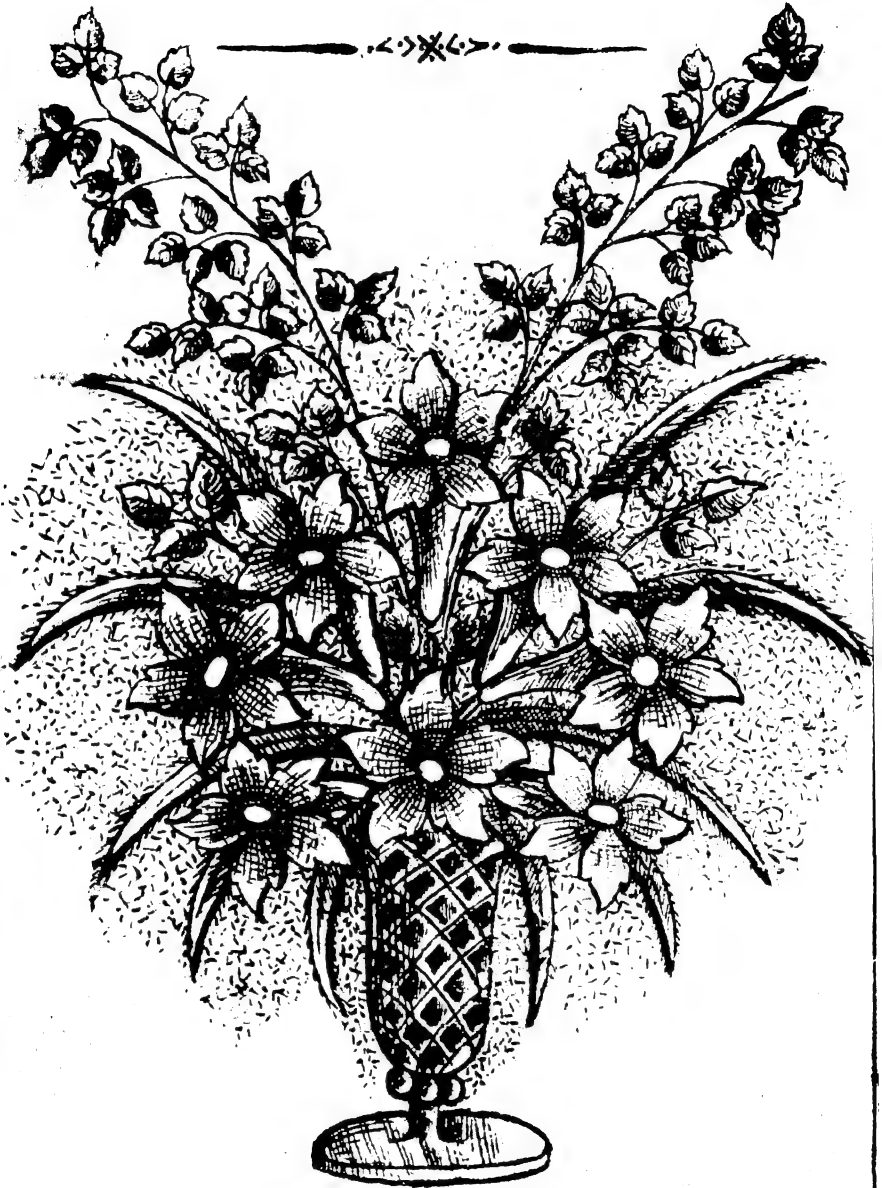
گود میں کانگری رکھے ہے سپر  
 ٹھنڈ سے ہے جہان کے دلیں غبار  
 نکلے ہے ٹھنڈ سے آسمان کے بھاپ  
 پادامن ہیں جس قدر ہیں پہاڑ  
 سبز وہ شال کی رصانی ہے  
 برف کی ہے رکابی ہر گرداب  
 رہتی ہے زیر شیشہ جون تصویر  
 بچہ بچہ بھی بچہ سے کم  
 آب میں اس قدر ہوئی ہے گزند  
 سرد ہے داغ عشق جون لالا  
 گھڑی ہو جائے گل کی غنہ میں بو  
 بھرتی بھرتی ہے ہر طرف دم سرد  
 رہ گئے ایٹھ ایٹھ ڈنڈ کے ڈنڈ  
 بلبلین مر رہیں اکڑ کے تمام  
 تیر سی دل کے پار ہوئی ہے  
 کیسے تو بابت ہیں دانت سے دانت  
 جو ہی جون بید تھر تھرا ہے  
 موسم درے ہے یار و یا جو پال  
 گودوں کے بیچ چھپتی بھرتی ہے  
 طرح یا قوت کے اب انگاھے  
 لوگو یا کمر بانے شمع سے ہے  
 لپٹی رہتی ہے عند دل ہی میں برن  
 جو کوئی ہے سو آفتاب پرست  
 غرض آتش پرست ہے جو ہے  
 شیخ بھی اپنی آنکھیں یکے ہے

|   |   |
|---|---|
| <p>آب آتش کی زندگانی ہے<br/>         شکل آئینہ خشک رہتے ہیں لب<br/>         نکلے گدی سے طرح گل کے پار<br/>         کہتے ہیں وہ نہیں ہے غیشے سے<br/>         شرم سے آگ پانی پانی ہے<br/>         ملی ہے اب سیاہی لے کے دوات<br/>         کر دین یون لے جون تو ہے برنان<br/>         سر دینہ کو پیٹے ساری رات<br/>         کیا کہوں مجھے میں کہ شہر شہر<br/>         اکیا بیتال کی دوہائی ہے<br/>         دہم اسکی ہے یہی تقریر<br/>         مجھے بکس کی اب لگی کو بچائے<br/>         لگے ہے ڈھر ڈھر جلنے دہر<br/>         ہر فرشتوں کے جلنے لاگین ہیں<br/>         کرے ذرات پر جہان کے نظر<br/>         جن دامنان و جنس و طیر و درخت<br/>         وقتا زبنا عذاب السنار<br/>         کہہ تو کوئی زندگی کرے سو کمان<br/>         آگ اور بھوس میں ہے کچھ بھی ربط<br/>         اب کچھ آرام ہے تو زیر زمین</p> | <p>رنک یا قوت کا نہ پانی ہے کہ<br/>         پانی کیسا ہی پیٹ میں ہوا ب<br/>         پھوڑ کر حلق کو زبان کے حصار<br/>         ہوش جن بادہ خوار و زمین کچھ ہے<br/>         بسکہ گرمی کی آن مانی ہے نہ<br/>         آگ سے دن کی جل گئی ہے رات<br/>         رات سووے زمین پہ جو انسان<br/>         پر وجب کاٹے تب وہ مالے بات<br/>         گرمی پڑتی ہے یا خدا کا قہر<br/>         بادشاہوں کی بادشاہی ہے<br/>         بھیک مانگے ہے شہرین جو فقیر<br/>         کوئی بندہ خدا کا ایسا آئے<br/>         ٹھیک ہوتے ہیں جس گرمی دوپہر<br/>         چیلین کیا انڈے پھوڑ بھاگین ہیں<br/>         مہر ماتھے پہ اپنے پنجہ دھر<br/>         غرض ایسی ہی دھوپ پڑتی بر سخت<br/>         ہاتھ اٹھا کر کہیں ہیں مثل چنار<br/>         ہونے گرمی سے جب یہ حال جہان<br/>         سرخ خانہ پوچھنا ہے خط<br/>         غیرت خانہ جائے امن مہین</p> |
|---|---|

### مثنوی یا زوہم در ہجو موسم سرما

|  |  |
|--|--|
| <p>صبح نکلے ہے کا پتہ خورشید<br/>         نہیں یہ لکشان ہے دائہ کیش تو<br/>         بلکے کیے کہ زمہ سریر ہوا</p> | <p>سردی ابی برس ہے اتنی شدید<br/>         چرخ کی اٹلسی قبا یہ ہمیش<br/>         جتنا عالم تھا کا شمع ہوا</p> |
|--|--|

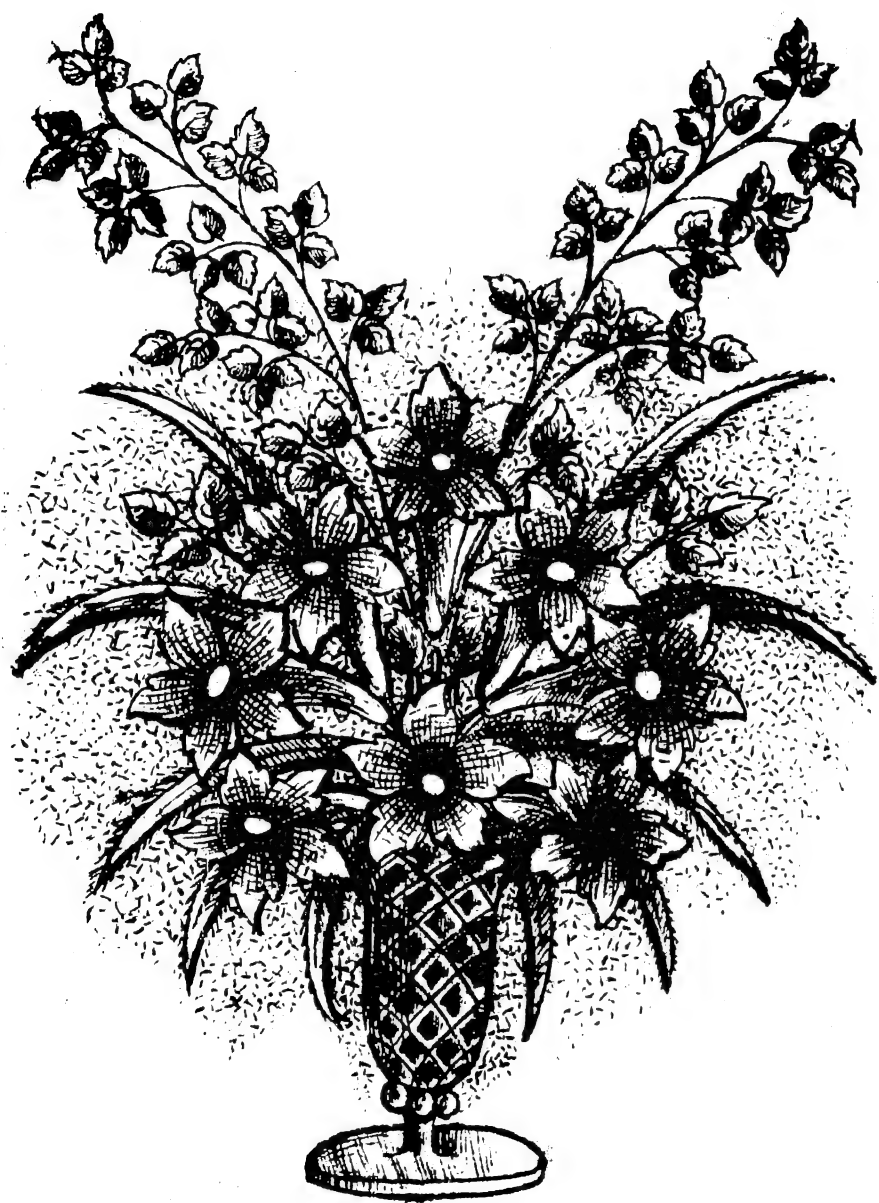
آگے جاتا نہیں ہے اب بولا  
ہو گئی ہے زبان بھی اولا



دن کی کٹتی ہے دھوپ من اوقات  
 رعد سردی کے ہاتھ گرم خردش  
 برف نہیں پڑتی ہونفاک نداف  
 شب جو خشنڈی پہ برق آدے  
 کیا کر دن اوکی یار دین تقریر  
 ہے گرفتار حال ہے جو شخص  
 گر کسی شخص کو مرض ہے اب  
 فرط سراسے دیکھے جس کو  
 کرے ہے اندون جو کوئی بیاہ  
 پڑا سکرے ہے نہ کنا نہ بوس  
 منعمون کے گھر دن میں آج اور کل  
 پھرتے ہیں سمور اور ستا قم  
 تہ جاڑے سے ہے یہ انکا حال  
 جھینکا جاڑے کا جو جھینکین ہیں  
 کوئی اب جا سے ہل نہیں سکتا  
 پھر جو کوئی ندان نکلے ہے  
 پئے رہتے ہیں ردی میں مجبور  
 اہل حرفہ کو کیجیے جو نگاہ نو  
 پیٹ کر سر کہے ہے بھٹارا  
 متا بولے ہر بھر کے آنکھوں میں شگ  
 آہ قناد بھر کے یون بولے  
 دیکھو حلوائی کو جو بیٹھے کہیں  
 لگے ہے مرنے اب جو بیچارہ  
 عرض ایسی ہی کچھ پڑے ہے ٹھنڈ  
 سودا آخر ہے سردی کا مذکور

کالے لکھل میں رات کاٹے ہر رات  
 ابرودش ہوا پہ بالا پوشش  
 بھرے ہے واسطے زمین کے لحاف  
 ابر میں یون ٹھٹھ کے رجا دے  
 جون کسٹ پی سونے کی ہو لکیر  
 نہیں مل سکتے گرم ہو د شخص  
 تودہ جاڑے ہی سے کرے ہر تب  
 دست زیر بغل سے مثل سہو  
 ساس سسرے کے آگے رو ہر سیاہ  
 ترا نو آغوش میں ہن جانے عروس  
 میں پڑے پڑے دے ہے منقل  
 ٹھنڈ سے کھینچے ہیں بہم سودم  
 ناک سے چھوٹا نہیں رد مال  
 اک سخن ہے تولا کھچینکین ہیں  
 گھر سے باہر نکل نہیں سکتا  
 ٹھنڈ کے ماتے جان نکلے ہے  
 جس طرح ناشپاتی دانگور  
 کار د بار انکا ہو گیا ہے تباہ  
 اے اب کیا کر دن میں بیچارہ  
 یارو پانی نکالو چیر کے مشک  
 بنی تھی قند ہو گئے اولے  
 برنی چھٹ کچھ دکان میں اسکے نہیں  
 یہی کہتا ہے ٹھنڈ نے مارا  
 مٹ گیا زہریر کا بھی گھنٹ  
 شعر بھی گر خنک ہوں رکھ معذرہ

افلاک و سیارات





|  |  |
|--|--|
| <p>جنش پا کے گرد سے جن کے<br/>اور جو وقت بادشاہ د گرد<br/>نہ تو لے تاج و تخت جاوے گا<br/>پس میں کس واسطے گردنِ عظیم<br/>تو ہی اب دین اپنے کراصات<br/>غرض اتنا گدا کی باتوں نے ہو<br/>پھینک کر سر سے تاج شاہی کو<br/>آخر الامر ان نے اس سودا<br/>چھوڑ کر بادشاہت دنیا</p> | <p>حرص رفتی ہے بھگ خاک بسر<br/>اس جہان سے کرینے غم سفر<br/>کلا و بور یا نہ میں لے سکے<br/>تجہ میں کیا ہے کمالِ فضل و ہنر<br/>میں ہوں احمق کہ تو ہے گیدی خ<br/>کیا اس بادشہ کے دل میں اثر<br/>گر پڑا اوٹھ کے اسکے قدموں پر<br/>مال اور ملک سے اٹھا کے نظر<br/>باندھی عقبے کی سلطنت پہ کمر</p> |
|--|--|

### قطع

|  |   |
|--|---|
| <p>سحر تصنیف سودا سے مغنی<br/>سنے تھا جو اسے سو وجد میں تھا<br/>بسان گل کوئے جیب کی چاک<br/>عجب گلشن ہے یہ لیکن کو سے<br/>گئے یان سے وہ محبوبان رعنا<br/>گکامت و لکھو بلبیل اس جہن سے<br/>لگی ہے اسکے دیوار دن میں جوش<br/>بجو پر سے جلی کھلتی ہے آنکھ<br/>تماشے سے غم اس بیوفا کے</p> | <p>یہ پڑھتا تھا بیک آہنگ پزرد<br/>درد دیوار سے لیکر زن و مرد<br/>کرے تھا جون مباسر کوئی گرد<br/>خبر اسکی رکھے ہے سازنے پرد<br/>گل نورستہ آگے جن کے تھا گرد<br/>نظر جو آج سبز آدے سو گل زرد<br/>حقیقت کی ہے وہ ہر ایک کی فرد<br/>جباب اٹھ جائے ہے بھر کر دم سرد<br/>جھٹوں نے موند لیں نگہ میں وہ بین مرد</p> |
|--|---|

### قطع

|   |   |
|---|---|
| <p>کہا کلام یہ سودا سے ایک عاقل نے<br/>کیا جو تجربہ ان دوستوں کو بد پایا<br/>چکھا انھوں کی جوئے یار دوستی کا ٹھنڈ</p> | <p>کو سے ربط کوئی زیر آسمان نہ کرے<br/>بدی کا جن کس طرح دل گمان نہ کرے<br/>وہ تلخ کام کموز ہر دشمنان نہ کرے</p> |
|---|---|

## تھوڑے کہ در سوال بادشاہ و جواب درویش گوشه نشین پیر واکہ ترک دنیا کردہ بود

یوں سنا ہے کہ ایک خسرو عصر  
دیکھا درویش کو جو خسرو کے  
روئے آخرت کو بیٹھا تھا  
دست مطلب کو کھینچ عالم سے  
بادشہ نے کیا جب اس کو سلام  
اور بعد از تامل بسیار  
دیکھ کر یہ سلوک سلطان نے  
کہا درویش سے کہ اے احق  
مجھ سے خسرو کے تیں نہ کی نفیسم  
کون دنیا میں آج ہے مجھ سا  
کون ایسا جہان میں ہے کہ وہ  
جگو بہت ہے جامہ نخوت  
کہ تو کس چیز پر تجھے ہے دماغ  
جب سنا یہ گدا نے خسرو سے  
یہ تو روشن ہے آفتاب کی طرح  
نہ مرے پاس ملک ہے نہ مال  
نہ ترا زور میرے خاطر میں  
حق تعالیٰ نے دیکے استغنا  
زور اور زر تو سن لیا اپنا  
چند حیوان پھرین میں تیرے گرد  
کتے انسان بنام اُسکے ساتھ

ایک درویش کے گیا تھا گھر  
آیا اس حال میں وہ اسکو نظر  
پشت دنیا سے بدن کو وہ دیکر  
پاؤں اپنے پور یا ادا پر  
سرسری سا ہواہ دست بسر  
کی اشارت کہ جا کے بیٹھا دھر  
ہو کے چین ابرو اور غصہ کر  
کچھ بھی تجکو شور سے ہے خبر  
باج دیتا ہے جس کو اسکندر  
مالک تخت و صاحب انصر  
زور و زر ساتھ مجھ سے ہو سر پر  
نہ کہ تجھے کو ہوئے زیب آور  
کلہ و پور یا پہ اپنے مگر ہو  
کہا اے بادشاہ زور آور  
پر دیون میں نہ تجھے ذرہ بھر  
چھین لینے کا جسکے ہوئے ڈر  
نہ میں لاؤں نظر میں تیرا زر  
کہدیا ہے طمع کسو سے نہ کر  
حشمت و جاہ سے تو پوچھے اگر  
خستہ و گاؤں داسب و فیل و چکر  
فی الحقیقت وہ ان سے جو ان تر

|                   |  |                                  |
|-------------------|--|----------------------------------|
|                   | دولت آنت کہ بے خون دل آید بختار<br>دور نہ با سعی عمل باغ خان این ہمیت  |                                  |
| رات آیا وہ منم شے | شور خلخال میں بچان کے بولا اک بار                                      | کون ہے کہنے لگا دولت گیتی لے یار |
|                   | دولت آنت کہ بے خون دل آید بختار<br>دور نہ با سعی عمل باغ جنان این ہمیت |                                  |



|  |  |
|--|--|
| <p>بذریعہ نخل و حسد چاہیے کوئی مذکور<br/>میں اُن سے ملنے نذران اختیار عزت کی<br/>تجھے بھی راہ نصیحت کے میں یہ کہتا ہوں<br/>وہ آدمی ہے بہت دُور آدمیت سے<br/>وہ آشنا ہیں جہان میں کہ امتحان کے بعد<br/>یہ سُنکے اُس سے کہا سُکر کے سودا نے<br/>بھلے بُرے کے تجھے امتحان سے ہی کیا کام</p> | <p>اُنھوں کا مہر مروت کے درمیان سُکرے<br/>دو چار اُنھوں سے خدا مجھ کو جہان سُکرے<br/>کہ تو بھی ربط کھو با منافقان سُکرے<br/>جو گوشِ دل بسوے حرفِ عاقلان سُکرے<br/>زبانِ نہیں کہ وہ لمن ان پہ نہ زبان سُکرے<br/>شکایت اتنی کیوں کی کوئی بیان سُکرے<br/>یہ سُکر کر کہ کوئی تجھ کو امتحان سُکرے</p> |
|--|--|

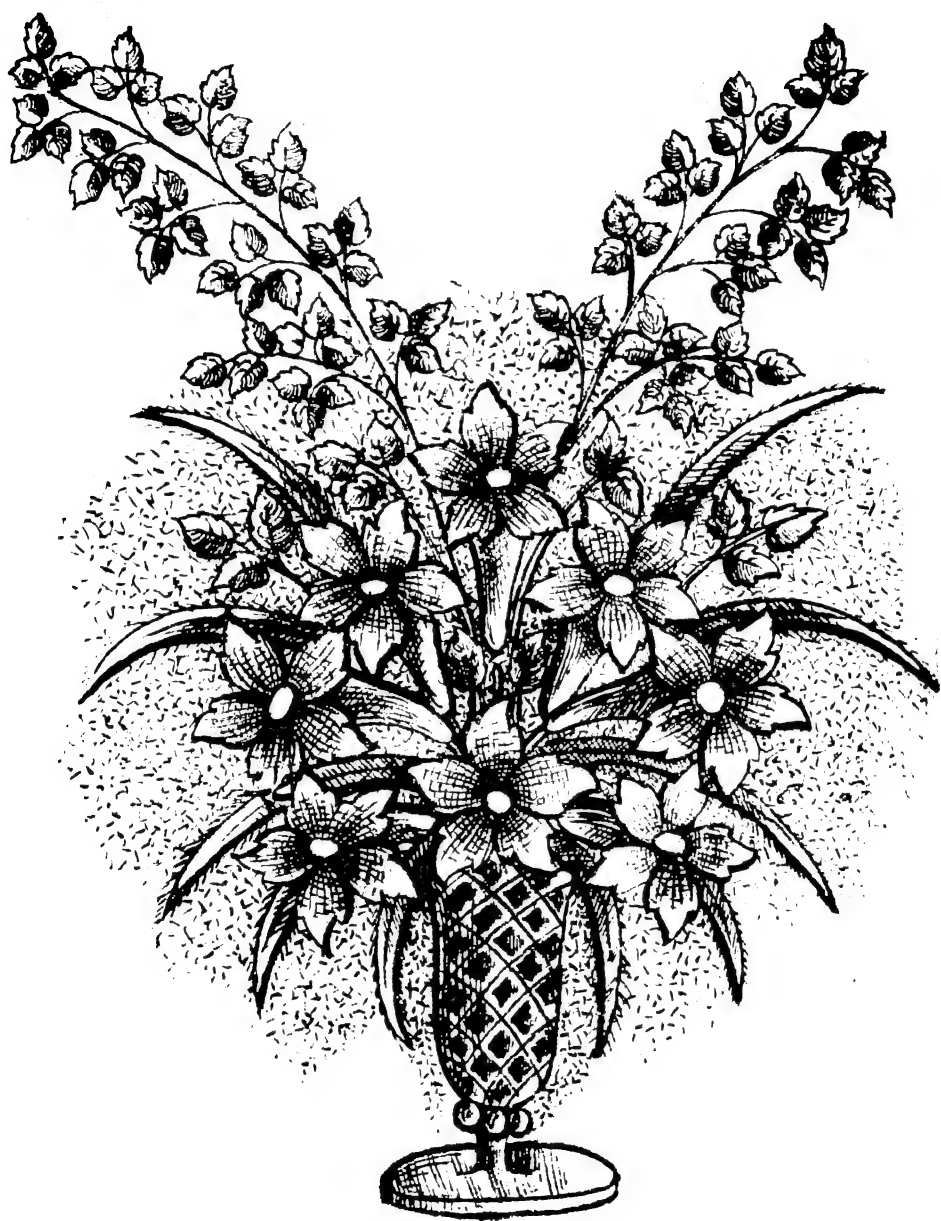
### قطعہ بطورِ نید

|  |  |
|--|--|
| <p>ابک عاقل نے یہ سودا سے کہا از سرِ نید<br/>غش العینِ فقیہوں نے انھیں لکھا ہے<br/>صحبت اُن سے تو نہ رکھ اتنی دگر نہ یار<br/>سُنکے بولا کہ تول دوست یہ سچ کتاب ہے<br/>میں سے انکی غش ہوے بدن میں جو عضو<br/>ایسے کہ کیلے نجاست وہ کہ میرا ترا<br/>میرے نزدیک یوں یہ جو میں اپنے ہم جنس<br/>غیرِ خونا ب جگر بارِ بلوث اس کا<br/>اور جو اس سے کسی جی کو اذیت ہوئے<br/>سو تو یہ رگت جدا تجھے ہوانے ہو گا<br/>کلنے بی کا تارے رگتے تجھے زورِ یار</p> | <p>دل میں باتا ہوں ترے اُلفت سکھا ہو فور<br/>اُن سے جو ہوئے سلمان سے دوری ہو خضر<br/>حشر کے دن بھی تو ہو دیکھا انھیں سے محسوس<br/>پر جواب اس کا تجھے ددن ہوں میں ہو کر مجبور<br/>دھونے سے پانی کے وہ پاک ہونے اہل شعور<br/>پاک کرنے کی سطحِ نمودے مقدمہ ور<br/>حقِ نجاست سے لکھے انکے رگت نفس کو دُور<br/>پانی سے چاہئے ہو پاک سو یہ کیا مذکور<br/>ماقبت پانے والے کی تباہی بظہور<br/>اس نصیحت سے مگر دل شکنی تھی منظور<br/>رگ مرا بھی جو تجھے کاٹے مجھے رکھ معذور</p> |
|--|--|

### مسدس

|   |  |
|---|--|
| <p>جمہور کو جو میں بھی سودا کا گزار<br/>دیکھنا گل کا تنگ آٹھ سپر کاوش خار</p> | <p>کہا اک میلیکِ نالان سے کراے عاشقِ نار<br/>کہہ تو کیا لطف میسر ہو جو یوں فصلِ بہار</p> |
|---|--|

مشتی



عقل میرے تئیں کر یا اگلی نو  
 کہ ملک عقل کو مین دے کے برباد  
 رہے روشن مری یون شمع ہستی  
 مجھے کر عشق کے خنجر سے دمساز  
 زبان سے وہ سخن کر دے سر انجام  
 بسان شمع یہ دل آب کر دے  
 چمن مین عشق کے یارب ہمیشہ  
 کرے یون بلسل نالہ دل زار  
 مجھے آتش کی دے یہ طاقت تاب  
 تنہا ہے یہ ہر اک چشم رو دے  
 روان رکھ تو مرے غامہ کو دن رات  
 تری حمد لے چمن آرا کمان ہو  
 ثنا سننے کو تیری گل ہوا گوش  
 جہان اس باغ مین آب روان ہے  
 شرجب سے دیا تین شاخ کے ہات  
 چمن کو دیکھ مرغان خوش آہنگ  
 بھنور تک دیکھ بچہ صنعت گری کو  
 سدا پھر پھر کے ہر اک بھول گے گرد  
 تر با رہے گرم سے شمع ہے خم  
 چسراغ شام کو ہر شب تری لو  
 نہ تنہا خلق کی سرب و سنبل  
 بتان کا حسن ہے تیرا ثنا گو  
 رباعی مدح کی تیری ہولے پاک  
 عطا کی جب سے مشت خاک کو جان  
 رکھے ہے کام مین جب تک زبان تر

جنون کی مملکت کی بادشاہی  
 کردن جا کوہ اور محسوس کو آباد  
 کردن ہر آن جون پروانہ مستی  
 تر پنے کی حلاوت سے نہ رکھ باز  
 رہے غمخیز ملک جس سے مرا نام  
 گداز تن سے لذت یاب کرے  
 یہی میرا رہے تازہ سیت پیشہ  
 کہ جون طوطی ہو خون آلودہ منقاد  
 کہ ہو جاکے سمندر رشک سے آب  
 کہ سنگ آبشار اب سینہ ہوفے  
 لکھون تاحمد مین بعد از مناجات  
 اگر جون سرد سرتا پا زبان ہو  
 حہن مین سوز بان غنچہ کی خاموش  
 تو موج ادکی تری رطب اللسان ہے  
 زبان ہے شکر کی خاطر ہر اک بات  
 کرین ہن وصف تیرا سب بہر رنگ  
 نظر کرتن ترن اور جعفری کو  
 کیا کرتا ہے تیرے نام کا درد  
 بھب ہے بلبستان ترادہم  
 نسیم صبح کو تیری نگد و دو  
 بنائی خلقت انسان بہ از گل  
 خط بہشت لب ان کا اور ابرو  
 سمجھتا ہے اسے عارف کا اور اک  
 فراوان ہے دم آب و لب نان  
 نمک گاہے بکھلے گاہے شکر

بسم الله الرحمن الرحيم

مثنوی قصہ در عشق پسریشہ گرز گرز پسر بطور ساقی نامہ دیگر حکایت

شیخ و دعا پادشاہ

کیا ہے جن نے حسن و عشق پیدا  
وہی معنی ہے طوطی کے سخن کا  
گلون کو دانہ شبنم ہے بشیع  
اثر ہے نالہ بلبل میں اوس سے  
اداؤ ناز کا خوبان کے دمساز  
کین سوز دل پر دانہ ہے وہ  
کسی سینے میں تاثیر دم سرد  
اوس کی نافہ آہو میں ہے بو  
کسی جا ہو سموم آکر برا زسم  
یہ دو لون روشن از یک عالم نور  
گہر میں آب پتھر میں شرر ہے  
ہر اک ذرہ میں جھٹکے ہے وہ خورشید  
نہیں وہ شے جو اسکے ماسوا ہو  
قتل کو پھرے سوے مناجات

مراد دل نام پر اوس کے ہے شیدا  
وہی ہے آب و رنگ اپنے جن کا  
چمن میں ذکر سے اوس کے ہے تفریح  
یہ جلوہ حسن کا ہے گل میں اوس سے  
دلون کا عاشقوں کے محرم راز  
کین نور چہ راغ خانہ ہے وہ  
کو کے دلین پاتا ہوں اوسے درد  
ادبی کا جلوہ حسن زلف مرود  
کسی جاگہ میں مہیسی کا ہو وہ دم  
جہ راغ دیر کعبے سے نہیں دور  
ہر یک جادہ بانداز و گم ہے  
نظر بھر دیکھ گم ہے بجو نمیسہ  
غرض وہ کیا ہے جو اس سے جلا ہو  
شنا ہو کس زبان سے اسکی ہیبت

در توحید خباباری

عنایت کر دل گرم و دم سرد  
بغیر از شمع ہے تار یک یہ گھر  
پیالی چشم کی لہر نہ کر دے  
نہ مجھے کفر و دین میں ہو سکے ذوق

خدا یا ہے تو اپنے عشق کا درد  
محبت کا دے اپنے داغ دل پر  
خم دلین شراب درد بھردے  
نشہ میں کر اپنے اسقدر غرق



|   |   |
|---|---|
| <p>رکھے کوہ گنہ و ان کاہ کا حکم<br/>دو راہی سے آمرزش ہو بیکدر<br/>پھرے جنت گنگا رودن کے دنبال<br/>شرن آدم کا خراہنیا ہے<br/>کہ بیون سے ہین بہتر اسکے صحاب<br/>کوئی علم و سخن میں شہرہ آفاق<br/>سوا اسکے رسول مجتبیٰ کی<br/>دھی جس کا علیؑ مرنے سے</p> | <p>جہان بخشش ہو اوس شاہ کا حکم<br/>وہ بیٹھے جب صف محشر کے آصد<br/>زبان پر اوس کے بخشش سے ہو قال<br/>کون کیا خلقت انسان میں کیا ہے<br/>کہ جو ہم سہری اوس سے کتاب<br/>کوئی صدق وعدا لٹ حلیم میں طاق<br/>غرض طاقت کسے وصف و ثنا کی<br/>نہ ہو گانہ ہوا ہے مصطفیٰؐ</p> |
|---|---|

### در مناقب حضرت امیر المومنین حیدر کرام

|   |   |
|---|---|
| <p>علیؑ ہی جانشین مصطفیٰؐ ہے<br/>علیؑ مہربنوت کا نیکین ہے<br/>کہ تابع جبکی مرضی کے ہے تقدیر<br/>علیؑ ہے زور بازو سے نبوت<br/>ید اللہ نام ہانے سے ہے اثبات<br/>علیؑ کے آگے دو جگ سرنگوں ہے<br/>کہ جس بندے میں جھکے ہے خدائی<br/>رکھے جون یک سخن نکلے دل سے<br/>دو عالم سے اوس کو برتری ہے<br/>جہان بیخین یہ و ددان مایہ ہو ایک<br/>کنڈہ قلعہ خیبر کا ہے وہ<br/>کہیں ہین جیسے کہ اوس کو<br/>جہان میشہ ہو ددان وہ شیر بردان<br/>دل شکستہ کا چہرہ درو<br/>بقیہ بخشوادینا ہے منظور</p> | <p>علیؑ برحق امام رہنما ہے<br/>علیؑ ہی شہسوار راہ دین ہے<br/>کہ دن کیا مرتبے کی اوس کے تقریر<br/>علیؑ ہے دین کے ارکان کی قوت<br/>علیؑ کی ذات ہے اللہ کا بات<br/>علیؑ برحق نمونہ بے نمون ہے<br/>اطاعت سب پر اوس بندے کی آئی<br/>بہ نسبت امر اوس کا امر رب سے<br/>پیہر سے اوس کی کو ہم سہری ہے<br/>زبس حق آگے اٹھا پایہ ہے ایک<br/>کشندہ عمر اور استر کا ہے وہ<br/>کیا اژدر کو اودن نے چیر کر دو<br/>جہان میدان ہو ددان شاہ مردان<br/>جوان ہمت جوان بازو جوان مرد<br/>ویا دنیا میں سب کچھ سب کو بھر پور</p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>برائے پوشش تن بھی بہر حال<br/>ہمارے واسطے اس رب مہبود<br/>ترے احسان بیان کیا ہے ہودین<br/>رکھے ہے گرم جب ہو موسم برد<br/>رکھے ہے تجھے شیخ و برہمن راہ<br/>سغن سننے کو تو نے نئے ہن گوش<br/>زبان کی خلق منہ میں بہر گفتار<br/>بیان کیا کیسے تیری عنایت<br/>کہ تا معلوم ہو شام و سحر گاہ<br/>زبان کو ذائقے سے دے کر سگین<br/>عرض کیا کیا کرم ہم پر ہے تیرا</p> | <p>کھجور کل اور حاتا ہے کھو غال<br/>کرم مان باپ سے تیرا ہے افرد<br/>رہے بیدار تو بندے جو سودین<br/>بڑے گرمی تو نے ہے گوش ہمد<br/>تیری کیا ذات ہے اللہ اللہ<br/>سمجھنے کو دیا ہے فہم اور پوش<br/>کرمین تا درد دل آپس میں ظہار<br/>دیے ہن جہنم اور نور بھارت<br/>چلین پستی بلند دی دیکھ کر راہ<br/>کیا معلوم جس نے ترش و شیرین<br/>شفیع حشر پیغمبر ہے تیرا</p> |
|---|--|

### در لغت سید المرسلین صلعم

|  |   |
|--|---|
| <p>محمد باعث ایجادِ افلاک<br/>محمد کنت کثر اکی گواہی<br/>محمد ہے شیر عالم غیب<br/>محمد عادل و کامل و عاقل<br/>محمد جگ میں سالارِ رسل ہے<br/>یہ بولے روز مولود اس کے اطوار<br/>و دعا عالم کی بنادہ رہی سہری کو<br/>نہ پیدا خاک سے ہوتا جو وہ پاک<br/>اویسی ذات سے اثبات حق ہے<br/>لیا جب نام پاک اپنا یہ تعظیم<br/>خدا کا اس کو ہم ہمیں نہ ثانی<br/>ہمیں کیونکر نہ حمت برہیقین ہو</p> | <p>محمد علت فاعلی و لاک<br/>محمد عالم علم اکہی<br/>محمد راز و احق و لاریب<br/>محمد ہے جو کچھ تھا اس کے قابل<br/>محمد ماہر ہر جزو کل ہے<br/>نبوت کی ہے سند کا سزاوار<br/>جلائے منصب پیغمبری کو<br/>نہ پھرتے آسمان گردِ سر خاک<br/>کہ اس کی ذات عین ذات حق ہے<br/>یہ فرمایا انا احمد بلا میسم<br/>برائے ہے حدیث من مانی<br/>کہ جب ایسا شفیع المذنبین ہو</p> |
|--|---|

خروش و جوش مرغان چمن کا  
 اوٹھا کر جلد رکھ کا ندھے پہ طینور  
 تراگانا وہ پنی کر سا غزل  
 جو بولے معتب منٹھ توڑ اُس کا  
 سخن اس وقت ان کا بے عمل ہے  
 کہ ہے دیکھ کر اس ہوا کو  
 کریم اپنے کو مین کر لون گا لاضی  
 سنے ہے ساقیا ملک آن کر بان  
 رکھے ہے دست فذق بند کارنگ  
 یہ مستی کو گھٹا کی ملک نظر کہ  
 زریں باد بہاری مین نشا ہے  
 گل نعل پہ بیداری ہے لیا ب  
 کھلے داؤدی کے غنچہ چمن مین  
 اوٹھا سکتے نین سر ہے یہ بحس  
 قبا گل بھاڑتی ہے ہو کے سر شاخ  
 جھکا دیتا مین بار شمر شاخ  
 ہوا سے شاخ گل یون جھومتی ہے  
 بھری ہے لوتنی سستی سے دنیات  
 نسیم صبح تک اتنی ہے ماتی  
 غرض اہل چمن مین اس قدر مست  
 زریں چیتے ہے باد تند جاروب  
 بڑا ہے جس روش پر عکس گلزار  
 مفا سے ہر طرف کے ہے یہ امداد  
 نظر آتا ہے دوناب بھل د بھول  
 موطر ہے زریں خاک گلستان

ہوا ہے پنہ کیا تیرے دہن کا  
 مدد اپنی سے ہے تین انکو سیندور  
 کہ ہوئے سرمہ آواز بلسل  
 جو ملا کچھ کے سر پوڑ اُس کا  
 بہار اب جو کے اُس پر عمل ہے  
 جواب میکشان مین دون خدا کو  
 دہن سے غیشہ کے لے لیں قاضی  
 مری آنکھوں سے کر سیر گلستان  
 چمن مین اندون ہر شاخ اور نگ  
 یہ آتی ہے بری دوش ہوا پر  
 پڑا کیا بختبر ناک اینڈ تانے  
 جہان دیکھو تو ہے آلودہ خواب  
 تو کف لائے مین مستی سے دہن مین  
 جھکی ہی جائے ہے کچھ جنم نرگس  
 رہی ہے لپٹی یان سوسن کی دستار  
 نشے سے جھوم جھوم آئے ہر شاخ  
 کہ آکر وہ ب جو چومتی ہے  
 چمن مین کیا شمر کیا شاخ کیا بات  
 خیابان مین بھرے ہے لڑکھرائی  
 کہ ہنکے بولتے ہن مرغ یک دست  
 ہوا سخن چمن آئینہ اسلوب  
 بھیجی ہے اوس جگہ قالین خوش کار  
 درود یار پر ہے کار بہر شاخ  
 مضاعف ہو گیا باغون کا محمول  
 مباسیار پر ہے عینر افشان

|  |   |
|--|---|
| <p>علی کا نوحا بحسب مروت<br/>کئی بخشش ہی میں اوقات ادنیٰ<br/>عطا ایسے کیے اوس کو دو فرزند<br/>وہ بن دو را زدار پر وہ غیب<br/>دو عامی مصطفیٰ کے دین کے بن وہ<br/>دو نوبہ خانہ چشم حقیقت<br/>دو بلبل بن وہ باغ امر حق کے<br/>دو والد بن وہ تسلیم و رضا کے<br/>دو آئینہ جمال حق کے بن وہ<br/>دو روشن اختر برج سعادت<br/>یہ دو معصوم کلمہ کے بن جگر کے<br/>امامت کے سر پر آرا بن وہ پس<br/>رہا ہے سب کچھ ادنیٰ ذات سے محرم</p> | <p>علی ہے مظہر فیض قنوت<br/>ز سر تا پا کرم ہے ذات ادنیٰ<br/>غرض کائنات حق اوس سے یہ خورند<br/>دو محرم کن وحدت کے وہ لاریب<br/>دو حافظ عرش علیین کے بن وہ<br/>دو شمع کلبہ عرفان وحدت<br/>دو پر دانہ چسرا غ امر حق کے<br/>دو عاشق بن وہ مرضی خدا کے<br/>دو دم تیغ جلال حق کے بن وہ<br/>دو والا گوہر تاج امامت<br/>غرض سر و قدر اثنا عشر کے<br/>سو ان دو کے نسل ادنیٰ سے یکس<br/>وہ بارہ بن ستون عرش عظم</p> |
|--|---|

### دو فصل موسم بہار

|  |   |
|--|---|
| <p>نری دوری مجھے اس وقت ہے جبر<br/>چراغ گل نسیم صبح روشن<br/>مجھے بے کشتی تو ہرگز نہ کر غرق<br/>پاک لیکر بفل میں شیشہ و جام<br/>تحائف سے زمانے کے ہے یہ سیر<br/>یہاں صبح سے تا شام بے دود<br/>بگرد لالہ فسرمان کی شاخ<br/>عجب ہی لطف سے بھولی ہر یہ شام<br/>مننی پھونکے بہر خدا نے<br/>نین مطرب یہ ہنگام خموشی</p> | <p>یہ بچہ ساقی کہ اب دل کو نہیں صبر<br/>گلی ہے کرنے آگر سوے گلشن<br/>گھٹ آیا ہے ابراز غب تا شرق<br/>تفاصل کو نہ اب سہرا یوں کام<br/>نہ اسکو دیکھنا آنکھوں سے ہے بیر<br/>تاثر ہے عجب گلشن میں موجود<br/>رکھے ہے سیر زیر نیلگون کا رخ<br/>ستم ہے گرنہ ہوا ب شیشہ و جام<br/>جھکائے منہ میں ساقی شیشہ نے<br/>کہ آپہنچا ہے وقت بادہ نوشی</p> |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>             تجھے اپنی ملاحت کی قسم ہے<br/>             تجھے جھوٹی قسم اپنے کی سو گند<br/>             تجھے ہے اپنی بدستی کی سو گند<br/>             تجھے نیشہ ڈھلکنے کی قسم ہے<br/>             تجھے ہر بار کی بخشش کی سو گند<br/>             قسم ہے نالانے کی تجھے یار<br/>             قسم ہے تجھ کو میری چشم تر کی<br/>             قسم ہے میری سربا دُفغان کی<br/>             تجھے سو گند بسمل کے طیشش کی<br/>             میری الحاح و زاری کی قسم ہے<br/>             تجھے ان ساری قسموں کی قسم ہے<br/>             تغافل کو نہ اب فرمائے کام<br/>             مجھے دیوبے اگر تو بادۂ ناب<br/>             کردن اس تشنگی میں اے کو جب نوش<br/>             مجھے گویا کرے ہے نشہ کا افق<br/>             اگر دو چار دے تو سا غرمل<br/>             کہ جن قصوں کا یہ ہے اک نمونا           </p> | <p>             مرے دیکے جراحت کی قسم ہے<br/>             یکے نے دمدم اپنے کی سو گند<br/>             تجھے اپنی زبردستی کی سو گند<br/>             تجھے ساغر پھلکنے کی قسم ہے<br/>             مرے ہر دم کی آمیزش کی سو گند<br/>             قسم ہے نشہ مٹنے کی تجھے یار<br/>             قسم ہے میری آہ بے اثر کی<br/>             قسم ہے غدیب بوستان کی<br/>             تجھے سو گند اس دیکے خلشش کی<br/>             میری بے اختیاری کی قسم ہے<br/>             پونج جلدی کہ فرصت کوئی دم ہے<br/>             مران آتش تر خشک ہے کام<br/>             کہین مجلس میں تیرا شکریا جاب<br/>             گھر ہے پر ہو سب کا دامن گوش<br/>             کلید قفل لب یان ہے کی ہے موج<br/>             قصص تجھے کون رنگین تراز گل<br/>             ہے جتنا تو سنکر دوسے دونا           </p> |
|---|--|

### قصہ درویش کہ ارادہ زیارت کعبہ کردہ بود

|  |  |
|--|--|
| <p>             حکایت ہے کہ اک عابد بآفاق<br/>             خدا کی یاد میں رہتے تھے دن رات<br/>             بجز تسبیح رہتے تھے وہ بے کل<br/>             مریدوں کی ہوئیں بہ نور عینین<br/>             بلا شک اسکا جنت میں ہو ماوا<br/>             غرض کیا کہیے ادن کی ذات عالی           </p> | <p>             عبادت کرنے میں کھے حق کے وہ طاق<br/>             نماز و روزہ میں گزرتے تھی اوقات<br/>             مصیبت پر سے اٹھتے تھے ذاک پل<br/>             کیا جب ادنیٰ سرہ خاک نفلیں<br/>             ادا تھا جسے جو اُنھوں کا آفتابا<br/>             نہ رہتی تھی کراماتوں سے خالی           </p> |
|--|--|

پُری زلفوں کی سنبھل میں مہک ہے  
 طبع بہ یار گم تیسری نظر ہے  
 بچھاؤر کو ترے مجھ دل کو مقبول  
 نہ ہوا سوقت تو مجھ پاس ہے قہر  
 بروقت یاں تلک ہے کہ تو باد  
 اری ظاہر یہ ہے انصاف سے درد  
 پیالہ کر نہ آبِ آتش آئینہ  
 نہ آنا یاں تڑا میری قضا ہے  
 تو آجلدی کہ اب مجھ کو نہیں تاب  
 کہ جس کے آگے آبِ زندگانی  
 جو سیر باغ دل تیرا نہ چاہے  
 بزیں آستانِ شاہانِ گلگشت  
 ہوئی ہے سبز صحرا میں بہر سو  
 جہان دیکھو تو وان گلماے خود درد  
 یہ جلوہ آب کا سبز ہے یہ گو ہے  
 غنیمت جان لے ظالم تو یہ دم  
 نہیں رکھتا چراغِ عیشِ بنیاد  
 خوشی کا جھلکے ہر جس بادہ میں تنگ  
 سخن میرے کو گوشِ اپنے میں ہے راہ  
 جو کرتا ہے تلون دھڑ کا گل  
 خدا جانے زمانے کا ہو کیا طور  
 نہ پھر بلبل ہے نہ گل ہے نہ یہ باغ  
 ردامت رکھ تو میری تشنہ کامی  
 قسم ہے تجھ کو اپنے زلف و رو کی  
 تجھے اپنے دہان تنگ کی سون

سراپا سرد میں قد کی لچک ہے  
 تو آٹھٹی بن ہر غنچے کے زر ہے  
 چمن میں اشرفی سوئے بن بھول  
 ہوا کیا دیکھ تلک آکر سر نہر  
 کہ اوڑھی سنگ نے تختہ پہ چادر  
 رکھے تو اس ہوا میں مجھ کو مغدور  
 بسانِ دیدہ عشاقِ بسریز  
 مرا جیسا اگر تیری رفا ہے  
 قح کرے لب لبیکِ وہ آب  
 بھرے آنحضرت کے چمن سے پانی  
 جلیں صحرا کو ہم تو گاہ گاہ ہے  
 ہوا ہے کیا چمن کیا کوہ کیا دشت  
 شجر کے شاخ سے تا شاخ آہو  
 نظر جس جاڑے سبز ہے اور جو  
 نظر آتا ہے آتش در نظر ہے  
 کہ عرصہ اس ہوا کا ہے نہٹ کم  
 نظر آتا ہے زیرِ دامن باد  
 سدا میں ہے اس کا مور دنگ  
 ابھی اس صفحہ کی خوبی پہ ناگاہ  
 کمان ساغر کہ ہر شیشہ تجل  
 ہوا ہے آن میں کچھ اور سے اور  
 لبون پر ہے فغانِ اردلی ہے داغ  
 قسم تجھ کو یہ مولانا جسامی  
 قسم ہے تجھ کو گل کے رنگ و بو کی  
 تجھے غنچے کی آبِ درنگ کی سون

غرض دو چار کین تھیں منزلین طے  
 رہی جب یا پھونچیں منزل کئی کو س  
 نصیبوں کا میں آگے کیا کہوں پھیر  
 کیا غارت اور تھیں ایسا ہی الہا  
 تھی ادنیٰ یا تو وہ کچھ غظم اور شان  
 کروں کیا آگے اب غارت کی تصریح  
 پیادہ کس طرح یہ کاٹتے راہ  
 نظر کر بعد غارت راہ کا رنج  
 نہ زاد راہ پاس انکے نہ مرکب  
 تو گل پر چلین کہتے یہ کیا ذکر  
 کہو عامیہ کے جانے کا مذکور  
 سلما نی کی کہ یاد آتی تسبیح  
 کہو کہتے مصلحتا چکن کا  
 کہو کہتے کہ یار دیا عصا تھا  
 کہا کیا بٹکا تھا میری کمر کا  
 عقیق سرخ کا جو تاسدان تھا  
 کہو کہتے تھے ہو مغوم از حد  
 کہ میرے پاس جو کچھ تھا سو گویا  
 لے گئے جب اس طرح اسباب سارا  
 مریدوں کی نہ تھی یہ سب زہار  
 کیا اس غم نے انکو بسکد لرش  
 تری اس امر میں اب کیا ہے تدبیر  
 ارادہ تھا کہ وان جا کر میں ہم  
 محاسب انکو دیا سودا نے سنکر  
 پر اب اس حال سے گھر کیونکر جاؤں

کہ شیطان نے کیے فراق درپے  
 وہ پہونچے کرتے حضرت کا قدیموں  
 مریدوں کے سمیت اوکو لیا گھیر  
 نہ چھوڑا ایک کی تسبیح کا تار  
 رہے یا ایک بیلاہن کو حیران  
 نہ تھی جزو انہ ہا کے اشک تسبیح  
 عصا گر رہ گیا پاس انکے سوا  
 لگے کرنے دل اپنے میں شش و پنج  
 اب ان سے غم کہے کا بندھکب  
 انہیں اسباب کی اپنے بڑی فکر  
 کہو تھا فکر پیراہن سے دل چور  
 ہوئی جاتی تھی جسکے غم سے تشریح  
 کہ جس پر تھا چکن کارو کن کا  
 بڑے حضرت کے میرے ہاتھ کا تھا  
 سفر درپیش آیا یہ کمر ہمد کا  
 اگر کہتا تو قیمت میں گران تھا  
 نہ جانیں کونسی تھی ساعت یہ  
 اور اپنے ساتھ بارون کو ڈلویا  
 تو ہوا ایسے سفر کا کیونکہ  
 جزا مست اور صدقہ کی گفت  
 کہا سودا سے لے یار و فاکش  
 ہمیں آئی نظر کچھ اور تقدیر  
 نچا ہے کہ خدا تو کیا کرین ہم  
 جو فرماتے ہو تم ہووے گا بہتر  
 بھلا وان جا کے منہ کسکو دکھاؤں

جہاں وہ گاڑ دیتے اپنی سواک  
 ہوئے عازم وہ کتبہ کے سفر کے  
 ملے اک روز سو واسے وہ ناگاہ  
 مسلمان ہو جو ہے ادسکویہ لازم  
 نجات اپنی اگر تجکو نظر ہے  
 یہ بہتر ہے کہ چل ہمراہ میرے  
 کمانٹک اے دیوانے زیرِ افلاک  
 کرینگا بادہ خواری بادت دے  
 موذن کی صدا سننے سے رکھ ذوق  
 رکھینگا تو سخن میرا جو منظور ہو  
 اگر یہ بات میری تین نہ مانے  
 غرض اسکی کمان تک کیجیے شرح  
 نہیں یہ بات خالی از کرامات  
 پھر ادسکے بعد سامان سفر کر  
 یہ فرمایا کہ مرکب پر کر وزین  
 جو اسباب سفر ہے کر کے طیار  
 کہا سودا سے ہم تمہیں ہویاری  
 وہ بولایوں سواری کا مری فکر  
 جلاگو پاؤن میں بہر زیارت  
 بہت فرما رہے امی کو بت کرا  
 سوار اپنے ہوئے مرکب یہ جب  
 اٹھا ہر اک کے عہدے کوئی ساتھ  
 کوئی لے بیگدان اور کوئی رومال  
 مصلہ کوئی سر بر رکھ کے ادسدم  
 بوضع خویش اوس مجمع کے اندر

لگے تھے ناشانیِ سید اور تاک  
 کہ چون تاملتف خالق کے در کے  
 کہا تجکو ہے قصدِ کعبۃ اللہ  
 کہ تا مقدر اور ادھر کا ہوئے عازم  
 تو آمرزش کا موجب یہ سفر ہے  
 جراحم عفودان سب ہونگے تیرے  
 رہینگا میکدے کی در کی تو خاک  
 رکھینگا پیغون سے ربط تاکے  
 کہ ہے وہ لحنِ داؤدی کے افوق  
 پیے گا جام شربت از کف حور  
 کرینگا یاد کتنا اہتِ انسا نے  
 کیا ہی ہمسفر سووا کو ہر طرح  
 لیا ایسے کو ہمراہ کر کے دو بات  
 کیا دونوں نے ملکر قصدِ ادھر  
 کہ ہے دقت سفر سبجے رہ دین  
 اوسے ڈالو بہ پشت بار بردار  
 کہ میں مرکب بہ پیش و پس سواری  
 نہ کیجے آپ حضرت اسکا کیا ذکر  
 حرم کو سر سے چلنا ہے سعادت  
 نہ مانا اون نے جب تک ہوئے اجار  
 مرید اُنکے ہوئے گرد آنکے سب  
 عصا کوئی کوئی لے مورچیل ہاتھ  
 کوئی حضرت کے آگے کوئی دنبال  
 جلاصلوۃ بڑھتا شاد و خرم  
 برہنہ پا دسر سودا قلندر



غرض حسن ووجاہت میں تھا مشہور  
 پدر سے سیکھتا تھا شیشہ سازی  
 قضا کا کیا کمون آگے میں نیزنگ  
 ہوا مائل وہ اک زر گر پسر بر  
 بہار ادس کی خزان کرنے لگی زرد  
 کبھو آنکھوں میں اپنے اشک بھر لائے  
 جو پوچھو کیوں ہے تیرا رنگ کا ہی  
 رہے وہ صبح سے تماشام بخواب  
 کہا کرتے تھے ہمد ام اس کو زرد  
 سوے کس کردٹ آجی بر بنی تھی  
 نگر کرتا تھا حیرت سے بہر سو  
 نہ فکر روزی و نہ خواہش قوت  
 ہوئی یہ دیکھ مادر تو دیوانی  
 پدر تھا لیکن اس حالت سے غافل  
 ہوا یقین کرنے کے وہ در پے  
 لگا وہ پوچھنے ادس سے بہ نگرار  
 بلا کر ادس کے ہر اک ہنشین کو  
 لگا کہنے کہ تم ہو اسکے دل خواہ  
 خدا کے واسطے ملک کیجیو غور  
 ادب خون نے دیکھ جائے کے یہ حالات  
 کوئی بولا کہ سایہ ہے بری کا  
 کوئی بولا کہ یہ ہوسم غلط ہے  
 بنا یا حق ہے ادس کو حور پیکر  
 بھرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جادو  
 لگا او نہیں سے کہنے ایک ذی فہم

دل ادس پر خلق کا جون شیشہ تھا چول  
 نہ تھا کچھ کام او سے با عشق بازی  
 کہ مارا ادس پہ ناگہ عشق نے چنگ  
 دیا آئینہ دل اک نظیر پر  
 نسیم آسا لگا بھرنے دم سرد  
 کبھو ہنس کر وہ اپنی آب رہ جائے  
 گئے معقول بولے گاہ و لہی  
 کہ جیسے چودھویں شب کا ہو مہتاب  
 خدا کے واسطے تو ایک دم سو  
 کہ ہر موت پہ بر جھی کی انی تھی  
 حباب آنکھیں تھیں گویا بر لب جو  
 ہوا زر گر پسر کو دیکھ مہوت  
 پدر کو تلخ ابھی زند گانی  
 کہے بیٹھا ہے یہ ظالم کہیں دل  
 کہ سمجھے ادس کو یہ احوال کیا ہے  
 نہ تھا جز خامشی ادس کو سرد کالا  
 رکھ ادن کے پالون پر اپنی جین کو  
 کر چکا تم کو راز اپنے سے آگاہ  
 کہ دفعیتش حال ادس کا کسی طو  
 کی ہر ایک نے اک طرح کی بات  
 عمل ہے اس پہ یا جادو گری کا  
 بری کی آپ ہی قویہ منط ہے  
 ہوا سکا جا ہے سایہ بری پر  
 وہاں جو ہے علی غر دیکھ جس کو  
 کہ گزرے ہے مرے دلین دیو نی

|  |  |
|--|--|
| <p>چلو گے گھر کو تم اپنے کس اہلوب<br/>         کہا حضرت نے شکر تم ہو گمراہ<br/>         حرم کا فرض ہے مقدور پر طوف<br/>         مردانہ بس تھے گھر چلنے کے مائل<br/>         سخن حضرت ہمارے کا ہے معقول<br/>         کہا سودا نے شکر تم ہو محنت دار<br/>         غرض جب بات بھرنے ہی پٹھنری<br/>         ہوئے تھے صبح جس منزل سے لای<br/>         گئی کچھ شب تو فرمایا کہ احباب<br/>         کہا سودا سے قصہ ناگسائی<br/>         کہا سودا نے حضرت کو تو ہی خط<br/>         کہوں اک شہر کی بن واردات اب</p> | <p>ہے اس سے قصداود ہر کامیں ب<br/>         نہیں سسے سائل سے کچھ آگاہ<br/>         گیا یاں مال آگے جان کا خوف<br/>         کہا سودا سے باہم ہو کے یکدل<br/>         بیسین سے حج ادخول کا ہوگا مقبول<br/>         سخن میرا نہ خاطر بر کرد بار<br/>         ناز طسیر بڑھ وقت پہری<br/>         بھر آئے شام دان ہو کر تباہی<br/>         میسر تو نہ ہووے گا خور و خواب<br/>         کسے جو وہ سین ادس کی زبان<br/>         مجھے قصہ کہانی سے ہے کیا ربط<br/>         جو گوش ہوش سے اپنے سین سب</p> |
|--|--|

حکایت پسر شیشہ گر کہ در حلب بود از سبب قضا و قدر او بر لب

زر گر عاشق و فریفتہ گردید

|   |  |
|---|--|
| <p>الا اے ساقی میخانہ عشق<br/>         نے الفت کا پیالے شیشہ لیس کر<br/>         مجھے اوس سے کے تود دو چارے جام<br/>         حلب میں تھا پسر اک شیشہ گر کا<br/>         پدر کا وہ دل و جان و جگر تھا<br/>         بنایا حق نے سب سے دو راو کو<br/>         چمن کی سیر کو جاتا جو گھر سے<br/>         سبب ہو گا یہ رد چشم بد کا<br/>         پیالی بیچ دان نرگس کے جا کر</p> | <p>چھکا دے گر مجھے پیالہ عشق<br/>         لبالب ساغز زین کو تو بھر<br/>         سخن کو عشق کے بین دون سر انجام<br/>         نہایت لاڈلا مادر پدر کا بن<br/>         پدر عاشق وہ معشوق پدر تھا<br/>         پری پہونچے نہ ہرگز حور اس کو<br/>         تومان کہتی تھی یون اُسکے پدر سے<br/>         تصدق سرو کو دو اُس کے قد کا<br/>         کچھ آنکھوں سے بھی تم دیکھو چھو کر</p> |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>کسی در پر کرتے تھا کھانے کو کر<br/>گرے تھا جانبا با جان ناشاد<br/>کے تھی اوسکو ہر کوچے میں یوں رات<br/>بیان کیا تھے اوس رات کا طول<br/>کئی جب اس طرح سے وہ شب تار<br/>پدر بالین تلک اوس کے جو آیا<br/>لگا کرنے بحس اوس کی ہر سو<br/>تب اوس کا نام لے لے کر نکارا<br/>پھر اگھر گھر میں وہ حیران دغا نوش<br/>ہوئی اوس حال سے مادر جو آگاہ</p> | <p>کسی دیوار سے جالا کتا سر<br/>فغان کرنے میں اور ادھٹنے میں فر باد<br/>کھڑکتا باؤسے پھرتا ہو جون پات<br/>فلک گویا سحر کرنا سب بھول<br/>ہوئی عالم میں صبح اوس دم نمودار<br/>تو بستر خالی اوس کا اوس سے پایا<br/>کسی جاگ پنا یا گھر میں اوسکو<br/>محلہ گرد سے سب ڈھونڈھا را<br/>گرا بستر پہ اوس کے ہو کے بیوش<br/>کہا بھر کر دل ناشاد سے آہ</p> |
|--|--|

از جوش عشق آوارہ شدن از خانہ پسر شیشہ گرد شب سوئے صحر او  
آگاہ شدن پدر و مادر و تحس کردن آنها

|   |  |
|---|--|
| <p>گھر آجان دل محزون مادر<br/>جان ہے وان سے تو جلدی ہو بخواب<br/>کسی نے نیکو جانے میں نہ ٹو کا<br/>غرض جون رعد مان او کی تھی نالان<br/>جو ہمایہ تھے اوس کے ہدم و بار<br/>کہا ڈیوڑھی پہ یوں ہر ایک نے آ<br/>خدا کی واسطے ملک دلو دے مبر<br/>کر بیگا جتو ہم میں سے ہر ایک<br/>اسی ہی گفتگو میں تھے وہ باہم<br/>پدر اوسکا لگا کہنے کہ باڑو<br/>کہا اون سب نے بہتر اس سے کیا ہی</p> | <p>نہ کر قتل پدر اور خون مادر<br/>پدر تیسرا پڑا ہے جان بر لب<br/>نکلتے چاند بدلی سے نہ رو کا<br/>درا نشان چشم ہے جون ابرمیان<br/>ہوئے اس ماجرے سے سب خبر دار<br/>کہ مادر جنم سے اب فائدہ کیا<br/>جدائی اوسکی ہمسیر بھی تو ہے جبر<br/>لے آئے اوسے ہر طرح چھٹہ تک<br/>کہ اگر جوش میں با چشم پر غم<br/>مجھے بھی ساتھ تم بہر خند الو<br/>ہمارا بھی یہی کچھ مدعا ہے</p> |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| یہ لڑکا تھا تو شمع بزم اندروز<br>بقدر نغم ہر کس یک گمان تھا<br>اوسے تو جڑھ رہی تھی عشق کی تپ<br>نغمہ بڑنی جب اوسکے پیر ہن پر<br>نہ کرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود<br>پر آخند سایہ اوس پر سب نے ٹھانا<br>کونے اویسہ جب کچھ پڑھکے پھونکا | کیا پیدا دل پروانہ کا سوز<br>سخن ہر اک طرح کا درد میان تھا<br>بڑا دلے تھا وہ کیا روز کیا شب<br>نظر آئے تھا خاکستر وہ تن پر<br>بدن پر موشے یوں آنکھیں چون دو<br>کوئی لالا کوئی لایا سیانا<br>اٹھا اوس آگ سے دونا بھجھو کا |
|---|--|

بسبب جوش عشق سیرا شدن پسر شیشہ گز بجانب صحرا رستن  
از خانمان آوارہ شدن آگاہ شدن پدر و بخش کردن

|   |   |
|---|---|
| ہونچ سانی تو لیسکر باوہ درد<br>مجھے اوس سے کہ چون شب سیت<br>نہ کرتی تھی اوسے تفتیش کچھ سود<br>کہ یک شب پھاڑ کر اپنا گریبان<br>چلا اسطرح گھر سے بے سرو پا<br>وے وہ شب تھی ایسی تیرہ دتار<br>عجب شب تھی بزریر چرخ وہ شب<br>جراغ دشنے کالون نور نا یاب<br>ثوابت یوں فلک پر تھے سراسر<br>ہوئی تار یک یان تک چشم انجم<br>اور ایسے وقت وہ مجنون دگر لاش<br>تن تنہا وہ اولہ کوئی نہ تھا ساتھ<br>جراغ داغ دل چھٹ روئی اور<br>نہ تھا وہ یوسف نانی کچھ آگاہ | کہ ہو راز دل عشاق بے پرد<br>سخن آوارگی سے بولون یکدست<br>ہوئی پان تکت حالت اویسہ فرود<br>بزرگ گل وہ گل روتا بدامان<br>کہ جاتا ہوں کہ صر جا کر کردن کیا<br>کہ ہو روز سیرہ کوجس سے زہنا<br>بھری بوجون دوات اندر مرکب<br>سیاہی بین ہوں جیسے قطرہ آب<br>عرق کے قطرہ جون زنگی کے منہ پر<br>کہ رہ کی بسوہ سارہ نے کم<br>ہو اور ہی نہ دیکھا کچھ پس و پیش<br>کہ ڈگتے پاؤں کو تھانے پکڑا تھا<br>نہ تھی پستی بلندی جس سے ہو خود<br>کہ میرے سامنے خندق ہوا چاہ |
|---|---|

دھنسا پہلے وہ اس ویرانہ اندر  
 نظر آیا عجیب محسراتن دوق  
 عجب وہ موضع خوف و خطر ناک  
 بیابان تھا وہ اس دشت انجمن  
 نہ جاسے چند کی اس سمت آواز  
 کسی روئے کی سے تھانہ وان پات  
 نظر آئیں وہ حالات عجائب  
 کھو آتش سے جون دیکھے جنگل  
 کہیں نظر نہیں تھے وان روئے کب کم  
 گئے وان سوز تھا اور گاہ وان سار  
 ہوا کا نام اور جا تھا زہن سار  
 نظر آتا کبھو اون کو جو وہ دشت  
 بیان کیا ہے یہ انسان تھے یا جن  
 بڑے بھرتے تھے وان بیتی ہوئے  
 کہ ناگہ اک نسیم آئی اور دھر سے  
 گئی یوسف کی جب بقوب تک ہو  
 نظر آیا او سے برن اسکا د بلند  
 دل اور کا وان نہ تھا خوف و خطر  
 بے تھا گرم ہاتھوں نے خون ناب  
 جمی تھی چہرے او کے پر زبس گرد  
 وہ آنکھیں جس پہ جمی دیتا تھا عالم  
 بڑے تلودن میں خار و دشت سے جمید  
 جب اس صورت سے پایا وان یہ پیش  
 جو او کے اور وان تھے ہمد و یار  
 یہ بے حال کیا ہے اسے فلاحی

کمر ہمت بہ ادن سب کی بندھا کر  
 کہ دیکھے سے مگر بو شیر کا شق  
 دیا اون کو دکھائی زہر افلاک  
 کہ دشت جس میں عالم کی خونریز  
 کرے بوم اس طرف منہ کر نہ پرواز  
 نہ اردن طرح کی اوس جا بلیات  
 نہ دیکھا ہو کسی نے وہ غرائب  
 کبھو اس طرح جون بر سے جو بادل  
 کہیں تھے یک جگہ خورشید داغ  
 گئے رونے کی گم ہنسنے کی آواز  
 گم تھی اوس جگہ اثر در کی پھنکار  
 تو جھکتے دیکھتے دم جہان گشت  
 کہ ایسی جا تھی رات اور دن  
 کہ بن دریافت یہ تادہ کہ ہر سے  
 جہان بیٹھا تھا وہ آوارہ گھر سے  
 پر رنے ڈھونڈ بھڑکیا پسر کو  
 کہ اوسین دشت اوس محراب سے دھند  
 وہ محراب کہ تھا اوس سے حذر میں  
 کہ تھا گرد اس کے اک آتش کا گرداب  
 کہے پاک او کو ایسا کون تھا مرد  
 نہ تھیں کچھ خستہ دیوار سے کم  
 قدم تک موئے سر تھے صورت بید  
 پر تو دیکھے ہی کہ گپ اعشش  
 تھے کہنے وہ یوں با چشم خونبار  
 نہ تو نے قدر حسن اپنے کی جانی

غرض ساتھ اس کے سب بھرتے دم سرد  
 لگے کو چون میں کرتے گشت ہر سو  
 نہ تھا غیر از تلاش او کی اونہیں کام  
 بچھا بوجہ ہوئی زائد ز مقرر  
 لگی جانے ہوئی جب صورت پاس  
 انہوں نے چند مدت یوں بسر کی  
 کٹے رمال کے یان دنکو اوقات  
 اونہوں کو ایک دن رحم ان پہ آیا  
 نہ ہو تم زندگئی سے اولکے مایوس  
 برائے وہ بیابان میں کہیں ہے  
 مگر جادے کوئی ایسا ہی جانباز  
 کہا شکر بدر نے سودہ ہم ہیں  
 خدا پر کر نظر جادینکے ہم وان  
 نہیں ہے ہم کو حفظ اس کے سے انکار  
 جہنوں کے ساتھ ہو حفظ اتھی  
 غرض وان سے اوٹھے پشاد و نرم  
 گھر آکر اپنے یاروں کو بلایا  
 وہ بولے ہم بھی ہیں چلتے کو حاضر  
 یہ لکھ کر سب نے مارا ہاتھ پر ہاتھ  
 پھر اس کے بعد باہم ہو کے یکدل  
 غرض ہوئے یہ جون تون بعد یک ماہ  
 بڑے نزدیک جسم ان سے وہ ٹھکان  
 لگے کرنے سب آپس میں و پیش  
 پھر احسب کیوں نہ ہو دہرہ بدر کا  
 اسی پر گردش افلاک ہو دے

چلے روئے وہ جو تھے صاحب درد  
 پھر ہے جطیح آب چکا بو  
 نہ دن کو چین ہے نہ شب کو آرام  
 نکلے ڈھونڈھ اس کو ب نزدیک دور  
 منجم کے وہ اور رمال کے پاس  
 سکونت چھوڑ دی دن رات گھر کی  
 منجم کے پڑے رہتے تھے گھرات  
 عمل سے اپنے ان کو یوں بتایا  
 طرٹ مشرق کے یان سے ہر وہ کوکب  
 گذر انسان کا جس جانبین ہے  
 جو اپنی زندگانی سے ہونا ساز  
 کہ روز و شب میان دید و غم ہیں  
 اور اس کو ہر طرح لاوین گے ہم یان  
 ہوئی گلزار البرہمسم پر نار  
 بیچین سو طرح کی کھا کر تباہی  
 کیا عسرم سفر دل پر مصمم  
 بنجسم کا سخن ادن کو سنایا  
 جہان ہو وہ چلین گے اس کے خاطر  
 کہ ہے یہ قول ہم ہیں آپ کے ساتھ  
 چلے گئے یہ منزل بمنزل  
 نواحی پنج اوس صحرا کے باگاہ  
 جگہ کس کا کہ پھر آگے دھڑ باطن  
 جہان تک تھے وہ کیا بگاہ کی خوش  
 کہ تخت ایسی جگہ جس کے جگہ کا  
 نودہ جی اس کے غیبے کیوں نہ کھوئے

# ظاہر شدن عشق اور ہمکنار و بیرون رفتن از حسانہ بطرف زردگر پسر

مجھے جلد ہی پیلا کر کے لبر نہ  
بچھی ہوئے جو آتش پر دو باہنہ  
جلا پھر گھر سے بھرتا آہ جان سوز  
کہ جون سنگم سے ٹپکین گرد گل خار  
برہنا پا مردن پر ڈالتے خاک  
درود یوار سے کھتی آہ وزاری  
کھٹ فوس مہل آہ بھر کر  
اس آہوئے کیا بستی سے پھر دم  
کوئی انگشت حسرت زیر دندان  
لے آئے گھر اسے باجیلہ دفن  
کہ جس کو چے بن وہ اطفال مہال  
تن نازک تھا اوسکا مور دنگ  
اوسے ہوتی تھی اوسدم فرحت مرج  
دل اوس کے آگنی جھڑکی لہر  
کسی کے در کسی بقال کے ہاٹ  
درختوں میں کہیں کٹ جانی اوقات  
ہوا تھا زندگانی سے زبیں سیر  
حرام ادن پر ہوا کیا شرب کیا اکل  
کیا ناچار اوس وحشی کو زنجیر  
ہوا اک خلق کا دل قید غم میں  
بیاد دست اپنے شاد و خورم

پلا ساقی شراب آتش آہ  
بچھی کو اد کے ہے پنے کا یارا  
جب آیا تنگ وہ گھر آگے اک روز  
چلے ساتھ اوس کے رہتے ہوئے زار  
اور اوس کے والدین ان سب میں غناک  
ہوا جو وقت یہ احوال طاری  
سہراک اس واردات او پر نظر کر  
کے تھا یہ سخن با چشم پر خم  
کوئی تھا دیکھ اس صورت کو زبان  
غرض اسدن تو ملکر مرد اور زن  
پر آخر آخر اوس کا یہ ہوا حال  
سحر سے شام تک چمٹا تھا یہ رنگ  
سرایا سے وہ جب ہوتا تھا مجروح  
گزر اوس کا کبھو جنگل کبھو شہر  
یہ شب بستی میں گر رہنے کا تھا ٹھاٹ  
اگر جنگل میں رہ جاتا کسی رات  
نہ بیم گرگ اوسے نے خطرہ شبیر  
جو دیکھی والدین اوس کے نے یہ شکل  
تھکے جب سو طرح کی کر کے تدبیر  
پٹری زنجیر تو اوس کے قدم میں  
برادرسکو تھا نہ کچھ زنجیر سے لقم

نظر بھر دیکھ تو حال پدر کو  
 اے ظالم تری مان کا ہے یہ حال  
 کھو پوچھے مجھ سے کہو تمہارے  
 کھوڑ مال کے قرعہ بھنکائے  
 جوانی پر ہنسین اپنی اگر غور  
 قد اور سکا بار غم نے یہ کیا خم  
 ہوئی تحلیل تجھ غم میں وہ یہ دست  
 بخر موی سفید اوسین نہیں چھو  
 کسی کے منہ کی پھونک اور تک اگر آئے  
 خدا کیواسطے اس عمر میں یار  
 عنیت زندگی ادسکی تو اب جان  
 ہمارے حق محبت کو بھی مت بھول  
 او سے سمجھا ہے تھے ملے سب یار  
 لگا کہنے کہ سن لے اس مری جان  
 کیسکا تو جو کچھ وہ ہی کہہ دے گا  
 برابر بہر خدا جل گھر کو بان سے  
 یہ کہہ کر ادسکے قدموں پر گر آجب  
 غرض منت سماجت کر کے ہر باب  
 اوشین تھا فضل حق از بسکہ ملحوظ  
 پسر نے مان کو جب صحت دکھائی  
 دے جس روز سے وہ گھر میں آیا  
 بغا جوئی میں تھے سب اس کے ہر چند  
 جو کچھ بوجھے تھا کوئی گاہ بے گاہ  
 زبان تو آشنا تھی گفتگو سے

خدا کیواسطے چل یان سے گھر کو  
 ہے ہے خون میں تر آنکھوں نے رومال  
 وہ میرا مہ ہوا ہے کس طرف گم  
 کہ میرا لال گھر میں کب تک آئے  
 تو پیری پر نظر کر اوس کے ہر طور  
 کہ ساق پا سے ہے اور کا عصا گم  
 نہ اوسین استخوان نے گوشت پرست  
 نہیں جون آکھ کی بڑھیا نہیں کچھ  
 کہیں سے وہ کہیں اور تھی چلی جائے  
 نہ رکھ اوسکو غم اپنے میں گرفتار  
 کہ وہ تیری کوئی دم کی ہر همان  
 محبت میں نہیں یہ بات معقول  
 کہ اسین باپ اور کا ہو کے ہشیار  
 میں تیرے ردم ردم اد پر سے قربان  
 رضا میں تیری جیون کا مروں گا  
 نیچے بزار مت کہ میری جان سے  
 ہوا راہی وہ گھر کے جلنے کو تب  
 صدمہ رت لے آئے اور کو گھر تک  
 کہ ہے پچھنے بلیا توں سے محفوظ  
 بون سے مان کے تن میں جان آئی  
 کونے خوش اسے اک دم نہ پایا  
 رکھا کرتے تھے پراوس کو نظر بند  
 جواب ادسکو وہ دیوے تھا باکراہ  
 نہ کہہ سکتا تھا بد دل کی کوسے



جوہن چونکا غرض وہ دیکھ کر خواب  
 بے تھے ہر فرہ سے انگ کے خیل  
 او سے دان جذب کامل پہنچ لایا  
 جہان تھا وہ محبت کا گزشتہ  
 سنی زنجیر کی جب اون نے آواز  
 ہوا سنتے ہی شوق اوس کو دو بالا  
 لگا کئے کہ میری جان عاشق  
 جو تو عاشق ہے میں معشوق تیرا  
 اب اوٹھ کر یان سے تو چل گھر کو میرے  
 سلاسل تیرے پاؤں سے نکالوں  
 پیش سر سے تے من جن کر دن در  
 ترے بندے کو من نسل کے دھوڑ  
 تجھے تن زیب اور خاصہ چھاؤں  
 بجالاؤں ترا سب طرح فرمان  
 یہ باقین دوست کی جہم ٹرین گوش  
 ترا گھر اس سوا ہے کوئی گھر  
 جہان بیٹھا ہوں میں سو گھر ہے تیرا  
 مجھے یہ جو مری زنجیر پا ہے  
 نہیں مجھ جگرے میں سانس میری  
 کھٹالی دل مرا اور داغ آتش  
 مرے سنا قدم تو موہو ہے  
 یہ باقین کر کے مت کر تنگ مجھ کو  
 محبت کا جہان سرسبز ہو غل  
 و باحق نے جو کام اون کا سر انجام  
 ملے باہم گئے بعد اوس کے رد کر

چلا گھر سے نکل ہو سخت بیتاب  
 چلا سر مار تا ہر سمت جون سیل  
 چلا خس گہر با کے ساتھ آیا  
 کھڑکتی تھی بہار زنجیر ہر بار  
 کھلا ہے دل پہ اوس کے پر وہ راز  
 قدم پر اوس کے سر جاتے ہی ڈالا  
 میں سر تا پا ترے قربان عاشق  
 تو میں عاشق ہوں تو معشوق میرا  
 کر دن شانہ میں بالوں پہنچ تیرے  
 میں تیرے موے سر دھو دھو کے بالوں  
 تری خدمت مجھے لوزائے نور  
 تری کلفت کو سر تا پا ہی کھوؤں  
 تجھے فرش اپنی آنکھیں کر بٹھاؤں  
 ترے جاؤں سدا قربان قربان  
 تو بولا ہوش میں آکر وہ مدہوش  
 ترے گھر سے ہوں میں کس آن باہر  
 یہ ہر حلقہ قدم میں در ہے تیرا  
 ہتھوڑی کی تری اسپین صدا ہے  
 یقین ہے مجھ کو وہ پگنی ہے تیری  
 محبت وہ طلا جس میں نہیں غش  
 میں آپ ہی کو سمجھتا ہوں کہ تو ہے  
 دہنی کا مت لگا اب تنگ مجھ کو  
 من و تو کے تر کو دان ہے کیا دخل  
 اور آپس کے سخن پہونچے با متام  
 بے دو بحر آتش ایک ہو کر

|  |  |
|--|--|
| <p>نہ شکل ادھکی سے کرنی نہ تھی فرق<br/>         کرے خاکِ سجده بر عکس رخ خویش<br/>         کہ پنبہ میں شررِ مخفی کسان ہو<br/>         ہوئے سر زد یہ شراد کی زبان سے<br/>         محبت ہے بڑی آتش کش خبر دار<br/>         کہ اُس آتش کے جلتو نہیں ہو بدنام<br/>         اسی آتش کے اندر اکبر دے ہے<br/>         ڈری موج ادھکی سے کالے کی بحر<br/>         نہ کیجو عاشقون میں نام روشن<br/>         نہ پکڑے خون عاشق بن کیجو نور<br/>         مزا لینے میں اُسکے یہ غل ہے<br/>         بچے گرنیش سے جیتا تو ہے نوش<br/>         تو جانا بازی میں رہ مردانہ عشق<br/>         لسان شمع بان ثابت قدم رکھ<br/>         رہ کیونکر یہ راز آتش میں خس پوش<br/>         ادسے عاشق کسی کا ادن لے پایا<br/>         کہ دسے بیٹھا ہے یہ ظالم کے دل</p> | <p>نصرت میں تھا اسکے اس قدر غرق<br/>         جو آجانا کیجو آئینہ در پیش<br/>         چھپانے سے محبت کب نہان ہو<br/>         عجب آخر ادھکار از نہان سے<br/>         دلائل کجہ سے کہتا تھا کہ زہار<br/>         نہ مانی بات تو کیونکہ وہ کام نہ<br/>         گریز اب اس سے سخت کو کیو ہے<br/>         نہ سمجھا تو شراب عشق ہے نہ ہر<br/>         چراغ عشق میں توستے کے روغن<br/>         کہ ہے یہ پنبہ روغن سے کین دور<br/>         جہان میں عشق اگر شانِ سل ہے<br/>         جو کیسا ہی کوئی ہو صاحبِ ہوش<br/>         ہوا ہے تو اگر پر دانہ عشق<br/>         تلے تیغ جفا کے سرِ علم رکھ<br/>         یہ باتیں مکے سب چرن تھے ذی ہوش<br/>         سنی یہ جو کوئی خاطر میں لایا ہے<br/>         ہوا غیبتش کا ہر ایک مائل ہے</p> |
|--|--|

ملاقات کردن ز در گریہ از پیر شریف گریہ مجت و کشش عشق

### عاشق و معشوق

|  |  |
|--|--|
| <p>طرب کی سے سے کر لبریز وہ جام<br/>         کردن پھر وصل سے دونوں کی گفتار<br/>         کہ آئینہ ہو چون سونے کے گھر میں<br/>         یہ تخم عشق کی نشوونما دیکھ</p> | <p>الال ساقی فرخندہ فرجام<br/>         کہ جسکو پی کے ہون بن مست مزار<br/>         ملاقات اسطرح دون یک دگر میں<br/>         تجھے بھی ہو کین الفت تو آدیکھ</p> |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>جہان پر مہ سے روشن تر حب ہیں<br/>ترقی ہوا سے دل خواہ عالم<br/>مقام اوس کو آگہی کا مران رکھ<br/>وزیر اعظم اوس کا تاقیامت<br/>کرم کے بحر کا یکتا ہے وہ در<br/>سے وہ مسند آرائے وزارت<br/>فرد وادسکا سدا جاہ و حشم رکھ<br/>جہان میں اب جو ہے خوان نظم کا<br/>اوس کے سایے میں ہو خلق سرور<br/>کیست خامہ کی سودا عثمان کے<br/>خزف ریزے کو اپنے مت گہر جان<br/>کین بین گو کہ سب اس فن کے ماہر<br/>سخن تیرے پہ ہر اک ہر جو مصروف<br/>خصوصاً خان عالم خان بہادر<br/>زراہ دوستی بولے وہ سُنکر<br/>خیال اس مثنوی کا بجگو کب تھا<br/>رہین وہ شاد یا رب صبح اور شام</p> | <p>برنگ آفتاب اپنے نسب ہیں<br/>کما دے تا ابد یہ شاہ عالم<br/>سدا ز یہ رنگین اوس کے جہان رکھ<br/>رہے آفاق میں یا رب سلامت<br/>جہان میں اصف الدولہ بہادر<br/>کہ ہے وہ رونی جلے وزارت<br/>اوس کو صاحب سیف و سلم رکھ<br/>ہو اوس کے ریزہ چین خوان کرم کا<br/>زمانے کے رہے آفات سے دور<br/>سخن کو زیادہ اس سے طول مست<br/>سخن کا رتبہ اپنے آپ پہ جان<br/>گہر تیرے وہ خوش ہو نیلے خاطر<br/>قبولیت پہ ہے یہ بات موقوف<br/>سخن جنکا ہے گوش فہم میں در<br/>ہنیں یہ مثنوی ہے گنج گوہر<br/>حرک ہونے کا اون کے سبب تھا<br/>کہ آغاز اوس کا پہو جاتا بہ انجام</p> |
|--|--|

### مثنوی بطور خط

|   |  |
|---|--|
| <p>خان صاحب مشفق والا نشان<br/>بعد اظہار تمناسے دلی<br/>ہاتھ میں ہے خامہ گوہر نشان<br/>معنی رنگین اگر بسری ہو نہ<br/>کیون نہ ہوشیرین کلامی کا اثر<br/>سرنگون رہتا ہے کیا شام و بگاہ</p> | <p>منظر لطف و انیس و مہربان<br/>در جواب نامہ لکھتا ہوں جلی<br/>تا کروں در ریزی معنی بیان<br/>صفحت طراس سب گلہ پز ہو<br/>بند بند اس کا ہے مثل نیشکر<br/>جہہ فرسا ہے سدا یہ روسیاہ</p> |
|---|--|

غرض دونوں کی سن سنکر وہ گفتار  
پڑے کانوں جب یہ حرف دکش  
کیا کتنوں نے چاک اپنا گرہ بان  
ہوئی ج طرح کی اوس وقت تاثیر  
کسی سے من نے یہ قصہ سنا تھا  
طلب میں وہ جوان اک نیشہ گر کا  
رہا از بسکہ عشق اوسکے میں محکم  
جو کوئی آپ کو اس طرح کہوے  
ہوا زگرہ بسر چون اوس میں موجود  
محبت حق کی جس میں یون در آئی  
جو حق کے عشق میں ثابت قدم ہو  
جو آگے اوس کے ہو دیوار یا در  
خدا اک عشق کو ایسے کے ماننے  
سُنی حضرت نے یا رویہ کہانی  
تو لون میں دوڑ کر اوسکے قدم حرم  
بجلا لک منسفی کے ہو کے درپے  
لگی ہو کر بُری تم کو یہ نقشہ سر

کھڑے اوس جاے پر روئے تھے حصار  
کیا بہتوں نے سنکر یہ سخن غش  
ہوئے اکثر ہر وہ خاک غلطان  
نہیں کی جاتی اوس عالم کی تقریر  
پر اب اظہار سے یہ مدعا تھا  
ہوا عاشق جو اک زر گرہ پسر کا  
ہوے اک روح و دو قالب با ہم  
خدا کا وہ خدا تب ادسکا ہوئے  
محبت یون ہو تو ہو عید موجود  
کرے ہے بندگی میں وہ خدائی  
مکان دیر بھی اوس کو حرم ہو  
نہ سمجھے حق سے خالی ہو یا اب گھر  
جو اوس کو ہر جگہ حاضر نہ جانے  
اگر سمجھیں ذراہ نکستہ دانی  
دگر نہ یان ارادت اپنی معلوم  
کہو یا رویہ سچ ہے یا غلط ہے  
بے تو کیجیے سودا کی نقیصہ

دربیان دعائیہ مدح شاہ عالم پادشاہ ظل اللہ ونواب وزیر الممالک

آصف الدولہ بہادر

پہنچ اے ساتھی میخانہ ہوش  
کہ تا سرخوش میں اوس بادہ سے ہو کر  
سمجھ اے خامہ یان جلے ادب ہو  
زبان آب گھر سے پہلے دھو کر

لبا لب سے مجھے پیمانہ ہوش  
کر دن کچھ تازگی سے اب سخن سر  
کہ یہ مدح شہر عالی نسب ہے  
بروے صفحہ تب کیہو سخن سر

|  |   |
|--|---|
| <p>گر پہونچ سکتے نہ جلدی داک میں<br/>بھیبتا با آرزو ہاے تمام<br/>کیا لکھوں بس حال مہجوری بھلا<br/>اضطراب دل کی یہ میں نے لکھا<br/>چاہیے اپنی خبر لکھا کرو<br/>تا ابد رہوے یہاں بھی اردو ہاں<br/>رد کے کہتی ہے قلم اب مجھ کو تمام</p> | <p>یک قلم ز کس منظر وہ تاک میں<br/>اپنی آنکھوں سے تعین لے نیک نام<br/>جب قلم کا سینہ خن ہونے لگا<br/>موج دریا کا غنڈا بری بنا<br/>بے قراری دور ہو سکین ہو<br/>حرف رسم خط کتابت درمیان<br/>ختم کرتا ہے یہ لکھ کر دہ سلام</p> |
|--|---|

### منوی چہارم بطور خط

|   |   |
|---|---|
| <p>پہلے پہونچے مری طرف سے سلام<br/>پھر جو ہے اشتیاق ملنے کا<br/>یہ سخن جانو بقیہ سن کر کے<br/>جو گناہوں سے ہے ہمیں واللہ<br/>رسم دنیا میں ہے یہ مدت سے<br/>دل کو دل کی جبر پہونچتی ہے<br/>ہیت ہر ایک تازہ مضمون تھی<br/>ہوئی دلوں کو مطالعے سے خوشی<br/>خط نہ لکھنے کا جو لکھا تھا کلا<br/>ہم نے سو طرح مہربان کیا<br/>دیکھیے اس میں کس کی نئی تقصیر<br/>نہیں اب خوب زیادہ طول کلام<br/>لکھی زندانہ اک دوپٹی بات<br/>لیکن اب دل کی بیقراری ہے<br/>اب قلم رنجہ کیجیے جلدی<br/>دل جو شوق ہووے ملنے کا</p> | <p>کہ یہی ہے طریقہ اسلام<br/>وہ قلم کی زبان سے کب ہوا دا<br/>شوق جس مرتبہ لکھا تم نے<br/>راست کہتا ہوں میں خدا ہے گواہ<br/>کہ جہان واسطے ہے الفت کے<br/>چپ کے کیونکہ دوستی سی شے<br/>نئی طرحوں سے خوب موزون تھی<br/>آفرین کی ہر ایک جاگہ تھی<br/>جب پڑھا وہ تو محض تھا جبا<br/>لشہ ملنے کا کیونکہ گمان کیا<br/>جس کی ثابت ہو کیجیے تحریر<br/>یہیں تک خط کوین کروں ہوں تمام<br/>ہے کبھی ڈراغرابی اوقات<br/>وصل کے دن کی انتظار ہے<br/>کہ نہیں تاب مسر کی باقی ہو<br/>خط کتابت سے اس کو فائدہ کیا</p> |
|---|---|

گرچہ ہے مہر خموشی بردہاں  
غور سے دیکھو نظر آتا ہے صاف  
رفتہ رفتہ پاسے لیکر تا پسر  
سب سے کہتے ہیں اسکے اہل فن  
گرچہ سینہ صاف بان کھتی ہے لوح  
کیا کون تعریف اوس کی سرسبز  
سرسبز خرید خط ہے دل یہ اب  
آپ کا پڑھ کر خط بھرت منتظر  
نکل کر گئے ہیں چشم انتظار  
ہے خیال اس دلیں یا تنک آپکا  
کیا لکھوں بیتابی درد و سراق  
تاب دوری کی نہیں ہے دل کو تاب  
آپ سے صاحب نہیں کچھ دور ہیں  
شیخ سان سر رشته الفت تمام  
کچھ نہ پوچھو ماہی بے آب ہوں  
تم بن اب با چشم نظارہ کنان  
یا دین شب کو بیاہن صبح کی  
چشم طوفان خیز ہے کیا اپنی آہ  
دل گرفتہ غم تصویر ہوں  
مختصر کر کے گردن میں کیا رقم  
آپ نے لکھا تھا ہم نے چند خط  
خط اگر آتا تو لکھتے ہیں جواب  
صورت مہر لافہ چشم یان  
یہ نہ تھا معلوم کچھ کیے یقین  
خط کے آنے پر نہ کرتا انتظار

یک کلم ہے کام میں اوسکے زبان  
جون در مقصود ہے سینہ شکاف  
مشق الفت میں سدا رہتا ہے غرق  
ہے بحال شیر نیستان سخن  
لیکن اس کے سامنے ہے سادہ لوح  
آئین سے جھاڑ ہے لعل و گہر  
موبو کیے رسم احوال سب  
کچھ ہوئی شکین نہ اس کو لکو فقط  
رنگی داد دیکھ کر بے اختیار  
ابتدا کو ہونہ جس کا انتہا  
دیکھنے کا ہے تھکے اشتیاق  
یون جلون ہوں دن کو جیسے آفتاب  
گردش افلاک سے مجبور ہیں  
سب پہ روشن ہے کہ رحم سے مدام  
تشہ دیدار ہوں بیخواب ہوں  
روز و شب حیران ہوں آئینہ سان  
چشم اختر سے لگی ہے منکشی  
تار مرنگان ہے رگ ابر سیاہ  
واشد سر پنجہ نقد پر ہوں  
قصہ فرقت نہیں ہوتا ہے کم  
تکو بھیجے بان نہیں پہونچے غلط  
اے کرم فرمے من وہ ہیں شباب  
انتظار خط میں بھی وامر بان  
ڈاک بیٹھی ہے اودھر کو یا نہیں  
ناماے شوق لکھتا لاکھ بار

|   |  |
|---|--|
| لیکے انسانات سے تاحش و طیر<br>یون کلام مولوی دے ہے خبر<br>کچھ نظر آیا نہ غیر ازاوس کی ذات<br>منی ہم اس شعر کے سمجھے ہیں یون | دیکھنی قالب سے مطلب اونی سیر<br>یہنے بن جس دل میں دیکھا پٹھک<br>اس قدر پایا محیط کائنات<br>اور کی تمید میں کچھ اور ہون |
|---|--|

## حکایت

سلف کے زمانے کا تاریخ دان  
کہ ملک عجم کا تھا اک بادشاہ  
قضا کاروہ دالی نامدار  
طلب کی اطلب کی تجویز سے  
پہ او سکونہ ہوتا تھا کچھ سودمند  
دو اسے نہ دیکھی جو شہ نے فلاح  
کہ دست دیا کیجیے گر طلب  
گئے ملے سب قلندر کے پاس  
کہا دست دعوت کروں میں دراز  
سنا شاہ نے جب گدا کا سوال  
کہ جب جان ہی ہاتھ سے جانیگی  
غرض لکھ کے اقرار اک منہ رد پر  
رکھا او سکواور کر کے ادن نے دھو  
نہ گزرا تھا اس بات کو ایک دم  
جو مسدود تھی ریح رد و نیک بیج  
بہر حال تب شہ نے پانی شفا  
کہا مرد درویش نے اسے غزیر  
کہ خواہش میں اس سلطنت کے کجاں  
یہ دنیا جہان جاے یک چند ہے

یہ لکھتا ہے احوال وارنگان  
خداوند و ہییم و تخت و کلاہ  
ہو اور دو قونج سے بقیہ رار  
طبیعت کی تسخیر ہر چیز سے  
ہر اک لحظہ تھا درداد سکا دو چند  
کی ارکان دولت سے اپنے صلاح  
بہ نسبت دوا کے مناسب جواب  
کیا واقعہ اس سے سب التماس  
اگر بادشاہت کرے وہ نیاز  
یہ کچھ کر کے دل تیج اپنے خیال  
تو کس کام پھر سلطنت لئے گی  
دیا بھیج اس مرد کامل کے گھر  
دعائے حق میں کی ہو قبلہ رو  
جو زائل ہوا نفع درد شکم  
ہوئی دفع کھلتے ہی سد دیکے بیج  
کہا کر یہ دیکھے کو اپنے وفا  
اسے چاہیے شخص پر بے تمیز  
کہ وابستہ اک گوز پر تھی ندان  
عبث دل ترا اس جگہ بند ہے

|  |   |
|--|---|
| چاہیے یوں کہ خطا کے دیکھتے ہی<br>حد سے افزون ہے اشتیاق مجھے<br>یہی ہے دلیں آرزو دن رات | دوہین کیفیت لایے جلدی<br>نہیں اب طاقت فراق مجھے<br>کہ سدا ایک جلا کئے اوقات |
|--|---|

## اشنوی نجم در بیان معانی بیت اشنوی مولوی روم

|  |   |
|--|---|
| حق تعالیٰ نے بہر صاحب کمال<br>مدعا پر وہ مقال اس سے نہیں<br>یا سخن ایسا کہ جس میں ہووے شر<br>چاہیے نکلے زبان سے وہ سخن<br>کئے عالم جس سے ہوئے مستفید<br>نطق کے ہے باغ کا پھل اور پھل<br>یا کلام عارف باللہ ہے یو<br>پس میں اس صورت میں یا رویہ سوال<br>یاد ہے وہ شعر مولانا کے روم<br>بیٹھ کر آپس میں کہتے ہیں بیان<br>شعر وہ یہ ہے کرو تم گوش ادھر<br>ہجھو سبزہ بار بار دیکھو ام<br>اسکے معنی سے تنازع ہے پدید<br>مولوی ایسا سخن کیوں کر کہے<br>کلمہ کفر اس سے کب ہوئے ظہور<br>کوئی کہتا ہے کہ مستی کا کلام<br>بول جاتا ہے وہ اکثر اس طرح<br>کوئی کہتا ہے بھلا ٹک کیجے غور<br>مدعا اگنے سے ہے نشوونما<br>ہے غرض غالب دل ہر ایک کا | کی عطا منہ میں زبان بہر مقال<br>گفتگو دنیا کی جس میں ہو کسین<br>ہو بچے اپنی جنس کو جس سے ضرر<br>آفرین جس پر کرے ہر مرد و زن<br>سر بسر ہو فائدہ اوس سے پدید<br>ذکر قال اللہ یا قال الرسول<br>سوے تحقیقات جس کی راہ ہے<br>ادن سے کرتا ہوں جو میں صاحب کمال<br>جس کے معنی سو طرح اہل علوم<br>پر نہیں ہوتے ہم خاطر نشان<br>دل کو ٹک لاؤ بفہم و ہوش ادھر<br>ہفصد و ہفتا و غالب دیدہ ام<br>گر یقین کیجے تو ہے کفر شدید<br>جس کو نسبت کیجیے اس حد سے<br>سمجھئے کہ یوں تو ہے نقص شعور<br>مولوی پی کرے عرفان سے جام<br>بن پیے اوس سے کے کھین ک طرح<br>معنی گذرے ہیں مری خاطر میں اور<br>ہر جگہ کرنا خودی سے ہونما<br>خلقت خالق میں بد اور نیک کا |
|--|---|



|  |   |
|--|---|
| <p>یہ کچھ کر کے دل بیچ اپنے قیاس<br/>رہا اونکی خدمت میں تاجند سال<br/>اگر کیمیا آپ کو یاد ہو، کہ<br/>کہا ہے یہی گر ترا مدعا<br/>یہ اجزا ہیں اسکے تو جا اور لے آ<br/>غرض طور جب کر لیے سب بیان<br/>یہ نسخہ تو جو وقت لے کر بنا لے<br/>کہا ابھی یہ بات ممکن نہیں<br/>تھیں اس کا دینا جو منظور تھا<br/>نہ سمجھا غرض اوسکے رمز نکات<br/>کہ جب دیکھو خطرے پہ تادریا</p> | <p>گیا ایک درویش کامل کے پاس<br/>گیا ایک دن وقت پا کر سوال<br/>تو بندے کو بھی اپنے ارشاد ہو<br/>تو بہتر ہے دیتا ہوں تجھ کوں بتا<br/>یہ ترکیب ہے اس طرح سے بنا<br/>کہا اس میں اک شرط ہے درمیان<br/>کہ جو دلیں بندر کا خطرہ نہ لائے<br/>جو خطرہ ہو دلیں وہ جا کے کہیں<br/>تو اس حرف کا کون مذکور تھا<br/>کہ پردہ بین تھی مرد عارف کی بات<br/>تو پھر، سچ ہے خطرہ کیمیا</p> |
|--|---|

بسم اللہ الرحمن الرحیم

|   |   |
|---|---|
| <p>اکی شعلہ زن کر آتش دل<br/>وہ دل ہے ہو جو پیش غم سے معمور<br/>ہو شور انگیز چشم گر یہ آلود<br/>ہے یوں کلفت تن میں دل پاک<br/>کر امت کر وہ عشق آتش انگیز<br/>مدام اک ناز پروردے جرات<br/>ہمیشہ جو نرگ تاک بریدہ<br/>ز موم شک دے خنجر گلو کو<br/>امید دیکھے ادٹھا خاطر سے دھواں<br/>کر ایسا مشتعل داغ جہانی<br/>کھلے دل پر بدنیسان باب توفیق</p> | <p>تبت دل مے بقدر خواہش دل<br/>مشک سرسبز چون شان زنبور<br/>لب زخم جگر کو رکھ نمک سود<br/>کہ بہانہ ہوئے جون اختر خاک<br/>کہ تاہر استخوان میرا ہو گلہ نہ<br/>کرے خلوت میں دلکی استراحت<br/>ہو آنو تا سر مرزگان رسیدہ<br/>نیابت جون سان کے موبہ کو<br/>ایش شخص دل کر شاہد پاس<br/>ہو روشن جس سے شمع آشنائی<br/>کہ بے پردہ عیان ہو دے تحقیق</p> |
|---|---|

نہ ہوں من بعد محو پوچھ بانی  
کردن اہل سخن سے موشگافی

|   |   |
|---|---|
| رکھ احوال ملک دان کا مد نظر<br>بہر حال دودن میں کٹ جائیگی<br>ہے دودن کا زیر زمین خواجگاہ<br>چہ بر تخت مردن چہ بروئے خاک | سے درپیش اک عمدہ تجوہ<br>کہ بان تو جو کچھ پیش آجائے گی<br>اگر ہے گدا بان و گربادشاہ<br>مسلم ہوا جب کہ ہونا ہلاک |
|---|---|

## حکایت

|   |   |
|---|---|
| جز اپنے نہ رکھتا تھا اسباب اور<br>ہر اک سال کے بیچ خوشحال تھا<br>اگر ہم بھی خدمت میں ہوں مستفید<br>معین ہو بیجا ہم بود و باش<br>دلے خوب خاطر سے تیرے قبول<br>دیا خام کر اپنے گھر میں مقام<br>درخانہ رکھتا سدا عقل مند<br>کھلے چھوڑتا ادب جگہ کے گوار<br>سبب کو یہ سائل ہوئے اسکے سات<br>کہ وضع جہان سے ہے یہ برخلاف<br>موافق تھیں سے تو یہ چال ہے<br>جہان ہے کچھ اجناس یا نقد چیز<br>کسی کی ہے کچھ میں ہوں اپنی متاع<br>وہ کیا ہے کہ اپنے سے آگاہ ہیں<br>کوئی چیز یاں تجھ سے بہتر نہیں<br>تو اس رمز سے اک اشارت ہو جس | سنا ہے کہ اک مرد آزدہ طور<br>جہان تھا دہان فارس ابال تھا<br>کہا اوسکو اک شخص نے کیا بعید<br>کوئی دن تو اس جا پہ کیے سنا<br>کہا اگرچہ یہ بات بنے بے و مول<br>لے آیا یہ اوسکو بہ طیب تمام<br>یہ جب تک کہ اوس گھر میں کرنا اند<br>مگروان سے جاتا کہین بہر کار<br>کھلی جب کہ ہمایگان پر یہ بات<br>اس عقدے کو کیے گا ہیرنجی صاف<br>کہا چیز کیا اس میں اشکال ہے<br>محافظ آسی گھر کے ہن سب غریز<br>غرض کو سنا ہے مرا اختراع<br>غرض یہ کہ جو عارف اللہ ہیں<br>جو غافل تو کچھ سمجھے اپنے تئیں<br>جو رکھتا ہے کچھ اپنے دل میں ہوس |
|---|---|

## حکایت

|                            |                              |
|----------------------------|------------------------------|
| سنا جائے کہ ایک ہوس کا حال | کہ رکھتا تھا نت کیسا کا خیال |
|----------------------------|------------------------------|

## دربیان مناجات

سدا دنداپے اکل پیسہ  
میں ہوں گرفتار بل ناز جسم  
شفیعوں پر تنک میرے نظر کر  
کہ جس جاگہ ترا فضل دے عطا ہے

بھق باطن ہر چار سرور  
پہ تیرے فضل کا دریائے کیا کم  
اوس آتش کو تک اس پانی سے ترک کر  
میں کیا اور کس قدر میری خطا ہے

## دربیان شروع حکایت

الالے چاہا ساز بادہ نوشان  
ہے عرصہ دل پہ خاموشی سے آئینک  
مری اس خاک کی دھو دل سے کلفت  
شب اک ماتم سراے خانہ عشق  
کہ تھا پنجاب میں اک مردود ویش  
ہمیشہ دست دل سے پلے کو بان  
حزین عشق مانسہ دم سرد  
گداز تن سے تھا از خویش رفت  
بتو یز جنون دلدادہ عشق  
برنگ شمع سر سے پانوں تک نار  
مقام اوسکا تھا اک جاگہ سر راہ  
مدام اوس جاگہ رکھا اسقدر پاک  
اگر تنکا تو دان سے ڈھوڑ نہ ڈھلائے  
عجب ہے لطف سے شاداب خم  
کئی اک صحن میں اوس کے خیابان  
شجر دان کا ہر اک اتنا عجبو بی  
بہم اس طرح شاخیں تھیں نمودار

زبان گویا کن خاک نموشان  
رہے کبتک یہ آئینہ تہ زنگ  
کہوں میں داستان جذب الفت  
بیان کرنا تھا بون انسانہ عشق  
گرفتار بلا ہے حالت خویش  
سدا آشفتنہ چون زلف خوبان  
بسان جان عاشق سرسرد و رد  
ہو چون محو چکدن موم نقتہ  
وے عاشق نہ تھا آمادہ عطش  
پہ تھی اک اشتعالک اوسکو درکار  
بوضع تکیہ ہے جس سے تو آگاہ  
کہ گوئی آب گوہر سے ہو یا خاک  
تن لاغوسا اوس کے ہنار ہے  
کہ ایسا قطعہ دیکھا ہے بہت کم  
وہ گویا انتخاب باغ رضوان  
نہ ہو بچے جسکی کیفیت کو طوبی  
گلے میں باہن جون ڈالین میں دوبار

## در حمد باری تعالیٰ

بنام آنکہ عشق آموز دل ہے  
عطا کی ادن کے گل کو شکل زیب  
جہان ہوا سکا غم ہنگامہ پردانہ  
لگا کر موسے تاخار حسن و طور  
ہر اک پر فے میں پنہان ہو وہ خورشید  
جو دیکھے ہے تو اس عالم میں موجود  
نہ ہو اس سے اگر ذرہ کو تا سید  
دم ماہی ہے جس صورت سے پانی  
جو دیکھے تو ہر اک دم کو بامعان  
فضولی ہے اب آگے حزن و گرفتار  
اگر دریافتی برداشت بوس

چراغ افروز شمع سوز دل ہے  
کیا بلبل کو ادن نے ناشکیبا  
ہے ماتم کے تین شادی پہ وان تاز  
ہیں اس کے شوق نظر ہر مین محمود  
تو اس دھوکے میں ہے یہ عمر وہ زید  
ہے اس کی بود سے ان سب کی بہود  
لے کیا رو کہ چاہے وصل خورشید  
اسی سے ہے ہر اک کی زندگانی  
تو کچھ سمجھے ہیں یہ کیدھر کی فیضان  
کہ یک مشت نمون بس ہر زخردار  
دگر غافل شدی انوس انوس

## در لغت حضرت سید اکرم سلیم

الالے ساتی فرخندہ فرجام  
کہ یان نقد فضوی نار و آب  
ز بے سرو فقر باب ملت  
محمد وہ کہ ہیں جتنے پیسہ  
نہ ہوتا وہ اگر زینت وہ خاک  
جہان میں ہے یہ جتنا کچھ ہویدا  
غرض جو کچھ کہ اس کا مرتبہ ہے  
یہ منہ اس کی ثنا لائق نہیں ہے  
بس اب بہتر ہے اس جاگہ خوشی  
سکوت بر محل ہے دل کی تفریح

ادب کی مے سے تو آتش کا بحر جام  
نہیں یہ حمد لغت مصطفیٰ ہے  
تداوی بخش صد انواع علت  
ہیں اس کے مرتے سے سب فروتر  
نقد خاک کے ہوتے زافلاک  
ہوا اس کے لیے سب کچھ یہ پیدا  
خدا ہی عالم اس کا یا خدا ہے  
شنا کر دانکا جبریل میں ہے  
کہ ہو غجز سخن کی عیب پوشی  
سخن پر اس کو سودر جہ ہے ترجمہ

نگاہوں میں رہا صد بحث و تکرار  
محبت نے کی دو لون دل میں تاثیر  
پر اس عرصہ میں کچھ دھیمی ہوئی دھوپ  
طلب کی دل سے ہر اکے اجازت  
الائے ساقی خون جگر نوش  
کوئی یہ بھی دل آزاری کا ڈھب ہی  
عجب رہ رہے یہ راہ آشنائی  
ولے یہ بات اندیشہ میں کب آئے  
کہیں دو دل نظر آئے نہ حسد  
چنانچہ لوح سنج بزم تاثیر  
کہ جب وہ قوم اور یہ ماہ رخسار  
دواع یار نے یہ کی مسادی  
کے جون زخم گردون نے ہنسا یا  
غرض ایدھر تو جلتی تھی یہ دل ریش  
نہ اس کو کچھ سخن کہنے کا یار  
یوں ہی باہم بخت یہ محو بلا ہا  
ہوئی وہ قوم جب تکلیف سے راہی  
کہا اون نے نگاہوں میں کہ مختار  
گئے وہ اوسط اور یان ریغناک  
کہ لے گردون دون یہ کیا کیا تین  
کوئی دیتا ہے اس ظالم کو بھی دل  
وہ کیا دیکھی خطا مجھ سے کراک بار  
میں جس خطرے نہ لرزے تھا برہن  
بھلا لے سفلہ و دورا رفوت  
میں ہوں وہ تشنہ کام دشت حسرت

نہ تھا ہر چند وان امکان گفتار  
ہوا پر خانہ وہ تو دے میں اک تیر  
مس خورشید کا سین ہوا روپ  
کہ چلیے اب نہیں اتنی تمازت  
نہ کر یان تک حق محبت فراموش  
کہ میں مہر تا ہوں تو رخصت طلب ہی  
نہ ہوں گر جا بجا خارجہ ادائی  
کہ عشق و وصل یک جا کہ گرہ کھائے  
کہ لیون کام دل باہم وہ یک چند  
کرے ہے اس طرح یہ بات تقریر  
ہوئے چلنے کو اس نیکے سے طیار  
کہ یان آخر ہے غم انجام شادی  
کہ ہنسنے میں نہ خون اوس کور دلا یا  
اودھر ہوئے تھا آتش پر وہ درویش  
نہ اس کو جز خموشی اور چار  
کہ ناگہ وان سے وہ ڈولا اوٹھایا  
اجازت اون نے اس معذرتے جا ہی  
بد اتمت میں کیوں تھا تو ناچار  
کے تھا زیر لب باپشمن مناک  
وہ دل سافند یوں از زان دیان  
کہ جائے چھوڑ صید نیم بسل  
کیا تین وقف جان مدیش آزار  
وہ ہی آفت مرے لایا تو در پیش  
یہی ہوتی ہے عالم میں مروت  
نظر آیا جسے پانی بکثرت

غرض سایہ کے وان کے ہوسلاسل  
 مسافر جو کوئی ادس راہ آتا  
 سرے دہر تھی گویا وہ جساگ  
 وہ ایک احوال سے بیچارہ درویش  
 نہ ادس سے دلو اک جیوٹی کے آزار  
 بسر کرتا تھا جس صورت سے دنرات  
 خوشا احوال یا ران گذشتہ  
 اک ہم بین خلقت انسان بے تنگ  
 ہے بدتر مرگ سے وہ زندگانی  
 بہشت آنجا کہ آرائے ناستد  
 غرض جب تک وہ تھا اس خاکدہن  
 بدونیک جہان سے چشم بستہ  
 دلون کا پاس تھا آرام ادس کا  
 قصائے اس میں یہ بازی اٹھائی  
 زبیں دیکھی جگہ مطبوع و جاسرد  
 جہان پر قافلہ اترتا تھا سارا  
 ہوئی گرمی سے ڈولی کی وہ جب تنگ  
 نکالین انگلیان پردے سے باہر  
 تعالیٰ اللہ جہ فدیق اوچہ انگشت  
 وہ کافر دیکھنے میں آنکھ کے موج  
 کہوں کیا بات منھ کی جسے آگے  
 جو دیکھے یک نظر وہ روئے زیبا  
 دوچار ادس سے ہوا یہ مرد درویش  
 نہ جانے تھی نگہ یا تیسرے یا بار  
 کوئی یکدم جو تھی یجادہ خرسند

کشان بھی سو طرب سے دامن دل  
 وہ دل سے یاد منزل بھول جاتا  
 کہ جو آیا وہ بھولا منزل درہ  
 مقیم ادس جا میں تھا باخاطر لیش  
 نہ ادس پر نیک و بد سے خلق کے بار  
 کہان بانی فرشتے نے یہ اوقات  
 کہ جسکی زیست تھی رشک فرشتہ  
 کسی سے ہم کوئی ہم سے بیان تنگ  
 کہ جب ترب دلپہ ہویم سلا نی  
 کسے را با کسے کاے نباشد  
 بخوبی شہرہ تھا سائے جہان میں  
 ہمیشہ برد در داس نشستہ  
 تھی خدمت ہر کسی کی کام ادس کا  
 کہ ناگہ اک برات ادس راہ آئی  
 او تر بیٹھے ہر اک سو عورت اور مرد  
 وہیں اک سمت دو لہن کو اوتارا  
 کیا اون نے ہوا کھانے کا آہنگ  
 رکھیں اک ڈھب سے پشت بہت ادیر  
 کہ دین تھیں خوبہائے خلق ہمیشہ  
 وہ شوخی میں کہے تھی برق سے گونج  
 کیے خورشید کو چمک چوندھ لاگے  
 نہ ہوئے پھر کسی رو سے شکیا  
 گیا بیچارہ اک جھپکی میں از خوش  
 کہ بے تحریک وہ دل سے ہوئی پار  
 ہوئے باہم ہزاران عمدہ و پیوند

یہ ادنیٰ اک محبت کا اثر ہے  
 پہ وہ بخت اُسے جلنے سے لے خام  
 کہ یہ دو شخص کو ظاہر میں بین دو  
 خیال و وہم اوسکے پہنچ اس طرح  
 جو کچھ اول میں تین دیکھی ہر مثال  
 ہے یہ بھی بلکہ اک حرف کذائی  
 نہیں اتنی بھی دان آپس میں تفریق  
 سنا ہے میں کہ تھا یسلی کا یہ قصہ  
 ہوا فساد و ماضی حسب ارشاد  
 ہر اک نشر تھا اوسکا شوخ سر تیز  
 سلیقے کا کون اوسکے میں کیا حال  
 جہاں ہونا تھا گرم و ستکاری  
 اوسے خلوت میں جب اودن نے بلایا  
 ہوا گردون و دون اوس سے مساعد  
 کہ جس کے ناز کا انداز محرم  
 غرض جس شکل سے تھی خواہش دل  
 ہو اجاری رگ لیلیٰ سے یان غن  
 ہزار افسوس اوس جاگ نہ تھے ہم  
 یہ کیا معنی کہ اک حجام بے مغز  
 اُسے لے ساقی خمانہ ہو کشش  
 ہے وہ مے تا سب خطرہ بھلاؤں  
 جو کوئی یان لکھے ہے طالع شوم  
 اگر گوہر کمین سے ہاتھ میں لائے  
 دگر بائے طلائی دشت افشار  
 بچنا پختہ نقد کا اس زر کے صراف

کہ دلو حال سے دل کی خبر ہے  
 بڑا ہو جو اس صورت سے کچھ کام  
 پہ باطن میں بہنیں فرق سر مو  
 دو آئینہ میں اک صورت ہو طرح  
 بعینہ ہے وہی ثانی کا احوال  
 جہاں ہوتی ہے باہم آشنائی  
 ہے یہ قول کی یہ بات تصدیق  
 کہ بہر دفع وحشت کیجیے فساد  
 پہ کیا فساد اس فن کا اک استاد  
 کہ مرگان سے کو کا فر کا خون نہ  
 کہ چہ تھا وہ آنکھیں موج کربال  
 رگ خار سے خون کرتا تھا جاری  
 یہ لے آلات خدمت دان در آیا  
 لی اپنے ہاتھ میں اودن نے وہ سہل  
 اگر ہو گا تو کچھ مجنون میں تاہم  
 کیا کام اودن نے اوس مساعد سے حاصل  
 چھٹی بے بیشتر دان فساد مجنون  
 کہ اپنے ہاتھ سے کرتے ہو کم  
 لے اپنے ہاتھ میں وہ مساعد لغز  
 میں بد جلوئے کی منزل فراموش  
 سخن کوتہ کروں مطلب پیادوں  
 جو ہے بال ہما ہو جائے وہ یوم  
 بزرگ نرال پانی ہو کے بہ جائے  
 وہ ہو جون موم اوسکے ہاتھ میں خار  
 کے ہے اس طرح احوال اسلاف

|   |   |
|---|---|
| <p>تو دیکھا اک سراب خشک اور سیر<br/>جو نظر دن سے گیا ڈولا کچھ اک دور<br/>کہ حسین بڑھ گیا آگے وہ کچھ اور<br/>نق دل سے لہو کا اپنے پیاسا<br/>یہ تھا یان اور نگہ اس کی ادھر تھی<br/>ہوا وہ روز اس پر تیرہ جون شب<br/>گئی دنبال ڈولی کے چلی روح<br/>کے تو پھونکی اسرافیل نے صور<br/>کرے تھا نوح و فریاد و ماتم<br/>ہزاروں چشم و شرکان گریہ آلود<br/>صلا حائ یہ لگے کہنے ہر اک یار<br/>یہیں رکھے اگر اسکو تو کیا خوب<br/>کیا اس مرد کا بختیز و تکفین</p> | <p>گیا نزدیک جب اس کے پس از دیر<br/>غرض پھر خلق میں آمادہ رہ بخور<br/>کھڑے ہو کر کے ادن نے ایک دو غم<br/>چڑھا اک پیڑ پر وہ شعلہ آسا<br/>جان تک قوت مانتی تھی<br/>نظر آنے سے مطلق رہ گیا جب<br/>گرا اوپر سے نیچے وان یہ مخرج<br/>اوٹھا ہر سو قیامت کا سال کار<br/>گریبان چاک گرد اس کے یک عالم<br/>دل اس کے غم میں لاکھوں کلفت اندر<br/>نہایت بعد جنج و فزع بسیار<br/>کہ یہ جا اس کے جیتے ہی تھی مرغوب<br/>غرض جس طور پر ہے رسم و آئین</p> |
|---|---|

## دربیان تاثیر عشق در ویش بدل عروس و مذکور آن

|   |  |
|---|--|
| <p>ادھر سے تک دوسرے بانی عشق<br/>ہو جہین سر بسر فرقت کا شکار<br/>کہ جبکی اک سے عالم جلا ہے<br/>ہین خوبان بھی اسی اندوہ سے تنگ<br/>پھٹا دیکھے گا جیب طاقت گل<br/>دہان کھینچی ہو چنرے شمع نے دیر<br/>کرے ہے اسطرح گو ہر نشانی<br/>وہی ساعت وہی لحظہ وہی آن<br/>گویا اس حال سے اسکو خبر تھی<br/>جو حائل کوہ ہو تو شیشہ کر دے</p> | <p>الالے ساقی نمخانہ عشق<br/>یہ کیا پیسا نہ لب ریز غم یار<br/>نہ جانے یہ محبت کیا بلا ہے<br/>نہ تنہا عشق اس سے شیون آہنگ<br/>جہان پاوے گا تو آشفۃ لبس<br/>ہوا پردانہ جلکر کس جگہ ڈھیر<br/>چنانچہ واقف راز ہنسانی<br/>کہ یان درویش نے جو قوت دی جان<br/>وہ شوخ اسطرح دان آشفۃ تھی<br/>غرض عیش جب کھولے ہر پرے</p> |
|---|--|



|  |  |
|--|--|
| اس کے بادہ نوش گردنش دہر<br>ہوں تشنہ لب نہایت مثل خامر | بند و بنا جام مجکو ہے یہ کیا قہر<br>دے وہ سے جس سے ہوں سرگرم نام |
|--|--|

## نامہ نوشتن و فرستادن قاصد بطرف مادر

### ویدر عروس

|   |   |
|---|---|
| دبیر واقف تفصیل و اجمال<br>کہ آکے تاج سر قوم و قبائل<br>وہ گوہر جسکے رشتہ سے ہرک یاں<br>نہ جانے کیا ہوا اسکو تب و تاب<br>وہ نادیدہ غزان گل برگ نوخیز<br>تھدا جانے کہ اس کو کیا بلا ہے<br>جہانک چارہ دان تھے سب میں ناچار<br>مگر بے کوئی بعد از تامل<br>کہ کتنی یہ اقربا اپنے سے مالوف<br>سو یہ گھر اور وہ گھر ایک سا ہے<br>کسی کی نیکی ایدہ سر روانہ<br>کیا یہ لکھ کے خط ملفوف جدم<br>لکھا نقد بر کا ہر گز نہ جانا<br>دیا یہ خط کو اک پیگ کے ہات<br>ز سے نقد بر ہے اوس کی سراسر<br>ہمارا کس قدر تو یہ سر راسے<br>کرین ہن حسب ظاہر ہم بھی تدبیر<br>ہذا پنجہ یون سنا ہے من کہ جس دم<br>تھے اوس گھر کے جہانک بے درغمال | باین تقریب لکھتا ہے یہ احوال<br>سراسر شفقت و اشفاق مائل<br>بخود بالیدہ تنہا مانند مر جان<br>ہوا چاہے کچھ آپ ہی آپ بے آب<br>ہے جون شاخ کن ہر دم دوق یز<br>بد نقد بر کا کیونکر ہے کیا ہے<br>یہ کچھ سمجھا نہیں جاتا یہ آزار<br>کرے ہے اس طریقہ پر تفصیل<br>ہے محنت اوسکی دان ہونے پر ہوقوف<br>یونین کہ مصلحت ٹھہر بھلا ہے<br>کہ لیجا اسکو یاں سے سوئے خانہ<br>ہوئے اس مصلحت سے سب وہ غم<br>کرے گا کیا کوئی دم میں زما نا<br>کہ جانا یاں سے وان تک جھکو کبات<br>ہے کیا دانش جو ہوئے اوس پر دائر<br>کہ اوسکی کنہ ماہیت کو وہ پاسے<br>یہ کیا جانے ہے کیا اسرا نقد بر<br>ہوا یہ پیگ اوس منزل کا محرم<br>ہوئے اوس سے وہ سب پران اجل |
|---|---|

کہ جب وہ نازنین گھر پہنچ آئی تو  
 کیے سب نے پچھا اور اس قدر در  
 ہوئی جو چشم اس رو پر نظر باز  
 شغب سے دان ہر اک دلیکا تھا یہ رنگ  
 زن دم و دو قبائل تھے جو کچھ دان  
 نہ اس کو صبر نہ طاقت نہ آرام  
 ہر اک دم تازہ اس کو اک خلش تھی  
 ہر رنگ زلف گہ آشفتمہ اطوار  
 جگہ غائب کے منہ او پر وہ بیتاب  
 بجان سب گھر کے لوگ اس کے تعجب سے  
 بقدر فہم ہر ایک کو چک و پیر  
 پر اس کا حال تھا ہر دم تباهی  
 نسیم آسا اور اتنی تھی کبھو خاک  
 کبھو نوچے تھی سر کے بال غم سے  
 کبھی کبھی تھی ظالم سے یہ مظلوم  
 دماغ اپنا جلاتے تھے زن دم و  
 غرض یہ دکھ ہے کچھ ایسی ہی بات  
 نہ ملا پاس کے ہر گز یہ اسرار  
 عناصر سے ہو کر زیادہ کوئی چیز  
 نشستہ ہووے جو ن درد تہ آب  
 و گر صفر کرے صحت کی غالت  
 مگر وہ جس کو اس کا لے نے مارا  
 بہت کیلنجی جب اس کو دکھ نے ملازی  
 کہ اس مجروح غم کو سوئے خانہ  
 یہ لکھیے خط کہ تالیے کوئی آئے

و یا ہر ایک نے جی روئسائی  
 کہ صحن خانہ گوہر سے ہوا ہر  
 کیا اس چشم پر نظر رہنے ناز  
 کہ مثل غنچہ تھی تن پر قبا تنگ  
 خوشی سے ہمد گرتے تھے تہنیت خوان  
 ہمیشہ گریہ وزاری سے تھا کام  
 مقیم سینہ جاے دل تپش تھی  
 گئے چون نرگس نمودر بیسار  
 کرے تھی گریہ سے تزیین مہتاب  
 ولے واقف نہ تھا کوئی سبب سے  
 کرے تھا اس کے ہونے کی تدبیر  
 تہاں تھی جس طرح خشکی میں ماہی  
 کبھو جون گل کرے تھی ہر چاک  
 کبھو نالان تھی فرقت کے الم سے  
 گیا ہے کن امیدوں ساتھ محروم  
 ولے افروز تھا ہر لحظہ وہ درد  
 جہاں حیران ہے سوطب اور طبابت  
 عبت ضائع ہے یا ن تنوید و طومار  
 طبیب اس کی کرے تشخیص و تجویز  
 اگر سودا تو کیجے نصد و جلاب  
 ہو تبرید و ن سے اطفال حرارت  
 مدین ہر مرگ اس کا کوئی چارہ  
 نظر آئی یہ سب کو چارہ سازی  
 بہر تقدیر سبجے اب روانہ  
 اسے جس حال سے ہو گھر کو لیجائے

تنگ اوٹھ اور سرا بخام سفر کر  
مجھے کر یک دو پیمانہ میں ایک لال  
نہ رخصت یہ کہ اوس مرکی ہو یا نہ  
اے لے گردش افلاک بے مہر  
وہ کس بنے نے ایسا سرا اٹھایا  
کوئی پاکیزہ گوہر یا نہ چھوڑا  
ترے ہاتھوں سے بلبل ناکش ہے  
دی تو نے جان شیریں لیل میں برباد  
ہیں یہ باتیں تو یک مدت کی جو ہیں  
ہے کل کی بات وہ مارا تین درویش  
چنانچہ شعل اندروز معانی  
کہ جب شب پر ہوا خورشید فیروز  
ہوئے اُس خواب نوین سے یہ بیدار  
کرین تھے گھر میں اس مہر کی تڑپ  
پنھا کر وہ قبا تن میں وہ بے باک  
یہ کرتے تھے ساتھ اس کے مدار  
نہ تھا اس کو کسی کے ساتھ آرام  
نہایت اک کنیز کہنے عصر  
جہان گرم سخن ہوتی تھی وہ زلال  
ضعیفی سے گردن اس کی میں کیا بات  
جھکا تھا بسکہ پیری سے وہ قامت  
رکھے ہے بات میں لے جو جہاں  
عزیز تھی ڈول پر یہ کاروانی  
ہوئے درپے فنون ساز کی یہ جب  
نہ جانے کیلی اوس کا فر نے تدبیر

صبر و محی سے لب ساعسر کو ترک کر  
کہ لکھنا ہے مجھے رخصت کا احوال  
یہ رخصت ہے اے ظالم جہانے  
ملائے خاک میں کیا کیا تو مہ چہر  
نہ جس کو خاک میں تو نے ملایا  
ہے سنگ جفا سے تین نہ توڑا  
بجھی سے گل سدا آشفہ و ش ہے  
ترے سر پر ہے ثابت خون فرہاد  
کیے ہیں حال میں کیا کیا ستم تین  
ہے آج اس ناز میں کا فکر درپیش  
کرے ہے اس طرح آتش فشاں  
پڑا ہر چار جانب مسلسل روز  
کیا سب ساتھ کے لوگوں کو تیار  
ہے دنیا بچ جیسی رسم و آئین  
کرے تھی مثل گل دامن تلک چاک  
پر وحشت اس کی ڈھونڈے تھی گناہ  
وہی دیوانگی سے دہم کام  
کہ دلکش نظم سے جسکی ہر اک شعر  
تھی دان دلائل محالہ کس مال  
کہ جس نے کی تھی بڑھیا اکھ کی مات  
تھی سر پر ٹھوکر دن سے نبت قیامت  
کہیں تھی ادبھی اوس سے پاؤں ساق  
تھی گویا مادر کیتی کی نانی  
ہوئے اوس سے جدا جتنے تھے مان  
کیا دی سخن میں اوس کو بخیر

پس از تلخ چندین حرف جان کو ب  
لیا اور بعد پڑھ چکنے کے میسر  
کہ یان سے گرا بھی چلیے تو ہر خوب  
پس از بس ہو گیا تھا موسم شام  
اگر بالفرض تھی وہ عید کی سلخ  
عجب حالت رہی اون سب پطاری  
ادخون کا حال بد کرنے سے اور اک  
شفق نے طرح اوس گل بہرین کی  
پڑی پھکی جو تک شب کی سیاہی  
پس از قطع مسافت یغزیران  
جہان تک اوس جگہ کے تھے اکا بر  
کھلائین کمرین اور جھارے سردرد  
ہین جس صورت سے خدمت کے سلخ نام  
غرض بیٹھے یہ جب وان فارغ البال  
کہ اب اوتے مرض کا ڈول کیا ہے  
دکھایا ہے جنھیں اس کو مکرر  
سرحرف و حکایت بسکہ واسطہ  
بسم ملتے تھے سب افسوس سے بات  
غرض جب تک کہ یہ اجماع وان تھا  
کہ آخر صبح کا چلنا مقرر

دیا اون نے اونھیں آخر یہ مکتوب  
ہوئے اس ماجرا سے سب وہ مضطر  
کہ ہو معلوم وان کا کیا ہے اسلوب  
دقین وان رات بیتی کام ونا کام  
شب ماتم سے بھی گذری نہ تلخ  
نہ تھا کچھ کام جز اخترا شکاری  
گر بیان صبح صادق نے کیا چاک  
رنگی لو ہو مین سب پوش بدن کی  
ہوئے وان کو کچھ اونٹے لوگ راہی  
ہوئے وار وجود ان فتان وخیل  
ہوئے خدمت میں اون کی آکے حاضر  
بٹھایا اونکو اور بیٹھے ہر اک سو  
بجالائے وہ سب انواع الکلام  
ہوئے اوس خستہ سے مستفسر حال  
ادسی صورت سے ہر ایک کچھ شفا ہے  
کرے ہین کیا وہ بیماری معتد  
کہا ہوا کہ نے جو کچھ اجسرا تھا  
یہ ناگاہ اس سے ہے یہ کیا بات  
ہر اک اس ذکر سے رطب اللسان تھا  
ہوئے یہ مائل آرام یکسر

دربیان رحمت شدن عروس بر بخش در عشق  
درویش

رہیگا لب تاک توبے خور و خواب

الائے ساقی جام مے ناب

|   |  |
|---|--|
| کہ میں عکین نہٹ پایا ہے اس کو<br>مرض کا اسے میں سمجھا ہے اب بیچ<br>مناسب ہے جو بیان اوتیرے کوئی قسم<br>نہیں یہ بات تھی مقرون تہفیس<br>کہا حضار نے دان سے کنار | سو کچھ ہاتون میں پرچا پایا ہے اسکو<br>اسے اک کلفت خاطر ہے اور بیچ<br>نہ ہو تا دل عزون سے کچھ غم<br>ہر اک نے اسکی کی نقدیق و تسلیم<br>اسے پردا کر اوس جاگہ اوتارا |
|---|--|

## دربیان رسیدن عروس بہکان درویش و بجائے درویش گور یافتن و ترقیدن قبر و درآمدن ران عروس

|  |  |
|--|--|
| الائے ساقی میخانہ ناز کو<br>غیبت ہے اے ظالم کوئی دم<br>کہ شمع بزم ہستی آہ فریاد<br>نہ کر یہ تنگ عرصہ مجھ اوپر تنگ<br>بجھے اپنی ملاحت کی قسم ہے<br>قسم ہے تجھ کو اپنے زلف درو کی<br>قلع کو آتش ترے کے بھر تو<br>تنگ بہکے جو اوس مے سے ملا کام<br>خوشا تا غیر جذب عشق کا مل<br>نہ لجا کہر با اس طرح سے کاہ<br>نصرت تا شریک آب و گل ہے<br>کیا ہے دل نے آئینے کو حیران<br>کرے عاشق کا یہ ظالم اگر کام<br>فنون سازی پہ اپنی جب کبھی آئے<br>اسی صورت سے اس کا فر کے ہیں ڈول<br>کہ جب وہ نازنین تکبیر میں آئی | نہ رکھ مے کو لب ساغر سے تو باز<br>ہے عرصہ زندگانی کا نہٹ کم<br>سدا رہتی ہے زیر دامن باد<br>خدا جانے زمانہ کیا کرے رنگ<br>مرے دل کے جراحت کی قسم ہے<br>قسم ہے تجھ کو گل کے رنگ و بوی<br>طراوت دے گل داغ بگر کو<br>حدیث جذب الفت تا ہوا انجام<br>سرا پا ہے اثر جس سے ہر اک دل<br>کرے جو جذب جانان جان آگاہ<br>کشان آہن کو مقناطس دل ہے<br>دیا ذرہ کو دل نے شوق طیران<br>نہ نے معشوق کو بھی ہرگز آرام<br>جنازے پر نہیں تو گور پر لے<br>چنانچہ ہے اوسی راوی کا یہ قول<br>جگہ درویش کی اک دھیر بانی |
|--|--|

جب اس حالت سے آئی کچھ سر راہ  
تھا گویا شاق اوس مہ پر کلف وار  
مگر وہ غم تھا کچھ اس کے لیے کم  
غرض جب وان سے چل نکلی سواری  
نہ تھا مبر و سکون اوس کو نہ آرام  
کبھو کبھی تھی خوشی و قوم کا حال  
بہ غور غصہ و دستاں بسعول  
کہ اوسنے دل سے کیوں ہی غم غلط ہو  
ہین دل جوئی کے جس صورت سے انداز  
کہیں اس میں علی وضع روایت  
کہ اک جائے ہے آگے سر راہ  
جگہ اتنی تو کیا اک مختصر ہے  
زمرہ تو نہ کہیے اوس کو زہر  
گلونین سبزہ یون لہرے ہے وان  
غرض دانے گھیا بان کی ہر اطراف  
چل اب بٹھئیے اوس جاگہ کوئی دم  
گلونے ساتھ وان کرنا تو بازی  
پریشان گل پہ کبھو تار سنبھل  
نہیں گل شاخ پر ابستہ مر غوب  
سنے جو ادن سے وہ حرف خون دم  
پر اک غوے تغافل سے وہ عیار  
کہ تیری مصلحت گر ہے اسی طرح  
ہے اس سے اور کیا بہتر جو اک دم  
اسی صورت سے تنہا یہ ذکر و انکار  
ہوئی اوس سے جدا یہ دایہ پیر

سواری میں وہ بیٹھی اور یہ ہمراہ  
یہ کیا کچھ ہے لازم گنج کو مار  
کہ گردون نے دیا اس غم پہ غم  
ہوئی دونی وہ اوس کی بیقراری  
یہ وہ باتو نہیں کرتی تھی اسے رام  
کہ تجھ بن زندگی ہے اوس پہ نکال  
کبھو کبھی تھی اوس وحشی کو مشغول  
یہ جو ہوتا نہ ہو وہ کس منط ہو  
سر زلف سخن کرتی تھی وہ باز  
کی اوس تکیہ سے بھی ادن نے حکایت  
پنٹ لپٹ اور مطبوع دل خواہ  
عجب کچھ لطف سے پر سبزہ تو ہے  
یہ خاتم سے ہے عالم کے تمین وار  
ہو جیسے مورستی میں پر افشان  
ہے سینے سے بھی مہر وینے کچھ صاف  
فرد ہو تا دل محزون سے کچھ غم  
ہو تا لبلیل کے دل کی چارہ سازی  
بہم شرمندہ ہوتا سنبھل و گل  
جو ہو پنے ہاتھ تک تیرے توہ خوب  
ہوئی دل میں نہایت شاد و خرم  
کرے تھی اس سے وان جانیکا اقرار  
نہیں سر جینا جسکون کسی طرح  
خوشی سے لذت کچھ کہ پہ باہم  
کہ وہ تکیہ ہوتا کہ منو دار  
دیا ہر اک کو ان نے عرض تدبیر

کہ یارب کس طرح اب گھر کو ہم جائیں  
 جو پوچھینگے ہمیں خوش و بردار  
 جواب اسے سوا ہم کیا کہیں گے  
 اگر ہم جانتے ایسا سرا انجام  
 بزننگ محل گیریاں چاک و مضطر  
 کوئی کرتا تھا تن پر پہن چاک  
 کوئی کتنا تھا کھودین اس جگہ کو  
 نئے منجے دانے سب اس منے دلتنگ  
 ہوا جو سرد اس حالت سے آگاہ  
 سر و شاخ و بن ادن جاگہ جو تھی پات  
 اک عالم انے گردا گرد ہوا جمع  
 پھر آخر حشر ہے رسم دائیں  
 کہ گویجے ہزاروں نالہ و آہ  
 ہے یاں دم مارنے کا کس کو یاں  
 جلا آیا ہے اول سے ہی ڈول  
 اگر صد سال باشی دریک روز  
 نہ جان اشکال عالم دیدہ پاہن  
 بگاڑین بین ہزاروں ردے دکا کل  
 یہ جتنا تختہ روئے زمین ہے  
 جو آیا اوس گذر گہ مین سو گذرا  
 نہیں جز نام کچھ بقیہ مین سے اب یاد  
 یہ کل ہونا جو اسے فرستے غافل  
 یہی خورشید ہوئے اور یہی ماہ  
 کچھ اشیاء دن سے یاں کے کم نہ ہو دین  
 پس اس صورت مین تب کہے کس کا ماتم

بھلا جائیں تو منہ کیا لیکے دکھلائیں  
 کمان چھوڑی وہ تم نے ناز پر دور  
 کہ شرمندہ سے ہو کر چپ رہیں گے  
 نہ لیتے یاں کے رہنے کا کبھو نام  
 پڑے یونہیں تھے اوس مرتد کے اد پر  
 کوئی ڈالے تھا تن پر متصل خاک  
 ہوشا پد اوس تلک لیجائیں رہ کو  
 نہ تھا پھولوں کے منہ پر مطلقاً رنگ  
 بنا سرتا دم وہ صورت آہ  
 ملین تھیں ہمد گرد انوس سے بات  
 ہو پر واذون کی جون کثرت سر شمع  
 گئے کرنے اودھولن کی لوگ لشکین  
 نہیں دان کے گئے کو بھرا دھراہ  
 نہیں بندے کو غیر از صبر جارا  
 یقینی ہے کسی عارف کا یہ قول  
 بیاہد رفت زین کاخ دل افروز  
 یہ سب سلی خوردت قضاہن  
 بنائے اس چمن کا سنبل و گل  
 ہر اک خطہ یہ یاں اک نائنہن ہے  
 نہ دامت ہی رہا آخر نہ عندار  
 کمان شیریں گئی کید ہر بحر فر باد  
 کہ ہم مطلق منسل ہوں تہ کل  
 یہی وضع زمانہ اور یہی راہ  
 پر سب کچھ ہو مین اور ہم نہ ہو دین  
 ہے اپنا حال جائے گریہ و غم

ہوا جون نیش غم جو تھا خاطر میں مرگوز  
 پہ غیرت او سکو کہتی تھی کہ خاموش  
 ولے دل جانتا تھا اس کو یا لب  
 نہ تھا اک رستہ لیکن زیب مرگان  
 پہ ضبط و عشق لے غافل پر کچھ ربط  
 بدن میں یک بیک آئی حرارت  
 نظر میں چھا گئی یکسر سیاہی  
 طرح بانی کے لرزی ہر طرف خاک  
 پہ نکلی جاتی تھی ہاتھوں سے جوناب  
 انگاروں پر ہو جون سب کبابی  
 کہ جذب عشق نے ٹکڑے کی وہ گور  
 نظر آتا جسے کہتے ہیں کیسا لہو  
 یہی وہ گور تھی یا اژدہا بھتا  
 لیا اس ناز پر در کو شکم میں  
 نہ ماہی پنج یون یونس سما یا  
 رہے باہر وہ سائے شل خاشاک  
 اوٹھا ہووے یہ ساری بزم ماتم  
 تنک فرصت کو یہاں عرصہ کمال ہے  
 نہیں گرجام لا ایدھر گلابی  
 مال او سکا یہی آخر فنا ہے  
 ہو شاہ خانہ یا تیمار کا درویش  
 کرے ہے اسطرح سے نالش غم  
 لگا آنے نظر درویش کا ڈھیر  
 مسلم جس طرح تھا وہ اوی طرز  
 ہوئے اس باجرے سے شب حیران

وہ نیش غم جو تھا خاطر میں مرگوز  
 کیا صد آہ آتشناک نے جوش  
 پیچھے دل سے نہاردن نالے تالاب  
 نہاردن گریہ کے اوٹھتے تھے طوفان  
 غم دلکا کرے تھی سو طرح ضبط  
 شرار غم نے کی آخر شرارت  
 لگا کر ماہ سے اور تابسا ہی  
 گری بیٹاقتی سے دان یہ غمناک  
 پکڑتے تھے اسے ہر چند اجاب  
 گلوں پر تھی اسے یوں اضطرابی  
 اسی صورت سے یہ غلطان تھی کچھ دور  
 اوٹھا دو دو ل اس جا کر کچھ ایسا  
 نہ جانے پھر کہ وان کا حال کیا تھا  
 کیا جن نے تامل ایک دم میں  
 اسے اس گور نے اس طرح کھایا  
 ہوئی جون آب بہان یہ تہ خاک  
 الالے ساتی در وہ غم  
 نہیں یہ دورے دور جہان ہے  
 نشانی کر ملک لے ظالم شتابی  
 جو کوئی آب و گل سے یاں بنا ہی  
 ہر اک کو یاں ہی ہر عقدہ در پیش  
 چنا پختہ لوح خوان بزم ماتم  
 کہ اس حالت کو گزری جب کچھ کایہ  
 نہ دیکھا رخ اس جا کر من نے درز  
 ہوئے ہون نازنین کے اقرباوان



ملک دھوان سا اوٹھ رہا جو آگ سے  
 نے وہ شوخی نے وہ لڑکاپن رہا  
 بڑ گئیں ہین منہ کے اوپر جھائیاں  
 چہرہ مسون سے ہے سارا بدنما  
 چاند پر بادل کہ جیسے چھا گیا  
 منہ پر سبزی اور سیاہی جم گئی  
 ہو گیا اک مرتبہ ہی سبز رنگ  
 تب کہا میں یا یہ کیا ہے بلا  
 چپ ہی بہتر ہے کہ اس مذکور سے  
 بیاہ کے کرنے سے ہوتی ہے خوشی  
 جب تک اک عالم تجسید تھا  
 کیا کر بن ابھی مصیبت کا بیان  
 کہ خدائی کا ہے جب سے اتفاق  
 ہو جو مشاطہ کا حسانہ خراب  
 کیا کہن میں اس کے رنگ اڑھنگ سے  
 ایسا بد صورت ملا یا آدمی ء  
 دست و دشمن کا نہیں کچھ ہمیں دس  
 رنگ جو ن گل اڑ گیا ہے سرسبز  
 درود لکو کس سے ظاہر کیجیے  
 گو کہ ہے طاؤس بالفش ذنگار  
 گرچہ تھا میں نازنین بدرکمال  
 اپنی صورت کا تو اتنا غم نہیں  
 جو کوئی آٹھون پہر غناک ہو  
 آہ کیا جانے وہ کیسی گھڑی  
 بیاہ کی تھی رات مجھ پر یون کٹھن

اڑ گئے ہین جیسے منہ کے بھاگے  
 نے وہ صورت ہے نہ وہ جو بن رہا  
 ناک پر بھی آگئی، ہین سیائیاں  
 رنگ منہ کا اڑ گیا جیسے ہما  
 مورچہ جو ن مغربی کو کھس گیا  
 جس طرح پانی پہ کانی جسم گئی  
 جیسے آئینے کو کھا جاتا ہے رنگ  
 کہنے لاگا ذکر اس کا مت جلا  
 سینے آواز دہل کو دور سے  
 میں نے دیکھا تو یہ ہے مردم کشی  
 ہکو جو دن تھا سو روز عید تھا  
 ہووے کم بختی کو کی سر بان  
 زندگانی ہو گئی ہے جی پشاق  
 ہاتھ سے جسکے ہے اپنا جی کباب  
 لعل کو پھوڑا ہے جس نے سنگ سے  
 کیے کیا اپنی ہے قسمت کی کمی  
 آسمان سے بڑ گئی یہ مجھ پہ اوس  
 ہو گیا ہون غم سے کاٹا سو کھکر  
 غنچہ سان اب اپنا لو ہو پیچھے  
 پاؤں اپنے دیکھ وہ ہے شرمسار  
 ہو گیا ہون یک اس غم سے ہلال  
 پر یہ صورت ہے تو اکدم ہم نہیں  
 شکل صورت اوسکی پھر کیا خاک ہو  
 جس گھڑی مجھ پر مصیبت یہ بڑی  
 چاند کون لگتا ہے جیسے کہ گمن

غرض سمجھ کے اون کو چار دنا چار  
 نہ دیکھا جب اونھوں نے بھی کچھ حاصل  
 اٹھا یا رخت غم وان سے بصد جبر  
 گئے غم کو بچدین محنت و غم  
 پس لے سو دوا خوشی پیشہ کر تو  
 کہ اس حسن تکلم پر طوالت  
 سخن ہے گر چہ لے دل بیوہ لب  
 کہ اکثر بات میں سو دخطا میں  
 سو جا کر یہ تین دیکھا ہو تو کہتا  
 و گر شاخ سخن طوبی کی ہو نخل  
 چنانچہ میں جو یہ قصہ کیا نظم  
 کئی ہفتہ دماغ اپنا جملایا  
 بہر صورت کہا کرتے تو لیکن  
 کہ یارب پڑوا کہ ایسے کے یہ ہاتھ  
 اگر دیکھے کہ میں سو دخطا سے  
 بھتر دوس در اصلاح کو شد  
 الا اس ساقی خلوت سرانجام  
 کہان تک لب پہ آس یہ ترانہ  
 اوٹھی سب بزم آیا وقت خفتن

کہا ہر ایک نے ہے صبر درکار  
 غم خاطر سے غیر از کا جس دل  
 کیا صرف گریبان رشید صبر  
 ہے جس صورت سے رحم اہل باغم  
 سخن کے طویل سے اندیشہ کر تو  
 مبادا ہو کسی دل کو ملالت  
 پہ خاموشی کو کر تین شیوہ لب  
 نہ کہنے میں یہ سب مطلب ہیں  
 کہ ہوئے مقرر حق حرف تکلفا  
 ہر دایم نہایتھ اوسکے پیشہ کو دخل  
 کہ ہووے تا قیامت رونق بزم  
 بہت سا خون دل بیوہ کھایا  
 یہی اب سوح خاطر میں کر سندن  
 کہ جو کھوئے اسے شفاق کے ساتھ  
 کرے پوشیدہ دامن عطا سے  
 اگر اصلاح تو اند پو شد  
 کلاہ سردینا کر گل و جام  
 ہو مشغول حدیث و اہسانہ  
 ہے اب گفتن سے ادلی تر تکلفن

### مثنوی

ایک متفق ہیں ہمارے مہربان  
 ناگمان کہ روز ہم سے مل گئے  
 جب ہوئے آپس میں ہم اور وہ دو چار  
 و کیجئے کیا دن کہ مسالم اور ہے

خوب صورت خوب سیرت نوجوان  
 دیکھتے ہی شکل جون گل کھل گئے  
 آہ نکلی دل سے اک بے اختیار  
 گرد زخار دن کے خط کا دور ہے

ہر طرف سے اک مبارک باد تھی  
لوگ تو خوشوقت اور خرم ہوئے  
بارے اپنے گھر میں اب رہنے لگے  
گذرے جب اس بات کو کتنے ہی روز  
تم جو یوں میرے مجازی ہو خدا  
جس سے اب فرمائیے اوس سے چھپون  
جب سنی یہ بلیں نے منس دیا  
جان میرے ہو جیسے سب کے حضور  
اپنا منہ سامے قبیلہ کو دکھاؤ  
مُنکے مجھ کو یہ دیا اوس نے جواب  
روئے نا عزم سے بہتر چشم کور  
جی میں سمجھائیں یہ اوس کی زرگری  
تب سے یوں بیٹھا ہے جی پر عقدا  
گر نشان ہے کوئی مجھ کو حور سے  
جب سے ہو نہیں اس بلا میں مبتلا  
یہ تو جلدی سے کین یا رب مرے  
سُن چکا جب اوس سے یہ من باجرا  
تب کما میں عقل سے یہ دور ہے  
جب سے دنیا میں  نہاں کی شرت  
مانی کی صورت بناوے ہے کھار  
بس ہے کیا لازم کہ صورت خوب ہو  
جس کو جیسا کچھ بنا یا بن گیا  
دیکھ بد صورت کو مت ہنس کھلکھلا  
جس کو دیکھا ہے سو محبوب ہے  
سمجھ کوئی مار سے خالی نہیں

پر بہن دشنام سے وہ زیاد تھی  
یک گرفتار ملکیت ہم ہوئے  
چرخ کے جور و جفا سننے لگے  
ایک دن بولا وہ ماہ دل سرور  
جس طرح سے امر ہولاؤن عبا  
کس کے آگے ہو نہیں اور کس سے چھپون  
عرض اپنا اون کی خدمت میں کیا  
لیک اس عاصی سے رہیے دور دور  
پر خدا کی واسطے مجھ سے چھپاؤ  
عورتوں کو چاہیے سب سے حجاب  
بر نہ دکھلاوے خدا جزوئے گور  
عصمت بی بی ستار بے چادری  
اوٹھ گیا ہے دل سے اپنے اعتماد  
بھاگ جاؤن دیکھ اوس کو دور سے  
رات اور دن ہے مری یہ ہی دعا  
ایسا بیتا ہو جو بیاہ اب پھر کرے  
ہو چکا قہقہہ سے اوس کے آشنا  
کو نسا اے یار یہ مذکور ہے  
کوئی روے خوب ہے اور کوئی شرت  
کوئی بد صورت کوئی ہے تاجدار  
آدمی جو ہو سواک محبوب ہو  
شکل انسان میں جو آیا بن گیا  
اس میں ہو جاتا ہے صانع کا گلا  
فارغ اس سے اک ہی محبوب ہے  
دامن گل خار سے خالی نہیں

دوستی جہوہ لگی دینے جو بہن  
 آرسی مصحف لگا جب دیکھنے  
 ایسی ہی دکھلائی دی اک شکل رشت  
 جو بہن بڑتی ہے مری او پسر نگاہ  
 آنکھ سے آنسو جیلے بے اختیار  
 ابر غم کا دل کے اوپر چھا گیا  
 دیکھتے ہی جی گیا اپنا دہل  
 جان برون رفتن رتن نزدیک شد  
 ہو گئی او وقت اک صحبت عجب  
 شکل سے اوسکے ہوئی جب آگئی  
 کوئی ادس صورت کا دیکھانے سنا  
 جب میں دیکھی شمع صورت اوسکی شان  
 منہ قضا کا دیکھتے ہی رہ گیا  
 ہو گیا او وقت منگیں اور لول  
 شمع بھی روئے لگی وان میرے ساتھ  
 چاندنی کا لکے تھی منہ کے تیلن  
 ایک میری ہی نہ تھی وان چشم تر  
 قطرہ شبنم کہ از گردون چکید  
 چشم انجم سے گر پڑتے تھے شک  
 اور تر یا اعتد گویا بار تھی  
 استین رکھ منہ کے اوپر کمشان  
 ایک تو اس غم سے دل شب تھادویم  
 صبح صادق نے کیا سینے کو شق  
 کیا کوہنن جیسی کچھ گزری تھی رات  
 آئے اک ماتم زدہ سے گھر کے پنج

اور وہاں ماتھامرا ٹھنکا دو بہن  
 آسمان او پر لگا تب دیکھنے  
 پھر گئی آنکھوں کے آگے سر نوشت  
 ہے گویا اک پارہ ابر سیاہ  
 جیسے برسے ہے کوئی ابر بہار  
 آنکھوں کے آگے اندھیرا آگیا  
 لوح قالب سے گئی دوہین بھل  
 عالمی در چشم من تار یک شد  
 ملنے آپس میں گویا روز و شب  
 ہو گیا جون ماہ نو قالب شہی  
 دیکھتے ہی میں نے سراپنا دھنا  
 رہ گئی انگشت حیرت درد بان  
 جو بڑی سر پر غرض سب سہ گیا  
 سینک دے سر پر خدا تو ہے قبول  
 شعلہ بھی ملتا رہا اس غم سے ہاتھ  
 خاک اوپر لٹتی تھی چاندین  
 روتی تھی شبنم بھی میرے حال پر  
 ہچوا شک از دیدہ پر خون چکید  
 جون گہر افلاک سے جھڑتے تھے شک  
 چشم پر خون اشک خون افشار تھی  
 روتی تھی بادیدہ ہاے خون نشان  
 تسبیہ آہ سرد بھرتی تھی نسیم  
 خون دل پینے لگی اپنا شفق  
 صبح کو رخصت ہوئی وانے برات  
 جب رکھا ہم نے قدم کو در کے پنج

|   |  |
|---|--|
| کیجیے آگے بس اب قطع کلام<br>یار اس کتنے کا تھا یہ مدعا<br>آدمی کو چاہیے دارستگی<br>زندگانی کا نہ ہو جب اعتبار<br>پاداری ہے اوسی کی ذات کو | دوستوں کا غم نہ ہووے گا تمام<br>تاکہ اپنا دل کسو سے مت ملا<br>صورت فانی سے کیا دل بستگی<br>شکل و صورت کا تو ہو کب اعتبار<br>بس ہے سودا نشینی کربسات کو |
|---|--|

## امت قصائد و مثنویات

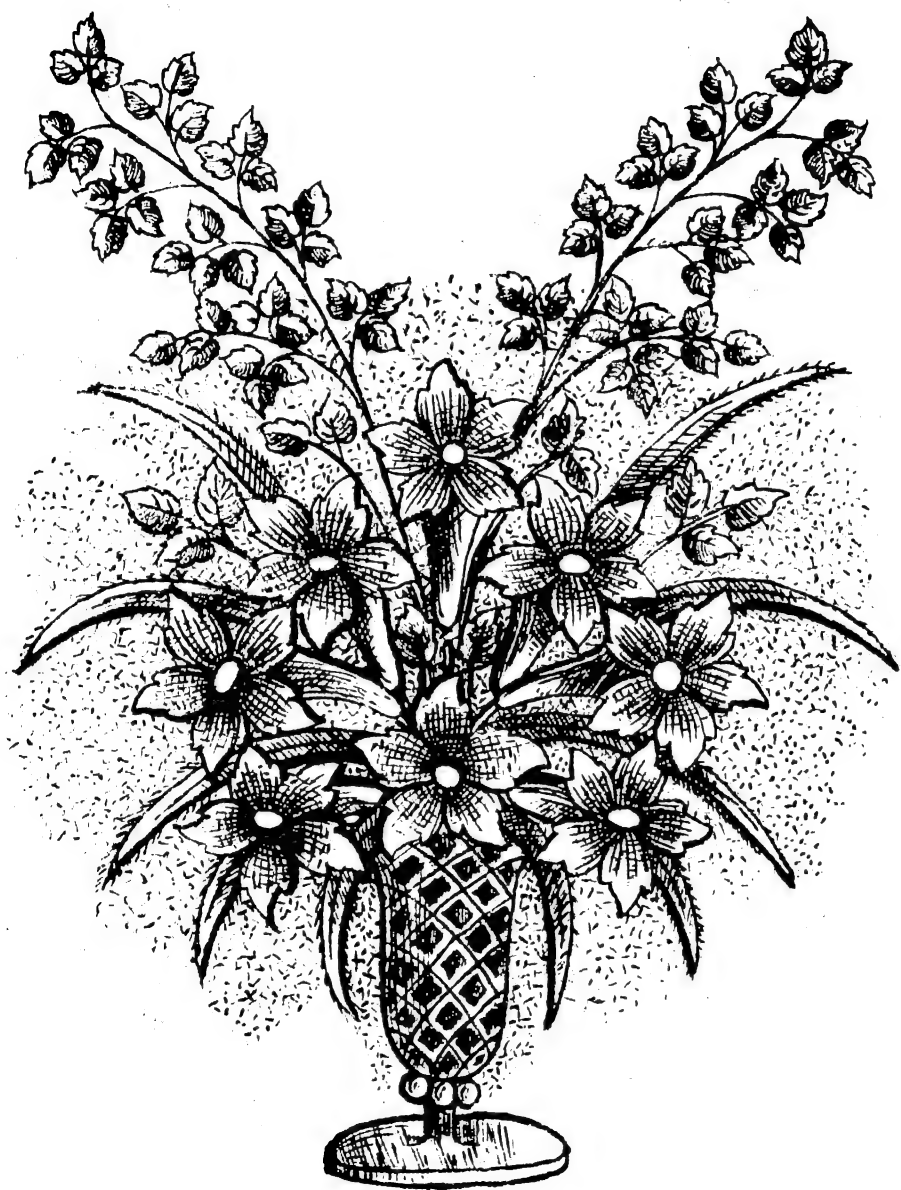
توفیق ناظم امور عالم کہ مصرعہ موزون و تدشمان و بیت پر مضمون اور  
شوخی نگہان را بخوے آراستہ کہ آہو گیران را مجبائے نیست کہ بروے ناخن بکشد  
عیب بینی ز نسد و رباعی غنا و خماسی حواس نبوی پر داخست کہ خسروہ بایانرا  
یار اے نہ کہ جز قبول حرت گیریش نمایند تا این زمان از مجسمو کلیات  
فخر شعراے زمان و مشت نظمیا، دوران میرزا رفیع السواد کہ شاہین بلند پرواز  
منکر متیش مید مضامین را تا بعالم بالا نمی گذارد و شتقار سخت گیر خیال الالیش  
شکار معنی را از عرش اسلامی آرد خوش خیمالی و خوش فہمی کہ دوران را با من  
دوران شہار روزی نظیرش در عالم کون بنظر نرسیدہ و بلند فکری و اعلا دریابی کہ  
باہیمہ کہ چرخ چہرہ را از کہن سا لگی پشت نجم آمدہ تا این زمان عدلیش را مشاہدہ  
نکردہ خاقانے اگر زندہ بود در پیش گاہ شاعریش کار و درویشی بدست  
گرفتہ در یوزہ تلمب یا ستد عانود و عرفی اگر بقالب حیات ماندے آوازہ  
معروف نظمیش مہجول گردیدے قصائد و مثنویات باہتمام رسیدند و از نیجا  
دیوان فارسی شروع گردیدہ واللہ الموفق بالامتمام و سید المرام۔



چاند کو کیا دیا حق نے شرف  
صورت اور سیرت کا باہم اتفاق  
خوبرو اکثر ہیں اپنے مسربان  
آدمی کے پنج سیرت چاہیے  
آشنا سیرت سے ہوئے میر تبان  
کر اسی سے تو قیاس امیر کے یار  
اب ترا وہ رنگ دروغن پر کمان  
کیجیے صورت کا بس کیا اعتبار  
خوبصورت یار بھی اپنے گئے  
جیسے عبدالحی تا بان ہو چکا  
گرچہ تھا وہ ماہ کنعان وقت کا  
یوسف مصری سے مصری کم نہ تھا  
تام تھا اک خوبصورت کا عزیز  
ادٹھ گیا افسوس اپنے عصر سے  
ہو چکا مالک بھی ملک حسن کا  
میر قطبی قطب تارا ہو چکا کو  
سا نور و نون میں اک گمانی زور تھا  
حسن و خوبی میں غرض یہ طاق ہے  
ایسی صورت کے نہرا دن خوبرو  
ایک ہو تو جس کی خاطر روئے  
ایسی کتنی صورتیں یاں مٹ گئیں  
ہم سے اب کوئی نہیں ہمدرد با  
کیسے کیسے لوگ یاں سے اٹھ گئے  
حسن و خوبی ساتھ اپنے لیکے  
غم سے یاروں کے ہر دل ایسا ہی دلغ

لگ گیا ہے ساتھ اوسکے بھی کلف  
ایسا ہوتا ہے بہت کم اتفاق  
لیک بد باطن ہیں اور وہ بد گمان  
پر اسے چشم بصیرت چاہیے  
صورت ظاہر تو ہے یہ کوئی آن  
کوئی دن تھی آہ مجھ پر کیا بہار  
وہ تری صورت وہ جو بن پر کمان  
کوئی دن ہے یہ بھی جو فصل بہار  
مولس و غنوار بھی اپنے گئے  
ساتھ اوسکے اک سلیمان ہو چکا  
ہو چکا وہ بھی سلیمان وقت کا  
تلخی دوران سے جس کو غم نہ تھا  
جان سے زیادہ ہمیں تھا وہ عزیز  
کم نہ تھا وہ بھی عزیز مصر سے  
تھا وہ بخشش الما ملک حسن کا  
کیا کمون میں زور پیارا ہو چکا  
ہند میں جس کے نمک کا شور تھا  
کیا کمون میں شہرہ آفاق ہے  
ہو چکے ہیں اپنے رو برو  
آہ اب کس کس کی خاطر روئے  
کیسی کیسی صورتیں یاں مٹ گئیں  
وہ زمانہ اب نہ وہ عالم رہا  
خوبرو ساک جہان سے اٹھ گئے  
لالہ سان اک داغ دل پر دیکھے  
حشر تک روشن رہیگا یہ چہ سراغ

# دیوان فارسی





|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>با دل مد باره سودا میکند گلگشت باغ<br/>میبرد دیوانه هر طرف مین گلدسته را</p> | <p>خنده زن بر شادی من اهل ماتم تا کجا<br/>جان بفکر شادمانی طعمه غم تا کجا<br/>از بر اے منزله سامان بگردم تا کجا<br/>بر جزا حتمائے تیغ عشق مرهم تا کجا<br/>زین کلمه بر خود حجاب آسا بآلم تا کجا<br/>صحبت جنس پری با نوع آدم تا کجا<br/>می برد رسوا یم و الله اعلم تا کجا<br/>گفته بهر که بدو گاهے نگفتم تا کجا<br/>در مقام فرقت چندین گیسرم تا کجا<br/>یک درق گردانی نماندست نیم تا کجا</p> | <p>من بساط عیش خود را بر نه پیغم تا کجا<br/>خون دل تا که خورد در سینه اندوه طرب<br/>را ضمیمه گر چرخ زیر تیغ بنشاندم را<br/>جز نمک پاشی بخاطر ره نمی باید علاج<br/>بهت فقرم نخواهد شایه پایدار<br/>اختلاط او بن ناصح در دوزی نیست<br/>غافل از بدنامی من نشین که ناموس ترا<br/>پیش سگ چون من بآلم تابع امر نیست<br/>در فراق رفتگان با غم نازم تا کجا<br/>از بیاض عمر بمنماید زین رفته است</p> |
| <p>از تلاش سعی سودا پاشش پیرانه مسر<br/>حلقه در بازو با قامت غم تا کجا</p>      | <p>با خس بنود دوستی آتش نفسا نرا<br/>باید که باندیشه کنه تیغ زبانا<br/>بیند بیک پرده نهانرا و عیانرا</p>   | <p>خاشاک شمر دم همه سباب جانا<br/>زخم دل کس بجای و مرهم نه پذیرد<br/>اهل نظر اند که چون شعله فانوس</p>  |
| <p>شایان جرس قافله ریک رولان نیست<br/>کے ناله گلو گیم شود مرده دلان را</p>      | <p>چشمک حیا بنیر نه نشود نمک ما<br/>آزادگی مانده زنجیر پائے ما<br/>جله فرشته نیست بخلو سراس ما<br/>تازشت را ملول ساز و صفای ما<br/>یک خوشه چین حن تو اینهم سوا ما<br/>وام از نگاه دست و نفس از وفا ما</p>  | <p>سهمانه موج خنده زند بر بقای ما<br/>از کوچه فراغت دل که توان گذشت<br/>بسیم در بدو دو عالم در آس ما<br/>آئینه ایم و طعمه زنگار گشته ایم<br/>میشی یاد در حق پر دین زبان کشود<br/>مار ابدل امید رهایی خیال محض</p>   |

بسم الله الرحمن الرحيم

## غزل

وے بدل نزدیک من از من چہ دوری بیا  
منکہ می دانم ترا نوعیکہ مجبوری بیا  
گرچہ در ذیل ستم کیشان تو مشہوی بیا  
شب بکش در دیدہ او سرمہ کوری بیا  
رفت ایام فراق و وقت مجبوری بیا  
من گدائے کار در دست و نفوذی بیا  
جان من از دارن ان بگرفتہ دستوری بیا  
لے بقربانت چہ در خانہ ستوری بیا

ایکہ در عظیم بہر صورت تو منظور می بیا  
در ملاقاتم بخود بہتان مجبوری بند  
من بدل جود ترا بہتر نہ مرا نگاشتہ  
مانعت امر و نہ لے چشم چہ اعظم گرگی است  
نامہ وصل ترا حظ بر خست آورده است  
یکسر موشوکت حسنت نخواہد کم شدن  
گوش عالم نہ شہتہ عشق پاک من بہت  
منکہ از خود میروم ہر کہ تو می آئی برون

بیتو گردون روز سودا را شب مجبور است  
لے سربار شک نور شمع کافوری بیا

## غزل

میخرد سودا بنقد جان در لب شکتہ را  
ہر سحر بہر چوب بند جامہ خون بہتہ را  
چارہ نتوان کردہ غمازی حال خستہ را  
باز آوردن بسوے دام میدہستہ را  
آورد و در قید خدمت مردم وارستہ را  
کار با آتش دگر نبود سپند جستہ را  
دہر چون با دام توام دل بدلیتہ را  
دزد و دایوسانہ بیند حنہ بہتہ را  
اختلاط از سنگ باشد شیشہ لب شکتہ را  
کہ نصیحت پہنچ سوئے نیت از خودتہ را

گر بگفت واکند تا آن دو وصل بہتہ را  
داوخواہ کیست یارب ایکہ انگل نوبہار  
میکنم ہر چند بہان را از عشق اما چہ سود  
غافل از حالم مشو میاد در نہ مشکل ست  
جز صبا بند قباے گل نہ بکشاید کہ حسن  
بوالموس کہ خوی تو دواست وحت باز اورا بخوان  
مغتنم دان صحبت با ہم کہ می سازد جدا  
من امید سرقہ کے دارم ز بیت بہت غیر  
کے امان جوید دل بشکتہ از سختی دہر  
بادل دیوانہ بر طور خودش بگذاشتیم

|   |   |
|---|---|
| <p>در سلسله ام نیست بجز درس اسیری<br/>         بوی که بر دوش ز شگفتی کل نیست<br/>         تقدیر بجا ماند چسان حیرتم نیست<br/>         بود گر طره سبیل نه چنین است<br/>         اوقا تل غلق است هر آنکس که نیامیست<br/>         با من بدی ذکر عینان چو ضرورت<br/>         بیمار تو میگفت سحر که به پرستار<br/>         نمکن که لبش تاب لب ما برساند<br/>         و شد طرف باغ چو سو واکند را</p> | <p>من طرف لغت می شمرم لفظ را<br/>         تا او چنین دانکند بند قیاس را<br/>         آن روز که مزگان ترا کرد صف را<br/>         این عقده که دگر در پیر رسید صبارا<br/>         در جلوه حسن تو چنین ناز و دل را<br/>         بشناختم لے دوست بخوبی همه بار را<br/>         در صحت ما دخل دوارانه غذا را<br/>         در کوزه خضر آنکه کند آب بقا را<br/>         بودند همه مرغ چین ز مرصه آرا را</p> |
| <p>باشند ز گریه ام دل سوزان کن در آب<br/>         مانند شمع ز آتش سودا و جوشن شک<br/>         زان آتشی که عشق تو در جان من دهشت<br/>         گردید بکه آب ز شرم لبست عقیق<br/>         از جوش گریه مردم چشم سب خراق<br/>         گرد که برفت صدف قطره گلاب</p>  | <p>این طره آتشی است که دارد وطن ملک<br/>         باشد سرمه در آتش سوزان تن در آب<br/>         گوهر شمر شود چو فندکس من در آب<br/>         شد غرق بچو خط یونان کن در آب<br/>         گردید بچو مردم آبی وطن در آب<br/>         شوید چو رصه خونیشتن آن گلبن در آب</p>   |
| <p>سودا بگریه شور و فغانم گشت کم<br/>         حرفیست اینک نیست صدای سخن در آب</p>   | <p>دیدی بمقامی که بزم فحل در دوست<br/>         محقق است پس پرده دیرین خبر دوست<br/>         رازیکه نهانست ز تو در نظر دوست<br/>         طوفان دل عاشق بتلاش اثر دوست<br/>         در چنگل شهبانسیه بال و پر دوست<br/>         زان در چو منی را که نماند در دوست</p>   |
| <p>آن شعله که در خرمن موسی شراب دوست<br/>         آتش بدلم میزند این رنگ کان شوخ<br/>         لے شیخ ز جادو بکش میگه ام پس<br/>         آن بے که بیک جرعه ز خود برد جهان را<br/>         که مرغ دلم را هوس مدره نشینست<br/>         من مشکف دگر از ان گشته ام لے شیخ</p>  | <p>دیدی بمقامی که بزم فحل در دوست<br/>         محقق است پس پرده دیرین خبر دوست<br/>         رازیکه نهانست ز تو در نظر دوست<br/>         طوفان دل عاشق بتلاش اثر دوست<br/>         در چنگل شهبانسیه بال و پر دوست<br/>         زان در چو منی را که نماند در دوست</p>   |

|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>جوان طمع ز جش خنود اصل نمی کند<br/>این ننگ بیکس نه پسند سوا</p>         | <p>نخورد آب بهایم دل درویش ما<br/>سعی امر و کسبم از چه برای فردا</p>   | <p>هست بیگانه ز ما را بطخویش ما<br/>میزند خنده به ما عاقبت اندیش ما</p>  |
| <p>ماننا لیم ز جور فلک دون خود را<br/>شانه زلف جفا ساخته دلریش ما</p>      | <p>کس برون زان کوچه نتواند این دل داده را<br/>مانقش پای مردم قطع منزل چون کنم<br/>کفر و دین در عشق بیم یارب نقیض دیگرند<br/>صد بهار آخر شد و از ساغر خود بهجو گل<br/>ناصح از راه کرم مارا نصیحت می کند<br/>عاشق بهر را از شادی عالم چه سود</p>                                 | <p>باد بردارد دگر خاک من افتاده را<br/>هر که ره گم کرد اوجوید بصحرا جاده را<br/>یا بمن ده کفر یا دین آن برهن زده را<br/>من بجز خون جگر گاسه نخورم باده را<br/>جز شنیدن هیچ نتوان گفت مرده را<br/>روز عاشورست روز عید غم آماده را</p>   |
| <p>بسکه پاسته طلاق گشتم سودا میخس<br/>زندگانی دائم الجسست این آزاده را</p> | <p>ز دوشعله بردل از نفس سرد داغ ما<br/>آتش بسان سنگ دهد آساید چرخ<br/>از بهری عشق بجای رسیده ایم<br/>چون لاله از درون و برون بر آتش است<br/>از اختلاط اول یک پنجه داشتند<br/>از تیرگی اختر مالرز و آفتاب<br/>با که شویم یا شود ادنگ تا کجا<br/>آید پیش با که ز مغموره جهان</p> | <p>روشن شود ز باد سحر که چراغ ما<br/>خواهیم بهر آن چو شود گرم اوجاغ ما<br/>صد خضر گم شود بتلاش سراغ ما<br/>طاقت کرد که تا لب آرد ایاغ ما<br/>شمرنده روئیم برون شد ز باغ ما<br/>شهباز خالفست ز جنگ کلاغ ما<br/>سازد بهر زه کوئی ناصح دماغ ما<br/>رو کرده چند هم نه پردوسوی راغ ما</p> |
| <p>اشاکی ز تنگدستی خود در جهان نیم<br/>سودا نصیب شمره باشد داغ ما</p>      | <p>چون دل تواند که کند ترک وفا را<br/>انگاشته ام مهر به عشق تو بجا را</p>  |  |

|  |   |
|--|---|
| <p>بالک من بد روت بادہ ساختیم<br/>         باید کہ زیر تیغ قوم بر نیاد رد<br/>         خود را درون پرده کشف چو حاصلست<br/>         جز چاشنی درد تو دل پلج لذتست<br/>         بے سوز سینه کس تو حاشا نمی رسد<br/>         لیلے دشی نماند درین بزم کہ ادب<br/>         صد کار دست بسته بر آید از دگر</p>   | <p>آنهم بکام تشنه ام از محفل تو نیست<br/>         برخاک بسملی کہ طید بسمل تو نیست<br/>         مد پرده پیش اہل نظر حائل تو نیست<br/>         لے داسے بر کسے کہ دیش مائل تو نیست<br/>         جز داغ دل چراغ در منزل تو نیست<br/>         بمحون صفت روانہ پے محل تو نیست<br/>         رمحی بجان و دل شدہ کار دل تو نیست</p>  |
| <p>سو وائے بواقف دیدیم شاد باش<br/>         جز تیغ ناز یا راجل قاتل تو نیست</p>  |   |
| <p>سخن زما بجان وز دیگران گہرست<br/>         سپردہ تیر تو پیکان وزان مرا خطرست<br/>         ز سنگ تیشہ فرما د ہر طرف خبرست<br/>         بگل وفا چو نباشد ز باغبان مہرست<br/>         ز ما پیام بآن گو کہ می برد بہمات<br/>         ہمین مے چو عجب ز غم ز عصیان پاک<br/>         کدام سوختہ را با تو گرم جوئی ہاست<br/>         کدام گل ز چین رفت باغبان کلام روز<br/>         گمان مبر کہ شد از گر خیشک چشم ترم<br/>         بیا بیافنے چند شمع با لکین شو</p> | <p>بلو کہ گوش ترا میل ما کہ بغیرست<br/>         کہ دل ز زخم سنان خانہ نزار درست<br/>         بداد ما نرسد کس کہ ناخن و جگرست<br/>         درین حدیقہ ازین ہر دو بیج در نظرست<br/>         زبان بریدہ بجای کہ صد پیا بہرست<br/>         در آفتاب شود خشک دامن کہ ترست<br/>         کہ شمع نامہ و پروانہ مرغ نامہ بہرست<br/>         صدای مرغ سحر ہای ہای نومہ گہرست<br/>         ہنوز سدرہ اشک پارہ جگرست<br/>         کہ خستہ غمت مغب بحالت دگرست</p> |
| <p>بذیل بے ہزار است کو بہن سودا<br/>         کیکہ دل ز طلب کند صاحب ہنرست</p>  |   |
| <p>ساختم از حال دل آگاہ دیار از دست رفت<br/>         شہوار عہد غنیمت ولی در کوی دوست<br/>         گفتگو بیک عشق است اما چہ سود<br/>         انچه ما بردیم از دنیا ہمین ماغت دہست</p>   | <p>کرده ام کاری بنادانی کہ کار از دست رفت<br/>         ما گذر کردم عنان اختیار از دست رفت<br/>         میکند با در کسی چون اعتبار از دست رفت<br/>         گر جفا چو توبیادی بچو یا از دست رفت</p>   |

|  |   |
|--|---|
| آن شمع که در پرده فانوس خیال است<br>گلکده سه دوران که باین بنگ بهار است  | این مجمع آناسته قربان سرا دست<br>ناز نکه کیست که بسند کمر اوست  |
| نمیت چویم سید ز آب خور سودا<br>منشی قضا گفت که خون جگر اوست  |   |
| سده پیش زمانه چو جانها نمیکند داشت<br>شد بی تو مرگ ز میت چو یکسان زمانه کاش<br>دل آن قدر که تشنه دیدار است اگر<br>میداشت گرز تندی خوی تو آگهی<br>جنس دلم که پیش تو خوار است بهر او<br>بود که کریم را چو احوال مانظر<br>بستی چو دهر بر رخ صرصر در جهان<br>ترک تعلقش ز جهان می خدی درست<br>باد آن زمانه که پسر را پدر بشهر<br>پشت فلک بار تو لب عشق نمی شکست | ناز تو جان خضر و میا نمی گذاشت<br>به تن زندگی بسرمانی گذاشت<br>بودی بر آب قطره بدریا نمی گذاشت<br>آتش ز ترس دامن خارا نمی گذاشت<br>اکثر هجوم مشتریان جسامی گذاشت<br>کاک جزای خلق بفروانی گذاشت<br>تا حشر خاک مادر او را نمی گذاشت<br>عناق چو نام خویش بدینا نمی گذاشت<br>ناصح ز شهرت تو تنهائی نمی گذاشت<br>تقدیر گر بنای تو بر لایمی نمی گذاشت |
| جاناناز کس ندید چو سودا بر راه عشق<br>جای که سر زن برد و پایمی گذاشت   |   |
| غم زایم جوانی یاد گای مانده است<br>حسن جاک عشق میگردد که بعد از کوکب<br>مغتنم دان در قفس مرغ دلم را چند روز<br>آهوسه چشمش به پهلوی دارد و دنبال پر<br>خوره هم از عشق مادر دل بود غافل بهاش<br>عشق او نگذاشت تا ناصح بن هیچ اختیار  | نشسته می شد برون لیکن خای مانده است<br>نقش شیرین را بین در کو بهساری مانده است<br>دینه بر بالش ز چندین ام تادی مانده است<br>آنکه ز نمی نیست از دست شکاری مانده است<br>شعله روزی میکشد سر که شکاری مانده است<br>اختیارم گر نیی اختیار مانده است  |
| رحم کن بهر خدا بر غربت سودا که او<br>درد یارت دور از خوش تنگ مانده است   |   |
| دانم که عشق بچو منی قابل تو نیست   | کز مهر و کینه هیچ زمین در دل تو نیست  |

|  |  |
|--|--|
| <p>آزادگی یا من ایسرے نمی رسد<br/>مومن ز حور گوید و تر سازد خست رز<br/>از فکر زاده راه چه غافل نشسته<br/>از شیشه فلک مطلبی که این دنی<br/>میخواست پا بجلوت خافش بند ملک</p>                                | <p>در گوشه نفس خطر و خوف دام نیست<br/>مارادماغ بکشت حلال و حرام نیست<br/>این منزل خراب محل میام نیست<br/>جمله بماه می و ده این هم مدام نیست<br/>دامن ادب کشید که باش اذن عام نیست</p>  |
| <p>سودا بجای نامه ها استخوان برد<br/>کس را پیش یار محال پیام نیست</p>  |  |
| <p>عشق تو ز پروانه نانا بکس سوخت<br/>در مجمره چرخ نه عودیم نه غسبر<br/>گردید شر آشک ز آه دل گریم نه<br/>گاهی که برویم در خلوت بکشاوی<br/>گر نکمت گل باد سحر سوسه من آرد<br/>میدانم با سبق ناله به بلبل</p> | <p>این شعله چو بر خاست ز جاناکس کس سوخت<br/>این سفله و دن بهر چه مارا بهوس سوخت<br/>این قافله را شعله آواز جرس سوخت<br/>چون شمع و لم پیش تو از ضبط نفس سوخت<br/>جایم بگر قاری مرغان نفس سوخت<br/>بود آنچه به گلزار جز خار و چهر سوخت</p> |
| <p>اندیشه نداریم ز خورشید قیامت<br/>سودا تن آتای تب عشق ز بس سوخت</p>  |  |
| <p>جوهر آئینه از تاب رخ سوخته است<br/>خرن صبر را میزند آتش هر دم<br/>بر تن و تو سن مشو غره که خیاط ازل<br/>جز غم درو خود از عاشق نخته خواه</p>   | <p>حسن در آب عجب آتش افروخته است<br/>برق انداز بسم ز که آموخته است<br/>جایم بسم تو از تار نفس دوخته است<br/>دیگر از دولت عشق تو چنان دوخته است</p>   |
| <p>مندم گرفتار از دولت اول سودا<br/>شیخ ایمان نه جان امید نفرخته است</p>   |  |
| <p>چرا در دم بگلستان درین بهار عبث<br/>کسی بکشور خوبان باد دل نرسید<br/>هر که بے دمه و مطرب بوجد می آیم<br/>بزرگ گل خزان دیده این ست اینک</p>  | <p>که هست سیرچن بے زنگار عبث<br/>فغان دنا بود اندرین دیار عبث<br/>سلاح نغمه و صهبای خوشگوار عبث<br/>نهال من نقش اندر ت برگ و بار عبث</p>   |

|  |   |
|--|---|
| <p>قدر خاک عاشقان معلوم خواهد شد ترا<br/>بال مرغ نامه بر فرسود پای کاهندان<br/>خوبی چشم بتان و آبسه حسن خط است<br/>داد از دست تولی میاد قصد میدن<br/>از شوق وصل در اثنای ره خواهیم در<br/>توبه دیشب کردم امر دلم از جوش خرم</p>  | <p>جان من روزی که این مشت غبار از دست رفت<br/>چشم شد از کار و کار انتظار از دست رفت<br/>باده بی لطف است چون فصل بهار از دست رفت<br/>کرده وقتی که هنگام شکار از دست رفت<br/>طاقت از پا میزد و صبر و قدر از دست رفت<br/>آنقدر خوردم که سیر لاله را از دست رفت</p>                       |
| <p>موجب خابویم سو و اچه میری که من<br/>داشتم دل نام شخصی نمگسار از دست رفت</p>   |   |
| <p>بچه راه خط مشکبار نتوان بست<br/>تو میدی ز بر ما گوچه چاره کنیم<br/>من از معالیه خط و حسن دانستم<br/>ولا حدیث خودان بکس نباید گفت<br/>مقر ما ز تو غیر از حریم جانان نیست<br/>بگریه راه نوردی بدست غایت گفت<br/>کناد کار من از دهر موجب تنگی است<br/>بگردن تو یوسف نمی رسد لیکن</p> | <p>در حدیقه بروی بهار نتوان بست<br/>که پای عمر درین رگزار نتوان بست<br/>ز خضر شهر ره شهر یا ر نتوان بست<br/>که پیشا ده همت بیار نتوان بست<br/>کمربید حرم روزگار نتوان بست<br/>که راه آبله بر روی خان نتوان بست<br/>گره چو داف شود استوار نتوان بست<br/>بروی خلق در شتار نتوان بست</p> |
| <p>علاج شانه زلفش چه سازم اے سودا<br/>ره گزند بدندان ما نتوان بست</p>  |   |
| <p>افسوس پلای عیش جهان را قیام نیست<br/>نام و نشان نخواه بجا لم که گشته اند<br/>آخر مال کار ترقی تنزل است<br/>نهرست روز شب هر دیدم خموش باش<br/>با مرغ پرش گشته گلزار عالم ایم<br/>قاضی اگر نگه بسوی قاتلم کند<br/>افتادگی مشا ده بخت منفر نیست</p>                                  | <p>جز گردش زمانه درین بزم جام نیست<br/>چندین نشان بخاک بر آید که نام نیست<br/>جز کاستن بطلع ماه تمام نیست<br/>ایفا و وعده تو درین صبح و شام نیست<br/>پرواز ما بسوی حین بخیرام نیست<br/>خون مرا بکجه اش انقضا نیست<br/>که آن عمر بشنخ بماند که خام نیست</p>                            |



|  |   |
|--|---|
| <p>بیماری مرا بدلا ساس کس چه سود<br/>کس جز شکستگی برود مندیم ندید<br/>دل برد از من و چه بهر چش شکست<br/>پیمان یا رفیت کم از رنگ در کمن<br/>بهر شکستنش ندیم دل چونا صفا<br/>بر سربنه کلاه مبادا که گردنت<br/>بلبل بخواب باز نه بنید عسردر گل</p>  | <p>هر که طبیب خاطر بیمارش کند<br/>چون شاخ بر ز میوه که از بارش کند<br/>چون محبت کشیده میخوارش کند<br/>عمدش دل من است که هر بارش کند<br/>ترسم از آن که خاطر دلدارش کند<br/>زاهد ز بار گنبد دستارش کند<br/>ادگوشت کله چو بگلزارش کند</p>  |
| <p>سودا چشم بسل ز گل راجه غننت<br/>جایی که یار طره بر خسارش کند</p>  |   |
| <p>شود و لم چو بهدم دو چار نالد و گریه<br/>دام این دل سرگشته گرد آن چه غیب<br/>سحر دآئینه یارب بیداد رخ خود را<br/>دل از آن شره خواره دار گشته سبک<br/>که چشم ترکند اندر غزای چون بن یکس<br/>بینه خون شده از ضبط آه و گریه خدای<br/>عجب مرا ز بخت بدین جفا و جور که دارد<br/>مکن تو جور بکس که بیدلی ز جفایت<br/>تو خنده میرنی اید دست بر خرابی عالم</p> | <p>ستم رسیده بر غمگسار نالد و گریه<br/>بچرخ آید و دلاب و از نالد و گریه<br/>چون مباحش بشبهای تار نالد و گریه<br/>عجب مدار که چون آبخار نالد و گریه<br/>بغیر ابر که او بر مزار نالد و گریه<br/>اجانته که دل بے قرار نالد و گریه<br/>ز دست ظلم تو گرد زگار نالد و گریه<br/>به پیش حاکم روز شمار نالد و گریه<br/>عدو چو بیندم از درد زار نالد و گریه</p> |
| <p>چنان مکن که ز دست جفا و جور تو سودا<br/>ز دور شهر تو دور هر دیار نالد و گریه</p>  |   |
| <p>هر کی خواهان دل از جنس خوبان میشود<br/>کی کند از بیدماعی صبح گلگشت چمن<br/>هر شبی مانند تصویرات فانوس خیال<br/>در سم ملک عشق را نازم که در حق مریض<br/>تو چیکس یارب بجس باشد علی الرغم آئین</p>   | <p>تا بدست آورد عالم لبی جان میشود<br/>آنکه از عکس خورش آئینه آستان میشود<br/>گرد آن شمع شبستان بزم قربان میشود<br/>از طبیبان بعد مردن فکر در مان میشود<br/>من اگر کافر شوم آن بت مسلمان میشود</p>  |

|  |  |
|--|--|
| <p>زگر و کینه مامان کن دل لے سودا<br/>مدار آینه خویش پر غبار عبث</p>   | <p>در پرده بهمانا ز سزاوار تو باشد<br/>یوسف چو بخر مهره به بازار باز دین<br/>در آینه مهر بچشم هم ذرات<br/>دل دارم و جان دارم کو دین دارم ایمان<br/>بودن پے آزار دل مابو آسان<br/>گوشش بشناسد بجان این و صدرا<br/>گر بانگ سلواست دگر ناله ناقوس<br/>جان دل دین و دین زارم نه غم زارست</p> |
| <p>سودا بنگا ہی خسرو نقل ہمارا<br/>تا دور لفظش سایہ دیوار تو باشد</p>  | <p>در کشور یکہ ناز و ادای فروختند<br/>داریم سادگی کہ بازار خودستان<br/>افلاک را اگر بجان قدر مابدے<br/>یوسف اگر بھمد تومی بود در جهان<br/>ایمان بچشم من نہ گرفتہ کشک در دست<br/>از مفلسی بہند ہنر بران سرفروش<br/>شد تشنہ بہشت از تشنگی فنا<br/>از دست شان بریدہ بدہت قتادہ ام</p>       |
| <p>سودا از ان بلاد سادات نشان ہم<br/>کا بجا بجا چند ہما می فروختند</p> | <p>شادم اگر بہلہ دلم یاربش کند<br/>جنس دل مرا تو بہن باز پس مدہ<br/>یارب بہ پیش آن ستم آموز من بباد<br/>این شادی دگر کہ بہ بازار بش کند<br/>این کار قدر فہم خریدار بش کند<br/>صیاد بال مرغ گرفتار بش کند</p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>خازره نفیسه ام و تشه لب برق<br/>گم شد بطریقے ره دیو حرم از من<br/>در عشق تو شهرت که بخواری نگر فیتیم<br/>از وسعت طرب دل عشاق بپسید<br/>از گوهر انسان چه بگویم که ز دریا<br/>در وین ددل و صبر خرد تفرقه روداد<br/>هر راه نوزد که بکوی تو قدم زد<br/>در شعر چنانست تو ارد که بگردن<br/>هر عضو من از من بجان تفرقه گیرد<br/>که جان ز تنم بردی و گه تن ز سحر جان<br/>گر دسخن پیر حشرات نگر دیم</p> | <p>چشم طلسم کے بہ غم آبلہ افتاد<br/>کز شمع و برہمن پریم ست افلا افتاد<br/>رسوائی ما از نظر غفلت افتاد<br/>عاشق نہ چون صورتک حوصلہ افتاد<br/>روزیکہ جدا شد بچہ منزلیہ افتاد<br/>عشق تو پلنگ ست میان گلہ افتاد<br/>از آتش عبرت بدلم آبلہ افتاد<br/>گویا پسر از عقد دن عالمہ افتاد<br/>دستے کہ میان من و تو فاصلہ افتاد<br/>لے عشق بدست تو عب مشغلہ افتاد<br/>امروز بگو شمع سخن از سئلہ افتاد</p> |
| <p>سودا از حرم نابخت رفتم و دیدیم<br/>دور در کف پایم عوض آبلہ افتاد</p>   |  |
| <p>لے گلے در بلخ رنگ بلبلے او در خوابید<br/>شد ملک دیوانہ گشت از دست طفلان گشت<br/>بر سر لاش نهاد آشفته خاطر صبح و شام<br/>سوز از خاک مزارش سر کشد تار و حشر<br/>یہ چکس را بخینین بہا بہ بیداری گذشت<br/>وا غطا باز آرز بند خود کو کشید چشم من<br/>حق بدست دوست مفتون گشت اگر بہا ہر<br/>جز سینه نختی برای او در کفر تعبیر نیست</p>   | <p>لے گل محل صفائے روی او در خوابید<br/>اگر بوش ز گس جادے او در خوابید<br/>آنکہ بر رخساره اش گیسوی او در خوابید<br/>ہر کہ کیشب قامت دل جوی او در خوابید<br/>من نہ انہم چشم من چون سوی او در خوابید<br/>بہ ز غوغائی اقامت کوی او در خوابید<br/>کے زینا این رخ نیکوے او در خوابید<br/>آنکہ چشمش دسم برابر دے او در خوابید</p>  |
| <p>چشم مانا لید سودا قابل زخیر گشت<br/>صبح آ یا زلف مبروہ او در خوابید</p>  |  |
| <p>در دم ز دولے تو فرون شد شدہ باشد<br/>عشق تو بصد رنگ چو بگدخت ظلم را</p>  | <p>آنہم اگر از بخت زبون شد شدہ باشد<br/>این شکستہ اگر بقلون شد شدہ باشد</p>  |

|  |   |
|--|---|
| از پریشانی درین بتان دلائلین مشو<br>بارها گفتندی آید ز پند خویش باز  | غنچه گل میگردد اینجا گر پریشان میشود<br>ناصح از گفتار خود روزی پشیمان میشود   |
| مے مخور سودا که آخر زاهدان بمن عصا<br>بر در حجت بر دزخ شر در بان می شود  |   |
| چون قدم بیرون ز مجلس آن بت بیاک زد<br>خلقت آدم چه نسبت داشت با بجان تن<br>روح پاک ما سزاوارتن خاکی نبود<br>مشت خاکی نیست در گوتش که بر سر کنند<br>ولے بر زاهد که صائم ماند و فصل بهار<br>بتو اکثر داداشک من بطوفان ابر را  | حلقه بزم کورویان گریان چاک زد<br>بیخ ازین آتش چرا بر توده خاشاک زد<br>دهر اندر بجهری بر گوهر ما خاک زد<br>بر زمین آب افتد در این دیده نمناک زد<br>لے خوشا نرند که دوا غنچه بر تپاک زد<br>شعله اندر جوهر برین آه آتشاک زد  |
| جز تصور نم نمود آتشش پی نبرد<br>پشت یا آخر بر لے قوت اوراک زد  |   |
| گر دهم را جو بآن تیغ سودا کار افتد<br>کار از دست من افتاد و از آن تیغ رسم<br>بهرسی اذ در خود گر بنهم با بیرون<br>شده وصل تو لے شوخ بدان میماند<br>قصه گلگشت چمن بتو گر آید خیال<br>سکن ناله تقلید من سوخته دل<br>شیخ در مومند اخلاقیان را دیدیم<br>مذہبی ده بن لے عشق که از دولت او<br>خم درین باغ نکرده بطمع قامت ما<br>میفرود شم دل خود را بنگاهی لیکن | لے خوش آمدم که رسم در قدم یار افتد<br>که سر بخت زبون دست من از کار افتد<br>خار در راه طلب از سر دیوار افتد<br>خبر عفو چو در گوش گنگار افتد<br>بای این دل شده چون سرور ز قار افتد<br>آتش لے مرغ سباد که بگلزار افتد<br>لے خوش آن مست که در برد رخسار افتد<br>گاه بتیغ بگردن گئے ز نار افتد<br>زیر هر گل اگر از ثمر انبار افتد<br>ترسم آن راز که در سمع خریدار افتد |
| پیش این متریان حال دلت لے سودا<br>بجو کالای بدی کو سر بازار افتد   |   |
| اما کار من دل خفته با سلسله افتاد  | در بادیه قیس مجب ز لوله افتاد   |

|  |  |
|--|--|
| <p>دل و دست تو روز بخش وجود<br/>         بچو بحر محیط ابر گفت<br/>         آستان تو باد قبل خلق<br/>         رویه به بود از تو باد مرا<br/>         دشمنیت بچو چشم تر با نئے<br/>         هر یک از ادبایک دولت تو<br/>         صد هزاران ثواب حج یا بے<br/>         باد و صد فرخی مبارک عید<br/>         دشمنانت کنند قربانی</p>               | <p>رنگ عمان و غیرت کان باد<br/>         بر همه خلق گوهر افشان باد<br/>         بر درت روی حق پرستان باد<br/>         مشکلم جمله از تو آسان باد<br/>         بر سر حال خویش حیران باد<br/>         چون گل تربیت خندان باد<br/>         لطف حق بر تو قبل جان باد<br/>         بر تو تاد در چرخ گردان باد<br/>         دایم این رسم عید تران باد</p>  |
| <p>این دعای تو میکند سودا<br/>         دعوت اد قبول بردان باد</p>  |  |
| <p>هرگز نمیرود ز تنش تا که جان رود<br/>         در گوشش از زخمه من آستان رود<br/>         رفتن ز باغ دهر بود ماتم عظیم<br/>         زلفش چون شمشیر شود از پیش آنیم<br/>         سر گرم غلب گشتت از خوب نیست<br/>         چون شعله هر کسی که کشد سرب آسمان<br/>         شاه بخت گزینت درش قبل مراد<br/>         بر درکش نشسته ام امید و لطف</p> | <p>عاشق کجا ز کوه توای مهربان رود<br/>         آن گل نواز باش خواب گران رود<br/>         گل میدرد قبا جو ازین گلستان رود<br/>         آتش شود بلند بیالاد حسان رود<br/>         دولت که آوری بگفت را نگان رود<br/>         مثل شرر شتاب ازین خاکدان رود<br/>         یا بدراد هر که بران آستان رود<br/>         نوید بنده زین در دولت چنان رود</p> |
| <p>یا رسم به رسم غیر رود و گزرد و قهر<br/>         سودا ستم بجان من خسته جان رود</p>   |  |
| <p>پیت الفت کیسا کاند جهان شاد شاذ<br/>         در فراموشی شادان کم بود یاد آورے<br/>         گردش دوری بود در آسایے نه پسر<br/>         خالی از حکمت نخواهد بود ربط تازه اش</p>   | <p>دوستی در دوستان این زمان شاد است شاذ<br/>         تو نویسی خط بمالے مهربان شاد است شاذ<br/>         خلق را آرام نیر آسمان شاد است شاذ<br/>         بانمش این خندان طالع دوستان شاد است شاذ</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>در عاشقی از مرگ چه پروا که بے دل<br/>آن ساقی بیدرد من اندیشه ندارد<br/>هرگز برامیب بچیدیم ازین باغ<br/>گلے بدل از سحرش درام خیالش<br/>گفتم ز غم عشق تو دیوانه ام که شوخ<br/>که داشته بودیم ازینها مع خام<br/>کن موجب قتل من آن شوخ چو برسد</p>  | <p>جانم اگر از جسم بیرون شده باشد<br/>گل در نظرم با غر خون شده باشد<br/>از باغ شتر شاخ نمگون شده باشد<br/>در شیشه پری گر بفسون شده باشد<br/>گفتا اگر ت خط و چون شده باشد<br/>گو کاسه نه چرخ نمگون شده باشد<br/>گفتا خبر نیست که خون شده باشد</p>  |
| <p>از رفتن سو و اچتم آن شاه بتا کرا<br/>دیوانه از شهر بیرون شده باشد</p>   |   |
| <p>آنانکه بدست تو دل زار فرو شدند<br/>گر حور توانست بجانب که دگر بار<br/>از حلقه خوبان بدر آن رخ بیفزا<br/>ما صورت داد و دست دل چه بگویم<br/>عزت نگزید چه کند شیخ که رندان<br/>مردم چه بیازار چرا غره بفصل اند<br/>گر لذت درد کف پارا کنم اظهار<br/>اندیشه ز کالای دکا کین بیان کن<br/>مایوس ز اقرار شودل که حسد یار</p> | <p>مهر در دودین همه یکبار فرو شدند<br/>عشاق ز جنس دل اگر تار فرو شدند<br/>آن گل بود از زان که بگلزار فرو شدند<br/>چون مرغ اسیری که ببا ناز فرو شدند<br/>ناکنده ز تن خرقه ببازار فرو شدند<br/>رحمت مخزن از تو دگر دار فرو شدند<br/>هر خار بر رخ گل و گلزار فرو شدند<br/>اینما همه یک دست خریدار فرو شدند<br/>چپان چو شود جنس بانکار فرو شدند</p> |
| <p>از خوبی سو و اچوز دم حرف بفرمود<br/>بالله که صاحب چه قدر یار فرو شدند</p>   |   |
| <p>مید شد عالمت شایخ خان باد<br/>تا قیامت ملازم در تو<br/>بر جناب تو تا بروزی قیام<br/>خوان نعمت بگستری در دهر<br/>خلق گردند حلقه در گوشت</p>  | <p>دشمن دولت تو تیر بان باد<br/>عید با خشر تیرا و ان باد<br/>کرم و لطف شاه مردان باد<br/>خلق مرهون لطف و احسان باد<br/>حکمت از بهر تا بایران باد</p>  |

|  |   |
|--|---|
| زادیم که بر و جلوه میا در قفس<br>شادی ناز بهار نه غم از خزان بدل<br>گل را نمی شناسم و نه روشناس گل<br>نکشود کس بلسلام چشم و در حین<br>باشد نصیب سامو صید پیشگان<br>تیرست از برای دل در دانشنا<br>سودا شنیده ام که بعد اسیریم | نکلی بخاطرم ز حین باد و در قفس<br>زین هر دو این اسیر شد آزاد و در قفس<br>همستم ز تخم مرغ قفس زاد و در قفس<br>از بیضه تا برون شده افتاد و در قفس<br>از بلبلان شنیدن فریاد و در قفس<br>بهزانه ز مرغ چین زاد و در قفس<br>بر در غیب عاید روداد و در قفس |
| من مردم از لاف اهل داو شد بقید غم<br>آزاد گشت بلبل و میا در قفس  |   |
| در میکده با چور سیدی ز حرم باش<br>و در محفلستان با زین پیشه نیست<br>شب طفل بشکر ز غضب پتو جانرا<br>قربان غلط کردن راه تو شوم من  | این خانه چو آن خانه تنگست تو هم باش<br>یک جام بیک از من هم پیلو جم باش<br>میخواست کند غرق که فریاد زد و باش<br>گر آمده گرد تو گردم دوسر دم باش  |
| سودا تو قوت ببرد و زور ندارد<br>لے شوخ بخت بساجت بقسم باش  |   |
| باشد ز زهر آب بدین زبان خلق<br>گشتیم سر بر سر باز در دهر را<br>گوهر معین بجگر زور یا جدا بود<br>زان پیش کا فتاب شود مع بزم دهر<br>اگر از طینت اهل جهان شود<br>آن شوخ چون سوار شود بر سمن ناز                                 | لے واسے بکے گفت و درو بان خلق<br>خالیست از دماغ محبت کان خلق<br>عارف خداست گرچه بود میان خلق<br>پردانه چراغ رخت بود جان خلق<br>هرگز غبار سنگ نخورد اتخوان خلق<br>از دست اختیار را باید عنان خلق   |
| گر خواهی اینک دهل درگاه حق شوی<br>سودا بکش تو بای خوار آستان خلق   |   |
| از بس زبوی زلف تو گوید حواری مشک<br>جز زلف یار من که چکد مشک تر از و   | مانند عاشقانست بر روزگار مشک<br>هرگز نه دیده ام که بر آید ز مار مشک   |

بود کے چشم کہ شریف آوری از عین لطف  
 بیوفائیها شمارا بود خود دیده کو  
 آدر اوصاف از نقش و دہس نادرست  
 کم کسی در کفر برگردد بایمان درست  
 این کرم لے باید آرام جان شادست شاذ  
 ایدل انداز و فاذ وستان شادست شاذ  
 از تو یا بداد دل این خستہ جان شادست شاذ  
 در و یار ہند جنس اصغمان شادست شاذ

گفت سودا شنید اذنا لہ من تم کہ  
 گوش از دزدان شور و فغان دست شاد

سے ہمیں ندان نسل خداست طہیان گہ  
 صاف دل پہ گزنا شد ای پے آزار خلق  
 آب میگردد برنگ زارہ سرتاپا ز شرم  
 در جہان قدر سخن از مستمع گردد بلند  
 باندازد وے سرفراک تو طوفان گہ  
 لب از دین یاسے آید زندان گہ  
 تاب حسرت گر بہ بند چشم حیران گہ  
 میشود پیدا بگوش دل نواشان گہ

را زار و شدلان سودا لہن پوشیدہ نیت  
 بہت سولخ جگر زخم سنا یان گہ

عشرت مطلب بباغ لقویر  
 غم نیست ز جریخ بے خبر را  
 کے ماہ دہد ایاغ لقویر  
 این زکمانست زاغ لقویر

لفظ راہ مجوز چشم حیران  
 بے نور بود چراغ لقویر

سوئے ازین جہان خرابی ندید کس  
 کے لذت عنت بہنگ ایگان دہند  
 تخم امید کہ ترشح نصیب نیست  
 یوسف بگرد شمرہ حسنت نہیں  
 مردم بنگساری دل تفتگان نہیں  
 کاوش تراہاست فقط دور محتسب  
 آئینہ را مقابل رویم گرفت رنگ  
 اشک از گداز دل چو اندر غیب  
 سودا خوش نمرود گرفت شرح عشق  
 گوہر بخت زمونج حیرانی ندید کس  
 خون جگر بطرف حبابے ندید کس  
 بہ کشت ما گذار سحابے ندید کس  
 با آنکہ صورت تو بخوابے ندید کس  
 ترا سین ز اشک کتابے ندید کس  
 چون چشم یار مست خرابے ندید کس  
 حالی مرا چشم پر آبے ندید کس  
 خوبی رنگ گل گلچلے ندید کس  
 در باب این مقالہ کتابے ندید کس



کہ کعبہ راز کو تو بہتر نگفتہ ام  
 احوال خود ز تیغ تو دیگر نگفتہ ام  
 زینین ترست قہقہ دل خون خندنگل  
 دل را اداس شکوہ هر کہ گفتی ساخت  
 ساقی بگو کہ دست کشیدی ز من چرا  
 نا محرم ست خضر بجای کہ میروم  
 در رشتہ خادل من از چه برفتہ  
 آتش خوش کنجہ کند کہ مزاج تو  
 خون مرا بریز اگر بہر دعویش  
 از بہر دستگیری خود در میان آب  
 مے گشت چون دو آتشہ از ہوش میرو  
 سودا بر آب جبرئیلے درین دیار ق

است بخاک او کہ براہتر نگفتہ ام  
 تسکین دل بدان کہ مگر نگفتہ ام  
 لیکن بیاس خاطر دبر نگفتہ ام  
 حرف از شکایت تو بجز گم نگفتہ ام  
 پیر سیدہ زیبا اگر از سر نگفتہ ام  
 نام مقام دوست بر بہتر نگفتہ ام  
 دل گفتہ دادہ ام تو گوہر نگفتہ ام  
 گاہے سخن بروی سمندر نگفتہ ام  
 ناصح ترا نوشتن محضر نگفتہ ام  
 جان دادہ ام ولی بشا ویر نگفتہ ام  
 ندان وصف چشم بگو کہ نگفتہ ام  
 سرگز بخضر همچو کندہ نگفتہ ام

احوال تشنہ کامی خود را بہتر کس  
 گاہے بغیر ساقی کوثر نگفتہ ام

بیستم مردمان از رہگذار سرمی آیم  
 خراش بر دہ گوش کسی نبود مال من  
 در دیانے فیضم را نگان ہرگز نخوشد  
 نبوی بیزبان افتادہ ام در دامن گیتی  
 جز این جای پناہ نیست از گفتار کج بختان  
 زحمت ہرزہ گویان اہل غلو شیم چندان  
 ز عشق آرایش خوابان دلم را باز میدارد  
 بیستم کم مبین نہار اوج خاکساری را  
 رسانی نیست فریاد دلم ہاں گوش من

منم آن نوز گز بہتہائے تار سرمی آیم  
 گدای بے زیانم از دیار سرمی آیم  
 شکستہ گردید دور آن بکار سرمی آیم  
 کہ گویا لطف اشکم از کف سرمی آیم  
 بزرگ مرد یک اندر حصا سرمی آیم  
 کہ نزد سرمہ دان بہر شارسرمی آیم  
 کہ تلاش آنچنانم زیر بار سرمی آیم  
 غبار را ہم دود را بگذار سرمی آیم  
 مگر آن داو خواہم کز دیار سرمی آیم

بیاد بیستم او سودا چنان از خوشی تن رفتم  
 کہ من آلودہ چون اشک از غبار سرمی آیم

|  |  |
|--|--|
| <p>دار و ز بسکه نیم شب خون ز خط یار<br/>خوش خلق راز بخت سیر بیج باک نیست<br/>آب سیاه گشت و نماند غزال بخت<br/>آهنانه سنبل است ز زلفش بر بیتاب</p>  | <p>بر گرد خود ز ناز کشیده حصار شک<br/>نبود ز تیره بختی خود بے وقار شک<br/>از بس ز بے زلف تو شد ز مزار شک<br/>در خون نشست از آن خطا غیر بهار شک</p>   |
| <p>سودا غیر طره او کرده بر مسبا<br/>خیزد ز سخن باغ بجای غبار شک</p>  |  |
| <p>دوست در عشق تو مارا دشمن جان در بغل<br/>در فراق از دهنما دل مرا عیش عیش<br/>نال میخیزد بجزین ننگ ازل و زو شب<br/>افشای بی بر دارم ز خاک کوی دوست<br/>بر سحر و قافم و نجاب پشت پا زدم<br/>در دول را با که گویم آه ازین سبزان هند<br/>پای عیش این جهان در لغزش است آن بخت<br/>می برد جز بیج از دنیا که الا که من</p>        | <p>تیر مژگان ترادل گشت پیکان در بغل<br/>بیهوشها می کنم سیر چراغان در بغل<br/>ساخت عشق را در استیغیر نستان در بغل<br/>گوشه خاطر از لک سلیمان در بغل<br/>می گذارم دست هنگام زمستان در بغل<br/>بهر رخس هر یک دارم کد ان در بغل<br/>گو که جام شب بخت است چنان در بغل<br/>برده ام چیر تن نام پنهان در بغل</p>           |
| <p>ان بهار عمر کو سودا با پای که من<br/>صبح میرم سو کتب گلستان در بغل</p>  |  |
| <p>جان ستم ریده من داود خواه دل<br/>بستانم از که این دو عدد خون بهل جان<br/>یا یب بدرد بے اثری ناله جرس<br/>دل گشت ناتوان و نداریم در نظر<br/>هر برگ هر گل نمین ننگ حسن دوست<br/>الکشیخ که بوی حرم میردی چه بود<br/>بکشب اگر بزم خودم جادی چه شمع<br/>دلدار حزن ما شود خلق سوخته دوست<br/>سودا بگو با بر دم من ز دوست دل</p> | <p>دل آنچه کرده است بجان من گواه دل<br/>دل جرم چشم گوید و چشم گناه دل<br/>گردید بهر قافله اشک آه دل<br/>جز نوک خنجر خمره اش تکیه گاه دل<br/>صاحب دلان چو سیر کنند از نگاه دل<br/>با صاحب حرم ترسی جز براه دل<br/>روشن شود بجان تو روز سیاه دل<br/>گویم در جهان بک حال تباه دل<br/>باشد اگر صلاح روم در پناه دل</p> |

|   |  |
|---|--|
| <p>بخرام که خواهم سرش را و قدان را<br/>گفتم که من از عشق تو دل برکنم ای شوخ</p>   | <p>با مال خرام قد و لبوس تو بستم<br/>تا که بسر خودم از خوس تو بستم</p>   |
| <p>گفتا که بود باور من حزن تو سودا<br/>بان زد و کن قوت بازو تو بستم</p>   |  |
| <p>یار را بر دیدن آئینه مال کرده ام<br/>شعشع بیابی فراوان بود میر خستار<br/>دعوی تو هم بفرزدندان من که میرسد<br/>ساکن دیر و حرم با هم غبار خاطر ند<br/>بایمان زاهدان اکنون که مانع میزنم<br/>داشت خط بندگی از من رخ بموس تو<br/>خاک کوش تا نگردد سرمه چشم رقیب<br/>سینه من کان محمد جوهر بالا در دل</p> | <p>مهر و ماهی تازه با هم مقابل کرده ام<br/>نامه بر امر و سرخ نیم بسیل کرده ام<br/>منکه خون خود بخت تفتاقل کرده ام<br/>من بهر جای که رفتم خانه در دل کرده ام<br/>من نمک حرمی ز شبنم تو داخل کرده ام<br/>آرزو خط نشانی رخ مال کرده ام<br/>من ز غناب جگر آن خاک گل کرده ام<br/>این در کیتا ز بحر عشق حاصل کرده ام</p> |
| <p>بسکه سودایت تنم کایم سنگام بهار<br/>من ز موج شک خود ریاسا سل کرده ام</p>   |  |
| <p>هرگز ندان بومل تو بجا گریستم<br/>از پرده تا برون نفتناز عشق دوست<br/>گشت محتم نشد از آب دیده ستر<br/>چون چشمه چشم من نشد از گریه بهر مند<br/>یک غلن را بگریه در آورد گریه ام<br/>چون غلن آب دیده ز باران بیاض دهر<br/>کردم ز بسکه بر سخن ایلمان مسل</p>  | <p>آورد ز بهر جدائی فردا گریستم<br/>رفتم برون ز شهر و بهر اگریستم<br/>گویا جوار بر بر سر و را گریستم<br/>دوران گریه کردم دخیب اگریستم<br/>گاسه نشد سیاد تو کتنا گریستم<br/>یادش نموده از همه اعضا گریستم<br/>آخر جنت مردم دانا گریستم</p>  |
| <p>سودا مال را بمرے خودست داد<br/>در بر کشیده تنگ من اورا گریستم</p>  |  |
| <p>بلوہ محمش بهر جا بود من می سوختم<br/>آتش جگر انجان تیرست کاب چشم من</p>  | <p>دلغ عشق ابدی لها بود من می سوختم<br/>از سر میک نیزه بالا بود من می سوختم</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>خاست بگر از گل رخسار تو دارم<br/>چون شاد دل چاک و درشانی خاطر<br/>فقیده لب زخم یک قطره تمنا<br/>بر لب گل بستم و نالان دل انگار<br/>خاموشم و نقد دل جان سخن امروز<br/>خاموشم و گنج گهرای اشک بدامن<br/>تا زلف فروخته بر عارض چون ماه</p>  | <p>زردی رخ از نرگس بیمار تو دارم<br/>از تیغ و خنم طسره طار تو دارم<br/>از آب دم خنجر خو نوار تو دارم<br/>بلبل بنوا سنجی منقار تو دارم<br/>لے سیمیران قیمت گفتار تو دارم<br/>از بهر نثار سب گفتار تو دارم<br/>بس روزیای زشب تار تو دارم</p>                                     |
| <p>آن سنگدل آخر سر بالین تو نماند<br/>حیرت زده از مردن دشوار تو دارم</p>  |  |
| <p>دل را کشید جانان تا در بر بستم<br/>بیجاست لے جاجو بریا کشیدن تیغ<br/>هنگام ناز دار و یزد از خنده ردی<br/>کو چشم تا به بند انداز شویش را<br/>شاد میمک شکر کز غمهای تیغ<br/>مادر قیب یک جا هر گاه می نشستم<br/>کو ما هر بستم تا گویشش به پسند<br/>انداخته ده او با غیر سوخت مارا</p> | <p>ز دمی زنگش گل بر سر بستم<br/>مارا که نمی توان کشت از جوهر بستم<br/>چین حسین او هم بال و پر بستم<br/>سرتاپا چو برقیست یک پیکر بستم<br/>شد باز بر دل با صد جادر بستم<br/>با سخن به فتنیک با او سر بستم<br/>اینجاست دست قدرت یان گر بستم<br/>دایست سینه ما از احسانگر بستم</p> |
| <p>کاریکه بر نیامد سودا ز جوهر تیغ<br/>آن کارے بر آید از گوهر بستم</p>  |  |
| <p>در قتل گم آنی و من رده تو بینم<br/>صد باره بر دیا بگذارم دم برگشت<br/>کو طالع بیدار که هر صبح من از خواب<br/>سرخواستن آینه بشیر چه حاجت<br/>تا ز من بچنین مرگ عوض عمر ابد را<br/>بکشاکش از زلف که دلا بختان را</p>   | <p>یک خلق هر امید من سوی تو بینم<br/>نقش قدم خویش چو در کوی تو بینم<br/>تا چشم عالم رخ نیکو تو بینم<br/>آرم بکف از جنبش ابرو تو بینم<br/>سر را چو دم نزع برانوس تو بینم<br/>تا حلقه بگوشش خم لبوس تو بینم</p>  |

|  |  |
|--|--|
| آئینه غبار از نفس مانده یزد  | بر خاطر کس اهل جهان بار نه داریم   |
| ماز دنگه و غشوه بهاک دل سواست  | زین هر چه خرد یار که انکار نه داریم  |
| <p>شک از بسکه گره گشته مرا بر مژگان<br/>شب خیال بر زلف تو چشمم گدشت<br/>بسکه بر آید بشش گریه خونین کردم<br/>نه همین دیده ز خود خیزد ترش یافته نود<br/>چشمم از سخت جگر غیرت آتش گدشت</p>  | <p>بنماید بنظر رشته گوهر مژگان<br/>گشته چون سنبل فردوس مظهر مژگان<br/>سرخ چون نیل مر جان شده کس مژگان<br/>همه چون خط شامی ست منور مژگان<br/>بنماید بنظر بال سمن در مژگان</p>   |
| این قدر آب نماند از نف دل سودا   | که با فشردن چشم بشود تر مژگان  |
| <p>از دلم چون آه آتشناک می آید برون<br/>می بر آید آبخن از کلبه احزان من<br/>طاقت و صبر و تحمل را نفاصل می برو<br/>صید گردیدم با نماز که بر احوال من<br/>شک را نسبت بنیاشد هیچ با چشم صدف<br/>تا لب از برون را غنچه تن غنچه برون<br/>فاصلی از حال آن سیمار کاند رخا نه<br/>آخر شبها بگویم او نمیدانم که گیت<br/>حرف لعل و دانه اے عمر ازل معترض</p> | <p>دود از هر یک حس و خاشاک می آید برون<br/>چون رجم خسته جان پاک می آید برون<br/>جان زن زان غمزه جالاک می آید برون<br/>خون ز چشم حلقه فخر اک می آید برون<br/>این گهر از دیده نناک می آید برون<br/>سے بدوق بوسه ات نناک می آید برون<br/>هر که خرم می رود غمناک می آید برون<br/>یک صدک از دل مدحاک کیدی برون<br/>از زبان هر یک بیبک می آید برون</p> |
| از تو می پرسم کبر من ترا لطف از سخن  | تا نماند قوت ادراک می آید برون   |
| <p>لاله بدود و چراغ ست چه می بینی تو<br/>سینه نقشه آدول سوزان دود<br/>گل دین باغ نمیدست کی اهل نظر<br/>چشم را بسته در دل یک خلق در آ</p>   | <p>اینهم از دست بود است چه می بینی تو<br/>ایچو از حکم با و جاغت چه می بینی تو<br/>نعلن بیل با یاغ ست چه می بینی تو<br/>این عجب کج فراغت چه می بینی تو</p>  |

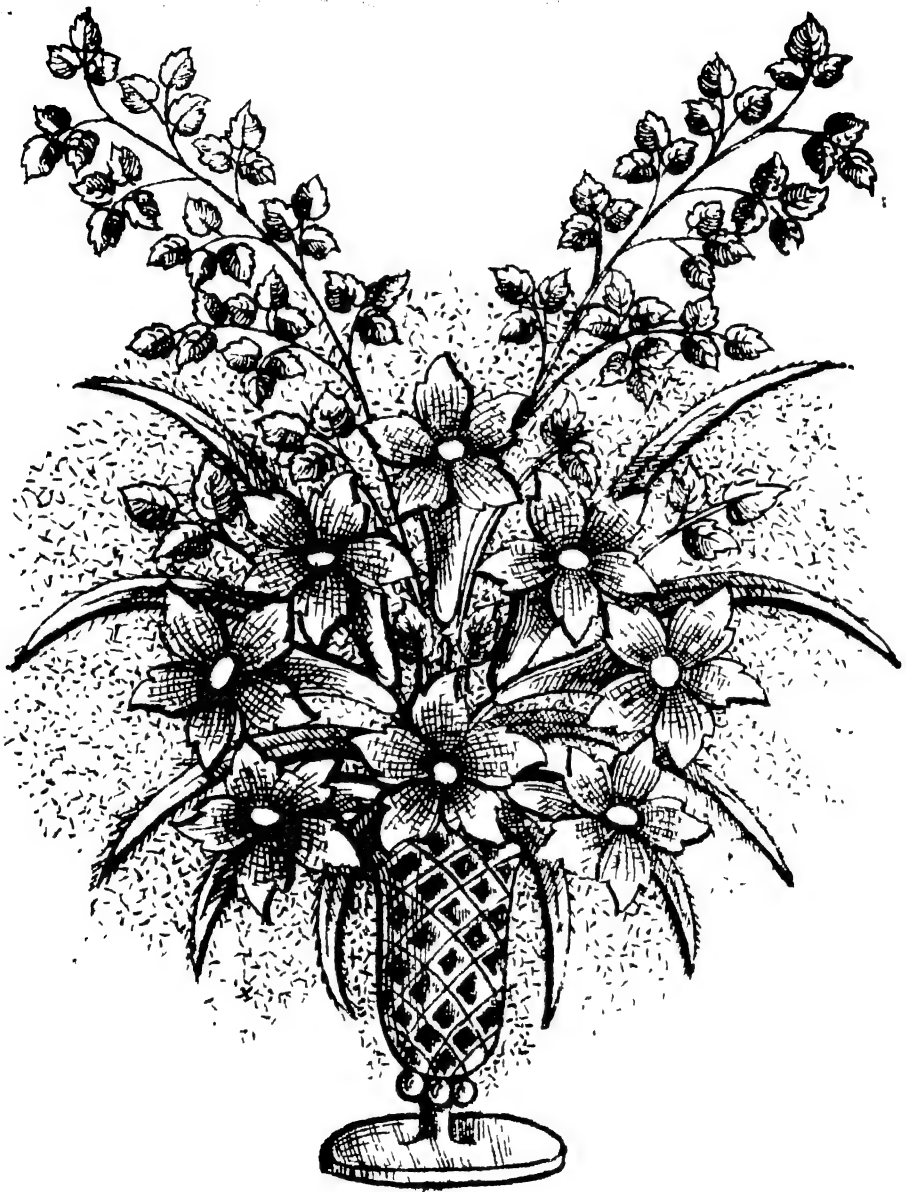
|   |  |
|---|--|
| <p>پہرہات راشعلہ کس میگفت کس لاند شمع<br/>عالم آب امشب آتش زومادر نرم داد<br/>وعدہ ہائے وصل باغیار ایفا می نمود<br/>بسکہ باز دے تو نسبت داشت شمع آہن<br/>بیتولے رشک گل گلزار در فصل بہار<br/>خط برگد عارض آن شمع رو چشم ندید</p>  | <p>ہمچو تشبیہات یجا بود و من میو ختم<br/>بارقیبان بادہ پیا بود و من میو ختم<br/>باش امر و زود روا بود و من میو ختم<br/>بر رخس پر دانه شیدا بود و من میو ختم<br/>لالہ آتش زن بھرا بود و من میو ختم<br/>دود از یک شعلہ پیدا بود و من میو ختم</p>   |
| <p>جنس حسن او فتاد آخر چو در بار از عشق<br/>ہر یکے سر گرم سودا بود و من میو ختم</p>   |  |
| <p>اگر خاکم کنی یارب بگوے دلربا فتم<br/>غور یا دایمے کہ ہرگز سرفرو نہ آرد<br/>تو ہر جوے نہ خواہی کہ من ہرگز نہ خواہم<br/>گلستان بلبل طبع مرا شد معنی رنگین<br/>احل از جنت وجوے او مرا کہ باز میلند<br/>عشق خوش نگاہان مضمیم گر صد جفا بینم<br/>آب خضہ کے لب تشنہ ناز تو روا آرد<br/>لباس ماری آزادی من بر بنی تا بد</p> | <p>بیاسے رہ نوروان تا کجا فتم کجا فتم<br/>اگر صد بار چون رنگ خدا شود دیا فتم<br/>میان داد خواہان تو در روز جزا فتم<br/>چو شاخ گل گبر و مسیح من از لونا فتم<br/>شوم گر خاک در عشقش کہ نہال مباح فتم<br/>خدا آن روز نماید کہ از چشم وفا فتم<br/>لب خود سازم تر چو در آب بقا فتم<br/>کہ چون من سایہ میخوام از چشم خود جدا فتم</p> |
| <p>باناسے زنان کے ہمت من سرفرو دآید<br/>برفے خاک لے سودا اگر از پشت پیا فتم</p>   |  |
| <p>ہرگز بھان ما غم دستار نہ داریم<br/>چون گوہر ناسفته از بہاب معیشت<br/>در کعبہ بیو دیم و مسلمان بدر دہر<br/>بانالہ بسازیم عزیزان کہ دل خوش<br/>ماندہ عشقیم و متبر از مذاہب<br/>بلبل دل نالان و خیال رخ او گل<br/>بر عرض تنابہی گوش چو امر وز</p>   | <p>چون ہر ز عریانی سر عار نہ داریم<br/>ویشگی خویش بیک کار نہ داریم<br/>آرام بجز خانہ خستار نہ داریم<br/>در سینہ کم از مرغ کہ قنار نہ داریم<br/>باشیخ و بر بہن سر پیکار نہ داریم<br/>باببل و گلزار جلیان کار نہ داریم<br/>فرداست کہ ملاقات گفتار نہ داریم</p>   |

|   |   |
|---|---|
| پس از عمری که با صدخو در راه بر خودی  | افغان کز سستی طالع مرا نشستی رفتی   |
| نزارت آفرین کا نذر قمار عشق اد سودا   | جگر دارانه چون منصور سر را با سختی رفتی   |
| <p>دارم من آشنائی کز روز آشنائے<br/>بر نامدن ز سنت از خانه گرم رست<br/>تختت بروز محشر در جرم بخشی<br/>شکل کدول بر آیم از تاب طره او<br/>امید وصل جانان این طالع نباشد<br/>ویر و حرم بجا لم فانوس یک چراغ نازد<br/>بار ابر تو از ما هر جا دل نخواست<br/>گر سدره همت شد تنگ سستی ما<br/>در پرده دو عالم دل برده بعد رنگ</p> | <p>هر که دو چار گشتم پرسیدم از کجائی<br/>ما میردیم از خود بیرون در جو آئی<br/>خط سفاقتش آورد و عالم جدائی<br/>گرد و زجنگ شهباز کی مرغ رازدائی<br/>عمر رسید پایان در بخت آزمائی<br/>بر سر در کیه آئی پروانه اش در آئی<br/>اے عشق در ره خود تو بشیله مائی<br/>تا هم ز خار بخشد پوشش بر همنیائی<br/>اے لکمه لکمه رونے بے پرده نائی</p> |
| سودا چنان زخم من لاف خدا پرستی  | بد جلوه بت من گرداند از خدائی   |
| <p>هست از مایه نجاتش افتادگی<br/>پخته چون گردد کمر از شاخ می افتد بجاک<br/>از تو ناز و عشوه می زید بزمن غرور نیاز<br/>ورن افتادگی از بسکه کامل گشته ام<br/>بول طعنه ناز خاک آتاش برده بود</p>   | <p>زلف مشرقیم می زید ز ما افتادگی<br/>هست شاید غنچیه بایست مرا افتادگی<br/>سرکشی از شعله آید از گیس افتادگی<br/>از من آموزد سرشک نقش افتادگی<br/>دشگیری گرنیکردی مرا افتادگی</p>  |
| سر خرد خیز و بروز حشر سودا چون شهید   | هر که میدارد دغا کمر بکشد افتادگی   |

|   |  |
|---|--|
| <p>چون نظر کردی نامہ من گفت رقیب<br/>گفت رند بجمال چو ترا دیدم شیخ<br/>ہنشین دور زد و دور نظر با گلشن</p>   | <p>خلل اور ابد باغ ست چہ می بینی تو<br/>بر رخ انس و لاغ ست چہ می بینی تو<br/>مخفی امر و زباغت چہ می بینی تو</p>  |
| <p>سوے دنیا منکر زیر فلک لے سودا<br/>جیفہ بہر گداز غ ست چہ می بینی تو</p>   |  |
| <p>بسکہ بر یاد قدش بگریم در پای سرو<br/>ہست پیش چشم تو دلم خیل قامتش<br/>درد یار حسن میدارد بہار بے خزان<br/>رنگ آن نشاط دامت بسکہ آتش زہد دل</p>   | <p>زد سر شکم خویش چون فوارہ از بالا سرو<br/>ماست میگوزید باشد بر لب جوہا سرو<br/>بچ مشوئے باشد در جہان ہشتا سرو<br/>قد بزرگ شمع صفت سوختن چہا سرو</p>  |
| <p>سرمہ سرکش زاکین تو افق فارغ ست<br/>نخت دوار ست سودا خرمید ہما سرو</p>  |  |
| <p>تلاش مودمانانہ کردی کاش میگردی<br/>نسیج بند نقاب داکردی کاش میگردی<br/>سر راہ بامید نگاہ بر تو بگر فتم<br/>ز حرف خوشبین لے ماہ کفنان چاقائی<br/>دل زد دست امیدہ پرفری کرد نسیرش<br/>بین تاثیر آہ گرم ما طالم کہت کردی<br/>بخلوت ہم گئے بند قبا از ناز بکشوی<br/>تو لے مرا لے خود خوش خود بر آسمان رفتی</p> | <p>سراغ خضر چون موسی نکرودی کاش میگردی<br/>جہان را بہر من شیدا نکرودی کاش میگردی<br/>فغان کہ شرم سر بالا نکرودی کاش میگردی<br/>راخوان را ز خود انضا نکرودی کاش میگردی<br/>تو رام این مرغ وحشی را نکرودی کاش میگردی<br/>حذر از شعلہ دہانہ نکرودی کاش میگردی<br/>مرا این عقدہ از دل نکرودی کاش میگردی<br/>تا اشارہ زیبا را نکرودی کاش میگردی</p> |
| <p>بدست تختب آہر کہ قرار آمدی سودا<br/>تو قافل تو باز صہبان کردی کاش میگردی</p>   |  |
| <p>بنادانی دل ما را دست امتحانی رفتی<br/>قیامت رفت بر سر آن زمان مغل نشینان را<br/>بن بسیار نیش و شیخ لات از عقل دیوانائی<br/>در اول چشم روشن ساختی لے گوہر کیلتا</p>   | <p>فغان انگہر شہوار را نشان ساختی رفتی<br/>تو چون از تخمین قامت بن از افروختی رفتی<br/>سرت گردم یک نظارہ کاش ساختی رفتی<br/>در آخر چون مدف در سینه جاک امتحانی رفتی</p>  |



سلاطین



|  |  |
|--|--|
| قبول ہونے عبادات روزہ دار دن کی<br>جناب اقدس خالق سے روح کو تیری<br>رکھیں میں بات سے تیری یا رز و ملکوت<br>غرض زمین سے تا آسمان کی خلقت تک<br>تیری وہ ذات مکرم ہو لے امام شہید | نہ تجھ پہ جب تین نیچے مہ صیام سلام<br>ہمیشہ نیچے ہے شاہ دین پیام سلام<br>کہ سرنگون ہو کرین لیکے اس جام سلام<br>سجوں پہ دین تری بندگی ہو دام سلام<br>کہ تجھ پہ بھیجیں گے ماحشر خام و عام سلام |
|--|--|

یہ سودا عرض بجز دنیا ز کرتا ہے  
شرع مرثیہ ہو نیکو اب تمام سلام

## سلام دیگر

|   |  |
|---|--|
| حسینؑ بجو یہ عرش برین کرے ہر سلام<br>نقطہ گردن ہی تسلیم میں ہر تیرے خم<br>و خوش خاک پہ جتنے ہیں اور ہوائیں طہور<br>فلک پہ جو ہے سو کرتا ہے بندگی تیری<br>جو اہل شرع کا ہے رکن وہ سدا بجو<br>ترا وہ نور ہے جسکے تین چہ مہر و چہ ماہ<br>تری وہ ذات مکرم ہو لے شہد و جہان<br>تری جناب تو وہ خلق کی ہر خالق نے<br>عبودیت ہے تری فخر ایک عالم کو<br>یہ نقش صفحہ عالم پہ ہے ترا جس کو<br>نہ موج آب ہی پیاسی ہو بندگی کی تری<br>کسی خوشی میں ہو کوئی سنے جو تیرا نام | دہانے آن کے راج الامین کرے ہر سلام<br>تجھے تو عیسیٰؑ گردن نشین کرے ہر سلام<br>جہان ہے جو کوئی بجکو دین کرے ہر سلام<br>ہر ایک ساکن دے زمین کرے ہر سلام<br>سمجھ کے صاحب شرع تین کرے ہر سلام<br>ہر ایک خاک چھسکو جین کرے ہر سلام<br>کہ جسکو خلقت دنیا و دین کرے ہر سلام<br>جسے ہمیشہ تمام آفرین کرے ہر سلام<br>ترے غلام کو لغفور چین کرے ہر سلام<br>ہر ایک صاحب تاج و تاجین کرے ہر سلام<br>جسب بھی بیم و اطمین کرے ہر سلام<br>تو جان و دل سے وہ ہو کر خیر کرے ہر سلام |
|---|--|

تری جناب میں ہوتے قبول یا نہ دین  
ادب سے سودا بصدق و یقین کرے ہر سلام

## مرثیہ چاند رات محرم

دن سے محشر کے نہیں عالم میں کم یہ چاند رات  
 صفحہ اوراق دین پر تھے جو وہ طلب کے حرف  
 نام کو شدے محرم میں کھڑے کرتے ہیں لیک  
 بار سے غم کے نہ تنہا پست ہے رے زمین  
 کام میں اسکے جان میں ہے جو کوئی ذی حیات  
 آب پوہتا ہے پتھر کا جس کے کسار میں  
 محل گریبان چاک نالان مرغ و گریان آبار  
 حال خلقت کا خدا کی پل میں کرے ہے تباہ  
 مغرور ہستی پہ کیا انسان و کیا حیوان کے  
 غافل کو خلد میں لگا ہیبر کے گلے نہ نہ  
 سر تقدیر قضاے مھضر خون حسین  
 تن جگر گوشہ کا پیغمبر کے خاکِ نوین ڈال  
 سازہ کرنے کیلئے داغ غم سبط رسول  
 سر پائل بیت کے گندے جو کچھ ظلم و جور

کہہ نہیں سکتا جو گر گزری ستم یہ چاند رات  
 کر گئی حکم اذکو دان سے یکھلم یہ چاند رات  
 غم کی ہر اک دلیہ کاٹے ہے لم یہ چاند رات  
 پشت نہ افلاک کو رکھتی ہے خم یہ چاند رات  
 زندگی کے شہد کو کرے ہے سم یہ چاند رات  
 اسطرح کا خلق کو دیتی ہے غم یہ چاند رات  
 ہے باغ دہر کو اتنا الم یہ چاند رات  
 سطح پر دنیا کے رکھتے ہی تدم یہ چاند رات  
 رکھتی ہے خون جگر سے چشم غم یہ چاند رات  
 اشکِ حونی سے رولاتی ہے بھہ چاند رات  
 لائی تھی دنیا میں گویا کر رقم یہ چاند رات  
 کر گئی ہے سر کو نیزہ پر علم یہ چاند رات  
 از سر نو میر بس لے ہے جنم یہ چاند رات  
 یاد دلوانی ہے اسکو دم بدم یہ چاند رات

ضبط کرنے پر تجھے روئے سودا ہر کھڑی  
 دیتی ہے شاہ شہیدان کی قسم یہ چاند رات

## سلام

ادب سے بھیجے ہے تجھ پر تراغلام سلام  
 تو وہ امام ہے جس پر کہ روح نبیوں کی  
 بری و دیو دود و آدمی و جن ملک  
 جو عرش پر ہے مخاطب جبریل امین  
 تو وہ امام ہے جس پر نماز کے بعد از  
 قبول ہو تری خدمت میں یا امام سلام  
 درد و بھیجے ہے دن رات صبح و نام سلام  
 ہر ایک بھیجے ہے تجھ پر علی الدوام سلام  
 ہمیشہ بھیجے ہے تیرا وہ ایک نام سلام  
 جو مقتدی ہو سو بھیجے جا کر نام سلام

|   |   |
|---|---|
| ہوا ہے سب سے سیارہ تک یہی اب حکم<br>امام برحق و مطلق پہ حق تعالیٰ کا    | کہ فاطمہ کے قمر پر کہو درود سلام<br>ہے امر شام و صبح پر کہو درود سلام |
| یہ حیرتیں کا مطلب ہے یعنی اسے سودا<br>حسین کا نقشہ جگر پر کہو درود سلام |   |

## سلام

|  |  |
|--|--|
| میں بھیجتا ہوں تجھے فاطمہ کے لال سلام<br>تمام حور و ملک صبح و شام جنت میں<br>نہیں ہے بدتر ہی تجھ دیکھ کچھ جہنم میں سا<br>پہمیرا ن سلف چاہے کرین تسلیم<br>بزرگ پر جہنم زمین پر یہ جتنے ہیں ساکن<br>سما درود پڑھے کرے تاروں کی تسبیح | علی کے باغ کے اس سر و فواں سلام<br>کسین میں دیکھ ترا سر خرو و جمال سلام<br>تری جناب میں جھک جھک کر لال سلام<br>جو بیٹھے ہے تجھے ہر گاہ و در لال سلام<br>وہ لے جنوب سے بھیجیں میں تاشمال سلام<br>ہمیشہ بھیجے ہے ہم رقبہ ہم چال سلام |
| غلام ادا دل و جان ہے برا جو یہ سودا<br>بدن کا اسکے لئے بھیجے بال بابل سلام   |  |

## سلام

|  |  |
|--|--|
| مددۂ استعلا ملے پے سلام<br>مدق دل سے مدام بھیج دلا<br>روشنی بخش چشم امل یقین<br>خاک حق میں ہے البقعتہ منی<br>لمحک می جسکی شان میں ہے<br>متقی ہوئے جسکی یاد سے خلق<br>صورت شمر دیکھ شہر مایا<br>کہتے ہیں ماکنان باغ بہشت کو | منی حوت امتنا پے سلام<br>صاحب شان قل کفنی پے سلام<br>منظر نور کبریا پے سلام<br>فاطمہ سید النساء پے سلام<br>بھیج اوس جزو مصطفیٰ پے سلام<br>کہ تو اس شاہ اتقیا پے سلام<br>کہ تو اس صاحب حیا پے سلام<br>گل دگلزار مر لقتے اے سلام |
| مدق دل سے یہ گستاخ سودا<br>مردم اس شاہ انبیا پے سلام   |  |

## سلام

ہوی جناب میں یا حضرت حسینؑ سلام  
ہماری حضرت زہراؑ کی دل کے بہن سلام  
مرے محمدؐ عربی کے نور عین سلام  
روح دل سے کرین عین زجاہین سلام  
شفیع روز جزا تم پر فرض عین سلام  
اوی سے فرض ہوا پر بندہ عین سلام

کین ہیں ساکن جنت زریں سلام  
علی کے تخت جگر اور بنی کے نور بصر  
کے ہے ناز سے حور بہشت سے آکر  
ہیشہ مشرق مغرب سے ماہ اور خورشید  
امام ہر دوسرا شاہ شش جہت تم ہو  
تین سلام کرین پہلے تو سے باوین غلات

امید و ارتفاعت کا تم سے ار سودا  
اقول ایک سے ہوا کاتا بہ عین سلام

بولے اوسکے ساتھ برق خلد برودن سلام  
بولتا ہے ہو کے ہر دل سے ہم آغوش سلام  
در سینے میں کہ ہے مار کر جوش سلام  
بولتی ہے شادی خاطر فرا خوش سلام  
بولے تجھ کو دیکھ ہر گویا دعا خوش سلام  
بولتا ہے زامہ و مجاہدہ برودن سلام  
میکرے عین کہتے ہیں مست و مدہوش سلام

تجھ پر در جب کے ابرسیہ پوش سلام  
ماہ ادھر دیکھا محرم کا کما یہ ہر قسم ترا  
دیکھ کر ہر آن تیرے اہل ماتم کے تین  
غم و لون میں رات دن تسلیم کرتا ہے تجھے  
طوطی و غنچہ یہ گلشن کے نہیں ہو قوت کچھ  
کچھ نہ تھا دیکھ کر تجھ کو طواف کعبہ میں  
یاد کر تیرا جمال اسے ساتی کوثر کے پور

اس جن میں جب تیری سودا نے تھما و بھلا  
بولتا اس آواز کو کر گل نے درگوش سلام

## سلام

علی کے تخت جگر پر کودر و دسلام  
امام عین و شہر پر کودر و دسلام  
اباؤں شجر کے شہر پر کودر و دسلام  
سحاب دین کے گھر پر کودر و دسلام

بنی کے نور بصر پر کودر و دسلام  
کے ہے عرش کے رکان سے جبرائیل سلام  
شجر جو باغ بنی میں ہے بہتر از اشجار  
خدا کا امر ہے لے آدمی سے تابہ ملک

|  |   |
|--|---|
| <p>گذرا یہ جسکے تن یہ زبیرا و اہل کین<br/>         ماتم میں جسکے روتے تین انسان اور ملک<br/>         یہ غلغلہ سما سے ہوا جا کے تاسمک<br/>         مانا ہے جسکا حضرت پیغمبر خدا<br/>         مان جیکی ہوئے حضرت خاتون کبریا<br/>         جسکے پردہ کو لٹک لٹک بھی کسا بنی<br/>         حضرت حسین تمکو کہیں میں سبھی ولی<br/>         جن نے خدا کی راہ میں اسطرح سر دیا<br/>         غیر از ربائے حق نہ کیا اون نے جو کیا<br/>         سودا محوش اب کہ جگر آب ہو بہا<br/>         جس شاہ ادلیا کا لکھا تو نے ماجرا</p> | <p>اُس کشتہ جفا کو خدا کا سلام ہے<br/>         پیٹن میں اپنے سر کے تین تار نہ خاک<br/>         اُس غم کے مبتلا کو خدا کا سلام ہے<br/>         اور باپ ہے علی ولی شاہ مرتضیٰ<br/>         اُس شاہ قل کفا کو خدا کا سلام ہے<br/>         نازل ہے اُسکو ناد علیا مینوبلی<br/>         اُس لطف لافا کو خدا کا سلام ہے<br/>         گذرا جو اسکے تن پہ اُسے صبر سے لیا<br/>         اُس حال بلا کو خدا کا سلام ہے<br/>         جزا شک کچھ بھی آنکھوں میں باقی نہیں رہا<br/>         اُس رمز انما کو خدا کا سلام ہے</p> |
|--|---|

## سلام

|   |   |
|---|---|
| <p>مہین کی جناب کا جو کوئی غلام ہے<br/>         وان عرض بندگی کامری صبح و شام ہر<br/>         کتبے جبریل اُنھوں کو بصدیقین<br/>         من بعد اسکے بولے ہر یون بادل حزن<br/>         پریدہ ہوا تمھارے لیے جنت النعیم<br/>         نازل تمھاری شان میں آیات عظیم<br/>         سب ساکنان جنت علی بن ابی ام<br/>         آپس میں متفق ہو یہ کہتے ہیں یا امام<br/>         وہ جو تمھارے واسطے جنت برین<br/>         کہتے ہیں پھول پھول نبی ہر گل زمین<br/>         تم نے جو کر بلا میں سے رنج اور تعب<br/>         روح الامین کے ہر بجھے دیکھ خشک لب</p> | <p>اُنکے غلام کا یہ غلام اب امام ہے<br/>         جسکے جناب بیچ خدا کا سلام ہے<br/>         حق کی طرے سے آن کے سوار آفرین<br/>         یا شاہ تمکو عرض دسما کا سلام ہے<br/>         اللہ نے کیا ہر وہاں کا تھیں مقیم<br/>         تمکو وہاں کے صبح و صبا کا سلام ہے<br/>         یا ذکر ہے درود کا یاورد ہے سلام<br/>         تا حشر تمکو اہل وفا کا سلام ہے<br/>         نازداد اسے اسیں خدایان ہر حور عین<br/>         تمکو وہاں کی باد صبا کا سلام ہے<br/>         کسکی مجال ہر جہمیان کر سکے وہ اب<br/>         یا شاہ تمکو صبر و حیا کا سلام ہے</p> |
|---|---|

## سلام

ادب سے دور ہے ایسا پہلے محرم سلام اپنا  
خدا بھیجے ہے جن اشخاص کو ہر دم سلام اپنا  
وہ عالم میں یہ کچھ رتبہ وہ ذات پاک رکھتے ہیں  
اگر سچ پوچھیے دان ہم تو حکم خاک رکھتے ہیں  
ہیشتم نمبر تک دیکھو کہ ان کا رتبہ ہے کیسا کچھ  
انھوں کے رتبے کے آگے سلام اپنا ہر ایسا کچھ  
جان ہے بیدار کے جھکنے میں کوئی کلام ہر  
جہرہ دیکھو گے ٹہنی گل کی وہ تسلیم میں خم ہر  
جنون کا مرتبہ نزدیک حق دو جگہ میں ہر خالق  
جناب لیے میں تم بھیجیو سلام اپنا نہین لائق  
سلوۃ امیر خدا بھیجے محمد نام ہے جس کا  
ادب سے دور ہر وہ اور مانع کون ہر اسکا  
غلامی بندگی چھٹ گہ نہ لے سودا کچھ بھاگہ  
نظر چشم عنایت کی کرے وہ مہر جس جاگہ

خطا اس میں ہے کہتا ہے جو ان عالم سلام اپنا  
کرین جز بندگی دان عرض کس منہ ہم سلام اپنا  
کہ سرور پر انھیں کے سجد کیو افلاک رکھتے ہیں  
یہ بھیجیں چاہیے دان حضرت آدم سلام اپنا  
انھیں کیو اسطے یہ دو عالم میں ہے جتنا کچھ  
کہ جیسے جبرے یا ان کو بھیجے انم سلام اپنا  
جو پھل ہے شاخ پر سر اسکا دان بھیریں ہر دم ہر  
کیا بارخ جان نے انکو کس موسم سلام اپنا  
ملائک کے نہون جو کورنش و تسلیم کے شائق  
تھیں زیبا ہر یار و بھیجنا باہم سلام اپنا  
سلام اولاد پر اسکی ہے کب مقول جس لشکا  
جو ہو پنے مرتبے کے کہ گھر جم جم سلام اپنا  
کہ رتبہ ہے امت کا کمان اور تو ہر کس جاگہ  
سمجھ دان خاک کے درے سے بھی ن کم سلام اپنا

## سلام

اُس منع حیا کو خدا کا سلام ہے  
اُس راضی رضا کو خدا کا سلام ہے  
آتے تھے جسکے در پہ دینے میں صبح و شام  
غلطان ہر خاک خون میں و جگہ وہ امام  
سو کہ ملا میں ہما کے شہید اس طرح ہوا  
کہ بل کی خاک خون میں جو تہا پڑا ہوا  
چالیس روز دشت بلا میں مہ شاہ دین

اُس معدن سخا کو خدا کا سلام ہے  
اُس شاہ کہ بلا کو خدا کا سلام ہے  
آدم سے لیکے حور و ملک جلا خا میں عام  
اُس شاہ اولیا کو خدا کا سلام ہے  
باقی رہا نہ جسکے کوئی خویش و اقربا  
اوس مصدر غزا کو خدا کا سلام ہے  
بے سر ٹپا رہا تھا فقط بر سر زمین



|  |   |
|--|---|
| عرصہ دنیا ہے سایہ ترانا روز حشر        | نور چشم شاہ بازار لا مکا فی السلام        |
| دین و دنیا میں یہی امید ہے اس شاہ دین  | رکھو سووا پر تو اپنی مہربانی اسلام        |
| مرثیہ حضرت امام حسین علیہ السلام       |   |
| نہیں ہلال فلک پر مہ محرم کا            | چڑھا ہر چرخ پتینا مصیبت و غم کا           |
| دل اس طرح سے یہ گھائل کر کچکا عالم کا  | کہ وہاں نہ لگ سکے ٹانگانہ بھابھا ہر چم کا |
| تو نہیں آتش غم یہ لگے ارباب تہ تاب     | کہ مورخاک میں اور مرغ ہون ہوا میں کباب    |
| کر اُسکو یاد جو آل بنی یہ بند تھا آب   | ہر ایک چشمہ روان ہوگا چشمہ برغم کا        |
| زمین پر یہ فلک ہے جو خلقت آدم          | سرن پڑالین کے خاک اپنے اپنے ہلک دم        |
| جہدھر کرے غمی خوشی منہ تو یوں کیسکا غم | ادھر نہ آیا ہرگز یہ گھر ہے ماتم کا        |
| نوحی رہی نہ موجب سے اس کے پوچھے بن     | کیسکا غم اوستے آسودگان کی اسے ساکن        |
| اسی مہینے کے مارا پڑا وہ دسویں دن      | شرف جو آدمیوں کا تھا فخر آدم کا           |
| کر میں نہ اہل جہاں کی طرح شیون و شین   | سرن کو اپنے نہ پیسے سو کیوں وہ کر کے بین  |
| ہوا اگر آج کے نکل کر بلالین حسین       | یہ تقریب ہے روزِ خدائے محرم کا            |
| بڑا کیا تھا محمدؐ نے جسکو گود میں پال  | بھرے تھاسا فی کونہ کے دوں کونہ سال        |
| گیا جہان سے یہ اسادہ فاطمہ کا لال      | عطش، رتن سے ہوئی موج کی بہیم کا           |
| نہر اس طرح کے دریا روان تھے دنیا میں   | جو کوئی تھا سو وہ سیراب تھا ہر کان میں    |
| کئی غریب جو تھے کہ ملا کے صحرا میں     | نصیب اُنکے نہ قطرہ ہوا کسی بیم کا         |
| یہ ظلم کسی نہ بانگو ہے کہنے کا یارا    | نبی کا قتل کیا ظالموں نے گھر سا راز       |
| جو انہیں طفل تھا ششماہ اسکو بھی مارا   | کیا نہ عمر نے کچھ فرق زائد و کم کا        |
| قتل کی تیغ کا جب سبکو کھانچا جو ہر     | رہا نہ اس شہِ مظلوم کا کوئی یا ور         |
| زبان نکال کے بولا یہ شعر کا خنجر       | کہ میں ہی اتوں یوں اک آشنا ترے دم کا      |
| کہے جو تو مجھے جد کے کہنے میں لجاؤں    | جو مرضی ہوئے تو والد کے پاس بھلاؤں        |
| تراخی جو کر کہ اس کے ساتھ ملواؤں       | ملاپ چاہے جو تو اس شہِ کرم کا             |

|  |  |
|--|--|
| جتنی ہے کائنات جہان زیر آسمان<br>سودا ترا غلام ہے شاہِ دو جہان   | مجھ پر خدا ہے اے خلف شاہِ اس جہان<br>اس خاک پائے اہلِ دلا کا سلام ہے   |
| سلام   |  |
| ہر سحر لہجہ ادب سے اے صبا میرا سلام<br>اولاً لہجہ پیر کے تین مجھ سے درود<br>جگہ کے پھر مرنے پہ ادائے فدا بعدِ عجز و نیاز<br>بعد اُسکے دیجو جا کر بدشت کر بلا<br>اُسکے پھر فرزند کو کہ باہر راغزوہ و غم<br>حضرت باقرِ امام پچھین برحق جو ہیں<br>بعد ازان پہونچا لیو جا کر شتابی سے صبا<br>موسیٰ کا ظلم امام رہنا ہیں گے جو وہ<br>بعد اُسکے پہونچ کے شہرِ خراسان کی طر<br>بعد حضرت تقی کو کہہ بکد اب تمام<br>عرض کیو پھر نفی سے باخشوع و باخضوع<br>اُسکے بعد از کہنے کو جائز و حسن العسکری | پہونچے انکو جو ہیں دین کے رہنا میرا سلام<br>بعد ازین نزد علی مرتضیٰ میرا سلام<br>جو ہوا ہے کشتہ ستم و غا میرا سلام<br>ہے جو وہ مقتول شمشیرِ خا میرا سلام<br>وہ جو تھا اک موردِ پنج و بلا میرا سلام<br>خلدین خدمت میں اُنکی کیکے میرا سلام<br>حضرت جعفر کو بامدق و صفا میرا سلام<br>جا کے اُنکی بندگی میں کرا د میرا سلام<br>کیو جا کر جانبِ موسیٰ رضا میرا سلام<br>وہ جو برحق ہیں گے شاہِ القیا میرا سلام<br>ہر دو عالم کا ہے جو وہ پیشوا میرا سلام<br>دو جہان کا ہے جو وہ اک ہنما میرا سلام |
| مجھے کہتا ہے یہ سودا اس جن کو دمدم<br>مندی بادی سے کہ صبح و سہا میرا سلام  |  |
| سلام   |  |
| اے محمد کی دو عالم میں نشانی اسلام<br>کتے ہیں قرآن ناطق شیرِ حق کی فات کو<br>فخرِ ہی آدم کی خلقت کو تھاکری دولت سے<br>بضعتہ منیٰ لما خیر النساء کو مصطفیٰ<br>کتے ہیں جسکو شہادتِ ربی علیٰ ہر وہ  | اے امام رہنا حیدر کے ثانی اسلام<br>اُس کلام اللہ کے تم ہو معانی اسلام<br>اے خدا کے مظہر راہِ نہانی اسلام<br>اُس سرورِ سینہ احمد کی جانی اسلام<br>اے امام رتبہ علی کے بانی اسلام  |

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| خزان باغ رسالت میں مجھ کو علم نہیں    | چمن یہ بھول رہا ہے کدام موسم کا          |
| یہ وہ حسین ہے بے سر ٹپا، کدو جس کا تن | یہ وہ حسین ہے جس پر نہیں ہے پیراہن       |
| یہ وہ حسین ہے جس کو ملانہ گورد کفن    | کہ جس حسین کا تو غمگسار ہر دم کا         |
| چمٹ کے اس سے گئے آبدیدہ ہونے تھا      | گدا اپنے ہنک سے اسکا غبار دھونے تھا      |
| ہر ایک زخم سے یوں منہ لگا کے روئے تھا | کہ جس طرح سے گرے گل بہ دانہ مشبنم کا     |
| کما یہ روئے نہیں سر جو بے پدیر تیرا   | بین سر کے تیرے تصدق کمان دے ستر کا       |
| علم یہ سہرا دکن اس جادینہ گھر تیرا    | مجھے نظر نہیں آتا ملاپ باہم کا           |
| برہنہ اونٹوں پہ بے جان خواہر و مادر   | گلے میں اس کے نہ کرتا نہ اس کے سر چادر   |
| چلے ہیں شام کو یوں چھوڑ کر نبی کا گھر | بہان انھون کے ہے یہ صورت مجسم کا         |
| عمل یہ کیا کیا ان شقیات امت نے        | انھون کو بیان سنیں گھیرا ہے انکی شامت نے |
| کہ فائدہ نہ کیا کچھ تری نصیحت نے      | مجھے نوا سنا نہ سمجھے رسول اکرم کا       |
| غرض وہ منس پر سے یہ حرف کہتا تھا      | اور اسکا خون دل آنکھوں کی راہ بہتا تھا   |
| شعین اس کے ایسا وہ کون رہتا تھا       | لو جو پاک کرے اس کے دیدہ غم کا           |
| اگر خوشی سے کمی غم نے یہ حکایت سب     | تو پھر جہان میں یار و خوشی رہی کب        |
| ہر ایک رو دیکھا تار دز حشر روز و شب   | بجا کرے گا دماغ حسین کے غم کا            |
| نہ ہے نصیب جو سودا رواں یار و         | جز اشک نامہ اعمال کس طرح دھوئے           |
| یہ رو سیاہ تو ایسا نہیں جے ہوئے       | تلاش مرثیہ گوئی سے دام و درہم کا         |

### مرثیہ امام قاسم

|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| یار و دستم نوید شو چرخ کن کا           | ٹھکانا ہے عجب طرح سے بیاہ ابن جن کا |
| بنوگ یہ کچھ باندھا، دو دھات سے دلہن کا | جو تار کفن کا ہے سو ڈرا ہے لگن کا   |
| دھڑا لگن اس بیاہ کا زہنار نہ مالون     | کردار فلک میں نہ بھٹا، ہون تو جانوں |
| گردا کے کھڑے پیٹے ہیں بسنہ و زلزلون    | بہر طاس دھوا خون کا ہے نام لگن کا   |
| عمر دل بہ خلائی کے عوض منڈھے کے چھایا  | سرتہ کا جگہ تیل کے نیزے پہ چڑھایا   |
| دو دلہن کو بل جوئے کے زندہ سال بٹھایا  | ہے خلعت نوشتہ کپڑے فکر کفن کا       |

|   |  |
|---|--|
| سخن یہ سننے لگا کہ وہ شہ آفاق<br>ضامے حق کی ملاقات کا ہونین شائق            | انھوں کا دلگومرے اقدار نہیں برفراق<br>جو ہوئے ایسے میں تو ہولایا باہم کا   |
| خدا کی مرضی سے دلگومرے محبت ہی<br>جھون کے ذائقے سے دورا کی لذت ہی           | جو اب تجھ میں ایسی تجھ شلب کو سرت ہی<br>اثر مزاج میں انکے رکھے ہے یہ ہم کا |
| ہمیں یہ سبہ پشیمین سے چلا آیا<br>اور اب جو تجھ تک اسے تیرے ہاتھ پھلایا      | مرے پدر کو بھی حق نے یہ جام پہلایا<br>ہمارے واسطے احسان ہی یہ ہم کا        |
| سن اسکو دشمن گھٹے شہ کے لگ اور دیا<br>شہ اس سے مالک فراغت کا طرح ہوا        | غبار تن یہ جو تھا اپنے شک سے دھویا<br>کہ تا بد نہ ٹھلے پردہ چشم برہم کا    |
| حرم کی اور کہن بھیر کیا نصیبوں کے<br>فلک نے پھینک دیا سربان غیبوں کے        | گریکے تخت جگر چشم سے جیہوں کے<br>سمیت کرستم و جور سے عالم کا               |
| ہے جو شام وہ افت رسید ہوئے اسیر<br>سنا کیے ہیں کہ عابد کی تابہ عمر اخیر     | نجانے انھیں کس طرح سے کیا زخم<br>نشان کیا نہیں گردن سے طوق زخم کا          |
| نہ ساتھ تھا کوئی ایسا بجز خدا کی ذات<br>یکے تھی جنکی رفاقت سے راہین نرات    | تھکے جو پاؤں تو اس نا توانے پر نہات<br>جگر پہ داغ پدر دل میں غم نبی غم کا  |
| بیاد وہ حرم اونوں پہ بجا اب سوار<br>برہنہ پاؤں غریب اور دشت یہ بر خار       | ہر ایک پاؤں میں نہ بجز ہاتھ بیج مہار<br>غبار ہوئے تھا گل خون کے مقدم کا    |
| مکھو تو مانے تھا پانی کو سے وہ مضموم<br>مکھو کہے تھا کہ اسے دلست محروم      | کہو تو جاتے تھا ہونہا دیبا کیاس مضموم<br>بیالہ بانی کا لب جھک جامہ ریجم کا |
| کوئی جو لوے تھا پانی بھی تو اس میں سے<br>گرا فٹ تھا وہ بٹنے میں خاک کین سے  | کے تھا اوکسی بی بی نہ از تو نگاہین سے<br>کہ تانہ بھر کے چلو شہ منظم کا     |
| ہر ایک عضو میں ندرت سے تپ کی ایسا در<br>ٹھہرے تپہ نہ دیتے تھے تلک کین نامرد | کہ رنگ چہرہ جو سیر اور گاہے زرد<br>چلو جلوی سخن تھا ہر ایک اظلم کا         |
| گزار انھوں کا بوا حرب گاہ پر ناگاہ<br>بھری تھیں دل پر سوز سے اک ایسی آہ     | بڑی جو اس تن بے سر پادین کی نگاہ<br>کہ ہم سب کو ہوا شعلہ برق کا چمکا       |
| زمین وہ دیکھنے پھینٹوئے خون کے زرخیز  | کہا دینے کو نمہ کر کے اے ہول امین  |

|  |   |
|--|---|
| کھتا تھا ہر اک رو رو یہ بھر بھر کے دم نہ | تھا عقد کہ عقدہ تھا یہ پانی دیوں کا     |
| گستاخا سر سید نہ بجائے دہل دوت           | ہام کی بھی شادی کے منڈوسے کے صف         |
| تھا عود کے بھر کے عوض سینہ رقت           | ہر ایک کا دل آہن تھا انگارا آگن کا      |
| دولہن کی گل انجھوان کی لڑی نو تو کھلا    | دولہا کے لیے سہرا تھا لہو کی ہر اک مہار |
| چھانی پر نظر آتا جو جس تیر کا سو فار     | دیتا تھا نشان خلق کو بیان خود وہن کا    |
| شربت کی تو وان نکم کا کیا ذکر تھا اس آن  | پانی کیلے مائے قبلے کی کئی جان          |
| جو بھون کی جگہ خون جگر کھائے مہمان       | شادی تھی کہ طوفان تھا آکھنچ وخن کا      |
| دولہا جو سلامی کے لیے ساہوری آیا         | گھوڑا تو کمان تھمڑا تابوت بنا یا        |
| لاور اسکے لیے خلعت شادی جو رنگا یا       | ڈوبا سو میں بیاہ کے دن رخت بدن کا       |
| بجائی دھن کے مین کیا لاؤن زبا پیر        | آگے توجہ اتن سے ہو دولہا کا جلا سر      |
| پیچھے تھی دھن زانے یہ بے مقصد و جاوڑ     | تھی ہاتھ ہمارا اسکے جو تھا بھائی دھن کا |
| بان گھستی تھی دولہن کی یہ رو رو کے لکڑم  | ٹیٹی کے زنڈاپے سے بھی ہر جگو بڑا غم     |
| اب لوگ کٹم کے ہی کہتے ہونے باہم          | اس دولہا کو یہ پیرا نہوا نیک دولہن کا   |
| یہ بولتے ہوئے جو وہ ہیں لوگ جوانی        | کہتا کہ شب بخت کوئی ٹھہرے جدانی         |
| دولہا کے تین شکل دولہن کی خوشامی         | دیکھ آرسی مصحف جو کیا قصد عدن کا        |
| کوئی تو کہیگا کہ عجب بھاک کی دولہن       | یہ وہ یہ کہانے لگی ہوتے ہی سہاگن        |
| بولی کوئی مین کہا کوں شادی کا یہ آگن     | گھر بھوج رسالت کی مٹا سو دوسن کا        |
| چھیدے ہیں عجبے کو مرنے خلق کی بائین      | سن سن کے گذری ہیں بھے پیمپی راین        |
| اور خلق سمجھتی نہیں یہ دہر کی گھاتین     | کیا فکر کروں انکی زبان اور وہن کا       |
| بیٹی کا جلا یا جو ہے کیونکر وہ بتاؤن     | بن سرتن اما دین کس سکود کھاؤن           |
| آنکھیں کو کسطح من سمد من سے ملاؤن        | اس شادی من جب نور گیا اسکے نین کا       |
| منہ دیکھنا بیٹی کا مری اسکو ہوانگ        | اس بیاہ من اب زناہ کی اپنی سے وہ کٹنگ   |
| شیشے سے فلک کے شب عقد کہ لنگ             | تن ٹکڑے کیا جن نے کہہ یوں اسکے رتن کا   |
| کہتے تھے جہان من غرض لب لاور دختر        | انجاہ نظر آئے تھا ہنگامہ محشر           |
| جھٹ اسکے کوں کیا کریں ان بانو نکو آکر    | ہوتا تھا جگر آب زمین اور زمین کا        |

|   |   |
|---|---|
| اور کیا کون دن بیاہ کی نوبت خود ملنی<br>گھر کو بوجھ روٹنی کے آگ لگانی           | پتیاتی ہے زن و مرد کی دن رات پٹائی<br>لے سلی سے ہرگز نہ بچا تا رسن کا           |
| یونکہ یہ بتا سنے نہ کرے ہر رخ نطاسے<br>ہر نالے سے لپٹے ہوئے آتے ہیں تھراے       | آہن تو ہوائی ہیں اب ادر شک سائے<br>منہ دلکا انا رز کی ہوا رشک دہن کا            |
| ارائش اب اس بیاہ کی کیا ہیں کون انہماک<br>ہر زنی کے وان گھاٹ تھی اک تھکے کلزار  | کس طرح تھی وہ چہرہ خلایق میں نمودار<br>ہر لوتھ پہ چادر تھی گویا رشک جن کا       |
| سینے کو یہ کچھ دیکھ زن و مرد سنے کو تا<br>ارائش شادی کے بدل گھر گویہ لوٹا       | میں کو جو ہم آ کے تماشائی کا ٹوٹا<br>چھوڑا کسی سمن کے نہ پھر رخت بدن کا         |
| رنگ کھینے کا شادی کے دیکھا یہ عجیب طور<br>معلوم ہوا تب ہر برائی میں کیے غور     | ہر زن کی چھٹیوں کے نہ تھا کپڑوں پر کچھ اور<br>رنگ کھینے کی جا انھیں میدان تھلکا |
| کاٹا ہوا وہ سر تھا جو ساجن کا بتا دا<br>دو لہن نے لیے استین و لھا کی بڑھا دا    | گردن کا خطر زخم تھا منے کا کلا دا<br>سلجی کا یہ دستور ادا کہ کس کے دلن کا       |
| جو جوان کہ دو لہن کے لیے ٹھدی کا آیا<br>دو لھا کا لوبا تھو نہیں دو لہن لے لگایا | تھا خسرو و سرورہ کا خون امین جمایا<br>یہ رنگ ہر شادی میں لانے کے چلن کا         |
| دو لہن کو شب عقد جوین ملے سنوارا<br>جسکے لیے سب کچھ تھا گیارہین وہ مارا         | بولایہ زندا یا کہ خدا سے نہیں چارا<br>کیا فائدہ اب اسکے سنگار اور برن کا        |
| تھو کو تو امارا اس سے کہ میرے حوالے<br>لو تھ آئی ہر اسکی بہن کمان سینے واسے     | ادر خاک کو اسکو سر پہے میں یہ ڈالے<br>اب وقت نہیں اور کسی حرف و سخن کا          |
| کیا تہ کی سواری کی کوئی نصے کو بانہے<br>سہرے کے تین سہرے سے کھا کھا بانہے       | بن سر لیے آتے ہیں اسے چار کے کانہے<br>اس طرح چڑھا بیاتے شہزادہ دن کا            |
| گرد اسکے براتی سر صورت سے ملے خاک<br>فریاد و فغان افکی سے پر گند افلاک          | سب چاک گریبان کیے باد یہ نناک<br>نے شک تھامر کا یہ دیکھ نہ زن کا                |
| کستا تھا ہر اک دیکھ کے لو لھا کی ہر نکست<br>مان باب کی رو کی گئی ہائے کدھرت     | اس گہر کی شایہ ہوئی ہر کور سے نسبت<br>چھوڑ گیا سہاگ اسکا نشان اسکے زن کا        |
| دو لہن کے جو گھر ہو چکے تو سب چہرہ زلزلہ  | پسے سر و صورت کو بہم ملے زن و مرد   |

|   |  |
|---|--|
| لوے حرم کہ مائے تم اپنے گناہ گار        | ہم نے نہیں تمہارا گناہ و خطا کیا       |
| کائے ہمارے وارثوں کے گنہگار             | لوے لٹائے رکھا یہ بیٹھے ہیں گھر چلے    |
| اب یائے تم بناؤ گھر ہکو لے چلے          | چھوڑ دین کہ اپنا تم اب مدعا کیا        |
| گڈے ہیں وارثوں کے مولا جین دن           | آنسو نہیں ہمارے ابھنے ہیں ایک چین      |
| کائے ہماری خلق میں بڑے ہیں یزین         | جنگل کا چار یا یہ بھی بانی یا کیا      |
| بانی ہے بھی نہ مئے کیا آج تک ملوک       | قطرہ تمھارے ہاتھ کا ہر ہکو خون خوک     |
| آتی ہو پھر بولنے میں لو ہو کی بلوک      | اس غم میں بسکہ سینہ ہمارا کٹا کیا      |
| سمجھو جو یہ گناہ کہ جتے ہیں آج تک       | جگ میں کوئی موانہ نہیں بن اب تہلک      |
| مر نکو تو مر نیگے کہو اس میں کیا ہے شک  | مر تو نہ گئے یہ آب کو ہم ادھوا کیا     |
| لو تھیں ہم اپنی گار لین فرصت تم اتنی دو | جیدھر کو چاہو پھر میں ادھر کو لے چلو   |
| آل خبی یہ اتنی تو اب مہر تم کر دو       | جو کچھ کہ کر چلے ہو سو تم نے بھلا کیا  |
| اس سے زیادہ ہکو تم اب زار مت کر دو      | بڑھو اگے آسردن یہ بنو دار مت کر دو     |
| رسوائے شہر و کوچہ و بانا زار مت کر دو   | کم ہے یہ عورت تم نے جو ہم پر روا کیا   |
| بہتر ہے کہ کر دو ہمیں رخصت مدین کو      | دل سے بھلاؤ آل محمد کے گنہ کو          |
| ٹھنڈا کر دو تلک ایک تو نہ ہر کے سینے کو | دلت ہوئی کہ ہاتھ تمھارے جلا گیا        |
| کستا تھا ماہرین یہی بامنت مستام         | رخصت انھوں کو تم کر دو لیجاؤ محکوم شام |
| مانین تھے یہ سخن کوئی وہ زادہ حرام      | اپنا ہی اُن لعینوں نے آخر کہا کیا      |
| الفقہ خلیفہ وہ عارت کو کر کے بار        | اہل حرم کو جبر سے اونٹونہ کر سوار      |
| نقارہ دے روان ہوئے کرل سے نابکار        | چالیس دن میں آب کو وان پہونچنا کیا     |
| لکھتا ہے آگے نائل جانشوز یہ سخن         | پہونچے حرم جو شام میں بار بج و باغن    |
| بولایا سن یزید وہ ملعون لگے ہن          | اس دعدے سے فوج نے محکوم رہا کیا        |
| آلبا انھوں نے دلو مے شاد کر دیا         | اس خرمی کو میرے سراپا میں بھر دیا      |
| لا کر مجھے حسین سے غاصب کا سر دیا       | جو کچھ کر دن اب لئے ہیں سب بجا کیا     |
| جس دم سنا یہ سید سے شقیوں نے یہ بیان    | رکھ فطنت زر کے بیچ سر شاہ دو جہان      |
| اسکے حضور نے گئے بس ہو کے شاداں         | اُس سر کو دیکھ دین تلک وہ ہنسا کیا     |

|   |   |
|---|---|
| سودا نہ لرزائے تو اعمال کجوں بید<br>جس روز تازت پہ قیامت کا ہنوز شدید       | اس مرنیہ کے گھنے سے رکھ دو لیں یہ امید<br>سایہ ہو ترس سر پہ شب روئے چرن کا    |
| <b>مرثیہ</b>  |   |
| احوال روزگار موصخ لکھا گیا<br>خزیر جب سے واقعہ کر بلا گیا                   | کوئی بڑھا کیا اُسے کوئی سُنا گیا<br>ملی کہین مین بڑھکے ملائین نے کیا گیا      |
| راوی کے درجنگ نے پایا جب انصرام<br>کاٹا تھا بڑھکے چھاتی پہ جن نے سر ارام    | اُل بھی کے خون سے دھو کر کے اُل تھام<br>تیجھے کھڑے ہوا کے دو گانا ادا کیا     |
| بڑھکر نماز جمعہ کی اور خطبہ یزید<br>لوٹا سب اس طرح سے کہنے دیئے شہید        | غارت کی واسطے دھسے حیمے مین وہ پلید<br>گھریل نے بھی یون نہ کسی کا صفا کیا     |
| یہ دخل کیا بچا ہو کسی پاس تار زر<br>باہر کیا نکالے سب کو برہنہ سر           | جادو رہی حرم مین کو کے نہ سرو پر<br>جتنے تھے اہل بیت انھیں بے ردا کیا         |
| پہلے یہ چلتے تھے لیسان کر بلا<br>بولا انھو مین ایک نہیں کام یہ بھلا         | خیمہ سمیت اہل حرم دیکھے جلا<br>شاید کہ یزید مری بے رضا کیا                    |
| آپس مین بھر یہ بولے کہ مت لوٹ پر مڑ<br>نیز دن پہ اپنے اپنے انھیں جلد تم مڑ  | لو تھوں سے بو ترا یون کے سر جدا کرو<br>مال و منال تھا جو کچھ ہم ایک جا کیا    |
| القصہ پہلے کاٹ کے سرانکے وہ لعین<br>پھر کاٹ سر انھون کے جو تھے اور مومنین   | اُن لو تھو مین جو تھے کوئی ذی رحم شاہ مین<br>نیز وہ اپنے لکھکے انھیں بھلا کیا |
| بیس مین جو لو تھیں یا خاک و خون ڈال<br>پہونچا جو ایک شیر تو ڈران سے وہ شغال | جا با کر انکو گھوڑا دے کر داوین یا مال<br>اپنے خیال خام کو دل سے جدا کیا      |
| بھابھ بن سعد پاس وہ آئے سیاہ رو<br>نیز وہ سر کے مین یہ ہم انکو دیکھ لو      | بولے کہ کیسے وہ بھی جو کچھ اور کام ہو<br>کچھ دو مین کہ کام یہ ہم نے بڑا کیا   |
| سکر یا اس لعین نے دیا انکو یہ جواب<br>اب گھیر لاؤ جا کے اسیر دن کو تم شباب  | جاشام مین یزید سے تم ہو گے انفیاب<br>مین قصد اس مکان سے اس کو کج کا کیا       |
| لانی کو جب جسم کے کتب وہ نابکار<br>لا نیکی جب جسم کے کتب وہ نابکار          | اونٹو نہ مار مار کے کر لے گئے سوار  |



|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| چاہے جو تو کہ کشتی میں مجھ کو کرے غنیمت | اس امر میں سوکب میں یہ تیرا کما کیا   |
| میری جو آرزو ہے تو یہ مان میری بات      | اک تیغ اپنے بیٹے کو اک تیغ میرے ہاتھ  |
| آپس میں ہم لڑیں کریں نظارہ کائنات       | دیکھیں کہ کس کی تیغ نے کس کو دوتا کیا |
| کشتی لڑوں میں اُس سے جو جھجھا ہوا امید  | باب اک کا میرے باب کے مانند ہو شہید   |
| قاتل ہو اُس کے باب کا بھی تجھسا اک یزید | تب کشتی لڑ کے مجھوں کہیں نے بجا کیا   |
| نانا بھی اُس کے باب کا ہو ختم مرسلین    | داد اعلیٰ سا اُنکا ہو سالار مومنین    |
| زہر اسی اُسکی دادی ہو مسجود اہل دین     | جسکو خدا نے حامی روز جزا کیا          |
| اور باب کے الم میں گرفتار مجھسا ہو      | غربت میں بے برادر و بے یار مجھسا ہو   |
| بیرست دیانی اپنی سے ناجار مجھسا ہو      | اتنا سوکس کو دہرنے سے اقربا کیا       |
| طے ٹیر یوں میں کس نے کی چالیس دن کا     | کھینچی مہار اڈٹوئی تا شام از بگا ہ    |
| تیرے پہر کو باب کے کہتا ہوا انگاہ       | یوں کن نے چھٹک اپنے متلین ہو پنچا کیا |
| ایسا ہنور تیرے جو کوئی ہو مجھ سوا       | تب کشتی اُس کے ساتھ تو میرے سین لڑا   |
| بیٹے سے تیرے کشتی کی نسبت مجھے سو کیا   | تکے وہ کام تاکے کوئی بھلا کیا         |
| خاموش ہو رہا یہ سخن کہہ کے عابدین       | تا غیر حرت اُس کے سے دے تھے حاضرین    |
| دیوان سے اٹھا وہ لعین ہوئے سرنگین       | عابد کے حق میں بھرنین معلوم کیا کیا   |
| سور و خاموش ہو کر یہی نظم دل فکار       | روئے بہت ساءاتل و جذب ہو شیار         |
| محشر میں اسکی دیوے جزا تجھ کو کر دگا ہ  | حق مرثیہ کے کہنے کا تو نے ادا کیا     |

## مرثیہ حضرت امام حسینؑ

|  |  |
|--|--|
| فلک نے کر بلا میں ابر حبدن ظلم کا بھایا      | کمان جو رکھ قوس قحج کی طرح جڑھوایا           |
| سوا یہ کمان کے اک قطرہ نہ اس ظلم نے برسایا   | کون کیا تیرا ران سے نبی کے گھر کو ڈھوایا     |
| صدائے اطمش فریاد سے موز فنی بھی کیا کم       | زمین پر عنکبوت سرخ خون کی بوند سبھی ہر دم    |
| کیا تھا پلے پلے چلنے سے وان تیر فکری عالم    | گٹھائیں دار کہ بیکوں کی یہ گہری گود کھلایا   |
| نظر کر کو کلا کو کے بھی اوس سا دل کی اندھائی | بھرے ہیں محل قتل ادریائی جہان دیکھو بان جاری |
| و فوراً بے براتی فلک ایسی جفا کا رسی         | جگہ کوستہ کو بغیر کے بیاسا ذبح کر دایا       |

|  |   |
|--|---|
| من بعد ایشا ط کے کئے لگا دیو یوں<br>بیعت مری قبول کریں جون جانیں یوں       | میں چاہتا نہ تھا یہ قاتل اس جفا سے ہوں<br>پراپنے جل سے نہ مرا مدعا کیا  |
| پھر بعد اسکے اہل حرم دان کیے طلب<br>عابدانہو غنیمت ضعف کے اے تھا جان       | اے حضور باغل زنجیر سب کے سب<br>آگے سب ان اسیروں کے اسکو کھڑا کیا        |
| یو چھایا اس لعین نے ان سب کے پیشوا<br>بولے وہ عابدین ہر بیٹا حسین کا       | یہ کون ہو تاؤ تم اسکا ہے نام کیا<br>ان سب کے اسلئے ہم سے پیشوا کیا      |
| سن اسکو عابدین سے ہنسکر کیا خطاب<br>اکثر لڑائیوں میں ہوا ہے وہ تیاب        | داد اتر کر کہتے ہیں سب جسکو بو تراب<br>تیرا یدر بھی تادم آخر لڑا کیا    |
| بھائی ترے بھی آنے میدان میں لڑے<br>مر نیکو بیکر کر کے نہ دیکھا کیے کھڑے    | ہو کر رفیق باب کے سب ناکو ہوڑے<br>تو نے ترد آ کے لڑائی میں کیا کیا      |
| عابد نے یوں جواب دیا اسکے وہ کلام<br>مضی بغیر حق کے نہو ہم سے اور کام      | میں بھی امام اور مراباب بھی امام<br>جو کچھ کیا ہے بنے سو حق کے نفا کیا  |
| دنیا میں تمہاں کے طمع کی دلق کو<br>معلوم روز حشر یہ ہو دیگا خلق کو         | کاٹا ہے گو کہ باب ہمارے کی خلق کو<br>کن نے عمل بھلا کیا کن نے بُرا کیا  |
| ہنسکر لعین کہنے لگا ہو کے زہر خند<br>تدبیر سے ہوئے ہیں سدا ہم تو بہر مند   | نقدیر اور رفا کے نہایت ہو باے بند<br>جس سے تھلائے باب کے سر کو حد کیا   |
| عابد یہ سنکے بولے کہ تجھے ہو جسکو ہو<br>یاں جھڑ سے چاہیے کہ سیجے نمود      | آئی ہو اس سے نار جنم کی بوسے دود<br>نقصان ہو دہ جن نے تمہیں فائدہ کیا   |
| اتنا ہی اس کلام کے لگنے میں را دیان<br>تو بھی تو اسکا پوتا ہے آخر لڑو جوان | بولا نیرید تھا ترا دوا بھی پہلوان<br>کشتی سے تو بھی آپکو کچھ آشنا کیا   |
| میرب بھی ایک بیٹا ہے تیرے درنہاں<br>دو نوین دیکھیں لکھو اس فیاب کمال       | جیسے وہ کشتی روٹنیکار کھڑا ہر حال<br>تم میں سے کس نے کشتی کا حق خوب کیا |
| سچاوتے غضب کے کہا ہو کے جشم تر<br>کشتی ہو کلام اسکا جو تر سا ہو سر         | کشتی کا لڑنا کارا ذل ہے بخیر<br>یہ کام کس امام نے کہہ تو بھلا کیا       |
| یہ بات تین کی ہے بھکیہ نچے تحیف<br>یہ بات تین کی ہے بھکیہ نچے تحیف         | نزدیک حق قومی ہو تو تجھے جسے ضعیف                                       |

|   |   |
|---|---|
| جو بیو بچا مشک اب لیکر تو اسے جاوے دوئے       | اسے بھنے دیا تم نے تو سب کو قتل کروایا      |
| یہ شکر فوج شام اس پر گھٹا سی چھا گئی اگر      | پر ان نے بھی علم کر تیغ اس کے سامنے جا کر   |
| کیا جون رعدیہ لغزہ طرح بجلی کے بل کھا کر      | کہ بہتوں کا جگر پھٹ کر ہوا نکھو لئے تر آیا  |
| کنا استقام حجت کے لیے عباس نے اُمدم           | سنو میرا سخن اس بدترین خلقت آدم             |
| جو اس بانی کو تم دو گے تو کیا دیا سے ہو گا کم | دو اب اپنے کو جس بانی سے تم نے سیر کروایا   |
| حرم کے بیچ ستورات میری راہ تکتی ہیں           | زباںیں نشانی سے اولیٰ تالو سے جھٹکتی ہیں    |
| بخی کی دخترین اک لونڈ کے خاطر بلکتی ہیں       | انھیں بانی ہے کو آج یہ دن تیسرا آیا         |
| کیا ہے بندہ فرزند و نیا اب از جا رسو تم نے    | جلد رکھی نہ بغیر کے دکھلائے کو روئے         |
| سخن میرا یقین ہی جان لو اس مشک کو تھے         | جو خالی آب سے کی گور کو آتش سے بھروایا      |
| اگر اس مشک کو میں جلا کے دوں فرزند حیدر کو    | قسم لو کہ قصاص ظلم کا لون روز محشر کو       |
| عوض اس آب کے دوں بلکہ آب حوض کوثر کو          | غرض کب طرح ان شیعوں کو اس سہو نے سمجھایا    |
| نہا نا جب تو پیٹھا فوج میں وہ اسج عالم        | لگی تب صف بعف تشکر کی ہوئے دم دم و بزم      |
| جبر کو رخ کیا کشتہ کنے پتے دان مجھے اُمدم     | اُدھر خون کے بہنے لے جبر کا ٹکڑا سایا       |
| کہوں کیا جطر ح جھایا تھا ابرہہ کا اسچا پر     | سنان پر تیغ برسے تھی بڑی اور تیغ پر بھنجر   |
| نہ جائے آہ واویلا کہ اس میں کن نے دان اگر     | حوالے تیغ کی اس کے کہ دست چپ لٹاک آیا       |
| جو اخر دی سے وہ بہن مشک ست دست پر یوں کی      | کہ بلند سین سے پائیلی زمین او پر نہ گرنے دی |
| فلک ناخوش ہوا اتنا شجاعت دیکھ یہ اس کی        | کہ دست راست بھی اسکا دوہن شانے سے گدوایا    |
| جو تھا بھی مشک دانتوں سے تو کی بوجھا تیر فکی  | لگی جا رہا لظف سے ہونے مارا تیر و لکی       |
| ستم کشوں نے کی بیکان اپنی پار تیر دن کی       | کہ اسکو مشک سے اک بل میں کر غزال دکھلایا    |
| سبب زخموں کے حالت اسے جلدی ہوئی خوشی          | نہا کرتے ہوئے کی یا اخا اور کنی اور کنی     |
| سدا جو میں یہ شاہ کربلا کے کان میں بیو بچی    | لسان ابر گرہان آکھو اس پاس بیو بچی          |
| پر اس احوال کو راوی نے یوں اخبار میں لکھا     | کہ جب تک بیو بچے ہی ہو بچے سرور سینہ نہرا   |
| بطعن نیزہ تن کا گوشت اس کے لے گئے اعدا        | نشان جز استخوان اسکا نہ شاہ دین نے کچھ پایا |
| حش سودا و گزریان بہائے جانیکے نالے            | ہوئے ہیں اولیٰ فرکان خلق اور چشم پر نالے    |
| جانکو دیکھتے آئے جہانکے دیکھنے والے           | فلک نے نیکن ایسا میٹھ نہ دیکھا ہونہ دکھلایا |

|   |  |
|---|--|
| یہ موسم وہ جو چین ہر کوئی چھپر چھوڑتا ہے<br>کوئی اس وقت چھوٹے سے بھی ظالم کو چھوڑتا ہے  | پکھیر و سنکے چن گھونسل اپنا جاتا ہے<br>پڑا ہر سردر دین وان جہان نہ سر جو نہ سایا       |
| مقام ہو نظر آتا ہے وہ دشت بلا سارا<br>پڑا ہے اسین وہ بجان وطن سے ہو کے آوارا            | جو شب کو برق جگے تو اچالادرنہ اندھیارا<br>کہ جب کو فاطمہ نے برین پیغمبر کے بلوایا      |
| فرہم اُس جگہ حشرات اس موسم کے سارے ہیں<br>اندھیری رات ہے چاروں طرف جھنگ جھنگار ہیں      | تن نازک پہ اسکے دانس جاؤنگ مائے ہیں<br>پڑا ہر اسطرح مذبح وان زہر کا وہ جایا            |
| زمین اس دشت کی جن کے فصل اسے جوانی<br>بنی کے بھت کے کشتے کی صورت یوں نظر آئی            | لکھو اسکی زراعت دین سے اک پتی نہ چھائی<br>جو سر کو بیان پڑا دیکھا تو پاؤں وان پڑا پایا |
| پہیا منہ میں لا کر وان کین سے بوند بانی کی<br>سے بانی تودہ کوئی کہ جسکے تن میں ہوشے جی  | اڑے ہوئے کے ہر اک لٹش پر کتا ہوا پی پی پی<br>ترجم لیکن اُسکے دلین اُس کے حال نہ آیا    |
| ر دیت ہو کہ جہاں کا فزون نے روک کر بانی<br>حرم پوشگی کی دیکھ کر عباس غنسیانی            | کیا تنگ اس جگہ عرصہ زراہ نامسمانی<br>سلح ہو کے بانی کے لیے مشکیزہ سنگوایا              |
| طلب کی رخصت بجائی سے گرمیانی تیاری<br>یہی آئی اور دلین لہر عورات کی زاری                | کیا عرض اب جسے چاہو لے سو ہو عملداری<br>دیا سر پا تو میں دریا پر جایا مشک بھلایا       |
| سنا عباس سے جب اسکو شاہ دین دنیائے<br>کہ آجان براور اپنے جیتے جی نہ ددن جانے            | کر ورون در کر ورون تنگ لکھوئے آئے<br>کیسی خلق سر بھانی کا آگے دیکے کٹوایا              |
| غرض رخصت پر یکد گزین الالح فراری تھی<br>کھو مانند برق آسین انکو بیراری سٹی              | کھو جون ابراہیم منہ پنہر رکھ نکباری تھی<br>مرض اسطرح سالار دین نے اسکو فرمایا          |
| جلا عباس جب قریب زین پر شک کو دھکر<br>رکھا جن نے قدم تنگ کے اپنا چھوڑ کر لشکر           | تولائے رد بیدان کا فراسکے قصد پر اکثر<br>جنم کو اُسے دوزخ اجل کے ہاتھ بھجوا یا         |
| جگہ سے اپنی کوئی خوف کے مائے نہ لٹا تھا<br>کوئی دیکھ اُنکے حربہ کو وہ اپنے دوزخ لٹا تھا | چلے لٹھانیزہ اُس جاسے جانے تیر چلتا تھا<br>لب دریا تنگ اپنے تین ہر طرح پہو نچایا       |
| جو تین چاہا ہے جلو میں بانی بیش کم بھر کر<br>جلا بیاسا ہی وان سے شک کو کسے عدم بھر کر   | بیاد تشنگان وہ رہ گیا پھر سرد دم بھر کر<br>عنان کو بھر کر کمر ب کے دریا سے نکل آیا     |
| یہ ماری ہانگ تب لشکر یہ ابن سعد لمون نے   | کہ تینا جلا کر خانہ زین سیکڑون کو نے   |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| دے عدو عوض آب چاہتے ہیں سر              | غرض نہ ال سے بافضل نے خربے سے         |
| نکال ہاتھ سے انگشتی کو پھر شہ دین       | کے یہ کنے اُسے ف کے عابدین کے تین     |
| اسے دہن میں رکھا اپنے خدا یہ کر کے یقین | بجھگی پیاس تری اسکے اب ٹپنے سے        |
| کھسے ہے آگے یہ رادی کہ شاہ دین نے پیام  | دیا بجانب سرگرداے لشکر شام            |
| غرض تو مجھے رکھو نہیں کسو سے کام        | رکھو نہ تشہ لب اور و نکو میرے گینے سے |
| قصاص میری عداوت کا اور کچھ کجوا         | عوض اس آب کے کل تم مرا مو بیجو        |
| بخار دل جو ہیں میدان میں دور کر لجمو    | آل کار تھیں کیا ہے بانی مینے سے       |
| مخالفوں نے دیا سکے عابدین کو جواب       | سب عطش کا جو کیا ہی تپہ بوت قہاب      |
| اور اپنے قبضے میں ہوئے اگر جہانکا آب    | رکھیں گے باز تجھے ایک قطرہ پینے سے    |
| عیش کرے ہے تو بانی کیواسے منت           | بغیر اسکے تو ہرگز بندھے نہ یہ صورت    |
| اگر پونہ میں نہ چلے شام کرے کو بیست     | کہ جھٹ سے تو آیا ہے بان مینے سے       |
| سکن سینے لعینوں سے شاہ خلق ہنساہ        | موش ہوئے گراں کی سمت بنگاہ            |
| اجل کو اپنی جو کچھ خوشی و قوم تھے ہمراہ | دین سمجھ گئے اس بات کے فرینے سے       |
| آب آگے کیا ہی کھن امین آہ وادلا         | سوائے عابدین جتنے تھے ہمراہ           |
| برائے آب بدریائے خون سمیت از شاہ        | ہر ایک کو دھڑا بھر کے سینے سے         |
| خبر ہے یوں وہ لعین بعد قتل ان سرور      | ہوے شام چلے رکھے سر کو نیزے پر        |
| زمین پر ڈال گئے دھوپ میں تن بے سر       | دیا کفن نہ اُسے جاہ گز گزینے سے       |
| علی نے سجدہ میں لوہو سراپے کا چاٹا      | حسن کا ریزہ الماس سے جگر بھاتا        |
| حسین تشہ دہان کا گلے سے سر کاٹا         | چڑھا ہے تیرے پر سر اس ستم کے ٹپنے سے  |
| جفا جو گزری ہر آگے سواب کھوں گس سے      | خوشی خوب دے اظہار کرنے سے اسکے        |
| یڑا وہ سوکھے ہے عریان دھوپ میں جسکے     | خوشی تھی فاطمہ کو پیر ہن کے سینے سے   |
| فلک نے کرتے تو کی سودا اگرچہ بیداد      | برائے گلے پہ جلا جب سے جگر فولاد      |
| سمجھ نہ مہر کو بالائے جرخ بد بنیاد      | یہ رہ گیا ہی شمشک ہاتھ مار سینے سے    |
| تیرا تو دے مجھے توفیق گریہ و زاری       | اور اُسکے ساتھ ہی مملکت کی سرداری     |
| کیا کروں میں ترے لغزیا کی تیاری         | ہمیشہ آگے محرم کے اک مہینے سے         |

## مرثیہ

|  |  |
|--|--|
| کما آساڑھ نے یوں جیٹھ کے مینے سے<br>کیا ہر باد یہ بیاناں لک نے کینے سے     | طیش یہ یوچھ بنی کے سر در سینے سے<br>جسے نکالے اس ہویا مین مدینے سے             |
| جو چار باہر جھنگل میں ہب ہپاتا ہے<br>گھر اندون کوئی جیوٹی سے بھی جھڑاتا ہے | پنگھیر و یا نون میں ردھو کے منھ چھپاتا ہے<br>ہوا ہے کیا یہ عمل سرزد اس کینے سے |
| نشاں آگ کے تباہے کوہ اور ہامون<br>سوار گھوڑے یہ باجند کس دل محزون          | زیادہ آنج سے ہر گرم ان دون کی ٹون<br>جلاوہ جاتا ہے منھ یوچھت اسینے سے          |
| لجائے اہل حرم کے لگے ہوئے دنبال<br>نڈھال شدت گرمے انہیں وہ اطفال           | مخدرات سرسیمہ اور پریشان حال<br>کہ دل جھون کے مین ناز کتر آگینے سے             |
| غبار راہ سے چہرہ مستام کرد آلود<br>ہوا ہے سوچ مین دونوں جھانکا وہ مسجود    | شعاع مہر سے سائولہ کے ہو گیا اڑ کبود<br>نراں جا ہے پھوٹے بڑے کے جینے سے        |
| تمام روز اڑاں پر تہا زت خورشید<br>جہان ہوشام تو نزل کی پھر نہیں ہے قید     | جو چاہے چھاؤ مین ٹھہرے تو رکھ اڑنا پید<br>سحر لے وہن ہو جائے ہے شینے سے        |
| غرض مین کیا کون اس شکل سے شہ مظلوم<br>وہ رورو دان گیا آخر جان رہا محروم    | کرب تھا قطع منازل کٹاے کو حلقوم<br>تن اُس غیب کا جالیس دن دینے سے              |
| اڈاے شکر کیا جب وہ کر بلا ہو چکا<br>مین اور وقت مرا یان برابر آہو چکا      | کہ امر حق کا وہ لینے کو پیشوا ہو چکا<br>کسے یہ جا کوئی ہر سا کن دینے سے        |
| ندان گزرے جب اُس باد میں نون و چار<br>طبیب سے مرے یوچھو کہ اڑیہ کیا آزار   | لگا ہر ایک سے یوں کہنے عابدین ہیار<br>کہ اس بول میں کیا منع بانی سینے سے       |
| خدا بوا سٹے گرمی بہ ملک کرد و قیاس<br>یہ بات سنکے نہ کر بلائے جا کر یاس    | جو ہنگا کیونکہ نہجھے گی اگر نہ میری پیاس<br>کہا اُس اپنے جگر گوشت نہ سینے سے   |
| طبیب کا سخن اس مریج و اہی ہے<br>تریب تریب مین مرنے مین بادشاہی ہے          | ہماری پیاس مین کچھ حکمت آگئی ہے<br>سواک مرضی حق پانی پیکے جینے سے              |
| جو کھو مین کہنے آب یان فیسے زر   | تو باں بردگیاں حرم کے ہے زیور  |

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| کہ کہ یہ عمل کرنا منت میں ہمارے تھا   | نزدیک خدا جس سے کھینچیں گے ہیشیا فی   |
| زینب نے کہا اس سے گرتو یہ سمجھتا ہے   | مخال جھانے کے تو کس لیے ہرچہ ہے       |
| بولائیں رہنی تم باس تو اب یہ سٹے      | بہتر کرین ہی لون متے تو ہے یہ جانی    |
| اسطرح کیا غارت گھر اپنے پیسہ رکا      | زبور کی جگہ ہرگز جھلا نہ رہا نہ رکا   |
| چھوڑا نہ کینوں نے کپڑا بھی بدن پر رکا | لٹنے سے بچا وہ کچھ کہے جسے عریانی     |
| کٹیا کے حرم سائے اور آگ دی تھیں کو    | ایک ایک فشر اوپر بٹلا کے اٹھیں دو دو  |
| مقتل کی طرف لا کر کئے لگے اب مل لو    | نشین تمہیں اینوں کی جاتی ہیں جو بچانی |
| زینب نے کہا روران نشیوں سے یہ سنکر    | تم سر تو ہمارو نکور کئے ہی نہیں تن پر |
| دکھلاؤ ہمیں تن سے ہر ایک ملا کر سر    | صورت ہمیں اپنی جانی کی جاتی جاتی      |
| سنکر یہ لگے کہ وہ حضرت زینب سے        | کچھ باس بچا ہو تو اجرت میں وہ ہکوفے   |
| سر کردون کی بے مرضی تیرا جو کما تے    | کیون کھینچتی ہے محل ناحق کی ہیشیا فی  |
| مب کئے لگی زینب لے قوم ہم ہمیشہ       | سر کردون کی مرضی کا آیا تمہیں اندیشہ  |
| پھر مٹی حق لیکر تیغ و تبر و تیشہ      | وان جان نبی مارا جس جاگ نہ تھا پانی   |
| فرزند کیے ٹکڑے فرزند پیمبر کے         | لو ہو میں کیے غلطان اعضا علی اکبر کے  |
| مہر آئی نہ ذرہ بھرسن پر تمہیں اصغر کے | اُسکا بھی بچھڑا جی ہو کر عدو ہے جانی  |
| لٹ سر کی قاسم کے تیرے سے لٹکتی ہے     | سراونٹ کے کو ہان سے دھن بھی پیتی ہے   |
| اور نو بے کی خاطر مال اپنے بھگتی ہے   | آلودہ ہے ہو ہو سے اس بیوہ کی ہیشیا فی |
| ناب جو بچا راہی اس بیوہ کا وہ بھائی   | طوق اُسکے گلے سے من ایک کی ہیشیا فی   |
| اُتری نہیں تپ اسکی جان سے اسے آئی     | اس حال پہ اونٹوں کی سوئی اسے سر بائی  |
| عباس جو دریائے بھر مشک نکل آیا        | دانٹوں سے اسے پکڑا جب ہاتھوں کو کٹوا  |
| میٹھ تیرو کاتب تم نے اس مشک پر رسایا  | چھلنی کی طرح اُٹھیں آخر نہ رہا پانی   |
| کیون طنز و تعریض سے بائیں یہ بناتے ہو | جلمو نے تین ناحق کا ہے کو جلاتے ہو    |
| آپس میں عزیز و نکو اس طرح ملاتے ہو    | یان لاکے گر حالت یہ تھی ہمیں کھلانی   |
| بہین گرم ہے گر اسطرح سے ملواؤ         | کہ قتل ہمیں بھی یان ساتھ اٹے ہی گرواؤ |
| نیز وہ ہمارے بھی سر شام کو لے جاؤ     | خوش ہوئیے ہم تم سے یہ بات جو تم مانی  |

## مرثیہ دیگر

میں ایک نصاریٰ سے یوں از رہ نادانی  
عیسیٰ کے نواسے کو ہم عید کی قربانی  
فرزند اگر ہوتا اپنے بھی پیسہ کے  
کتے کہ مسلمان ہیں تب ہم بھی بیٹھ بھر کے  
جو وقت کسی مجھے یہ بات نصاریٰ نے  
سوچا میں جواب ایسا کیا دون کہ جسے مانے  
تم بعد تامل کے یہ اس کے غن کارو  
نزدیک ہمارے تو کا فرسے بھی ہیں وہ بد  
سکر یہ نصاریٰ سے بولا مجسم ہو  
مومن ہو زید اسکی لعنت کے مزارحم ہو  
از روے کتب ہم یہ سنتے ہیں تمھارے بیان  
کی سعد کے بیٹے کے فریاد کی ان یاران  
سر جلدی سے کاٹ اسکا نیزہ پٹاٹھا لو تم  
میت وقت نماز اپنا اس جملہ میں کھو تم  
شکر یہ ندا آئے صفت ماندہ وہ بد آئین  
القصد زمین اوپر کر قتل امام دین  
کتے لگے پھر باہم غارت بھی چلو کر لین  
نیزو نیہ اور اونٹو نیہ آگے اٹھو نکو دھر لین  
یہ منورہ کر طعون بھر آگے جو جسے پر  
اوقت ہوا بر پا ہنگامہ صد شہر  
چادر سے حرم میں جو جہرہ کو چھپائے تھا  
ششیر برہنہ کر اور اس کو ڈراوے تھا  
ہاتھ ایک لعین رو رو سر پہ پھانے تھا

پوچھا کہ مسلمان ہے بولا یہ وہ نصاریٰ  
کرتے تو ہمیں بھتا دعوائے مسلمان  
سر کے تین ہم اس کے رکھتے تے خنجر کے  
اھاب تو ہیں وہ کا فر جن کا کہنیں ثانی  
ہر موم سے لگا میرے سنتے ہی عرق آئے  
یہ پوچھ کے کیوں ناحق کھینچی بن پشمانی  
لایا کہ عمل ایسا جن سے کہ ہوا سرزد  
کب راہ مسلمان ان شہیون کی ہم مانی  
یوں دین میں تمھارے ہم جسبہ کہ قالم ہو  
ہر چند کہ وہ عاصی اس امر کا ہے باقی  
گھولے سے گرا جسم فرزند شمر دان  
ہو دیگی زید آگے تم سبکی شش اخوانی  
فرست نہ تر پٹنے کی ذرہ بھراسے دو تم  
آخر تھیں شکل اپنی ایزد کو ب دکھانی  
شمر آگے بھاب کے لے ہاتھ میں تیغ کین  
سب شکر کے سبب میں گھنے لگے میثانی  
تھاسب کچھ اسی خاطر سیم لین اور زلین  
سر کاٹ کے مردوں کا کر زند و کونڈانی  
مینوں سے سرا پر و نکو پھاڑا دھسے اندر  
جسمانی سے لے کر ذاتا عالم رو حانی  
ہر ایک لعین اس سے چادر وہ جھانے تھا  
کی اپنے ہمیر کے گھیر پیستہ رانی  
اور پاؤں سے زینب کے حمال تارے تھا



|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| اگر نے کو یزید اور جلعن کے مانع ہیں   | ہیں نسل انھوں کی وہ کیا ان کی مسلمان     |
| سنکر یہ نصار اگر جب شک نہ رہا مطلق    | ہو لا کر مختار دین سب دینوں میں اور برحق |
| ایجاد سے تب نکلا کر کفر کا یہ وہ شوق  | آیا کلمہ پڑھ کر اسلام میں نصیرانی        |
| لکھا ہے جو سودا میں یہ مرثیہ اس کد سے | محفوظ رکھے خالق بیکو نظر دید سے          |
| یاوے کا صلا اسکا محشر میں محمد سے     | ردتے ہیں صدا سنکر ایرانی و تورانی        |

## مرثیہ بجناب حضرت امام حسینؑ

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| کیا تیرے داڑیوں کا ستم اب کروں بیان | تاریک کر دیا ہے محمدؐ کا خانمان    |
| سونا ہے بے کین مینے کا ہر مکان      | بیٹے ہیں سر کو آج ہی کیسے نس و جان |
| نور شید آسمان زمین نور مشرقین       | پر درودہ کنار رسول خدا حسینؑ       |

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| کاری رین دراؤنی گھر میں ہے تراس  | جنگل میں جاسوے سے کوڑاؤں آس پاس   |
| جب رہیں آگے ٹھور وہ سالار دین را | یوں بیک غم نے آگے دین گھر گھر کہا |
| آل بنی نے ہائے کیسا ستم سہا      | اہل حرم پھرے اور یہ کتا بہا بہا   |
| کشتی شکست خوردہ طوفان کر بلا     | در خاک خون فتادہ بمیدان کر بلا    |

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| دارد سے یان نیز بن کیو بٹا کو مار | برہی بھیے یا ناؤ گے بیچ ٹیک کے دھار |
|-----------------------------------|-------------------------------------|

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| جب تیرے بیچے دشتِ بلا میں سب      | بجز عابدین رہا نہ کوئی زینت نسب     |
| ہیسات کیا بیان کروں اس وقت کا لقب | جو وقت گرد خیمے کے پہونچے وہ بے ادب |
| آن دم فلک بر آتش غیرت سپرد شد     | کز نیم صدم در حرم افغان بلند شد     |

|                               |                                   |
|-------------------------------|-----------------------------------|
| پیری پہونچے آگے تیری دہلی پاس | بیک خبر تو یا بتی اپیت کی نین پاس |
|-------------------------------|-----------------------------------|

|                                   |                                    |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| جس دم گرا وہ زمین سے صحراب کر بلا | جس خطہ اسکے سر کو بدن سے جدا کیا   |
| جس آن سب شہید ہوئے اسکے اقربا     | جو وقت خیمہ گاہ میں بیٹھے وہ شقیہا |
| کاش آن زمان سردی گردن گون سدا     | این خر کہ بلند ستون بے ستون شہیہ   |

|  |   |
|--|---|
| عقبہ میں محمدؐ کو منہ کیونکر دکھاؤ گے  | حیران ہوں کہ محشر میں کس طور سے آؤ گے   |
| لعنت کرینگے تمکو کیا انسی کیا جانی     | افعال یہ پوچھیں تو کیا بات بتاؤ گے      |
| خاموش ہوئے بعضے دل اپنے میں بل کھا کر  | یہ حرف سن کر اکثر کے آنسو چلے تر اکر    |
| خاطر میں لگے لانے یہ دسوسہ شیطان       | گتے ہی شقی انہیں اس بات سے جھنجھلا کر   |
| اُس نفسِ مطہر کو سمون سے کھنڈ لوادین   | چاہا یہ یمنون نے دان گھوڑ دنگو گر مادیں |
| جس ظلم کو دنیا میں کیے کہے لانا فی     | عزت کے تئیں اُگی یہ ظلم بھی دکھلا دین   |
| نزدیک یہ تھا بودین اور ارقِ فلک برہم   | یہ ٹھکان کے وہ ملعون گھوڑو نہ جڑے حرم   |
| اُس نفسِ مطہر کی کرنے کو نکسبانی       | اک شیر ہوا پیدائشیت میں بہ از رستم      |
| دے غسلِ جنازہ بڑھ سوئے برین سائے       | میں بعد کہ دان انکے جتنے تھے گئے مائے   |
| بے دفن و کفن چھوڑے انکے تن نورانی      | اور آلِ محمدؐ کے تھے قتل جو بیچارے      |
| عزت کو محمدؐ کی کرنے ہوئے سرگردان      | اتس کام سے ہو فارغ بھر لیکے وہ ملعونان  |
| اُسکے تئیں کیا کیے قصہ ہے یہ طو لانی   | گذری جو غریبوں پر دن رات مصیبت وان      |
| تو دیکھ کتبِ اپنی دان کن نے لکھایا ہے  | گر سمجھو کہ نقشہ کچھ ہم نے بنایا ہے     |
| کچھ یہ بھی عمل ہو گا مشروطِ مسلمان     | سنا کیسے اپنی تو خاطر میں یہ آیا ہے     |
| یا تنگ بین رو داسکر غش مجھ کو لگا آنے  | قصہ یہ کہا مجھے جس وقت افسار لائے       |
| دون انکا نشان وہ جو اسلام کے ہیں بانی  | بھرا آئے افاقے میں بولائیں جو تو مانے   |
| ہر قوم کو حضرت نے اسلام کی دعوت کی     | خلقت جو محمدؐ کو دی حق نے نبوت کی       |
| ہتھوں نے کیا سکر انکار مسلمان          | ایمان کئی لائے تب راہ صداقت کی          |
| پر انکی نہ خاطر میں سرور کا سخن آیا    | سکر جو ہے انکو ہر طرح سے سمجھایا        |
| بار داسے راہ دین جن نے کہ نہیں مانی    | تب اُنکے لیے حق نے سرور سے یہ فرمایا    |
| گتے ہی جہنم میں ہمیشہ سے پہونچائے      | جو آمر آئی تھا پھر اُس کو بجا لائے      |
| یہ تھی وہ محمدؐ کے دل میں عدلے جانی    | تب مصلحت ڈر کر اسلام میں تو آئے         |
| آنے گئے یزید اپنا سردار مقرر کر        | اولاد وہ انکی ہیں جو آلِ محمدؐ پر       |
| آخر وہ قصاص ایٹالے جاگے ہوئے فانی      | لڑنے کے لیے لیکر تیغ و تبر و خنجر       |
| یہ بات جملہ شاہک ہی سنتا ہے افسار امین | فرقِ امین نہیں درہ جو کہ کہا در میں     |

|   |   |
|---|---|
| متر رہی بہت کی کھوند دیکھو کہ<br>بھرتے آئی بہن بہن جنم جنم کو دکھ           |   |
| لیکر ہوئے جوان سے تا طفل شیر خوار<br>عابد پرہیز یا دنگی سے ہاتھ میں مہار    | اس دشت پر بلا میں تہ تیغ آب دار<br>بالاں بنیں ہر جگہ اُن اذو نہ ہم وار      |
| برہمچ آفیدہ جفلے چنیں نہ کسم  | تا پنج سفلہ بود خطاے چنیں نہ کرد  |
| دیکھیں نے مسسار کی ہون دیکھ کی<br>کن نے جگ میں آئے کے ایسی بہت سی           |   |
| ظلم اٹھا اس جگہ لو کسی سے نہ ہم کہیں<br>معلوم ہو رہیگا مزا حشر میں اچھیں    | گو کو فیان ستم سے ہمارا بھی جان لین<br>جتنا دیا جو دکھ کہیں اس سے زیادہ دین |
| ارکان عرش را تبر نزل در آمدند   | اگر بنی چودست نظم بر آوردند   |
| جب گھاری عرش کو یاد نیکر ہلا میں<br>تب بین تم کو ایسی کرتب جانن جائیں       |   |
| سن سنے اُن کی بانو نکور تھے اُن جان<br>بھر سر اٹھا خطاب کیا سوئے آسمان      | تریب غرضک کرتی تھی جو وقت بیان<br>کہتے تھے ہر جبار طرٹ نالہ و فغان          |
| وزنیں جبار دین ستم آباد کردہ  | اسے جرج غافل کہ جب بیدار کردہ   |
| کھو یوتن نے نیر بن بنی کے من کو چین<br>جالم تیرے ہاتھ سون پیسا کیو حسین     |   |
| کیا کام اس جناب کو شادی و غم سے آج<br>لیکن یہ ایک روضہ ہے تم سن لو ہم سے آج | ہر جذب ذات حق ہر مبرا الم سے اب<br>مطلب نہ فحشکے نہ غرض حیم انم سے اب       |
| ادو در دل ست و بچ دلے اینست بیلا  | ہست از لال گرہ بری ذلت زاد و بچلا   |
| سنکے یہ غم نیر ہو رت جا میں بھہ<br>جب ہی رہا میں سودا آگے کچھ مت کہ         |   |
| مرثیہ خمسہ جناب حضرت امام حسین و قاسم                                       |   |
| کما یہ دل کوین را ضی بکویں تو چشم پریم                                      | مجت تجکو شادی سے نہیں الفت و نام سے   |

|   |   |  |
|---|---|--|
|   | کچ کچ چون اور سے پرے دہ جالم ٹوٹ<br>بیرون کو درپائے کے لئے گئے گم کو لوٹ      |  |
| یون لیلے حرم کو سوے شام جو رکش<br>نیردن کی نوک پر تھے سراقہ باو خوش       | اونٹوں پہ پیماں بین ل افکار و سینہ ریش<br>سر شاہ دین کے دیکھ کر ان کے پیش پیش | نوح الامین نہادہ بزا نو سر حجاب<br>تاریک شہزاد دیدن اور حتم آفتاب    |
|   | کین حرم سر پیٹ کر کھا کر اپنی لاج<br>مانی میں تو رل گیا دین دنی کے تاج        |  |
| جہدم کہ قتل گہ میں حرم کا ہوا گذر<br>دیکھا کہ تن ابر خاک میں لوک سنان پیر | بھائی کے تن یہ جا پڑی زیب کی نظر<br>مٹھ کر طرٹ مدینے کے بولی یہ پیٹ کر        | آین گشتہ فنا وہ ہما مون حسین ست<br>ابن میدست دبا زودہ در خون حسین ست |
|   | سیس کاٹ کے لئے چلے تن مانی کے پنج<br>اکست حینا دیکھ لے جگ کی اونچ اور پنج     |  |
| ایدھر بڑا حسین ادھر اصغر حسین<br>بشت ستر یہ بیٹھی ہوئی خواہر حسین         | اگر داسکے ٹکڑے ٹکڑے علی اکبر حسین<br>کستی ہیں اس سے ہوئی اگر لاور حسین        | اے مونس شکستہ دلان حال ماہرین<br>مارا غیب بے کس بے آشنا ہیں          |
|   | بھائی بیٹے سب رہیں جو بچے آئے<br>کو دہنیں جو آئے کے مٹھ میں یا بی جوائے       |  |
| مرجان کے پیرے چھوڑا ہم سب بطن<br>نے پیر تن ہیں نہ اٹھو نکو دیا کفن        | کر بل میں قتل دیندے سارے مرد و زن<br>چھو میں جو اس لعین سے تو بہو بخین کو ملن | بالضعة الرسول زبان زیادہ دیر<br>کو خاک الہیت صالت بباد دیر           |
|   | جیت دیں کو پہونچو کفن، دیا کی ہاتھ<br>ہو شگھالی مار گئے پری دینی ہاتھ         |  |
| زہر اکلم مجھے ادا سے تھا غم بخی<br>پشتین سے ہیں تو مصورت نصیب کی          | عابد کو غم حسین کا اس کو غم علی<br>رد زائل سے ہلکو مصیبت ہر دلی دی            | یہ خوان غم چو عالمیان مملازدند<br>اول صلابہ سلسلہ انبیازدند          |

|  |   |
|--|---|
| فغان کرنا مانا تھی اس میں کے دم سے   |   |
| کھل لائیں کے تختہ پر ہوئے بجائے شہید ہوئے<br>اول خون تھے سینے رنگ کے ان برگزیدہ کے<br>اب تھے کیا کون احوال ان آفت رسیدہ کے | بجائے مشکیان نیز دیر سر تھے خون جگر دیکھو<br>جو بچے خون دل ساموئی حشم برہم سے               |
| کون کیا نقل مہدی کی جو مہدی لائے تھے   | طبق مہدی کے اس صورت میں نیا سے لائے تھے   |
| سباہ شام کی کثیر خیر بھر بھالے تھے<br>زمین پر مہدی ہر اک جگر دیکھو کے تھالے تھے  | زبس بچے تھا خون ہر ایک جاتہ تھے ہر دم سے  |
| لگا ناٹھ کی قیمت سے کہاں مہدی کا ملتا تھا<br>نظر کر رنگ مہدی کا جگر دھن کا جلتا تھا  | قبیلہ دیکھ لکھ لکھو کھڑا سب ہاتھ ملتا تھا<br>زسر تا یاقن اسکا آتش غم سے پھلتا تھا           |
| مقابل تھی دھن اس تسمیع برہم نام سے   |   |
| سوار یمن جو نوشہ کی ہول شادیاں تھے<br>صد ام ہونہ کر کے وان بدھا کا درشاہ تھے   | فلک کو سینہ وزا نو دوسر غم میں بنائے تھے<br>یہ بوب اور نو بیو کو شور و غل بچائے تھے         |
| کڑے تھے زمین ہر ان سینوں کی دھما دم سے   |   |
| دونوں آہ آتش چھینا تھا انارون کا<br>ہو اکالہ تھا ہر ایک ان غربت کے رونکا   | جو قطرہ اشک کا تھا گنج تھا سوہنارون کا<br>بیان کس منہ سے بجا و حال ان بقیرا رونکا           |
| جو دم آنکے تھے زیادہ تر بھولنے کے چودہ دم سے   |   |
| سواری چلنے کا اسلوب غوغا حشر کا سا تھا<br>غبار اور گرد اس رہ کا چھاؤشہ کے سر کا تھا  | سرو زمین جھومتا تیرہ ہر دو لھا کا جاتا تھا<br>نہ تھا کچھ بیاہ وہ آفاق میں اک فتنہ پر با تھا |
| کڑی شادی بدتر تھی ہم سے غم سے نام سے   |   |
| کوئی نہ دیکھے بوجھے تھلا دھکا کہاں جو سر<br>کوئی سر دیکھ کے بولے کرتن اس کا جو کیدھر                                       | کوئی کتا تھا اس دیکھ دہ جانا جو تیرے پر<br>کوئی اس کے یان دھونڈو ہو گا خان خن اندر          |
| کوئی بوجھے حدارتہ کا شرین کیون جو باجم سے  |   |
| کونوں کڑے بنائے حال اس شادی کی مجلس کا<br>پڑا تھا کڑے کڑے دانہ تین ہر ایک عین کا   | مشابہہ بغیر از ملخ تھاب ہو کس کا<br>زمین پر بھڑون جاری تھا خون خلق جس کا                    |
| مجلس اور دوش تھی ابس فوج ہم تم سے  |   |

|  |  |
|--|--|
| یہ دل بولا کجا شادی نہ کب لے بغیر ہے         | اُسے پامال کر دیا فلک نے پوچھ عالم سے        |
| قدم بھر نکو دے کر سال کے ماہ محرم سے         |  |
| ہوئی تھی ایک شادی اب سے گئے سو برس آگے       | اگر کیجے بیان اسکا فلک نادادرس آگے           |
| نہو مریخ کو قتل و قلع کی بھر ہوس آگے         | عجب کیا ہے گویا درود کو وہاں یا برس آگے      |
| فلک بہ جا بیگیا بانی ہو اس نیکو رہیم سے      |  |
| تھے اس شادی کے جو جو کارکن سو کیا تباہین     | غضب آفت بلا رنج و تعب ان تو دکھا تین         |
| وگر نہ منکر دئے پاس کاذب کیوں کماؤ تین       | کیسا گہر کوئی یہ بات کجا طرس لاؤ تین         |
| اٹھ کھڑے کیا وہ ایسا خلقت انسا تین باہم سے   |  |
| وہ شادی کیا کہوں کہ جو انکی گندھائی تھی      | نہ تھی وہ شادی یار و بلکہ آفت تھی            |
| قصا مشاطہ ہو نسبت کا اسکو قد لائی تھی        | مصیبت بہ تحقیق نسبت تھ اسکے آئی تھی          |
| لگے دکھ درد غم نے نسب میں پوچھ لے ہم سے      |  |
| نسب نامہ یہ اسکا اٹھتے جو کبھی یہ شادی       | حسن ہر باب اور داد اعلیٰ اور فاطمہ شادی      |
| وہ عبد اللہ عم گردنیہ جس کے خطا آزادی        | یہ نوشا جانیٹا کر گور کے گھر خاندان مادی     |
| کہتا بھولے زمانے کے جفا دور ہر دم سے         |  |
| مصیبت نے سنا جب یہ تو ازراہ فاداری           | یہ بولی کام اس شادی کا آنکھوں نے کڑنی        |
| کسا غم سے دل عالم پر کونھدی کی تیاری         | لگن لو ہو سے رکھ بھر کر بڑیہ رنج و نگاری     |
| وہ ردین کہہوے ہو جوتیک عبد آدم سے            |  |
| غرض حقیقت منگنی کا نشان اس نے گویا تھا       | اُسے شربت کی جا قیمت نے خون لیا تھا          |
| عوض مصری کے دوہن نے مگر کاغذ چھایا تھا       | اور اسکے باہر ساجی کا یہ سامان کر دکھایا تھا |
| کرایا کچھ نہ دیکھے گا کوئی بھر نہ دے عالم سے |  |
| غم دل کے اس مجلس میں تو نے جتا تھا           | سجے جو تھے کے وان خون جگر ہر ایک کھاتا تھا   |
| بیمبو کے کسی کو کوئی شربت بلاتا تھا          | ہوٹک آنکھوں نے ہمارے کشکان کے منہ کو آتا تھا |
| مجھے تھے اُسے بہتر وہاب چاہ نہ فرم سے        |  |
| نہ تھی کچھ دفعہ وہ شادی کی تھا صد زمانے کا   | کہ جب یوں ہو دوہن کے گھر ساجی کے جانیکا      |
| حوالہ دست اور سینے کو تھا نوبت بچانے کا      | صدائے شناسا آہ و نالہ تھا بجا شناسنے کا      |

## مرثیہ بنجاب حضرت امام حسین علیہ السلام

|   |  |
|---|--|
| وہ چاہتے ہیں نہ بان سے مری نہ کچھ اور       | جو مجھے کہتے ہیں کہ مرثیہ سوا کچھ اور  |
| الم سے آل محمد کے ہی بھلا کچھ اور           | کہو نہ میں تو کون لے سکے ماورا کچھ اور |
| بغیر مرثیہ سمجھوں یوں اسکو میں اتحاد        | حدیث آتی ہے جب میں کبھی کیجکویا        |
| ممانعت ہی بھلا اسکی کفر یا کچھ اور          | اس امر میں جو ہوا ہونی سے یوں ارشاد    |
| وہ دل نہیں نہ ہوا ہوا الم سے جسکو فرق       | برادر غری زمانہ ہوا ہے جب سے خلق       |
| غزا، لاکھ طح کی یہ یہ غزا کچھ اور           | پراس تم کو تو دیکھو کہ کاٹا کس کا حلق  |
| علی وفاطمہ بین ماور دہد جس کے               | سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہی واسطے کس کے    |
| مرے حسین کو مجھے نہ جاننا کچھ اور           | کہانی نے جسے ہیں نوالدین اسکے          |
| رسول کا ہے وہ قاتل جو کسندہ آل              | یہ گفتگو ہے محمد کی اس سخن پر وال      |
| میں اس گلے سے گلا وہ نہ مجھو نگا کچھ اور    | گلابہ کاٹ بنی کا کیا ہو خون سے لال     |
| دوئی جو جا ہوا بنی اور علی میں سو معلوم     | حدیث یحکم لحمی سے یوں ہوا مفہوم        |
| سرخ ہی تھانہ یہ وہ نہ تھا کچھ اور           | حسین جو رکھ لے چلے وہ مرتد شوم         |
| میں حسین نہ تھا تھا تو رسول پاک             | جو اشقیائے ٹایا میان خون و خاک         |
| نہ تھا وہ سینہ بجز صدر مصطفیٰ کچھ اور       | کہا جو ظلم کے دشت سے سینہ اسکا چاک     |
| غریب وہ جو نہ تھے نہ طعمہ شمشیر             | کیا حسین کا جب کام ظالموں نے اخیر      |
| کون میں کیا کہ پھر ان پر کیا ہی کیا کچھ اور | پنٹ قسادت قلبی سے کراٹھو نگو بہر       |
| بتا دو وہ بھی ہیں کہ گھاسے مخفی مال         | جو انکے پاس تھا سب لو کہ کیا یہ سوال   |
| ہر سنگی کے سوا ہم کئے رہا کچھ اور           | کہا انھوں نے تمھارا غلط ہی وہم خیال    |
| ہماری کٹی ہوئی وزانہ دھوب میں اوقات         | کس طرح حکامین یہ جز خدا کی ذات         |
| نہ فرش خاک میان ماسوا بچھا کچھ اور          | جو سو میں شب تو جگہ تنگی کے سر نہ بات  |
| لگی یہ گئے متم کیشوں سے وہ پردہ نشین        | بٹاکے اونٹن جب بے چلے حرم کے میں       |
| بھاو جو رکے درجے سے رہا کچھ اور             | جھا تو ہو چکی ہم پر گر وہ دشمن دین     |
| پس کری کا مواہم میں اور کسی کا پدر          | دیا جواب بے نون نے انکو یہ سنکر        |

|  |  |
|--|--|
| جو شربت نرم بن پوچھو تو آب تیغ قاتل تھا    | غنا آواز تھی مذہب کی قاصد سبل تھی        |
| تکھن میں یا سب کے زخم شمشیر حمال تھا       | پر از خون جو دین تھا پان کھانے مقابل تھا |
| یہ نرم دھڑکے باہم نظر آنے تھے توام سے      |  |
| یہ بندھو ارشاد کی بندھی دھاد دھن کے گھر    | قبیلہ کٹ گیا زنجیرین دونوں کا ستراسر     |
| منڈھایا تھا کہ غم چھایا گیا آفاق کے دلیر   | پڑھایا تیل دھوا گوا مو ستر قدم ملکر      |
| بندھا طرہ جو اسے سرو وہ نیز بنی برجم سے    |  |
| بوقت آرسی مصحف اناسکی بیان بن ہو           | کہ دھار و نمائی جان کا اور پوچھو دھن ہو  |
| سرفروشہ تو نیز بن پر پوچھا کہ خون تن تن ہو | بیکھلجی نے یہ سنکر حال جودل مثل آہن ہو   |
| جھاو جو رسیا اپنے گدیز چرخ اظلم سے         |  |
| شتم کی تیغ سے سب اقربا دھوا کا جھوٹا       | پھر اس کے بعد لشکر شام نے دھن کا گھوٹا   |
| جھاکیٹھون نے آرائش منطاطح کو لوٹا          | کہ تن کے کپڑے کوئی نہ دست ظلم کو چھوٹا   |
| گری گھاڑھا ٹک جھوڑا نہ تیز بنیم سے         |  |
| جھاو جو کیا کیسے اس قوم سنگر کے            | کہ جب جی بن ٹیکے طمع پر بال درزر کے      |
| نہ جھوڑا تھیں جھلا دھن دھلا کی مافر کے     | ردا تک سب کے سر سے لیگے دھجیاں کے        |
| جب ان غریب زدوں سے بچھایا دام دردم سے      |  |
| غرض میں کیا کہوں دھوا کا ستر تھو دھن کو    | کیا نیب یہ سونے شام زمین زگر من کو       |
| جھلا یا غم ناس شادی کے اٹلم کے تن میں      | ہا سفت حشر تک اسکا رہیگا مڑ اور زن کو    |
| اوٹھی شادی سنی کی میں قاسم کی حرم سے       |  |
| محبو اس گھر انجمن جو شادی کی صورت ہو       | تحت کیونکہ شادی کو مجھے ہوا رت پو لو     |
| کہو غور اسکو تم کہتا ہوں جو بیت میں        | سخن کا میرے نجان جولیا انسا کریم         |
| مجھے الفت زمانیں ہو کس طرح باہم سے         |  |
| جو دھویا جا تھا ہر نامہ اعمال سودا         | تو درود کر اچھو کو مال پر رو مال سودا    |
| خوشی کو رات دن کر غم کہو بال اسودا         | اُم سے اپنے رکھنے کو مال مال اسودا       |
| بچا تا ہر اگر تو آب کو مار بنیم سے         |  |



|   |   |
|---|---|
| اپنے اپنے لمبے سے اُنکے سب کے سوہے باگین<br>لوگ کہیں یہ دولہا ہو یا لوتھ کسی کی آئی ہو<br>ناک سے تھکے تھکے سے بنیا این روئے تارین بین<br>جون کھنی کر جاگ کر بیان خلعت برین پہنائی ہو<br>پریاس کے مائے مرین براتی تال تلیان ہوں مہمور<br>شریت کا ذکر سو کیا جب بانی پر یہ لڑائی ہو<br>یاں جو بیل میں سو جھڑکے بھول جو بیل بھلا کے بھول<br>ہارون کے بدلے اب ہر اک زنجیر بہن کر آئی ہو<br>نن دد لھا کا خاک بن لوئے سر جانا ہو تیرے<br>نوشہ کے دو سو سے مہدی بھر بھر ہاتھ لگائی ہو<br>لمو کی جھینٹوں سے وہ جاگے ہوئی ہو کیا رنگ چمن<br>چاؤ سے جس نے ہر کی یہ پھولوں کی بیج بھائی ہو<br>اس شادی میں ہم نے ارب جو دیکھی سو انی بات<br>مائیوں بدلے دولہا کے ماتم بین لا بھلائی ہو<br>اُنکے آگے طبقہ نہیں یاں کے ہے آگے میں سر<br>کوئی کہتا یا ہو میرا کوئی کہے یہ بھائی ہو<br>نوشہ گردلو مان بلو کر شہ کو نیل چڑھائے بین<br>پشت شتر براس کے بچھے محل پر بھٹائی ہو<br>یہ بھی ہو کوئی ریت ہماری جیف پہلے جینے کو<br>اب خیر نے دولہن کے بابا کی پیاس بھائی ہو<br>جوڑسکی جا پئے ہو کھنی گھوڑے بدلے تابوت<br>سر دولہا کا لٹس یہ دھنگا نا جو رکھ دکھلائی ہو<br>بنانی آجسین کسی یہ دور ی کے دکھ سہتی بہن<br>پھر تم نے منہ کیا نہ ایدھ جیسے بیٹھ دکھائی ہو<br>لیکن وہ یہ سچ بھلی ہو یوں جو کھٹے سونے | نوشہ کے ہمراہ براتی وہ جو پیچھے آگے ہیں<br>کر پھینٹیں بین سر اپنا گر خاک اڑانے لاگے ہیں<br>بلوہ کی رات اور دن کے گھر میں میں میں میں میں<br>دولہا کے مکھ اوپر دیکھو سہی لمو کی دھارین بین<br>کسی کر میں بیاہ کا یا روکین یہ دیکھا ہے دستور<br>کا ندھے سے نوشہ کے چپکے ہاتھ بین میں کھڑا دور<br>اتک دیکھا ہو یہ کسی نے بیاہ کی شاد کیا مہمور<br>مہمور کی جاہ مہمور نے منہ سے اپنے پیٹے پائے بھول<br>بیاہ ایسا دیکھا کسی نے جب سے ہو دو دور<br>ہرے ہرے بکڑے تو ردھن بٹیکر اپنا سنہ دور<br>نرپ نرپ کر پڑا ہو جیسا سر کے اس دولہا کا تن<br>بچھو ہو یہ کون ہو دولہا یعنی قاسم ابن حسن<br>اُنکے بھی ہوئے کیسے بین لوگوں نے گھر بیاہ رات<br>کوئی دولہن چھٹ اس دولہن کے تھکے لاکر گرن کٹ<br>شادی میں اوروں کو باہم بیٹھ کھلا دین شیر و شکر<br>لوگ کٹ کے پیٹ سر اپنا اُنکے اور کر کے نظر<br>لوگوں کے گھر منڈھے کے نیچے بیٹھ ٹھانا لگاتے ہیں<br>کسی کے بھی دولہن کو گھر سے یوں لیکر کے جاتے ہیں<br>کے یوں دولہن کی مان اب کو ملے اپنے سینے کو<br>شریت میں دولہ کی مان کے لہان لاؤں پینے کو<br>کیا کہتی ہو گی کہ جسے گھر بیاہ اپنا پوست<br>وان دہیر آگے جو بوجھو لا نہیں یاں کیا سوت<br>مان یوں بولی دولہ کی اب ہو کے انوان نیسے بین<br>سامنے بڑی بنگل کے بکھیر چر گیا گھر سے بین<br>ردھ گیا ہو برا تیرا کہنے میں سب بتی گئے |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| عقلمند بن اسے جہانگیر بنیں دیہ تمہر       | بھانڈ بھجھو تم اسکو ہے جہانگیر اور       |
| جو بیاباں کو آتا ہر پاب بنے کو یاد        | تو ایک ایک کی خاطر کسے ہر بیان فریاد     |
| زمین پر بنے نہ دین ہاسخی کی ہم بنیاد      | عوض میں اسے نہیں ہو سو جھٹا کچھ اور      |
| ابنصریح تمہیں لجا میں گئے بنزدیک          | تب اسے ہاتھ دیکھو گے تم جہاں شدید        |
| تمہارے بنادہ رکھتی نہیں یہ گفت و شنید     | نہ فتنہ کتنے ہو تم بیان کرد عا کچھ اور   |
| نصاقر میں تھیں اپنے نہ جیتا جھوٹے         | نہ منہ کو قتل سے زمین الباکے موڑینگے     |
| تمہارے خون سے دامن کو سب بھڑینگے          | نہیں تلی دل اپنی اس سوا کچھ اور          |
| نہ کی حرم کی انھوں نے یہ تشنگی پہ نظر     | کہ قطرہ آب سے ہو خلق خشک آنکھ تر         |
| غذا کا ذکر تو کیا ہو بغیر خون جگر         | ملی نہ عابد بیمار کو دوا کچھ اور         |
| نت اٹھکے پیاس سے اسکا بدن کیا کھلے        | بغیر بانی کے ہو جائے خشک جیسے ردھلے      |
| لگے تھی جس کھڑی منزل میں اس نے کیا کھو کھ | غم بدر کے بن اسکو نہ تھی غذا کچھ اور     |
| نہ ایک ہنستی کیا کیا ناس سے بکتا تھا      | جو کچھ کے تھا کوئی منہ وہ اسکا نکلتا تھا |
| نہ تنگی اس سے وہ از بس بول سکتا تھا       | بغیر یاد کی زنجیر کے صبر کچھ اور         |
| نہ کوئی محرم حال اسکا نہ کوئی ہراز        | سخن دلا سے کا اس سے کرے نہ وہ دھارا      |
| کہیں سے گوش تلک اسے پہنچی یہ آواز         | نہ ان نے طعن و تعرض سوا سا کچھ اور       |
| سوال کر کے روا رکھا غرض وہ دشمن دین       | کشان کشان گئے لیکر سے زبردستین           |
| نہ لے گئے وہ نکال آئے اپنے دکاکین         | سولے لمن کے دنیا سے بھیجنا کچھ اور       |
| نہ کبر لگے تو سو دایہ ذکر رہ خاموش        | فلک کی پشت سے گذرا ہر سامنوں کا رخ       |
| لوہر لک کے جگر کا بار تار جو شش           | کہ ان کی جہم سے جز خون جگر بہا کچھ اور   |

### مرثیہ بجناب حضرت قاسم

|   |  |
|---|--|
| نئی بشاردی بیاہ کی سکی تو نے فلک اٹھائی ہو    | کس نہ کیاری کا ہو جایا کس دکھیا کی جانی ہو |
| سر چھاپی نقائے ہن فریاد و فغان شنائی ہے       | سوز جگر ہو آتش بازی ہر ایک آہ ہوائی ہو     |
| آرائش کے تختوں اوپر بہا ہو میں بہن منع و حرام | اسکے بدلے یاں ہر ایک کی چھاتی ہرین گلشن    |
| عجب طرح کا وقت سواری نوشہ آ کے بھولا باغ      | روشنی کے جھاڑو کے بدلے گھر کو آگ لگائی ہو  |

|   |  |
|---|--|
| کیا جواب اسکا کوئی دس جب کوئی یہ کہی        | رہیں تن سے جوئے خون ایسی عزیز دیکھی ہی     |
| اب تاسک آنکھوں میں بھاری کیونکہ بینائی رہی  | جب فلک نے موتیں اٹھ وہ دکھلائیاں           |
| طعن اگر وہ یہ کرین ہم پر تو ہم بولیں سو کیا | ہنہین جیتی آئیں سر بھائی بھتیجیوں کا گنا   |
| منہ بھارا دیکھنا ہم کو نہیں یاں ہلک روا     | بچ چلیں واسے بھاری بوجھان پر چھائیاں       |
| طعن ہم پر سب درست انکے نہیں لیکن یہ سچ      | کھوکے وارث سب کے اک مابہی کوٹھنے کی بچ     |
| وہ شکش زندگی اپنی ہی سے آیا ہے نہج          | ورنہ وہ کب جوے یہ ایذا میں جن نے پائیاں    |
| کس یقین تھا ہلکویں جیتا پھر کیا عابدین      | پر اجل اسکی حفاظت کو ہوئی اوس پر تعین      |
| لیگے کر مل سے جون ناشام اسکو اہل کین        | بچ کر کو کیا جائے کیوں وہ جھائیں بھائیاں   |
| دیکھ لے کوئی رکھے ہر آج تک وہ ناتوان        | کردن اور اوہ نہ اپنے طوق و پیر کیا نشان    |
| اور تپ بھی اسکو نہ تپے پیادہ بھاراوان       | دیکھتے ہیں یہ کین ہم خرچ کی دکھ پائیاں     |
| یادن کے سر پہ نہ جانے تھا وہ دلفکار         | اوتوں پر بیٹھے تھے ہم اور اتھ میں اسے ہمار |
| پشت پاپنے سے ہر منزل میں ان نے بار بار      | نوکین کا ٹوٹتی بھری ہو ہو ہی میں دکھلائیاں |
| صبح سے ناشام تھا اس پر کچھ رنج و غم         | وہ مریض ناتوان جاتا تھا منزل نشہ لب        |
| گر سیاہ شام سے پانی کیا ان نے طلب           | بر چھپیوں کی آبدار انیاں اُسے بتلایاں      |
| بسکہ اسکو ہاتھ سے تھی غلاموں کے کشمش        | پیماس کے مائے سے ہر بار آجاتا تھا عش       |
| روکے ہلکوجب بھارا وہ کہ بھپیوں لہٹش         | بوندین شک لینے کی منہ میں اس کے ہم ٹیکاں   |
| پانی ہر وہ شے کہ جسکو آدمی سے تادو اب       | پکے ہون سیراب اور اس شے کو وہ خانہ خراب    |
| نہجین فرزند محمد کے نہ دینے میں ثواب        | تھے مسلمان وہ خدا ناترس ناتر سائیاں        |
| پیاس کی حالت تو یہ تھی اس جگر پر یاں کی     | لاکھ اذیت اس سوا خواہان تھی اسکی جانکی     |
| اور ہم اپنی مصیبت کیا کین اس آن کی          | واسطے غارت کے جب خیمہ پہنچیں دھائیاں       |
| آئی ہی یقیوں نے دی جو بیچہ کر حیمے کو آگ    | مجھے ہم کیا فتنہ محشر اٹھا سوتے سے جاگ     |
| یکے لڑکے بالے مستورات تلخیں دانے بھاگ       | بھنس مرین آپس میں تھا نزدیک یہ گھبراہٹ     |
| دست بردو اس طرح بھر کرنے لگے وہ نابکار      | نے زرد زور نہ چھوڑا جس سے کپڑے کا تار      |
| آخر ترش ان چاہ دیں تک بھی سروتے ہا تار      | وقت رخصت بھائی لے جو چادرین رکھوئیاں       |
| بدلائان اوٹوں پہ بٹھلا ہلکوسے قتل گاہ       | لائے وہ لمون بابے شامیان رویا ہ            |

|   |   |
|---|---|
| کے دیوان سرپٹ کے اپنا لوگوں سے ہے               | بلا نیکو مجھ دکھیا کے کیا کیا بات بنائی ہے  |
| کیا جائے کس ٹھور ٹپ ہو کوئی بد وہ بیک تھا کھا   | دھوپ تھکے تن پر تو باجھل کے رو کھولی چھال   |
| نہیں یہ معلوم لب جگو کچھ حال تھا ریکاسراؤن      | جلد بدن کی ہزاری یا بانی بن مر جھانی ہے     |
| کل سا تو کھڑا تھا تیرا سبل سے تھے تیرے بال      | سو جھا بڑھے کا پیاسے انکو ہم کرے یں خیال    |
| حسن تیرا ایسا ہی تھا پر کیا ہے اے میرے لال      | گردن کو وہ شکل نہ بھائی یہ صورت خوش آئی     |
| مین دکھیا جاس سے پوچھوں کون تھا ہے ہائے پسر     | میتوں میں مین ہوں واقف دھولے جاؤں لوگو      |
| مکھون یاں سے مین کس کو لیکر ساتھ لے رہا         | لوگ کہیں گے مان قاسم کی گھر سے باہر آئی ہے  |
| کو نہیں کس سے بہت کی ماری کون کچھ دلی ہر        | گھر سے تو باہر آئی تو شرم ہوئی ہے دامنگیر   |
| جو دکھ مین تھے اپنے سنگھائی تھانے سے بھا کر تیر | خبر تیری لائے سو کس کو ایسی پیر پائی ہے     |
| میکل مین ڈالے تھے تیرے لاکھ طرح مین تعویذ       | بڑی گھڑی کچھ کام نہ آوے جو حفاظت کی کچھ چیز |
| تجھسا بیچہ مارا اٹھوں نے سب ملکہ جو چودہ چیز    | قتضائے ہاتھ ایسے تیری گردن بکٹائی ہے        |
| غرض کہ جسد مان قاسم کی ردور دکر مین تھی         | حلق چاروں عضو کی سیاب کی موت تھی مین        |
| لموڑ جیسے برسا ہے ایسے تھو وہ کس نے مین         | ان باتوں نے دنیا غم کے دریا بیج ڈبائی ہے    |
| بھج درو دبا ال بنی پر سودا کر تو ختم کلام       | روئے بہت اس نظم کو سن کر تھکے وہ حلق مام    |
| ساتی سے کوڑ کا لیک بھرا ہوا ایسا ہی جام         | آنکھ ہلکے کما آنسو سیتی جیسے بھر بھرائی ہے  |

## مرثیہ بنجاب حضرت امام حسین

|   |   |
|---|---|
| کر بلا سے شام ہو کر جب مدینے آئیاں          | زینب و کلثوم و ولون فاطمہ کی جابیاں     |
| رور و کستی تھیں کہ طعنہ دینا کون ہسائیاں    | کھوکے سائے وارث اک بد کو جتیا لائیاں    |
| دیکھ کر جگو ہی آئیں بولین گے وہ لوگ         | کیا دلوں کو آگیا ہوا انھوں نے غم کا روگ |
| کہلا جا کر بھٹتے بھائیوں کا اپنے سوگ        | تحفیات اہل وطن کی واسطے لے آئیاں        |
| تشنہ لب بھائی کو جہنم ذبح دریا پر کیا       | اور پھینچوں گے تڑپ کر آنکھوں آگ جی دیا  |
| رات باقی تم نے اسدن جینے کی خاطر پیا        | حیف یہ کچھ دیکھ جینے کو نہ تم شرمائیاں  |
| جگمگ و بلند و ملی لائیں تم نے دیکھین خاک پر | اور نظر آئے گئے تلو جگر گوشوں کے سر     |
| کیونکہ تم جیتی رہیں وہ گل ملی نکلیں دیکھا   | نیز دن او پر تابش خورشید مر جھائیاں     |

|  |  |
|--|--|
| ہاتے کچھ بیٹے کی حالت سے میں غافل مر لیتی  | کیون نہ آئے اب تلک افسوس ہے شیر خدا        |
| کیون نہیں لیتے خبر پیادوں کی اس جنگل میں آ | کیون نہ پانی لائے ان ساتی کو تیرا لیان     |
| حضرت زہرا تری امان فی کیا یہ ماجہرا        | پیاس سے مرینکا فرزند دے ملے مطلق نہیں سنا  |
| کیا عدن میں جا کسی حور و ملک فی بین کما    | اہلک آئی نہیں زہراے اطہر سائیاں            |
| دیکھیں کچھ بیٹے کو جو مرنے جلا ہے رہیں آج  | مجھ ہو کو دیکھیں ہوگی رائد جو اس بین آج    |
| دیکھیں معصوموں کی روح کو ماسا فرہین آج     | دیکھ گھٹائی آ کے ہوں خاتون محشر سائیاں     |
| دیکھیں آکر کس طرح اکبر مر مارا گیا         | کس طرح ہو کر وہ زخمی جو رگھوڑ سے گرا       |
| بے کفن بے گور، رخسے کے اندر وہ پڑا         | جسکی صورت تھی بلا تشبیہ ہمیں سائیاں        |
| وہ شاہت انگلی ثانی اور لمون اٹ گئی         | ہائے تن پر سے یکایک گردن انگی گٹ گئی       |
| اُسکی حالت دیکھ کر میری توجہ جاتی بھٹ گئی  | رات دن ہوں اُسکے غم میں خاک بہر سائیاں     |
| پھول سا کھڑا یکایک اُسکا یوں کھلا گیا      | بند بند اسکا برنگ شاخ گل کا ٹا گیا         |
| کیا برادران ہائے مجھ مان کو نہیں دکھلا گیا | ہائے دن مارا گیا جب کردہ دلبر سائیاں       |
| دیکھیں آکر اپنے پونے شیر خواست کی طرف      | دیکھیں حق انگ میں کھپ کے گذار دیکھ طرف     |
| دیکھیں اُس معصوم فی تقصیرات کی طرف         | دیکھیں اور کہہ کہہ کے رو دین دیو ہر سائیاں |
| ہائے اب جھوٹے میں لیکر جھلاؤں گی کہے       | ہائے میں تو بی شلو کا سہی بیخاؤں گی کہے    |
| ہائے میں دو دھالایا نیکو جگاؤں گی کہے      | ہائے نکو کہہ پکار دن جان ماور سائیاں       |
| دیکھتین اُسکی غمی سی گردن دھل جانی کو ہائے | دیکھیں اُس بچ کو لو ہو میں نہا آئے کو ہائے |
| دیکھیں آکر میری پھر چھانکے پو انیکو ہائے   | پار ہو گدی سے اُسکی تیر کا سر سائیاں       |
| ہائے وہ بالی سکینہ پیاس دی جان بسب         | مرتی ہو پانی کی خاطر بے ستم ہو غضب         |
| جیسے پراسکی ہن کانٹے پڑے کی گھٹ سب         | ہر کوئی ساعت کی تھان اٹھ دھڑ سائیاں        |
| اکت طرف شافی کتا عباس دی خیمے کے پنج       | لاشہ اکبر کا ہو اسکو باس ہی خیمے کے پنج    |
| سخت دہشت ہو غضب سواس دی خیمے کے پنج        | ایسے جیسے کہ تو اب مرنا ہے ہتر سائیاں      |
| منشک لیکر کیون گیا پانی کی خاطر ہو غضب     | کیون نہ آیا وان سے وہ جیتا ہوا بھر ہو غضب  |
| کیون گیا ان ظالموں کی فوج میں گھر ہو غضب   | کیون کٹا کر شائے آیا وہ دلاور سائیاں       |
| وہ صوبہ میں لاشوں میں بر گور دھن عربان پرے | خاک مانی میں اڈو ہو میں سب غلطان پرے       |

|  |  |
|--|--|
| سب کے لائے نام لے لے کر مین بتایاں         | جا پڑی جسم ہماری جانب مقتل بکاہ            |
| حضرت خیر البشر کے جو تھے و بلند جسم        | کیا کمون آگے غرض کے سرانے نیزون بہر        |
| اپنے خویش و اقربا کی لاشیں سب دفنایاں      | اور یقین ڈال ماری خاک خون میں ڈال کر       |
| دیکھے کچھ اور وہ دنیاے فانی میں پہچے کہ    | ظالموں نے یوں تم مہمب کے عزیز و پیر کیے    |
| زلیت نے باتیں تعرض کی بہن سنوایاں          | لعنہ زن کا جو م کیا کر ایسے کو لعنہ دیے    |
| مرنے جیتے میں مہین پر کچھ کسی کا اختیار    | ہن سزاوار اسے ہم جو دین وہ لعنہ بار بار    |
| تن سے جی نکلا نہ اور لاکھوں بچھاڑن کھایاں  | مرگ کو دھونڈھا کیے بھر دن سے ہم سر مار مار |
| جو جو سنتا تھا یہ باتیں اٹک تھے آنکروں دان | اس طرح با ہم وہ کتنی تھیں بچشم خود نفشان   |
| ابر مرزگان فی تو بنو دین خون کی برسیاں     | ساموئیل مابین سودا نہ کر آگے بیان          |

### مرثیہ حضرت امام حسینؑ

|   |   |
|---|---|
| مرچکے تیرے تسب خویش برابر سائیاں        | بانو کتنی تھیں کرن کا قصد ت کر سائیاں     |
| تجھ بن آفت آئینی ام سب کے سر بر سائیاں  | ایک تو تہا رہا جاتا ہے کیدھر سائیاں       |
| کاٹ اپنے ہاتھ سے پہلے ہمارا بھی گلاؤ    | تو جلا مرنے ہمیں لکے حوالے کر چلاؤ        |
| لوٹ لیونگے ہمیں یاں سب تنگد سائیاں      | کیونکہ تجھ بن جکواس جینے کو مرنا ہی بھلاؤ |
| کون ہو حامی ہمارا یاں بجز ذات خدا       | تجھ سے اسکا ہو اس جنگل میں ہم کو اسراؤ    |
| کون ہو بخلاف مدینے ہو پھر کر سائیاں     | رحم ہمیر کسکو آدے یاں بغیر از مصطفیٰ      |
| کون ہو کون گنا چھانی سے پہلو میں بٹھائے | کون ہو جسکو ہمارے حال پر امنوس آئے        |
| کس سے اپنا دکھ لیں پس بن کے اندر سائیاں | کون ہو اس بیت میں آگے کھٹھلن بٹھائے       |
| اگر اس کا کرین ہم واورینا یا نصیب       | تو ہمیں یاں جھوڑ کو جاتا ہو تنہا یا نصیب  |
| دیکھتے ہیں آنکھ اٹھا کر آج جیدھر سائیاں | و شمنون کا ہو ہمارے گرد و لبو یا نصیب     |
| جو نہ آئے اب تک لینے خبر حضرت نبی       | حقیقت تیرے ناما فی نہیں شاید سنی          |
| مرتے ہیں پیاسے سب آل پیر سائیاں         | دیکھیں ان معصوم بچوں کی ذرا تشنہ لبی      |
| ہمے سر پر ہمارے ظلم ناحق کس قدر         | کیا نہیں ہو بچی جان میں مر لھنی کو یہ خبر |
| کی علی کی تھل سب اولاد اطہر سائیاں      | ظالموں نے سب کو اس بن میں رکھا ہو بند کر  |

## مرثیہ پنجاب حضرت امام حسین علیہ السلام

|   |  |
|---|--|
| آج وہ دن ہے کہ سب اہل زبان روتے ہیں<br>خاک میں ہو رہا جان دیکھو تو وہ دن روتے ہیں | جتنے ہیں زیر فلک پر وہ جوان روتے ہیں<br>مرغ ہو کر بھان مال نشان روتے ہیں       |
| آؤ کیا کوئیں حواس اور نہ نبیوں میں ہوش<br>سزنگون گر محمد کے بہم دوش بدوش          | طاقت نالہ نہ اگوندہ آنکھیں تاب خر و ش<br>چکے بیٹھے ہوئے سب زرد بکبان دستے ہیں  |
| عش کر حورین تو دیکھیں یں دیوار کو پشت<br>اور روح الامیں افسوس کے مائے انگشت       | سینے کو اپنے ملک کو تے ہیں باندے کشت<br>شمع کی طرح لگا کر بہ وہاں روتے ہیں     |
| شرح اس غم کی سی طرح نہیں کی جاتی<br>لکھنے بیٹھے ہیں تو کاغذ کی پٹھے چھاتی         | شارحون کے نہیں کچھ بات نہیں بن آتی<br>جون قلم حرف کے آتے زبان روتے ہیں         |
| ہوا بیدار دست فلک و دن پر ور<br>صورت کار ہماں دیکھ کے سوزنزدن بدر                 | سراخون کے جو کھاتے ہیں دو جگہ کے مفر<br>تن کے زخمون کی طرح خندہ زان روتے ہیں   |
| جو بلا بر میں محمد کے سوا سکا تن پاک<br>اسکو دینا اہل حرم کر کے گریبان کو چاک     | آج بے سہری بڑا دشت میں آلودہ بھاک<br>موسے سر پہ براگنہ کسان روتے ہیں           |
| اسکی عترت کو کہوں کیونکہ میں لٹنے کا حال<br>پاک کرنے کے لیے شک بچھوڑا رد مال      | نہ رہی دست میں انگشت و پامین خطا<br>مثل شبنم وہ مصیبت زدگان روتے ہیں           |
| روزِ سب پیتے ہیں وہ خون جگر کو پیالے<br>ہل میں بندھ جاتے ہیں اس جاہلو کو تھالے    | زخم ہیں اگلے دلوں کے ابھی اتنے آگے<br>جس جگر بیٹھکے وہ ماتمیان روتے ہیں        |
| نہ کوئی مونس آنکھوں کے نہ کوئی ہے مخوار<br>ہر دم پینے کی طرف لاکے یہ دن میں صدار  | کہ کریں درد دل اپنے کو یہ اس سے اظہار<br>اس طرح سے غم دل کر کے بیان دتے ہیں    |
| یا نبی اپنے بیٹوں کی جبر لو آ کر<br>گوشتہ دامن اشفاق سے بچھو آ کر                 | اس مصیبت میں تسلی نہیں ملک دو آ کر<br>کب سے بادیدہ خونا چکان روتے ہیں          |
| جسکے بن دیکھنے نہ تھا ایک گھڑی لگو بین<br>رن میں بچاں تمھارا ہی سودہ نور العین    | ہر نظر دن سے ہوا ملک تو بچار کہ میں<br>اُسکے ماتم میں ہم اندر وہ دلاں روتے ہیں |
| خجرا اس بیاباں کی گردن پہ دو دھارا پود بچا  | پانی میٹھا نہ اسے اور نہ کھار پود بچا  |

|   |  |
|---|--|
| سب بزرگ و خرد میں اس دشت میں کیساں پری    | یہ مصیبت سر پہ پہونچی ہے سراسر سائیاں      |
| تیرے جانیکے الم سے جان اپنی کوئی ہین      | بیتنی ہین سر کو اور آنکھوں نے آنسو دہی تین |
| کوئی دم میں جان سے بچان دلوں ہونی ہین     | زینب و کلثوم ہر اک تیری خواہر سائیاں       |
| ہائے اس دشت بلالین یہ مصیبت تھی دھری      | ہائے ہنس دہشتی قسمت نے ایسی کچھ کری        |
| ہائے روے ہین ہائے حال پر جن و پری         | ہائے تھا تقدیر میں یہ کچھ مقدر سائیاں      |
| ہائے وہ فرزند میرا عابدین بیمار ہے        | چار پائی سے جسے اٹھنا بہت دشوار ہے         |
| ہائے وہ مرنیکو تجھ سے پیشتر تیار ہے       | ہونڈہ سوکھے اسکے ہین درخیم پہ تر سائیاں    |
| تو سجا میدان کو جب تک امین حضرت مصطفیٰ    | یا کہ آہو بچیں نہ اس دشت بلالین مرضا       |
| یاد جب تک بلالین یہیں نہیں آئے            | بجگو جب تک چھوڑ کر مت جاو مضطر سائیاں      |
| بجگو یہ تبار تو اس سرور کہ جب نور میں جگے | دشمنوں نے اٹھ سے کیسا غضب وان بچھڑے        |
| کون یاں تیری خبر تحقیق مجکو آئے           | زندہ ہی یا مر گیا بانو کا شوہر سائیاں      |
| آنا ہی مجکو اب میدان میں جانا شتاب        | ہائے میرا سب طرف سے ہو چکا خانہ حراب       |
| دیکھیے ظالم دکھا دین اور کیا کچھ عذاب     | تھامے سر پہ ترے سایہ کا افسر سائیاں        |
| ہائے میں بیکس ہوئی اب سب طرحے نا امید     | کیونکہ اس جا کو مقدر ہی سمجھے ہونا شہید    |
| ایک ساعت میں نظر آتا ہی یہ قوم مزید       | بیاس میں مجکو ملا دین آب خنجر سائیاں       |
| بجہ کر نیکی بھی دین فرصت نہ مجکو اہل کین  | بڑھکے جانی پر ترے اس کاٹ لے شمر لعین       |
| خون تیرا اس قدر جاری ہو بر دے زمین        | جسین بال دید و بول بولے کبوتر سائیاں       |
| جب کریں وہ قوم ظالم سر تر اتن کی جدا      | تب کریں دل میں نماز جمعہ کا قصد ادا        |
| رکھ کے نیز پر ترے سر کو کریں قید بنا      | پھر کہیں تکبیر سب اللہ اکبر سائیاں         |
| وا اس ظلم و تعدی کی خدا دلوائے گا         | یا رسول پاک اس کا مصطفیٰ دلوائے گا         |
| یا دمی اسکا اعلیٰ مرتضیٰ دلوائے گا        | فاطمہ لکھوائے گی اس خون کا محضر سائیاں     |
| مر جہا ہے مجکو سو و ام رشہ ایسا کسا       | سکے پتھر بھی جسے کیا ر پانی ہو ہیا         |
| دین و دنیا کے ترے بر لائیں سائے مدعا      | حضرت شیر شاہ بندہ پرور سائیاں              |



|   |   |
|---|---|
| جھلے چرخ بھی پر نہیں ہے تنہا کچھ<br>عوض میں اس کے کسی نے کبھو نہ مانگا کچھ    | بہیران سلف پر ہوا ہے کیا کیا کچھ<br>اس امر میں نہیں طاقت زبان ہلاے حسین       |
| ہوا ہے آرزو سے دو ٹکڑے دکھنا کا تن نہ<br>تھیں پتے کتنا تا اگر نہ میں گردن نہ  | دیا ہے پھینکے میسی کو دار رنج و محن<br>کہ سب ہیں تابع مرضی حق و راے حسین      |
| دیامین اس لیے سر نہ یہ بخیر بران<br>توابعین رضاے خدا جہان میں و بان           | کہ روزِ حشر کہیں جگہ یوں نہ مختریان<br>کہ اے آج سوئے حبیب سر نو ہے حسین       |
| کچھ ہی یاد کر اک روز میں ابراہیم<br>تو دیکھ دو دن کو کسے لگے رسول کریم        | بنی کی گو دین بیٹھے کھڑے جاہلیم<br>یہ دونوں آنکھیں ہیں میری تھیں فدا حسین     |
| کہ امین تم سچے آئے پیام کر کے نزول<br>تو دین سوچ کے ائدم خدا کا وہ مقبول      | خدا کے ہو کر مرگ انہیں سے کہ کس کو قبول<br>کہا کہ لے جسے چاہے تو اوراے حسین   |
| جگہ مر ہی جلا دیگا داغ ابراہیم نہ<br>پسے کی چھاتی حسن کی یہ سنے رب کریم       | کرے گادل کو علی کے علم حسین و دیم<br>کے کی فاطمہ یوں جھگڑاے و اے حسین         |
| امور مرتبہ بس مجھے ہو گئے ہیں تمام<br>وے ہو میرے تین ابنی بندگی سے کام        | کہ میں ہوں سر و ملن میں امام ابن امام<br>کچھ اس قب سے یہ کیا معنی دین لا حسین |
| جو مجھے بوجھو بوجھ الامین دیت کے سخن<br>کہ خلق گر کرے مجھ روم روم پر گردن     | برب کعبہ کے جاؤنگا یہی میں سخن<br>یہی ہے امر اسطرح سے کناے حسین               |
| یہ جو کہ راہ خدا میں ہوا جدا تو ہوا<br>لب فرات یہ عباس جا موا تو موا          | گلوے تشنہ سے میرے لہو چوا تو چوا<br>کہا کہا کہ دم آب از براے حسین             |
| یہی نہ پانی سے تر کر کے لب کیا نہ کیا<br>کیسے ہی بیاس سے شکوہ کوئی پیاناہ پیا | کہو تو پانی بھی کچھ خیر ہے دیا نہ دیا<br>سہے رہے کوئی دن تشنہ اقبالے حسین     |
| غریبی بس ہو وطن کی حرم جھٹا تو چھٹا<br>تضا کی تیغ سے میں بھی جو آب کٹا تو کٹا | رہیں گے دھوپ ہی میں حیمہ گولٹا تو کٹا<br>اگر گئے تو کٹے دن میں دست پائے حسین  |
| بھاگ معرکہ گر یہ بدن رلا تو رلا<br>مرے لہو سے جو زینب نے منہ ملا تو ملا       | سان نیزہ پر سر بھی اگر جلا تو جلا<br>اگر روئی تو زدنی کر کے اے ہاے حسین       |
| زمین ہی بس ہو پھونار دار ہی نہ رہی  | برہنگی تو ہر تن پر تباہی نہ رہی   |

|   |  |
|---|--|
| حال یوں دست نظم سے ہمارا ہوا بچا          | دیکھ جنگل کے ہین جانوران روتے ہیں        |
| نہ رہی باقی ہر اصغرین نہ اکبرین دم        | اور قاسم کی کہین کیا جو ہوا اسپہ ستم     |
| ہرین ہن بجان پڑے اُنکے تن نازک درہم       | دیکھ کر زخمی شمشیر دستان روتے ہیں        |
| آقربا اٹھے جھٹکتے بزمیر شمشیر             | نہ رہا ایک کبیر انہیں سے نے ایک صغیر     |
| دیکھ دیکھ اُنکی بڑی خاک میں یونین ہم اسیر | ابہر کی طرح بفریاد و فغان روتے ہیں       |
| بلکاس دشت میں اگر وہ حق اپنی پلڑے         | چور زخمی ہو بدن خاک میں بے سرہن پڑے      |
| ہم مصیبت زدگان قتلہ اُن کی میں کھڑے       | تن پہ ہر لک کے جون نوحہ گراں روتے ہیں    |
| بہر رخ کی ہر عداوت کو مین کیجے سیر        | دشمنی سیراب ہیں جنگل میں ہوا میں ہیں طیر |
| اور فرزند تھکے جو ہیں سو آب بغیر          | لب دریا وہ کھڑے تشنہ لبان روتے ہیں       |
| دین کا جسکے خالق کے تئیں دعوا ہے          | اسکی اولاد کے سر پر یہ ستم برپا ہے       |
| پوچھتا ہو جو کوئی تپہ مصیبت کیا ہے        | دشت غربت میں پڑے بو طنان و قزاق ہیں      |
| کربلا سے ہمیں جاتے ہیں لیے شام لعین       | ہاتھ سے ہلکے ستم کشوں کے آرام نہیں       |
| کرتے ہیں خاک گئے سر پہ اتر گئے بزمین      | گاہ ہم چڑھکے بہشت شتران روتے ہیں         |
| مزعن اب کہتے ہیں اسطرح کہ دھما اہل حرم    | تھر تھراتے ہیں پڑے سُن کے جسے لوح و قلم  |
| دیہ جن و ملک خون کردل کے ہیں غم           | روز و شب لخت جگر آدمیان روتے ہیں         |
| اس ارادی پہ تو کر ختم اے سودا یہ کلام     | کہ تجھے حشر میں بخشائے وہ مظلوم امام     |
| شام کی صبح تلک صبح کے لیکر تاشام          | اُسکے عالم میں اسے عالمیان روتے ہیں      |

## مرثیہ جناب حضرت امام حسینؑ

|  |   |
|--|---|
| بدن پہ زخم ستم رن میں جب اٹھا حسین         | گرس برد زمین پشت زمین کا دِ حسین        |
| اٹھا کے سر کیا بت کہ لے خدا حسین           | جو کچھ کہ تیری رمنا ہو سو ہو خدا حسین   |
| چنانچہ یوں اکر وایت کہ بعد قتل امام        | دیا یہ نقش کو روح الایمن نے اُسکے پیام  |
| کہا کہ حق نے بے سوگند تجھ کو بعد سلام      | جو کچھ سین کے دون میں خون بہا حسین      |
| دیا جواب یہ اس نقش نے محافظ اللہ           | وہ مین ہوں خاک سے جسکے جو سزا کا گیارہ  |
| اُسکے اور اُسکے تئیں کاٹیں بھر کے یہ گمراہ | تو کبریا مئی سے اُسکے نہ منہ پھراے حسین |

|                                       |                                     |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| یہ سن امام سے حج الامین نے بھردم سر د | چلایہ عرش کو کتنا ہوا برو نہ سرد    |
| حسین جان گرامی خداے امت کرد           | رد است امت اگر جان کند خداے حسین    |
| بجنت شاہ شہیدان ذبیح تیغ ستم          | آہی غم نہ ہو سودا کو چھٹ حسین کے غم |
| نہ ہوئے چشم بھی اس کی بجز حرم غم      | جو بدن مرگ ہو مدفن تو کر بلاے حسین  |

### مرثیہ حضرت امام حسینؑ

|   |   |
|---|---|
| جسکو دیکھا زیر فلک غم سے آج گم رہے                | اب جو صورت نظر پڑی ہو خاک کی مٹی سر پہ رکھ    |
| بہک لہا خونناہ دل کے جسکا دامن کیا نگاہ           | جسکی انک آنکھوں نے چلے ہی تخت جا کر پہنچ      |
| غصہ کرو دیوار سے دیک جس گھر کو فاتے بیچ           | بھرا ہوا ہو سے سر کے اشکا ہر اک تھہر ہے       |
| آہ و فغان سے بھری ہوئی ہر کمر گزری گلی غلی        | جہن کو چہ زنجیر کا ہوئے یوں شیون اب گم گھر ہی |
| غم نہ کر کس کا جی بن بکا بر سر بن برہنہ شاہ دنگدا | بڑے ہوئے مائی میں کیساں شکل کلاہ و ہسرا       |
| ماہ رکھے ہو داغ جگر بہر مہر کے دلوں کو تباہ       | جتنے ثوابت ہیں سو حیران جو تیارہ مضطر ہی      |
| آمد و شد شادی و الم کی راج تھی ہر سنی بن          | خوشی کے انیکو اب دلیں یہ غم سد سکندر ہی       |
| سو چون ہوں یہ دلیں اپنے غزا کی کسی جس سے          | چھوٹے سے لے ٹوٹن تک احوال بھوکا بد توڑ        |
| ایسا کوئی اور نہیں جو جسی مصیبت یوں ہو            | گم رہے جس کا باب علی ہو فاطمہ کی مادر ہے      |
| سو مصیبت جان بیاسکی نہیں و اعدا سستی              | پیادہ بانی پیاسا اسکے خون کا سارا لشکر ہی     |
| ظلم کے دریا میں کیوں یار دُوب گیا ایسا نصا        | حال یہ جسکا سنو ہو تم سوا بن مانی کو تر ہے    |
| بانی آج جاگہ پیوں مور و تلخ بسمان لسنہ            | پیاس کے مارے ان جیب انکی خلق و دین کا بھر ہی  |
| قطع ہوا ہر تن پر اسکے مظلومیت کا جامہ             | واسطے اسکے تیرے لیکر بیخ و تبر یا مخرب ہے     |
| ایک تن تنہا کی خاطر تلخے حربی ہوئی جمع            | مہر تلے کیا آج تھنا کے قتل کا اسکے محضر ہی    |
| تیر جو بیٹھا سینے پر اسکے جو روحانی چڑھنے گمان    | ایدھر تو سو فار ہی جگا بجالا سرے بباد دھڑ     |
| بیخ و تبر کے زخم کا میں حال لکھو کیا ہے ستم       | سر سے لیکر تا بقدم سب ٹکڑے ٹکڑے بیکر تو       |
| خجر کا کیا زخم بتاؤں ابے مصیبت و اد بلا           | قمر کیا ایسا لکھ ان کے جسکے سبب بے سر ہے      |
| فاطمہ لیکر جسکو سو من کہے کیا ممت کی بات          | سودہ خاک کے اوپر یوں اب لے بال شجہ بستر ہی    |
| دودھ سے دھو دھو پالا جسکو ظلم نے تاساں سال        | سو پرچم اب نیز کا دہ ہر بیوے منہر ہے          |

|  |  |
|--|--|
| یہ خاک و خون بھی فرشتے کی بجائے حسین   | جو چنیر کام سے ہوا سواری نہ رہی          |
| تو یہ دعا کی کہ تو سرخ رو کی روز قتال  | اگر مرا ہے محاسن بھی لہو سے لال          |
| کسی طرح نہ نکلی اس سخن سے رب حسین      | جلال ہے کہ سمجھتا ہوں اور کا عین جمال    |
| وہ رب بن ظالموں نے کاٹے یہ نیرے پر     | مرے ہر ایک موالی کی آج صورت دوسر         |
| ہے سر بلند دو عالم میں آشنائے حسین     | یہ وہ کہے کہ جواضاف پر رکھے ہے نظر       |
| وطن جو ہو گئی بیوہ تو کچھ لال نہ حسین  | ہوئی جو شادی قاسم تو کچھ خیال نہ بین     |
| کہ حرف شکوہ شکایت زبانہ لائے حسین      | بجز سکوت پر اس امر میں محال نہ بین       |
| ہر اتخاں ہو تبدیل یہ صغیر کا           | نیام تیغ ہو کر عضو عضو اکبر کا           |
| حقوق حق نہ کھجور دل سیتی بھولائے حسین  | لکھے میں طوق پڑے عابدین کو من بھر کا     |
| تو خوش ہوا اُسے یوں دین اپنے کے خیال   | ہو پھوٹ نکلی مرے تن سے ایک تیر کی محال   |
| زبان تازہ ہوئی خلق از برائے حسین       | کر دنگا اس ہی پہ میں شکر قادر متعال      |
| کھلا وہ زخم بدن پر شکل دست قصا         | ہو زخم تیغ کا اُس آن پنج مجھ پہ لگا      |
| صلوات اس کی نمک ہوا اگر تو ابائے حسین  | تو میں بھی کی بنجاب خدا یہ استعا         |
| یقین ہی جانور بیچ الامین نہین یہ بعید  | مفسد ایسی ہی لذت اٹھائی ہو کے شہید       |
| بجائے بنہ اگے خاک سے فٹائے حسین        | بنے جو داس اگر ٹوٹ کر کے تیغ بزد         |
| دنچ تیرے کا میں نے ادا کیا ہے قرض      | میری طرف سے کر دجائے جبریل یہ عرض        |
| دیت لی تب کی سر پہ کو جیٹائے حسین      | ادا ئے دین پدے پسر یہ کرنا فرض           |
| جو عرض میں کر دن ارشاد ہوے بار دگر     | کما امام سلوح الامین نے اسے سرور         |
| شہید تیغ ستم دہ جو ہے سوائے حسین       | دیت یائے تین دیوے خالق اکبر              |
| دیت کے دینے میں لگے مجھے نہ شادی و عہم | کما امام سلوح الامین نے پھر اہدم         |
| اگر ہوئے تو ہوئے غولش از اقرابے حسین   | خدا کی راہ میں اگر قاتل تیغ ستم          |
| نہ فکر بھی کا دل میں نہ غم جوانی کا نہ | نہ درد بیٹے کا مجھ کو نہ دکھ ہے بھائی کا |
| حسین اُس پہ خدا سے یہ سب بڑائے حسین    | ہر روم روم تصدق ہے کبریائی کا            |
| دیت ہی دینے میں حق کے اگر غوثی جواب    | بجے تو عین ہی راحت ہوا یہ رخ و لقب       |
| تو ہو یہ امر کہ امت کو بخنوا سے حسین   | ہر اس عطا سے بھی منہ پھیرنا کہ سے ادب    |

|   |  |
|---|--|
| تھلم کی تیغ سے کرل کی زمین کے اوپر      | سویا لو ہو میں بہا آج حسین مظلوم       |
| سبیں میدان میں میٹوں کا پڑا ہے نیارا    | ٹکڑے داماد کا دیکھو تو بدن ہے سارا     |
| ادسکا بھائی لب دریا پہ پڑا ہے مارا      | لے عزیز دن کو گیا آج حسین مظلوم        |
| راوی لکھتا کہ جب چور ہو وہ زمین لرا     | کھا گھوڑیے کہ جا کہ یہ سوئے زین عبا    |
| امر بر خالق اکبر کے ہو راضی بر صفا      | کر گیا جان فدا آج حسین مظلوم           |
| جس طرح سے ہو راضی لی تو راضی رہو        | گڈیے سر پہ ترے رنج و محن سب سیو        |
| گاہ میں حرت شکایت نہ زبان سے کیو        | یوں بچھے کہ گئے گیا آج حسین مظلوم      |
| تاج مرضی حق میرے الم میں رہو            | جو بھری ہو ترے سر پہ اسے تو سیو        |
| اور دعا دستوں کو میرے وطن میں ہو        | یہ سخن کہ کے ہوا آج حسین مظلوم         |
| جانا قسمت سے اگر ہو مے مدینے کو تین     | یار اور دوست کی کیو تو مر واپس آئین    |
| سب جیسو نکو کیا کشتہ اعداے دین          | کہ سلام اور دعا آج حسین مظلوم          |
| بوجھے گر تجھ سے سیکھ نہ بابا آیا        | کیو میں منزل مقصد میں لے پہونچا یا     |
| بھریہ کیو جو نہ مانے وہ ترا بتلانا      | رہن جاٹھور رہا آج حسین مظلوم           |
| کیو زینب سے سیکھ نہ کو کیا بچو پسا      | اسکے تم درپے دل داری ہی رہو ہمارا      |
| تم ہوا اور کوئی اسکا نہیں اب غمخوار     | اُس سیتی دور پڑا آج حسین مظلوم         |
| اس وصیت کے ہوا بعد جو مقتول ہوا شاہ     | بھر خبین لو ہوئے لی کھوئے لڑیے کی راہ  |
| یوں زبان اپنی میں کہنے لگا وہ بھر کر آہ | گیا گھوا کے گلا آج حسین مظلوم          |
| ہو گیا دیکھ اسے محشر کا حرم میں آئین    | کہ نظر لو ہوئے گھوڑی کی بھری ہوئی جبین |
| رورو کہتے بن حرم اس کی آباد از حزن      | تین کمان جا کے کھو آج حسین مظلوم       |
| بولی زینب کہ جبین پر ہی ترے خون کسکا    | جلد کدے تو بچھے اب یہ لو ہو جس کا      |
| بولا گھوڑا کہ نشان خاک میں دن اب کسکا   | پشت سے میری گرا آج حسین مظلوم          |
| حلق کے کٹنے میں اسکا جو ہوا خون روان    | میری پیشانی پہ اس کے ہی لو کا ہر نشان  |
| وانے کہنے کو وصیت کو میں آیا ہوں یہاں   | ہی پڑا خون سے جا آج حسین مظلوم         |
| سکے گھوڑے سے وصیت کو حرم میں بر پا      | ہو گیا روز قیامت کا سا اس دم عوفا      |
| تاب آگے نہیں سووا مجھے بولوں سو کیا     | حیف یوں جگ سے گیا آج حسین مظلوم        |

|   |  |
|---|--|
| <p>اسے تو دون بکس کو راکھ کو کیا، کیون تا لرج<br/>برگ سے گل کے تلوے نازکتر بہن کے سوہستا<br/>اسکے سوا اک اور مصیبت دھڑلے اسکے کام کام<br/>نہیں گذرنا اتنا سرگرمی میں اہل شقاوت کے<br/>جانی بہن جو خوار و زار اونٹوں کی پشت پہ محل<br/>جنھوں کی جانب بائیں اوبے نہ کی ماکے کھونکا<br/>شام لیے جلتے ہیں اُنکو اس صورت سوا و ستم<br/>پرے پہلو تنناٹے بکارین ہک ہمسوا اہل عناد<br/>کون ہو ایسا رحم کرے جو عالیہ نکلے آجے دن<br/>غرض جو کچھ گذرے ہو اس پر تاب کسے ہو سنے کا<br/>عقل فلما طین جگر میں ہو کون اس جو کای موجد<br/>اشک کی جاگہ خون کے نظروں ہر کسبم کر گئی بہن</p> | <p>نہ بیٹے کے سر پر چہرہ نہ بیٹی پر چادر ہے<br/>پلے بہن نہ جاتا ہے ہر خار جنگل کا شتر ہے<br/>دھوپ کی شدت سے مہر کن کرے زمین پر اٹھ کر<br/>قتل کیے سب ہننے باقی ایک سبط بھیر ہے<br/>کوئی بان انہیں ہو اسکی کوئی اسکی خواہر ہے<br/>صورت دوسرے ان لوگوں کے لئے متعہ چادر ہے<br/>کوئی نہ اب مویش ہو انکا کوئی نہ انکا باور ہے<br/>نئے تاثیر نئے نالے میں نے فریاد موثر ہے<br/>کس کے کہیں وہ درد کو لپے دادیں کجا درد ہے<br/>بس تو اب خاموش ہو سو ودا حالت مہر کی تہر ہے<br/>جو ظلم اس پر آج ہو ا مقدر فلک سے باہر ہے<br/>خوب زلا یا سب کو تو نے اسکی جڑے اکبر ہے</p> |
|---|--|

## مرثیہ

|   |  |
|---|--|
| <p>کیا ہوا اے خدا آج حسین مظلوم<br/>کشتہ تیغ جفا آج حسین مظلوم<br/>کھنے سے کوئیوں کے کرب و بلا میں آکر<br/>تیغ اور تیر کے زخم اپنے بدن پر کھا کر<br/>مکر سے شامیوں نے اسے عین بلوایا<br/>آخر الامر سر اپنے کے تئیں کٹوایا<br/>لڑنے میں دامن سبھی جو کوئی جاتا ہے<br/>مکڑے اسطرح کوئی آپ کو کرواتا ہے<br/>لاڈ کی بات بنی جن کی سدا سنا تھا<br/>جسکو آفاق حسین ابن علی کستا تھا<br/>وہ جگر فاطمہ کا اور علی کا دوسر</p> | <p>آشنہ کربل میں ہوا آج حسین مظلوم<br/>کس جگہ ہو گا تیرا آج حسین مظلوم<br/>خوش فرزند و برادر یہ سبھی کٹوا کر<br/>ذبح خنجر سے ہوا آج حسین مظلوم<br/>قول و فعل انکے سے وہ کرب و بلا میں آیا<br/>کھا گیا ان کی دعا آج حسین مظلوم<br/>یوں بھی ہوتا ہے کہ لڑ بھڑکے وہ پھر آتا ہے<br/>ٹھور جو نرینیں رہا آج حسین مظلوم<br/>رات دن دوش مبارک ہی پر جو رہتا تھا<br/>اسکو عالم نے کہا آج حسین مظلوم<br/>خاک پر دھوپ میں فن اسکا پڑا، کبے سر</p> |
|---|--|

یہ ساتھ ایسا رفت کوئی سنبھالے اس نا تو انکو آکر  
 سیکندہ دختر جو کئی سو سو در آنسو دور در آب  
 سوا دایا سکی ہو مصیبت ابانہ بارو کیا کو نہیں  
 کہیں مین زمین کن یہ مردم طوفان کو منہ کر اپنا  
 سوا تھا ہے مین اب ایسا کہ جل کو یہ مصیبت اپنی  
 زمین کر بل کی آل تیری کیو طے اب ہوئی در مسخ  
 ہو تخت دل امین کوئی تیرا کوئی تیرا جل کا کلا  
 بڑی تیری نظر ملوں ذخیرہ کھانہ چھوڑی ملک ہمارا  
 انھوں نے اہست کہا کہ تیری ظلم ہم کیا ہر امتو  
 غم نہ کہ یہ بائیں کرتی تھی رد و مشق شاہ مین

نہ ہاتھ اسکے عصا پر ایسا چلے وہ جکے ذرا سہارے  
 سر پہ بے بابا کا دیکھ نیرہ پہ بابا بابا کی کہ بچا ہے  
 ہنوز بچی کی خون کا نونے بن کر پین کو ڈارے  
 خبر ہماری لویا محمد بنین کی تم مین کوئی ہمارے  
 جو دایا وارث مین انھوں نے بڑی ہر مین سر و نیاز  
 کہ اس جگہ مین ہوئی مین تیغ سم کی اگر بیج سہا ہے  
 جینی لو تھین مین مین مین تیرے سب مین عزیز کیا  
 کیسکو ہوئی یہ شقاوت جو چھوڑے کا طفل مانے  
 یہ روز عشر مین مین کو انہوں نے جل کا کلا ہمارے  
 سر شک کرنا تھا یون مین کو ملک کوئی مین جل کا

بس آگے خاموش ہو تو سو وا زیادہ اس مین بڑا  
 کیسکا لبتک کہ اس بیان کہ ہوئی مین ہیوش سزا ہے

### مرثیہ منفردہ

کیا نظر بھر بھر کے دیکھو ہو محرم کا ہلال  
 تیغ غم کھینچے ہوا ان نے جس کو نہ پہ خلق کے  
 آب ہو آتش نشان مین کہ ہر اس تیغ کا  
 داغ بستیج خاک پاک ہے ہر داغ اشک  
 موجب اس غم کا نہ پوچھو محسوس کی بارو کہ مین  
 موتو بولی آب فے ظالم صدف کو کام مین  
 سننے والا اس سخن کو شرط الیاسی مین دور  
 روز عاشورہ بھی کچھ کم روز عشر سے نہیں  
 گوش تک جبریل کہ پوچھی یہ جی جی صدا  
 یا رسول اللہ وہ کیسویں آغشتہ مین  
 شامیان کتی مین سرتزہ پر کہ ازراہ طنز

یہ مینا وہ ہو یاہ جس کو در گردان ہر سال  
 بخت شکر گان کی ہوا تو ہر انوار کی ڈھال  
 دھم کے ہر ہم دون پر زخم شعلہ کی مثال  
 قطرہ جو گرے آکھوئے ہر از گرد ہلال  
 کیا کمون تاثیر دور آسمان بد خصال  
 تشنہ لب مہر جا مین زمین سانی کو شکر ہلال  
 پہلے آب سرد گر آکھوئے آوے افعال  
 دین کا خوشید دنیا کی گیا وقت زوال  
 آج رو رو یون بکار مین سر بخاک ڈال  
 دیکھنا جکا عبار آلودہ تھا تھجہ پرو بال  
 بار لایا شاخ، رباع رسالت کا مثال

## مرثیہ

چمن بن آئی ہو کسی یہ رت مرز بن کے کوئی نہ سار  
جو بیا ہے اک لفظ جگ میں آدھنیں کا پیش خودی کو  
بحال آئی نہیں ہو کیوں ہی نسیم گلشن میں ضعف غم  
نہن سے تر گھس کے نیند ایسی گئی الم سے کہ پھر نہ آئی  
تسام ہر آج یادوں کا کھڑ ہو رہا ہے بھر رہی ہیں  
یہ رنگ نالے کا الم کہ ہر ایک بلبل کا تلخ ادب  
کوئی یہ سوچ کر ابدوسن کی تلی گوت کا کیا جو سب  
مقتضی لایا کہ بھولی کچھ جگر یہ کھا تو ہیں داغ غم کو  
لائے مائی میں جیسے پانی لکے بھرنے کیو سائے میں  
نہ آہ گلشن میں سروسری ڈر جگر کو تنہا کر دی سوہن  
بندھی و نرگس کی انگلی یوں طرف نہر کی ہر چمن میں  
حساب کھلاتی جو نرگس کو تو تو گز خون کے دہنے ہیں  
ادھر جو دیکھو تو صحن گلشن میں ہا مارا گناہ و دین  
سنہن ہو جو بوجھ یہ حالت خبر ہو جلدی کہ آج کوئی  
مجھے تو معلوم ہوئی ہو یوں ہی بخش وہ کہ جسکو جب تب  
سوا کوئن پر سولے شمشیر و تبر و نیزہ کو زخم میں یہ  
کناہ دیا کہ یہو ظلم پورستی کو شر ادب  
جگر کا بوند غافلہ کا بڑا یوں آج حوض خون میں  
بڑی زمین گرد آ کر لڑی لڑی جو خوش و فزندہ خاک تو نہیں  
سرشکا ان کیس و نسی باندھا جو ظالموں نے سنا کو ادب  
سرونگو ہاتھ آکر سر کے نیزہ نہ آکر کھیلے ہیں ظالم  
جو ایک فزندہ تیغ کین کے عزیز زمین اکو کچ رہا ہے  
ہر حال اسکا کہنگی کو بنیر بانی و قدم قدم پر

ہوا کی چھاتی پہ بال ہر مرغ کھینچتا اس الم کے آسے  
فلک سے گویا غم ہم کو لیا ہو باغ جہان جا کر  
پھر مگر چھڑک کر چمن کے مائی سکھا سکھا کر عجب بیا ہے  
گمان کی لڑکھ کے طوطے اے تھکا کر ہم بد بھی کھنکھار  
جگ کا داؤدنگ اپنی بڑی برہنہ سر ہو کر ہیں سارے  
کیسی جھٹجھٹش ادب پر کھڑا ہو نوحہ کرے بجا ہے  
سبب اس تشنگی سبب کا دل میں اپنے کوئی بجا ہے  
تمام ملک ہوا کہ اپنا الم سے نوحہ میں نہ ہزارے  
چمن میں رد و مکر ات شہم اسطرح کر کر دیگا سے  
جو نوحہ قمری کا جا کو سینے تو وہ بھی لگ کر دق آتا ہے  
کہ لوتھ جھٹجھٹ خون ناحق کی ہو کھیران کوئی ہمارے  
جو اور غنچہ کہ ادھ کھلی ہیں کئی گھونٹے میں ہ انبارے  
لوہر کناری کی موج جو کے جاب ہر ایک بیٹا ہے  
ہوا کہ بیا ساسم کو خنجر سنج دریا کے جگنا ہے  
رسول کہتے تھے گو دیکھ کرے نصیق حسین بیا ہے  
قیاس کچھ تو نہ فلک پر نہ ہوئیے اس قدر سارے  
کہ دھار بانی خلق اس کی گئی نہ غیر از خنجر و دھارے  
کہ اسکی رگ رگ کی جھٹ ہے ہر لہو کو سر کا قدم پہا ہے  
نہ گور لکھو کہ نہ کفن اب نہ لکھو تا بوت نہ گوارے  
کہ جگو دھو دھو کر شان کہ کہ مدام نہت نبی سوا ہے  
اسیرانہ تو نہ اسکی پیچ میں الہیت اسکو سب بجا ہے  
کوئی خدا تار اسکو بر جی کوئی لے نازانہ مارے  
کلیک قطر کی واسطے جو نہن کو اپو نہ پسا ہے



|   |  |
|---|--|
| لکھے ہو راوی جانو زاب باین آئین<br>کما بلا کے یہ سرگرد وہاں شام کے تیرن           | سوم کے روز شہ دین کے ابن سعد لعین<br>اٹھاؤ خیمے کہ یان سے مرا سفر، آج        |
| اسیرین جو انھیں نصف پیاس پانی دو<br>اب آب و فنان سے اپنے انھیں نہ باز رکھو        | غذا جو چاہیں تو آدھا ہی پیٹ تم دیکھو<br>کہ فاقہ منیہ ارجامین اُن اُپر ہے آج  |
| کہا میں اس لیے تم سے یہ تانہ مرجسا دین<br>جو پوچھیں جیتے یہ انعام تو تو ہم پا دین | ہم انکو جیتے تو پیش یزید پہنچا دین<br>جو ان مرن یہ تو قصہ ہی مختصر ہے آج     |
| زیادہ اس سے بشر بھوک پیاس سہا نہیں<br>تھکے نفع کی پر بن کے مین رہتا نہیں          | کچھ انگلی دوستی سے مین یہ بات کہتا نہیں<br>سخن مرا تو یہ قابل بہ آب زر ہے آج |
| غمنک لگے پانی حرم مین ملعونان<br>لگے کہنے انھوں پانی تم پواؤ دیہان                | پڑے گئے غش ہوئے سب تنگی و خرد و کلان<br>کرم خلیفہ کے نائب کا تم اُدھر ہے آج  |
| یہ تنگے عابد ہیما لئے دیا یہ جو اب<br>ہم سے باپ کو جس آب سے کیا سیراب             | کرم، یہی جو پلاؤ تم اب ہمیں وہ آب<br>یہ آب ہلکو تو خوننا بہ جس گھر ہے آج     |
| ہم سے باپ کے مرنگو تیسرا ہے روز<br>ہمیں جو پوچھو تو یہ آب، ہی ٹیٹ جانو ز          | بریدہ حلق سے جاری، اس کے خون ہنوز<br>ہم سے دل یہ ہر اک قطرہ جون شر ہو آج     |
| پھر آگے اسکی مفصل خبر نہیں معلوم<br>غریب بکس بجائے وہ جو تھے مظلوم                | ہوا کہ یا نہ ہوا امدن انکا تر مظلوم<br>کہیں تھے پانی بین زہر سے تہر ہے آج    |
| ندان جتنے وہ مظلوم تھے کہ انکو اسیر<br>سوار کر انھیں اوٹونپہ لو بے وہ بے پیر      | جد اجد کیا ہر ایک کے تئیں زنجیر<br>چلو شتاب ہمیں عزم بدیشتر ہے آج            |
| جو گزری انہی معوبات وہ کمون سو گیا<br>تمام روز و شب ایسی ہی گزری تھی ایذا         | کہ تھا سرائے پتا باز گشت حشر بپا<br>بیان جسکا سبھوں کی زبان پر ہے آج         |
| سوم کامرثیہ کیا خوب مین نے سو داکما<br>ہوایون مین ترانام تا بحشر را               | دیا، خون جگر چشم سامعون سے ہما<br>سنا ہے جن نے لت اسکا دیدہ تر ہے آج         |
| مرثیہ دیکھو   |  |
| جب کہا ہو کہ نبی نے زار امت کے لیے  | بعد میرے کون ہے غمخوار امت کے لیے  |

لیچے مین آج ہم اس باغ کا میوہ رسال  
 ناقہ صالح سے تو بہتر کہیں ہی تیری آل  
 اسکی امت پر خدا کے امر سے آیا زوال  
 کاٹ نیری بر رکھا اور تن لیا لوہو مین ڈال  
 لیچے مین شام کو زنجیر کر یہ بد سگال  
 جس گھڑی وہ قافلہ وارد ہوا جائے قتال  
 منہ بقیہ کی طرف کر یوں لگی کرنے مقال  
 آسمان نیچے نظر لگجانے کا کہ احتمال  
 آج تک اُسکے نہیں دفن و کفن کا کچھ خیال  
 آج رہین آکے دیکھ اُسکو کہ ہی اسٹیل چال  
 یوں درخت خشک کا کالے نکولی ڈال ڈال  
 ٹوٹ کر تن مین رہی ہوئے تن کو نیا دہ جال  
 کمری مگر یہ جید رہن مین جو ہی اس کو سنبھال  
 بعد اُسکے خانہ زنجیر سے ہسک کو کمال  
 رات دن ہمیں اسیری مین معمولت ہی کمال  
 یہ روایت رکھ جگر گوشہ ہون تیری یا سوال  
 خون سے سودا ہوئے تزلزل مجلس تزلزل

اسپ دخلت لینے کی امید پر پیش یزید  
 داد و لودا دی ہماری اب کہ نزدیک خدا  
 ناقہ جو مرکب تھا صالح کا سوا اسکے واسطے  
 یہ تو را کب دوش کا تیرے تھا جگے سر کو آج  
 اہل بیت اسکے جو ہم باقی رہے سواب ہمیں  
 لگتے مین اکثر کتب مین راویان معتبر  
 جا پڑی نفس برادر پر جو زینب کی نگہ  
 یہ جگر گوشہ وہ تیرا ہے نہ لانے تھے جے  
 تابش خورشید سے سوکے ہی گرد و خاک مین  
 خلد مین کیا فارغ البال اسکی حالت ہی تو  
 عضو خضواسکا جدا کیا کیا ہے تیغ نے  
 کھینچ ڈالے تیرے اسکی کس کو ہے خبر  
 آکے جنت سے شباب اب کہ ملا کہشت مین  
 اولاً تجنیز و تکفین آکے کہ اس نفس کی  
 جلد ہلکو بھی چھوڑا ان ظالموں کی قید سے  
 بسفٹہ منی ہمیں برنے کا تیرے تین  
 گفتگو سے دختر زہرا سے کہ ختم سخن

### مرثیہ دیگر سوم

کہ زیر جرخ سے دیکھو چشم تر ہے آج  
 سوم خنی کے جگر کا نگر نگہ ہے آج  
 ہی نہ اس آج بیالے کا رنجی کے ہول  
 چین مین جو کوئی بلبل ہی نوہ گری آج  
 جگر کے خون سے بھر نہی کھلی کا دہن  
 مژناں محمد کا خاک پر ہے آج

مین تم سے کیا کہوں یا رویہ کیا سحر ہی آج  
 ہر ایک سمت جہان مین یہی خبر ہے آج  
 جو بھول باغ مین آج سوئیں کی بھول  
 صلوات بھیجے ہی ہوئی بھی اُسے ہو کے ملول  
 روے ہی سنگ سے سر مار آتشا یہ چین  
 سوائے نا املین باغبان کے لب پہ سخن

|  |  |
|--|--|
| جنگ خون مفلوم ہے اگر کے اے بھائی بھی<br>کچھ نہ آیا صد ہزار افسوس ان طفلوں کے بھی       | گود خالی شہر باونگی بن اصر کے رہی<br>جان کا خطرہ تجھے زہنار امت کیلئے            |
| سوچ رہتا ہے یہی دل کو مرے ہر ایک ان<br>کر دیا اک بل میں اس کو تو ذرا خواہم کہ جان      | عابدین تنہا جیے گا کیونکہ زیر آسمان<br>بے برادر بے پدر بے یار امت کیلئے          |
| جب کیا نانائے بخشائش کا بندہ کو سوال<br>لے تجھے بیٹی کا فکر آیا نہ بیٹے کا خیال        | غیر تسلیم و رضا بانی نہ تو نے کچھ بحال<br>یاں تلک تو ہو گیا ناچار امت کیلئے      |
| چیز کیا قاتل تھے سمجھا تو شہادت فرمیں<br>ہو گیا راضی رضاے حق یہ ادمیرے حسین            | سر حوالے کر دیا ان ظالموں کو مثل دین<br>ایک ذرہ بھی نہ کی تکرار امت کیلئے        |
| میں سوار بختیان بی بی حجاز اہل حرم<br>تن پر خاک و خون میں غلطان تجھ کو بھایا تم        | پیش پیش ان سب کے سر جاتا ہو نیز پر علم<br>ہائے ابن حیدر کمر ار امت کیلئے         |
| کاش میں بھی مرنے جس دم تو رہا میرا نہیں پھر<br>سر پہ نہ تو پڑا ہو خاک و خون کے بیج اور | مجھ کو جیتا بچر خنے رکھا دکھانیکو یہ جو رہ<br>سر تر ا ہو نیزہ کی دستار امت کیلئے |
| حضرت زینب غرض کرتی تھیں ان یہ گفتگو<br>چپ ہو سو واکب بھلا اس مرنے کو تجھے گا تو        | سر سخن ارض و سماں سنکے روتا تھا امو<br>کر لئے جو دین کے سردار امت کیلئے          |
| کیون نہ آخر ہو ہمیر کے نواسے واہ واہ<br>جان تک اپنی گنوا پیدا کی آمرزش کی واہ          | جو سخن منہ سے نکالا تھا کیا اسکا نباہ<br>ایسی بد اعمال و بد کردار امت کیلئے      |

### مرثیہ حضرت

|   |  |
|---|--|
| غزیر و روضۃ الشہداء میں رہنے جو لکھا و لکھا<br>معیت اولیا و اہلبائت کی سی نہ کیب و لکھا | پڑھا عنے بھی وہ احوال اور سب کو پڑھا و لکھا<br>فے دیکھا نہ وہ جابر لے کر بلا و لکھا    |
| تعب آدم نے کیا کھینچی ہر حوالی جدائی سے<br>بڑے پیمان تن میں کیم الوب کے مبارکائی سے     | عداوت بھائیوں نے کی ہو کیا یوسف و بھائی سے<br>لا کے آئے سے تن ذکر یا کا بھی دوا و لکھا |
| غم و غمت سے حوالے یا دم زار و گریان تھے<br>اور ایسا بھر میں یوسف کے روتے پیر کنعان تھے  | کہ اب چشم سے گئے سد اسیر لب حیوان تھے<br>کہ انکی چشم میں نور نظر کن نے رہا دیکھا       |
| مناجی کا جو کچھ فرعون سر موسیٰ کے لایا تھا  | نظارہ ہر دار پر عیسیٰ کو امت لے چڑھایا تھا   |

|   |  |
|---|--|
| سربھی، ہر حاضر جو ہو در کار امت کے لیے    | تب نواسے کر گئے اقرار امت کیلئے              |
| جن نے ٹکڑے سب جگر آنا فنا کر دیا          | ایک صاحب نے قبول دس زہر کا پالہ کیا          |
| ظالموں پر باندھ کر تر و ار امت کیلئے      | دوسرے نے بعد ازین غربت شہادت کا پیا          |
| کر دیا سینہ پیر سب نے جفا کے تیر کا       | کچھ نہ آیا عم اسے اپنے جوان و پیر کا         |
| سائے خویش اقرار با انکار امت کیلئے        | کر بلا میں آنکھ طعمہ کیا شمشیر کا            |
| تب لگا لوں کئے اپنا رکھو سر ز پر بھر      | آجکے جانی بکھتے جب تہ تیغ و تبر              |
| سب طرح کے ظلم کو ہوار امت کیلئے           | آج فرزند محمدؐ نے کیا ہے آپ پر               |
| خیمہ لٹے دیکھ کر ابھرا عابد نے کہا        | یوں روایت ہو کہ بعد از قتل شاہ کر بلا        |
| ظالموں کو کر گیا مختار امت کیلئے          | گھر کی نالاجی کو اپنی نور چشم مصطفیٰ         |
| خیمے سے باہر گئے آنے کی تہ دم بدم         | اور ہلکے آنوقت سر پر چادرین اہل حرم          |
| اس سے بھی ہلکے نہیں انکار امت کیلئے       | اسے فلک اس سے اگر وہ چند ہو نیز استم         |
| یہ ادب سے دور ہو کر دیو اس قہر کو ہول     | کیا کون لبانیکا اہل حرم کے مین ہول           |
| یوں کہ تھا عابد بیمار امت کیلئے           | بوچھے تھا جو راہ میں بر کیا ہو فرزند رسول    |
| کیونکہ پیوین پیاس بابا کی مجھے آتی ہو یاد | دیکھ کر یابی کے تھا رو کو یوں زین العباد     |
| جام کو تر کا ہوا تیار امت کیلئے           | لیکن اتنی تشنگی سے مین ہوں خرم وہ کہ شاد     |
| حلق تر جھکا ہوا ہے آب تیغ شومے سے         | پیاسے مرے کے فوائد پوچھو اس مظلوم سے         |
| خلد مین ہو گا گل و گلزار امت کیلئے        | قطرہ خون جو گر مانی ہے اس حلقوم سے           |
| دیکھ کر غش برادر بولین زینب آہ مار        | جب ہوا اس کار و انکار کہ بر سر گذار          |
| اس تن نازک یہ گھا کر و ار امت کیلئے       | یوں پڑا، خاک پر تیغ ستم سے بیشمار            |
| سوزن مرگان سے مین اکا سیوں پر لگ لگا      | ہوا اگر فرست ہو وں اشکو لٹے تیر زنگی خاک     |
| یوں بایان تجھے تو گھر بار امت کیلئے       | کیا کروں پس نہیں چلتا میرا دکھان پاک         |
| کون ہو ایسا کہ دیوے مصطفیٰ کو میر         | ہائے بھائی تجھ بن لب بھر تو مین سب ہم در بدر |
| جو مرادین کا یہ سالار امت کیلئے           | کر بلا کے آج میدان مین مع خویش و پسر         |
| یا شفق لیکر زمین پر گر پڑا ہے آفتاب       | غرق یہ خونین بدن تیرا، زین بوتراب            |
| تو ہی سمجھا سہل یہ دشوار امت کیلئے        | تجھ سوا تھی اس جفا سے کی کسکے دکھ تو اب      |

|  |  |
|--|--|
| جس شادی تھی حسین خون دل شربت کی بار بار تھا  | مکھوئیں تنگ کی لڑیوں دسب کے بار ڈالا تھا     |
| بکاسے پان دہان پھل کا کٹاری کے حوالہ تھا     | مقام پانڈان کاٹے سرد ٹکڑوں وان دھوا دیکھا    |
| سکون کیا آہ لے بار وشت سجا میں مجلس کی       | جدا سر سے پڑی تھی خاک غوغین لاش جس لٹکی      |
| جو کچھ صورت تھی دو لھا کی مصیبت کیا اکون کی  | کہ بالیدھر نظر آتا تو دست او دھر ٹپا دیکھا   |
| جھون کی شادی بیکچہ ہو تو انکے غم کو کیا کیسے | جسین ہم سنکے ایسا کچھ تو یار دھکوا کیا کیسے  |
| پھر انکے عشق میں اربین ہیں ہم ہم کو کیا کیسے | کیا جو غور ہم اپنے تئیں دور از وفا دیکھا     |
| بیمبر کا جگر گوشہ برائے آب دون ترسے          | بہین ہم آب سرد اسجار کھین امید کو ترسے       |
| شفاعت پھر طلب کیگی عتبہ بین بیمبر سے         | نہایت اشرم دین سے ہم دل انی کو جدا دیکھا     |
| سویں فرزند انکے خاک غوغین ہم نہالی پر        | حرم خاک سے پڑھیں اور ہم فرشتہ قالی پر        |
| مسلمان بھر کاتے ہیں ہم اس بے لطفالی پر       | مروت سے نہایت نیکو نا آشنا دیکھا             |
| نہ ہونا موس بنیں کو نہ یہ جرح حسب پردا       | بٹھا دین اپنے ہم ناموس کو پر دھین اور دا     |
| نہ جانیں کیا جواب اس بات کا دیو سگر ہم دروا  | کہ ہم اس امر میں بہر ایک کو دور از حیا دیکھا |
| کے انکو نہ ان خشک دہ بھوکوئے دکھ پاؤں        | اور اپنے واسطے ہم اطمعہ اقسام پواؤں          |
| سے بھر صبح کا خطرہ جو بعد از شام ہم کھاؤں    | غرض اس طرح کے جیلے کو اپنے بے مراد دیکھا     |
| محبو چشم تو وہ ہی ہے جو اس دکھ کو کس رو دی   | جہا میں دل اسے کہتے ہیں حسین زردی ہوئے       |
| مسلمان دہے عمر اپنی اسی غم بیج جو کھوئے      | نہیہ دین اب ہمارا سا کہ کفر اس سے بھلا دیکھا |
| ترسے اس نظم پر سووا خلافت اب نہیں دی         | سیا ہی یقظم نامر سے عالم کے کی دھوئی         |
| یہ دست آویز آزمائش کی ہے یا مثریہ گوئی       | کہ ہر اک بند پر جسکے درجست کھلا دیکھا        |

### مرثیہ دیگر

|                          |                            |
|--------------------------|----------------------------|
| آج روتے ہیں احمد مجتہاد  | ہاتھ ملتے ہیں حیدر کمار    |
| آج ان کے جگر کے ٹکڑوں کو | ظلم کی تیغ سے لیا ہے اتار  |
| راکب دوش کا محمد کے      | آج نوک سان پہ سہے سوار     |
| دھوئے جن گیسوؤں کو پیسہ  | سودہ آلودہ ہیں گہر دو غبار |
| آج سر زند سانی کو تر     | لشہ دریا کے جاموے بکنا     |

|   |   |
|---|---|
| ستم کی تیغ سے صلیح کا ناقہ بیہ ہوا آیا تھا    | تن یچی سے ہر اک عضو عالم نے جدا دیکھا         |
| جی جو تھار ہا ہر ان مرضی الہی میں نہ          | صوبت بھیجی کیا یونس کی جا کر بطن ماہی میں     |
| پڑی طوفان کے باعث نوح کی کشتی تباہی میں       | جو گزری ان یہ سوال جہان نے بر ملا دیکھا       |
| خیال آتے تین دلیر اپنے لاکھوں رات اور دین     | کہ سختی کے زمانے کا درد آکر ہوا کن میں        |
| یہ کچھ دیکھتے پر ایک نے دیکھا نہ وہ انہیں     | جی کی آل نے جو اپنے سر پر ناروا دیکھا         |
| تعب اک طرح کا ہر ایک پر عالم میں ہو گزرا      | کوئی فرزند کی خاطر کوئی بان لک کو رو گزرا     |
| نہین کرنے کے قابل مصطفیٰ کے گھر یہ جو گزرا    | نہ کا تو تے سنانے آنکھوں نے وہ ماجرا دیکھا    |
| انگوٹھیں کپے کو گزری کسی کی یہ جفا سر بہر     | کہ ہر اک لو تھ پر بھائیگی جا اپنا کٹافے سر    |
| پسر کا تن نظر آیا یہ رکو خاک و خون اندر       | بدر کا سر سپرے لوک نیزہ یہ دھوا دیکھا         |
| کیسے سر پہ کا میگو جہان میں یہ غضب ٹوٹا       | بغیر از جی دینے ان طفل شمشاد ہرین چھوٹا       |
| مرے برادر ٹوٹے کسے یوں ناموں کو لوٹا          | کہ ہر اک یہ وہ کے سر پہ چادر فی زوا دیکھا     |
| ہو ایسا ستم بیوہ میں کسی دختر و زن بہر        | کہ بعد از مرگ والی غضب بھول بیوں یہ           |
| جو بیٹی کا بڑا ہاتھ اس گھڑی مان کو دامن یہ    | توان نے ہاتھ بیٹی کا کسی کو ٹھینچا دیکھا      |
| بدن بیٹی کا مان کو بیٹی کے عریان نظر آیا      | سر ماور بھی دختر کو برہنہ دان نظر آیا         |
| سین کو بھائی کا تن خاک پر غلطان نظر آیا       | بھیسے نے پھو بھی کو اونٹ پر سر پٹیا دیکھا     |
| پھینچی کو یوں بھیتے کی طرح گرد و نلے کھلائی   | گلے میں طوق تھا ہر باد میں زنجیر پہنائی       |
| چھجا تلو دین کا تانوک پشت با نکل آئی          | ہر اک منزل بن یوں اس نالو انکو پیادہ پا دیکھا |
| سر دا دینر پر نظر میں ساس کے آیا              | ہوئے ساس کو شوہر کے غم میں پیسا یا یا         |
| الم میں مدھی کے مدھن نے سو خون جگر کھایا      | گلے کو بھانجے کے اپنے خالائے کٹا دیکھا        |
| کو تو تخت کی رات سطح کے سکی آئی ہے            | کہ شہ کے باندھے ہی سہیے گردن لٹائی ہے         |
| کچھو دو لہن نے مہدی خوں دولہا کو لٹائی ہے     | کسی نے سطح کا بیاہ دنیا میں سنا دیکھا         |
| نہ جو بس بیاہ میں نوبت بغیر از سینہ کوئی کے   | جو رخن شعلین دیکھیں تو وان جٹے سر جھکے        |
| گر آرائش سے پوچھو کچھ کنول جلتے تھے دل کے     | کون کیا جائے آتشازی ان عالم کو کیا دیکھا      |
| جو پوچھو بھل جڑی سے کچھ تو ہر دم تنگ یزان تھے | اگر متاب سے کیے تو سائے جہم حیران تھے         |
| انارون کی جگہ دے شرارے دان نمایان تھے         | ہوائی کے عوض دان نالہ سرور ہوا دیکھا          |

|  |  |
|--|--|
| پنڈی نون لے جان دے ناہن کنول ہوند جان کنول | جان دسا تو جی گھر دسی کنون بیج منگاؤن      |
| برائیدی حال دی بن کھرب پائے                | اسی حینون بیجے اسختی پھیر نہ آئے           |
| روس تو جاندا لوہن بیرا کھانوں جے منادے     | ہت پیرون مین پی کی تندی مذکور جوں گلاندے   |
| کھرب تو سافو کندی کل اس دی رو لاندے        | ان گلان تین کھنک دے مینو باس لود دی اندے   |
| بن منادوں آوندی رس جالے جس کھانوں          | کیا جانے کت ہو سی دھپ برات چھانوں          |
| سادوی کول پھرا دور یون پھندی بیو جانے      | کس کن چھانڈ گیا وہ مینو جس دے تون باجائے   |
| کنون دج اس کلے بوندی موت نہ سافو لے        | اس دکھیا تو مکی سمجھاوان سمجھے کب سمجھائے  |
| ننڈل اوسون بھائی لیکر ہن سمجھائے           | سائین جہا مٹھ پھیر کھ پھیر ناد کھلائے      |
| شتر مینا جب تین چھدا تھی وہ گھڑی کلندے     | کاش کھئے نون بخوندی مین ہی جگہ سر سندے     |
| لوہ تو تندی جنگل دی دج یون تو یی زہندے     | اصغرون لے گود مین یا نور دور و ہن یون گندے |
| کون شتر دمی بیٹھ دج بھٹے پورے ہو           | بٹھے نفع نون رو دندے پوچی تھ سی کھو        |
| تیکر تندی لو دج بیرا چین دلا ند کھوندے     | کھل کھلونے چھدا کہ اپنی بیو پور کہ رو دے   |
| کب کب اپنی کل مین تندی بر جی میکا چھوندے   | سوئی نون مین جون جون تھیکون نون تھیکون ندے |
| نیداوندے کی اکسی بن دے جون پیکہ            | پھوک پھوک تھک چال دج بٹھین نیکہ پیکہ       |
| تندی کھاطر آج سیکند پیٹ پیٹ سر دے          | بانو دے سلائے بھائی میکا تندی نہ سوئے      |
| اکھو تو وہ دکھیا رو دیکر چند نہ کھوئے      | جہا بابا دشت بلا دج ذبح پیا سا ہوئے        |
| کب دکھ تندی مرن دا بھالے مندی نال          | دو جے سافے میر پیا نتر دا جھبال            |
| تیر تھا جونیکا جہا مفر تندی اپسا را        | اس نون بھی گودی دج تندی دپا سا تیر وں را   |
| اکھو دی کل کی اکھون اسد پیس اتا را         | کس کس نون مین و دان شالا مارا کنباسا را    |

|                              |                                 |
|------------------------------|---------------------------------|
| آہ افسوس آج صیدِ حرم         | ہو گئے رہیں شامیوں کے شکار      |
| جن کی خاطر بنا ہے ارض و سما  | دو جہانِ چشم میں ہے ان کی تار   |
| خاک و خونین پڑا ہے میرا لال  | کسین ہیں فاطمہ پکار پکار        |
| بدن نازنین پہ اس کے آج       | لگے تیغِ ستم کے وار یہ وار      |
| ہوئے وہ گیسو برہمچی کے جھبٹا | جن کو دھوئی مٹی میں سنوار سنوار |
| آج میدانِ کربلا کے پنج       | گھر کا گھر ان کا ہو گیا سمار    |
| ہاتھ سے باغیوں کے اب بھیات   | لٹ گیا دین کے باغ کا گلزار      |
| آج بے کس ہیں اہل بیت تمام    | سہین کوئی انہوں کا یاد و یار    |
| رور و سکتے ہیں وہ بچکے اب    | کیا ہوا آج دین کا سالار         |
| جسکے مرنے سے ہم بھی بیکس     | ہو گئے سب طرح سے اور ناچار      |
| جلے جاتے ہیں افتردن یہ بھی   | قید میں شامیوں کے زار و زار     |
| جسکا خادم تھا جبریل امین     | کھیرے جاتے ہیں انکو یوں کفار    |
| حیث مدحیت آج طوقِ گران       | عابدین کے ہوا گلے کا مار        |
| اور وہ پا پر بہت جاتا ہے     | آج اس دشت میں جو ادھر خار       |
| تشنہ اب پیچھے کو صد افسوس    | ہاتھ میں دی ہے اشترون کی مہار   |
| ہے اس بکسی و غربت میں        | کون اسکا ہے مونس و غمخوار       |
| طعن و تشنیع سے لعین ہر دم    | کرتے جاتے ہیں اس کے دلوں کا کار |
| باپ کے غم میں ہو وہ اتنا غرق | سہین رونے سوا اسے سر و کار      |
| دن اسے چین ہے نہ شب آرام     | یونہی گزرتے ہیں اسکو میل و سنار |
| تاب آگے نہیں ہے سننے کی      | خون اشکو لئے روتے ہیں حصار      |

سودا اب تغزی میں اسکے تو  
عمر طبعی تنگ ہو مائتم دار

مرثیہ مستدس حضرت امام در زبان پنجاب مع دوہرو  
لوکری زینب پیکے سر لڑنا دے جہند کپاول

تجہ جیسا کہ پیر گزوان کر گسوں مکہ دکھلاؤں



|   |  |
|---|--|
| حاکم ہو جو منصف کوئی امدی بیڑے جادوان       | لو ہو بھرے جائے نوں تیزی کنون جے دکھاوان |
| بہنوں جادہن ہو تیزی کنو کوک سناوان          | لاب نہیں کچھ آہین دسا میتو لچ لگاوان     |
| کنون ایسی گھندی نیا دھکین دے آس             | جائے نہ جسدی لو تھ دی کوئی بہوسی پاس     |
| جب دنیا دج رہا نہ کوئی داد دیون ہارا        | تب کر بل وچ ہرینون پیاسا تیرون مارا      |
| لٹ لیا گھر بار اسادا مار کے کنبا سارا       | داد جو مانگے کوو گوسے کنون یہی یارا      |
| کردی پھران بن بھائی ملی جو سالو داد         | لو تھ نوں کاندھے ڈاکر نگر نگر مر یاد     |
| بن تو سالو بچھدی بھائی یہینون بی ہو یاؤ     | جو تو سمجھ جھاد بھرا داماٹی ادیر سو یا   |
| جانا تو سی یہ لال جو کیندا کا ہی دج ڈیو یاؤ | تن تیزا بے بسیں پیا ہر سر نوں تول کھو یا |
| بچھدے ہون کبلی کھڑی رو رو تیزی کول          | مان جائے سے بھائی اصد کے تیز بے بول      |
| جھاد کے تیزو کول جانوان ہیرا بن گھر کھوئی   | غم دج تیزی جنم جنم بن رو داگی اور کوئی   |
| تینائی نے تیزی برچی ساوی جگر چھوئی          | ناہن کیدا سچ ہر جگہ وچ وقت بُری دا کوئی  |
| ایسا بچھیر تفر کا پیا سرگ دے ہاتھ           | سرتندا تن چھانڈ کے چلا، کر تیرے ساتھ     |
| ہوتا تیزی قسمت داجو وطن دی دج یہ ہونا       | خاصی دانہ کفن لدا تو گارھا دھو تر جھونا  |
| یان تو پیا اساون تیزی گور گدھی دادا نا نا   | مینو بھی ہن چھانڈ بھراوا پلو تیزی سونا   |
| سکھ دج تیزی بھائی کیتی تیزی رنگ             | یکر بچھدے دکھ ہر جنم جنم واسنگ           |
| موت کا تیزی بن نے دیکھا جگت چلن لالا        | لے بھائی نوں کفن لے نے بھادج نوں ڈسالا   |
| ایسا قمر کسی دے سر پر دیکھا کتنے ستالا      | گور بنا تیزی بیٹھو لگی کر جگدا منہ کالا  |
| جھاڑ تیزی گوردی کرو لگی اپنے کس             | کستی جادوان چھانڈ کر یہ ہریان پر دس      |
| مطلب زینب یون اٹھے تھی لٹ لٹ اپنا سینا      | کندی تھی من تچہ بن ہوگا کیکر ساوا جینا   |

|  |   |
|--|---|
| دل نون اپنے بھائی اب ہے وہ لوگ             | کب تک کھڑے ہو یا بنے جہنم نہ کتے تی لوگ     |
| میں تین نواصف دی ہیں بول یہ بولا کری ۛ     | کیون انھیں بن تیزی مندی بن کھ پر کیون کر دی |
| گرم نہیں کیون چھاتی تیزی دوج کیون کر سدی   | کسندی کر یہ رو کر در کھندی سانسین بھردی     |
| پیو نوسا نولے گیا چکا جیسا نال کو          | تھون دوج یل مارے بلا کساتن لال کو           |
| جاندی بن جو کافر لینگے عبدنی واکینسا       | جھدنی دیندی کاہی تینو بیرا شہر مدینا        |
| بچی تیزی پالیدی سیکر مزدوری داسینا         | عمر داما بی کٹ جاندا وان یون بھی سال مینا   |
| یہ تو کس نہ دیکھ دی اس بن اے بیر           | اکبر وی گل ہو چہرے حلق اصغوری تیر           |
| ایک وطن دلا کی سرکے کر بل دج بکایا         | دریا یان بہتا تھا شیر پانی ناد لویا         |
| کب تک سینے او پر اپنی جو بردا پھل لایا     | بہر پاری داسیس اسانو بر بھی پر دکھلایا      |
| ساتی جندی بیچ کر گدے کتے دکھ سکھ           | سواری تین حلیم دی کتے دے رکھ                |
| موت سے مینو نال جو تیزی ہو جاندا سنھ پھرا  | سا دا بھی یہ جگ جاندا برا عمر عمر وا جھرا   |
| دب گیا پانی رنیں جب پیار وندا بیرا         | جگے دطن نون سونا دکھو کیگر وسدا کھرا        |
| جگ لچ جو دم ہوتی تھی انکو یون موت لے       | زینب یہ کچھ دیکھو وطن نون جو ندی جائے       |
| لاڈلا اپنی اما دا تو پودا اپنی پیارا       | نانا تیندا دیکھ کے کھ نون چاندا تھا بلارا   |
| بناندی تو جگ اجاری انکھیاں داتھا مارا      | کس پانی نے مار کے تینو جگ کیتا اندھارا      |
| چڑھ چھاتی یہ کل تیری کھجری دینا پھیر       | کسی نہ پوچھا کی ہوا ایسا پسا اندھیر         |
| میںلا دیکھ کے ردو ڈھونڈیں جن نون بی بی ہرا | سوختول سے کیو تیزی بر جھی دی کر جھیا        |
| پھل سنی پر جھایا ساسر نرے پردندا           | کھڑا تیندا گل چھپا سور ہے دھب تین کھلا      |
| کتول تین جو فاطمہ اپنے من کا چمین ہرا      | ہن دیکھیں اس حال وچ کھین ہائے حسین          |

|  |   |
|--|---|
| موت کی نیند آئی کہ بکویو نکرتو اب لکھنویں لے   | بیٹھے دہک بنری کی اپنی رشتہ کی طرح کیوں لے          |
| چیکے ہو جانے سے تیرے ہنجدل میں لاکھ لولے       | مچانی میں سے شوخ کے باعث غم کی آگن بڑھ چکے          |
| قاسم کس سے دوس کر رہا ہے بن میں سو             | گھونگٹ میں بنری تیری جی دیوے رو رو                  |
| روٹے روٹے باد میں تیری انگلیا ہر بنر کا دم     | انگڑے جگر کے گودی میں اب وہ اسکی سیم پر غم          |
| انگلی صورت دیکھ گئی، ہر میرے دل پر بھجی پیچیم  | جی میرا بھی تن سے میرے کانٹے لجاو اب غم             |
| بیا تو بے جان ہے یہ بہو کا حال                 | کیا اب جی کر میں کر دن کی زلیست و بال               |
| تیری بن پوچھ کر اس کو بھا بھی میسر بہر کمان کی | بتلا کے تو اسکو مجھے بھی معلوم اسکا اگر نشان کی     |
| وہ من مائے چپ ہر ایسی مٹھن میں گویا کھان کی    | بست جو لو چھو تو گھبر کر پھر اُس دم فریاد و فغان کی |
| دل میں اپنے وہ غریب کر بیٹھی یہ غور            | جس جا سے آنا ہو گیا ہے وہ اس غور                    |
| کیسی کری وہ فول بیاسی دکھ سستی کی کی کی        | لو ہو کی ندی اسکین سے اب سستی کی کی کی              |
| بٹیتی، کر سر اپنا ہر دم وہ رکھتی، کی کی کی     | بڑھ ہو کر یاد میں تیری یون کتی، کی کی کی            |
| جو میں ایسا جانتی چھوڑ جائے گا موہ             | تو نہ بے میں بیاہ کر بل پھوڑتی توہ                  |
| جرمی چسکیتیں کو بھی سکر غم کی بھولا چکنا چوگا  | ظلم ایسا جو گدرا اپنر دنیا میں فی ہوا سونوگا        |
| قسمت میں تھا اس بنری کو ایسا بزم فی جوگا       | جو نشا ہو گیا رو رو میں سخن وہ کستا ہوگا            |
| جس بنری کا بیاہ میں بنرا یون مر جائے           | کیا گدرا اب ہو گیا اسکے دل میں مر جائے              |
| غم کی شدت سے وہ چو سرا کی کو بوجھ کر مو        | اور بھچار میں کھا کر دکھیا زخمی کر کی ناخن کی       |
| ودست غنیمت کی کوئی اسکا دیکھتی کی دشمن بن کر   | کون جہاں جو راہ بتائے تیرے غم کتنے کی اسکو          |
| روتی ہے بنری تری لے لے تیرا ناؤں               | کستی کی جھکے چھوڑ کر دھوکہ جاؤں                     |
| جڑی نہ جانے کس سمت میں بڑھتی، کی کی کی         | پاؤں کے رکھتے اسپر تری اب جو قنبار کر دن کا         |

|   |  |
|---|--|
| لو ہو گئے وان نیندا جس جائیندا اگر پینا       | سو تندی ہین کول کرونگی چھدا شہر مدینا            |
| کہتے دی آگے نہیں ان گلا ندی تاب               | سُن ہوندا سن سن اسے اہل حرم دا آب                |
| گھلا ان نے زینب سے سودا میں لاند کھویا        | جن نے سنا یہ حال اُس جگہ میں بوئی بھو دیا        |
| ابھی نون اہمال دی اپڑ ملل ان نے بھو یا        | امرزش دا تخم یہ تو نے خاطر ب دے بویا             |
| رہو تو نت دین وچ احمد و اکھو ل                | دنیا میں سایہ تلے اُنکے پھل اور پھول             |
| <b>مرثیہ مسدس دو بہرہ بند</b>                 |  |
| جاو بھڑے تھے قاسم تیری گھر میں دو             | سیس لٹا کر لاد کے تو بن ہین کھیند دن سو          |
| نول بیا ہی تجھ بن دیکھے نول بیا ہی جیکو کھو   | جو تو صدمت مان دکھاے تو اب اسکو تکیں             |
| لوک کٹم کے سب بچے یوں کہتے ہین بات            | جل نہرے مل نہری سے آج بھت کی رات                 |
| لو تو ہین رنگ کر بیاہ کے کٹر دیا کھایا        | کس ساعت میں باندھا سہرا جن نے تیرا سر کھوایا     |
| مان تیری سر ٹپ کے ہر ایسا جیورا مفت کھوایا    | جو ہر کر تو مجھ کو مٹا کیوں یہ تیر کی دل میں آیا |
| مجھسا بٹا بیاہ کے دل سر کو جب کھو اے          | مجھسی دکھسا مان تیری کیوں پھارن کھائے            |
| تیری لگن کو دن اے نہ موت مشاہد ہو کر لی       | جن نے کر بیاہ تیری کو بھم میں تیری بھلائی        |
| کھوئی تین باندھ کے کنکنا تھ کی اپنی آج کھلائی | کیونکر منہ اب اسکو دکھاؤں تیری نہری کی جانی      |
| اُسی صفحہ دیکھ کر ٹوٹی اُس کی آس              | رو دے گی جب تک ہے سائنند کے پاس                  |
| کون ہو لیا جو کوئی اب تن سے تیرا س لگاؤ       | اورس تو تیری بنی گورن سے لھا کر دکھلاؤ           |
| ڈال کے پیل جی تن میں پہلو اسے جگہ بٹھاؤ       | کسک دیکھوں ہو کا یہ دکھ کاش مجھ بھی موت آؤ       |
| بیا ناخہ یہ سنگا سب بل میں دیو گھو اے         | چا اور اوڑھے ملکی بیٹھی سیس لٹاؤ اے              |

|   |   |  |
|---|---|--|
|   | قاسم کس کے گھنٹے سے آج رہا ہے روٹھ<br>سب کتنے مین مر گیا مین جانوں ہوں جھوٹھ                      |  |
| کستی آریون کستی مین اس کو ہوتا جو دان جانیا والا<br>علم کی ٹپا کر عجب طرح سے اس کھیا کر دلو پا لا | دے اٹی اسکو چھوٹا ہو جیتا ہو تو اسکو منالا<br>بیٹھ کے جس جاگہ روٹی ہو لوہو کا اچا نیر ہو متالا    |  |
|   | کرتی ہے مہم مین ترے روز صبح و شام<br>بیٹے کی دہ دم دم لے لے تیرا نام                              |  |
| گہ رد رو کر سر پیٹے ہر گاہ کو آریون جھرا کر<br>چھوڑ دو جھکو واسطے رب کے ڈھونڈوں اکوین کی جا کر    | تم مین سے جو کوئی اسکی خبر نہیں دیتا ہے لا کر<br>مجھے دلیں یہ باتیں انکی بر بھی سی گشتی ہیں آ کر  |  |
|   | کرتی ہے اسطرح سے رو رو کر یہ مین<br>خلقت مین سے جو کوئی رہتا ہے نیچین                             |  |
| جو منفس اس دکھیا کی شادی کا قصہ یہ سنے گا<br>وہم کی اپنی ختم خوشی رو رو کر بھر عمر چنے گا         | غم کی اکن سے جی جیتے تکل اسکا جون مرغ بیگا<br>اس دھوکہ کو طرہ طرہ سے اپنا ہر آن دھنے گا           |  |
|   | یہی دعا یا رب مری مستجاب اب ہوئے<br>جب تک جو بسا نیاں تب تک جو یو ہوئے                            |  |
| سودا ال بنی نے نت اٹھ دکھا جور فلک سے<br>وکیسی باری پر مطلب اسنوں فی ساتھ بنی طر فلک سے           | کب نظر آیا ظلم و ستم سن یوں کو کچھ اور فلک سے<br>شاد مین بھی غم کی صورت انکو بندنی فی انور فلک سے |  |
|   | شادی کا جن کے سنا تم نے نیچے حال<br>غم کا اٹنے کیا کمون پوچھو مت احوال                            |  |
|   | <b>مرثیہ مسدس</b>   |  |
| خامہ ام حرفے حکایت می کند<br>عالے را ابر غارت می کند  | منم بد لہا کار آفت می کند<br>اگر یہ بے حد و نہایت می کند  |  |
|   | برق چمک زن اشارت می کند<br>ابنوا زلے یوں حکایت می کند   |  |
| شاہ دین نے جب مدینہ چھوڑ کر   | اگر بلا کے عسزم پر باز ہی مکر   |  |

|  |  |
|--|--|
| کیا کیے جو بیان کریں گے وہ ملکر مانی             | اس شکر یہ باتیں اسکی چھاتی میری بھاتی                |
| کیوں نہ ملوں میں رائے ہو لکھ کر آج بھیسوت        | جسکی بیابی ساس جی مو اتھا را پوت                     |
| نتی نہیں ہو مجھے ہرگز یوں کہ کہ میں بہت منایا    | بیٹا بوجھ چا کا تیرے پوت اپنے سے بیاہ رچایا          |
| کیا جانے کیوں اسکا قصہ نے سہر کر دیں گے لکھا     | اپنی جو قسمت میں لکھا تھا اس شاد میں سو میں پایا     |
| باندھا گنگن ترے سکھ کرنے کو ہاتھ                 | کیا میں جانتے تھی بہو یوں بچھریگا ساتھ               |
| نوشہ سوزیدی وہ کی میں چنچ ڈکی جو مجھے کوئی       | دولہا کی ان بیاہ میں خوش ہو ہو ہو کچھو کچھو میں دیتی |
| چاؤ میں شادی میں تیری رائے کو بھرنید نہ سوئی     | نستمت کا جو لکھا ہو پیاسے پیسے کب ہو کوئی            |
| بیاہ کی شب سارا کٹم سر پر ڈالے دھول              | دولہا کی چوتھی کے دن شہے کے پھول                     |
| ایسی کسوڑی بھی دیکھی ہر کہنے کی نوشہ کی حالت     | ناتے بڑے میں گرد براتی لوہوئی اپنا جا کر شربت        |
| آری مصف بھی لکھیں دی نہ فلک ذاتی مہلت            | لوکھی نیٹے دو دلہا دولہن وصل ہو روز قیامت            |
| دولہا کی قسمت میں مرنا بیاہ کے روز               | جیوے دولہن جب تک دولہا کا ہو سوز                     |
| کوئی بھی مان نہ لکھی، ایسی بیڑ کو جو بیاہنے جاوے | بدلو ہو کر گھر میں اڑ بیٹے کے تالوت کو لاوے          |
| لکھا نا جو اس بیاہ میں چاؤ خون جگر وہ اپنا کھاوے | پانی اتنا ہو نہ میر حلق میں جو مر تو نکا چاؤ دے      |
| یہ شادی دیکھی نہیں کہنے ہوں گے لوگ               | جس شادی کی رسم میں لو ہو رس بھوک                     |
| جو رجواڑ دلہا ڈسے کون بھائیہ بستا ہوگا           | کس نوشہ کے آٹھ ہر یوں تن سے لو ہو بستا ہوگا          |
| آتش غم و شادی میں اسکی دل عالم کا و ہتا ہوگا     | پوچھتا ہوگا جو نام اسکا سننے والا کستا ہوگا          |
| بیٹا تھا حسن کا قاسم اس کا ناؤں نہ ہو            | بن میں جو بے سر پڑا چھوڑ مدینہ گاؤں                  |
| دولہن تیری کہتی ہو کج بود دلہا ہے یہ میرا کیسا   | دولہا اور دولہن کا جب میں دیکھا کسویں جگ ایسا        |
| یا اور کجک نہیں وہ آتا الہا کتا کہتے ہیں جیسا    | میری طرف سے اس کے یہ کون ہے میری پاس ایسا            |

|   |  |                         |
|---|--|-------------------------|
|   | اب بجم ہر اک بحالات عجیب<br>از جدا ایہا شکایت می کنند        |                         |
| عین لطف اپنے پیچھے ہے ستم<br>جب جزا اس کام کی ہوگی رقم            | آل تیری اسے زسرتا یا کرم<br>پر مجھے اس بات کا ہو سخت غم      |                         |
|   | راقم امت سے کے کا دمبدم<br>بشنوار نے چون حکایت می کنند       |                         |
| چشم حاکم میں بھی کسبیاں صبح و شام<br>اقتدی کہتے تھے زور و کبرت ام | شاہ دین القصر کرتا تھا کلام<br>ڈالتے تھے خاک سر پر خاص و عام |                         |
|   | اگے پیغمبر کے اسے پار و امام<br>از جدا ایہا شکایت می کنند    |                         |
| یوں کے تھا بھر کے آہ سرد تب<br>سر کئے ہو دوست بن تار و شب         | جب چلا رخصت ہو وہ مالی نسب<br>و نیلے میلے دل غمت طلب         |                         |
|   | غامہ نقدیر کیا کتا ہے اب<br>بشنوار نے چون حکایت می کنند      |                         |
| ڈالی دان بستی مدینہ گر خراب<br>تب کیا رو کر محمد کو خطاب          | آخرش جس خانہ پایا قطرہ آب<br>تو شکی سے جب ہوا سینہ کباب      |                         |
|   | سب طرح شاکر ہے ہذہ حیراب<br>از جدا ایہا شکایت می کنند        |                         |
| کر بلا کے بن میں باچندین جفا<br>میں مفصل کیا کمون وہ ماجرا        | آہ جس صورت سے ابن مصطفیٰ<br>ظالموں کے ہاتھ سے مارا پڑا       |                         |
|   | دلیمہ آگے غامہ اب کتا ہے کیا<br>بشنوار نے چون حکایت می کنند  |                         |
| شاہ دین کا سر کیا نیز پہ چہ<br>ہوئے اکثر تو حیران گر عجب          | ظالموں نے کر کے قتل بے سبب<br>دیکھ مشغول تملات اُسکے لب      |                         |
|   | از جدا ایہا شکایت می کنند                                    | بول اے بھنے لیکن بے ادب |

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| تب کام دوست سے با چشم تہ         | حق نے یوں چاہا نہ تھا قصہ سفر    |
| سب سے یہ بندہ چلا شا کر مگر      |                                  |
| از جدا ایسا شکایت می کند         |                                  |
| میرے جینے کی خبر جب تک سنو       | در گذر خطا کھنے سے مت کہو        |
| بھول جانا تم نہ دو رافتادوں کو   | پہر اٹھا کر جب قلم کھنے لگو      |
| بھر کے آہ سرد یک دیکر کو         |                                  |
| بشنوا ز نے چون حکایت می کند      |                                  |
| جد کے جامر قد پہ بولا پھر ا مام  | دل میں تھا زیر قدم مولن میں تمام |
| دہرنے چاہا نہ یاں میرا قیام      | شکوہ ہر چند اس سے کرنا ہی حرام   |
| بدیہ دل آرزوہ اسے خیر الا نام    |                                  |
| از جدا ایسا شکایت می کند         |                                  |
| اتس سفر کا دکھ کروں میں کیا بیان | ساتھ ہے عابد مرے وہ ناو ان       |
| تن پہ جسکے میں رگ لے کا نشان     | سر سے لے تا پا ہی اک خشک آغوان   |
| بات کرتا ہے تو کہتا ہے کمان      |                                  |
| بشنوا ز نے چون حکایت می کند      |                                  |
| ضنق کے مالے اب اسکا ہی حال       | اٹھ پہر اسکو پڑا رہنا بڑھال      |
| اس مصیبت کو مری کیو خیال         | ساتھ بیجا نا تو ہے اسکا و بال    |
| رہنے کو کہتا ہوں تو میرا وہ لال  |                                  |
| از جدا ایسا شکایت می کند         |                                  |
| میں تو ہوں سب طرح راضی بر رضا    | پر تاسف ہے تو اتنی بات کا        |
| راقم تقدیر جب کھنے لگا           | خامہ لیکر میری قیمت کا بدلا      |
| کیوں نہ ان سے مجھے اتنا کد یا    |                                  |
| بشنوا ز نے چون حکایت می کند      |                                  |
| عرض یہ کرتا ہے بغیر غریب         | کہ مرخص جلد اب حق کے حبیب        |
| کر بلا تا پہونچے یہ نعمت نصیب    | میرے سر میں نہ خیر میں شکیب      |



|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| دل میں آخر صبر کو دے کر تشرار         | پھر سدھارین ہو کے محل پر سوار           |
| خامہ جو قسم سخن پر ابکی بار           | بشنواز سے چون حکایت می کند              |
| سووا تو خاموش ہوا بیک تل              | کہ قلم کو اپنے کاغذ سے نہ مل            |
| اشک سے تنہا سنیں ہر خاک گل            | آب ہے اس حرف کی پتھر کی سل              |
| حال ہوا بیک کہ دل سے تخت دل           | از جدا یہاں شکایت می کند                |
| <b>مرثیہ حضرت قاسم مسدس ترکیب بند</b> |   |
| کیا کر دن شادی قاسم کا میں احوال تم   | واسطے دیکھنے کے آرسی مصحف جدم           |
| بیاض کی رات رکھا تخت پر نوشہ نے قدم   | گائے تقدیر و قضا نے یہ بدھا وری باہم    |
| قاسم مرگ جو انا نہ مبارک باشد         | جلوہ شمع ہو پروانہ مبارک باشد           |
| ہوئی ہر نیم جہان کو الم افزایہ برات   | دو دبلے ہم لوہو میں دھین میں بیگ بخت    |
| ای شہادت بصفا جلدی کو حل گول نبات     | جام شربت کو بھراور کہ کو ایک ایک کو بات |
| ساتی و شیشہ و ہیما نہ مبارک باشد      | بتو غلطیدن متانہ مبارک باشد             |
| لا کے لے النیان دن کی چن سے چلو اور   | گوندھو نوشہ کیلئے آج کل خم کے ہار       |
| تار کھنٹے کا کر دھر کیے ہو ہو کی دھار | گاؤ دروازے پر تم باندھکے یہ بندھنوار    |
| غم این خانہ بہر خانہ مبارک باشد       | درد کا شانہ بکا شانہ مبارک باشد         |
| آج عجب حزن کو چین ہو یہ باب سرور      | سینہ ہر ایک کھڑا کوڑی دوت کے دستور      |
| غم بجاتا ہے یہ ناخن زن دل ہو طہنور    | اجل آتش میں گاتی ہے یہ نوشہ کے حضور     |
| غم جان تو بجانا نہ مبارک باشد         | چہ بخوش و چہ بے یگانہ مبارک باشد        |

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| لے گئے سر کو تو دین کے راہزن   | تھملا کر رہ گیا لو ہو میں تن    |
| دور از تاجوت و محروم از کفن    | شب کو تنہا جس ماجرا میں وہ بدن  |
| خامہ یون کرتا ہے تفصیل سخن     | بشنواز نے چون حکایت می کند      |
| انصاف شب گذری کا زسکے فلک      | وارد اک محل ہوا فان یک بیک      |
| ماجب محل نے سراپا ایک          | بولی اے فرزند سینے سے تنک       |
| انکھ کے لگ میرے کہ یہ دل آج تک | از جدا ایسا شکایت می کند        |
| کہ تو اب اس سبط حتم المرسلین   | کیا ہوا مجھ سے گناہ اہل کین     |
| فوج ناحق کیوں کیا تیرے تین     | سرتواں مظلوم تن پر تنہا نہیں    |
| نر خدا بولا با و از حسن زین    | بشنواز نے چون حکایت می کند      |
| اسے کہ سرتاپا میں بچہ چون پسند | غم نہ کر اس امر میں دل کے پسند  |
| سربو از دیک حق میرا بلند       | شکوہ تجھ دل ہی کو ہر اس درد مند |
| مجھ سے جو بوجھ تو میرا بند بند | از جدا ایسا شکایت می کند        |
| سر مرا نیز بہ تن بد روئے خاک   | اقربا پنج قسم سے سب ہلاک        |
| عابدین زنجیر میں معصوم پاک     | عزت اڈو نیر اسیر اندوہ ناک      |
| بولے گی آگے قلم ہو سینہ چاک    | بشنواز نے چون حکایت می کند      |
| تیغ گردن پر مری جدم چلی        | سر کے کٹنے تک نہ جاگہ سے ہلی    |
| میں یہ سمجھا کر منائے حق بھلی  | سائن بھی اس واسطے ذرہ نہ لی     |
| تاکے کوئی نہ یہ ابن مرسلے      | از جدا ایسا شکایت می کند        |
| فاطمہ یہ سنکے ہوئے حسرت        | روئیں اس تن کے گلے زار زار      |

|   |   |
|---|---|
| سودا اب مرثیہ تو نے جو کہا اسے علم      | ہے یہی موجب آمرزش نوع آدم               |
| بدلِ عاقل و دیوانہ مبارک باشد           | چہ بشرد چہ بویرانہ مبارک باشد           |
| <b>مرثیہ مسدس ترکیب بند</b>             |   |
| کس سے لے چرخ کون جا کے تری بیداری       | باتھ سے کون نہیں آج ترے فریادی          |
| جو ہے دنیا میں سوکتا ہے مجھے ایدادی     | ہیں تین پہونچی ہے ملعون تری جلا دی      |
| کوئی فرزند علی پر یہ ستم کرتا ہے کہ     | کیون مکافات سے اس کے تو نہیں دوتا ہے    |
| وہ علی ابن ابوطالب و داماد رسول         | وہ علی جس سے کہ بیابھی بھی محمد نے بول  |
| وہ علی جس کا سخی ہو دیگا محشر میں قبول  | اس کے فرزند تری تیغ سے ہو دین مقول      |
| آدمی ہی نہیں تنہا ترے ہاتھوں غمناک      | جن اور حورو ملک ڈالتے ہیں سرخاک         |
| یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسے صبح دشنام    | آ کے روح الامین کرتا تھا مدینے میں سلام |
| اور کہتے تھے سبھی خرد و کلان مل کے تمام | جن و انسان ملک و حور کا بیشک ہے امام    |
| اسکو گر بل میں کیا فوج پیا سا ہیما ت    | کیا دکھا دیگا محمد کو تو اب رو بد ذات   |
| خویش و فرزند عزیز اسکے تھے جتنے پیارے   | دشمن و تیغ سے تین ظالموں کے سب مارے     |
| اہل بیت اسکے جو باقی ہیں سو ہیں آوارے   | قید میں کو فون کر جاتے ہیں وہ بیچارے    |
| نہ انھیں چین و دل کو نہ انھیں بات آرام  | اس مصیبت میں چل جاتے ہیں کر بل سے شام   |
| یہ جاؤ ہیں وہ جس راہ سے خارستان         | نہیں تالاب کو ہیں کا کسی منزل میں نشان  |
| پا پر ہنہ چلے دان زین مہاشنہ و دمان     | سر کھلے اور وہ اشخاص بہ پشت شتران       |
| جنگِ عمل کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک    | مہر و مہ کی نہ پڑی جن پہ نظر آج تلک     |

|   |  |
|---|--|
| کپڑے میٹھے جو پہنے کیلئے بیاہ کی رات    | کیا گھڑی تھی وہ کہ نوشہ کی ہوئی قطع حیات |
| یوں بدلتا کہ سے جا میں کفن دوز کو ہات   | شہ نے پہنے تو کہا موت نے کر تسلیمات      |
| بفقت خلعت شاہانہ مبارک باشد             |  |
| جامہ پر خون شہیدانہ مبارک باشد          |  |
| ریت اور ہم من ہی جان بڑے تسیر           | دیکھنا اسکو بنو کا نہ ملا بھر کے نظر     |
| لیگ میں جاکے دھنگا نیکے دیا اپنا سر     | لینے والوں نے کہا خرم و شادان ہو کر      |
| بتو این ہمت مردانہ مبارک باشد           |  |
| بکفت جو ذکر بیا نہ مبارک باشد           |  |
| پاس و وطن کے بٹھایا تھا اک لاکہ جان     | دیکھ کر خصلت دوران فیہ ترین مکان         |
| یوں لگی کہنہ کاٹھ بلد ہو تو بیٹھ نہ یان | عیش دائم کے لیے تیری جگہ دشمن نشان       |
| جملہ ات گور عزیمت مبارک باشد            |  |
| ساقی امت تو آن غایہ مبارک باشد          |  |
| تیری تو بات کا اڑا لے کھیلین چننا       | دیکھ دیکھ اور بنی کے تئیں سر کا وھنا     |
| دوبدم غم کے انگار و تپہ جگر کا بھننا    | تپہ ہر ایک کہ و مہ سے یہ سہلے ستا        |
| بدلت حسرت جا مانہ مبارک باشد            |  |
| آشنائے زو بیگانہ مبارک باشد             |  |
| چاہنا کھانیکا اس بیاہ میں ہی ناوانی     | جز کباب دل همان نہیں بیان یریانی         |
| چلو پھر مانگے ہو نوشہ جو کسی سے پانی    | اکسی ہی چاہا کے یوں سامنے آھانی          |
| نادنوش غم جانانہ مبارک باشد             |  |
| بتو این خوردن شکرانہ مبارک باشد         |  |
| آخر کار کمون کیا میں زبانی کے کھوڑ      | دیکھ اس چہرہ کو جو بدستور کھتا تھا ہوڑ   |
| جس گھڑی جہا بد غور کیا سہرا توڑ         | اٹھ چلا کیسے بنی سول مدیاک کو چھوڑ       |
| بہزلفت تو ہمیں شانہ مبارک باشد          |  |
| زینت وزیب عروسانہ مبارک باشد            |  |
| یہ وہ شادی ہو کہ خوش ترین جس کا ماتم    | یہیچے اس اسپہ کی کو کرے گا عالم          |

|  |   |
|--|---|
| مزد تو دے مہین کس چیز کا ہر یان توڑا   | کسی کو بخش تو کھوڑا کسی کو دے جوڑا      |
| اتنے ہی واسطے کرتے سپاہی محنت          | تا کہ محنت کے عوض دے لئے آقا راحت       |
| مستے ہی اسکے یزید اُس سے یہ کہنے لاگا  | کیا حسین ابن علی کا کوئی ایسا بیک       |
| جسکو پھر مجھے خلافت کا نوٹ دےوا        | ایکاموں نے انہیں سے یہ سنکر کے گما      |
| ایک بیار لڑکا ہے کوئی عابد نام         | طوق و زنجیر میں رہتا ہر وہ اب صبح و شام |
| سودہ اس حال کی البتہ نہیں جینے کا      | کمان مقدور ہے اب اسکو دوائینے کا        |
| جینے دیتا ہے کوئی داغ اُسے سینے کا     | کیا ہے دوسو اس بچے ایسے کے اب تینے کا   |
| وہ بھی حاضر ہی جتنی اُسے میں چلے سوکر  | جس طرح جاتے مہین مزد میں دے خلعت زہر    |
| مُن اُسے عابد بیار کو باخیل حرم        | رو برو اپنے طلب کرنے لگا وہ ظلم         |
| کیا کمون جیسی نصیبت کروہ آئے اسدم      | تاب عابد کو نہ اُس آن تھی رکھنے کی قدم  |
| سے لے پاؤں تک ضعف کروہ لرزان تھا       | دیکھ نیزنگی گردن کے تین حیلان ہٹا       |
| اُس لعین نے یہ کیا دیکھ کے عابد کو خطا | کیون تر اباب لڑا گرد تھی لڑیگی تاب      |
| رہو بیعت کر مری گم کو کیا اپنے خراب    | آب توجی کی گپا تجھ پہ یہ ڈالاسے عذاب    |
| سے گلے طوق تیرے پاؤں میں تیرے زنجیر    | دیکھتے ہیں مجھے اس حال کی برناؤ پیر     |
| مستے ہی اسکو وہ سرور یہ زبان پر لایا   | گمایا ہوا گردن و رانے جو میں دیکھ پایا  |
| جو کیا باپ نے میرے وہ خد کو بھالیا     | مفت اپنا تو جسم میں مکان بنوایا         |
| راہ میں حق کے مرے باپ ذابندھی تھی کمر  | گو کہ کاٹا گیا اس راہ میں اب اسکا سر    |
| اُس سخن سے جو ہر آشفہ ہوا و بشداد      | قتل عابد کیا امر بلا کر جلا دیا         |
| دیکھ ہیں حال کو زینب لگی کرنے فریاد    | اے یزید اتنا نہ کر ہجہ تو آگے بیدا      |

|  |  |
|--|--|
| اسطرح جاتے ہیں گردانے چلے وہ کفار        | کیسے ہاتھ میں ہر دھن کسی کے ہاتھ ستار  |
| مست دسر شام ہر اک کیف میں کھینچے تلوار   | مابین کے تین جاتے تھے ڈرانے ہر بار     |
| کیا کرے ہے وہ اسکا کوئی غمخوار نہیں      |  |
| اب سوار وینے کچھ اسکو سرو کا زمین        |  |
| لیے جاتی ہو جو اسکو یہ ظلم کی صفت        | کوئی انہیں نہیں ایسا جو کرے انکی طرف   |
| پیٹ کر منہ کو یہ کتابے گر یا شاہ نجف     | سر بنا یا ہے مرے باپ کا تیرے یہ ہدف    |
| گھوڑے دوڑا کے اکو مارے جاتے ہیں تیر      |  |
| جو کما نڈا رہے اس فوج ستم میں ہے پیر     |  |
| ایک تو آتش غم سے جگر اسکا ہے کباب        | دوسرے شدت گر اسے ہنٹ ہو بیتاب          |
| اور مانگے ہے کسی سے وہ اگر قطرہ آب       | عوض آب وہ دیتا ہے درستی سے جواب        |
| جو جگر ساقی کو تر کا ہو سب جان اللہ      |  |
| پیاس کے غلبے کو اس شخص کا ہو حال تباہ    |  |
| غرض اسطرح کی ایذاؤں کو عابد کشتیں        | لے گئے شام تلک ساتھ حرم کو وہ لعین     |
| داخل کفر ہوئے چھوڑ محمد کا دین           | آخر کار لعینوں نے بطشت زرین            |
| لے گئے رکھے بشارت کی سر شاہ شہید         |  |
| جس جگہ بیٹھا تھا دیوان کے ملعون بزم      |  |
| جز بڑھتے ہوئے آئے وہ لعین لے کر سرا      | اسپ مانگے تھا کوئی ان میں کوئی خلعت زر |
| شمر ملعون عمر سعد بھر آگے آ کر           | عرض کرنے لگے یوں سامنے اس طشت کو دھر   |
| لائے ہیں آج سرا اسکا گھٹ فرمائے سے       |  |
| اجس کا تیرے بڑا عرش کے بھی پائے سے       |  |
| یہ وہ سر ہے جو یہاں دوش محمدیہ مدام      | لائے کر بل سے جسے رکھ کے شان پر نام    |
| اہل بیت اس کے یہ زنجیر میں حاضر ہیں تمام | دے شتابی ہیں جو جگہ کو دینا انعام      |
| کام ہم نے یہ خلافت کے لیے تیرا کیا       |  |
| کہ سبب جسکے سے دین اپنے کو بر باد کیا    |  |
| مستقل تاکہ تو دین کر ہم منہ موڑا         | ایک کو آل محمد سے نہ جیتا چھوڑا        |

|  |   |
|--|---|
| کہ تیرے بعد نہ ہم کھینچتے یہ رسوائی ہے   | خدا ہی جائے کہ کس کس کے ہاتھ ہونے اسیر  |
| تب اس گھڑی یہ کہا روگے شاہ نے جون ابر    | کہ میرے بعد ہو کیسا ہی تم پہ جو رجسہ    |
| کچھ اور چارہ نہ تم ڈھونڈ ہیو بغیر از صبر | تھاکے حق بن یونین چاہی کہ ہے اب تدبیر   |
| منکا کے پھر کھا عمامہ رسول بسر           | زرہ بہن کے حامل کی ذوالفقار اس پر       |
| امیر حمزہ کی پشت اپنی سے لگا کے سپر      | جیلے جو حرب کا کہ قہد حضرت شبیر         |
| کہ شور آہ و فغان خیمے سے اٹھانا گاہ      | وہ شور مٹے لگے کہنے یون حرم سے شاہ      |
| ابھی قومت کرو اتنی فغان و وادیلہ         | سبب یہ کیا ہو کہ روتے ہیں ملے جمع کثیر  |
| کہا کہ دودھ بن اب جان بلب ہوا صفر کا     | ہوا ہے خشک گلو طفل ناز پر در کا         |
| اور آگے کیا کمون احوال اس کی مادر کا     | کہ قطرہ بھر بنین پستان میں تشنگی سے شیر |
| منکا کے مان سے تب اس شیر خوار کو تہ دین  | لے اپنی گود میں آئے درون حسانہ زین      |
| گئے اوھر کو بچم تر د دل غم گین ہو        | کھڑے تھے دشت میں جب ہر کودہ گودہ شیر    |
| کہا یہ اٹنے کہ اس قوم ملک خدا سے ڈرو     | ہلاک آل بنی کونہ تشنگی سے کرو           |
| تم اپنی لہو کو آتش سے اس قدر نہ بھرو     | برائے تشنہ لبان آب دو قلیل و کثیر       |
| بھلا جو نزد تھاکے گناہ گار بن اور ہو     | تو خوب تشنگی اس طفل پر کو دو تم غور     |
| روائین کسی مذہب میں اس پر کہ ناجو        | مرے ہے پیاس کا مارا عیش یہ بر تقصیر     |
| سکن اس سخن کے نین شاہ سے دیا یہ جواب     | ہماتے قبضہ میں ہووے اگر جہان کا آب      |
| نہ ایک قطرے جھکو کھو کر بن سیراب         | کرے نہ جب تین بیعت حضور جم غفیر         |
| پھر آگے کیا کون یار و عداوت عدوان        | کہ ایک آئین سے نام دے بلو کے گمان       |
| جدھر کھڑے تھے لیے طفل کو شہ دو جہان      | لہا کے فاق سے سو فاء اوھر کو پھینکا تیر |
| وہ تیرا ہ نصارا بخلق آن معصوم ہو         | یون آگ لگا کہ چھدا بازوے شہ مظلوم       |
| تب اسکو کھینچ کے شہ نے ز بازو و حلقوم    | گئے بسوے حرم لے کے نقش طفل صغیر         |
| حوالے کرائے مادر کو اسکی فرمایا          | میں اسکی پیاس تو کوثر سے جا بجھا آیا    |
| تو شکر کر کہ خدا کو بہت یہ خوش آیا       | رہی رضا پر صامند ز وجہ شبیر             |
| یہ سنکے مادر اصغر تو ہو رہی خاموش        | پراقربا سے گیا تان فلک فغان و خروش      |
| کوئی تو خاک بسر تھا کوئی بڑا بیخوش       | بچشم اہل حرم روز ہو گیا شب قیر          |

|   |   |
|---|---|
| <p>رخم کر حال ہمارے پہ یہ بکیں ہے یتیم<br/>روزِ محشر سے تو ڈر اور خدا کا کریم</p>   | <p>جانتا ہے یہ ترے سامنے ہے سر کس کا<br/>کیسودھوتے نہ کہو بال جگہ سے کس کا</p>            |
| <p>بوسہ لیتے تھے ہر اک آنِ محمد کس کا<br/>ظلم کی تیغ سے ٹکڑے کیا تین تن کس کا</p>   | <p>قتل پر ایسوں کے رہتا ہے تو اتنا سر گرم<br/>لاج کچھ بھی ہے تجھے حق سے محمد سے شرم</p>   |
| <p>راوی کہتا ہے غرض جب یہ کما زینب نے<br/>ردیائے چرخ پہ خون دیدہ ہر کو کب نے</p>    | <p>تو کے ناچار وہ اس خون سے تو درگزر<br/>دغذبنہ بیٹے کا عابد کے دلے اس کو رہا</p>         |
| <p>سودا اب چشمِ مہمان کو ہے نظمِ جلا<br/>ننگو جنت میں ہر اک میت پہ گھر دیکھ دلا</p> | <p>پاؤں کا اسکا محمد سے تو محشر میں صلا<br/>سننے سے جسکے یانگ آنکھوں نے آتا ہو پلا</p>    |
| <p>سے اس مرتبے کو بزمِ منِ جور و دے گا<br/>آب چشمِ اسکا گناہوں کو ترے دھو دے گا</p> | <p>مرثیہ دیگر</p>   |
| <p>کہ تھے خاکِ بسر ہوں جسے جوان و پیر<br/>رہا نہ اصغر و عابد سوا صغیر و کبیر</p>    | <p>کہتے ہیں غمِ لویں روایت اب تحریر<br/>شہید کر چکی جب سب کو ظلم کی تشہیر</p>             |
| <p>کیا خطابِ زائلِ حرم سوے زینب<br/>کہ وہ حلقِ منِ پاتی جو اسے کی تدبیر</p>         | <p>یہ حال دیکھ نہ دینے آہ بھر کر تب<br/>کوئی نہیں جو کہ بیمار عابدین کی اب</p>            |
| <p>سجھو لکھو مارِ قضا لائی ہے مری باری<br/>مجھے نظر نہیں آتا بغیر اس کے گزیر</p>    | <p>نہیں رہا کوئی باقی کہ وہ کرے باری<br/>سلاحِ دہکرا اب اپنی کردن میں تیار</p>            |
| <p>سیکھ نہ مری شفقتِ تم اپنی رکھو بدام<br/>نہ ہو پون کہ مرے بعد یہ زمین و لکیر</p>  | <p>میں جا کے زمینِ شہادت کا اب پیون ہوں جام<br/>تھینچن میں سو پچلا ہوں یتیم اپنے تمام</p> |
| <p>بہن بھی آج کے دن ہلے کیون نہ موت آئی</p>   | <p>دیا جواب یہ زینب نے رو کے اسے بھائی</p>  |



|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| جس دم اتاری پاؤن سے زینب کو پاؤں زیر  | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| پھوڑی نہ سر پہ ایک کے آن سٹیون نے ردا | واس نہ تھا کس کے جوتن پر رہے قبا      |
| بد کاؤن سے سکینہ کو جب دس لے چھنا     | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| زنجیر کو جب اہل حرم کو اسیر دار       | اونٹوں پہ لے حجاز و عمار سی کیا سوار  |
| اور دی انھوں نے عابد بیمار کو مہار    | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| جاتا تھا وہ غریب چلا خاک منہ لے       | زنجیر اسکے پاؤن میں اور طوقی تھا گلے  |
| جو وقت عابدین کو اس طرح لے چلے        | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| تھا اس پر رحم تک نہ کسی روسیاء میں    | منزل تمام کھتی اسے اشک آہ میں         |
| جب پاؤن بیچ اسکے لگا خار راہ میں      | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| آز بسکہ ناتوانی سے کانپے تھا اسکات    | چلنا تھا اسکو راہ کا ہر یک قدم کٹن    |
| چلے کا جب کونے کہا سخت اسے سخن        | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| جس وقت تشنگی سے ہو نہ شک اگر لب       | انگہا جو ان کے پینے کو پانی کسو کہ جب |
| اور کوزہ دیکے آگے لیا چھین اس کو جب   | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| اس سخت و صعوبت و سختی سے وہ لعین      | زین العبا کو لیکے پیش قدم دین         |
| جب بول اٹھا وہ قتل کروائے بھی تین     | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| حور و ملک یہ سب لے روئے مشکل میں      | سکلی مدایہ سنگ کو بھی منہ کوا در تین  |
| پہر جس گھڑی بٹھائے لگا اسکو زیر تیغ   | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| جس دم حسین کو مجلس میں وہ پلیس        | لائے تو دیکھ کر سبسم ہوا یزید نو      |
| اور چمپے جب اسکو لگایکے چوب بی        | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| یہ حال دیکھ زینب دگلتوم نے فغان       | جس وقت کی تو کانپے زمین اور آسمان     |
| جو کچھ کو دوست ہی پر سکے وہ فغان      | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |
| اسے مہربان خبر نہیں مجھ کو بھی من و ن | بیٹی جو فاطمہ پہ اسے آگاہ دو الحسن    |
| دعوا مرا غلط ہے جو گستاخوں یہ سخن     | گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے     |

|   |  |
|---|--|
| کھاسکینہ نے اس لاش کو لگا کے گلے        | بہت شباب تم اے بھائی ہلکو چھوڑ چلے       |
| زمان کی گود میں ششماہ سے زیادہ پہلے     | تھیں نہ دیکھ سکا مائے یہ فلک بے پیر      |
| بیان یہ کرتی تھی رورو کیمنہ بادل زار    | سے تھا جو کوئی اسکی بھی جہتم تھی خو نبار |
| جگر ہر ایک کا مجروح اور سینہ فگار       | کرتے تھی دمبدم اسکی زبان کی نقت سر       |
| زیادہ اس سے نہ کرا بے لوت سودا طول کلام | درو د بھیج غنیدوں پہ کمر سخن کو تمام     |
| جراہر و جہان اس کی تھجو دینگے امام      | سخن تو ترا رولا تا ہے شکل ابر ماطر       |

## مرثیہ دیگر

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| اگستاخ غم نہیں نہ کسی دم سے پوچھے    | یہ بات وہ نہیں جسے عالم کو پوچھے       |
| گر پوچھنا ہو تو کسی محرم سے پوچھے    | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| نوع بشر میں ہی بشریت کا یوں اصول     | جودل ہی سو غریزے کے جا نیسے طول        |
| پرے گئے جہان سے تشریف جب مل          | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| آدم کے جب فراق نے حوا کو رو دیا      | اسکے بھی دلو گر چہ نہایت الم ہوا       |
| پر جب علی سے فاطمہ ہونے لگی جدا      | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| روح الامین نے جب بدرسد لا نام        | آکر دیا شہادت حسین کا پیام             |
| گر بیان سب اہل بیت تھی پر تکریم کلام | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| دنیا سے کھالے زہر حلب جس کھڑی کن     | حور و ملک نے چاک کیے اپنے پیر ان       |
| منہ سے جگر کے ٹکڑے جیسے سو دکن       | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| مان بیتی ہے بیٹے کے مرنے پہ کر کے بن | یہ بھی عجیب نہیں ہی اور دین اسکی بن    |
| پر کاٹ کر سنان پر رکھا جب سر حسین    | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| گرج اس غریب کو جدم وہ رو سیاہ        | غارت کی واسطے جو چلے سو خیر گاہ        |
| وینا تو جن و انس یہاں تک تھی پر آہ   | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| غارت پہ چمے بیج کیا دست جب دراز      | نزدیک تھا کہ غرض تلک غم کو ہو گزار     |
| ہر چند اس مقام میں جو کیسے ہی باز    | گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھے       |
| اہل حرم پہ واسطے دہشت کو کر تہنیب    | ٹوٹو دھین مگر وہ کس کو گریبان کی تہنیب |

|  |   |
|--|---|
| گرم یہ دھوپ کی تابش کو گھلے میں تھا طوق  | کہ اسے طوق کون یا بگربان آتش              |
| وہ لعین درپے ایذا کئے ہر اک جا اسکے      | کرتے جاتے تھے ستم سر پہ وہ کیا کیا اسکے   |
| تھی یہ شدت سے تپ اسکو کہ ہوا تھا اسکے    | خون کف پا کا بیے خار منیلان آتش           |
| تھی نظر چار طن اس کی بخشش پر غم          | ناگمان باپ کا سر نرے پہ دیکھا جو علم      |
| جوش عورتاب دل اسکے نے یہ مارا اسدم       | کہ برسنے لگی از دیدہ گریبان آتش           |
| بھر کے اک آہ جگر سوز کما واسے بدر        | اسے میں قربان تیرے سر کو ترا تن ہی کدھر   |
| کچھ ترے حال سے میرا ہی نہیں داغ جگر      | کرتی ہی غم کی دل فاطمہ بریان آتش          |
| اندنوں کیلئے اخلاق کے کیالے شہ دین       | بطن سے فاطمہ کے حلق کیا ترے سین           |
| ان سلوکوں سے جو پیش آئے ہیں تجھے یہ لعین | سرد و رخ کی گریجھے ہیں سوزان آتش          |
| سمر ترا مع سے نیرے پہ رہے تے تا شام      | رات جب ہوئے تو رکھ بیچ اسے گرد تمام       |
| ہا سحر بیٹھ کے خالی کرن میں شیشہ و جام   | بھرمین ہیں گور میں اور اپنی لعینان آتش    |
| جان حیدر تھا لو اور چشم پیمبر کا نور     | کتنی تھیں تھکے بتول امی سینے کے سرور      |
| ذبح وان ہوئے تولے ساتی کوثر کے پور       | نہ جان قطرہ ہو یا فی کا فرادان آتش        |
| بجائی میرا کیا ششما ہد ملعین ذہاک        | ان مری آہ بھرا کرتی ہے ہو کر غناک         |
| بیٹھے سینے تب اس طرح کہ جون شعلہ ہو چاک  | کیا مگر ظلم کی تھا تیر کی پیکان آتش       |
| جی مرا سوز تپ غم لیے بن ملتا ہے          | تن مرا سمع مطرا لون کو اب گھلتا ہے        |
| انخوان یوں مرا ہر ایک بڑا جلتا ہے        | جس طرح دی ہو کسوئے پو نستان آتش           |
| دست اعدا سے اگر زنج کے دطن جاؤ لنگا      | گذری جو تجھ پہ وہ کس کس کو میں بتلاؤ لنگا |
| طرح گھر جلنے کی گودان زبان لاؤن گا       | سمجھے کون اسکو مگر ہوئے زبانان آتش        |
| سایہ انداز تھا جو گھر کہ صفت محشر کا     | صاحب اسکا نہ ذریغ آب رکھے کوثر کا         |
| نقشہ کا فربھی نہ سنگ دیکھ سکین جس گھر کا | عوض آب دین اس گھر کو مسلمان آتش           |
| غارت و قتل نہ بیان کچھ سبب نالتش ہے      | مال اور جان کی کب اپنے تمکین خواہش اک     |
| پہ پیغم ہو کہ جہان دفتر آمرزش ہے         | دیکھے اٹھ جائین محرومہ کسین دان آتش       |
| دیکھ کر سربستان باپ کا مطلب وہ اسیر      | حال جانوز کچھ اس طرح کرے تھا تقریر        |
| جس طرح شعلہ کی کینچی ہو کسوئے تقویر      | سکے رہ جائے یوں اس حال ہو حیران آتش       |

## مرثیہ مربع

|   |  |
|---|--|
| رکھتی ہے داغ غم شاہ منایان آتش          | شمع کے بھیس میں راتوں کو ہے گریبان آتش   |
| بھڑکی جہدم حس و خاشاک ہر سوزان آتش      | کہ نظر شعلہ پہ، ہر جاگ گریبان آتش        |
| جھلکے اس غم سے کیا اپنے تئیں خاک سیاہ   | پھیر بہ باد دیا ہو کے صبا کے ہمراہ       |
| چشم دے کر دیار و تنگ اس غم کو نگاہ      | اپنے جس غم سے نت اٹھ دیتی ہر یون جان آتش |
| یہ الم کرنے میں اظہار لبان قاصر ہے      | سوز غم عیش سے لے فرش تلک دائر ہے         |
| کو لٹا خالی ہر آب آگ سے دل ظاہر ہے      | ہوئی ہر جگہ جگر رنگ میں ہنسان آتش        |
| اسکی گردش سے یہ دیکھو ہو جو جبرخ بے پیر | لشہ لب آل نبی ذبح ہوئے بے تقصیر          |
| شفقت اب اسکو نہ سمجھو ہوئی ہے دامگیر    | جائے گردن کی پائے خون شہیدان آتش         |
| شیخ حمزہ آل بنی برہ یہ فلک سے سر کی     | دھڑکے سر کی خبر اور نہ سر کو دھڑکی       |
| نہ رہا خانہ دل جس میں نہ جا کر بھڑکی    | بسکہ اس غم کی ہوئی جگہ میں بریشان آتش    |
| جگہ میں جھپٹ ہو اس کوش فلک کا طور       | بے تمیزی کو زمانے تنگ سے عور             |
| موسیٰ کو مرتبہ در بانی کا جن کے تھا اور | اونے خرگاہ کی ہو کر دنگہ بان آتش         |
| آر و روایت کہ حرم کو وہ لعین بعد قتال   | گر سوار ہونو نہ پہلے شام چلے دقت زوال    |
| اور اسوقت یہ تھا تابش خورشید کا حال     | بر سے تھی جبرخ سے گویا بریا بان آتش      |
| تجے حجاب اذنونہ پہنچی ہوئی ردنی بھی خون | تنگی سے تھی زبان سب کے دہن سے بدون       |
| اور آتی تھی چلی سامنے سے ایسی لون       | جسکی ہو جائے حرارت کی گریزان آتش         |
| حور و کھا حشر کا رد و جو کیا آب طلب     | تو وہ ناری سی کہنے لگے منہس کہ سب        |
| ہیاس سے پوچھے اگر حمان بخاری برب        | اچھ نہ دین آب تھیں میں ہمیں گودان آتش    |
| گود کا طفل طرح پھول کے مر جھاتا تھا     | سینے میں اسے کنول مان کا جلا جاتا تھا    |
| آب کو انہیں سے دے رحم کے آتا تھا        | دی رسالت کے جنھوں نے بگھلستان آتش        |
| ان غریبوں پہ شب و روز یہ رہتا تھا عذاب  | تنگی سے جو اٹھیں میں کوئی ہوتا بیتاب     |
| اسکو دیتے تھے لعین پینے کو گرم ایسا آب  | جوش میں جسکے برابر ہنوں جنلان آتش        |
| رتبہ خازن عبا کا جو بھول کے مافوق       | پیادہ وہ جلے تھا اور گرد سوار دنگے جوق   |

|  |   |
|--|---|
| تفنا فی ذالی ہر جب سے بنائے تیغ ستم        | بنا دی اسکے پے امتحان حسینؑ غریب            |
| غرض مجھوں نے ہر طرح اس کو سمجھایا          | ولے گو کا نہ خاطر میں وہ سخن لایا           |
| ندان دشت بلامین با قر با آیا نہ            | اسیر و غمنی آسمان حسینؑ غریب                |
| اب اس سے آگے جو گذرا ہوا سپر بج و توب      | بیان کو اسکے لو کر تا ہے منع حد ادب         |
| بغیر دغنی و کفن یہ تو جانتے ہیں سب         | کہ خاک و خون کے راہ در میان حسینؑ غریب      |
| اگرچہ مرثیہ کننا سمعون کو آتا ہے           | ولے میں کیا کون اس طرح تو رولا تا ہے        |
| کہ سننے والوں کا جنت میں گھر بناتا ہے      | جزا دے اسکی مجھے مہربان حسینؑ غریب          |
| <b>مرثیہ در شہادت فرزند ان حضرت مسلم</b>   |   |
| دیکھ کر صبح کو میں مضطرب الحال نسیم        | بوچھا کیوں ڈھونڈھتی ہوا آج تو یہ مفت اقلیم  |
| بولی مسلم کے سنے ہوئے وہ دو تھے جو یتیم    | ایک کا نام محمدؐ محبت دوم ابراہیم           |
| باپ کو بعد وہ تھے کو قہر میں قاضی کو گھر   | قاضی کو قتل کی مسلم کے سنی وان جو خبر       |
| روئے اُسے یہ لگا کہنے کہ سنتے ہو پسر       | ابن مرجانہ ملعون ہے یہ سخت لیسلم            |
| پھیری روانے نے مناوی کہ پسر مسلم کے        | جسکے گھر میں یہ سنوں گا کہ وہ تیغ بین چھپے  |
| غارت و قتل سے وہ صاحب خانہ نہ بچے          | پس مناسب نہیں اس شکل میں نہ بیان ہو مقیم    |
| قافلہ کو فتنے سے جاتا ہر مدینے کے تین      | وان سے بتر کوئی جا کہ تھیں اب اور تین       |
| جا کو ساکن ہو تم اس جا کسی گوشہ میں کہیں   | تا کہ یہ کا ذریعہ ملعون ہو دابسل بحسبیم     |
| غرض اس قافلے کے شب وہ ہوئے تھے ہمراہ       | صبح بھی ہوئے نہ پانی کہ انھیں بھولی راہ     |
| میں انھیں ڈھونڈھتی پھرتی ہوں کہ ہو کو تباہ | ہونہ جاوین وہ وہ معصوم گرفتار غنیم          |
| ہم سخن کہتے تھے آپس میں کہ اس اشنا میں     | بہو بخا اک شخص کیے خاک بس اس جا میں         |
| اسکی حالت کا سبب اس سے جو میں پوچھا میں    | رو کو بولا وہ کہ اس غم سے مراد دل ہو دو نیم |
| کیا ترے آگے میں انظار کر دن یہ روداد       | کہ دو طفل آج ہوئے ظلم سے خون گر برباد       |
| نیکے تھے کوفے سے اک قافلے میں وہ برباد     | ابن مرجانہ کا تھا بسکہ دل انکے میں بیم      |
| قافلہ اس میں چلا جلد و قفسار انا گا        | رہ گئے پیچھے وہ معصوم گم اُسے ہونی راہ      |
| سہوئی صبح تو اک غفل میں لائے وہ بپناہ      | نیچے اُس غل کے اک آب کا چہنہ تھا قدیم       |

|  |   |
|--|---|
| خدا ہی جانے ہے سچی عین آرزوے حسینؑ       | کئیں تھیں مین سدا اسکی زیست کے دن رین   |
| نہرا حیف فلک نے دیا نہ اُس کو چہین       | پڑا تھا تم مین نبی کا نشان حسینؑ غریب   |
| میں وہ تھا کہ تھیں چھوڑتا کسی اوقات      | نہیں ہو اس مین کسو کے کچھ اختیار کی بات |
| کشان کشان سوے کر بل چلا تھا کر بات       | بندھا ہوا بگلو ریمان حسینؑ غریب         |
| جو چاہو بعد مرے پاؤں تم مرا احوال        | خطوط کتنے کا میری طرف نہ کیجھو خیال     |
| نشان مسلخ قصاب دے گا صورت حال            | کہ اس طرح سے پڑا ہو گا دان حسینؑ غریب   |
| بگوش دل یہ مری یارو آج سن لہجو           | کسی ہی دم مین فراموش مجھ کو مت لہجو     |
| زمین پر ڈال کے دو قطرے پانی پنی لہجو     | کہ ہم پیالہ تھا بادستان حسینؑ غریب      |
| مرا ضرور ہوتا تو دوستوں کو درد           | غذا کی گرمی سے پانی پلین تو بھر دم درد  |
| کہ ہو گا گر سنہ دلشنہ ذبح روزہ بند       | بہ خنجر ستم دشمنان حسینؑ غریب           |
| جو بانٹو اپنی محبت تم اپنے لڑکوں سے      | سلوک اکسین سے کچھ میرے بھی بیٹوں سے     |
| رہیگا حشر کے دن آشنایا برستوں سے         | خدا کے سامنے رطب اللسان حسینؑ غریب      |
| جو عابدین پھرے جیتا ادھر کو قسمت کو      | نہ رکھو دور اسے اپنی تم شفقت سے         |
| غم اُسکے دلکا بھلا نا ہر ایک صورت سے     | کہ اُسکو سمجھے ہو بہتر زجان حسینؑ غریب  |
| یہ سن وصیت جا سکا ہ سب نے ہو کے ملول     | باہ و مال کیا عوض جان و دل کو قبول      |
| کہا یہ شہ نے بھی دیکر دعا کہ پیش رسول    | کرے گا شکر تھا را بیان حسینؑ غریب       |
| لکھا ہو راوی زبوں بھی کہ انہیں ایک احباب | یہ ہم نشینوں سے کہنے لگا پچشمہ پرکاب    |
| نبی جو خانہ خرابو یہ پوچھے دو گے جواب    | ہو ارضا سے تمھاری روان حسینؑ غریب       |
| تب اس سے ہو کے مرض تم اسکو جانے دو       | جو روز حشر یہ بدنامی اپنے سر پر لو      |
| کہیں جو فاطمہؑ اپنے محبوبن مین دیکھو     | کھڑا ہو با کفن خون چکان حسینؑ غریب      |
| کر اُسکا قطع سخن بول اٹھا شہ مظلوم       | خیال محض ہو ملنا مجھے کفن معلوم         |
| نہ لیون رخت بدن کاٹ کر گلا وہ شوم        | انھوں کو یہ بینیں رکھتا گمان حسینؑ غریب |
| عشت یہ فکر گرد ہو مین کچھ اس کا سود      | کفن تو حشر مین تب ہو بدن یہ خون آلود    |
| کیسے لاش کو تکفین کریں جو وہ مردود       | کہان کفن کہہ رہا ہے ایمان حسینؑ غریب    |
| کعبہ ہ تم سے کہو ہونہ سرور عالم          | ہو امین جہم تمھارا جو تم سے ہو برہم     |

|  |   |
|--|---|
| نارین ڈالے ہو کیون اپنی قیامت کا خشت       | تیرہ کرتا ہے عبت اپنی تو نعمتوں کی گلیم |
| اس لعین نے کہا ان باتوں سے بھلو کیا کام    | جلد لا واسطے میرے توجو حاضر ہو طعام     |
| ہم سیاہی ہیں سمجھتے نہیں کچھ دین اسلام     | کام وہ کیجیے حاصل ہو کہ جس سے زردیم     |
| زن بیچارہ غرض کھائے کو آگے لائی            | زہر اراں نے کیا جب تو اسے نیند آئی      |
| چار پانی کو منگا ان نے وہیں بچھوائی        | سورہ اسپہ وہ ملعون بچھا فرش ادیم        |
| آگے یوں راوی جانسوز کرے ہے گفتار           | دونوں بھائی جو وہ سوتے تھے بیک حجرہ تار |
| ایک انہیں سے بگا دوسرے کو رو کر زار        | کہا آتا ہے نظر صبح یہ گردن ہو دو تیم    |
| نخواب میں دیکھیں ہو نہیں کیا کر رسول مقبول | کتے ہیں باپ ہمارے کٹر دلدل نے قبول      |
| کیون کیا یہ کہ دو فرزند دل و جانے لول      | پھر بن حیران و بریشان بدیہات غنیہ       |
| سیخن سکے سراپہ ہوا ان نے بھی کہا           | خواب میں بھی یہی اسے جان برادر دیکھا    |
| ایک سے ایک گلے لگ کے روئے پھر ایسا         | کہ ہوا خواب سے بیدار وہ ملعون لعیم      |
| ہو برآشفہ زن اپنی سے لگا کرنے سخن          | اسے دغلا زہراغ اٹھ کے تو کر لار دش      |
| تا کہ معلوم کر دن مرو کوئی ہے یا زن        | کسکی آئی ہے صدا کون اس کھڑن مقیم        |
| زن بیچارہ نے اسکو نہ دیا سنے جواب          | لایا اٹھ کر وہ چراغ آپ ہی باختم عتاب    |
| چھرے میں دیکھے تو دو طفل ہیں رشک متاب      | اشک آنکھوں سے روان ان کی مثال سینم      |
| دیکھ کر اسنے کیا عارف ملعون نے سوال        | کون ہو تم جو دیار حل قیامت یاں ڈال      |
| اس لعین کو بھی انھوں نے جو کیا دست خیال    | بولے ہم دونوں ہیں مسلم کے ستم دیدہ یتیم |
| تم قمار لگا کئے سنایہ جس دم                | یا رور خانہ و من گرد جان سپ گدوم        |
| آخرش دونوں کے گیسو میں گرہ دے بہیم         | ما را ایک ایک طمانچہ نہ خدا کا کریم     |
| مد کو اس حجر کے محکم کیا دے کر زنجیر       | سورہ اپنی جگہ ان کے پھر وہ بے پیر       |
| آخر کار کہ جو بوقت ہوئی رات اخیر           | لیجلا صبح انھیں مارے گردن وہ لعیم       |
| دو ڈری وہ مومنہ روتی ہوئی اسکے دنبال       | لگی کہنے کہ نہ کر قتل کا اسنے تو خیال   |
| دین کو واسطے دنیا کے نکھو تو چند ڈال       | انحسقی دین ترے کچھ بھی خدا کا پریم      |
| اقربا میں ہیں محمد سے یہ دونوں مظلوم       | لیجلا ان کو ثواب کا سننے ان کا حلقوم    |
| باز اس عمل زشت سے اسے مرتد شوم             | منت ہو مشور قیامت میں تو بال اہل عجم    |

|   |   |
|---|---|
| وار داس جا ہونی اگر زن حارث کی کنیر       | اسکی بی بی رکھے تھی آل محمد کو عسزیر    |
| یا بی بی دیکھ کے جو عکس کے اُن نے تمیز    | آئی وان اسکو نظر شکل دو خورشید عظیم     |
| دیکھ کر اُن سے کہا اُن نے کہ صاحبزادہ     | ہو گئے غم کون نشان اپنے گھرانے کا دو    |
| کس لیے اُن کے اس نخل تلے بیٹھے ہو         | کوئی تپتہ کو ایسی معیبت ہے عظیم         |
| سکے بولے کہ دو خرد بین مسلم کے ہم         | باپ کو نے مین موا آ کے تہ تیغ ستم       |
| نہ کوئی دوست ہے اسجانہ کوئی برہم          | آسرا ہو کسی کا نہیں جز رب کریم          |
| تب کہا اُن نے کہ تم پر سر میں جاؤں قرآن   | ایک بی بی رہی مری تپتہ فدا از دل و جان  |
| چلے تم گھر میں رہو اُسکے کوئی دم مہمان    | رکھے گی تمکو نہایت بتواضع تکریم         |
| غرض اس جا یہ جو وہ قادیر کرتی تھی سخن     | گویا آئی تھی قضا اُن کے ہر صحت زن       |
| یگی بی بی نے اُن کو برتر دامن             | کہا اُس سے یہ معززین کر اُن کی تعظیم    |
| بوجھا خاتون فیہ بین کون جو اے بن بیان     | تب کیا جاریہ نے مورت احوال بیان         |
| سنے ہی بی بی قدم پر گری ہو کر گریان       | پاس لے بیٹھی اُنھیں کر کے سلام و تسلیم  |
| پھر لگی کہنے کروں آپ کو مین تم پر فدا     | ہوے حاجت کچھ اگر تم کو تو دیے فرما      |
| بولے یہ ہکو دینے تو اگر دے بھجواؤ         | اجریں اُسکے خدادیوے بچھے باغ نعیم       |
| کہا اُن نے کہ یہ حاجت زدل و جان قبول      | نبیئے کا تھیں ہو جائیگا دان تک کہ امول  |
| ماحقہ کیجیے کچھ نوش نہ دل رکھیے ملول      | کر دیے اطمینان کہ کے اُنھوں کو تقسیم    |
| کہا نیکو جس گھڑی خاتون نے اُنھیں کھلوا یا | فرش خواب اُنکے لیے جبرے میں جا بھجوا یا |
| کر کے چپی اُنھیں اُس فرش اوپر سلوا یا     | آگے کہتے ہیں یہ راوی بروایات فہیم       |
| تھی تردد میں مدارات ہی کے وہ خاتون        | کہ ہوا در داسی اک مین حارث ملعون        |
| یہ کہا زن سے مشوش بچھے کچھ پاتا ہوں       | نہیں بے چیز کہ تنویش مین ہو تجھسی فہیم  |
| قطع کر اسکے سخن کو یہ دیا اُن نے جواب     | تھا کہاں صبح سے تو اب تین اذ خانہ خراب  |
| بولائیں صبح سے تا شام یہ کھینچا ہر عذاب   | ہو گیا آجکل شب جس کے بے سبب مین سقیم    |
| آج کو نے سے کیا بیون نے مسلم کے فرار      | اونکی تلاش و خمس مین یہ پایا آزار       |
| موادہ اسپ جسے دیکے لیا سودینار            | ساتھ ہو بنیانہ مرنے کوئی جلو وارد نیم   |
| سکے وہ مومنہ بولی کہ سنئے ہر کیمنت        | بیٹے مسلم کے محمد کے جگر کے ہین کیمنت   |



|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| روح الامین کے خونے ہے آغشتہ سر لک       | حورون کے ہر یہ دروزبان دا مصیبتا      |
| آفلک ہر درون بروئے پرواز ملال           | لے فرش تا بعرض کیا غم نے پائمال       |
| موجب سے اس غزا کے کری کر کوئی سوال      | مین کیا کیوں کون تو بیان دا مصیبتا    |
| غم ہو گیا ہر جن و ملک کے دلون کا قوت    | مارا پڑا ہر دن مین اک ایسے کالج پوت   |
| شیون کے درمیان جو کچھ آجای سکوت         | ہوتا ہر امر غیب کہ ہاں دا مصیبتا      |
| نامسفی کو چرخ نے اتنا دیا رواج          | دستار کو شرت کی کر خاک و خون تاج      |
| اک بدترین خلق کے خجر سے رسین آج         | بے سر ہر غمزدہ و جان دا مصیبتا        |
| کیا لگو کر گیا حرکت چرخ بے ادب          | ایمان کے گھر کی بیٹھ گئی سقف ہو غضب   |
| ڈوبا پڑا ہے خونین ارکان دین اب          | شہتیر سا ہر ایک جوان دا مصیبتا        |
| حوصلن تمام ناطق و مطلق بکائنات          | سیراب سب ہین بلکہ جاوات و ہم نبات     |
| پانی بنیرسانی کو شرکی ذریات             | گدڑب جان سے تشنہ لبان دا مصیبتا       |
| اتنوس جا کے آب تک ابن شہ نجف            | دریا تین منہ کو کھوکے رہ جائے چلن صدف |
| خاطر سے بھی نہ ڈال دی پانی کو بھر کر کف | اہل حرم کو تشنہ دہان دا مصیبتا        |
| تا عرش پہونچی شعلہ کی اس جیسے سوزبان    | استادہ کتے طناب کے جسکے ملائیکان      |
| تن خاک پر ہے صاحب خیمہ کا فرش مان       | مذبح وہ پڑا ہے جہان دا مصیبتا         |
| کوئی ہر اتنی دست ستم سے وہ باگاہ        | باہم دکھائے پرچہ کو پھرنے کئے رویاہ   |
| امت کے یہ عمل مین نہیں غیر کا گناہ      | منہ ہو اے محمدیان دا مصیبتا           |
| شاید محفلان ازل کو اسے رستم             | جاتے رہے ہون و فقر بخشش کی قلم        |
| ہو اہل دین سے یہ عمل زشت ہے ستم         | اے غافلان خواب گران دا مصیبتا         |
| اس کام سے مجب نہیں امت نے جو کیا        | بیٹھے ہون نہ نجیب بنی پیش انبیا       |
| ایسے جہراخ دین کو بچھا تار کر دیا       | عالم بچشم مالک ان دا مصیبتا           |
| عمران ہونین یہ قوم بد اعمال زشت خو      | عقبے مین ہوئی کیونکہ محمد کے روبرو    |
| جن نے کیا زبرد کے اجر اے کار کو         | خون اسکی بوسہ گہ سے ہوا ان دا مصیبتا  |
| مختر بن آہ فاطمہ جب یون قدم دھرے        | سرا تھ مین ہودوش یہ کپڑے لہو بھرے     |
| اور گود مین جگر کے وہ ٹکڑے ہرے ہرے      | تب گیا کر مین یہ بے خبران دا مصیبتا   |

|  |  |
|--|--|
| سکے یہ بات غضبناک ہو وہ تخم حرام       | زن کو مجروح کیا شیخ علم کر زینام           |
| اسین پہونجا زن بیچارہ کا فرزند و غلام  | کہا اُن دونوں نے اے آل محمد کے غنیم        |
| باز اس فعل سے آمان خدا کو جلاد         | عاقبت اپنی نند دے دلسطے زر کے برباد        |
| سج کے یہ حرف برآشفقتہ ہوا بد بنیا د    | ہاری شمشیر کہ پہونچے وہ بجناات یغیم        |
| نادی کہتا کہ اب آگے کون کیا ہیما ت     | لیگیا دونوں بیٹوں کو سوائے آب ذات          |
| قتل جب کرنے لگا اُنکے تین وہ بد ذات    | بولے وہ اسکے تین کر کے سلام و تسلیم        |
| رحم کر ہم یہ تو اب بہر خدا اے بد خو    | یون ہی گرد لین ہے تو کاٹ ہمارے گیسو        |
| بیچ لے ہاتھ کسی شخص کے جا کر ہم کو     | مدعا قتل ہمارے کر اگر ہے زر و سیم          |
| سن کے یہ کہنے لگا دونوں کہ وہ دشمن دین | رحم کر چاہو تو یکذرہ مرے دل میں نہیں       |
| غرض اُن دونوں بیٹوں پہ مونی موت یقین   | چپ ہوئے ہو کہ وہ راضی برضا و تسلیم         |
| آخر کار جو بے رحم نے کھینچی تلوار رنہ  | کہا ہر ایک نے اس سے یہی رو رو کر زار       |
| خوف اتنا نہ کہ اب پہلے تو بجو ہی مار   | دیکھ سکتا میں نہیں بھائی کی گردن ہو دو نیم |
| آگے کیا اسے ستم کو میں کون وادیا       | جس طرح دونوں بیٹوں کے تین قتل کیا          |
| جس کا تھانام محمد اُسے پہلے مارا       | پھر جدا تن سے کیا اُن نے سرا بلالیم        |
| رادی کہتا ہے کہ جب کاٹ لے اُنکے سر     | دوہن دربا میں دیا ڈال تمون کو لے کر        |
| بیٹھکے بھائی سے چھاتی کو ملا یک دیگر   | آخر الامر تہ آب وہ مظہر موم یتیم           |
| آج سو واپس بہن تو خوب رُلا یا تو نے    | دل سے ہر ایک کی شادی کو بھلایا تو نے       |
| کہہ کے یہ مرنیہ جیسا کہ پٹا یا تو نے   | حشر میں اسکی جزا دیوے بچے رب کریم          |

### مرثیہ دیگر

|                                    |                                     |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| گردن پر از خروش و فغان و مصیبتا    | شبیون دردن کون و مکان و مصیبتا      |
| آفاق بزم امتیان و مصیبتا           | عالم تمام گریہ کنان و مصیبتا        |
| خلقت نے شکل جون مہ نوحاک سے ملی    | دنیا کی جیب چاک ہی چون گل کی ہو کلی |
| ہر شہر کو چہ کو چہ و ہر وہ گلی گلی | دا حشر تا جو یان ہی تو دان و مصیبتا |
| کر نیو سر پہ خاک اٹھاتے ہیں سیلک   | زیر زمین محب جنین آجائے گر فلک      |

|  |                                  |
|--|----------------------------------|
| ہوئے ہر بدسلو کی چرخ جھٹلاش            | ختم آگے اہل بیت کے یان وامیصبتا  |
| شاہا ہمیشہ اشک مری چشم نمین رکھ        | اپنے غزا کو تعلقا مت المین رکھ   |
| اس ردیہ کو یان تیئ اپنے تو غم نمین رکھ | ننگے بدن سے کتنی یہ جان وامیصبتا |

## مرثیہ دیگر

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| ہاے وہ نانی تمھارا یا بنی       | فاطمہ کے من کا پیارا یا بنی    |
| ظالمون نے کر بیچارا یا بنی      | کیا کمون کس طرح مارا یا بنی    |
| دان موایا سا ترا کھنت جگر       | کئے جمان سیراب حیوان سرسیر     |
| گریہ تھا اک تیر کے پیر تابیر    | دان سے دریا کا کنار یا بنی     |
| گوسفند دن کا جو کاٹین ہین گلا   | انکو بھی دیتے ہین پانی اولا    |
| ذبح کرتے وقت ایسے کو بھلا       | نیر نہ میٹھا نہ کھارا یا بنی   |
| شاخ سے کوئی اگر ٹوٹے پھول       | دیکھنے والے کا دل ہوئے لول     |
| اُس تن نازک کو کہ تو کس اصول    | ظالمون نے سرا تارا یا بنی      |
| فاطمہ کو کہہ کر ہو دین داد خواہ | قتل یوں شبیر ہوئے بیگناہ       |
| وہ گلو جو تھا ترا نت بوسہ گاہ   | وان چلا خجھر دودھا سا یا بنی   |
| گر کہیں مر جائے کوئی بیوطن      | اسکو بھی ملتا ہے دس گز کا کفن  |
| یوں بڑا سو گئے تری بیار کاتن    | نے جنازہ نے گوارا یا بنی       |
| سے کوئی بھائی بجائے ابن عم      | لاش پر ہر لاش بیٹوں کی بہم     |
| ہو گئے سب طعمہ تیغ ستم          | گھر کا گھر اجڑا ہے سارا یا بنی |
| ایک جو جینا بجائے عابدین        | اسکے بھی جینے پہ ہر سکویقین    |
| کوئی عترت کو نظر آتا منین       | اب تسلی دینے ہار ایا بنی       |
| صبح سے منزل چلے وہ تابشام       | تلوؤن میں کائے چھہ ہر ایک گام  |
| ٹھوکر دن سے آروگئے تاخن تمام    | دشت یہ پر سے زخا سارا یا بنی   |
| کہ تو اس بکس کی کیا نصیر ہے     | اسکے پاؤن بیچ کیوں زنجیر ہے    |
| کہ جب اسکی جلد جو تہیر ہے       | ہو یہ دکھ کب تک گوارا یا بنی   |

|  |  |
|--|--|
| پوچھے جو مسلمین کو نبی کے وہ نور عین ایمان کا پھر جو نعم ہو جو بایں مشرقین | مارا ہر کس گناہ یہ تم نے مرا حسین اس حرف کا جواب کسان دامصیبتا           |
| جس پرے کے ملک نہوے حرمان راز ان اشترودن ز پشت پر جکے نہیں جاز              | دیکھا نہ مہر و مہ نے ادھر چشم کر گئے باز بیٹھی ہیں اسکی پردگیان دامصیبتا |
| خوڑ شد سوے ابر چلا دیکھ وہ گردہ لرزہ تمام عرش باین شوکت و شکوہ             | کی خاک سر پہ دشت نذر ویا ہر ایک کوہ آئی ننداز راز نہان دامصیبتا          |
| مقتل کو اس گردہ نے جدم کیا گذر تب جہر یل زانے غم سے لگا کے سر              | آواز ہلے ہلے گئی عرش کے ادھر بولا کہ اے امام زمان دامصیبتا               |
| جنت کی ہر فضا سداں اسکا بٹ اداں خنجر گلوے تشنہ پہ جلتے وہ کر قیاس          | صورت ہر تیرے حال کی ہر آن اگو پاس کست ہے دیکھ آب روان دامصیبتا           |
| صورت علی وفا طہ کی کب ہو چین کی بختا گیا ہو گو دے جس والدین کی             | گوین کہوں جگہ مجھے سمجھو حسین کی خاطر ہوا انکی کس سے نشان دامصیبتا       |
| کس شکل ہلے جا کوین سمجھا دن اب نہیں لا کر کسی مقام میں سمجھائیں سب اسفین   | سمجھائے کو کسی کے تسلی ہو کب نہیں بیٹھیں کہیں وہ غمزدگان دامصیبتا        |
| الحق ہر جگہ کیونکہ غم اپنے خیال سے جو کچھ کہ بچ رہے ہیں جلال و قاتل سے     | فرزند جگے رہیں پرے ہوئیں لال سے سداں اس پر رو سپان دامصیبتا              |
| غیر از عمار راہ نہیں اور کچھ مجاب نیزے پہ پیش سر ابن ابوتراب               | چادر نہیں سر و نہ پہنچ جا در سحاب با چشم نیمہ دانگر ان دامصیبتا          |
| کتنی ہر اہل بیت کی یون صبح و شام راہ روے زمین یہ عابد محزون مستم راہ       | منزل کی پوچھنا انھیں ہر ایک گام راہ باند طفل اشک و دان دامصیبتا          |
| گردا کے گھیرے جا دی یون شاہ کی سپہ ملک ٹھہرے گر کہیں تو را شاہ وہ رو سیہ   | کانٹا بنکانے کو قدم سے وہ بے گناہ کرتے چلین بنوک سنان دامصیبتا           |
| تا شام قتل گاہ سے اس شکل وہ پلید آئے نہ بات کہنے کی نہ طاقت شنید           | لاس حرم کو آہ بامین محنت شدید جو کہہ چلے یہ مدعیان دامصیبتا              |
| سودا خموش زیادہ نہ کر اب سخن کو فاش  | اجزا و کرنے ہوں گے عناصر کو پیش پیش                                      |

## مرثیہ

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| کہ جن نے آج یہ شادی اٹھائی    | کہوں کس سر فلک کی بیوفائی       |
| کہ نبرے سے ہو نبری کی جدائی   | کہیں بھی تخت کی رات ایسی آئی    |
| وہ بڑا تھے ملائک بھلے خادم    | وہ بڑا جسکو سب کتنے تھے قائم    |
| سراسر کاٹ لیں یہ بھی خدائی    | سو دشت کر بلا میں ملے ظالم      |
| مرے فاسم سا بیٹا اور جیون میں | کے مان اٹکی ایسا دکھ سون میں    |
| عجب ساعت سے یہ شادی اٹھائی    | کہو تو یہ کہ جی کہ کیا کردن میں |
| کہیں یہ رسم دیکھی تم نے احباب | نوع عم کطرح اس شادی کا باب      |
| اجل جی ننگ لے شربت یلائی      | ندین دولہا کو ہرگز تھڑا احباب   |
| نہیں چادر کسی سمدھن کے سر پہ  | منہ سے کا چھاننا کب ہو میسر     |
| کتنی کنگن کے بندھے ہی کلائی   | دھری تھی بیاہ کی خونے لگن بھر   |
| کیم کے سر کا کر منکیاں کین    | کسی سا چن کا دیکھا ہے یہ آئین   |
| چلے دولہن کے گھریوں لے مٹائی  | بنائیں کھا پچیان نیز دنیہ دھریں |
| انار آسا لگن سے دل بھر دیں    | کردن کیا ذکر آتش بازی کا میں    |
| رہی اکر جھوٹ مہر منہ پر ہوائی | اٹھا یا بیاہ ایسا آسمان نین     |
| کسی اس بیاہ میں یوں مندی کیات | ہوا یہ ہم زن شادی تو بد ذات     |
| بے کر خون سے نیچے حنائی       | کیکے مہندی کی شب نبری نے ہیما ت |
| چلے آنکھوں سے حکمی غونکا نالا | یہ سب بڑوں نے بڑا سہ نرالا      |
| عجب اسکے لیے مسند بچھائی      | جہان بیٹھے تو ہر کو ہو کا تھالا |
| نہ ان رسموں کے وہ پاؤں کھکانے | دین و آسمان گھر کوئی چھانے      |
| لیا ہونیک سر سر را بندھائی    | کہیں دیکھا کہ دولہا کی قضا نے   |
| کنول کے پھول چاک پر ہن میں    | محل آرائش کو یان زخم بدن میں    |
| اسے کیسے غضب یا کہ خدائی      | برنگ لالہ خوشے سرخ تن میں       |
| لٹا یا چرخ نے دونوں کو گھر کو | جڑھے جب بیاہنے نبری کو بر کو    |

|  |   |
|--|---|
| ایک تو غم کی پیر کے سینہ ریش<br>اشقیات کہتے ہیں جو کچھ گرد و پیش   | لشہ طعن و طنز سے سودا میں پیش<br>بکسو سے کہنے کا یا ریا یا بنی  |
| تب سے جلتا ہر بدن خورشید و شمس<br>کچھ نہیں ہاتھ اسکے اور اسکو کوشش | اس مصیبت پر علا و مضیبت عیش<br>راہ چلنے کا سہارا یا بنی         |
| گیا گردن غارت کا عزت کی بیان<br>اُنہ جو گزری زبردست شامیان         | اک ردا چھوڑی نہ دو درمیان<br>تم پہ ہے سب آشکارا یا بنی          |
| چر زبے بزرگ ہو گیا اکبر مرا<br>خاک میں اس دشت کی آکیر مرا          | گود سے میرے گیا اصغر مرا<br>مل گیا ہر ماہ پارا یا بنی           |
| دیتی تھی اسنے عوض روز ادا دل<br>مل کے سب سمجھا رہی ہر اس محل       | دلت کو میں بھلو بے غل<br>میں نہ دان دامن پسارا یا بنی           |
| سو بڑے کے سر کا بر بھی پردہ خال<br>باپ نے جب کینیکر ڈالی کال       | تیر کی تھی خلق میں چھوٹے کے بھال<br>نخن کا اچھلا پتہ ریا یا بنی |
| تیر و تازہ ہی جان پانی سے خلق<br>پانی کا کہتے تھے دان وہ نشہ خلق   | پس اس کو بچو نگو میرے بھائی خلق<br>بچکیان لے لے اشارا یا بنی    |
| ڈس گیا داماد کو نیزہ ہونا ک<br>اقربا میں بن غیب میری کبھی بھاگ     | مل گیا مانی میں دو لہن کا سہاگ<br>خس اتنا بھی ستارا یا بنی      |
| بخت بد کی کیا کمون میں ٹوک چوک<br>گھر کا گھر میرا دیا آفت میں جھوک | لگ گئی کس کی بجائے بھگو ٹوک<br>لون میں جا کس کا سہارا یا بنی    |
| ہو دگر جس دن عرصہ یوم نہ تلو<br>حال فرزند کا اپنے رکھو یا د        | لیجے ہر مظلوم کی ظالم سے داد<br>بیکون کا تم ہو چارا یا بنی      |
| الفرق با نوبہ جب کرتی تھی بین<br>ایک دل کو دان نہ تھا اک لفظ بین   | ہر طرف خونناک دل روئی تھی بین<br>آب تھا ہر سنگ خارا یا بنی      |
| سودا جرم ہی بڑا اسے شاہ دین<br>اور کسی جاگہ مفراس کو نہیں          | رو نہیں ہے حشر میں جسے سین<br>ہے یہ اور دامن ہتھارا یا بنی      |

|  |  |
|--|--|
| <p>             جت کو مارا ندان وا ویلا<br/>             ہو کے بے خانمان وا ویلا<br/>             سر بنوک سنان وا ویلا<br/>             رشک مہر جوان وا ویلا<br/>             اے کس و بے کسان وا ویلا<br/>             نر با در میان وا ویلا<br/>             کیا یتیمی کی شان وا ویلا<br/>             صورت سار بان وا ویلا<br/>             خون سے بے جاے پان وا ویلا<br/>             تن ہی لو ہو لسان وا ویلا<br/>             تر ہوا ہے دہان وا ویلا<br/>             چشم ہے خون فشان وا ویلا<br/>             یون کرے ہے بیان وا ویلا<br/>             ہائے مادر کی جان وا ویلا<br/>             بھٹی دہ کس کی کمان وا ویلا<br/>             پوچھون تیرا دھان وا ویلا<br/>             رن میں میرے پران وا ویلا<br/>             یہ جو ہے خون چکان وا ویلا<br/>             روز و شب مہکودھیان وا ویلا<br/>             کر کے اُس میں گمان وا ویلا<br/>             رور و آہ و فغان وا ویلا<br/>             لرزے سے آسمان وا ویلا<br/>             نہیں تاب و توان وا ویلا           </p> | <p>             ظالمون نے بلا کے یان بدغا<br/>             خاک و خون میں پڑا کر تیرا تن<br/>             دھڑ ترارن میں آہ تڑپے ہے<br/>             خون میں ڈوبا پڑا ہے گرد ترے<br/>             کتے بین تجکو رو رواہل حرم<br/>             وارث اب عابدین بن کوئی<br/>             منہ پر اس طفل کے برستی ہے<br/>             ہاتھ میں اُسکے بختیوں کی ہمار<br/>             آج قاسم بنے کا سرخ دہن<br/>             سرے تا پا علی اکبر کا<br/>             علی اصغر کا آب پیکان سے<br/>             اُسکے ماتم میں شہر بانو کی<br/>             یاد کر دہدم اسے اب وہ<br/>             کیا ہی تو داغ دیگیا دلین<br/>             تیر تجھ حلق میں لگا کس کا<br/>             نہیں چادر بھی مجھ کے جس سے<br/>             کاش لیجاتی میں مدینے تجھے<br/>             پانی ہو تو دھوؤں ترا کرتا<br/>             دل میں رہتا ہے تیری صورت کا<br/>             پالنا خالی ہے جلاؤن تجھے<br/>             غرض اس طرح بانو کرتی ہیں<br/>             جسکو سُن سُن کے کانپتی زمین<br/>             اس سے آگے کسی کو سننے کی           </p> |
| <p>             ختم تو کر کے مرثیہ سودا<br/>             یہی کہ ہر زمان وا ویلا           </p>   |  |

|                                |                                    |
|--------------------------------|------------------------------------|
| کوئی کوئے ہر سینہ کوئی سر کو   | جو نوبت ہر توبہ نوبت دھرائی        |
| زہے شادی کہ جبین تخت کی رات    | انگائے ہو گئی چنے میں نوبات        |
| کہن کیا آری مصحف کی من بات     | نہ پھر دو لھائے نکل اپنی دکھائی    |
| کہن یوں بیاہ میں گانہ بدھا کے  | کہ ہر اک بونہ گرنہ کو آوے          |
| وہ باہم سمدھیائے کو پٹاؤے      | الم ہر ایک سے یسے بدھائی           |
| کسی نے کھائے گراس بیاہ کو یان  | ابن کے سرخ ہین کو ہو سو دندان      |
| ویسے ہین سمدھن کو بار جو یان   | سوز بخیر انکی گردن میں پٹھائی      |
| تو ہے یہ بیاہ جسکی حشر تک دھوم | مرین بیاہ سے براتی ہوئے مظلوم      |
| بجاری سمدھنوں کو کھانا معلوم   | سجھوں زرد ہی روجان اپنی گنوائی     |
| کہن یہ بیاہ کا دیکھا ہے معمول  | کہ نہ کی جو تھی کو بیجے کہ ہن پھول |
| بنی سر خاک کہ منھ سے ملے دھول  | کہن یوں کھیلنے میں چو تھی آئی      |
| قرض ارض و سواتا ہو کے برہم     | رہیگا جب میں اس شادی کا ماتم       |
| کر یگانیک دبد کے دل میں گھر غم | نہیں شادی یہ آفت ہر سمانی          |
| نموش ہو سو دایان آگ نہ بول اب  | کہ اس علم سے عالم جان بر لب        |
| تر اکوین سے بر آوے مطلب        | کہ جیسی تو کئے یہ خلقت رُلائی      |

### مرثیہ مفردہ

|                                |                            |
|--------------------------------|----------------------------|
| اے امام زمان و اوایلا          | سید دو جهان و اوایلا       |
| آج تجھ یادگار حسیدر کا         | نہیں جنگ میں نشان و اوایلا |
| دن میں بے سر پڑا ہر تیرا تن    | شاہ کون و مکان و اوایلا    |
| نازک اندام پر تیرے رہیں        | زخم تیغ و سنان و اوایلا    |
| لو تھ پر تیری کوئی آج نہیں     | شیر بن پاسبان و اوایلا     |
| تجھ بغیر از مدینہ ہے سونا      | اے محمدؐ کی جان و اوایلا   |
| جو کہ گذرا ہی تجھ پہ جور و ستم | کیا کردن میں بیان و اوایلا |
| خلق سیراب و نشانی سے تری       | خشک منھ میں زبان و اوایلا  |



|                                 |                                   |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| ایک دیکھ ہو دل پہ تو اسکو کون   | زخم ہے کاری یہ کاری یا رسول       |
| کھا گئی شمشیر اکبر سا جوان      | تیر کا طعہ ہوئی اصغر کی جان       |
| طوق عابد کے گلے کے درمیان       | جسم سے اُسکے بھی بھاری یا رسول    |
| پانی کی رہ ظالموں نے بند کی     | بات مانی ہو نہ ان کی بند کی       |
| روح میرے شوہر و فرزند کی        | تن سے پیاسی ہی سدھاری یا رسول     |
| آدم و حیوان سے لیکر تاجہ مور    | پیتے ہیں پانی کروڑوں درگمور       |
| پانی دینا میں بہت شیریں دشور    | نئے انھیں بیٹھانے کھاری یا رسول   |
| یہ ترے فرزند پھر ہو ظلم و ہر    | جائے وہ دنیا سے پیاسا ہے قہر      |
| دیکھتی ہوں گر کہیں پانی پہ لہر  | لگتی ہے مجھ کو کٹاری یا رسول      |
| کھیا کروں بیٹی کی شادی سے سخن   | بھر کے لوہے دھری گویا لگن         |
| نتھ سہاگ اپنے کی کھلا کر دھن    | تخت چڑھتے ہی اُتاری یا رسول       |
| بیٹی کو دھن کہیں ہو بیاہ جب     | اس دھن کو بیوہ زن کہتے ہیں سب     |
| آر سی صفحہ نے کیوں شادی کی شب   | کی نہ اس سے سازگاری یا رسول       |
| ولین سمدھن کیا نہ کہتی ہوئے گی  | لال سا بیٹا بھاپنا کھوئے گی       |
| بدشگون کہ کہ بہو کو رو دئے گی   | کس طرح کی ہے یہ خواری یا رسول     |
| تو یہی بہتر کہ میں بھی اب مردوں | ایک دیکھ جو ہو دوسے تو اسکو بھرون |
| معذرت تسدن میں سمدھن کی کروں    | یا بنو کی غسگاری یا رسول          |
| رات دن اس غم سے مین سوئی نہیں   | کس گھڑی مین پیتی روئی نہیں        |
| اس مصیبت پہ کب ہوئی نہیں        | حال ہے بچھریہ طاری یا رسول        |
| مہربان کرتی تھی جب بالوہ مین    | تھا عجب ارض و سما میں شور و مین   |
| بیٹ سرگاہے کے تھی وحسین         | گاہ رو رو کر بیکاری یا رسول       |

### مرثیہ دیگر

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| غم ہے مجنوں حسین و دل عالم واوی | اشک کی فوج ہے زنجیر بہ از فلا دی |
| جاگ نے پہرین خلق کے ہو کر ہاوی  | چشم سے تا بقدم راہ اُسے بتلا دی  |

## مرثیہ دیگر

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| اب سیکندہ بھی تمھاری یار رسول    | کرتی ہن بانویہ زاری یار رسول    |
| باب بن بابا کی پیاری یار رسول    | مرچلی ہے غم کی ماری یار رسول    |
| باب کیدھر ہے جو دکھلاؤں اسے      | اکس طرح سے کہ تو بہلاؤں اسے     |
| یہ تو نادان، بیکاری یار رسول     | ہو سمجھ اسین تو سمجھاؤں اسے     |
| رات رو رو کر مین اپنا سر دھنا    | دیکھ حال اسکا جگر میرا بھنا     |
| اس کو بابا کہ پکاری یار رسول     | ان نے جسکے یانوں کا کھٹکا سنا   |
| ہائے بابا ہائے بابا پھر رٹ       | گر اسے فیندا کے جاتی تو چٹ      |
| رات یوں کھٹی ہو ساری یار رسول    | جائے ہو رو رو کے اسکا دم بٹ     |
| ان کمین تو جا کے بابا کو پکار    | تھکتے کستی ہے کبھو ہو بیقرار    |
| خون دل ہوتا ہے جاری یار رسول     | پر کبھی روتی ہے ایسا ڈھاڑ مار   |
| بی بی کی خاطر کھلونے لاینگا      | کستی ہوں ٹک چپ ہو بابا آئیگا    |
| مین تو اب پھسلا کے ماری یار رسول | نائے کب بھول اسکے دلے جائیگا    |
| جھوٹی باتیں مین بناؤں تاکجا      | باب کو دیکھے گی یہ روز جزا      |
| دیکھ اسکی بیقراری یار رسول       | دل ہوا بے اس اس سے بھی مرا      |
| روئے سے ذرہ بھی پھٹی ہے اگر      | اسکو تنکین دیکھن لیجا کر کدھر   |
| لا کے یہ ملعون ناری یار رسول     | باب کا اسکو دکھا دیتے ہین سر    |
| سر کو اسے باب کے اس سے چھپاؤ     | جتنا کستی ہوں کہ اسکو موت دکھاؤ |
| کون سنتا ہے ہماری یار رسول       | ڈر خدا کا بھی تو اپنے دلیں لاؤ  |
| پھر نہیں جینے کا اسکے احوال      | چند روز اسکا رہیگا کر یہ حال    |
| اسکو ہے اب دم شماری یار رسول     | باب کا غم جان کا اسکی ہر کال    |
| عابد بیمار کی ہے کس کو آس        | اکبر و اصغر سے ہو بیٹھی نراس    |
| رنگی ہے یاد گاری یار رسول        | میرے سیامی کی ہی اک میر پاس     |
| جی مین آتا ہے کمین جامر ہوں      | یہ تم اور ظلم مین کب تک سہوں    |

|   |   |
|---|---|
| وہ جو فرزند محمد کے بڑے تھے بے سر       | ایک کی لاش زمین کھود نہ وان گڑادی       |
| تا چہل روز بہتر تن بجا اس ٹھانوا        | یوں پڑے تھے کہ گودھوپ تھی انہر گھانوا   |
| ہائے اس طرح کیا تھیں بنی کا وہ گانا     | شہر اسلام میں تھی جس کے سبب آبادی       |
| چرخ نے غم ستم واسطے ان کے بویا          | رہا اس غم کے پھل کھانے کو ان کا بویا    |
| تیغ کیواسطے تھا روز ازل سے گویا         | گردن آل محمد پہ خط آزادی                |
| نہ تو مجھے یہ لعین ذات خدا کو حاضر      | نہ کیا پاس ملی کا نہ بنی کی حاضر        |
| دین سے منہ موڑ کے دریا میں لوگے آخر     | کشتی آل بنی شامیوں نے بٹھلا دی          |
| کوٹ کر لیلے جب اہل حرم کو مہیات         | اس مصیبت کی کہاں تاب جو کہ سکتی بات     |
| جو سوار شتر و کی پشت پہ تھیں مستورات    | مان بول انہیں کو کی تھی کو کی دادی      |
| قصہ لیجا نیکا آگے نہ گئے یہ ناکام       | ہو یہ ڈرسوئے ادب پر نہوا سکا انجام      |
| اہل بیت بنوی شیعہوں نے ہونچا کر شام     | جا کے دی اپنے خلیفہ کو مبارکبادی        |
| غدر وہ آل بنی سے کیا شیطانوں نے         | نہ جسے آنکھوں ہی دیکھا نہ سنا کا فون نے |
| حیث کفار کے نزدیک مسلمانوں نے           | کر دیا خانہ دین بیت ہو جون ایرادی       |
| پس خوشی از رہ انصاف کر اب اسکو غور      | اشقیا جب کرین مولاے دوعالم پر جور       |
| ان دنوں تجھ سے موالی رکھیں صحبت کس طور  | دلین کس طرح جتھوں کے ہو جائے شادی       |
| مہربان غم نے خوشی کو جو کیا بحث میں بند | کھائی آئین کی محرم میں خوشی نے سو گند   |
| دے عالم کے اڑی یوں کہ جون آتش سو پسند   | ظالموں پر گئی نزدیک خدا فریادی          |

### مرثیہ دیگر

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| گیا گودی میں جب مرجھائے صخر      | لگی بانویہ کہنے ہائے صخر     |
| فلک ایسا تم دکھلائے اصغر         | جیون میں اور تو مرجھائے صخر  |
| نہ تھی امید تو یہ دھن دکھا دے    | شب و روز اپنے ماتم میں ٹپائے |
| اکسلا یوں مجھے تو چھوڑ جاوے      | یہ ان اب کس سے دل ہلائے صخر  |
| مری گودی سے کیونکر اٹھ گیا تو    | نہ پاؤں سے کبھی ہرگز چلا تو  |
| میں حیران ہوں یہ کیا جادو کیا تو | مجھے اب کون مجھ تک لائے اصخر |

|  |   |
|--|---|
| طفل و دیوانہ چلے آئے ہیں لازم ملزوم<br>جسکو دیکھوں ہوں سو ہاتھ انکے سے ہر فریادی | غم ہو سینہ میں تو کیونکر نہ کرے اشک ہجوم<br>مل کے باہم یہ حرم میں بجاتے ہیں مدھوم |
| شعلہ کرے ہی اسے ماہ محرم کا ہلال<br>کہ نہ دیرانہ ہی چھوڑے نہ پھر آبادی           | پھر بھی از سر نو جب سن ہجری کا سال<br>دیکھکے اسکو یہ ہو جائے ہے اسکا یہ حال       |
| آئے اور سینے سے وہ چشم تلک مالکے موج<br>تاب کیا رہ سکے دلین جو سرور و شادی       | آہ ہی اسکا علم اور سرشک اس کی فوج<br>گر ٹھہ کو عشرت کی معاہدت کرے اسکا اوج        |
| مجھے بھیجیں ہے تاحور و ملک لے آدم<br>دکھو آفاق کے تین کس لیے سیاہیادی            | ایک دن غم سے خوشی نے یہ کہا سن اسے غم<br>کام دنیا کا ترے ہاتھ رہے ہے درہم         |
| حق میں انکی یہ اذیت کو مجھ عین صواب<br>تیرے شکہ دینے سے جن شخصوں کے دل میں عادی  | سن کے بولا جو اذیت میں ہیں مجھے جواب<br>انکے احوال کو ملک دیکھو تو روز حساب       |
| وہ مسلمان ہیں نہ دالین جو سراپے پر خاک<br>وہ مسلمان ہیں بچے دلین جھون کی جادی    | وہ مسلمان ہیں کہیں آج گریبان نہ جو خاک<br>وہ مسلمان ہیں نہ منہ پٹین جو ہو کر غناک |
| وہ ہی دیندار ہے چہرے سے اپنے جو گرد<br>وہ ہی دیندار ہے اندون میں ایذا دی         | وہ ہی دیندار ہے آل بنی کا ہودرد<br>وہ ہی دیندار بھرے آج کے دن جو دم               |
| تشنہ لب فوج ہوا سبط رسول اشقلین<br>باپ جسکا ہی علی مان ہے ہمیں زادی              | کس طرح دو غنیم کو دل کو نمون کے چین<br>کیا کون جتنے مفصل اسے یعنی کہ حسین         |
| تن تنہا وہ رہا سپہ تو پھر ایک ہی بار<br>نہ سیکھے کی چلے بن رہی نہ فولا دی        | خویش و فرزند و عزیز اس کے لیے جدم مار<br>جتنے نام دتھے دنیا کے انھوں سے تلوار     |
| سبط احمد ولد حیدر کرار کے سر<br>کسی جلا دے آفاق میں یہ جلا دی                    | گذری ابدیم جو کچھ اس سید ابراہیم کے سر<br>نہوئی ہوگی نہ ہوگی گنگار کے سر          |
| ان نے سر کاٹ لیا تھا جو وہ آل شمرعین<br>نہ کن کے لیے دی اسکو گزری نے کھا دی      | چور زخمی ہو کر اگھوڑیے جب وہ شہ دین<br>خاک پر ڈال دیا اس تن عربان کی تین          |
| یہ سخن بولی یمنون میں زبان جس تسلی<br>باپ کو تھا بہ بنی رابطہ داما دی            | دیکھ وہ سر کہا جن نے ہی صورت کس کی<br>ہی یہ وہ شخص کہ ہی ہمت بنی مان جس کی        |
| اپنے تھے تو کیے دفن جنازہ پڑھکر<br>اپنے تھے تو کیے دفن جنازہ پڑھکر               | جب لگے چلنے یمن دھر کے وہ سرخیز پر<br>جب لگے چلنے یمن دھر کے وہ سرخیز پر          |

|                                    |                                |
|------------------------------------|--------------------------------|
| کہہ جا کر میں اپنا بیٹا ماروں      | کسان تک مان ترا غم کھائے ہنجر  |
| بچے میں کاشکے جایا نہ ہوتا         | مرا بیٹا تو کس لایا نہ ہوتا    |
| تو یہ دُکھ تو تے یہاں پایا نہ ہوتا | اکہ تو پیاسا جہان سے جائے ہنجر |
| کسے تھی میں تو اب آویگا سیراب      | کوئی دم اس بچے کو ہو یگی تاب   |
| یلایا کسطح کا اسکو تین آب          | موا یہ جس سے اے بابائے ہنجر    |
| وہ دن جس دن خطہ میں جہان ہو        | زبان پر سب کی حرف الامان ہو    |
| یہ اسدن آرزوے مہربان ہے            | کہ اس عاصی کو تو بخشائے اصغر   |

### مرثیہ حضرت

|  |   |
|--|---|
| مقبول حق ہو جسکو کچھ غم حسین کا ہے     | لازم جہان میں ماتم ہر دم حسین کا ہے       |
| جن و بشروں شیون با ہم حسین کا ہے       | یہ غم حسین کا ہے ماتم حسین کا ہے          |
| یہ غم ہو تا قیامت ہر دم ہوئے ہے میرا   | ہر عنقریب ہو دین افلاک جا سے بیجا         |
| آواز صور جیسے ہر ایک کا ہے نغرا        | شیون ز شور محشر گیا کم حسین کا ہے         |
| بو پچھے جو کوئی مجھے کیا دون جواب اسکو | کب اس ستم کی آفے سننے کی تاب اسکو         |
| ہر جو بشر جہا نہیں ملتا ہے اب اس کو    | نجر سے حلق پیاسا تو ام حسین کا ہے         |
| پانی سے اے عزیز و سب کی ہر زندگانی     | بو بچانہ جسکو ان نے مرگ اپنے جی میں کھانی |
| دیو یگا کون اسکو دان بھر کے جام پانی   | جسکو میں سوچتا ہوں بوجھ حسین کا ہے        |
| تب خویش واقربا تو اسکے لئے ہن مارے     | پانی لے آئیکو وہ کس کے تین بکا را ہے      |
| سیراب جس جگہ میں وحش و طیر سا ہے       | ہو ٹونہ تشنگی سے وان دم حسین کا ہے        |
| تب یار و یار اسلے ماکے ہر در ہن رہیں   | کوئی نہیں ہر اسکا اب بلیسی کے نہیں        |
| اندیشہ ملک کرو تو یار دیکھ جوک من میں  | غربت سوا کوئی بھی ہدم حسین کا ہے          |
| جان پر لب آ رہا ہے دل زندگی کی مایوس   | اندیشہ آبر و کا اور فکر پاس ناموس         |
| کوئی نہ پاس اُسے تھا وہ جھون سے مایوس  | میں کیا کہوں کہ یہ کچھ عالم حسین کا ہے    |
| نے دوست پاس اسکے کوئی نہ آشنا ہی       | ڈالے نہ دمن او پر ایسی فلک تب ہی          |
| اگر نہیں ہر اس سے کوئی مگر خدا ہی      | اس حال میں مجھو محرم حسین کا ہے           |

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| وہ باندی کر مجھے اپنی بٹھا دے    | جو کوئی مجھ کو اب مجھ پاس لا دے |
| سبب جسکے سے تنگدو پائے اصغر      | تری مان بہر دم اُسکے مدتے جائے  |
| ٹھپک کر گود میں اپنی سلاتی       | مجھے جب پیار سے ملک میں بلاتی   |
| یہ دکھیا اب کسے ہلائے ہفر        | جو روتا تو پٹنکھورے میں جھلاتی  |
| اور اپنے باپ کا تخت جگر تھا      | سری آنکھوں کا تو نور لھر ستا    |
| تو کیوں جاتا ہے روٹھاوائے اصغر   | جھٹی سے لے پکے روشن یہ گھر تھا  |
| اسے متاد کیوں زیادہ کھلاتی       | لیکن پوچھتی یوں مجھ سے آئی      |
| اسے مان کس طرح ہلائے ہفر         | جنگاے سے نہیں اٹھتا جو بھائی    |
| جو توری نہیں تو کیا جی کر کر گئی | بہن کب تک ترے بن دکھ بھر گئی    |
| گئی ہے یہ بہت گھبرائے اصغر       | نہ بھائی ساتھ ہی تیرے میر گئی   |
| سم ہی کی اگر رکھتی تھی نیت       | وہ قوم بے حیا دور از حیت        |
| روا رکھتی نہ وہ ایذاے اصغر       | ہمیں اسے کاشکے دیتی افیت        |
| کہ زرد کر طلب کرتا تھا یہ نیر    | چھٹ اسکے کیا تھی اس بچہ کی نصیر |
| کہ منہ کو کھول کر رہ جائے اصغر   | بھلا اسیر سے یوں مارے تیر       |
| مجھے دکھیا کر اس جگ سے چلا تو    | چھدا کر تیرے پیسا سا کلا تو     |
| تری مان ڈھاک تری چلائے ہفر       | بلا لون بول تو منہ سے بھلا تو   |
| کبھی بیٹے تھی سرادر گاہ زانو     | لے گودی میں اس کو شہر بانو      |
| نہ بٹنگ تو مجھے بیوائے اصغر      | کسے تھی بائے یارب میں نہ مانو   |
| کرے کیا کر تری مان دان زرد       | جہاں اک بوند پانی کی نہوے       |
| جھٹے کس چیز سے نہلائے اصغر       | ترے کرتے کا لو ہو کیوں کر دھوے  |
| نہ کوئی ساتھ اپنے گور کن ہے      | نہ یان کبیر کا ٹکڑاے کفن ہے     |
| کوئی کیوں کر جھٹے گر دوائے اصغر  | اٹھانیکا ترے کہ کیا جتن ہے      |
| اگر جاتا رہا ہو ڈھونڈھ لاؤن      | جو روٹھا ہو تو میں مجھ کو مناؤن |
| مجھے جب اس طرح موت آئے اصغر      | یہ غم میں کس طرح دل سے بھلاؤن   |
| جو بولے تو تو جی تک اپنا وارڈن   | میں کیا کہہ کر مجھے بچے پکارون  |

|   |  |
|---|--|
| دین کے راہ زنون نے ہوزراہم ہیہات          | لوٹی کر بل میں مدینے سے جو آئی تھی برات    |
| نعارت اس طرح کیا ہاے پیمبر کا گھر         | نہ سرزن پہ نہ چاوری نہ مرد پر سر           |
| مرئیوے تو سوے جی سے بچے جو اکثر           | چاہتے ہیں کرین پوش کیلئے قطع حیات          |
| گھر کو شادی کو عوض روشنی کی آتش دے        | در پہ سر پیٹنے سے خلق کے نوبت باجے         |
| دولہا دولہن کے عجب بھاگ ہیں یارو جنگے     | تحت کی رات کرے دنگو قیامت کی لٹ            |
| دونوں سمدھیانے یہ لے گئے حج کر کو وطن     | عوض خلعت شادی نہ ملا شہ کو کفن             |
| کس گھر ہی بیاہ اٹھایا تھا کہ دولہا دولہن  | وردے دل کے ہم کرنے نہ پاس ہوا بات          |
| صبح کو یمنین بن سراپنے برائی تا شام       | شام سے صبح تلک لے کیے دولہا کا نام         |
| دیکھ کر حال یہ کہتے ہیں گھر طے خاص و عام  | بیاہ کا دن نہیں دولہا کا یہ ہر روز وفات    |
| کوئی رونا نہ کھڑا ادا لے سر اپنے خاک      | سینہ کوٹے ہو کوئی کر کے گریبا فلو چاک      |
| کسکا ماتم ہے یہ پوچھے ہو کوئی ہو غناک     | شادی کو آج تلک دیکھے نہیں یہ حالات         |
| غیر زنجیر نہ سمدھن کے گلے دیکھا ہار       | پان جو کھا دے سو ہر سمدھی کو تن میں سونہار |
| اور شربت سے جو پوچھو تو کہو یہ گفتار      | نشہ نوشہ کو کیا ذبح لب آب فراز             |
| یہ عجب بیاہ ہو حسین نہ کمین رنگ نہ راگ    | ورنہ ہر شاہی میں سب گاؤں ہیں دولہن کو نہاگ |
| اس نوہلی کے غرض ہنسنے عجب دیکھے بھاگ      | نوشہ کرنی ہیں منہ حو کے تلے بیٹھیں عورات   |
| چشم ہر ایک کی غوناب سے ہو مالا مال        | دوبے ہاتھو نہیں سمون کے ہیں لہو سے رومال   |
| گرد و لہن کے بھی یمنین ہیں کھولے ہوئے بال | شادی کر لوگوں کے دیکھے ہیں کہیں یہ اوقات   |
| کون ساعت بھی بخا میں کہ ہوئی جب نسبت      | زہر کا گھونٹ ہوا وہ جو پیا نہ تھا شربت     |
| غرض ایسی بھی نہ دیکھی میں کسی کی قسمت     | پاس دولہن کے یہ دولہا نہ ہارات کی برات     |
| راؤ چاؤ سے بنا کوئی یہ دیکھا ہو نہ اس     | بسکے دلے کہ کسی طرح کا سکے نہ ہلاس         |
| حیف صد حیف اجل اسکی ذہری کے پاس           | نہ دیا چنے اُسے بیٹھ کے اکدم نوبات         |
| بیاہ ہوتا ہو کسکا یہ زمانہ ستر میں کمین   | خوشی و حزمی ہوتی ہے قبلے کے سین            |
| ایسے دولہا دولہن آفاق میں دیکھی ہی نہیں   | غم سے شادی کے جھونکے نہیں تا حشر نجات      |
| بان کے دولہا کی رود کے لہذا وہ فغان       | زیر سر ہی عوض تکیہ ترے نوک سان             |
| خاک میں ہائے ہزار تو لو میں غلطان         | دیکھوں اب کوئی آنکھوں سے میں یہ مکروہات    |

|  |   |
|--|---|
| تج ستم سے بھائی جاجس جگہ ہوا ہے            | اُسجا بھج بھیتجا مارا دین پڑا ہے        |
| بیٹا رہا سود و نون کی تو تھہ پر گرا ہے     | قتل اس طرح قبیلا ہیسم حسین کا ہے        |
| صورت یہ کشت و خون کی بن کر بلا میں آئی     | تڑپے ہریان بھیتجا دان لوٹتا ہے بھائی    |
| یون گردن اپنی کنٹے مع اقربا کٹائی          | کٹنے کا ج طرح سے عالم حسین کا ہے        |
| جو زیر تیغ آیا چھوٹا بڑا انھون میں         | کیا کیا عزیز اسکا بیجان تھا انھون میں   |
| کوئی بھیتجا کوئی، ہر بھانجا انھون میں      | بیٹا کوئی ہے اسکا جو غم حسین کا ہے      |
| گھیرے ہوئے اب اسکو فوج مخالفان ہر          | ہر اک کی تیغ کا وہ تن بہر امتحان ہے     |
| مائے ہر تیر جسکے دان ہاتھ میں کمان ہر      | تو دے سے آج سینہ کیا کم حسین کا ہے      |
| تیغ و تبر سے اسکے ہین تن یہ زخم کاری       | اور جا بجا بدن سے خون ہو رہا ہر جاری    |
| تاہ و توان و طاقت سب ان ذرا ہاری           | حال اس قدر مجبور ہم حسین کا ہے          |
| ہر زخم تن کا جو نکل اب ڈبھار رہا ہے        | جون اب جوئے خون کو تن سے بہا رہا ہے     |
| گو یا تمام میدان پھولوں نے چھا رہا ہے      | قتل اس طرح سے گل کے موسم حسین کا ہے     |
| گرد و ن سے یون تن اسکا دیکھا گیا ہر کیونکر | سرتاقام ہر زخم ٹمیشرو تیر و خنجر        |
| سُن لو گے کوئی دم کو نیز کلی پیرسان پر     | بہر گیسوئے کفنیر پر چم حسین کا ہے       |
| مالکے کر اسکے تن کو جو وقت سرتارا          | کیونکر ہوا فلک کو یہ دیکھنے کا یارا     |
| جھک جائے شاخ او پر جیسے گل نہارا           | نیرے کی نوک پر سر یون خم حسین کا ہے     |
| ہو تین جو فاطماب جان اپنی اسبہ کھو تین     | اور بیٹ کر سر رائے دیکھ اسکا حال رو تین |
| یانی اگر نہ ملتا اشکوں سے اپنے دھو تین     | لو ہو سے سر ہن جو پر غم حسین کا ہے      |
| بن کر بلا میں یار و ظالم جو کھئے جہانتک    | دست تقدی اسکے پہنچے ہین اب کمانک        |
| اہل زمین سے لیکر اب اہل آسمان تک           | جو کوئی ہر سوائسکو ماتم حسین کا ہے      |
| چاہے جو روز محشر کوئی نجات اپنی            | سر خاک ڈال کاٹے رورو کے رات اپنی        |
| اے مہربان بسر کر غم میں حیات اپنی          | سب ماتم و مین ماتم اعظم حسین کا ہے      |

### مرثیہ حضرت

چرخ کی بدستی آج ہوئی ہے اثبات      حال سے خلق کے غافل ہر بیٹ یہ بد ذات



|   |   |
|---|---|
| میری آنکھوں میں ہی بنائے اندھیر                                 | ہائے میرے ماہ بیاہ کیا ہوئے                                     |
| صبح آنکھ دکھائی تھی ان کے سمجھ گئے کہ مہر کیا جائے وہ پا کے دکھ | دکھنے سے آنکھ تھا مجھ دل کو شکھ مجھی دکھیا کے دکھیا رہ گیا ہوئے |
| انکی غم میں رونے میں روح الامین                                 | سر بٹک پیغمبران مرسلین  |
| یو چھتے ہیں یا امیر المومنین                                    | عرش کے نئے گوشائے کیا ہوئے                                      |
| حال دنیا کا جو کرتے ہیں نگاہ                                    | نے زمین تا آسمان سب ہیں سیاہ                                    |
| کہتے ہیں جن و ملک بھر بھر کر آہ                                 | دین و دنیا کے تارے کیا ہوئے                                     |
| آج سونا ہی مدینہ ان بغیر  | خالی ہی وہ جاہان کرتے تھے میر                                   |
| ڈھونڈتے پھرتے ہیں انکو دوش ظہیر                                 | تھے جو نعت دل تھما کے کیا ہوئے                                  |
| وہ جو تھے دونوں ترے نور بھر                                     | نامی پیغمبر کے زہر کے پسر                                       |
| کھیلے پھرتے تھے ہر شام و صبح                                    | وہ جو ہر اک کے دوائے کیا ہوئے                                   |
| دیکھ کر جتنے تین ساتوں نلک                                      | گرد پھرتے ہیں زمین کے ابلک                                      |
| آدمی سے لیکے تاحور و ملک  | جائیں گئے سب جن یہ وار کیا ہوئے                                 |
| چھپ گئے زیر زمین وہ کتاب  | شامیوں کے ہاتھ سے آخر کتاب                                      |
| منفرد دنیا کا رو ہے سیاہ تاب                                    | ہائے دو جگہ کا جائے کیا ہوئے                                    |
| پاکنا جنکا جھلانا جبریل سے                                      | بہر آمرزش کھرا مت کے فیصل                                       |
| باپ سے دیوائے کوثر کی سبیل                                      | ہائے دگر حق کے سنوائے کیا ہوئے                                  |
| ہی دل عالم کو انکے عم کا روک                                    | ساکنان عرش تک ہی انکا سوک                                       |
| جو جھگے سب اقربا کہتے ہیں لوگ                                   | دین کو سالار سائے کیا ہوئے                                      |
| ہائے جو تھے دین اور دنیا کے تاج                                 | جن سے یان ایمان نے پایا رواج                                    |
| دھڑ پڑے ہیں خاک و خمین لگے آج                                   | سرتنوں کی ہونیا رہے کیا ہوئے                                    |
| اب عرض زہرا یہ کرتی ہیں کلام                                    | آنکھوں سے بہتے ہیں نالے صبح و شام                               |
| رور و کرکتا ہے عالم ہے امام                                     | حق کی نظروں کے سنائے کیا ہوئے                                   |
| غم سے انکے زار ہیں سب اہل و جان                                 | سر کو اپنے پیٹے ہیں کر و بیان                                   |
| انکے ماتم میں کسے ہے مہربان                                     | ہائے وہ حیدر کے بیاہ کیا ہوئے                                   |

|  |   |
|--|---|
| نہ قدم نیچے پھونسا ہے نہ سر پر سایا<br>چرخ ظالم نے ہمیں آگے دے یہ لٹوایا         | ایک پڑا خاک پہ شادی مین جو کوئی آیا<br>کہ نہ نیمہ رہا نہ فرش نہ مسد نہ قنات   |
| زخم ہر ایک برائی کے بدن پر کاری<br>سنگون میٹھی ای غمیگین ددھن من ماری            | دیکھ نوشہ کو تو حلقوم سے ہو خون جاری<br>دہم دم آنکھوں سے ٹپکے ہیں ہو کر قطرات |
| بیاہ ایسے بھی زمانے میں کہین ہو تو ہیں<br>دیکھ کر حال کو ان ددھن کے سب رو تو ہیں | دو تھا ددھن کے لہیب تکیہ کین تو ہیں<br>لیکے جوان سے اب تا یہ جادات و نبات     |
| غرض اس شادی کو تا حشر سینکے غم میں<br>روز و شب خاک برس ہو میں کو اس ماتم میں     | جتے مخلوق خدا کے ہیں اس عالم میں<br>آدم و دیو و پری حور و ملک اور جنات        |
| طاقت اب سننے کی اگر نہیں یہ نظم بیان<br>سودا کہتے ہیں یہ جیسے بھی اب خرد و کلان  | خون دل بہ ہرزہ چشم کو کب تک ہو روان<br>ختم کر مرثیہ بھیج آل محمد پہ صلوات     |

### مرثیہ حضرت

|  |   |
|--|---|
| ہاتے فی حیدر کے پیائے کیا ہوئے<br>تھے وہ شہزائے ہمارے کیا ہوئے         | کیا کہین دن کو سدھائے کیا ہوئے<br>کر بلا میں کن نے مارے کیا ہوئے  |
| فاطمہ کتنی ہیں روؤ زار زار<br>انکے بن دیکھے نہیں مجبوت رار             | کیا ہوئے فرزند میرے تا جدار<br>کوئی اتنا جا پہکارے کیا ہوئے       |
| دیکھے میرے چین اور نور میں<br>دھوئی تھی مردم میں جن کے پر ہیں          | چاند سے مکھڑے تھی اور گل سے بدن<br>سو مری آنکھوں کے تارے کیا ہوئے |
| جن کو میں اتنا کیا تھا بر میں پال<br>دیکھ نہیں سکتی تھی بھوکا سودہ لال | نست و شو کرتی تھی بکے سر کو بال<br>نشنہ لب دریا کنا سے کیا ہوئے   |
| گھر میں اب مجھ کو نظر آتے نہیں<br>کوئی تو ڈھونڈھو بھلا جا کر کہیں      | روتے روتے غم کی یہ آنکھیں نہیں<br>بیوٹن بیکس بجارے کیا ہوئے       |
| مددے میں جاتی تھی جن پر کر نگاہ<br>تھا گلا جھکا بنی کی بوسہ گاہ        | کہ کہین جاتے تو میں کتنی تھی راہ<br>دے پیر کے دلارے کیا ہوئے      |
| گر نظر آتے وہ مجھ کو لاکھ بوسہ   | دیکھنے سے انکے ہوتی تھی مسیر                                      |

|  |  |
|--|--|
| دیکھ مقل کی طرف کرتے یہ گنتا رہے           | مر نیکو تم جو چلے کیوں نہ بہین مار چلے   |
| کس سبب کرنے سے جو بہین تم منہ موڑا         | خجرو تیغ و تبر کا تو نہ تھا کچھ توڑا     |
| مگر اس دن کیلے تم بہین جیتا چھوڑا          | اس طرح لیکے بہین قوم ستکار چلے           |
| ہم سوار اوٹو نہ ایسے کہ بہین جسکے مجاز     | ہم سے نزدیک اجل اور سفر دور دراز         |
| تا تو ان زین عبا جس سے نہ نکلے آواز        | کھینچتا اُن کی مہار آگے وہ بیمار چلے     |
| پا برہنہ ہو وہ اور راہ پر از خارستان       | کاسے چھہ چھہ کے ہر اک تلو لیے خون اُن    |
| بسکہ ہائے ہی بدن اُنکے نے اب تابا تو ان    | گاہ ہیوش گے ہو کے وہ ہشیار چلے           |
| ظالمون نے یہ جفا اور ستم ہمہ یکے           | سو طرح عابد بیمار کو آزار دیے            |
| جسکی ہم آرزو نہیں کرتے تھے جینے کیلے       | سوہ یوں گریہ کنان زیت کی نیر چلے         |
| ہجر کا بسکہ تمھارے ہی الم اوس پہ کمال      | واسے افس پر دہمدم اسکا بے مقال           |
| راہ پھٹنے میں یہ اسکا ہی نقاہت کی حال      | لڑکھڑاتا ہوا جو زخمی سرشار چلے           |
| تم بدن اپنے سے اصلا نہیں رکھتا ہی خبر      | جا بجا خاک اڑاتا وہ چلے ہے سر پر         |
| یاد کر تمکو وہ کتا ہے یہ آہن بھر کر        | مارین ظالم تھیں اُن پر نہ مرا وار چلے    |
| غم تمھارے میں چلا جائے ہو وہ چشم پر آب     | اسکا دل آتش حرمان سے نہایت بکاب          |
| جو کہہ سکتے نہیں ہم اُسکے سر او پر یہ عذاب | یوں اسے گھیرے ہوئے لشکر کفار چلے         |
| اس سفر میں کے اب ہموں کی ہے غمخواری        | کون ایسا جو غریبوں کی کسے دلداری         |
| ایک عابد سو گرتا غریب آزاری                | یوں بھین جھوڑ کے بے یار و بے بار چلے     |
| اُن لعینوں نے نہ دی اتنی بھی ہموں فرصت     | دفن کر لاشوں کو یا ان تم سے جو کرتے فرقت |
| تم بن اب لائے بہین یہ سر پہ جائے آفت       | ہو جدا تم کی ہم اس طرح سے ناچار چلے      |
| جو کہا تا تھا ہر اک اُن دم و دھوکس ترا     | داما طفلی میں رہتا تھا ہم آغوش ترا       |
| جسکو جاگہ تھی شب و روز ہر اک دوش ترا       | سیس اُسکا ہوسہ نیزہ کی دشا بچے           |
| خاک و خونین بہن پڑے تیرے عزیز کے تن        | نہ سرو سایہ ہو اُن پر نہ بچیں گور و کن   |
| اور ہم ساتھ لعینوں کے بائیں بچ و محن       | پٹیتے سینہ و سر روئے ہوئے ناز چلے        |
| قتل کر تیرے جگر کو تو نکو شامی بے پیر      | اس مصیبت سے بہین اب جگہ دن کر کے اسیر    |
| کسی کے طوق نکلے ڈال کسی کے زنجیر           | شام کو لیکے بہین شکل گنہگار چلے          |

## مرثیہ مرثیہ

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| سُن آگے گردون اگر تو دن نہوتا  | تری گردش سے شہ محزون نہوتا       |
| مدینے سے کبھی بیرون نہوتا      | اور اسکا کر بلا میں خون نہوتا    |
| نجانے اس طرح کونے کو حیدر      | بلا تا ابن بلجم بھی سمجھ کر      |
| نکرنا قتل شاہ دین مستر         | جو قسامہ پہ واہ مفتون نہوتا      |
| نہ روئین حضرت خاتون جنت        | نہوئی اس قدر ان پر مصیبت         |
| اُن آنکھوں سے کہوں کیا بیروت   | روان یوں چشمہ جیون نہوتا         |
| نہ ملتا زہر کا پالہ صحن کو     | حسین ابن علی جاتا نہ رن کو       |
| جلاتا دھوپ میں کون اسکتی کو    | جو دشت ماریہ گلگون نہوتا         |
| کہیں بہن شہر با نواہ بھر کر    | ڈوبایا سدا کوئی کے مراکھڑ        |
| ہوا جو کچھ کہوں کیا میرے سر پر | نہوتا یہ جو وہ لمعون نہوتا       |
| نہ مریا ابرو دھند بچارا        | نجانا جنگ کو قاسم دولارا         |
| نہ لٹا ہائے یون خیمہ ہمارا     | جو فوج شام کے مقرون نہوتا        |
| حسین ابن علی کا غم ہے ایسا     | جہان میں اور غم کوئی کم ہے ایسا  |
| بنائے گریہ کا ہدم ہے ایسا      | نہ روتا کوئی جو یہ منعمون نہوتا  |
| جو باز آتا فلک جو روح جفا سے   | نخل نہوتا نہ حضرت مصطفیٰ سے      |
| نہ کرتا یہ بدی آل عباس سے      | ترا کا سا اگر داغ و دن نہوتا     |
| جو ذکر ماتم شبیر و شہ          | نہوتا شاعری میں گرفتار           |
| کسی سے تابروز خشریک سر تو      | کوئی مصرع کبھی موزون نہوتا       |
| سنا احوال تم نے لے عزیزان      | کے کیا تم سے آگے مہربان خان      |
| نہ ہوتا ماتم شاہ شہیدان        | تو کوئی دیتا میں یوں محزون نہوتا |

## مرثیہ مرثیہ

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| شام جب اہل حرم ہو کے گرفتار چلے | چشم گریان دل بریان جگر افکار چلے |
|---------------------------------|----------------------------------|

|  |   |
|--|---|
| جگر غنیمت کو انتم نے کیا چکنا چور نہ       | گل پر شبنم ہی کتنی ہو کر گریان ہیں ہم   |
| صبح کو باد مبادا لے تھی سر اپنے پہ خاک     | سینہ ہر گچ بھی پھونو کی کلیون کا چاک    |
| جسکو میں انہیں سے پوچھا کہ تو کیوں بے خانک | لو لے کر لغز یہ داران شہیدان ہیں ہم     |
| جانو ہو کون ہیں یہ دشت بلا بیج شہید        | علی اور فاطمہ کے سب ہیں وہ فرزند سعید   |
| کہ گئی جن کو تر تیغ لعین قوم پر زید        | انکے انتم کے سبب غلط دیرسان ہیں ہم      |
| تہنی کو کاٹ کے ہے فائدہ کرنا پیوند         | کیون کیا ابن پیمبر کا جدا بند سے بند    |
| قاطع اس غل کو اتنے جو پھرے ہیں خرسند       | کیا سمجھتے یہ نہیں مور و نقصان ہیں ہم   |
| شاخ بے برگ پہنچے کو ذرا کر تو نظر          | سر حسین ابن علی کا دیون ہی نیرے بر      |
| کہتے ہیں اہل حرم سے خبر اسے بہنمبر         | تجھ تین آئینہ سکتے کہ امیران ہیں ہم     |
| ہم سمجھتے تھے کہ ہم ہیں گل باغ نبوی        | گردش جگر سے یہ ہم سے بدی ایسی کی        |
| جھٹکا دامن کے تین ان نے طرہ جنگی لی        | دشت غزیت میں گر خار مغیلان ہیں ہم       |
| اس مصیبت میں ہیں اپنے کماٹے لاوین          | ہیں یہ وہ لوگ محمد سے نہ ہو شرادین      |
| چشم پوشی وہ ہے جلی طرہ ہم جادین            | گو یا اس باد یہ میں ریگ بیا بان ہیں ہم  |
| پانچا جس کو کہ اس قوم میں کرتے ہیں سوال    | سامنے لاکے زمین پر وہ لعین ہے ہر دال    |
| گو کہ نزدیک نہیں ان کے محمد کی آل          | لیکن اتنا تو یہ سمجھیں کہ مسلمان ہیں ہم |
| نہ خورش دن کو میر نہ ہیں راست کو خواب      | کسی حیوان پر زمانے میں نہ ہو گایہ عذاب  |
| کیا نیامت تین خدا کو یہ شقی دینکے جواب     | دلین انکے نہیں آتا کہ انسان ہیں ہم      |
| حق تعالیٰ انہیں نابود کرے جلد کہیں         | زیادتی ایسی ہو کیا غصے میں ہر قوم لعین  |
| ہر کو جیوشی سے بھی کم جان ہیں اور پرتین    | سمجھے ہر شخص کہ سلیمان ہیں ہم           |
| یا بنی کس سے کہیں جا کے ہم اپنی شتاب       | اب چکنا ہو جو آنکھوں سے ہماری خوناب     |
| اس قدر گرم ہے جھٹ سے ہوا شمش کباب          | یہ سلا کون سے انھوں کے دل بریان ہیں ہم  |
| زندگانی ہو کر کیا سوخت نے ہر دم کو اس      | اچھ پھر آتش عمر دل کے سلگتی ہے پاس      |
| آہ بھرتے ہیں تو آتی ہو جلے گوشت کی باس     | ہاتھ سے انکے زبیں سینہ سوزان ہیں ہم     |
| اس مصیبت سے ہیں شام لیے جاتے ہیں           | بھو بر جی کی اتنی آن کے بتلائے ہیں      |
| کیونکہ تیغ کبھو سامنے آ جاتے ہیں           | ہیبت و خودت کو اب قالب بجان ہیں ہم      |

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| گر کے منہ سو دن پھر یہ پکاری زینب      | یا محمد جو بلا برین تری روز و شب      |
| تن ازک پہ اب ایسے کے روا تھا یہ غضب    | تیر و خیر تیر و دشمنی و تلوار چلے     |
| ساکن عرش برین کرتے تھے جنگی پابوس      | دھوپ روزانہ ہو سرائے پر درنگ و اوس    |
| پایہ نہ سر مریان دل بریان افسوس        | قریہ و دشت دودہ و کوچہ و بازار چلے    |
| و مبدم خون جگر ان کے تین ہوا دقات      | سردسایہ بنین کچھ سر پہ بجز حق کی ذات  |
| شور و گنگے نے کیا شور قیامت کو مات کہ  | اس زبانی سے ترے عسرت اظہار چلے        |
| عین سنتے ہیں یہ ملعون ہماری زاری       | طن و طنز انکے سے ہیں زخم دلوں پر کاری |
| حال دشمن کے بھی دشمن یہ نہویہ طاری     | جس طرح قید میں ہم سید اکبر ار چلے     |
| مجھ بن اب کس سے کریں حال یہ ایسا اظہار | تیرے آگے جو کہلے تھے کہ ہم ہیں دیندار |
| و یکمکر و درجہ تھے دے کے دنا آخر کار   | خانہ دین کے تین کر کے یہ مسبار چلے    |
| ظالموں نے ہمیں دکھلا سے یہ اپنے کردار  | صورت اس حال کی اکھنڈین بھرے ہر بار    |
| حلق پیاسے یہ بجھتے تین چلے ہے تلوار    | پانی کی آگے ہمارے جو کہیں دجار چلے    |
| اسے مقدور کمان آگے جو احوال پڑھے       | نے کفن لاشوں کو انکی لے نے کور گرٹھے  |
| خون چکے ہوئے سر نو کو نہ پیر نہ کی پڑے | ہائے یوں شرم دینے کے وہ سردار چلے     |
| مطلب اسطرح عجیب سے کہیں نہیں زینب      | اہل بیت نبوی جیسے جانے کچھ سب         |
| لے زمین تا بہ زمین حشر کا عالم تھا جب  | تقلب پر سے وہ بادیدہ خوشبار چلے       |
| سو و اچھ تو نہ کہ آگے یہ کراحوال تمام  | تھے یہ مرثیہ بیتاب ہیں سب خاص عوام    |
| بغیتن پاک کا تو اپنے تین کیو غلام      | تیرے مذہب کی اگر بزم میں تکرار چلے    |

## مرثیہ حضرت

|                                      |                                      |
|--------------------------------------|--------------------------------------|
| بولے ہیں مرغ چمن آج کہ نالان ہیں ہم  | کہتے ہیں گل کہ سدا چاک گریبان ہیں ہم |
| ہر سینل کے زبان زد کہ پریشان ہیں ہم  | نرستان کا سخن یوں ہو کہ حیران ہیں ہم |
| جامہ ماتیان ہے بہ تن نیلوفر          | آتش غم سے ہیں لائے کانت اٹھ داغ جگر  |
| فری کو سمجھو کہ اٹھ کر ہے تیر خاک تر | سرو کتا ہی ہی آہ گلستان ہیں ہم       |
| لظرا تا نہیں یہ خوشہ تباک انگور      | باغ کا آبلہ غم سے ہوا دل معمور       |

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| پنیے دین آب انس سر لڑتا بہ وحش و طیر   | مانع ہوں ابن ساقی کو شر کیواسطے       |
| آمت ہر وہ کہ خانہ دین کی ہو یا بان     | یا لوٹ لیوے اپنی پیمبر کا خاندان      |
| آتش برائے نخت و پز آئی تھی نہ جان      | یادینے کو وہ فاطمہ کے گھر کیواسطے     |
| راوی لکھے ہر خرد و کلان زمین جب        | تیرے سے اور تیغ کی سب کا بوجھ         |
| ششماہہ طفل مفر مصوم تک ہوا             | طعمہ عقاب تیرے شکر کے واسطے           |
| شما پھر اس زمین پہ رہا شاہ کر بلا      | اسکا بھی تیغ ظلم سے آخر کٹا کھلا      |
| بعد اس ستم کے جیسہ ہوا مورد بلا        | خارت گردنے کے ہاتھ زریور کیواسطے      |
| جیسے میں جب دھوکہ دین چھائی ان کو      | بیٹی چھپے تھی مان کو مان بٹھا کو کئے  |
| کیا ہووے ان غریبوں نے جنہ یہ آنے       | جز یہ کہ دین خدا و پیمبر کے واسطے     |
| تلوارین کھینچ کھینچ یہ بولودہ بدخصال   | جلدی سے تم بتاؤ کہ ہر مصلح مال        |
| گردنہ اپنی جان کا اپنی نہ لود بال      | براہ زندگی کو نہ دوزر کیواسطے         |
| سجادے کما جو ہمارا تھا مال و زر        | لکڑے ہوئے پڑا ہر وہ زمین جد و جدھر    |
| کیوں باندھتے ہو قتل یہ عورت کے کم      | یہ رہ گئی ہیں پیٹنے کو سر کیواسطے     |
| جھکا ہر نام زر سونہ یاں میں ہر نہ کم   | دینے کو یاں نہ داس ہر موجودے درم      |
| کیا دینگے تم تعین کہ تعین کر لیا ہر ہم | داغ جگر رسول کی دختر کیواسطے          |
| غزبت کو تم نے دیکھ ہماری وہ کچھ دیا    | جس سے کہ شکر ہم نے بدرگاہ حق کیا      |
| آڑے نہالے اوگیا وان یہ لیا دیا         | سب کو جان بلائیے محشر کے واسطے        |
| گر قتل ہی اٹھو نکا تمھارا ہے مدعا      | حاضر تمھارے سامنے سب ہیں رنگ کیا      |
| چاہو جو زر تو دیکھ لو ہر جس جگہ ہر     | تفل و کلیہ کچھ نہیں بان گھر کیواسطے   |
| یہ منکے وہ لعین لگے کیسے تو نے         | ہر اک مکان لٹوٹے اور بچے کھوٹے        |
| باہم لگے قنات قلبی سے بولنے            | کیڑا گو کے رکھو نہ چادر کیواسطے       |
| سب کچھ غم نہ کھین لیا سب کو مار        | حلقاں تک تو دختر زہر سے لی اتار       |
| بھوڑن کیسی چیز سے کچھ ب و دنا بکار     | گوش سیکہ چیر بن جو گوہر کیواسطے       |
| موقوفات آتش کین سے جلا دیے             | کپڑے پھوڑے تن کے کئے اور ان سے        |
| سر پر کیسے تھا تو نہ تھا تن کو کچھ بے  | تن پر کسی کے تھا تو نہ تھا سر کیواسطے |

|   |  |
|---|--|
| قید سے گروہین آزاد کرین اب یلسم         | لیکے عابد کو یون مقتل پہ شدہ دین کے مقیم |
| بلوچھے جو کوئی کہ ہے کون یہ کسا ہے یتیم | یون کہین متکلف گور غریبان ہیں ہم         |
| بیٹا اسکا یہ جسے کہتے رسول الثقلین ؐ    | بر میں آجا تو ہمارے بھی ترے صدقہ میں     |
| دیکھتا ہے کدھراے فاطمہ کے نورالین       | وہ دم لاؤ ترے کہ نیکے تر بان ہیں ہم      |
| سودہ ان ظالمون کے ہاتھ کو اب بچو وطن    | ہر پرار میں نہ گور اس کو ملی ہے نہ کفن   |
| چلو پانی بھی پلا اس کی نہ کافی گردن     | تپہ کہتے ہیں لعین صاحب ایمان ہیں ہم      |
| چور ہو جب وہ کرا گھوڑیے بردے زمین       | جلدی سرکاٹ لو اسکا یہ لگے کہتے لعین      |
| ظہر کا وقت اگر ہاتھ سے ملجاوے کہین      | ہونگے شرمندہ خدا سے کہ مسلمان ہیں ہم     |
| سرتو اسے کا بنی اپنی کے لین سر سے اتار  | ہاتھ سے وقت نماز اس پہ نہ دیوین زینار    |
| زہے اسلام دزہے دین دزہیہ دیندار         | کفر کتا ہر کہ اس دین پہ حیران ہیں ہم     |
| کر چکے قطع سخن اپنے کو اب اہل حرم       | سو وایان تو بھی ہو خاموش نہ مار اگے دم   |
| باز پرس انکی جو مشرین پڑے گی جدم        | یون وہ فراتے ہیں حامی تر دین ان میں ہم   |

### مرثیہ حضرت

|                                      |                                      |
|--------------------------------------|--------------------------------------|
| یار دینو تو خالق اکبر کے واسطے       | افسان سے جواب درویدہ کیواسطے         |
| وہ بوسہ گہنی تھی پیمبر کے واسطے      | یا ظالمون کی برش خنجر کے واسطے       |
| کیا تیغ و تر دین لو کیا کار دیا تبر  | لے سیل تابعدار بنو بر بھی سے تا خنجر |
| کوئی چڑھا ہے چرخ کوئی لگڑی سنگبر     | اُس نور چشم شاخِ محشر کیواسطے        |
| وہ تاز کی کو برج نبی کی ہوا تھا خلق  | یا اس لیے کہ ادب کرین اسکو تہہ خلق   |
| جس سینے پر گیس ہو تو ہو فاطمہ کو قلق | وان بیٹھے شمر کاٹنے کو سر کیواسطے    |
| طشیر ہو تو دشمن دین کے پے قتال       | یا اس لیے کہ قتل ہو اس کو نبی کی آل  |
| نیزے کی بہرینہ اعدا بنی تھی بجال     | یا انکے سودھانیکو گھر گھر کیواسطے    |
| الکھانا تیر کا تو ہے پہ صواب         | یا بیٹھے تو وہ سینہ ابن ابوتراب      |
| ملک منصفی کو دوسری اسات کا جواب      | یار دینی کی روح مطہر کے واسطے        |
| دیکھا جا میں کافر دیندار کا بھی سیر  | انکی سی بر قادات قلبی نہ کی بن سیر   |



|   |  |
|---|--|
| مکھوئیں کیوں ہیں<br>اپنا نہیں اپنا<br>زندان بھر پھر   | کھنچ سے ہجوم کے بچنے کا ٹھکانا<br>کٹوا کے عزیز دن کا سراسر سر کو بچانا<br>یہ تنگ گوارا نہ ہوا از خلقت آدم  |
| بیچیں وغیرہ<br>تفصیل غریبان<br>ہوزیت کا خواہان<br>ای مرگ سے بدتر  | میں جا کے مدینے میں منہ اب کس کو دکھاؤں<br>پوچھے جو کوئی اُنکو تو کس طرح بتاؤں<br>کیا قوم عرب کے تین اپنے پہ ہنسائیں<br>جیتا ہوا جاؤں جو کر اس معرکہ سے رم   |
| اب تشدد مانی<br>اصغر کی کمانی<br>قاسم کی جھوٹی<br>آفاق میں جچی گئی  | اکبر کی مجھے منع کرے ہی کہ نہ بی آب<br>اور یگنی دن رات کا آنکھوں نے مرے خواب<br>مہر کھڑوہر آن یہ دل رکھتی ہی بیتاب<br>کیا لطف اٹھا دیکھا وہ جس کا ہو یہ عالم   |
| ڈالے برے خاک<br>یون عابد غناک<br>جون شانہ ہر مدح<br>ہوز خم جو تن پر<br>سرپیٹ کے اکہار<br>چارن میں نہ رہنا<br>سکر مشہ ابراہ<br>یونین ہی مقدر | عباس کے کہ قطع ستم کیشون نے بازو<br>جون ٹھکی میں ماہی ہو نظر آئے ہے مجھ کو<br>دل دیکھ سیکھ کے پریشان ہوئے گیسو<br>بزم مرگ علاج اسکا نہیں کیجیے مرہم  |
| نصحت ہوکن سے<br>ہمشکل کفن سے<br>فرقت کو محن سے<br>افلاک سے اودھر<br>پرتا تھا کوئی پانوں<br>لے لے کوئی نالوں                                 | زمین سے غرض شاہ کے اس نظم بیان کو<br>بولیں کہ رہا تو ہی ہے اب خرد و کمان سے<br>نکلا یہ سخن جس گمراہی زمین کی زبان سے<br>بولے کہ نہیں ہی یہ جگہ مارے گی دم<br>یہ کہ کے ہوا شاہ کا میدان کو آہنگ<br>اور راست کیے اپنے بدن پر سچ جنگ<br>اُس آن حرم بیچ قیامت کا ہوا رنگ<br>اکبار گیا شیوان دلہا بڑا زعم<br>کرتا تھا شاہ دین کی کوئی منت و ناری<br>پیٹے تھا سر پہ کے تین وقت سواہی |

|   |  |
|---|--|
| القصہ کام اُنکے نے پایا جب انصرام<br>پہونچے جو رنگہ لکس وان کیا قیام              | لیکھ کر مراد روانہ ہوئے تب بسے شام<br>دکھلا نیکو وہ عسرت اطر کیواسطے           |
| مین آہ کیا کمون نظر آئی جو کچھ وہ ٹھاٹھ<br>گمراہ تہ تھا درست کسی کا جدا تھا یا نو | جس جاگتا ہوا تھا رسول خدا کا گالو<br>نیشکل اور آل پیسہ کے واسطے                |
| نو تھو نہ جا پڑی نظر ان کی جو ناگمان<br>زینب پکاری ہوے تو ان تو تھو نہیں جان      | تاریک و تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دو جہان<br>بھائی جگہ نے اپنی بھی خواہر کو واسطے |
| اے بیکناہ کشتہ و مذبح بے سبب<br>میں کیونکہ تھی تو تھو نہیں یاؤں تجھ کو جب         | پہونچی ہوں تجھ تک آنکھ میں بھی لہر تب<br>پہچانے کو سر نہو پیکر کے واسطے        |
| تجھ سر کے شام جائز کیا میں کیا ہوں مصل<br>اس سر کے بالین سے سدا پنچہ رسول         | لگے تھا لوک نیزہ کا اور پردہ چھ مصل<br>شانہ تھا گیسوان بغیر کے واسطے           |
| نا نارا کو اپنی رکھے تیرا فریض خواب<br>بابا کی کینت کو سبب ابن بو تراب            | مان پڑنے سے نہ تین پہچھو عکس آفتاب<br>میں خاک اختیار کی بستر کیواسطے           |
| پیر و مکر غم میں چایہ کر در دو میں مروں<br>اے نور چشم فاطمہ بتلا میں کیا کروں     | کفن کے کس طرح کر تجھے گور میں دھروں<br>سو تو نہیں بڑ چادر و مہر کیواسطے        |
| زینب غمضہ درو آواز درو ناک<br>یونہی وہ پڑا رکھ جسکے قدم کی خاک                    | کتنی عین یہ کہ شیخ ستم سے ہوا لاک<br>سر نہ تھی چشم خسرو خادر کیواسطے           |
| اے مرعفی علی ولی حشر کا میام<br>سو دوا کو بھویونہ تو اپنے زفیض جام                | جس روز ہو عرض کردے ہے یہ غلام<br>دریائے لوطش کے غنا و رکھ کیواسطے              |

### مرثیہ مریع مسترد

|  |   |
|--|---|
| ہے ایک روایت زردایات پیر از غم<br>میدان میں شہ دین کے مارے گئے جہرم  | روا سکو تو سکر<br>سب خواش و برادر<br>تم شفیق ہو خواہر<br>غیر از دم خنجر<br>اس صاحبہ دین |
| زینب سے لگے کہنے یہ تب سدر عالم<br>سر پہ نہ رہا کوئی مرے مونس و جہدم |   |
| جگو بھی جدھر وہ گئے اودھر ہی کو جانا                                 |   |

|   |                      |
|---|----------------------|
| افسوس صد افسوس کہ شادی کی جگہ غم        | ہو تھوٹے دل پر       |
| اُس سر کی سعادت ہو کہ جو راہ خدا میں    | گردن سے جدا ہو       |
| بندہ ہے وہی خوب جو ہر رنج و بلا میں     | راضی برضا ہو         |
| ملک غور کرو آب کو دو حاک کی بنائیں      | تم کون ہو کیا ہو     |
| صابر برضا بیٹھو قدم گاڑ کے محکم         | اے عسرت اطہر         |
| خنجر یہ دی ہے جو گلے میرے چلے گا        | یہ تنگو یقین ہو      |
| وقت اسکے کٹنے کا ذرہ نہ ٹلے گا          | گلاب وہ کمین ہو      |
| سردم تلے ہرگز نہ مرا اُس کے ہلے گا      | لرزش نرین ہو         |
| وہ خنجر تقدیر ہو میں اس کی ہون محرم     | جو اُس میں ہوں جو ہر |
| اسطرح وہ مظلوم نو دیتا تھا دلاسا        | عسرت کو نبی کی       |
| تقدیر نے خنجر کا رگڑ رنگ سے دلاسا       | خواہاں ہوئی جی کی    |
| اس امر میں الحاح محض کا نواسا           | لمنے تناسی کی        |
| القصد مرخص ہو گیا بادل پر غم            | میدان کو وہ سرور     |
| اور آگے شہادت کا بیان کیا کہین ہیات     | بطرح وہ مظلوم        |
| اُس دشت بلا بچ ستم پروردن کے بات        | کوا گیا حلقوم        |
| لکھی کہ توایخ میں ہر راوی نے یہ بات     | یوں ہکو کہ معلوم     |
| کچھ کم دو نیز ار اسکو جرات لگے بہیم     | جز خنجر کے خنجر      |
| پر نالے اسے بننے لگے اُن زہمو کو جب چاک | ہو ضعف کی بیتاب      |
| اُس لحظہ او تر گھوڑے سے آیا برسر خاشاک  | وہ مہر جان تاب       |
| مانند شفق اُسکے بدور جسد پاک            | تھا خون کا گرداب     |
| توسن سے لگا کتنے یہ بادیدہ پر غم        | وہ دین کا سرور       |
| اے بادیدہ ہباب جان تجھ سے صیت           | کر تا ہو میں اس آن   |
| تاخیر ہو پونے کی نہین اب مجھے طاقت      | لب پر کہ مر جان      |
| جا کر یخن کہ طرف پر نہ غصت              | اے اسکے بیتیان       |
| سرکاٹ کر جسکار کھین کے ظالم ظلم         | پر بھی کی شان پر     |

|                                       |                    |
|---------------------------------------|--------------------|
| دھونڈھے تھا کوئی مارنے کو اپنے کٹاری  | بہر ہر ہر اک ٹھاٹھ |
| مطلب کہ عجب طرح سے تھا اس گھڑی ماتم   | تقریر سے باہر      |
| فرمانے لگے دیکھ شہنشاہ یہ حالت        | یوں اہل حرم سے     |
| موقع نہیں شیون کا یہ ہے وقت وصیت      | کیا سودا الم سے    |
| عروم سکینہ کو درین عالم غربت          | رکھیونہ کرم سے     |
| نازک ہی تیتون کا دل اس سے تو ہو محرم  | شیشے کے برابر      |
| سجاد و سکینہ کو نہ ڈانٹے ہے نہ مارے   | کوئی کہ کرم سن     |
| رہیو تم انھونکے یہ جو دونوں من بکارے  | دلجوئی من لندن     |
| اور اپنی مصیبت پہ من رنڈے کو تھائے    | بالغ نہیں لیکن     |
| زہنار صبر بعد نہ تم کو ٹیو باہر       | کیا سینہ کیا سر    |
| راعب کر و دل صبر چلتی کا ہی یہ مرغوب  | گوجی ہر غم اندوز   |
| اس امر من بندے کو جھوٹی ہی بہت خوب    | ازنا لہ جان سوز    |
| آگر یہ مبادا نہ کمین حضرت ایوب        | محشر کے تھین روز   |
| صابر نہ رہے مرضی ایہ زہد پہ کوئی دم   | اولاد پیسہ         |
| اس امون سر پیٹ کے موکتے پر نشان       | کچھ کام بھلا ہے    |
| ما تم میں خراشیدن رو نزد بزرگان       | کار بھلا ہے        |
| دم لہو کہ مراد و راہی اب پردہ نشان    | خجر سے گلا ہے      |
| تن پر تو مرے دیکھتے ہو سر کو مسلم     | کیون ہو تو مضطر    |
| جب نذر خدا لاکے خلیل اپنے پسر کو      | کرنے لگے قربان     |
| پایانہ قبول اس کا خدائی نے کسی رو     | شان بنیو کشایان    |
| گردن کا بنی نادیکے خجر سے نہ یک مو    | کاٹا گیا اس آن     |
| دینے کو دبا امر آئی نے پھر اس دم      | زیر دم خنجر        |
| یہ دیکھ کے احوال ردی وہ بنی اللہ      | کرنا لہ و فریاد    |
| تاریک ہوا نظر و زمین لے ماہی سوتا ماہ | یہ غم ہوا روداد    |
| مقبول مرا ہونے پہ سر حق کے بدر گاہ    | غم چاہیے ہوشاد     |

|   |  |  |  |
|---|--|--|--|
| <p>مارا ہر کس آئین<br/>جس کی دیکھ یہ زمین<br/>خاک اپنی سرور پر<br/>لوٹے تھا الم سے<br/>دورانے ستم سے<br/>یون اہل حرم سے<br/>زیر دم حجب سے</p>                   |  | <p>پوچھے تھا کوئی حال شہادت مجھے بتلا<br/>پوئے تھا کوئی غون ترے چہر پہ ہر کسکا<br/>کرتے تھے یہ کہہ کر کے سخن اسے پر از غم<br/>گموزا بھی کہو کھاکے بچھاؤین بروئے خاک<br/>دیکھے تھا گھو سر کو اٹھا کر سوئے فلاک<br/>کستا تھا اشاروئے کہو ہو کے وہ غناک<br/>ہمہات کٹا آج سر سر در سالم<br/>گرواٹے کھڑا بن زمینب دکھنوم دیکھنہ</p> |  |
| <p>بادیدہ خونبار<br/>اس احمد مختار<br/>جز عابد بیمار<br/>اب ہوئے شاور<br/>دیکھ اسے تین کو<br/>ہر جانب و ہر سو<br/>خاموش ہو اب تو<br/>دے خالق اکبر</p>           |  | <p>کتنی یقین کہ دیران ہوا آج بدینہ<br/>کوئی نہ بجا آل کا ڈوبا یہ سفینہ<br/>اس بحر ظلم سے کو کیونکہ ترین ہم<br/>القصد جو احوال حرم رکھے تھے اس آن<br/>لو ہو کھڑے روتے تھے چہ انسان و چہ حیوان<br/>طاقت نہیں سننے کی بس اب اگر مہربان<br/>توفیق غاکی تجھے ہر ماہ محرم</p>  |  |
|   |  | <b>مرثیہ حضرت</b>  |  |
| <p>گل شبنم الم سے ہوئی چشم تر مہربا<br/>سیر جن کو آج سے موقوف کر مہربا<br/>پچھے ہوئے خموش گریبان کو چاک کر<br/>بلبل کا آہ نالہ سے تر کا جگر مہربا</p>           |  | <p>اطحار علم سے ہو گئے بے برگ و بر مہربا<br/>پھر کس خوشی سے کرتی آؤ اب گداز مہربا<br/>آؤ گلشن جہان بین قیامت کی اب سحر<br/>جائے عسرتے ہیں گل گردنٹھ ادھر</p>   |  |
| <p>ہر اک سخن سے دم بدم آتی دیکھو نعل<br/>چھوڑا نہ باغ دین میں کچھ خشک تر مہربا<br/>ہر اک طرف پڑی ہیں کئی اُلی ڈال ڈال<br/>تک اس جھائے چرخ پہ کیجو نظر مہربا</p> |  | <p>گلزارِ خاطر کا مین احوال کیا کمون<br/>تنخ ستم سے کاٹ گئے وہ دنی دون<br/>پاؤں بغیر سوکھ گئے سب وہ نوہ سال<br/>ہے کس ستم سے مزین ایمان پائ سال</p>  |  |

|  |                     |
|--|---------------------|
| بستر پہ جو بیماری کے ہر عابد بیسار     | اس سے تویہ کیسے     |
| کیسا ہی جو ہومرضی حق میں بجھے آزار     | راخی ہی تو رہو      |
| جو ظلم و ستم تجھ پہ کریں تو مچھ کا     | سیر اپنے پہ سہیو    |
| تہنا نہ مصیبت میں گرفتار ہوں کچھ اہم   | تھے سائے پیہر       |
| جانا جو ہومت سے مدینے کو نکھارا        | جادیر کے بدیر کے    |
| کیسے کہ سلام ابن علی کہ کے سد ہارا     | ہر دوست کو میرے     |
| جب تک کہ لعینوں نے سر اس کے کو اتارا   | تھا یا دین تیرے     |
| مشتاق و ملاقات راہر گ کے تا دم         | فرزند پیہر          |
| یہ مکے شہ دین نے کیا گھوڑے کو رخصت     | جیسے کی طرف کو      |
| من بعد نصیب اس کے ہوا جام شہادت        | از دست جفا جو       |
| وان کر جو گیا اسب سے بڑھ نصرت          | مل جہر میں لوہو     |
| پھر کیا کہوں تھا حق ہی اسل خواں و محرم | گدرا جو انھوں پر    |
| آیا جو نظر خانہ زین شاہ سے خالی        | میں کیا کہوں اسل ان |
| وحشت ہوئی اک وحشت محشر سے زالی         | از نالہ و افغان     |
| خاک اتنی سر و شکل پہ ہر ایک نے ڈالی    | کر بال پریشان       |
| پہچانے تھا کوئی نہ کسی کے تین باہم     | از عسرت اطہر        |
| لوہو سے بھر دی تھکے گھوڑی کی بین کو    | سر پہیائے زیب       |
| بولین کہ مگر قتل کیا سرور دین کو       | کہ واقعی تو اب      |
| کھو یا کہ ہر اس مہربوت کے نکلین کو     | کھول اپنے ذرا لب    |
| بتلا دے ہمارا ہر کہ ہر مونس و ہمد      | ہم بھی چلین او دھر  |
| سچ کہ کسی برحم نے رحم اس پہ کیا تھا    | جب سر کو آسارا      |
| باقی خلف سانی کو دیا تھا کہ            | یا نشہ ہی مارا      |
| جی پیاس ہی نے جسم سے کیا اسکا لیا تھا  | جو جگ سے سد مارا    |
| اس طرح کی آفت کبھو دیکھی ہی نہیں ہم    | زہنا رہ بشر بہر     |
| کستا تھا کوئی اس سے کہ اسے بادیہ پیما  | کید ہر ہر خدہ دین   |

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| دیکھا جو اس فرنگی نے اس دم یہ ماجرا  | بولو اٹھا کے طشت سے وہ غمہ کا مہربا    |
| اسے سر خدا کی واسطے ایسا کر عطا      | نانا کے اپنے دین میں مجھ کو تو جسدِ لا |
| بالقصہ سر نے شاہ کے کلمہ دیا پڑھا    | راوی مقبرے نے وہی ہے خبر صبا           |
| آخر یزید لعنتی حلق کے کئے            | نالے ہو کے تن سے فرنگی کے دھان بہے     |
| اپنے پر بہر دین یہ ظلم و ستم سے      | داخل ہوا شہید و نین جی سے گزر صبا      |
| سودا تو اپنے دلکور کھ اس غمِ درِ خاک | مافضل روزِ حشر کرے وہ امام پاک         |
| یوں سر ہا اپنے کیجی اس لغز میں خاک   | باغِ جہانمیں کرتی ہے جون ہر سحر صبا    |

### دیگر مرثیہ مفروہ بزبانِ دکھنی آمیر

|  |  |
|--|--|
| کا فران آل محمد یہ ستم کیا کیسا        | ہائے تمنائے اٹھان ابرہہ ظلم کیا کیسا   |
| شو کو بلوایے مدینہ نبی لکھ پتیا ری     | تم اپنا کبودہ قول و قسم کیا کیسا       |
| جس گلے کا سد لیتے تھے ہمیں بوسج        | اس گلے کو کیا لو ہو سیتی تم کیا کیسا   |
| ظالمین ڈھادیے تمناؤں امت کو سوج        | گھر ہمیں کا کیا تم نے ہم کیا کیسا      |
| لب دریا یہ کیا اس کا جگر پیاسا فوج     | بنی اپنے سے نہ کی تم نے شرم کیا کیسا   |
| تیغ و خنجر سیتی ظلم ان کے متن مثل چار  | عضو ہوا کے کیے ہائے قلم کیا کیسا       |
| تن دیے خاک میں ڈال لیو کو پیر فن و کفن | سیر اٹھا کو کیے نیران پہ علم کیا کیسا  |
| کھودیا ہائے رن تم نے بنی کے من کا      | کیا کھو حق جو یہ بوجھے وہ رزم کیا کیسا |
| آجھو موتی کو ہمیں کے نین نے بیتے       | لال وہ فاطمہ کمال کے بہم کیا کیسا      |
| کاٹا دنیا کے لیے ہمیں شدہ دین کا متن   | حیف تمنائے بے دام و درم کیا کیسا       |
| سیس کی اہل حرم کے ہتھکڑیاں             | انکا یون لوٹ لیا مال و حشم کیا کیسا    |
| تیر میں شام کو اونٹان پہ چڑھا کر ظالم  | لے گئے آج کے دن اہل حرم کیا کیسا       |
| کس خوشی سیتی دکھاؤ گئے مجھ کو منہ      | فاطمہ کے یہ دیا جان کو غم کیا کیسا     |
| پوچھیں گے حشر میں تمنا تو کیا دو گوا   | مصطفیٰ کے جو وہ تھا جسم کا دم کیا کیسا |
| اپنے بنیان کے نواسوں کو کیا پیاسا فوج  | ہو کے افوس متن خیرا مم کیا کیسا        |
| ٹھوڑا تمنا کے تین نہیں کہیں بنِ دروغ   | اپنے کر مونکا کیا یا یہ کرم کیا کیسا   |

|  |  |
|--|--|
| رکھتا تھا جن گلوں نے فضا دین کا بوستان<br>لے گئے سوے یزید لعین کر کے ارمنان  | وہ تھے ہی باندھ باندھ انھوں نے وہ شامیان<br>جادو دینے بیچ نبی کو خبر صبا       |
| ابن علی کا پرہیز گل زخم سے بدن<br>گر پاس دین اے تجھ کو تو اب مان یہ سخن      | سینے کو اس کے دیکھ کہ ہے سخت پہن<br>خاک اپنے سر پہ ڈالتی پھر در بدر صبا        |
| سیرچمن کا وقت ترس کو نہ ہے آہ<br>جادو دیکھ رہیں تو کہ محمد کی بوسہ گاہ       | عالم بچم عالمیان ہو یا سیاہ<br>خبر ہے اب تم کے امین اے تر صبا                  |
| اُس سر کا جو رہا تھا یحییٰ کے دوش پر<br>تب ظالمان دہرنے اُس سر کو کاٹ کر     | ہمد نہ جب رہا کوئی غیر از دم خجر<br>ہمراہ اپنے لیکے تیرے پہ دہر صبا            |
| وہ تن کہ جس سے شاہ نجف کو تھا دلجوین<br>اور دہمدم کہیں تھیں بن صدقہ ترک حسین | روشن تھے جسکے دیکھنے سے قافلہ دین<br>بے سر پڑا اے آج سو وہ خاک پر صبا          |
| دھوئی تھی جنگو فاطمہ ان کیو ونگی بال<br>شامی یہ چاہتے تھے کہ بن تن کو پائمال | جاتے ہیں جھومتے وہ سنان پر لہو نلال<br>جو کی دی ایک شیر نے وان آنکر صبا        |
| نیچے میں پیٹھ لوٹ لیا کھ کا تار تار<br>بیمار عابدین کے دی ہاتھ میں ہمار      | عشرت کو اسکی اونٹوں کی کر پیٹھ پر سوار<br>دکھلاتے لیکے ہیں انھیں در بدر صبا    |
| لکھتا ہے اک کتاب میں راوی متبر<br>تیرے کی لیکے وہ لعین تب اُتار کہہ          | اُس قافلے کا شام میں جدم ہوا گذر<br>پیش یزید طشت لعین اس سر کو دھر صبا         |
| اس گشتی نے سر کو چھو انیس کی چھڑی<br>صفت تھی جواہل بیت کی دان سانہ کھڑی      | کئے لگا کہ دانت تو بونی کی ہین لڑی<br>زینب یہ بولی امین سے سر پیٹ کر صبا       |
| اے روسیہ کو کورہ سے ہو جائے گا سفید<br>چینے سے اپنے جب کہا یہ ہو کے نا امید  | ماتے اے بوسہ گاہ بی بر پہ چوب بید<br>بولا یزید پھیر کے منہ کو اُدھر صبا        |
| اے بیوہ توجہ کرنی اے مجھے یہ گفتگو کہہ<br>راوی کے اے ایک فرنگی نیک خو        | پوچھے گی اپنے بھائی کے اس زمانے تو<br>کئے لگا یزید کو وہ دیکھ کر صبا           |
| سن اے یزید ہم جو ہیں عیسے کے دین پر<br>تو نے نبی کی اپنے نہ حرمت رکھی نظر    | یہ لوہین ہیں اس علاقے کنت سم پائے خمر<br>یہ کہہ کے اُن نے اپنی کئی جہنم تر صبا |
| اس حرف سے یزید لعین نے غضب میں آ   | جلاد اسکے قتل کو دوہین کیا بلا   |



## دیگر مرثیہ مفودہ

اُس بنت بنی فاطمہ کا جان کمان ہے  
بتلا مجھے وہ گور غریبان کمان ہے  
اُس باغ بنی کا گل ریان کمان ہے  
اب آجکے دن صاحبِ تکران کمان ہے  
وہ ساتی کوثر شہ مردان کمان ہے  
کر بل کو کیا بان کا وہ ممان کمان ہے  
بے آبی کا دنیا میں یہ طوفان کمان ہے  
بتلا تو مجھے وہ شہ شادمان کمان ہے  
بر بھی یہ سر شاہ نمایان کمان ہے  
اُس سر کو بتاؤ تن بیجان کمان ہے  
غرق اسکا لہو میں تنِ عریان کمان ہے  
ہیسات کہ وہ میر درخشان کمان ہے  
پوچھو ہوں میں یہ مجھ کو وہ میدان کمان ہے  
یارِ دکو و الی یتیمان کمان ہے  
پوچھے جو وہ یہ دمہ گریان کمان ہے  
کہتے ہیں ہمارا وہ نگہبان کمان ہے  
لوہو میں پڑا دین کا ارکان کمان ہے  
سر پیٹے ہیں اپنا وہ سلیمان کمان ہے  
پر فاطمہ کا سیادل بریان کمان ہے  
ایسا بہمان گنج شہیدان کمان ہے  
آفاق میں یہ ظلم کا طغیان کمان ہے  
اب جینے کا تجھ بن مجھے ارکان کمان ہے  
اے جانِ مرے میں تیرے قربان کمان ہے

اے بادِ مباح وہ سلطان کمان ہے  
مردون ہوا جس جا پہ وہ شاہنشہ مظلوم  
نزد دوس کو بھی خضر تھا جس کو دجہائین  
گذرا ہے جو کچھ آل پہ وہ آنکے دیکھے  
جس کا کہ ہوا تخت جگر ذبح پیاسا  
پانی بھی ردِ اشامیوں نے جس پہ نہ رکھا  
یانِ پیاس کے ہاتھوں نے ہوا گنج شہیدان  
جمشید سے تھے جسکے غلامان ہزاروں  
اک نیرہ پہ آیا ہے یہ خورشید قیامت  
جس سر کو لیے جاتے ہیں نیرہ پہ لعینان  
آتا ہے شفق پنجِ نظر دین کا خورشید  
جس بن دو جہان چشمِ خلعت میں تیار یک  
جس جا پہ ہوا قتلِ امامِ دو جہان آج  
جاتے ہیں یتیم اس کے گرفتار بہ زنجیر  
جاری ہے لہو اس کے یتیموں کے نین سے  
روستے ہیں سبھی اہلِ حرم آجکے دن ہائے  
کر بل میں کین جا کے کوئی ڈھونڈ کر حبان  
لے دیو دہری جسکے لیے تالغ و مور  
ہر چند کبابِ آتشِ غم سے ہے دلِ خلق  
جسمین نہ بکا خویش نہ بھائی نہ بھتیجا ہو  
چھوڑا نہ اسے عمر تھی ششماہ بھی جسکی  
بان اسکی ہی کتنی ہے سر پیٹ کے اپنا  
ٹک بول مرے ساتھ کماں دلو ہو شکین

مہربان بولے ہر اس کا فرد دنیا کیلئے | کر دیا دین کو نمن اپنے عدم کیا کیتا

## دیگر مرثیہ مفردہ

دیکھو چرخ کی بے سادی ہائے | فاطمہ آج بہن فریادی ہائے  
 ہو گئی دستِ ظلم سے حیف | خانہ دین کی بربادی ہائے  
 اہل بیت بنویں بیٹے بہن | شہر کو حج کے سبب دادی ہائے  
 رہنمائی کو چلے امت کی | کربلا دین کے چوتھے ہادی ہائے  
 شام کی فوج نے آکر دیکھو | یلین ویران کی یہ آبادی ہائے  
 بازارِ معید حرم کو نہ ڈرا | کیا زانیگی ہے میادی ہائے  
 گرچہ ہر ظلم ترا کام ولے | چرخ اتنی ستم ایجابی ہائے  
 یا بنی تیری ہی امت نے آج | یون تری آل کو ایذا دی ہائے  
 تخت کی رات ہر ماتم میں وطن | ہرچہ قائم کی عجب شادی ہائے  
 بولا منہ دیکھ عروسِ ابنی کا | ہو گئی ختم یہ دامادی ہائے  
 یہی قسمت تھی تری کیا کیجے | ہائے دین کی شہزادی ہائے  
 فخر اکبر جو بنی سے تھی شبیم | دہر نے خاک میں ملوادی ہائے  
 پیٹ کر سر کو ملا نک روتے | دیکھ کر شہر کی جلا دی ہائے  
 لوح سے لے کے قلم تک لرزا | جب چلا خنجر نولا دی ہائے  
 غم نے سجاد کے اس روتے پر | لکھی طالع کی نہ مٹوادی ہائے  
 باپ بھائی کی شہادت کی اب | کس نے عابد کی خبر لادی ہائے  
 نشرِ غم نے اب اک عالم کے | کی رگ جان یہ فساد دی ہائے  
 کفر کے گھر کے تین کر آباد | دین کی بستی کو لٹوادی ہائے  
 صفِ مرکان کی طرح اک بل میں | صفت ایمان کو اٹا دی ہائے  
 قید میں اب تو حرم جاتے ہیں | ہوگی کس طرح سے آزادی ہائے

سودا یہ سنکے ترا نظم کلام  
 کتنی ہے سوز کی استادی ہائے

|  |  |
|--|--|
| یہ طفل بے گنہ تھا کسی کا کہ جس کے تیر<br>وہ مرتبہ سمجھ کہ جو بچہ تھا حسین کا<br>ایسے نبی کے تحت جگر قتل یوں کیے<br>جو سونہی کے دوش پہ تھا سوئے نیر پر<br>کیونکہ رو دن ہو کے نہ انجھوان نہ مہربان | لگ کر گھگھین پھر نہ ہلا ہا ہا ہا ہا<br>ساج امینا کے سر سے تو ہلا ہا ہا ہا ہا<br>کیا کر گئے عمل جہلا ہا ہا ہا ہا ہا<br>دیکھ زمانے کی یہ کلا ہا ہا ہا ہا ہا<br>نازل ہو کر بلا میں ہلا ہا ہا ہا ہا ہا |
|--|--|

### دیگر مرثیہ مفردہ

|   |   |
|---|---|
| یارو ایسا خلق پر اب ہے دکھ بھاری<br>جسکو دیکھوں بھر نظر سو روتا ہے وہ<br>اہل زمین و آسمان سب خاک بسر میں<br>گیوں نہ یہ حالت خلق کی اب ہوئے یارو<br>پانی پینے جس جگہ امور و ملخ تک<br>کوثر کے مختار کے بچے کرتے ہیں<br>غربت کے وہ دشت میں پھرتے ہیں بیکس<br>ظالم بھلا لیلچلے شام اُن اونٹوں پر<br>بالو بیوہ فاطمہ کلثوم اور زینب<br>چہرہ گرد آلود ہے اور بال پریشان<br>لمونوں کے ہاتھ سے اس دشت بلایں<br>پہنچی جب اس طرح سے وہ شام میں جا کر<br>پہنچی خبر نرید کو آمد کی اُن کے<br>آئے ہیں جو یہ اسیر یکبسا میں اُتارو<br>اک مکان ویسا ہی دیکھ لا اُنکو اُتارا<br>یارو کیا کیسے غرض اُن مغلوموں نے<br>تھا یہ زبان زد تجھو بن اب لے ولے حیننا<br>روتے روتے سو گئی نادان سکینہ | روتی ہے سرپیٹ پیٹ یہ برکھی ساری<br>لو ہو جگر کا آج ہے نینوں سے جاری<br>آدم سے لے تا ملک یہ حال ہے طاری<br>بیٹھے غم کے تیر کا جب پیکان کاری<br>آل بنی کی آب بن دہان پیاسی ماری<br>پانی کے اک بوند کو سو منت زاری<br>کوئی نہیں اب جو کرے اسدم میں باری<br>جن اونٹوں کی پشت پہ محل نہ عماری<br>انہیں سکینہ اس طرح بیٹھی دکھاری<br>اُسکے ہر اک کان سے لو ہو ہو جاری<br>ظلم و ستم میں رات دن وہ بالپیری<br>آگے مورخ کا ہوا یوں خامہ جاری<br>شکر یہ کہنے لگا وہ ملعون ناری<br>تنگ و تارسی دیکھ کر دان انکی سواری<br>بیٹھے وہاں جاوہ غریب بانالہ وزاری<br>کا مٹی شب آنکھوں میں دان کرتے خونباری<br>کانٹے پر چون اوس اب زیت ہماری<br>خواب میں دیکھا باپ کو اُن نے کباری |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>رور کے ترانا گنا ہر آن کہاں ہے<br/>جو باعث گرمی تھی سودہ جان کہاں ہے<br/>جتنا میں بکا می مے نادان کہاں ہے<br/>سولخ کدھر حلق کا پیکان کہاں ہے<br/>اے گھر کے مرے شمع شبستان کہاں ہے<br/>مجھ بن مرے اس درد کا دوران کہاں ہے<br/>مجھ غم میں ولے رونیکا سامان کہاں ہے<br/>وہ چشمہ کسار میں جس ریان کہاں ہے<br/>اُس داغ کی سی آتش سوزان کہاں ہے<br/>آمرزش حق ہستی ای مصیان کہاں ہے</p> | <p>مرا توں کے تین چونک کے دودھای مری دلہند<br/>ہر سرد تری دیہ بتا اے مری جانی<br/>مکھو نہ دیا تو نے جواب ایک بھی بارے<br/>ملک کھول تو منہ اپنا مری جان کدھون<br/>مانند شب تار نظر آئے ہے مجھ کو<br/>بیاری جو کچھ ہو تو طیبون سے میں پوچھوں<br/>ملکڑے جو مرے دے بہین آنسو کے ساتھ<br/>صفر کو غرض رونی زن جس طرح سے بانو<br/>ولین جو ترے داغ ہر اس غم نہیں سودا<br/>یہ مرثیہ ایسا ہر کہا تو نے کہ جس سے</p> |
|---|---|

### دیگر مرثیہ مفردہ

|   |   |
|---|---|
| <p>خطر کھلے یہ کس کے چلا ہے ہے ہے<br/>کس کا یہ گھریا ہے جلا ہے ہے ہے<br/>خون حسین منہ سے ملا ہے ہے ہے<br/>روال فاطمہ نے بھلا ہے ہے ہے<br/>جو گود میں بنی کے بلا ہے ہے ہے<br/>مانی میں بن پڑا ہر دلا ہے ہے ہے<br/>وہ کھیت کس طرح سے بھلا ہے ہے ہے<br/>سوتھکان کرب دبلا ہے ہے ہے<br/>وی انکو خوان غم پہ بھلا ہے ہے ہے<br/>ہر ایک خارائین گھلا ہے ہے ہے<br/>کس کے یہ گھر کے گھر کو دلا ہے ہے ہے<br/>جاتا ہے اشترو نہ چلا ہے ہے ہے<br/>یہ کون ہیں اسیر بلا ہے ہے ہے</p> | <p>اے قوم ملک سنو تو بھلا ہے ہا ہا ہے<br/>جو دل اتر آج جگ میں سو رہو درد غم کو بڑ<br/>یہ نیت فاطمہ ہر کہ جن نے بجائے خاک<br/>ظلمہ گس کا ہووے وہ تن جس کا ایک عمر<br/>جنگل میں کنکرو نہ وہ سویا بڑا ہے آج<br/>یہ ابن بو تراب ہے جس کا بغیر سر<br/>بویا تھا فاطمہ نے جہان کھنسم صد امید<br/>پانی جنھیں دیا نہ کسی نے جز آب تیغ کبر<br/>بے آب و دانستے جو کئی روز سے حرم<br/>کرتے تھے برگ و گل پر رکھے جو پاؤں نرو<br/>پوچھو تو آیاے فلک سے کوئی کہ تین<br/>کس کا ہر یہ عیال کہ بے محل و عجاز<br/>زنجیر اسکے پاؤں تو اسکے گلے سے طوق</p> |
|---|---|

ڈھونڈتی جاؤں میں کیدھر گیا ہوا  
 تھا میری آنکھوں میں روشن جس سے گھر  
 کہ مراد وہ ماہ الفور کیا ہوا  
 مل گئے ہیں بخت میرے خاک میں  
 میرے طالع کا وہ خستہ کیا ہوا  
 لٹ گیا میرا چمن اُمید کا  
 وہ مرا سرد و صنوبر کیا ہوا  
 پالتی تھی جس کو میں جی کی طرح  
 سو وہ میرا ناز پرور کیا ہوا  
 ساتھ لے سوتی تھی اسکو ساری رات  
 خالی اب اس بن ہے بستر کیا ہوا  
 رات دن کا تھا وہ میرا مشغلا  
 تھا مراد دل مجھ سے خوگر کیا ہوا  
 مرتدوں نے یہ ستم مجھ پر کیا  
 سنتے ہو اے دین کے رہبر کیا ہوا  
 ہو گئی خالی بن اس کے میری گود  
 مجھ صدف کا کہ وہ گوہر کیا ہوا  
 خضر تھامان ہونے سے جیسے مجھے  
 سیں کا میرے وہ افسر کیا ہوا  
 دل مرا خون ہو گیا ہے جس بغیر  
 مجھ سے دکھیا کا وہ دلبر کیا ہوا  
 گود سے میری گیا چٹکا بھلا  
 باپ کے کاندھے پہ جا کر کیا ہوا  
 جاگتا جیتا گیا تھا اتنے میں  
 سو گیا وہ پاگب مر گیا ہوا

کہتے تھے وہ لگ گئے اسے میری سیکینہ  
 پھوپھیان تیری سوگ میں بیٹھی ہیں میرے  
 ذکر و واغذا کا کیا ہر ایک سے انکو  
 کرینوالا جز خدا اس رنج و بلا میں  
 باتیں یہ سنکر غرض چونکی جو سیکینہ  
 دیکھ یہ حال اہل حرم سب رونے لائے  
 بولا زاری کا سبب کیا جا کے خبر لو  
 بولی سیکینہ خواب میں دیکھ اپنے پدر کو  
 تب سے برپا حشر کا ہی عالم اس پر  
 سنگر کیا نریدنے سراسر اس کے پدر کا  
 اس ملعون کے امر سے سرشت میں دھر کر  
 یجا کر جب رکھ دیا وہ آگے حرم کے  
 کھولا جب اس قاب کو سر نہ کا دیکھا  
 چھاتی سے وہ سر لگا بولی یہ سیکینہ  
 جگوا بنی زلیت اب درکار نہیں ہے  
 تن تیرا اس دشت میں گردن سے نیا را  
 تیری صورت بون ہوئی نیشیرستم سے  
 کیدھر دادی فاطمہ جو حال یہ دیکھیں  
 بوچھین اسے نوزن بتلا دے جھکو  
 آہ ایسے مطلب بھرے یہ ان نے کہ کر  
 دیکھ تم پر یہ تم جو اہل حرم تھے کہ  
 آگے کیا دم مارے جو ان پر گزرا

کون کرے گا مجھ بن اب تیری غنوار  
 عابد بھائی ہے تیرا ش کو بیساری  
 چلو پانی کے لیے ہے منت داری  
 دل جوئی کون اسکی اور تیری دل داری  
 بابا بابا کہ کے وہ معصوم بکاری  
 نکلے وہ ملعون نیند سے چنوکا ایک باری  
 کس پر آج ایسا بڑا ہے یہ دکھ بھاری  
 چونک اٹھے ہی یک بیک روتی دکھاری  
 دیتی ہیں تسکین اسے پھوپھیان بیجاری  
 دکھلا دو لیجا او سے تاجھو لے زاری  
 کھانکی جو قاب ہو یون کی تیاری  
 سمجھے قاب طعام سے یہ پر ہے ساری  
 کرنے لائے پیٹ سر سب نالہ وزاری  
 سیس کٹے کٹے باپ کے جاؤں بلہاری  
 بابا مجھ بن ایک دم ہے جیتا بھاری  
 گردن تیری طشت میں اتن جو نیاری  
 کون کے گا اب سمجھے اب بابا پیاری  
 ہر گیسو سے موبو ہے لو ہو جاری  
 پیاسے تن سے کس طرح گردن یہ اتاری  
 روح اسکی بابا کہنے فی الفور سدھاری  
 محشر کی حالت ہوئی پھر ان پر طاری  
 کہنے کی طاقت نہیں یہ حالت ساری

## مرثیہ مفرد مستزاد

سے ہے اصغر لاڈلا

بانویون کہتی ہیں سرد در کیا ہوا

|  |  |
|--|--|
| دیکھ خفاہیں کو ذرا کہتے مجھے رسول<br>لال کو میرے فاطمہ کیون تین کیا لول        |  |
| سوجھا کیشون کے تیر ظلم کی کر بل میں آج<br>وہ جہین لو ہوئے ہی تر ہاے سرور ہاے   |  |
| گلا کٹا لو ہو چوے چھبی تر خرب بھال<br>جس کا ناتی یون مرے نا کا کیا جال         |  |
| جو گلا تھا بور گاہ مصطفیٰ اس میر دل لال<br>وہ گلا ہو زیر خنجر ہاے سرور ہاے     |  |
| کیسا ہی خصلوں کو بڑا بناوے رب<br>جو کر مون کا ہے لکھا سو مٹا ہے کب             |  |
| مان حری ہیں فاطمہ بنت رسول ہا سخی<br>باب تھا ساقی کو تر ہاے سرور ہاے           |  |
| تین کھائل ہو تیغ سے سین آمارا جاے<br>پوت ایسے کا ہوے کر پیسا مارا جاے          |  |
| سر کو بے تن کر کے لیکے اُفتیا نیر پر رکھ<br>ڈال گئے کرتن کو بے سر ہاے سرور ہاے |  |
| جن زلفوں کا بال نہیں ٹوٹا شانے ہاتھ<br>لے گئے اُسے باندھ کر سر نیز کے ساتھ     |  |
| خویش و فزون دین کے تیرے نہیں در تیغ و تیرے<br>ایک جا ثابت بدن پر ہاے سرور ہاے  |  |
| جو بے ہوے جسکے تیرے کہیں ہاتھ کہیں پاؤ<br>قل کیا یون گھر ترا کٹا کرین جون کاؤ  |  |
| گھر کا گھر ڈوبا ہی تیرا آب تیغ ظلم سے<br>خون دریا کے فنا در ہاے سرور ہاے       |  |
| ہاتھ دھار بن آنکر اسے حق کے محبوب<br>کشتی تیری یک بیک گئی لمو میں ڈوب          |  |
| ہاچنے کا ستم تجھ پر کہ دربا کے قریب<br>نیر میں ڈوبا تر گھر ہاے سرور ہاے        |  |
| بن میں چڑیاں چلتی بھریں جیو میں پانی بی<br>ایک تیرے لاڈلے بن پانی دین جی       |  |
| ایک تو ہی رہ گیا تھا اپنے بابا کا نشان<br>کیا کر دن اسے جان مادر ہاے سرور ہاے  |  |
| اپوت مجھ تو ناٹھ کا دل سے داغ مٹاے<br>مان دکھیا ہی کیا کرے پوت بھی جب ٹمٹے     |  |

کاش مین جانے نہ دیتی وان اسے  
 جانے ہی یہ قہر اُس پر کیا ہوا  
 قطرہ پانی اُس کو تھا پیکان تیر  
 باے اسے سانی کوثر کیا ہوا  
 اُن بغیر از کوئی اب ستائین  
 پوچھتے گر ہوتے حیدر کیا ہوا  
 خشک لب سوتا ہے میری گود مین  
 حلق اُس کا خون سے تر کیا ہوا  
 اس طرح سے یک بیک ٹوٹا ٹک  
 ستم صادر مجھ اوپر کیا ہوا  
 کس طرح جیون کی مین آرام سے  
 چین مجھ دل کا سدا سر کیا ہوا  
 اوس بغیر از کل نہیں اک پل مجھے  
 اب مرادہ جان مادر کیا ہوا  
 جب تلک جیتی رہوں گی تب تلک  
 یون پھر دن کی کتنی گھر گھر کیا ہوا  
 کیا کروں گی جی کو اپنے مین تو رکھ  
 ظلم دل پر حد سے باہر کیا ہوا  
 مہربان رورو کے باوجود جس گھڑی  
 کتنی تھین یون آہ بھر کر کیا ہوا  
 سامعون کے کچھ نہ تھے باقی حواس  
 کہتے تھے سب بیٹا کر سر کیا ہوا

وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا  
 وادرینا وادرینغ  
 ہر ہے اصغر لاڈلا

### مرثیہ مفردہ دوم ہرہ ند

کہتی بین بنت پیمر ہاے سرور ہاے  
 اسے بنی کے ناز پرور ہاے سرور ہاے



|   |  |
|---|--|
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| جاؤ کر جید ہر تم ادھر کون اب ساتھ اٹھ جاوینگا     | رو دو گے جو غم اسجا میں کون تمہیں بہلا دے گا     |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| آنکھ مجھ لاکھیلین بین لڑکے چپ چپ چاندنی لالو تین  | پاؤ تمہیں چلتے ہی نہ دیکھا بلا گئے تم ہاتھوں میں |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| تم جو چلے ہو گوشت میری الفت کرستے کو توڑ          | کوئی بھی اس غموں پیار جاتا ہر امان کو چھوڑ       |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| جاؤ تم جب پاس کیے لیتے تھے سب ہاتھوں ہاتھ         | مجھ کو بتاؤ کون چلیگا آج تمہاے یا نے ساتھ        |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| اب تک تنگو ساتھ سلایا آج جد ہر تم سونے جاؤ        | ہٹ کی شرط یہی ہے بیگ دان تم مجھ کو ساتھ سلاؤ     |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| آنکھ تمہاری جولا کر دوں گلے تمہاری لاکوں کی       | اور سوؤں گی ایسا پیاسے محشر ہی میں جا کر نگلی    |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| حیف سوؤں سوؤں تم میں جاگتی ہوں دھرتی ہوں          | دودھ نہ پینے کی میں تمہاری گھونٹ لو کر پیتی ہوں  |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| ایسی نیند کمانی آئی دودھ بھی مانگتے روئے تم       | کاندھے سے لگ باپ کر اپنی سوسے سوسے تم            |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| سوئی کو میں نہیں ہوں روتی اس بھی سوئی میں زیر     | اس کر دٹ بر جو بیا میں اسکو نہ دیکھا اٹھتے پھیر  |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| چو لگتی نیند آتی ہے پیار کے آنکھوں میں ہر بالے کی | نیند جو ہوئے تم چنگویہ تو دس ہے کالے کی          |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| حک تو پیار کر دٹ لیکر ان کی طرف لومخہ کو پھیر     | ایسا کیا میں کیا تمہارا روٹھ رہے جو اتنی دیر     |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |
| حلق اپنا دکھلا ہو بیو نکو کم کر گیا یوں ارشاد     | سودہ نے کو مان فی اپنی دی ہو گے زیادہ مستاد      |
| ہر ہے اصغر میرے لال                               |  |

|   |  |
|---|--|
| ہو گیا مار یک چھپنے سے ترے ازیر خاک         | گھر مراے دین کے اختر ہادی سرور ہادی ہاے        |
| دن دوسے کے چاند کو مارین شامی گھیر          |  |
| جگ مین دیکھا ہے کمین ایسا بھی اندھیر        |  |
| بس نہیں چلتا کسی بندے کا کچھ نقدیر سے       | کیا کروں اس میرے دلبر ہادی سرور ہادی ہاے       |
| بیکس تجکو دیکھ کر روتی ہوں جگ مانڈ          |  |
| کیا کروں اس لادٹے میرا بس کچھ ناخند         |  |
| دیکھ کر تجھ لاش کو کتنی کٹی اسی سوے شام     | پیری یوں ہر اک خواہر ہادی سرور ہادی ہاے        |
| اکھ مین جو کو لو پہرے ہی جاے ہی پیر         |  |
| بیرہ دیکھا جاتا نہیں بیڑا ہوا ہوں میر       |  |
| یوں کیا غارت ترے گھر کو کہ مستورات کی       | سری بھی چھوڑی نہ جادو ہادی سرور ہادی ہاے       |
| نقہ جنس سب ظلم سے بیوہ نکا اک بار           |  |
| لوٹ کے یکنے وہ شلقی چھوڑا نہ اک تار         |  |
| ظلم جو گذرا ہی تجھ پر ہوں کی اس کو یاد کر   | نعرہ زن مین تابخشر ہادی سرور ہادی ہاے          |
| آرائی ہی گاہے بھی شیر جو بچھڑا کھاے         |  |
| روؤں نہ تجسا بوت جب موت کو منہ مین جا       |  |
| مطلب ان طرحوں نے ہر دم حضرت خیر النساء      | یہ سخن لائیں زبا پر ہاے سرور ہادی ہاے          |
| سک مین جگ مین سودا یہ بہت ہی کے مین         |  |
| موی سے سب ہو گئے تین لوک بیچین              |  |
| <b>مرتبہ مثلث بطریق متراود</b>              |  |
| ان اصغر کی کتنی ہی رور و نچ کو جو بانیکو    | تھیک تھیک سب دین مین لوری ہونین جو کانیکو      |
| ہی ہے اصغر مین لال                          |  |
| جسکا بچہ یوں سوے دکھ انگلی مانکا کیجے غور   | آجکاسو یا خشر مین چو کو اس سوئی کو کہیں ہی طور |
| ہی ہے اصغر مین لال                          |  |
| ہن تمھاری کتنی ہی پیاس میر کو مان دے جو نکا | چو نکین کب اس نیند کے سوئے وہ دیکھا ہے کر کیا  |

|   |   |
|---|---|
| تجہ بن ہکوزیت دہال ہا حینا دا حین             |   |
| با تیرا آج طول مان ڈا دی سرین وصول            | تیج جفا تو مقتول تجہ بن اے فرزند رسول     |
| ہوس یتیم بھی اطفال ہا حینا دا حین             |   |
| سرکا با لڑن مجروح تھن بڑا ہے تو مذبور         | پیا سی گلی بدن کس طرح شام تک لڑ پڑ مہوج   |
| دھوب کر ہا تجہ تن پے وال ہا حینا دا حین       |   |
| رودی ہر ایک بن پیئے ہر کہ یہ سخن              | گوئے کجگوئے نہ کفن عریان تیرا خاک میں تن  |
| سرکے نیر ملی بھال ہا حینا دا حین              |   |
| لیکے جوان تا طفل مغیر ہو بغیر تیغ دتیر        | اے جو ہم سو کر زنجیر لیکے چلے شامی بے پیر |
| تجہ بن ہمیر یہ احوال ہا حینا دا حین           |   |
| مابد پیادہ ہم بن سوار اوٹوئی ہاتھ اُسکے ہمار  | یا ہے برہنہ وہ سالار اس بن میں جو پڑ خار  |
| لوکے اُسکے لہو کلال ہا حینا دا حین            |   |
| بیاس کہ مار دے خشک دہان منہ کی باہر اسکی زبان | پانی جو چاہے سو کمان لشکر سارا دشمن جان   |
| کس سے کرے وہ جگے مال ہا حینا دا حین           |   |
| دیکھ سکینہ اب اسکو ان کے ہے یہ ورود           | پیادہ چلنے اسکو نہ دو پاس تمہاری بھٹلا لو |
| تا کجا یوں کرین مقال ہا حینا دا حین           |   |
| کس کی کہیں یہ جا کر درہم بیکس بھر آہ سرد      | عریان ہکوزن اور مرد کہیں ہیں اب فردا فرد  |
| سر یہ لیکے منین روال ہا حینا دا حین           |   |
| رہیں تن جھوڑا عدا در شام چلے سر پہونچائے      | ابہر یزدیاب دکھلائی کب ہو دیکھا کیا جائے  |
| سرکا تیرے تن کی وصال ہا حینا دا حین           |   |
| گورو کفن دے اپنی جب گاڑ زمین میں بکری سب      | لو تھو کو تیرا زکی تب کھینچ لاکر اے غضب   |
| ایک ہر ایک اب دی تو وال ہا حینا دا حین        |   |
| مطلب رور و اہل حرم میں کرین میں یہ ہر دم      | اے دو جہان میں ہو نام لیکے ملک سے تا آدم  |
| کتنے ہیں باقیں قال ہا حینا دا حین             |   |
| تو بھی سووارہ غناک عساکر ناہو پاک             | کر سنے کو اپنی چاک وال اس سے سر پر خاک    |
| کوٹ کو چھانی کہ ہر سال ہا حینا دا حین         |   |

|   |   |
|---|---|
| ایسا گر میں سمجھتی تھم کو لگتی کب لوری دینے     | حلق کی راہ آنکھوں میں تھاری نیند نہ آئی گی لینے   |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| کھو لو اب آنکھیاں تم اپنی کر غول خان امان پاس   | خاک کے بچے مت دبو او میری تم امیل وراس            |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| چاؤ تھا میرے دلیں تھارا دیکھ مری گلی پیادہ برات | نیند نہیں پر ایسی آئی جن نے کھوئی شب بات          |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| آب فی پیکان کو یہ تنہا میرے دل کی ڈبوئی ہے      | موت ہی نہری ہو کر تھاری ساتھ یقین لے سونی ہے      |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| اس یہ کر رکھی تھیں زلفین جو میں تم کو یادوں کی  | کبے میں جا کر میں تھاری یہ منت اثر اداں کی        |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| پڑھتا طوطا جس کھیا کا اڑجا بڑا یوں نفس کو توڑا  | یاد کر اڑی یا تو نگودہ مرے نہ کیوں کر سر کو پھوڑا |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| ہنسی جاتی تاک بھی تھاری تو میں بیکل ہوتی تھی    | جسم تک نہ رو ڈرتے میں بھی تب تک بقی تھی           |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| زلیت مری بھی ایسی ہر اب کانٹے پر جیسے اداس      | تم ساکل جب ہاتھ کر جاوے پھر جیوں تو صدمہ ہوس      |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| غرض مہربان سب کو میں سوخوں کی یاں بتی ہیں       | جسم با نواہ و فغان راستے سخن کو کہتی ہیں          |
| ہر ہر اصغر میرے لال                             |   |
| <b>دیگر مرتبہ، مثلث</b>                         |   |
| بنت بنی کو پیارے لال ہاے حینا داؤ حسین          | کمان ٹرے ہو آج نہ ڈھال ہاڑ حینا داؤ حسین          |
| ہم دیکھو عترت کا حال                            | ہاڑ حینا داؤ حسین                                 |
| اہل حیمہ با شور و شین کتنی ہیں یہ دن اور رین    | کدھر کو کوفے میں کو چین کسکو دیکھینگے یہ نین      |
| جینے کا نہیں ہیں خیال                           | ہاڑ حینا داؤ حسین                                 |
| رور و کردہ صبح و شام داہن سر پر خاک ملاں        | سر نہ جاتی کوٹن ہیں ماس پوٹن یوں لے لے نام        |

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| یہ جفا کو ظالم لجا میں کاٹ سر کو      | رہ جاے تن لو میں یوں مٹلا کو تو         |
| یہ ظلم جو ہوا ہو کیا ہو بیان اس کا    | ان ظالموں بغیر از ایسا جگر ہو کس کا     |
| دورخ کی آچ سوان نا نا پچا جو جکا      | آتش ہے خیمہ اشکایان دین جلا کو تو       |
| جب سر بہنہ عابد گری کرہ کڑا ہنپا      | غیر از ستم کسی نے سر کو نہ اس کے ڈھانپا |
| لرزی زمین اندم اور آسمان کا نپا       | ارض و سما میں ڈالا کیا لرزلہ کو تو      |
| جانا تھا مادی کو سر گام میں نہ جھلک   | دہ دشت اور پیادہ انصاف تو کر وٹک        |
| جس شخص کو گت یا کھجور گل گل کازک      | کیونکر قدم میں اس کے کاٹا گلا کو تو     |
| جو شخص مصطفیٰ الی آنکھوں کا نور ہووے  | اور مرتضیٰ کے من کا یار دسرور ہووے      |
| آرام سب طرح کا یوں اس کو دور ہووے     | ہو سیکر دن بلا کا وہ مبتلا کو تو        |
| اہل حرم کو حدم لیکر چلے وہ مردود      | جائے تھے سر بہنہ دونوں جہان کی بخود     |
| خورشید حسرت بھی گرمی نہی تھی افزود    | وہ دن انھوں نے سر سے کیونکر ملا کو تو   |
| نا محرم ان کے جسم آنکھوں کی آئے       | بہرے دھلے مانی اشکال پی سب چھپاتے       |
| چادر نہ تھی کہ جس کی منہ کو پیٹے جاتے | یوں خاک کو منہ اپنا کن نے ملا کو تو     |
| بس سودا اب تو آگے سننے کی بے حفاظت    | اس کو زیادہ مت کہ اہل حرم کیا ات        |
| آتی ہو سامون کو جینے کو اب امت        | سنبھے گا کس زبان سے یہ بھلا کو تو       |

## مرثیہ مرثیہ

|                                      |                                      |
|--------------------------------------|--------------------------------------|
| یارو نہ اپنے خویش و فرزند کو رد و تم | آل بنی کے غم میں نہ چشم تر رکھو تم   |
| جو دانہ اشک کا ہو بیجانہ اس کو بتم   | یہ تم منفعت ہے مت راہگان کو تم       |
| فرزند کسا ہو گا فرزند مرتضیٰ سا      | کس کن کا قدر و رتبہ ہے بنت مصطفیٰ سا |
| ہو اقربا کسی کا احمد کے اقربا سا     | انصاف کو سخن کا میرے جواب و تم       |
| غم کھائیے کو کا ایونکے غم کو ہوتے    | و کلو الم جو کسا اس کے الم کے ہوتے   |
| رومی ستم جھون فی ذیکھا چشم کھوتے     | غملکین کو کے خاطر ان کے سوانہ ہوتے   |
| اس خاندان میں جو تھا سومر و جفا تھا  | جو گزری جس کے اوپر وہ تلخ رضا تھا    |
| سرتا قدم قدام کا اک آہ بے صدا تھا    | بندے پھرایے پیدا ہونے بھلا کو تم     |

## دیگر مرثیہ مربع

|   |  |
|---|--|
| پلوچھے ہے تم سے یارو یہ دل جلا کو تو<br>پیاسے مٹھے پہ خنجر کیونکر چلا کو تو   | حوال ابن حیدر ٹک بر ملا کو تو<br>روؤن نہ کیا کروں میں ہر دم بھلا کو تو       |
| مرضی حق کارانی ایسا مو انہوگا<br>شیر سابر تو پسیدا ہوا نہ ہوگا                | کوئی رضا کا تابع ایسا ہوا انہوگا<br>خنجر تلے سر اسکا وزرہ ہلا کو تو          |
| بابا کے سر کو اس کے تیغ تم سے چیرا<br>کاٹے اب اس کے اعضا میری کلکڑی کھیرا     | جانی کو اس کے ارا بانی میں دی کھیرا<br>جور فلک کبھی بھی اس سے ملا کو تو      |
| جو گزری اس کے اوپر طاقت نہیں بیان کی<br>انصاف تو کر دنگ بچلی نے آسمان کی      | جاگہ اسی کے گھر بھی آفات ناگمان کی<br>سطح گھر کے گھر کو کس کے دلا کو تو      |
| بجانی بھیتے بیٹے داماد زمین سارے<br>سرتا قدم و دودل یا جند کی انگارے          | تے ہی حج کے سب گھوڑوں ہوا تارے<br>ہو جا رہا کھلا کا یون ہر اک ڈلا کو تو      |
| کوئی لڑا نہ زمین جسطح یہ لڑے ہیں<br>فالینہ زیادہ ہر سمت سر ٹپے ہیں            | کیا زخم تن پہ اپنے کھادی ہیں اور خبر یون<br>سطح کھیت کس کا پھولا پھلا کو تو  |
| وہ شخص زمین یارو یون بجز ہوسے<br>اور حال کر کچھ اپنے اسکو خبر نہ ہوئے         | ہر اک کس لہو میں آسکے منہ ڈلوئے<br>رو مال فاطمہ نے جسکو جھلا کو تو           |
| چھاتی ابیر بنی کو تھا لوئے جو والا<br>جب تک جیسے محمد ناز و نعم سے پالا       | اور گود بیچ اپنی بیٹا کہ اس کو ڈالا<br>تن اسکا خاک و خونین کیونکر لالا کو تو |
| گرد ملاں اسے کر بیٹھتی تھی رد پر<br>ہر دم جگہ تھی جسکو دوش بنی کر اوپر        | روح الامین کے لڑنا پڑنا تھا مو بہو پر<br>لوک سنان بہوہ سر کیونکر جلا کو تو   |
| کیا چرخ کی جفا کو دنیا میں کوئی کم تھا<br>ہر ایک فاطمہ کا ان بیچ ہوش و دم تھا | یہ خاندان عالی کب لا لقی تم تھا<br>ایونکے سر پہ کچھ رنج و بلا کو تو          |
| ہر کیا تم جو ہو دین مقصود و ایش چلے<br>سوا بکنار دریا پیاسے کیونکو انکے       | کل وقف مسلمان کو کوثر طفیل جٹے<br>پانی ملے نہ شیرین نے ملا کو تو             |
| باز دینی کہیں تھر جس شخص کو پدر کو  | کر تشنہ دنج یار و اسطرح کے بشر کو  |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| رو تا جو جلی خاطر لے مکہ تا مدینہ       | لازم ہے کہ رو و اشک اندی میں بہو تم   |
| مشرقیں اس طرح سے اوپلی مان کو کی        | والے ہوئے سراو پر چادر بھری اسی       |
| گر فکر دان تھیں کہ کچھ اپنی آبرو کی     | دامان و آستین بیاں رو رو کر دو تم     |
| کن نے کسی کا بیٹا اس حال میں ستایا      | لب مار مار چا بسا یوں منتر لین چلایا  |
| جو تھک گیا تو اسکو شیشیر سے ڈرایا       | اقرار کر کر دیہ تو ہو دروغ گو تم      |
| میت پہ کب یہ جو پہنچ کن رہا ہے          | چالیس دن کسی کا بے وطن رہا ہے         |
| گھر کے جسم موتی دور از کفن رہا ہے       | تار مڑھ میں دانہ دوا شک کا برو تم     |
| کسکا وبال کن نے گردن پہ یوں لیا ہے      | سر کاٹ کر کسکا تن کٹ کر دیا ہے        |
| گھوڑا نقد اوپر دوڑا نیکا کیا ہے         | افسوس جو نہ ایسے مظلوم پر رو تم       |
| سر کاٹ تم میں کسکا رکھا تو زاندر        | تن پر پڑی ہیں کسکے پیر دھنچ و بجز     |
| الضات چاہتا ہے اس باجرے کو سنکر         | خوناب دل میں رو رو دیا پکوڈ بو تم     |
| بجھو ہوا کی عزیز و احوال کی یہ کسکا     | حامی روز محشر نانا بنی ہے کس کا       |
| رو نہا یہ وہ ہی یارو گرا جہر سمجھو اسکا | بھر عمر چاہیے یوں رو رو کا اب مرو تم  |
| میری زبان پہ اہدم جنگلیہ ماجرا ہے       | اولاد کی علی کی اور آل مصطفیٰ ہے      |
| اس رو نیکا فوائد و اسلئے جزا ہے         | رو رو کے انیہ دلے اپونکے غم کو دھو تم |
| بوسے میں فاطمہ حبیب روز بزا کو آدین     | اشرشک کی بخاری آنکھوں میں نم پیا دین  |
| نیکھ کو بھارے اپنے بابا کو لادھا دین    | اسوقت ماتھا اپنور رو رو کے گو ملو تم  |
| تہ چند سر تھالے واجب پڑی عبادت          | کیسی ہی تم کرو اب یارو کرسی عبادت     |
| رو تا حسین پر ہی سب سی پڑی عبادت        | کیا فائدہ کرو یوں روزہ نماز گو تم     |
| رو کی حدیث کی یوں راوی ذی روایت         | جو رو سے یارو لاد کر واجب ہے یہ جنت   |
| رو دو تم اب ہو جتنی رو نیکی تم میں طاقت | اس رو نیکی حلاوت محشر کے بیج بو تم    |
| سودا اگر تو چاہے عمر بیکار کا چسنا      | آل نبی کے غم میں نت خون دلو پینا      |
| خواندگان کو دے دی اموال در خزنیا        | بحرین بنا بنا کر کہ مر شیشہ بڑھو تم   |

|  |  |
|--|--|
| کیا چیرنے آگے ہیں اقربا ہمارے          | کر یاد جنگو ہر دم ہم رو دین غم کرامت   |
| دنیا کی یون گئے ہیں پیاسی نبی کی پیاسے | احوال سن جھنڈکا یا فانی نہ بھڑو ہو تم  |
| لغات جنگی خاطر دنیا میں خلق ہو دین     | اطفال انکے راتوں خاطر غذا کو رو دین    |
| جب خاک میں مجبوروہ طفل بھوکے سو دین    | ذبیٹ بھر کے کھاؤ ذنیب بھر کے سو تم     |
| کسا پردہ یارو ساقی حوض کوثر            | کسے چلا ہو تم میں پیاسی کسے پہ خنجر    |
| ہر امون جو کوئی ایسوں کے ہو برابر      | تب کیسی چھوڑا انکو غم انکے میں رو دتم  |
| تیغ ستم کی کسا ہر اک کٹا ہے شاننا      | تیر جفا کی کسے بھائی کا سینہ چھانا     |
| احمد ہی کو گھر میں اس ظلم کا ٹھکانا    | تم میں کی یہ یہ کچھ گدزا ہو تو کو تم   |
| الیون کو قتل ہرگز خویش و تبار ہو دین   | اور زخم تن پہ انکے جب وار بار ہو دین   |
| بیسے کی تیر و نیرے انکے دوسار ہو دین   | ول ایندین چھوڑو ملک غم کے خار کو تم    |
| بھائی بھتیجے بیٹے داماد تم میں کس کے   | اکٹھے ہوئے ہیں زمین بن نیر مار کٹسے    |
| صابر ہوں اس ستم کا اہل میال جسکے       | وہ روئے تو بجا ہو مارغ نہ انکے ہو تم   |
| تم میں کی بھی کیسا کشت شاہ طفل مارا    | نی جگ میں آب پیمان کسا بچا سدا ہارا    |
| جیتوں کے منہ نہ رکھا پانی جو اٹنے مارا | گذرا نہیں کسی پر یہ ظلم مان لو تم      |
| سندی کسی دو طبقہ کو ہو کر کب لگانی     | سہرے سیت گردن دو لکھا ذکب کٹانی        |
| یون بھی کبھی ہوئی ہو دنیا میں کدھانی   | شادین یہ مصیبت یار و نظر کر و تم       |
| یہ ظلم و جور کسے ناموس پر ہوا ہے       | دست ستم کی غارت یون کسا کھر ہوا ہے     |
| کب عورتوں کا عریان اسطرح سر ہوا ہے     | دیکھا ہو کر کسی جا اوس کا نشان ہو تم   |
| زن کی کوئی کہ جسکا دامن ملک دیکھے      | اور اسکے سر پہ چادر دور ملک نہ دیکھے   |
| ظلم و ستم کسی ذیہ اب ملک نہ دیکھے      | باور کر وہ ہو گے دین نبی میں جو تم     |
| ناموس پر ایسے احوال تھا یہ طاری        | کن عورتوں نے تنگے اونٹوں پہ کی سواری   |
| تھی نشنگی سے کس کو بچوں کو بقراری      | یہ تنگے چاہیے یون خون جگر پو تم        |
| سر باب کا تھا سے نیرے پہ بر ملا تھا    | بٹیا کبھو کسی کا یون منتر لین چلا تھا  |
| زنجیر بال نہیں تھی اور طوق میں گلا تھا | اپنو نکور وہ سنکر ملک حق کی بھی درو تم |
| بٹی گئی تم میں کسی جیسی کہ تھی سکینا   | کرنا بھی وقت غارت جگر کا جھینا         |



|                                   |                                   |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| کیا دھنکائے مین دیا اسے میر بھجان | پس تو کہ کن نے لیا تن سے اُتار    |
| چرخ کو بھایا نہ سہرا سر ترے       | یکم نہ رحم آیا جو انی پر ترے      |
| کر کے بھجان بجگو بھیجا گھر ترے    | کیون تر دشمن ہوا یہ ناجکار        |
| تن کو تیرے جس جگہ کرنی ہون غور    | زخم کو خالی نہیں پاتی وہ ٹھور     |
| یہ ٹپری سے جھپیہ تیغ ظلم و جور    | ہو نہیں سکتا اس جس کا کچھ شمار    |
| کیا کر دن مجھ پر مقید لوگ ہیں     | دھونڈو لاؤں ورنہ تیرے سر کو مین   |
| جنگی نظروں پنج سے شبہ مین تین     | اُنکے بھی تو آگے یا جاوے شمار     |
| کوئی کتا ہے مجھے دولہا نہیں       | طور دو لھا کے میر ہونے ہیں کین    |
| یہ بھائیں بیاہ مین کن نے نہیں     | اس طرح کہہ کہ کے دیکھیں ہیں نہار  |
| کرتی ہر فریاد جب تیری دلہن        | باس اُسکے اکٹم کے مرد و زن        |
| لگتے ہیں سمجھانے کہ کہ یہ سخن     | مگر نہیں کہنے کا اچھو امتیاز      |
| دیکھ لو تو بھی یہ جسم پاش پاش     | لائے ہیں سکی خدا جلنے یہ لاش      |
| تیرے نوشہ کا کرن گے ہم تلاش       | میرے تنک د لکومت کرا فطرا         |
| بیاہ کا تیرے ہی دیکھا یہ اصول     | ہو مین جلی جو تھی کو بیجے کو بھول |
| سمدھنیں چہرے اپنے شکے دھول        | لے لے پیرا نام بیٹیں بار بار      |
| اسطرح لیجائیں گے اب اہل کین       | ساتھ سب کے تیری دلہن کو تین       |
| وہ جو بھائی ہے دلہن کا عایدن      | دینگے اُسکے ہاتھ اونٹوں کی منار   |
| اشر و ہر سمدھنیں اندوہ ناک        | جائیں گی کرنی ہوئی سب سرخاک       |
| عایدن پیادہ جلو مین سینہ چاک      | سیس دن دھلا کا تیرے پر سوار       |
| مان غرض نوشہ کی کرنی تھی یہ مین   | سامونے د مہدم بھرنی تھی مین       |
| لے زمین سے تافلک تھا شور و مین    | نالہ و فریاد مین تھے کو ہمار      |
| سودا اب اس مرتبہ کو اعتسام        | دیکے بیچ آل محمد پر سلام          |
| ہونگے محشرین ترے حامی امام        | سب طرح نشتے گا بجگو کردگار        |

## مرثیہ دیگر

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| کس دن اس شادی نے پایا تھا قرار  | ہوے جس شادی کا یہ خہام کار       |
| رات جلوے کی دھن سے سو گوار      | رو دی کہ گھونگھٹ میں چپے ناز زار |
| غم سے پر شادی کے گھر کو دیکھ کر | سر کو دھنتی ہو وہ ٹھنڈی سانس بھر |
| جسہ جا بڑتی ہے بھراؤں کی نظر    | ہو چھے ہو اس سے یہی بے اختیار    |
| لوگ کیوں رو رو دین میرے گرد پیش | کے یہ غم سے ہوئے ہیں سینہ ریش    |
| مر گیا کوئی مگر از قوم و خویش   | سچ تو کہ یہ راز مجھ سے غمگسار    |
| گھر تو آتا ہے نظر ماتم سراے     | شادی کے کپڑے مجھے تم کیوں نہاے   |
| کس لئے یہ ہاتھ مندی کی رنگاے    | کیوں کیا میرے تین اتنا سنگاے     |
| جس گھڑی کرنی ہو یہ بائیں دھن    | سنے ہیں اور اسکو اہل اہل دھن     |
| اُلٹے آتے ہیں کیلئے تادھن       | چلتی ہو ہر چشم سے لوہو کی دھار   |
| بیاہ دیکھا ہو غرض ایسا کہیں     | جہیں جز ماتم خوشی ذرہ نہیں       |
| غم سے ہوں ہر ایک کی آنکھیں بہیں | ہو گئے ہیں سینے سنگ آہشار        |
| سوئے کو نوشہ نے خوش کی لحد تنگ  | چھوڑ کر اپنی فولی کا پلنگ        |
| کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سو رنگ  | سمدھنیں روتی ہیں ڈھار میں مارا   |
| کیا کروں آگے میں ساچن کا بیان   | دل پر از خون رنگ دوشیہ ہیں بیان  |
| لی ہیں نیز و ہر سرون کی مشکیان  | گل ہیں آرایش کے زخم بے شمار      |
| کیا کہوں اب جو کٹی مندی کی رات  | صبح کی افوس میں ملے کے بات       |
| ایسی ہی پھر دھوم کر آئی برات    | ہو گیا روز قیامت آتش کار         |
| جو برائی ہیں گریبان چاک سب      | خاک سر ڈالے ہوے یک یک وجب        |
| شور ویرا بنی ہو میں جان بلب     | گرد و شہ کی بو تھ کے زار و نزار  |
| اس طرح لائے غرض دھن کو گھر      | اب تن لے سر کو دلے کھاٹ پر       |
| جب پڑی عورات کی اس نظر          | عرش کے آواز شبون ہوئی پار        |
| لک کر اس تن کو گلے دو لھائی مان | بولی لے نوشہ ترا سر ہو کمان      |

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| یون ہی سمت کا ہاتھ اتھا تو غوض میں پھیسل | زور بازو وہ گئے ہائے کدھر حیدر کے     |
| نماک اور غوغین دیکھو تو زمین کے اوپر     | دھڑکتا ہوا گو کا کین لوٹے اوسر        |
| ہاتھ سے اہل شقاوت کے عزیزان یکسر         | یون ہوئے آگے تہ تیغ و تبر حیدر کے     |
| نہ میں قاسم کو نہ عباس کو دیکھوں ہون آہ  | نہ پڑے چشم اب امغر پہ نہ اکبر پہ نگاہ |
| اسطرح مٹ گئے اک آن میں سبحان اللہ        | گو یا تھے ہی نہ کبھو نور بصر حیدر کے  |
| نہ کوئی یار اگر اپنا نہ کوئی اب ہر شفیق  | نہ کوئی دوست ہوا سوقت نہ کوئی ہر رفیق |
| جو کوئی تھے سو ہوئے رحمت حق کا وہ خلق    | کوئی نہ جا کے یہ مرقد یہ خبر حیدر کے  |
| اسوا بھر کے اس قریب میں ہے لاکھ کو آ     | قسمت اپنی کہ موا جو کوئی پیاسا ہی موا |
| آہ کیا جانے تھی کو نسی ساعت کہ ہوا       | آگے فرزندون کا اس جلیہ نذر حیدر کے    |
| سپہ شام نے کیا کیسے نقدی جو کی           | بیچہ اہل حرم کے تین اک آن میں دی      |
| کہ وہ سے نہ رکھا ایک کے اندام میں جی     | قتل عام آگے مجایا ہے نگر حیدر کے      |
| حق تعالیٰ کہ اس قوم کو جلدی نابود        | کہ یہ میں زیر فلک ہر دو جہان کے مردود |
| ان لعینوں نے خدا جانے سمجھ کر کیا سود    | کر دیے جی کے عزیزوں کے ضرر حیدر کے    |
| یا جی نیرب پہ ہر سر کو یہ دکھلا تے ہیں   | پھر ہمیں اسم باسم آن کے بتلا تے ہیں   |
| یون عزیز و نکو ترے شام لیے جاتے ہیں      | جلد ہو بخو کہ عجب قہر ہے گھر حیدر کے  |
| راہ چلنے کہیں ایک بل آرام تین            | جس سے بوجھے ہیں کمان پیلے اویتمن میں  |
| شکے نمٹا ہے وہ لمون یہ ہسکہ وہین         | خویش و فرزند گئے اور جد حیدر کے       |
| تھی غرض حضرت کفوم کی وان یہ گفتار        | ہر سخن اب کرے متبادل شک و کسار        |
| من کن ان باتوں کو دلتے ہیں کھڑی ناز ناز  | شام سے اہل حرم تاب سحر حیدر کے        |
| خود اب سر کو دے راہ دل بریاں میں         | آگے سننے کی بنین تاب کسی انسان میں    |
| صلے میں اس کے عدد پر تجھے ہر میدان میں   | قرۃ العین ہی دیوین گئے ظفر حیدر کے    |

### مرثیہ دیگر مریع

|  |  |
|--|--|
| جیسے میں دیکھا ہے گردون پر حرم کا ہلال | روز و شب جگور رہا کرتا ہر روتے سو خیال |
| کہ نہیں سکتا کسی سے ہاسے اپنی دلکا حال | ابر دریا بار جب دیکھو تو ہی میرا و مال |

## مرثیہ مرثیہ

|  |  |
|--|--|
| پہونچ اس ابر کہ مرجھائے بجز حیدر کے      | نیر بن جھڑتے میں بتانے کے عتر حیدر کے      |
| پیاسے تڑپے ہیں ٹرسے نور البصر حیدر کے    | خشک لب دیکھ انہیں چشم میں تڑحیدر کے        |
| گذرا اے ابر ترا کہ تو نہیں کس جا پر      | گاہ تو کوہ پہ برسے ہے گئے صحر اپر          |
| حیف مدحیت کہ ترسے ہیں لب کیا پر          | بوندیانی کے لئے لخت بگر حیدر کے            |
| دو سبے ہر آب بغیر آل محمد کا گھر         | توٹ جگہ نہ کرے علم سے جو چشم اپنی تر       |
| اشک کی سیل گئی فاطمہ کے سر سے گذر        | موج خون پہونچے ہر آئنا بگر حیدر کے         |
| قیض کو غم کے زمین پر تر و تازہ ہے نبات   | سبز و شاداب رکھے سنگ ہواے برسات            |
| و اے قسمت کہ جہان میں باب آب فرات        | آب بن ہو تو بین بے آب تر حیدر کے           |
| خویش و فرزند دطن کو ہو فی سب آوارے       | ظلم کی تیغ سے مارے گئے وہ بچا بے           |
| چین انکو نہیں باقی جو رہے و گھیا رہے     | پھرتے ہیں اہل حرم خاک بگر حیدر کے          |
| جمنج نے اہل شقاوت کو لیے ہو بد خواہ      | گر و یا خبر و شبیر کو دنیاسے تباہ          |
| رد و جون شب نہواں کنوین محمد کی سیاہ     | یون ملین خاک میں جب سمن و حیدر کے          |
| ایک کا غم سے کیا کرے کلجا سارا           | جس بگر آب نہ تھا دوسرے کو دان مارا         |
| جانتے ہو یہ چلا کن یہ ستم کا آرا         | جو نواسے تھے پیہر کے بگر حیدر کے           |
| آہ ہدم سپہ شام حرم پر لوطا نہ            | پاس تنکا نہ غریبوں کے بچا یہ لوطا نہ       |
| سر کی چادر کے تین ہر ذی شفق جھوٹا        | ظلم یہ کس پہ ہوا گھر پہ لگر حیدر کے        |
| بولی کلتوم یہ چہرے پہ لگا سیلی غم        | نہ کوئی مولس و عنخوار نہ کوئی ہدم          |
| اینا احوال کسے جا کے دکھا دیں یہ چہر     | کاش اس وقت پڑیں جا کے نظر حیدر کے          |
| خویش و فرزند ہما سے نہ کبھی یون مرے      | یہ لعین جو روح خفا کا ہے کو ہم پر کرتے     |
| ان جفا کشوں کے ہاتھوں نے نہ یہ دکھ بھرتی | ہوتے ہم آج کے دن یاس بگر حیدر کے           |
| اہل بیت نبوی دست تقدی کے اسیر            | کھڑے ہر باد میں ہر ایک کے ہر دم زخیر       |
| قطرہ آب کو اس دشت میں جون ابر مطہر       | مطل روتے ہیں ٹرسے شام و صحر حیدر کے        |
| ہوئے اس معرکہ میں لج جو مژدہ و عقیل      | نہوں نہ اس دشت میں ہوتا میر لڑ پیر و کائیل |

|  |   |
|--|---|
| اس طرح کہ جا اب بن معویہ کے وہ حضور        | اسین ای بھائی نینین ہر شک وطن کا احتمال       |
| یہ سخن شکر حنیف الوقت شر کے در جواب        | یون لے کئے خدا حافظہ ای علیہ الجناب           |
| آنکھیں دونوں کی ہوئیں باہم گلگ کر رہا      | اور بھائی سب رفیق اگر ہوے بہر قتال            |
| آخر کار ان کے کہنے کو نہ مانا نہینار       | کوچ کا دن اور تاریخ سفر باہم استرار           |
| بختے ساکن تھے مدینے کے وہ روئے زارندار     | اس سفر کا سب نے کچ آخرت جانا مال              |
| بہر نصرت جد کے روئے زمین وہ پھر محنت نصیب  | ہا کے بولا السلام علیک ای حق کے حبیب          |
| کہ مرخص جلد تا مطلب کو پہنچو وہ غریب       | امر بہ حق کے لغافل کا نہ ہوتا احتمال          |
| سر جدا ہوئے کائن کی جگہ کو اب کی علم       | حویش و فرزدان کے مرید کا نینین ہر گمراہ       |
| بان مگر دوری ترس مرقد کی بھیر ای ستم       | سومین فائق اُسے سمجھا ہوں رضای ذوالجلال       |
| گرچہ ہوں وہ شخص میں جس کا گریبان قبا       | قطع میں ہونگ گردن پر نشان اسکا پڑا            |
| و کیسکہ اس خط کو روئیں اس قدر غیر النساء   | پونہ میں ہا آنکھیں تنہا اپنے ہاتھ سے لیکر دال |
| سو نظر آئی ہو یون اب مجھ کو مرضی خدا       | ہو اسی خط پر کہ گردن میرے تجھ سے جدا          |
| یو چھو کیا اس امر میں کہتے ہیں وہ ام المدا | میں تو سر کٹوانے جاتا ہوں بیت اہل میل         |
| تا اعلان جائگہ از اس کے یہ کرنے میں کلام   | سو گیا اس گفتگو میں وہ مشہ مالی مقام          |
| خواب میں اگر لگے کہنے اُسے خیر الانام      | اے جواہر خانہ حق کے گمروں میرے لال            |
| فاطمہ کو کوئی دیکھ اس درد سے بدتر نہو      | یکسر مو پر رخصتے حق سے وہ باہر نہو            |
| اسیمن گو تیغ قصا کو دھڑ پیرے سر نہو        | بندگی یان ہی ہمیں زادگی کا کیا خیال           |
| گرچہ مجھ کو مرتبہ حق نے نبوت کا دیا        | اور مجھ کو فاطمہ کے بطن سے پیدا کیا           |
| پر ترسے سر کیلے پیش جناب کبریا             | کا ندھے سے لیکر میرے کسان تیرا نیز بکریال     |
| مطلقاً اس امر میں مارا نہین جاتا ہر دم     | کو نبوت یا امامت کو سبب فائق بہن ہم           |
| جس جگہ سر پہنچتا ہی بے نیازی کا علم        | رکھتی ہو اس جانوت اور امامت کی گمال           |
| یہ زبانی فاطمہ کی مجھ کو دیتا ہوں حساب     | اس سے بہتر ہی نینین حق بہن تیری صواب          |
| جس طرح حاضر ہوا مان جاے حاضر ہوتا          | تا بدرگاہ خدا ہو سرخرو تیرا جمال              |
| یہ سخن کہہ لگے اپنے جگہ گوشے کے کل         | یان تلک روئے کہ شرکان سے چواخو نہاں           |
| خاک تھی زیر قدم جتنی ہوئی لوہو سے گل       | یون محمد سے ہوا رخصت کا اس کے انفصال          |

|  |  |
|--|--|
| کس طرح دکھاؤنگا محشر میں اپنا روزِ زرد       | بوجھے گرونی سبب تو کیا کون اس کے درد       |
| ڈوبی پانی بن وہ شتی جبین حتی احمدی آل        | پیاں لگتی ہو تو کرتا ہوں تلاش آبِ سرد      |
| اور چسپا رہنے میں دل ہوا نش غم کی کباب       | فحمت مشکل ہو جو کیسے تو نہیں شکر کی تاب    |
| بحسرت کر ڈھتے وہ مظلوم پانی کا سوال          | تیغ و تیرا نیز برساتا تھا انھوں کے در جواب |
| یہ ستم نوع بشر پر مین نہ دیکھا خلق میں       | دل مرا کیونکہ نہ دوسے اضطرابِ قلق میں      |
| سوکمان جور کی تھی تیر کی انجما میں ہمال      | گر کسی لڑکے کو پہونچا قطرہ پانی خلق میں    |
| جب لگا چلتے مدینے سے کٹا نیکو گلا            | یوں روایت ہو کہ وہ مظلوم سوے کر بلا        |
| اور یوں کرنے لگے عرض اوجناب باکمال           | اللہ سے تب ہاتھ بھائی بند نے اپنا ملا      |
| قول و فعل انکاسین ہو خوب ہیں وہ بدنام        | کو فیونکے قول پر ہرگز نہ کیجے اعتماد       |
| وہ نہ کر محشر میں جو ہو مگو ہو تجھ سے انفعال | گھر بھر کا رفاقت انکی دیوب کی بباد         |
| یہ کہو کابل بنین چلتا ہو کچھ تقدیر سے        | فہم نے فرمایا کہ سچ ہے دور یہ تدبیر سے     |
| انکے ایفا کو نہیں سکتا میں لہو سر سے نال     | سر کا وعدہ کر چکا میں جور کی خمیر سے       |
| سوچے ہمراہ اور جینے پہ ہو جس کی نظر          | جو کوئی تم میں سے باندھو مرنے پر ابھی کمر  |
| اسکی جانب نہ ہو ہرگز مرے دلین لال            | اُس کو ہوں راضیِ نافت دیکھو میں زیادہ تر   |
| جائے آپ اقتضا کرتی ہو گر لب شریف             | راوی کتا دس اسکوبو دیون حضرت حنیف          |
| پاس رکھنے کا انھونکے مت کر دہرگز خیال        | ہر حرم کو ساتھ لیجا نا ہے تدبیر ضعیف       |
| ان کی دل بھی کا خاطر چھوڑ دیاں میری زمین     | ہو صلاح وقت یوں اب رکھ جلوانگو یہیں        |
| ساتھ لیجا نا انھونکا سخت ہو تم پر وبال       | میں ترا بھائی ہوں کس کو مرے کیجے یقین      |
| یوں مقدر ہو شریک حال ہو عسرت تمام            | یہ لگائے وہ سرور کے بھائی کا کلام نو       |
| آپ کے کہنے کو چھوڑ دین ان کو یاں ہے یہ محال  | حق کی مرضی بن کیا اب تک نہیں کچھ میں دکام  |
| اشر و نیر اسکے پیچھے ہو میں سب یہ سینہ ریش   | چاہے یوں سرمائیز دیوے پیش پیش              |
| سوا اسطرح لجا دین وہ قوم بد خصال             | پاس انکو مونہ جزا بد کوئی فرزند و خویش     |
| پیادہ چڑھ کر ہرک منزل میں وہ پیچھے نقب       | اسکی قسمت میں دیون اُس روز ہووے انکو تب    |
| وہ نہ دے قطرہ کر دجس کو وہ پانی کا سوال      | چشم تر ہوں اشک و اور نشکی کی خشک لب        |
| پا برہنہ تپ ہو دے میرے سینہ کا سرور          | پچھین اُس راہ جبین ہوے کانٹوں کا دفر       |

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| ظالموں نے نہ رکھی وہ تلوار     | جو نہ کھینچی زنیام آج کے دن     |
| اس عزیز بی سے کٹا یا حلقوم     | رن مین مین ہائے سین مظلوم       |
| اُس جگر خستہ کا اُس کے معصوم   | پتین یوں لے لیکے نام آج کے دن   |
| جان بلب آب بغیر از اطفال       | جو کوئی ہی سو عطش سی ہی نہ ہال  |
| دم بدم دیکھ اُنھوں کا احوال    | ہے یہ عابد کا کلام آج کے دن     |
| پیاس کے اے مین فدا ہوں ہے      | باقی ماند دن سے نہ کوئی مر جائے |
| پھیر کس کام کا اے جد جو نہ آئے | کام مین کوثر و جام آج کے دن     |
| جاری دریا مین بھر دیں تالاب    | مرغ سے مور تلک سب سیراب         |
| بندہ آل بنی پر سے آب           | قطرہ ہے اُن پر حرام آج کے دن    |
| جز خدا کوئی یتیموں کا نہیں     | ڈھونڈھے روئے زمین کو تو نہیں    |
| بیادہ با قید مین کسب کے تین    | لیگیا لشکر شام آج کے دن         |
| نہ کوئی دوست نہ کوئی ہمد       | کہ کہین جس سے سیتم اپنا غم      |
| کون اس وقت اُنھیں پہونچے بہم   | دے بنی کو جو پیام آج کے دن      |
| اس مصیبت کو کہین سو کس سے      | غم الم دل پہ ہر دونا اس سے      |
| ہم نفس کون کریں وہ جس سے       | ورد اپنے سے کلام آج کے دن       |
| آقرا با قتل ہوئے سب کے سب      | ایک عابد سو گر قنار بہ لب       |
| اہل بیت نبوی پر یار ب          | ہر قیامت کا قیام آج کے دن       |
| کھا گئی سب کے تین تیغ ستم      | ایک عابد جو ہر نزد حرم          |
| ہر سبب ضعف کے گواہ کا دم       | آفتاب لب بام آج کے دن           |
| اُنھوں کا پردہ مین جو مین مردم | اب ودانہ ہے نصیبوں کا گم        |
| ہے محرم کا اُنھیں روز دہم      | غہ ماہ میام آج کے دن            |
| طائر عرش ز دست صید             | ہو نہیں سکے کسی طور آزاد        |
| کوئی سنتا نہیں اُن کی فریاد    | پر نہیں مین تہ دام آج کے دن     |
| ظلم ایسا ہی ہوا ہے ہر یا       | کہ ہو گانہ ہوا زیر سما          |
| رہیگی جب تین دنیا کی بن        | ہو گیا حشر مدام آج کے دن        |

|  |   |
|--|---|
| دیکھا یہ خواب جو چمکانشہ دنیا و دین      | بوچھتا آنکھیں سو اہل حرم آیا و بہن      |
| یون کساندام سے کس کر شلیتو نکلتیں        | ہو جو اسباب سفر و پیٹھ پر ادا نکلتی ڈال |
| ناقل جان سوز یون کرتا جواب آگے بیان      | لے حرم کو ساتھ ابو جب لگے ہوتی روان     |
| جنگو چھوڑا تھا مدینے میں وہ با آہ و فغان | اُس شہ دنیا دین سے یون لگے کر ذوال      |
| چھوڑ کر ہکو کیا ہے تم نے جو غم سفر       | کیونکہ سو بچکی تھائے حال کی ہم کو خبر   |
| یہ سخن سن شہ نے انکو خاک کی میشت بھر     | اور فرمایا کہ رکھو تم اسے شیشے میں ڈال  |
| تم خبر اس خاک سے پاؤ گی میری من عن       | راوی بھی اسطرح لکھتے ہیں پناچہ یہ سخن   |
| کر بلا میں جگمگڑی جو جھے وہ ہو گئے یون   | ہو گئی وہ خاک شیشے میں برنگ خون لال     |
| سو دوا تو کر ختم اب بڑھکر درود اس نظم کو | سامون کے گوش زد آگے کر یہ ب گفتگو       |
| ان قیامت تغریب ابن علی کا یوسے تو ابر    | حق تعالیٰ دے تجھے توفیق یہ ہر ایک سال   |

### مرثیہ دیگر

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| کیا ہوا ہاے یہ کام آج کے دن    | روتی ہے خلق تمام آج کے دن       |
| گیر گڑا دین کا خیام آج کے دن   | ہو گیا قتل امام آج کے دن        |
| سقف ایمان کا میں کیا حال ہوں   | دھے پڑا رن میں بنوت کاستون      |
| تو ف ہے اے فلک سفلہ دون        | نہ رکھا تو نے بھی تمام آج کے دن |
| باپ کے قبضے میں جس کے کوثر     | آتشہ خلق اسکا بزریر و خیر       |
| خون سے اس کے ہر زبان تیغ کی تر | خشک اسکا لب و کام آج کے دن      |
| غرق وہ خون میں پڑا ہے مذبح     | پیاسی دنیا سولی اس کی روح       |
| خاک تم کر کے سردن کو مجروح     | ڈالو اسے خاص و عوام آج کے دن    |
| جس جگہ میں وہ پڑا ہے یارو      | روکھ بھی وان نہیں جو کیا ہو     |
| دھوپ میں سو کھتر اس کے تن کو   | ہوئی ہر صبح سے شام آج کے دن     |
| کون تنہائی کی اسکی کیا بات     | پاس کوئی نہیں جز حق کی ذات      |
| کو بج کر شام حلا سر ہیات       | رن میں تن کا ہر مقام آج کے دن   |
| رخم اس تن کے گردن کیا میں تھا  | کون سی جانہ لگا وار یہ وار      |



|   |  |
|---|--|
| پہٹ پیٹ اپنے سروں کو کتے میں دھینڈھ لیں     | اس طرح سے جائیں یہ سرو اور لیٹاوا درلیغ  |
| ان سروں پر بوسہ دیکھو سدا ارکان دین         | انگو سجدہ کرتے تھے ہم آسمان ہم زمین      |
| دھوئے تھے کیسواٹھوئے آنکر روح الامین        | موبو سو خوشنمین ہے سرو اور لیٹاوا درلیغ  |
| بچہ میں تھا ان سروں کے وہ سر عالم پناہ      | جا بڑی رننب کی انہیں ناگمان اسپر نگاہ    |
| سرو اپنے پیٹ پر یوں کہنے لگی بھر کر آہ      | ہائے اور میرے برادر وادر لیٹاوا درلیغ    |
| یہ وہی سرو کہ جو تھا بوسہ گاہ مصطفیٰ        | لطف کی ہر آن اسپر تھی نگاہ مصطفیٰ        |
| فی الحقیقت تھا یہ شایان کلام مصطفیٰ         | سو نظر آیا علم پر وادر لیٹاوا درلیغ      |
| دن اسی نیزہ پہ گذرا ہم غریبوں کے حضور       | رات کو خولی نے لیجا کر رکھا تھا درنور    |
| تن بخون آغشتہ کر ل میں بڑا ہر سر سے دور     | زیر این جمر خ مدور وادر لیٹاوا درلیغ     |
| راویان جاگندہ آگے یہ کرتے ہیں کلام          | کوسے پہونچا قافلہ وہ جو چلا تھا سو شام   |
| خولی ملعون نے اپنے گھر کیا اس شب مقام       | جا تنور اندر رکھا سرو اور لیٹاوا درلیغ   |
| مومنہ تھی زن جو اس ملعون کی وہ ملکی سبب     | اس طرح سے کافی ان فریج آنکھوں کو شب      |
| یہ سخن تا صبح اس بیماری کے تھا زیر لب       | باب لب سبط پیر وادر لیٹاوا درلیغ         |
| لصف شب گزری تو دیکھی کہ تاحو ملک            | ایشیا و فریم وخوا و زہرا از ملک          |
| تحت پر بیٹھے یہ کتے آئین اس موضع ملک        | فاطمہ کے ناز پر وادر لیٹاوا درلیغ        |
| سرو چاروں بیویوں کے بنے کے نور میں          | اپنی چھاتی سے لگا کر یوں کہا کیوں حسین   |
| یہ بھی تھا قیمت میں یوں دیکھیں ترا سر سبزین | یاں رکھا ہر کن سے لاکر وادر لیٹاوا درلیغ |
| ہائے وہ تن جو محمد کے پلا بالائے صدر        | تسلیوں مانی میں جون ہووے غبار لودہ بدر   |
| سرو جو تیغ جفا سے کاٹ لائے اہل عذر          | سرو تنور اندر دیا دھر وادر لیٹاوا درلیغ  |
| فاطمہ القصہ اس سر سے یہ کرتی تھی بیان       | عرش تک پہونچے تھی آنکھیں کی آہ و فغان    |
| دیدہ حور ملک سے خون دکھا تھا روان           | اور تھا انکی زبان پر وادر لیٹاوا درلیغ   |
| سودا اب خاموش ہوا کہ نہ کہ احوال تو         | دیوے کی ارض و سما کے بٹ ملا یہ گفتگو     |
| اس قدر کہی کہ ہی عشرتین ہوگا سرخرو          | لیکے نام ان کا کہ گرو وادر لیٹاوا درلیغ  |

|                            |                            |
|----------------------------|----------------------------|
| سویا اب ختم تو یہ مرثیہ کر | سوی نہیں سکتے اسے جن و بشر |
| دم بدم آل محمد اوپر نہ     | بھیج صلوات و سلام آجکے دن  |
| بعد ازان ہو کے بچشم گریان  | یہ دعا مانگ ز شاہ مردان    |
| آدے تا ماہ محرم بجمان      | تقریر لے یہ غلام آجکے دن   |

### مرثیہ دیگر

|   |  |
|---|--|
| قشہ لب سبط پیسبر وادرینا وادرین           | کر بلا کے بن بن بے سر وادرینا وادرین   |
| کشتہ شمشیر و خنجر وادرینا وادرین          | ہے وہ فرزند حیدر وادرینا وادرین        |
| دے دینے میں خبر کوئی محمد کے نبین         | ظلم کی شمشیر سے مارا پڑا سلطان دین     |
| ملک سب بے رہی جتنے تھے بر رو زمین         | لٹ گیا ایمان کا کشور وادرینا وادرین    |
| کس طرح یحییٰ نہ ہم سینوں سے آہ دردناک     | پگڑیاں سر سے ہلک اب کیون نہوین جیٹاک   |
| آج میدانیں پڑاؤ غرق خون بر رو خاک         | دین اور دنیا کا افسر وادرینا وادرین    |
| کئے ہیں رد رو کے اب ساکن ہی ہر ٹہر کے     | جتنے دیکھو غل ہیں سیر اب باغ دہر کے    |
| ہو گیا ہر خشک بن پانی کنارے نہر کے        | گلشن سانی کوثر وادرینا وادرین          |
| ظالمون کی تیغ سے ہیبت آل مصطفیٰ           | دشت میں بجمان پڑے ہیں اب جو باخیزین    |
| کاتب تقدیر سے لکھو اسکے لائی تھی قضا      | قتل کا کیا اسکے محضر وادرینا وادرین    |
| وہ جو زیر آسمان ہیں دین و دنیا کے پناہ    | مرکز خالی پہ جون اکیر ہے بن کی نگاہ    |
| گھر کو انکے ایک پل میں کر دیا خاک سیاہ    | ظالمون نے آگ دے کر دیرینا وادرین       |
| جن کے دروازے پہ آکر ایک دم زیر فلک        | بے اجازت مار سکتا تھا نہ ہر گز ہر ملک  |
| مہروم نے آج تک دیکھی نہ تھی جن کی جھلک    | سو وہ عریان اشتر وادرینا وادرین        |
| کیا کہو نین مصیبت نقت بروے روزگار         | کون کون اسطرح پشت اشتران پر ہیں سوار   |
| باب جنگا وہ کوئی اتری تھی جسکو وہ الفقار  | اور مان بنت پیسبر وادرینا وادرین       |
| یہ ستم جو ہر آنھوں پر کس بان کو ہو بیان   | دین و دنیا کی جو اس احوال میں ہیں بیان |
| سنے میں زمین العبا کی ہیں آنھوں نے درمیان | کوئی مان اور کوئی خواہر وادرینا وادرین |
| سر چلے جاتے ہیں نیز و نیز جو انکے پیش پیش | کوئی تو فرزند ہر آنھوں کوئی آنھوں کویش |

|  |  |
|--|--|
| تن ترا یون ہی نہ پر حیرت رہتا ہو ہے گا     | خاک و خونین روز و شب ہو ہو غضب ہو ہو غضب |
| کیون نہ روؤں لاش پر تیری مین سوئے لال گل   | تن ہو تیغ ظلم کو اس طرح تیرا چاک چاک     |
| بکھو پیغمبر نہ ہو لے بن کے رومی فداک       | تھا ترا یہ کچھ لقب ہو ہو غضب ہو ہو غضب   |
| سر ترانے کے ادھر تن ترا ہو خاک مین         | بھر ہی مانی ترے زخموں کے ہر اک چاک مین   |
| خون دل کیون نہ ہو مجھ دیدہ منناک مین       | تجھ کو پر ایسا غضب ہو ہو غضب ہو ہو غضب   |
| ہو ترا نانا میر باپ تیرا ہے امام           | جس کو عشرین طلب عالم کو ہو کوثر کا جام   |
| تشنہ لب مابین ہے اس طرح لکڑا ہل شام        | جانکر تیرا حسب ہو ہو غضب ہو ہو غضب       |
| اے پردہ مجھ بن مجھے اس چیز کی آبی در لاج   | خاک و خونین تو بڑا ہو دو جگہ کس کو تاج   |
| مصطفیٰ اور مرتضیٰ کی دی ہو فوج غم نے آج    | خانہ دلو لقب ہو ہو غضب ہو ہو غضب         |
| فاطمہ بے پر ہن لاتین نہ زبیرا آسمان        | سو تواب عریان بڑا ہو خاک خوئے در میان    |
| واسطے تیرے کفن کا ایشہ ہو دو جہان          | نے حریروئے نقب ہو ہو غضب ہو ہو غضب       |
| یہ سخن کہ کر چلا وہ تو پر کے لگ گئے        | ہاں بابا دیکھے مانی بھی نہ ہم جس کو چلے  |
| کیون نہ تیرے ساتھ خاک و خونین ہم بھی لے    | یون مجھے دیکھے ہن اب ہو ہو غضب ہو ہو غضب |
| کر چلا لاش پر ہو جسکڑی عابد یہ بین         | منہ مدیخہ کیطرت کر وہ بنی کا نور عین     |
| بول اٹھا امت کو تیری اشقیاء قتل حسین       | سمجھیں ہن عیش طرب ہو ہو غضب ہو ہو غضب    |
| آل مین تیری کسی کے دھڑپاں جد سر نہیں       | کو نسا سر ہو اٹھوں مین کو خونیر پر نہیں  |
| تن ہو کسکا جس پہ زخم تیغ اور خنجر نہیں     | ایک مین سوجان لب ہو ہو غضب ہو ہو غضب     |
| یون محمد کیطرت کر تا تھا جب بد خطاب        | راہ کو ماہی ملک سب کا جگر ہوتا تھا آب    |
| خاک مین مور اور ہوا مین مرغ ہو تو فتح کباب | یہ غنا کر تھے سب ہو ہو غضب ہو ہو غضب     |
| ختم کر سودا تواب اس مرثیہ جانکاہ کو        | بند کر حرف زبان اوپر یون کی راہ کو       |
| یاد کر ہر دم تو اپنے دلین حال شاہ کو       | یون کہا کر جب تب ہو ہو غضب ہو ہو غضب     |

## مرثیہ دیگر حضرت امام

|   |   |
|---|---|
| جلا جب کہ بلا سے شام کو زین العبا تنہا      | کے تھا لاش پر بابا کی رو رو یون کھڑا تنہا |
| کھا کر بجائی بند اس دے کے خاطر مین رہا تنہا | کہ لیجاؤں اسیر غلامان کر قر با تنہا       |

## مرثیہ دیگر

|   |   |
|---|---|
| غرقِ خوہنِ نشہ لبِ ہرِ غضبِ ہرِ غضب           | آلِ احمدِ سب کے سب ہرِ غضبِ ہرِ غضب         |
| یہ ستمِ ایولِ یابِ ہرِ غضبِ ہرِ غضب           | دو جہان کے منتخب ہرِ غضبِ ہرِ غضب           |
| مانِ ہوجسکی فاطمہ جس کا علی سا ہو پدر         | دستِ دیا اُسکے نہ دھڑکی ساتھ نہ گون نہ سر   |
| دنِ مینِ ادا سِ تفرقے سے آجِ باخویشِ پسر      | دو شہِ عالیٰ نصیبِ ہرِ غضبِ ہرِ غضب         |
| جو بٹھرا رو خدا کے دوست کا تھا ہوشِ دم        | کاٹ سراسر اُسکے اُسکے اسرائیلِ حرم          |
| کوئی دشمن کے بھی دشمن پر کرے یہ ستم           | بے گنہ اور بے سبب ہرِ غضبِ ہرِ غضب          |
| نیز جھکے تن سے پہوچے تھا بچشمِ مہرِ ماہ       | استقامت تھی فلک کو بہن کے زیرِ حیمہ گاہ     |
| آجکے دن سر پہ اُنِ شخصوں کے گر کیجے نگاہ      | خاکِ ہرِ یک یکِ جبِ ہرِ غضبِ ہرِ غضب        |
| کھینچے تھا جبریل آکر جسے اونٹوں کی مہار       | آج ہرِ ساتھ اُسکے ایسا کچھ سلوکِ روزگار     |
| لے گئے اونٹوں پہ اُن کو بے عاری کر سوار       | بیو فایانِ عرب ہرِ غضبِ ہرِ غضب             |
| جسکی جانبِ مہرِ دمہ کو دیکھنے کی تھی نہ تاب   | اور جو مالے ملک پر سلطان کو کیا حساب        |
| آج چادر بھی نہیں سر پر کہین جس کی حجاب        | آپ یہ رنج و لقب ہرِ غضبِ ہرِ غضب            |
| اہل بیت اونٹوں پہ ہر منزلِ مینِ بڑی محلِ سوار | زینب و کلاؤم سر کو ہان سے ٹکین بار بار      |
| عابد بیمار کھینچے جاے اونٹوں کی مہار          | لاتِ دلِ تش پر ہرِ غضبِ ہرِ غضب             |
| ایک تو عیسے غریبوں کے پریشان بہنِ حواس        | دوسرے کھیتی ہرِ انگور لاتِ دن کی بھوکِ پیاس |
| اس مہمیت کی نہیں جینے کی اپنے اُنکو آس        | ہور ہرِ بہن جان لبِ ہرِ غضبِ ہرِ غضب        |
| جب گذر اُس نا تو ان کا قتلِ شہ پر ہوا         | پار نکلا دلیں اُسکے پیٹھ کہ غم کا سوا       |
| کنے لگے اے پدر مین کیوں نہ بچھ آگے موا        | نومرے جیون مین اب ہرِ غضبِ ہرِ غضب          |
| تن ترا آ بالظرا آلودہ گرد و خاک سے            | خون بہتا دیکھتا ہوں زخم کے ہر چال سے        |
| لختِ دلِ ٹپکین بہن میرے دیدہ فغاں سے          | ہرِ یہ احوالِ عجب ہرِ غضبِ ہرِ غضب          |
| وہ مسلمان رکھتے بہن کافر سے جو کفرِ شدید      | نشہ لبِ اُن خالوں کی کر دیا تجکو شہید       |
| میر ترانہ پہ کہ تن سے جدا پیشِ یزید           | یہ لعلِ عندِ الطلب ہرِ غضبِ ہرِ غضب         |
| کیونکہ پیغمبر ترا غمِ دل پہ بہتا ہوئے گا      | دہد دم خونِ عکرا اُنکو نے بہتا ہوئے گا      |

|   |   |
|---|---|
| اگر دشتِ محمد کی امین عقیقی میں کچھ ہوتی تو   | تو انکا حال تو بے بس ہو کیونکہ دیکھتا تھا   |
| سبا ہی ہو وہ ہیر جمی کی جو اپنا نہ منہ موڑے   | نہ اسکی تیغ ہرگز فضل ششماہ تک چھوڑے         |
| خوش اپنی کرنے آقا کو وہ لیو کی خلق میں گھوڑے  | نہ دنیا جب تک ہاتھ لگے تو ہر دین کیا تھا    |
| غرض ادا قبلہ قول و فعل جنکا ہوے ایسا کچھ      | جفا کی آنکی یہ دیکھا اور دیکھو گنگا کیا کچھ |
| اب آگے دیکھیے قسمت کا میری کیا رکھا کچھ       | کر ایسے ظالموں کے ہاتھ پاؤں میں آپڑا تھا    |
| کے ہیں بیادہ ہر منزل میں ساتھ اپنی پھر اونٹنے | جو ہوگی رات تو کنکر بجھا بجگو سلا دین کے    |
| ترادل طعنہ و تشنیع سے ہر دم دکھا دینگے        | کسنگے باب تیرا چھوڑ بجگو کیوں گیا تھا       |
| غرض عابد پیر کی لاش کی بائیں یہ کستا تھا      | اور اسکا خون دل آنکھ میں کی راہ بہتا تھا    |
| کبھو بیہوش ہو جاتا کبھو ہوش امین رہتا تھا     | پھر آخر چھوڑ کر لاش پر کو وہ ملا تھا        |
| صعوبت راہ میں گزری جو ابیر سو تو ظاہر ہے      | جہاں کی بیچ اس احوال کی ہر شخص ماہر ہے      |
| زبان سے گر کون حدادب کی تو وہ ماہر ہے         | سر اپنے عابد بیمار نے جو کچھ سہا تھا        |
| جموشی خوب ہی سودا یہاں ظہار کے                | سنے اسکے تئیں سود لین اطاقت ہی کے           |
| ہوا بیہوش وہ مصعے بڑھائیں آگے یہ جسکے         | جلا جب کر بلا سی شام کو زین العبا تھا       |

### مرثیہ دیگر

|                                     |                                       |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| کیون مضطرب الحال نسیم سحری ہے       | ہر گل میں طرح لالہ کے داغ جگری ہے     |
| بلبل کو ترانہ کی بدل نوحہ گری ہے    | اس باغ سے کیا آل محمد سفری ہے         |
| فتنم جو روا چاہے سو نور و شب تار    | کر بادِ سحر خاک سرا ہے پہ تو ہر بار   |
| لوٹا یہ رسالت کا ستم کیشون نے گلزار | بطنی چمن دین میں نہ سوکھی نہ ہری ہے   |
| جو نخل محمد کے جگر سے رکھیں پیوند   | اور ساقی کو تر کے وہ لاریب ہوں فرزند  |
| یانی چمن دہر میں ہواؤں کے اوپر بند  | کیا چرخِ شکر کی یہ سیداد گری ہے       |
| تیغ و تبر جو رسے جو نخل کٹا ہے      | کتے ہیں وہ فرزند رسول دو سرا ہے       |
| اسکا جسد پاک زمین پر جو گرہا ہے     | آلودہ گرد و مدم رہ گزری ہے            |
| دیتے تھے بنی بوسہ سدا جن کے لبوں پر | سو مثلِ مدفنِ آب سے نظر لیے نہ ہوں تر |
| اکدم نہ ملے آبِ انجمنِ جزدومِ خنجر  | سب دہر خفا پیشہ کی یہ بد گہری ہے      |

|   |   |
|---|---|
| وہ ایسا کون ہو کہ جس سے مانی ٹھکرو دلو اون<br>تھے یوں چھوڑ کر اسے نور چشم مصطفیٰ تنہا   | جو عالم بیکسی کا مجھیہ ہو سو کسو کھلاؤن<br>کردن کیا بس نہیں چلتا مرا کچھ در نہ میں جاؤن       |
| جو کوئی اکبر و اصغر کو بلو چھے کیا بتاؤن گا<br>تن تنہا جیون میں تو مے کرل میں تا تنہا   | میں نے میں جو ہو جانا تو منہ کسو کھلاؤنگا<br>بھلا اسطرح جینے کی عداوت کیا میں پاؤن گا         |
| نہ کوئی بھائی بھولی کہ دکھ میرا پتاوے وہ<br>نہ کرے پیچ کا فر کو بھی مجھ جیسا خدا تنہا   | نہ کوئی ہو بزرگ اس دم کہ چھائی تو لگا دو وہ<br>نہ کوئی آشنا ایسا کہ ملک یا بی بلاوے وہ        |
| کہ اس سے حال دل اپنا غبار سینہ میں ہوتا<br>نہیں اہل مصیبت کو تو روزا بھی بھلا تنہا      | کوئی بھائی بھی رہتا تو کٹے لک اس میں کوتا<br>مجھے دیکر دلا سا کچھ تو غم دکھا مے کھوتا         |
| کٹے کی طوق انکو دور ہو زنجیر میں سے پا<br>نہ بھائی بند ہے کوئی نہ یار و آشنا تنہا       | نظر آتا نہیں کوئی جو اس بند کو دے چھٹوا<br>جو میں ہوں سو کی حالت میں مجھے ہو کی ہو کیا        |
| کوئی کتا ہو اسکو لیچلو جید ہرن ہو یا بی<br>پھروں یوں بھین اس جو روزا جہا بجا تنہا       | کوئی کتا ہو و بنو اشترو کی اس کو سربانی<br>کوئی بوڑھا و دھڑے ہو جدھر خا رہا یا بی             |
| نہیں ملتا ہو قطرہ آب کا جو تر کر زمین لب<br>اذیت دیتا ہوں یا کر مجھے اہل جفا تنہا       | کمان تبرید اس حالت میں جس کی ہو علاج تب<br>غرض کیا کیا کہوں اسکو سو ابھی سو طرح لی اب         |
| کے ہیں طیران جو کا لکڑی بھاگے تو<br>تھے ہم اسے نہیں چھوڑ کر زمین البتہ تنہا             | جو میں کتا ہوں گھیرے اس قدر چلتی ہو کیوں مجکو<br>تو کیا دھلاؤنگا کہ جا کر خلیفہ کو ہم اپنے رو |
| محمد کے تین عشر میں کیا تم منہ دکھاؤ گے<br>جو اس صورت کی جاؤں شام میں روتا ہوا تنہا     | جو میں کتا ہوں اس حالت کی مجھ لیکے جاؤ گے<br>بروز باز پرس امت میں پھر کس کی کتاؤ گے           |
| سپاہی کرتے ہیں روٹی کو بیدار ملت و کدے سے<br>بچھوڑیں اس ڈر کون کی بھو ہم کوئی جاتہ تنہا | تو کتے ہیں ہمیں کیا خوف عشرت میں محمد سے<br>قیامت میں ہماری کیجونا لاش اپنے تو جد سے          |
| پدر کے سر کو تیرے کا لکڑی پر کیوں ہر تے<br>ہمک ساتھ پھرتا اسطرح تو کیوں بیکاتہ تنہا     | اگر خطرہ ہمیں ہوتا تو ایسا کام کیوں کرتے<br>ہماری تیغ کی خوش و برادر اسکیوں مرتے              |
| اسیر اسکی حرم کو پیچھا دونوں کی نہ بھلاتے<br>نہو تا آجے دن ہو کے تو بیدست و پا تنہا     | سرا رو زمین اس کے ہونے کو ہم نہ دھن جاتے<br>تری گردن میں طوق آہنی ہرگز نہ پہناتے              |
| لے ہم پاؤں کی طحال جتنے کان کی مونی   | نوا سی اک محمد کی علی کی ایک ہو بلونی   |

گزارا جو جب اولاد محمد پہ یہ طوفان | ماتم میں جنوں کے ملک و جن و پری ہے

## مرثیہ حضرت امام

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| کتے ہیں رو رو دوزین العابدین   | ہو کہ ہر دادا امیر المومنین     |
| مرد دن نے کر سند دین کو تین    | کھو دیا مسرت نبوت کا نگین       |
| پوچھیے وہ مجھ دل ناشاد سے      | جو ہوا ہے آج ہر جلا د سے        |
| کر دیے خاک کا رد بیداد سے      | سب حروف دفتر شمع مبین           |
| انما کی آیہ جن کی ستان میں     | حق لٹا لے لے کھی قرآن میں       |
| اُنکو یہ لوٹا جو اس میدان میں  | یا درائین ایک کے بر سر نشین     |
| کر گئے گل سیمع دین وہ رویا ہ   | پھرتے ہیں ہم وہ بدہ ہو کر تباہ  |
| تار اُنکا گھر ہے جسکے سر و ماہ | آکے دروازے یہ گتے تھے جبین      |
| وارثوں کے سر میں نیز و نیروان  | تن بڑے ہیں خاک و خون کے درمیان  |
| بے مکان ہیں وہ کہ جنگو ہر زمان | سجدہ کرتے عرش اعلا کے مکین      |
| ظالموں کے ہاتھ سے ہو بی وطن    | آن کر پیاسا موائے کربل کے بن    |
| دشت غربت میں بڑا وہ بے کفن     | مہد جنان جسکے تھے روح الامین    |
| فاطمہ کا وہ جو دم اور ہوش تھا  | اُٹھ پہ اور اُنکے ہم آغوش تھا   |
| جسکے سر کا تکیہ اُن کا دوش تھا | چاک چاک اُنکا ہے جسم نازنین     |
| حیف ہو میرے اب ایسے جی پر      | یوں کمر باندھے فلک جب آئینو پر  |
| لوٹتا تھا جو بنی کے سینے پر    | بھاتی بکرا کے جڑھے شمر لعین     |
| میرے دکا وہ کوئی کچھ کا درد    | جسکے سر اسی پیتی کی ہو گرد و    |
| اُسیہ ہو معلوم میری آہ سرد     | باب کو یوں جسکے مارین ظالمین    |
| بانی سے سیراب ہو سب کائنات     | لینے حیوان تاجادات و نبات       |
| تشہ لا کر بر آب فرات           | سرجدا تن سے کرن اعلیٰ دین       |
| دن تو اس سر کو چلین نیز یہ دھر | رات جب ہوئے تو منزل میں اتر     |
| گرد اُسکے باد مہویں بیٹھ کر    | وہ لعین اس سر پہ جو ہو وین لعین |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| آن جور و جمارون کا میں کیا کون احوال    | ہر ناوک دل دوز سر ہر ایک کا یہ حال    |
| چھاتی پہ سج سو فار تو ہے پشت ابر کھال   | ان دونوں کو مابین مین یاں ٹھون سری ہر |
| کس طرح کروں انکی مصوبات کی مین بات      | ایسا تو نہو ویکا کوئی مور د آفات      |
| پیدا جو بلا ہوے ہر اب دہر مین نرات      | گو یا وہ بلا واسطے انکے ہی دھری ہے    |
| ایسا تو کبھی غم نہوا جب سے ہے عالم      | در واکہ دم تیغ سے افزو دہے یہ غم      |
| ہر زخم پہ ہوتا ہے فلک بخنیہ و مرہم      | زخم جگر فاطمہ دونوں سے بری ہے         |
| محشر مین محمد کو د کھانا ہے جسے رد      | اور آل سے اسکی جو محبت ہو سر مو       |
| وہ شاد نہ آفت سے کرے اپنی پسر کو        | عابد کے تیوں آج غم بے پردی ہے         |
| ہر طائر قدسی بہ دیا حق نے جھین فوق      | اور جگہ قد موس کا جبریل رکھے شوق      |
| کوئی تو ہے زنجیر مین کوئی بگلو طوق      | افسوس انھیں آج یہ ہر بال و پری ہے     |
| عزت کو محمد کے جو لو مین بن ستمگر       | جنا وہ پکا ہے مین نہ موس ہر نہ مادر   |
| ہن داورس ہر دو جہان وہ جو بمحشر         | فریاد کو آج انکے یہ کیا بے اثری ہے    |
| کس سے کون یہ نقشہ لبو کی مین معویت      | دنیا سے لگے پی کے شہادت کا وہ شربت    |
| اک آدھ جو باقی ہر سوا سکی ہر یہ صورت    | بن آب دہن خشک اور آنکھوں مین تری ہر   |
| جن بیویوں کا باب علی فاطمہ مادر         | حسین کی اور انکی ہون مان جائے برادر   |
| سب کچھ یہ سمجھ کر نہ رکھی شقیوں نے چادر | کیا قوم سنگار کی یہ بے بصری ہے        |
| منہ کر کے مدینے کی طرف پرد کیا نہیں     | کتے سبب پیاس کے کاٹھن بن نائین        |
| مشہور ہو تم مجھ صادق دو جہان مین        | کیون حال ہلکے سے تمھیں پیغمبری ہے     |
| احوال تری آل کا اب سخت ہر درہم          | لے جلد خبر اے تشریف خلقت آدم          |
| بیٹے ہن ز بس صورت و سیرت کو سدوم        | رنگ رخ ماتم زدگان نیلو فری ہے         |
| جی چاہتے ہن پیاس کی مین دہن جانی        | پانی جو طلب ہم نے کیا بات نہ مانی     |
| بتلاؤ گمانے میں اس دشت مین پانی         | مدی ہر جو یان خون شہیدان کی بھری ہر   |
| جب سے کہ شہ دین کی اقامت کا اٹھارخت     | اندوہ و غم و درد و مصیبت ہر نہٹ تخت   |
| دنیا کی حلاوت کا نہیں چاہتے ہم تخت      | ہونا ہمیں اب خاک بستر تا جوری ہے      |
| کیونکر نہ روے خون کی آنسو سے مہربان     | کس طرح نہ اس غم کی شب و روز ہونا لان  |



## مرثیہ دیگر

|                                      |                                  |
|--------------------------------------|----------------------------------|
| ایک بھائی کو بھی رکھتا روزگار        | عابدین کہتے ہیں اسے پروردگار     |
| روتے آپس میں گلے لگ زار زار          | یکدگر اس وقت ہوتے غمگسار         |
| پوچھ کر خوشنود ہوتا ہر زمان          | درد و دل باہم کیا کرتے بیان      |
| کچھ تو ہوتا دنگو لنگین و قرار        | ایک کو ایک اپنے بابا کا نشان     |
| وہ جوان ہو کر بٹا میری پیر           | عمر اصغر گرنے ہو جاتی آجیر       |
| کیا بساط اسکی وہ طفل شیرخوار         | سو تو فیصل ہو گیا لگتے ہی تیر    |
| غرق ہو میں بڑے میں یک کلم            | لے بر اور تا پدر عم ابن عم       |
| کشتی آل بنی آما بھجھ دھار            | بیٹھ گئی دریائے خوین ہے ستم      |
| آب کی خاطر کیا قطع حیات              | جا چھانے برب آب فرات             |
| پانی کی تو بھی نہ پوچھی منہ میں دھار | باپ کے سقے نے کانٹے پاؤں بات     |
| دیکھتے تنہا نہ زیر آسمان             | باپ کو میرے محمد یک زمان         |
| جس جگہ کوئی نہ یاد رہے نہ یار        | فوج کر ڈالایہ بکیں کر کے دان     |
| دیکھتے کہتے جو بابا کا گلا           | کاش ہوتا اس جگہ میں دل جلا       |
| جا بیٹ جاتا گلے سے آہ مار            | بکھ نہ بس چلتا تو یہ تو تھا بھلا |
| ساتھ میرے باپ کے شمر لعین            | مار بھی کر ڈالتا میرے تین        |
| جس مصیبت میں ہوں میں لیل ہمار        | ایسے جینے سے تو بہتر تھا کمین    |
| دکھ مرے کو کے دل میں راہ ہو          | درد و دل سے میرے کون آگاہ ہو     |
| گو کسی کے سامنے کیے ہزار             | بات دکھیا رون کی کب دلخواہ ہو    |
| رہ گیا ہوا قر باکٹوا کے فرد          | کوئی مجھسا ہو سو میرا مجھے درد   |
| نے دوا اسکی ہونے تیمار دار           | چہرہ بیماری کو اسکا ہو زرد       |
| ہاتھ سے تھا بنے سرز بخیر پائے        | منفعت کے پاس چلا اس نے جاے       |
| راہ چلواتے ہوں اسکو مار مار          | جب قدم آگے رکھے تب لڑکھڑاے       |
| اذ ٹو بنز ناموس پیچھے سینہ ریش       | باپ کا نیزے پر سر ہو پیش پیش     |

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| اہل بیت اُسکے ہوں اور توبہ سوار | ہاتھ لیکر وہ چلے ان کی مہر      |
| بائیں ہنڈی کرے جو دشت خار       | میر قدم بھرتا ہوا آہ حبزین      |
| اُس پہ ہو ہر ایک منزل یہ عذاب   | ٹاک جو ٹھہرے تو کہیں ان جل تاب  |
| گر طلب کرتا ہو پیسے کو وہ آب    | قطرہ بھر اُسکو نہ دیوین اہل کین |
| ہو گلے میں اُسکے طوق آہنی       | رُک کے دم پہونچے قرینان لنی     |
| دوبدم دکھلا دین بر جھی کی انی   | راہ کے چلنے امین اُسکو مشرکین   |
| جو کوئی اسل ہوب میں پیادہ چلے   | میری سی زنجیر ہوا اُسکے گلے     |
| ساری منزل بچ ڈرہ دم نہ لے       | اس مصیبت کی ہو قدر اُسکے تیئیں  |
| درد ہر مظلوم ہو سکتا ہے غور     | پرو دہی سمجھے جو کچھ ہے مجھ پر  |
| میری سی ہو فے نقدی اُسپہ اور    | ہو وہ فرزند شفیع المذنبین       |
| ہو بے جھکاسانی کو شہر پدر       | لشہ لب تن سے جدا ہوا اسکا سر    |
| یا دکر اُسکے تیئیں اُس کا پسر   | رو سکے اسی میرے ہو کر ہنشین     |
| آب تیبی اپنی کو کوئی جتاے       | وہ یتیم آفاق میں بھسا لکماے     |
| باپ میرا سا اسی جکے سر سے جاے   | جھکانا ہوا ہو فے ختم المرسلین   |
| دعویٰ مجھ دکھ سے اسی ہمتانی کا  | تن ہو قیمہ جکے باپ اور بھائی کا |
| اسطرح دانہ ہو جسے رائی کا       | درد میرا مجھ سے گو ہووے یقین    |
| دل سے میرے پوچھیے اصغر کا درد   | آب پیکان لے گیا اسی جکو سرد     |
| غم سے اکبر کے مرا چہرہ اسی زرد  | سر کہیں نیر یہ جس کا دھڑکین     |
| دون کیا کو بنے میں دادا کو کفن  | کر بلا میں وی الٹ بابا کی صف    |
| سر کیا تیرے پہ بھائی کا ہدف     | آفرین اس دین پر صد آفرین        |
| ہو غرض عابد نہایت بیقرار        | لکھتے جاتے تھے یہ روز روزار     |
| سُن سُن اُسکو کانٹے تھے کو ہزار | اکثر آجاتی تھی لہزش میں زمین    |
| سودا اب مرتبہ کو کر ختم میں     | تاب سننے کی نہیں رکھتا ہوسین    |
| لمن کو اپنے ہمیشہ وہ جوین       | ظالمان اولین و آخرین            |

|   |  |
|---|--|
| تین سے تو عضو عضو اسکا جدا کر دیا       | سیس کو تو دس کی طرح تیر و دس بھر دیا     |
| کاٹ کے خنجر سے سر نیزے پہ لے دھردیا     | اور ٹڑپتا ہوا تن گئے لو ہو میں ڈال       |
| سر کے تین کا ٹکڑا لیچلے جب شامیان       | اُس تن بیجان پہ تیغ بہنوں کی امتحان      |
| کیونکہ نہ سر بیٹ بیٹ میں کروں آہ و فغان | موفی کا چورنگ آج محمد کی آل              |
| آگنی کیا ایک بیک طرفہ بلا اسکے پیش      | لیکے سر اسکا شام با سر فرزند خویش        |
| شانہ مفت غنہ میں کیونکہ نہون سینہ ریش   | برجھی کا جبا ہوئے کیسوں کے لٹکے بال      |
| یہ تو رہا ایک کنار لا شو کو وہ دین کفن  | لے گئے ظالم ہمار خون بھرے پہیر ہن        |
| سوکتے ہیں دھوپ و خاک پہ عریان بدن       | آج وہ کاٹے لوئے باغ غبی کے نہاں          |
| اہل حرم کے تین آگے یہ غارت کیا          | ہاتھ میں چھلے کی قسم کو بھی نہ رہنے دیا  |
| جنس سے پوشاک کی کیا کون کیونکر لیا      | کر نیکو ایک انگ کا ایک پھٹو ارد مال      |
| گوش ملک تک کھوجن کی نہ پہونچی صدا       | زارری و الحاح پر ان کے نہ کی اعتنا       |
| پردے کو باہر لے آئے ان کے تین اقتیا     | آگ دی خیمے کو پھر لوٹ کا مال و منال      |
| ایک بھی چادر نہ دی جس سے کرین حجاب      | سر کھلے ہر ایک یون جون ہو مر و آفتاب     |
| لے چلے اس طرح سے شام کو اہل عذاب        | سکو برہنہ بٹھا اونٹوں پہ وقت زوال        |
| راوی جانور نے دی ہے یہ آگے خیر          | مقتل شہ سے ہوا ان کا فہار اگزر           |
| عابد بیمار نے دیکھ کے لاش پیر           | بولا سلام علیک ظلم کے اے یا مال          |
| لیکے پھر آغوش میں وہ جسد چاک چاک        | منہ سے ملا اسکا خون ڈال یہ سر و خاک      |
| کنے لگا لاش سے وہ سخن دردناک            | سننے کی جسکے نہو سنگ کو ہرگز مجال        |
| تین ترے قربان تن اے پردہ مہربان         | کہ تو بھلا مجھ سے یہ سر ترا بے کمان      |
| ڈھونڈھنے جاؤں اسی گرتو مجھے دکشان       | کو کہو وہ بدہ دشت سے لے تا جبال          |
| مجھ سے ہوا ہر بھلا کیا گنہ اہل کین ہو   | ذبح کیا لشنہ لب کس لیے تیری تین          |
| تن پہ ترے اک جگہ زخم سے خالی ہین        | خون کی تیرے زمین کیوں ہوئی کربل کی لال   |
| برہمن جو بالابھتے فاطمہ نے اس لیے       | تیغ جھاسے تو آب ہو کے پیا سا لیے         |
| حیف ہے یہ زندگی تو مرے مجھسا جے         | کیونکہ کیٹیں گے محج غم میں ترے ماہ و سال |
| دیکھوں کن آنکھوں سے میں یہ جہد پاش پاش  | کیونکہ جیون کر نظر اکبر و اصغر کی لاش    |

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| ساتھ اُسکے ہونے اسکا قوم و خویش | کھینچتا جاتا ہو وہ اسکی مٹا      |
| راہ تو چلنا ہوا پسر یوں کھن     | تیر رہبر کم کے لایینی سخن        |
| مازیانے سے کرین مجروح تن        | کھینچنے کو ٹھہرن گرتو کون و خار  |
| راہ وہ لیجا دین جس میں ہوناب    | تب چلین جب گرم ہو خوب آفتاب      |
| تک جو پانی مانگے وہ غار خراب    | کھینچ کر شمشیر سے دکھلا میں دھار |
| لیکن اُسپر بھی وہ کب بھسا ہوا   | قطع کی اس طرح سے منزل تو کیا     |
| وہ جو پیادہ یوں چلے اس شخص کا   | باپ ہو دوشس محمد کا سوار         |
| باپ سے کہو وہ داد اسکا امام     | نسل سے اسکی امامت کا قیام        |
| وصف میں اُسکے خدا کا ہو کلام    | تب رکھے یہ سلم اس پر اعتبار      |
| دل میں کی جس آدمی کی گفتگو      | ورد کی اپنے نہ پانی اس میں بو    |
| اب یہی میرے تین ہے آرزو         | ظالموں سے گریھو تراوے کردگار     |
| ہو دے جس صحرا میں محل نوہال     | قد کو بھائی کا اسکو کرخیاں       |
| ودنوں ہاتھ اپنے تزمین اسکا ڈال  | میں لیٹ کر روؤں ڈھانچ میں ماراں  |
| عابدین الفقمہ کرتا تھا سخن      | تھا عجب ہاتھ زمین سے تازمین      |
| بیٹے تھے سر کو سن سن مرد و زن   | خون بر سائے تھی چشم شکار         |
| سو دا ہوا خاموش کچھ اُسکے نہ کہ | دل تو خون ہو کر چلے آنکھوتے بہ   |
| سُنکے مرتے ہیں گدا سے تالاشہ    | غم سے کائے ہیں گھلا بے اختیار    |
| مرثیہ ایسا ہے تو نے یہ کسا      | جس سے حاصل ہو دو جگہ کا          |
| ہے یقین دلبر مرے روز جزا        | تجکو بخشا دینکے شاہ تاجدار       |

## مرثیہ حضرت

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| بنت بنی فاطمہ کستی ہن اے ذوالجلال    | جسکے سرانے یہ بانہ رہتی تھی اسکا چال   |
| خاکہ میدان کے بیچ تن تو پڑا ہر نہال  | سر کے تلے اُسکے آج تکیہ ہر خیر کی بھال |
| اسکا نواسا ہی یہ تھا جو وہ تیرا حبیب | جسکے میں اب نہ دفن ہے نہ کفن یا فیص    |
| طعمہ تیغ ستم جب سے ہوا یہ غریب       | اُسکے کیسکو بہنیں گور گریھے کا خیال    |

|  |  |
|--|--|
| کون میں جمع کا اس رات کی سو کیا عالم     | مکھوے نشہ پہ اسکے چلے گی تیغ و دم        |
| رہیگا تا بقیامت جہان میں اسکا غم         | مباح آل محمد پہ وہ مصیبت ہے              |
| گمروہ باندھ کے بیٹھا ہوا اپنے مرنے پر    | اور اسکے گرد ہیں بیٹھے بسا خوش دیر       |
| ہر ایک کو ہر منہ کٹا دے اپنا سر          | سمجھ چکے ہیں کہ اس میں ہی باب سمان ہر    |
| نہ درد باپ کو بیٹے کا اس جگہ زنار        | نہ دلیں بیٹی کے دکھ باپ کا کریم قرار     |
| سوائے اسکے اٹھو نہ کانہ کوئی یا در و یار | اک آشنا ہر جو اٹھنے سو اٹھنی غبت ہے      |
| آدر آگے کیا کون احوال بادل پر درد        | ہر ایک حرف پہ یون چاہیے بھرون دم سرد     |
| اٹھا زمین سے گردن سر پہ اپنی مشت گرد     | نکا لون تب یہ زبان کو کہ یون دایت ہر     |
| لگے ترپنے جو پانی کے واسطے اطفال         | گیا ہر مادر امغر کا ٹوٹ استقلال          |
| کیا یہ شاہ سے تب ہو کے مضطرب احوال       | کہ اسے پیاس کو اس بچے پر یافت ہر         |
| نہیں ہر دودھ کہ میں ترکہ دن بابا سکدان   | سمٹ کو طوطی کی سی منہ میں ہو ملی ہر زبان |
| پلاؤ پانی اسے ورنہ اسکی جاتی ہے جان      | اگر تھین مرے بچے پہ کچھ شفقت ہے          |
| ندان نہ اسے بالو کی کو دے لیکر           | بجرب گاہ گئے ہو سوار کھوڑے پر            |
| کیا سوال نہ سر کر دے آن لشکر             | کہ کچھ بھی روز قیامت ہی تکرودہشت ہے      |
| کیا ہر آل محمد پہ تم نے بند یہ آب        | کہ طفل ہر چہ مہینہ کا پیاس سے بیتاب      |
| تم اس بچے کا تو گردن پہ اپنی لونہ عذاب   | سمجھ لویہ کہ بھر اس کام میں ندامت ہے     |
| اگر چہ آگے تمھارے گناہ ہمار ہوں میں      | تمھارا استغنی بیع ابدار ہوں میں          |
| تمھارے سامنے عاصی اگر نہ رہا ہو نہیں     | کو تو اسیہ بھلا کیا گناہ ثابت ہے         |
| خدا کی واسطے اسکو تو قطرہ پانی دو        | پھر آگے قتل سمجھے چاہو جس طرح کیجو       |
| دباں میں تو گرفتار اسکے تم مٹ ہو         | جو سمجھ کہ قہر انہی کی تم کو غیرت ہے     |
| دیا جواب لعینوں کو شاہ دین کے تمکین      | کہ خوف ہلو تو ان بالوں کو ذرا بھی نہیں   |
| ابو تراب کے بیٹے یہ جان لے تو یقین       | سخن قبول تر اکب بغیر بیعت ہے             |
| یہ کہ کو انہیں سے تب اک لعین نے واویلا   | کمان کے فاق سو فار تیر کا جوڑا           |
| اداسکو کھینچ کے پھرے شاہ دین پھینکا      | کہرو تو منصفو الضاف کیا قسادت ہے         |
| ویر حلق پہ اس طفل کے لگانا گاہ           | اور اسطرح کہ گیا پھوٹ اس سو بازو شاہ     |

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| آئی انھونکے عوض میرے تین موت کش      | زندگی اس وقت ہے مجھے نہایت وبال          |
| جاؤں مدینے اگر کسکو میں بابا کہوں    | مجھ سے جو تیری خبر پوچھے تو میں کیا کہوں |
| مجلو بتا دو دل کس سے میں اپنا کہوں   | دکھ کے بٹاؤ جو تھے مر گئے روز قتال       |
| تو تو اے بابا ہوا اس جگہ اگر تقسیم   | شام کو اس طرح کر جائے میں تیرے یتیم      |
| جان کے یا شقیاء مجھ کو کہ ہے یہ سقیم | پھینک کر ہیکل گلے طوق دیا میری ڈال       |
| اس تن بجان نے شکستے یہ بائیں کس      | کھانا غم اسے اور خیم یونین تھی تھکی رضا  |
| شکر کی آریہ جگہ نہ شکایت کی جا       | کس کو اس امر میں لاو نعم کی مجال         |
| شیخ ستم سے ہوا گو کہ جدا سرزنش       | اور رہی دشت میں لاش مری بیکفن            |
| خوب ہوا جو ہوا مجھ سے یہ رنج و محن   | حق کے تو آگے نہیں آج مجھے انفعال         |
| مرتبہ رکھتا ہے یہ جملہ مراتب پہ فوق  | سر ہو مرا نیزے پر تیرے گلے میں ہو طوق    |
| راہ میں حق کی مرین غولین برادر بدوق  | اڈٹوں پہ جاوین اسیر ہو کب اہل عیال       |
| چھٹکے جو اس قید کس جاوے مدینے کو تو  | مرقد جد سے مرے کیو یہ سب ہو بہو          |
| یعنے کہ تیرا حبیب جگ سے گیا سرخرو    | نزد حق داور سن خوب ہے اسکا مال           |
| ما بد مخزون کو جب کہ کر یہ رخصت کیا  | ان نے تب اس لاش کے پاؤں پہ بوسہ دیا      |
| ساتھ جفا پیشونے شام کا پیٹا لیا      | دیدہ پر از خون دل سینہ پر از مدلال       |
| حکم کر اے مہربان اب تو یہ نظم کلام   | مرتبہ کیا خوب طحج مجھ سے ہوا یہ تمام     |
| حشر میں محشور ہو تو بجناب امام       | ماننے جو کچھ اُس جگہ رہو نہو تیرا سوال   |

### مرثیہ دیگر حضرت امام

|                                      |                                    |
|--------------------------------------|------------------------------------|
| رووے وہ آل نبی سے جسے محبت ہے        | کرے وہ خاک بسر جسکو اُس کو الفت ہے |
| یہ وہ ہے رات کہ فجر اسکی من قیامت ہے | حسین ابن علی کی شب شہادت ہے        |
| ہوے ہیں تین دن اسپر کہ بند ہے پانی   | مرے ہے ہیاس کو مائے بنی کا وہ جانی |
| نظر میں فوج ہے بدن جون بچشم قربانی   | جگر کو فاطمہ زہرا کے یہ اذیت ہے    |
| کہ بکا شقیوں سے ہر چند آب کا وہ سوال | سو کلون سے تو ملنا ہے اسکو آب محال |
| ندان خون میں وہ ڈوبیگا فاطمہ کالال   | اور آب ہم سے بہن کیا ہماری شامت ہے |

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| القصر رفیقوں سے یہ کہتا تھا وہ سردار  | ناگاہ خبردار نے دی یون جسہ اگر           |
| اُترے مخالف کا لب آب پہ لشکر          | اس قصد پہ تاپانی کو کر لیجیے محصور       |
| یہ سنکے خبردار سے بولے شہ ابرار       | اس فوج کا تو دے یہ نشان کون ہی سردار     |
| ان نے یہ کیا عرض کہ اے دین کے سالار   | خراہن ریاحی کر اُسے بولے ہے جہور         |
| اُسے یہ روایت ہے کہ جو وقت ہوئی شام   | بھجاشہ ابرار کو تب حُسنے یہ پیغام        |
| ہوا مروتو بھجون میں باخفا شہ غلام     | کچھ عرض مجھے خدمت عالی میں ہی منظور      |
| القصر وہ حاضر ہوا لے حکم شہنشاہ       | بولایہ لصدق ہو کہ جان بنی اللہ           |
| یہ قوم ستم پیشہ تری سخت سے بدخواہ     | سمجھاے نہ سمجھیں گے ہیں کثرت پر یہ مغرور |
| جو وقت پکا کھا کے رہیں خیمے میں یہ سو | بہتر، تو رے حق میں کہ تو یان سے روان ہو  |
| خاطر میں حدھرائے ابھی جا تو اُدھر کو  | روزانہ جو ہو کوچ تو مانع ہوں یہ مقہور    |
| شہ نے یہ سخن کر کے قبول اسکو دعا دی   | نزدیک غذا اپنے پہ محنت کو نہ جا دی       |
| فرمانے لگے راہ جو تو ہمسکوتہ دی       | حق تجکو قیامت میں رکھے ہے ہی محسوس       |
| پھر آگے یہ لکھتے ہیں کہ متاب چھپا جب  | اور نظروں میں آفاق کے تاریک ہوئی شب      |
| سردار نے مرحض کر اُسے کوچ کیا تب      | جسطرح وہ شب گزری اُسے کیا کردن مذکور     |
| حیرت زدہ جاتا تھا چلا دین کا سالار    | لے راہ سے واقع نہ کسی دہ سے خبردار       |
| نئے مشعلیں ہمہ نہ پلٹتے ہی تھے دوچار  | اور رات یہ تاریک کہ جیسے شب دیگور        |
| ساتھ اسے جازدن پہ سرایمہ دبدحال       | عشرت بنی اللہ کی ساری مع لطفال           |
| گرمی سے عرفناک یہ سب شمع کی مثال      | محل تھی گھٹا ٹوپ میں فالوس کے دستور      |
| اس شب کی سیاہی نے غرض مارا تھا چونکا  | کرددن کی بھی گردش کی بھولی راہ خاموش     |
| جاتے تھے چلے یون یہ مصیبت زدہ خاموش   | تاپاؤن کی آواز کسی کی نہ سنے مور         |
| کنے علم بلندی سے نہ آگاہ زلپستی       | معلوم نہ دیرانہ ہی تھا ان کو نہ ہستی     |
| ہر گام سمجھ کوس عدم اپنی وہ ہستی      | جاتے تھے چلے امیر یہ حق کی ہوئے مامور    |
| اس شب کی مصیبت میں کما تک کردن لغو    | سو کوس چلے ہوئے کٹی راہ نہ دوتیر         |
| پاؤنیں بھری جا دہ نے ہر ایک کے زنجیر  | اُس قطع زمین سے نہ کسی طرح بڑے دور       |
| جس جا پہ ہو کوچ دین ہو پچھے دہ جسدن   | مرکب شہ مظلوم کا چلنے سے رہا تھم         |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| یہ حال دیکھ کے چپ ہو رہے وہ بھر کر آہ   | پھر آئے تھے مین لے اُس کو یہ حکایت ہے |
| یہ حرت گود مین بانو کے دے کے فرمایا     | تساب لے کہ مین سیراب اسکو کر لایا     |
| وہ آب ان نے تو پیکان تیر سے پایا        | ہمارے واسطے جو شربت شہادت ہے          |
| یہ حال دیکھ حرم مین ہوا یہ غلُّ بر پایا | کہ جب کوکتے مین شور قیامت کبرا        |
| کوئی سراپنا کوئی منہ کو اپنے پیٹے تھا   | کے تھا کوئی عجب آج ہم یہ آفت ہے       |
| پڑا تھا گود مین مادر کی اپنے وہ مصوم    | ہر ایک دیکھے تھا اسکا چھدا ہوا حلقوم  |
| کہ مین تھین خاک کھڑی سر پہ نہ بکلیتوم   | غرض یہ نقل سنیں حشر کی مصیبت ہے       |
| نکر آب آگے سخن مہربان ہو خاموش          | کہ سامون کو رہیں آج اسقدر لوہوش       |
| حسن حسین یہ تاکہ کے صبح مارین جوش       | نظر کر اسہ کہ حضار و نکی جو حالت ہے   |
| عرض کہا ہے یہ ایسا ہی مرثیہ تولے        | کہ اسکی مزد مین جنت مین کھریا تولے    |
| علاج عفو جراثیم کا یہ کیا تولے          | شفیع حشر ترا حضرت رسالت ہے            |

### مرثیہ حضرت امام

|  |  |
|--|--|
| کر بل مین جو پہونچے تو ہوا اسکو یہ منظور | بانی پہ کرین خیمہ کہ ہے جنگ کا دستور   |
| بولے شد دین سہی کر واسنے بمقدور          | نزدیک رضا حق کی سر ہو بانی کی گودور    |
| کب مٹ سکے جو دفتر قسمت کی کی کھڑی        | آتی ہے یہی غیب سے آواز کہ شبیر         |
| اب جتنے ترے کام مین دی سونب تہ قدیر      | تدبیر یہ کہتی ہے رکھو امان مجھے مندور  |
| خیمہ ہو لب آب تم اسکے نہ دور ہے          | ہر طرح ملے گا ہمیں یان آب ہر وہ ہے     |
| تیغ و تبر و دشمن و خنجر مین بھی تو ہے    | سب ل کے وہی ہو نیلے ہو حرم مرور        |
| ہر چند عطش بج ہے پانی کی حلاوت           | پہونچے اسے اہل جہان تابقیامت           |
| پر آب بخور ہے جو کچھ پیاس کی لذت         | مجھے یہ وہی ساقی کوثر کا جو ہو بلور    |
| ظاہر مین جو دیکھو تو بٹ تلخ ہے یہ آب     | خیر مین باطن ہے و لا قند مین نایاب     |
| خوش طالعی آنکی ہو نہیں اسکو جو جباب      | کب انکے نصیبو نہیں ہے جو بخت رکھیں شور |
| یار وہی کہتا ہے مجھے رہبر جنت            | اب دو ہی قدم تم کو رہا کوثر جنت        |
| زخم دم شمشیر ہے تن پر در جنت             | خنجر کی رگہ حلق پہ ساغری کف حور        |



اب آگے تو سودا نہ کر اس حال کو اظہار  
دیوین یہ صلا اُسکا بچے احمد مختار  
پہ چہ رہ کہ سنی بات کو لازم نہیں تکرار  
ہو ساتھ ائمہ کے قیامت میں تو مختار

## مرثیہ دیگر حضرت امام

کما سرور نے زینب کو سیکھنا اب تمھاری  
مقتضیٰ بن سہتیا ہوں اے بن بانو کی پیاری  
ہو اے زیادہ غشے کی بھی باز خلق دل اسکا  
جدا فی کامر دینہ یہ اس کے زخم کاری ہے  
نہو لے پاس اے ہمیشہ خاطر اسکی پرمردہ  
مری غرت کو مارو نہیں نیٹ غرت کی ماری  
کمان یہ تاب اسکو ہو کو کو سخت کہنے کی  
جو اسکی سانس پر سودا لب اسکی کٹاری ہو  
خدا کا امر جو کچھ تھا وہ سب ملکر بجلائے  
مجھے رخت گرد و حلی کی تم اب میری باری ہو  
کما اب بھائیو کو ساتھ ہی جگہ بھی موت آتی  
عجب اس وقت دل اوپر مری و احوال طاری ہو  
بھے باعث بتاؤ تم وہ کس خاطر نہیں آتا  
جسے میں دیکھتی ہوں گردن اکر تن کو نیاری ہے  
جگر کی خوشی ہر اک مرہ اپنی ڈبوتا ہے  
کہ تم باہر نہ آؤ آج کا دن تیرے بھاری ہے  
خدا جانے کہ کسے در پہ یہ اور کس کے گھر ہونگے  
یہ جو روتی ہیں تم بن کسکو انہی غمگساری ہو  
لگی اگر یہ درد و کسرا اس سالار و جاک کو  
کہ اب شدت کی اسکو تشنگی کی دم شماری ہے  
صفت اعدا کے آگے جازبائے نہ سخن لائے

کما سرور نے زینب کو سیکھنا اب تمھاری  
مقتضیٰ بن سہتیا ہوں اے بن بانو کی پیاری  
ہو اے زیادہ غشے کی بھی باز خلق دل اسکا  
جدا فی کامر دینہ یہ اس کے زخم کاری ہے  
نہو لے پاس اے ہمیشہ خاطر اسکی پرمردہ  
مری غرت کو مارو نہیں نیٹ غرت کی ماری  
کمان یہ تاب اسکو ہو کو کو سخت کہنے کی  
جو اسکی سانس پر سودا لب اسکی کٹاری ہو  
خدا کا امر جو کچھ تھا وہ سب ملکر بجلائے  
مجھے رخت گرد و حلی کی تم اب میری باری ہو  
کما اب بھائیو کو ساتھ ہی جگہ بھی موت آتی  
عجب اس وقت دل اوپر مری و احوال طاری ہو  
بھے باعث بتاؤ تم وہ کس خاطر نہیں آتا  
جسے میں دیکھتی ہوں گردن اکر تن کو نیاری ہے  
جگر کی خوشی ہر اک مرہ اپنی ڈبوتا ہے  
کہ تم باہر نہ آؤ آج کا دن تیرے بھاری ہے  
خدا جانے کہ کسے در پہ یہ اور کس کے گھر ہونگے  
یہ جو روتی ہیں تم بن کسکو انہی غمگساری ہو  
لگی اگر یہ درد و کسرا اس سالار و جاک کو  
کہ اب شدت کی اسکو تشنگی کی دم شماری ہے  
صفت اعدا کے آگے جازبائے نہ سخن لائے

کما سرور نے زینب کو سیکھنا اب تمھاری  
مقتضیٰ بن سہتیا ہوں اے بن بانو کی پیاری  
ہو اے زیادہ غشے کی بھی باز خلق دل اسکا  
جدا فی کامر دینہ یہ اس کے زخم کاری ہے  
نہو لے پاس اے ہمیشہ خاطر اسکی پرمردہ  
مری غرت کو مارو نہیں نیٹ غرت کی ماری  
کمان یہ تاب اسکو ہو کو کو سخت کہنے کی  
جو اسکی سانس پر سودا لب اسکی کٹاری ہو  
خدا کا امر جو کچھ تھا وہ سب ملکر بجلائے  
مجھے رخت گرد و حلی کی تم اب میری باری ہو  
کما اب بھائیو کو ساتھ ہی جگہ بھی موت آتی  
عجب اس وقت دل اوپر مری و احوال طاری ہو  
بھے باعث بتاؤ تم وہ کس خاطر نہیں آتا  
جسے میں دیکھتی ہوں گردن اکر تن کو نیاری ہے  
جگر کی خوشی ہر اک مرہ اپنی ڈبوتا ہے  
کہ تم باہر نہ آؤ آج کا دن تیرے بھاری ہے  
خدا جانے کہ کسے در پہ یہ اور کس کے گھر ہونگے  
یہ جو روتی ہیں تم بن کسکو انہی غمگساری ہو  
لگی اگر یہ درد و کسرا اس سالار و جاک کو  
کہ اب شدت کی اسکو تشنگی کی دم شماری ہے  
صفت اعدا کے آگے جازبائے نہ سخن لائے

|   |   |
|---|---|
| ہر چند اسے شاہ نے ہمیں کی پیسہ          | آگے نہ رہا اسکو قدم رکھنے کا مقدور        |
| آسنے میں جو ہوتا ہے گریبان سحر چاک      | دیکھا تو یہ سمجھے ہے وہی دشت خطر ناک      |
| بولے شہ دین آل نبی کی ہے بین خاک        | بہتر ہے کہ خیمہ کرین اس جا یہ بدستور      |
| آگے یہ لکھے ہیں کہ جو خیمہ ہوا بریا     | اور خیمہ میں داخل ہوئے شہ جنگم کی اسجا    |
| تھے اہل حرم جتنے انھیں سامنے بلوا       | بولے کہ خدا کا مجھے آیا ہے یہ منشور       |
| اس دشت میں اپنا میں کروں نذر خدا سر     | جاؤں نہ مدینے کی طرف کیے تمھیں پھر        |
| ہو دوست مراد وہ جو ہے اس امر میں صابر   | تم رہو رضا اسکی میں سب طرح کو سرور        |
| رود کو میں کہنے لگیں زینب و کلثوم       | وہ روز ہو نہ رست شب دروز کی سدوم          |
| جس روز کی ہوں ہم ترس دیدار کی محروم     | اور طفل ترے نام بیٹی سے ہوں مشہور         |
| گر تو نہ دنیا میں تو کیا جی کے کر نیکے  | ہم درد جدائی کا ترس کیونکہ بھر نیکے       |
| ہر آن تری یاد میں رود کے مر نیکے        | پڑ جائیں گے بھر آنکھوں میں ہر ایک کے ناور |
| بولے شہ دین اس میں بس اپنا نہ چلے گا    | یہ امر کو طرح سے ٹالانا نہ ملے گا         |
| سردھڑے مرے کاٹتے ورہ نہ ملے گا          | کیسا ہی جو کاٹے گا رگڑ کر کوئی مقہور      |
| غارت مرے سر کٹنے کا بعد از تمھیں ہونا   | بھرنید تمھیں ثقیون کے ہاتھوں سے نہ سونا   |
| مت رو تم ابھی سو کہ تمھیں آگے ہے رونا   | کر یا مصیبت کو مری تا بلب گور             |
| جیو چکا سود کئے گا جو کچھ رو دگی باہم   | رو دینے سبب میں بہت اور سخت جگر کم        |
| بھائی کو رو دگی کہ بھتیجیوں کو ہر اک دم | وہ وقت قریب آنکے ہو یا ہر نہیں دور        |
| اکبر کے گلے جس گھڑی شمشیر رو دگی        | امیر کے لگا جب کہ گلے شہر رو دگی          |
| عابد کے گلے دیکھ کے زنجیر رو دگی        | اس واسطے کتا ہوں نہ رو دے تو بھر پور      |
| جب کہ چکے سرور سخن بادل غمناک           | ہم زینب و کلثوم کی آنکھوں نے کیا پاک      |
| رادی نہ لکھا کر کے گریبان قلم چاک       | سے ساتوین تاریخ محرم کا یہ مذکور          |
| پانی شب ہستم ہو غریبوں نے نہ پایا       | ناچار ہو تب چشمہ شہ دین نے کھدایا         |
| پانی وہ بہا آپ بھی اور سب کو پلایا      | اور کتنی جو مشکین تمھیں انھیں کر لیا مہم  |
| بعد اسکے یہ لکھے ہیں کہ وہ چشمہ ہوا گم  | اور پیاس کی لشکر میں پڑا شہ کی تلاطم      |
| تاریخ ہم سہی میں پانی کے تھے مردم       | دسویں کا تو احوال ہو آفاق میں مشہور       |

|   |   |
|---|---|
| غرض رو رو یکمنہ اس گھڑی میں کرتی تھی<br>یہ جہالت حرم کو دل پر دیکھ اسکو گذرتی تھی         | سر اپنا پیٹ کر ہر محلہ آہ سرد بھرتی تھی<br>کہ جسکی شرح لکھنے کی زبان خامہ عاری ہے |
| یہ تو نے مرثیہ لکھ کر جو اس سودا پر چایا ہے<br>نہ تنہا اپنی ہی خاطر جنان میں گھر بنایا ہے | حدیث میں مکی پر کر عمل سب کو رولایا ہے<br>جگہ جنت میں سب کی واسطے تو زینت لاری ہے |

## مرثیہ حضرت امام

|  |  |
|--|--|
| کے ہے فاطمہ درد کے یارب اپنا حال<br>کیا تھا جسکو طرین فی اینی گود میں پال        | کھوا گیا ہے مرا کر بلا میں ایسا لال<br>سو یوں شہید ہوا ہاے ایزد متعال          |
| نہیں ارچہ میں مجھے اس بغیر اب اک تل<br>مجھے ہی ہوا دنیا میں چرخ سے حاصل          | کہ ہر گیارہ مراد دیکھو تو آج راحت دل<br>یہ کہ کے پیٹے ہیں سر اور نوچتی ہیں بال |
| غم حن نے بن آتش مرا جگر بھونا<br>اسیر اہل حرم دیکھ دیکھ ہوا دونا                 | حسین کے موتے گھر ہو گیا سبھی سونا<br>خراب پھرتی ہے اب در بدر بنی کی آل         |
| تہر ایک دم جو سبب تشنگی کے روتا تھا<br>سبھوں سے انخرد بنی کا وہی روتا تھا        | سو مجھ ضعیف کا اصف وہ ایک پونا تھا<br>لگی ہے جسکے گلے بیچ ایک تیر کی بھال      |
| یہ یتیم پر مرے ناحق ہوئی ہر یہ بیداد<br>یہ ظالموں سے تو اب پوچھتا میں یا فلن داد | میں تیرے سامنے کرتی ہوں اسلئے فریاد<br>کہ گھر علی کا کیا تم نے کس لیے پامال    |
| حسن کا بیٹا جو قاسم تھا اس میں جان نہیں<br>سو ہے اس کے کسی مرد کا نشان نہیں      | ہر عابدین سوائے طاقت دوں نہیں<br>کہ بیو و نکی خبر گری کا ہوا سکون خیال         |
| مواہر مشک لے عباس جا کے یابی پر<br>ان اشقیائوں نے کس سہل زندگانی پر              | گھڑی میں روئی تھوں اب اسکی لوجہ انی پر<br>لیا ہو آج مرا اپنی گردنوں پہ وبال    |
| مدینہ چھوڑ کے دے کر بلا میں لائے تھے<br>ہر ایک بات میں کیا کر دفن بنائے تھے      | دغا سے تباہیوں نے قتل کو بلائے تھے<br>وگر نہ یاں تیں لانا انھیں تھی کسی مجال   |
| ہماری گھر کو تو ان ظالموں نے لوٹا ہے<br>یہ حال دیکھ کے دل سب کا غم کوٹا ہے       | نبی کی آل کو لے تیغ ظلم کوٹا ہے<br>ہوا ہر بدر اسی غم سے آسمان پہ ہلال          |
| سر حسین جدا جب ہوا ہے خجڑ سے   | خطاب اس تن نازک کو لین ہوا سر سے   |

|   |  |
|---|--|
| مرے اطفال کو آب تشنگی سے بےقراری ہے           | کر اس قوم آج تم پانی دواب اینکو پلوے           |
| عذاب تشنگی انکا نہ گردن اپنی پر تو تم         | خدا سے ڈر کر پانی واسطے اطفال کو دو تم         |
| براب پانی مجھ دو تم کہ انکو انتظار ہی ہے      | عوض اسکا مجھی سے کیجو جو چاہو گے سو تم         |
| نہ دو گے گراسے پانی تو نہیں ہرگز یہ جھٹنے کا  | اور اس لڑکے کو دیکھو اسکیچہ چھ مہینے کا        |
| شفاعت کی تمھیں جس شخص سے امیدواری ہے          | یہ لڑکے کا کیجو باور سردرا سے ہر سینے کا       |
| اگر قبضہ ہمارا ہوئے اب عالم کو پانی پر        | گلے کہنے شہ منظلوم سے وہ یک زبان ہو کر         |
| عیش لب پر ترے حریف طلب پانی کا جاری ہے        | نہ دیوین غیر بیعت اسین کی ہم تکو قطرہ بھر      |
| تو رحم احوال پر انکو نہ فہم بھر بھی ہم کھاوین | اگر سو طفل ایسے پیاس کی شدت کو مر جاوین        |
| جو اسکی تشنگی ہے تو تجھ کو دلفگاری ہے         | غم انکے مزیکا اصلا نہ دل اپنے پر ہم لاوین      |
| وہ بیٹھا بازوے شہین گذر کر حلق امیر سے        | کہ انکا ایک تیرا طرف سرور کاودھر سے            |
| کہ تم بھی جبل بسرا دلال اب باری ہادی ہے       | یہ حالت دیکھ بولے شاہ اس موصوم طہر سے          |
| لو لے لے ملا اس زخم کا اپنے سرور سے           | یہ لکھ کھنچ ڈالا تیرے شہ نے اپنے بازو سے       |
| کہ اب کوثر سے اس کو ہر کو تیرے آبادی ہے       | اسی حالت سے لیجا کر کہا یہ شہر بانو سے         |
| ہو پختا تھا فلک تک آہ و نالہ شہر بانو کا      | یہ حالت دیکھ خیمے میں قیامت ہو گئی بریا        |
| یہ تیرے حلق سے لو ہو سب کیا ہو کھاری ہے       | سیکنہ لگ گئے اصغر کو بولی اڑ مرے بھتی          |
| کیا تھا کس طرح لیکر تجھے لایا کیونکہ دکھلایا  | یہ کس پانی سے بایا جائیجھے سیراب کر لایا       |
| بتا اسکا مزا بیٹھا ہے یا پھر نہیں کھاری ہے    | یہ پانی کس طرح کا تھا جو جگہ جگہ کے یلوا یا    |
| ترا حلق انکو ہر دم کھول کھول بکیوں کھائی ہے   | تیری مان رد رو کیوں بھو پو کر آگے نکلتی ہے     |
| گو تم کو دے شاید جوان کو آہ فزاری ہے          | سراپنا کس لیے پیٹے ہو اور انکو بیٹھاتی ہے      |
| کے لاوینگی بدلے تیرے لوری دو سلائے کو         | چنگھو اسکا اب مجھ کو کیسی مان بھلائے کو        |
| مجھے بھی ساتھ لیتا جا سیکنہ جھپہ واری ہے      | گیا کیوں چھوڑ تو مجھ کو غم اپنے میں رد لایا کو |
| ترے بدلے ہی مجھ کو آجے دن کیوں نہ موت آئی     | ہن یہ کس طرح جیو کی بتلا اے مرے بھائی          |
| ترے بن ایک دم بھی زندگی کا مجھ پر بھاری ہے    | کھلا دیگی کہو گو دین لے اب تیری مان جانی       |
| تو اتنا کاہیکو غم میں ترے میں درد و دکھ پانی  | عوض تیرے جانا آجے دن کاش میں جانی              |
| جلایا جن نے مجھ کو غم میں کیجو وہ کون ناری ہے | طرح انکار دیکھے گی میری رات دن چھاتی           |

## مرثیہ حضرت

|   |  |
|---|--|
| شام سے وہ قافلہ جس دم مدینے کو چلا        | سید زین العبار و رو کے بھتا بر ملا         |
| کون اب قوم عرب میں مجھ کو جانے کا بھلا    | جاگتا جیتا چلا کٹوا کے بابا کا گھلا        |
| جاسیے دیکھیں نہ منہ میسر غیور ان عرب      | اس نصیبت سے پمے مارا وہ سلطان عجب          |
| اٹکا بیٹا ہو جیون میں یہ نہ تھی شان عرب   | خلق سمجھے گی مجھے تلوار کے منہ سے ٹلا      |
| اتن رہا خونین پدر کا سیس نیزے پر کیا      | شام کو ناموس جیتے جی مرے لٹ کر گیا         |
| کاش ہوتے ہی تولد کیوں نہ مجسا مر گیا      | مادر ایام کی گودی میں اس دن کو پلا         |
| ہر کوئی پوچھگا حال اس قصہ جانکاہ کا       | کیا بیان اٹنے کر دنگا آفت ناکاہ کا         |
| بولو نکا کس منہ کر گم سبط رسول اللہ کا    | لوٹ لیکر ظالمون نے پھر دیا خیمہ جلا        |
| پوچھگا ہر ایک مجھے حال ابن بو تراب        | سر گذشت اسکی سو دنگا اب میں کس بکو خوب     |
| کتب تلک ہودل مرا اس آتش غمی کباب          | کاش کھا جاتی مجھے بھی رہنیں شمشیر بلا      |
| گرچہ مرنا دلنے مجھ پر معوبت ہو شدید       | باتھ کو ان ظالمون کو وہ جو شامی ہیں پکید   |
| لیگے ہیں کس نصیبت کی مجھے بیش زیرید       | پیادہ پا دھوپوں میں سو آفات کا کر مبتلا    |
| راہ خارستان کی پڑا در سپہ ہنگو میرے پاؤں  | لے در خون کا مین سایہ نہ فریب ہو نہ کاؤ    |
| بیٹھ کر کاٹا جان کھینچوں لے اتنی بچھاؤں   | لاکھ کاٹا لوٹ رہ کر میرے تلو وین گلا       |
| دو آلی ہر اک لم تھیں ان ظالمون کی ہنگڑی   | باؤ نہیں زنجیر میرے ان لعینوں نے جڑی       |
| طوق ہماری کزادیت تھی یہ مجھ کو ہر گھڑی    | جس کو میں اک آن سرایا نہ سکتا تھا ہلا      |
| خاہری نورات دن رہتا تھا مجھ پر یہ عذاب    | ما طنی ایذا جو مجھ پر ہو سوا اسکا کیا حساب |
| طنن و شنیع اٹکا کرتا تھا جگر میرا کباب    | سوطح کربات انکی میں سے تھا دل جلا          |
| تھانہ طن ظالمون کو میں دلکوا یک بل        | ہر سخن سے خقیوں کے جاتا تھا میر سینہ بل    |
| وہ نصیبت میرے میرے تھی غرض ان کو کسل      | طرح آنکو کر مجھے روتے ہی روتے دن دھلا      |
| سوطح دیر تھے دکھ وہ دشمن جانی مجھے        | اشکی کی جگہ دی ہوئی تھی طغیانی مجھے        |
| ڈالتے تھے خاک پر دکھلا کے وہ بانی مجھے    | مار کر پیاس ابھی رہ جاتا تھا ہر دم تمللا   |
| بات وہ ابھی جو مر کر مائی کو ہو ریزہ دھیر | کر بلا میں جو موے مرے لگی آنکو نہ دیر      |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| یہ کیو حشر کے دن کم زمین کرو چکا وصال   | جو کوئی آؤ تیرا خویش و اقربا گھر سے   |
| دینے سے قدم آگے وہ کس لیے دھرتے         | جو ہو تو آپ کو معصوم کاسے کو لڑتے     |
| ہر ایک چلتے کیوں ایڑ لب زبا نکو نکال    | لب ذرات پر اس طور بیا کیوں مرتے       |
| گلے کی تیر کی اصغر کے بھال یار ہوئی     | میں زخم دیکھ کے اکبر کے بیقراری ہوئی  |
| بڑی ہین دومرے فرزند زمین گل کی مثال     | نیٹ میں انٹھ اٹھونے نزار و زار ہوئی   |
| کمین جو روٹھ گئے ہوں تو میں سنا لا دن   | ہتائے جھگو اب دھونڈھتی کمان جا دن     |
| کہہ دے وہ مرے ننھے ننھے سب اطفال        | سوا کی تیرے کی حال اپنا دکھ لا دن     |
| اگر ہزار تسلی دے کوئی مجھ کو پیر        | بیان کرتی ہوں ہر وقت میں یہ سمجھا کر  |
| کسی کو کہنے سو دل سے نہ جائے گا یہ ملال | نہیں میں سننے کی جب تک ملین آ کر پھر  |
| کہ جڑ خون میں دیا کشتی لو کو ڈبو کر     | اب اس قدر تو ستم کہ چکا فلک بد خو     |
| کہ ایک بار موسے سب مرے وہ آل عیال       | نہ رو دن کیونکہ میں اپنے ستم رسیدن کو |
| میں کیوں نہ ساتھ تیرے آج قتل میں آئی    | کہا یہ حضرت زینب ذہائے اب بھائی       |
| کہ دن کی کیونکہ بسر زندگی میں اب وصال   | فلک ذی کیوں تری حالت مجھ کو دکھلائی   |
| حن کی جان کا امن اور میرے دکھا چین      | بنی کا تخت جگر اور علی کا نور العین   |
| کہ اس کے غم نے کیا دل مرا بیٹ پامال     | پڑا ہر خاک میں بیجاں ہو کے سوہ حسین   |
| بجائے گل کے میں اب دیمیتی ہوں چرخ و خار | علی کے باغ کا اک تخت کٹ گیا گلزار     |
| ملا شتاب مجھے بھائیوں سے رب جلال        | نہیں ہو زندگی جھگو جان میں درکار      |
| جلا حسین کو تو واسطے حسدائی کے          | عرض چہ کہتی تھی زینب سبب جدائی کے     |
| کہ نور ہو مری آنکھوں میں دیکھ اسکا جمال | بڑے حقوق ہیں مجھ پر تو میرے بھائی کے  |
| کیا فلک گلے ہر ایک کی زبان چاک          | یہ سسے سر پہ بھی ڈالتے ہیں اپنے خاک   |
| خورش کو چھوڑ کے روڑے ہیں دشت بیخ و مال  | ہوے زمین پر پری جن دیو سب غناک        |
| ہوا یہ مرثیہ اب اس جناب میں معمول       | زیادہ اس سے نہ سو و اب کلام کو طول    |
| ملیگا ساقی کو شر سے جھگو اب زلال        | اسی کی حشر میں بخشش کا تیری ہوگا اصول |

|  |  |
|--|--|
|  | <p>ہاتھ سر پہنے شام سے اس کے رکھتی تھی مین صبح تک<br/>اس خطرے سے نشاید گردن کیے پر سے جاے ڈھلک</p>           |
| <p>یون نہوا سونے مین اس کے میری پک کو لاگی پک<br/>ہے ہے درد او اے درینا سو بچا یون مر گئے لو</p>         |  |
|  | <p>ایسا بیٹا جاے کہ جکا حسب نسب ہو یون اہل سار<br/>باپ چچا مین اس کے نواسے جو بیون کا ہے سالار</p>           |
| <p>مان کا اس کی حسرت جو ہے سو حوض پہ کوثر کے مختار<br/>ہے ہے درد او اے درینا وہ بیاسا لسی پر گئے لو</p>  |  |
|  | <p>آٹھ پہر تھا جھگو اس کی فکر شلو کے دھونے کا<br/>چین عجب تھا دل کو میرے ساتھ اسی کے سونے کا</p>             |
| <p>خزوشہ تھا جھگو اپنے بطن سے اس کے ہونے کا<br/>ہے ہے درد او اے درینا مجھ سر کا افسر گئے لو</p>          |  |
|  | <p>کر تا میلاد لیکھے اس کا دل چاہے تھا ردون مین<br/>آب خضر ہاتھ آئے کین سے تو ملل کر دھوون مین</p>           |
| <p>اب جو چاہون لو ہو دہن کا یو چھ کے تن سے کھوون مین<br/>ہے ہے درد او اے درینا سر کی بھی چادر گئے لو</p> |  |
|  | <p>اسکی تو آرام کی خاطر کیا کب مین دکھ سستی تھی<br/>ہر ساعت لوری دینے کو جاگتی را تو ن رہتی تھی</p>          |
| <p>بنید سے رو کر چوک جو پڑتا تھپک تھپک مین کتی تھی<br/>ہے ہے درد او اے درینا مان داری تجھ گئے لو</p>     |  |
|  | <p>کیون کہ نہ بیٹون منہ سرا پنا ایسا دکھ کم ہوتا ہے<br/>بر مین یون رکھتی تھی اس کو جون تن مین دم ہوتا ہے</p> |
| <p>جاے مدد کیو کھو یا جو کی کا اس کو بھی غم ہوتا ہے<br/>ہے ہے درد او اے درینا میرا تو گو ہر گئے لو</p>   |  |
|  | <p>دودھ جو ڈالے تھا وہ کھو تو کت نہ ہونے پران</p>  |

|   |   |
|---|---|
| یہ قیامت ہو کہ ہر دم زندگی سے رہے میر   | واسطے میرے جو پوچھو دم بدم ہو کر ملا        |
| پراسے باور کر لگا کون جوین تے کما       | سب کین کے جسے یہ دکھ ہو وہ کیوں جینا کر     |
| باتین ان نے سب یہ ابو واسطے لی بن بنا   | چاہیے تھا اسکو لڑ مرنا یہ سب سے اولاً       |
| طوق دیر پی سے پرانک گردن دپہن نشان      | ہو نمو واس سے نہ شاید کسی کو یہ گمان        |
| کر بلا کر نہیں لڑ مرنیکی سی حرمت کمان   | گو کہ خاک و خون عزائیں باپ کو منہ پر ملا    |
| سر کو بابا کا زخمی بھی نہ ہو میرا بدن   | دین کفن اسکو نہ ظالم پنوں بھرتین پیرہن      |
| پانی بن ٹھنڈا پیوں اور وہ مے نشہ دہن    | چھاڑ پوچھ اچھا ہو عین وہ خاک خون ہو رلا     |
| مین سوڈن بشر پہ جا کر وہ سوڈ بر کو خاک  | تن رہی سالم مرا اسکا بدن ہو چاک چاک         |
| مین رہوں جیتا سیت از اقریا ہو وہ ہلاک   | دیکھ یہ حالت وطن کو جاؤں بن چکا بھلا        |
| چاہیے بھر عمر یہ دل آتش غم سے سہے       | ردوین آنکھیں خون زبان نام نشان نکاجو        |
| عجہ سوا جیتا رہا کوئی نہ سب کے سب گہے   | آسمان نے آسیا کی طرح سے ہم کو دلا           |
| جو بہا تقدیر کا جسکے ہو سو وہ کب پھرے   | دوبی کشتی جسکی ہو دریائے خونیں کب تری       |
| کٹ گیا کٹنا تھا جسکا سر دعائیں پریرے    | دل سے کٹنے کا نہیں بھر عمر غم کا جھملا      |
| سر گذشت اپنی غرض ردو کو تھا عابدین      | اسکو دیکھتے دلا سا گرد بیٹھے وہ لعین        |
| دمیدم اٹھ اٹھ کے کر تو تھویر غرضی شادین | رو سیاہی کو ہمارے تو زبان پر اب نہ لا       |
| سب گداہین در کتیرے دو جہانکا تو پر شاہ  | جس طرح جانے ہماری آخرت کو اب تباہ           |
| اسکے پوتا ہی تو جس تک گرد ولا یا نگاہ   | شیوہ احسان سے اپنے نہ ہر گز وہ ٹلا          |
| ختم آے سودا کر اب تو یہ کلام جانگداز    | ہو دیکھا کیا جائیے اس امر میں کیا حق کا راز |
| مختصر بہتری یہ قصہ نہ کر اس کو دراز     | اس سخن سے اب ہوا نکھوئی رہ دل بہ چلا        |

## مرثیہ حضرت امام

کستی ہین بانو پیٹ کے سر کو اصغر میرا ہر گئے لو  
خشک ہوے لب جدم اس کے دہن او کو کر گئے لو

جس کارن لاکھ طرح کے دکھ بھر بھرتین مر گئے لو  
ہاے ہاے دواواں در لیا گو دودہ خالی کر گئے لو



|   |  |
|---|--|
| کن نے مارا تیر یہ ایسا ملک تو بول اس میرے لال   |  |
| ہاے ہاے درداواے درینا بھال نکل ادھر گئے لو      |  |
| بو زندگی تیری خاطر اور دریا مین بہت استغنا      |  |
| ظلم کین دیکھا ہے ایسا مانگتے پانی مارا تیر      |  |
| تیرے بڑے پیاس کے مات دنیا سے اس بے تعمیر        |  |
| ہاے ہاے درداواے درینا کاش زمین مادر گئے لو      |  |
| قسمت ہی کی بے آبی نے آل محمد کو کھیرا           |  |
| ورنہ جہان کو جائے کوئی ہے آب جمانین بہیرا       |  |
| دھونڈھنے کو پانی کے پیارے پیاس کے مات جی تیرا   |  |
| ہاے ہاے درداواے درینا تن سے نکل باہر گئے لو     |  |
| کن آنکھوں دیکھوں کی خالی بھرے بھتولے مین گھر کو |  |
| کیا چھوٹے کیا بڑے سبھی دے داغ گئے مجھ مادر کو   |  |
| منہ سر پٹ کے اپنا بیٹھی روتی تھی کیا صبر کو     |  |
| ہاے ہاے درداواے درینا سنتی ہوں اکبر گئے لو      |  |
| درا دل جتنے تھے میرے کس سے کیے اس غضب           |  |
| موت کی جڑ کشتی بد دوسے بن پانی ان سب کے سب      |  |
| بیٹوں کے جانے کا تھا ہی میرے دل پر سچ و نسب     |  |
| ہاے ہاے درداواے درینا بیٹی کا شوہر گئے لو       |  |
| مجھ دکھیا بن کون ہوا ہے دست ستم سے یوں یا مال   |  |
| کس کے سر چٹک نیلے ظلم کے تو دے دین ڈال          |  |
| بیٹوں کے غم کی وہ صورت عولیس کی شادی کا یہ حال  |  |
| ہاے ہاے درداواے درینا سہرے کے دن سر گئے لو      |  |
| بیلاہ برات ایسا دیکھا ہے آکے کوئے عالم مین      |  |
| جائے بنا مرے کورن مین بنی کو چھٹلا ماتم مین     |  |
| لوگ کٹم گئے سب کہتے مین رور دے کیوں باہم مین    |  |

|  |  |
|--|--|
| نظر گذر کے خطر سے میں مدد دیتی تھی اُس اُن       |  |
| ایسی میرے لاڈلے کی اب بات کی کا ندھا اور جان     |  |
| ہاے ہاے دردِ ادا سے درینا لہو لہوکا کر گئے لو    |  |
| یاد آوے گا کرتا اُس کا جب کچھ بیٹھ کے سیوڑن گی   |  |
| خاطر میں لایا بس میں اُس کی گھونٹ نہو کے پیون گی |  |
| جلٹی رہو گی غم سے لندن اب جب تک میں جیونگی       |  |
| ہاے ہاے دردِ ادا سے درینا داغ جگر پر دھر گئے لو  |  |
| اصغر کو لیا کر شہ نے لائے ہیں یہ کیا ہیات        |  |
| مضغہ سا کچھ گوشت کا ہے نہ یا تو ہر مارے نہ بات   |  |
| اصغر ہو تو دودھ وہ پیوے لگ کر میری بھاتی سات     |  |
| ہاے ہاے دردِ ادا سے درینا کیا جاتی کیدھر گئے لو  |  |
| جینے کو تو جیتی رہون گی جب تک خدا جلواے گا       |  |
| لیکن ایسا داغ نہیں یہ جو جیتے جی جساوے گا        |  |
| یہی کون کی رو رو کرتا جان مری غم کھاوے گا        |  |
| ہاے ہاے دردِ ادا سے درینا صفت تو صفر مر گئے لو   |  |
| چھا تو تمھاری عمر کی پیلے کیا جلدی سے کئی بڑھل   |  |
| عجب طرح کی سختی وہ چھلدا کئی مرے آرام کو چھل     |  |
| روکھ نہیں اس باغ میں ایسا جس کو ملانہ پھول بھل   |  |
| ہاے ہاے دردِ ادا سے درینا لویا نے بے پر گئے لو   |  |
| شیر کے ناخن تک میں ڈالا سینے کو مجھ سے گل میں کو |  |
| موت کی رو بہ سے نہ بچا پر آن کے تو اس جنگل میں   |  |
| کام نہ آیا کوئی جتن اسے بچے تیری کلہو میں کو     |  |
| ہاے ہاے دردِ ادا سے درینا جی میرا آخر گئے لو     |  |
| آہ بھری میں شانہ کرنی ٹوٹا جب مجھ زلف کا بال     |  |
| بٹخے کا اب حلق جو پھوٹا مجھ دکھیا کا کیا احوال   |  |

|   |  |
|---|--|
| ہر ایک الم سے یہ چاہے ہو اپنے تئیں کو کرے ہلاک<br>بجرا سو اس غم سے اس کو جینے سے بیزاری ہے                      |  |
| کوئی کے ہے چھوڑو یا رویہ غم ہے تو جینا کیا<br>دنیا میں اب ہم کو رہ کر ٹھنڈا پانی پینا کیا                       |  |
| یہ کہہ کہ اب ہر اک باہم ثابت رکھے سینا کیا<br>کوئی چھری ڈھونڈے ہے ہر دم کوئی سینچے کٹاری ہو                     |  |
| پہلو میں وہ کو نسا دل ہے جس کو ہوگا صبر و قرار<br>جو کوئی ہے تیغ الم سے پھرتا ہے وہ سینہ نگار                   |  |
| کافر کے بھی نصیب نہ ہو وہ مجھ سے نہ یہ ہر نیندار<br>حال جو کچھ کر بل کے بن میں آل بنی پر طاری ہے                |  |
| خاک ادر خونین جا ہے تنوں کی نیز خوشی کی سڑک لی ٹھانوں<br>ہاتھ جو ایدھر کو پھڑکے ہو تو ادر دھڑکے تر لپے ہو یا نو |  |
| ایسے جو رو جفا سے یار و کشتا نہ ہو کافر کا گانا کو<br>بستی گھر کی فاطمہ کی جون کر بل میں لاماری ہے              |  |
| جو بجان اس بن میں بڑا ہے اس کو نہیں ہو گور و کفن<br>رات کو وہ شبہ میں بھیجے دن کو دھوپ میں کھے تن               |  |
| تیغ بلا سے بچا جو کوئی عریان اس کا ہے یہ بدن<br>چادر تک اب ایک کے سر پر نے پھاٹی نہ ساری ہو                     |  |
| جس کو دیکھو ضعف سے انہیں جان رہی ہو الب پر<br>فلے پر ہو فاقان کو کاٹیں مین یوں شام و صبح                        |  |
| پیٹ بھرے مین بھوک مین جرم کھا کر اپنا خون جگر<br>اشک ہوا یا پانی جو انہیں نہ میٹھا نہ کھاری ہے                  |  |
| پشت ہر ہر اک دن کو دھوپ میں کا ڈی منزل<br>دوڑنے سے اطفال کے شکوہ انکو نہیں ہے چین اک پل                         |  |
| انہیں سکینہ باپ کی خاطر تڑپے ہے جیسے بس   |  |

|  |  |
|--|--|
| ہے ہاے دردِ اواے درینا نیرے یہ کیا کر گئے لو   |  |
|  | ہا کر کے ٹکڑے ٹنچ جھاسے بیٹوں کا دیکھوں ہوں بدن شادی کی داماد کی گویا لوہو سے بھر کر دھری لگن      |
| ہاے ہاے دردِ اواے درینا سر نیرے پر دھر گئے لو  | خاک اور غون کے پنج وہ ظالم ڈال گئے سامی کا تن  |
|  | گھوڑے کے اوپر چڑھ بیٹھتے ہی نوشتہ نے لی رن کی راہ جو ساتھی اودھرتے پھر اسو آیا بھرتا آہ بہرہ آہ سو |
| ہاے ہاے دردِ اواے درینا بولی دو لہن گھر گئے لو | گھونٹ مین سے کوٹ کے چھاتی سن دو لہا کا حال تباہ  |
|  | کس کس کالے نام میں پیٹوں میں مجھے کب آتے ہیں سوامی لوٹ جیواے سب مل لوہو میں غوطے کھاتے ہیں         |
| ہاے ہاے دردِ اواے درینا میرے گھر کا گھر گئے لو | رن میں دو یا ایک کسو کے آکر مارے جاتے ہیں  |
|  | مطلب بانو پیٹ کے سر کو پیٹ رہی تھیں اس مستور کرد کھڑے روتے تھے اُن کے جن دیری کو کوتا حور          |
| ہاے ہاے دردِ اواے درینا دین کا اب آخر گئے لو   | انسان یوں کہتے تھے سودا ارض و سما کو کر بے نور   |
| <b>مرثیہ حضرت امام</b>                         |  |
|  | سُن لو مہمان لندن جگ کے خون نین سے جاری ہو جس کو دیکھو شہ کے غم کا تیر جگر میں کاری ہے             |
| ہاے ہاے دردِ اواے درینا دین کا اب آخر گئے لو   | پرست سے بھی زیادہ کین مہر دین یہ دکھ بھاری ہو  |
|  | کون ہے ایسا جس کے سر پر سٹی بھر بھی نہیں ہو خاک ایسا میں دیکھانہ کسی کو جس کا ہونہ گریبان چاک      |

|   |   |
|---|---|
|   | <p>وارث جو تھے مارے پڑے بین تیغ ستم سے رنکے پنج<br/>         مارا ہو بچانے والا اب کون کس کے دہن کے پنج</p>         |
| <p>لٹا رہا نہ پوشش کی جاہم میں کسی کے تن کے پنج<br/>         سر پہ مارے زور طرح کی رسوائی اور خواری ہے</p>        |   |
|   | <p>کاش کہ بین بھی یہ ظالم اب ان کی طرح سے ڈالین مار<br/>         کب تک دیکھیں ایسا دکھ اور درد کہین کس سے اظہار</p> |
| <p>کن آنکھوں سے دیکھیں ہم سب حال ترا یہ تار و تار<br/>         نریت کی جو آسانی ہے سو ہم پر اب دشواری ہے</p>      |   |
|   | <p>سُن کے یہ بات اہل حرم سے کہنے لا گایوں سجاد<br/>         اتنی کرو ہو بیتابی کیوں کس خاطر یہ کچھ نہ یاد</p>       |
| <p>باپ بچا بھائی نے دی ہیں کرمل میں جانیں برباد<br/>         شام جو ہم کو بچاتے ہیں دان ہم سب کی باری ہے</p>      |   |
|   | <p>ظلم دسم ہے نام جنھوں کا سو وہ نہ دیکھی ہم<br/>         اوپر سے ایسا کچھ ہم پر ہوتا آما ہے یہ سیم</p>             |
| <p>جینے کی بان تادی کس کو مرے کا اب کس کو غم<br/>         ہم لوگوں کی روز ازل سے یوں تقدیر سنواری ہے</p>          |   |
|   | <p>سنگ جھاسے پہلے ہوا ہے نانا کا یوں دانت شہید<br/>         دادا کے پھر سر پر لاگا تیغ ستم سے زخم شدید</p>          |
| <p>میرے بچا کے جگر کے ٹکڑے طشت میں اگر ہو ڈھپیر<br/>         بابا کے حلقوم کئے سے آہ اب تک خون جاری ہے</p>        |   |
|   | <p>مطلب عابد اہل حرم کو یہ کہہ کہ سمجھاتا نہ تھا<br/>         آنسو ان کے ان باتوں سے چون توں کرتے بھواتا تھا</p>    |
| <p>شام کو شام ان مرد و دون کی پائے برہنہ جاتا تھا<br/>         کہنے سے احوال آگے کا منہ میں نہ بان یہ عاری ہے</p> |   |
|   | <p>بس اب ہو خاموشی تو سودا اس سے کہے کچھ نہ کر</p>  |

|  |  |
|--|--|
| موت کے نزدیک اس حالت میں عابد کی بیماری ہے       |  |
| بیادہ پاخارستان میں وہ اس کے بدن پر تب ہے شدید   |  |
| نخندہ سانس بنیر اناس کو کب ہے میسر کچھ تبرید     |  |
| اس کے بھی جینے کی ہرگز اب نہ کسی کو ہے امید      |  |
| کتے ہیں کیا جوے وہ جو دوا غذا سے ماری ہے         |  |
| دھوپ میں بیادہ پاے برہنہ خارشائین چلے ہے راہ     |  |
| جو ظلم آگے آجاتا ہے جو رکھے ہے پیش نگاہ          |  |
| ہے ایسا کچھ اس سرور کا صنف کے لے حال مباح        |  |
| چہرے کا رنگ اس کے گلے زرد گئے زنگاری ہے          |  |
| ظلم کو اس پر جتنا کیے اس سے بھی وہ زیادہ ہے      |  |
| شامی گھوڑوں پر مین سوار اور وہ مظلوم بیادہ ہے    |  |
| ورد و آلم سے رگ رگ اس کی ہر لحظہ آمادہ ہے        |  |
| تب کی شدت سے اور اس کو گہ غش کہ ہشیاری ہے        |  |
| کوہ جو ہو تو آب ہو جاوے رنج و تعب ہو یہ جس پر    |  |
| جب سے دنیا خلق ہوئی یہ ظلم ہو ہے کہ کس پر        |  |
| اس کے یہ حالات عزیز و دیکھو غضب اب یہ سپر        |  |
| طوق گلے میں اس بکیں کے تن کو وزن کی بجاری ہو     |  |
| چین نہ اس کو روزانہ آرام نہ اس کو وقت شب         |  |
| منزل چلنے کا اس صورت صبح سے لے تا شام تعب        |  |
| ٹپک جو ٹھہرتا کرتے اشار اچوب کی اسکو ملکر سب     |  |
| کوئی لمون سمجھانہ اتنا یہ لڑکا آزاری ہے          |  |
| مان بنین اور پھوپھیاں اسکی دیکھ کے اس کا یہ حوال |  |
| کوئے ہیں وہ چھانی اپنی نوپے ہے وہ سر کے بال      |  |
| لوہو کے انجوان سے رو رو کر کستی ہیں او میرے لال  |  |
| حال تو المان آنکھوں دیکھیں کیا اب زلیت ہماری ہو  |  |

|   |   |
|---|---|
|   | نہیں مرینکا تو کہیں عجب دے یوں مرے کوئی ہو غنیمت<br>نہ کنن جسے نہ جازہ اب رہے خاک خونین روز و شب        |
| بدن اُس کا کلرے پڑا ہے سب یہ مرے جگر پہ چھا ہو جب<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں |   |
|   | مگر اُس کا بجو نہ سمجھے جد جو یہ کی جفا نہیں جس کی حد<br>بنے گوریت نیک و بدر ہے خاک خونین بہن جسد       |
| کریں سنج بجو تا ابد تو سخن کو اُس کی مین کر کے رو<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں |   |
|   | کیٹن تخت دل مرے مثل خس سے تیغ دوشتہ چپیں ہیں<br>چلے ظالموں سے مرانہ بس نہ سنے فغان مری بچ کس            |
| مرانا نہ ہو متعب جس نے مجھے کوئی دادرس<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں            |   |
|   | مرے بیٹے کا وہ جو تھا نشان کہیں جب کو قاسم نوجوان<br>گئی کہ خدائی مین اُس کی جان رہا خاک خون کو وہ میان |
| یہ ہو جس پہ آفت ناگمان اُسے چہن روئے سوا کمان<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں     |   |
|   | مرے ہر سپر کا سپر مرارے خون مین لعل و گہر مرا<br>کوئی اُن مین نود بصر مرا کوئی اُن مین تخت جگر مرا      |
| تلف اس طرح جو ہو گھر مرا تھنے کیونکہ دیدہ تر مرا<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں  |   |
|   | جو گیاتن اُس کے پہ سنہین جو رہا داسرا پر نہیں<br>کہیں بن زنجیر اسے گھر نہیں فری چہن شام و صبح نہیں      |
| کوئی ایسا اُن مین بشر نہیں کہ مرا وہ تخت جگر نہیں<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں |   |
|   | لے شامیوں سے مرادہ گھر نہ جہان فرشتے کا تھا گذر   |

|   |   |
|---|---|
| خلقت کا دل اور جگر تین جانے لگا آنکھوں سے بہ    |   |
| پڑھ کر ماتم کی مجلس میں یہ مصرع تو ساکت رہ      | مانع نہ کے غم کرنے کا جو ہے سودا ناری ہے            |
| مرثیہ حضرت امام                                 |   |
| کسین فاطمہ نبی لوری کو میں نہ روؤں تو کیا کروں  | مرے سر پہ ہوئی جو یہ جنا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں |
| ترے آگے احمد مجتبیٰ کو میں نہ روؤں تو کیا کروں  | مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں   |
| ترا غم نہ دل سے مرے ملا کہ کتا جگر مرے کا کلا   | خجر بختا سے بکریا ستم فلک ہے یہ بر ملا              |
| مر اس سے بس نہ ذرا چلا کرے منصفی کوئی تو بھلا   | مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں   |
| گرس غور اسے کوئی ایک دم جگر حق کرے ٹکڑے سم      | ہے حسین تشہ کا سر علم تہ تیغ ہیں سبھی یک قتل        |
| کردن صبر ہوا اگر ایک غم جو ستم پہ میرے پڑے ستم  | مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں   |
| مرے سینے کا جو سرور ہو ترے جیم کا بھی وہ نور ہو | بدن اس کا زخموں سے جو رہو یہ غضب کہ سر پہ تنور ہو   |
| اگر اشک کا یہ وفور ہو سر نہ فلک سے عبور ہو      | مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں   |
| یہ ستم کو تے نہیں سہا جو فلک سے دل پہ مرے رہا   | مرے وہ پسر کو میں نہا دم دہوش تو نے جسے کہا         |
| روؤں استدر میں اگر شہا مرا و ناگو ہو کدوے ہما   | مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں   |



|   |   |
|---|---|
| کے ہلوے نرین چلتے چھل نظر آئے آنکھوں میں جیسے تل<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں         |   |
|   | جو میں روز و شب نہ روا کروں تو نہٹ میں مشغلہ کیا کروں<br>جہنم دیکھ نور نظر فروں ہو جہان میں سو ہو غرق خون |
| جو امید آنکھوں سے یہ رکھوں کہ کچھ اور اٹھوئے میں کلمہ کن<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں |   |
|   | فلک ایسی پریر جھا کرے جسے غم ماسا رہا کرے<br>پس مرگ وہ بھی روا کرے اگر اٹلی گل سے بنا کرے                 |
| سبو پر سبو تو رسا کرے یہی ماٹی اس کی مدد کرے<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں             |   |
|   | غرض اب میں کیا کروں سو وایاں ام کا اگر تری بیان<br>کر زمین سے تلبہ نہ آسمان بھی بیٹھے تھے سر انوش جان     |
| پدر آگے فاطمہ جن زمان کہیں تھیں بیدہ خون نشان<br>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں            |   |
| <b>مرثیہ مخمس تر کیب بند</b>  |   |
| کہا کسی نے کیا کیوں تو ہو کے زار افسوس<br>نمال غم کہ برگش غم ست و بار افسوس                                   | کیا میں صبح جو با چشم اشکبار افسوس<br>میں بولا اس لیے کرنا ہوں رو دکلیا افسوس                             |
| اگر بکریہ نشد بنر صد ہزار افسوس<br>تو بنر ہونے سے اس کے امید دل کی نہ کھو                                     | وہ بولا تخم عمل چاہے جھڑج سے بو<br>میں ایک بات بتاؤں کہ بنر ہوئے ہو                                       |
| غم حسین میں جتنا تو روکے ہے رو<br>محرے شام تلک کر کے لاکھ بار افسوس   |   |
| دلے رکھے ہے تفاوت بہت ز غم تا غم<br>بنی کی آل کا اولاد مرے قلعے کا لقمہ                                       | اگرچہ خانہ دنیا میں ہے سرا پا غم<br>عزیز کیا کون جھٹھے میں یہ کیسا غم                                     |
| جھوٹاں کے غم سے رکھیں دشت کو ہلا فہوں   |   |

|  |  |
|--|--|
| <p>پھرین ساکن اس کے برہنہ سر خپتے اترتے نہ جہر تندر<br/>کے منصفی سے کوئی نظر نہ ہو میرے روئین کو اثر<br/>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں</p> | <p>سین نیک و بد یہ مدینہ کے کٹے گوشت اور سیکنہ کے<br/>خجرجھا سے کینہ کے یہ تم لیے دو ٹیکسہ کے</p>          |
| <p>بجین سے طرح سیکنہ کے ہین اٹھوان مری کینہ کے<br/>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں</p>   | <p>پسین باپی طائر و وحش تک مرے پیار و کونے ملے تنک<br/>کین جس شقی کو وہ دے جھڑک نظر غضب کی ہر سرک</p>      |
| <p>مرے نین الم سے ٹپک ٹپک بھری مال ملکین تو جلیک<br/>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں</p>   | <p>ہو سوار گھوڑوں پہ وہ دغل کین عابدین کو پیادہ چل<br/>نہ وہ چل سکے سبب کس تو ڈرا دین کوڑ دئے پل پل</p>    |
| <p>مین دیکھوں سیفوں سے ہر عمل مجھوں روے پڑکے کیو کہ کل<br/>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں</p>   | <p>نہ عدو کے در سے وہ رو سکے نہ بنار دلا وہ کھو سکے<br/>نہ عبا چہرے کا دھو سکے نہ لب آب ایکے ڈبو سکے</p>   |
| <p>بکھو نیند بھر کے نہ سو سکے نہ روؤں یہ مجھے نہو سکے<br/>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں</p>  | <p>وہ برہنہ پا کرے راہ طے کین ٹھو کر اور کین خار و<br/>ہو الا غی سے بسان نے کرے آہ و مالہ کی پڑ بہ پلے</p> |
| <p>نہ دوا غذا سے ہو کوئی شے یہ جھائیں دیکھوں میں تابکے<br/>مری داد دیوے نہ تا خدا کو میں نہ روؤں تو کیا کروں</p>   | <p>گئے بھائی مائی میں اسکے مل ہوئی خاک خوشی پر کھل<br/>کو کس سے ہر چے اب اس کا دل نہیں چین سپہی ایک پل</p> |

|  |  |
|--|--|
| یہ گرد و خاک میں لوہو بھرا ہے بدن        | بتا مجھے مجھے بچے یوں کیونکہ دیکھیں میرے مین |
| کہ تیرے تن پہ گفن کا نہیں ہے مار فوس     |  |
| ترا تو ای پر اس دشت میں اے یہ کچھ حال    | دکھا دین کس کو گدڑا ہے ہم پہ جو احوال        |
| کردر طرح کی آفت ہمارے ہر دنبال           | عجب طرح کی مصیبت میں ہیں تری طغالی           |
| در شامیان ستم پیشہ نابکار افسوس          |  |
| ترا تو دشت میں جون گو سپند کاٹ کے سر     | رکھا ہے آج کے دن ظالموں کی نیزے پر           |
| پھرے ہیں دُتری عسرت کو اونٹوں پر گھر گھر | نہ منھ پہ اُنکے اے معجز نہ سر پہ ہے چادر     |
| کرین یں یہ عمل امت کے دیندار افسوس       |  |
| تھے اسطرح کی جفا کے یہ لوگ کب قابل       | کہ ان پہ جو کرین بان تلک یہ سنگین دل         |
| ہنوں پشت پہ اونٹوں کی چین انھیں اک بدل   | شکر ان جہان کھینچے کو ہر منزل                |
| مریض تھے کہ دین ہاتھ میں مہار افسوس      |  |
| ایمن لیے ہوئے اسطرح تمام جاتے ہیں        | اب آگے دیکھیے کیا کیا ستم دکھاتے ہیں         |
| اُدھر سے جیتے جی اپنے ادھر کو آتے ہیں    | دہن کی خاک میں یا جا کے ہم ساتے ہیں          |
| اگر یونہی اے نصیبوں میں تو ہزار افسوس    |  |
| اب آرزو ہے یہی دل میں بس مرا جو چلے      | اُدھر سے پھر کے گردن میں تیرے قدم کٹے        |
| مدینہ جاؤں میں کس طرح منھ سے خاک ملے     | کٹا کے اپنے غریزوں کے اسبگہ پہ گلے           |
| کرے تجا حزن یہ کہ کہ کے بار بار افسوس    |  |
| غرض کہ رو رو یہ کہتے تھے حضرت سجاد       | پدر کی لاش پہ باہ و نالہ و فریاد             |
| نمان گردش گردون دون بد بنیاد             | حرم کو لے گئے تا شام بادل ناشاد              |
| اب آگے کیا کمون میں نف بروز نگار افسوس   |  |
| جو کر بلا میں بلا کا ہوا ہے اُن پہ گزار  | زبان وہ کونسی ہے جس سے اٹکا ہوا ہمار         |
| محبت انکی نے پایا ہے جس کے ولین قرار     | یہ چاہیے کہ بہ نقداد برگ ہر شجار             |
| اب انگشت وہ کرے حیف و بیشمار افسوس       |  |
| بیان تمام ہو سوا اب تو اس غم کا          | جو اتفاق کرے ناطقہ دوسرا لم کا               |
| یہ ذکر ہے شہ کون و مکان کے ہاتھ کا       | اب آگے دو دلہب سے ہر مارتا دم کا             |

|   |   |
|---|---|
| کون زروے کتب مجھے جانگزا سخن                | اسیر قتل کے بعد اوجوہو کے اہل محن       |
| بسوے شام چلے لٹ لٹا کے عیان تن              | کلیہ سیر بفلک کر لو سے بھر کے نین       |
| امید بگھٹے ہمیں یہ تھی روزگار افسوس         |   |
| ہمارے واسطے خدمت کے تو ہوا تھا خلق          | دیا حق اور دن کو تو نے ہمارا کیا لے خلق |
| ہمارے تن پہ نہ غارت گروں ڈچھڑا دل           | بنی کی آل کے دلکا خوش آیا بھکو خلق      |
| ہوا یہ ظلم مجھے ہم یہ ناگوار افسوس          |   |
| جب اس جگہ سے ہوا اُنکا قتلگہ پہ گذر         | کئی ہر ایک کی تب سوے عیش آہ جگر         |
| نظر جو آگئی زین العباد کو نقش پدر           | اور اسکو نقش پدر پہ نظر نہ آیا سر       |
| یہ بولا اس تن بے سر کے لگ کنار افسوس        |   |
| تو خاک و خونین پڑے کیوں اے چھوڑ کر ڈیرا     | میں تیرے سر کے نقد کمان اے سربیرا       |
| غم تیری نے دلکو مرے بہت گھیرا               | یہ کاش کاٹتے تھے سر کے بدلے سربیرا      |
| جیون میں یوں تو مرے اے بزرگوار افسوس        |   |
| ترے سرانے جو فرصت ہو بچھڑو دین              | غبار تن کا ترے آنجنوان سے دھو دین       |
| جی اپنا مجھ کئے ہتیار ہو تو کھو دین         | ترے قدم تلے تیری طرح سے سو دین          |
| میں کیا کروں نہیں میرا کچھ اختیار افسوس     |   |
| بجز خدا کے یہ بندہ دکھ اپنا کس سے کہے       | اگر ہمارے ہو دکھ مرا تو وہ نہ سے        |
| میں اور دیکھوں کہ پیکر سے تیری خون اہری     | ترے بدن پہ ترا سر نہ تیج کین کر رہے     |
| دل نہ دیکھوں تن اپنے پہ برقرار افسوس        |   |
| دکھ اپنے دکھ کون کس کا دیر بہیات            | کوئی رہا اے کون جس سے سوز دلکی بات      |
| کڑگی کس طرح اس داغ کی مری اوقات             | بے قریب ترے قتلگہ سے آب فرات            |
| نہ تیرے خلق میں یا نہیں ہو بچھڑو دھلا افسوس |   |
| یہ زخم نادرک دل دوزخ میں ترے تن پر          | کہ نہ فلک پہ نہ زمین گے اس قدر اختر     |
| جگہ کوئی نہیں ثابت جدھر ٹپڑی اے نظر         | میں دیکھوں جیتے جی اپنے ترے حال پدر     |
| کہ مجھ بدن سے ہو بیکان تیرا افسوس           |   |
| ہوئی اے کس پہ مصیبت یہ زیر جوش کہن          | کہ بعد مرگ کیا ہونے اسکو دفن و کفن      |

|   |  |
|---|--|
| طفل شش ماہ یہ ثابت کوئی تفسیر کی              | اتنے خاطر بھڑی طق اٹکے سے بیکان تیر کی   |
| گئے تا اسکو بھی بیخ جور کے مار دے بیخ         |  |
| ردون میں اصغر کو یا اکبر کو بیٹون یا وکر      | آگے چھوٹے بڑے سارے تر تیغ و تیر          |
| ابنی آنکھوں نے ہو کیو کر میں پوچھون اور پدر   | اب تلک اٹکا جو وہ تھے میرے دلبند و جگر   |
| آج رہا ہے خون ناحق انکی تلوار دے کے بیخ       |  |
| یہ وہ زن کتنی جو باقی ہیں سوا پیر یہ عذاب     | سر پہ نے چادر کسی کے ہر نہ چہرہ پر نقاب  |
| بلے حجاب اور ٹونپہ جاتی ہیں میان آفتاب        | ڈکھ دھند دے سوا گردانے اسے علیہ نقاب     |
| نے ہوا دار و زمین ہر کوئی نہ غلخوار دے کے بیخ |  |
| میں بیان کیا کیا کروں اس آفت ناگاہ کے         | دن کو وہ چلتے ہیں مدے کھینچتے ہیں راہ کے |
| رات پابندی کی خاطر میرے ہر دلخواہ کے          | جز و شیرازے میں ہو دین جلن کلام اللہ کے  |
| ایک ہی زنجیر ہے اتنے گنگار دے کے بیخ          |  |
| میں ہوتے ہی تو پھر اذ ٹونپہ ان کو کر سوار     | کتے ہیں عابد کو لے جل وہ لعین نابکار     |
| راہ چلاتے ہیں پھر اس نا توان کو مار مار       | جانتے اتنا نہیں ظالم کہ ادٹوں کی مہار    |
| کھینچنے کی تاب کب ہونی ہو بیمار دے کے بیخ     |  |
| کر دیا ہے ایک تو بیماری نے اس کو نیل          | قطع منزل سے نہیں ہے چن اسکو ایک پل       |
| جد ہی اسکا کرے اب مشکل تنگی آکے حل            | کیا بیشکل ہر کہ وہ لمون تو کتنے ہیں چل   |
| اور حل سکتا نہیں ہر راہ وہ خار دے کے بیخ      |  |
| ایک تو پہونچا تھا بیماری سے مریم کے قریب      | دوسرے اس حال پر ہو دی مصیبت یغیب         |
| کیا دوا کا ذکر ہے اور کیا ہر مذکور طبیب       | آب کا قطرہ جو اٹنے مانگتا ہے وہ غریب     |
| کتے ہیں یاں آب تلوار دے ہر دھار دے کے بیخ     |  |
| طعن و طنز انکی وہ سنتا جانے ہر ہر ار کے       | بہتے دم بھرنے دین سایہ تلے دیوار کے      |
| یاؤں کے لوہو میں اس کے ڈوبے ہیں سرخار کے      | کیا گڈتی ہو نیکی کہ دل پہ اس بیمار کے    |
| جسکی بیماری کٹے ایسے دل زار دے کے بیخ         |  |
| دے جو ستورات کو دھار اس کوئی ایسا نہیں        | لیجے ہیں نیام بیس کہ چھین اعداے دین      |
| تھنے وارث تھے ہوئے وہ طعمہ شمشیر کین          | بیخ رہا ہے قتل سے جو شخص یعنی عابدین     |

گر کیا کرے ہر بیل و ہر ہنار افسوس

## مرثیہ محسن ترکیب بند

ابر و نیکو اٹھا ہے آج کسار دے بیج  
خاک سپرد کرتے آئے مست ہیار و مکی بیج  
ساغر خون بگر چلتا ہے میخوار دے بیج  
گر گیا باغ رسالت کا وہ گل خار دے بیج

یعنی ابن ساقی کو غم سنگاروں کے بیج

ابر و نیکو سدا میخو رہیں گے خون کے جام  
ساقی کو زکابن پانی ڈبایا گھر مت نام  
ہو شیار و مست سر پر خاک ڈالیں گے مدام  
حیف اہل قبلہ سے صادر ہوا یار و وہ کام

الغرض جس کام سے کرتے ہیں کفار دے بیج

نور چشم مصطفیٰ سے ہر برامت کا معاش  
بھائی کی اُسکے ٹڑپتی ہے لب یا پر لاش  
خویش و خرمند ذکا اُسکے کردیا تن پاش  
اب وہ تنہا جھٹ کرتا ہے پانی کی تلاش

تیر باران اُسچہ ہر سو کمان دار دے بیج

فانکھ کشتی بین رور و نالہ و سہر ادا دے  
یا بنی تم یو جھو محشر میں ہر جہاد دے  
یہ ستم باہر میں دیکھا عالم عباد دے  
تشہ لب بار اگیا ہے گردن اس بیلاد دے

خبر حسین بیگنہ کوئی گنہگاروں کے بیج

تم گواہی دیجو جس روز ہوں میں داد خواہ  
یو خدا شاہ نہیں سچے کا میرے کچھ گناہ  
داوین کیونکر نہ جیا ہوں جب کھوں تم سا گواہ  
کا کھ کر ناخس سراس کالے گے وہ رو سیاہ

تن کو میں ہو گا پیرا لو تھوٹے ہستاروں کے بیج

کیا کماحقوں سے اُس بجرم کی جو حرف بند  
جس گھر ہی کا فر بھی کالے تھیں گلہ کو گہند  
کیون جدا اُسکا کیا ہے ہند سے ہر ایک بند  
اُسکو بھی پانی ملا دیتا ہے کوئی درد مند

فرج پیا سا ہی ہوا وہ اتنے دینداروں کے بیج

کیا کروں میں ان لعینوں کی فساد کا بیان  
کر گئے ہیں گے جدا تیغ ستم سے شامیان  
عضو عضو اک ایک کا اس سرور مرد و جہان  
جون درخت خشک کی بخار کا مین ڈالیاں

آل کو تیری گر گنج یہ اشجاروں کے بیج

آزادی آل پر تیری بر سر ہمشیر کی  
مجمعیت کے چنے پر اس قدر تعزیر کی

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| لوہین رہ گیا تن تہلا کر          | کرین یہ کچھ تری امت کہا کر      |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| نہ تھا عالم میں کچھ پانی کا ٹوڑا | بہر اسکو نے بہت پہونچا نہ ٹھوڑا |
| نہ قطرہ حلق میں اُس کے ٹھوڑا     | یہ دنیا کے لیے منہ دین سے موڑا  |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| شہا ان کو حدیث میں نہ آئی        | ہوئی کیا خواب غفلت کی کہانی     |
| نہ آیا رحم دیکھ اُس کی جوانی     | دیادہ نہ وقت ذبح پانی           |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| نوا سا جس کو منگیبہ کا جائین     | کرین عضوا کے نیرون کے نشانین    |
| لگین سراسر کا آگے وہ کٹانین      | مسلمان ہو کے بات اسکی نہ مانین  |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| نہ چھوڑا خویش ہی اُس کا نہ بھائی | ایسے تیج ستم سے رانی کافی       |
| زبا عابد سوطوق اسکو بھائی        | حیا ذرہ نہ تیرے منہ سے آئی      |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| سراسر کانیرے کے اوپر علم ہو      | سوار اونٹون پہ بے پالان حرم ہو  |
| وہ جتنے آگے تیرا ہوش و دم ہو     | اُنھوں کے ہاتھ انہیر یہ ستم ہو  |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| نہ تھے جس پردے کے وہ محرم راز    | سدا جو عرش پر کرتے تھے پرواز    |
| سوویسے پردین جتنے تھے دلساز      | سنی انکی کس دنا کس نے آواز      |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| کہین باہم ہو کشت دھونکی محبت     | تو مستورات کا ہے پاس حرمت       |
| تری عترت کی تو لازم تھی عزت      | لگی قوم عرب سے اتنی غیرت        |
| فاما تم آہا تم آہا               |                                 |
| رمل حق بین ہر دم ہے منظور        | ہم اس عالم سے بھی بین شاد و مہر |
| عمل بد کر گئے ایسا یہ معذور      | بڑے اعمال سبکے عفو سے دور       |

|   |   |
|---|---|
| سودہ کچھ حالت ہو لکھی اُن دل افکار دیکھ بیچ                                       |   |
| کونئی تو فرزند آئیں سے کسوکا کوئی خویش<br>جس سخن سے اُن غریبوں دگے، دل پہ نیش     | سر پہلے جائے ہیں نیز و نیز انھوں نے گرد پیش<br>دیکھ دیکھ ان کے تین ہوتے ہیں دو ذہین دیش |
| بولتے جاتے ہیں ملعون نیزہ برداروں کے بیچ  |   |
| گرا رام بچہ لٹے اس کو کتے ہیں شید<br>میں جو پھ دیکھا تو اُسے بھی ہیں بدتر یہ پلید | یا رسول اللہ ہوں ایسے سلمان نا پدید<br>اور یوں مارین امام دین کو یہ بہرہ نرید           |
| بدو آہا سے، گردن اُنکی زنا رو کے بیچ  |   |
| مجھ جگر گوشوں کے اقمین بٹھایا ہے مجھے<br>جون انھوں نے آتش غم کی جلایا ہے مجھے     | جور فرزند دن پہ میرے کر دکھایا، مجھے<br>خون کے آنسو سے لعینوں کی رو لایا، مجھے          |
| انکو بھی جلتے دکھا دو رخ کا انکار دیکھ بیچ  |   |
| رات دن سُن سنے رو تھے ہوا راض دسما<br>سودا تو اس غم میں دل بنا رکھیا جو سدا       | نوحہ جنت میں غرض کرتی تھیں یوں خیر النسا<br>دو جہان سے کم نہ ہوگی تاقیامت یہ عزا        |
| خسرتین اسکو لکھیں گے تعزیر داروں کے بیچ   |   |
| <b>ایضاً مرثیہ محسن توحیح بند حضرت</b>  |   |
| نبی سے یوں علی بولے کہ شام<br>اُسے میں کیا کون عالم پناہ                          | دل خیر النسا جدم کر اہ<br>طریق دین جو امت نے بنا ہا                                     |
| فاما ثم آہا ثم آہا  |   |
| بیاطن نیک ہے ظاہر میں ہو بد<br>عمل ایسا ہوا ہل دین سے سرزد                        | ہمارے واسطے یہ ظلم بے حد<br>ولے گذرے ہے اتنا دلین جدم                                   |
| فاما ثم آہا ثم آہا  |   |
| چلے ہے اُسپہ بیخ خون آسم<br>محمد سے کی امت اور یہ کام                             | جینا تھا جو میرے دل کا آرام<br>یہ غم ہو کہ بنیوں میں ہو یوں نام                         |
| فاما ثم آہا ثم آہا  |   |
| وہ ظالم لے گئے نیزہ چڑھا کر   | سر اسکا خنجر کین سے جدا کر  |



کون ہر ایسا کہین وہ جس سے اپنی دل کا درد | دیکھ دیکھ آپس میں منہ کہتے ہیں بھر کر آہ سرد

واحینا واحینا واحینا واحسین

ورمیان اُنکے چلے جاتے ہیں نیر و نیر وہ سر | کوئی تو بھائی ہر کوئی غویش ہے کوئی پسر  
نہوں کے قطرے یوں ٹپکتے ہیں اُنھوں کی جسم پر | منہ پہ ہلکے کہتے جاتے ہیں بدن سے پوچھ کر

واحینا واحینا واحینا واحسین

اس طرح جاتا ہے فرزند پیمبر کا جسم | سو طرح کی ہے تقدی سر پہ اُن کے دمدم  
جو کوئی دیکھے اِراہل درد سے اب یہ ستم | منہ پہ اپنے مار کر کتا ہے وہ سیلی غم

واحینا واحینا واحینا واحسین

لے اُنھوں کو بھوکہ ہے اس حادثہ میں نہ پیاس | نے بجا میں ہوش اُنکے فز دست اُنکو حواس  
دخل کیا جو نیند اُن کی آسکے اُنھوں کے پاس | یہ سخن جنبش سے لب کو اُنکی ہوتا تھا قیاس

واحینا واحینا واحینا واحسین

صبح سے تا شام سر پر اُنھوں کے آفتاب | نے خورش روزانہ ہر اُنکی تین ڈنگو خواب  
پھرتی ہر آنکھوں میں از بس شکل بن بو تراب | بات اُنسے کچھ ہی پوچھ دیتے ہیں وہ یہ جواب

واحینا واحینا واحینا واحسین

مقتل شہ کا اُنھوں کے دل میں نہ تھا خیال | روم روم اُنکے سر ہر اکدم اُبتا ہر جمال  
چلتی دیکھیں دھار پانی کی تو اُنپر ہر وبال | کہتے ہیں تب حلق و خنجر کا وہ کربا افضال

واحینا واحینا واحینا واحسین

مل گیا مٹی میں اُنکی سلطنت کا تاج و تخت | ہیں یازک دل خزان میں ہوئیں جون برگ رخت  
ہلک بھی کتا ہے اگر کوئی کچھ اُنکو ہو کرخت | بو لہر ہیں یوں جگر کی آنکھوں نے ٹپکانے لخت

واحینا واحینا واحینا واحسین

کیا کروں میں اب اُنھوں کی جو اسی کا بیان | کچھ نہیں ہر فرق ہر گز نیک و بد کے درمیان  
خواہ اُنکا دوست ہوئے خواہ وہ خواہان خان | سامنے آجائے کوئی اُس سے کہتے ہیں کہ مان

واحینا واحینا واحینا واحسین

ہر روایت پہونچی جب مقتل پہ اولاد رسول | دیکھ کر زینب نے سو لاش فرزند بتول  
خاک ڈالی سر پہ اپنی اور ملکر منہ سے دھول | بیٹ بیٹ اپنی سر و صورت کہا ہو کر ملول

|  |   |
|--|---|
| فاما تم آہا تم آہا                       |   |
| اہین تو ہے بقا عین من ماین               | اجل ہے زندگی راہ خدا میں                    |
| خوشی سب طرح تسلیم و رضامین               | پر اہکا حال کیا روز جزا میں                 |
| فاما تم آہا تم آہا                       |   |
| بیان اس جو رکاب تک کر دین                | ستم کا اٹکے کیونکر عرض دوین                 |
| بجز حرف تاسف کیا کہوں میں                | کف افسوس یوں کہ کہہ لوں میں                 |
| فاما تم آہا تم آہا                       |   |
| یہ حرف لے مہربان سرور توحیدم             | سنے شیر خدا کے منہ سے پیہم                  |
| تنگے آپس میں لگ از شدت غم                | یہی کہتے تھے روز و شکل غنیم                 |
| فاما تم آہا تم آہا                       |   |
| <b>مرثیہ مخمس ترجیع بند</b>              |   |
| دلے جو پوچھا میں اب کیوں نہیں ہر جگہ چین | یوں لگا کہنے دو مجھے کیا کہوں نہیں بچھے بین |
| تشنہ لب مارا اگر شقیوں نے نبی کا نور عین | جسٹن دیکھا جا نہیں یہی اب شور و شین         |
| وا حسینا وا حسینا وا حسینا وا حسین       |   |
| جسکو دیکھو بھر رہی خون جگر کی ہر لک      | خاک سرور کرتے ہیں مومن کی دکانک             |
| آج ماتم ہو رہا ہے لے زمین سے تانک        | سینہ کہہ کہہ کوٹتے ہیں آدم و جن و ملک       |
| وا حسینا وا حسینا وا حسینا وا حسین       |   |
| تن تو اسکا رن میں ہو آلودہ گرد و غبار    | سر لیے جاتے ہیں نیزے پر لعین نابکار         |
| اہل بیت او مٹو نہ گرد اس کے ہیں ذمہ سوار | ہر قدم کتے چلے جاتے ہیں روز و نازار         |
| وا حسینا وا حسینا وا حسینا وا حسین       |   |
| اس سفر کے دیکھے عالم ہو کیا نہ راہ کا    | کچھ بجز خون جگر تو شہ نہیں ہے راہ کا        |
| یوں حرم جاتا کی اوٹو نہر رسول اللہ کا    | یہ سخن کی آج پیہم کے ہر دل خواہ کا          |
| وا حسینا وا حسینا وا حسینا وا حسین       |   |
| چہرے کا ہر اک کر غم سے ہو رہی رنگ نلد    | بڑ نہی ہو راہ کی سر پہ سہونکے خاک گرد       |

|  |   |
|--|---|
| چلے ہیں دنگھ کے نیڑے پر یہ ملعون آج سر جھکا    | اڑا عریان سوکھے دھوپ میں تن خاک پر جکا        |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| نہیں دیکھا کوئی ایسا زانیکے ان ابناسے          | وہ پانی کا ہو پیا سا لوگ اسکو خون کیسیا سو    |
| نہرا روں کھینچ تلوارین مقابل ہو دین تناسے      | گر یہ ظلم ہیں بد سے نرا لاساری دنیا سے        |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| گیا چوپایہ آگھر اپنے جنگل سیر کر سا            | بکھر و آشیان پہونچا ہوا میں جبکہ پر مارا      |
| بیابان مرگ یوں کسکا ہوا گھر کا گھر سا          | نہ پہونچا جو وطن انہر وطن سے ہو کے آوارا      |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| پیمبر زاد و زمین مارا کسی ناناکے امت نے        | کسی پر بھی کمین تیغے گھسے ناناکے امت نے       |
| بتا دو اسکو مارا ہوئے ناناکے امت نے            | کیا ہر قتل دنیا میں جسے ناناکے امت نے         |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| کمین ہیں دور و آسین ہودی اور نھرائی            | رہے تکفیر میں ہم تو زراہ ناسلمانی             |
| یہ کرتب اٹکے ہیں جنگو پر دعوائے سلمانی         | سمجھتے ہو وہ ہر کون آج ادا جسکو میں پانی      |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| زمین سے نقش پاؤں خروا عیسیٰ کا جسدن گم         | سرو پیر خاں کہتے تھے ہماری قوم کے مردم        |
| کوئی یوچھے اُنھوں کو جلے امت میں ہو سکی تم     | یہ رونما چاہتے ہیں جسکا تن سیونکے زیر سم      |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| مسلمان ہیں یہ جسکی مان پیمبر اپنے کی جانی      | عطش پیسے کی مر قمر تو بھی فذہ نہ بچھوانی      |
| بھون سیراب حیوانات سب شہری و صحرائی            | دہن سے پیاس کو مائے زبان جس کی کلانی          |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| جوانگاہ پانی ان نے تو لگے کہنے زہریک سو        | جہان کا آب ہو فیض میں تو قطرہ نہ دین جنگو     |
| جو وہ بولا کہ میں ہوں کون سمجھو تو تم از بدخوا | تو یوں ملعون لگے کہنے اسی ہم جلتے ہیں تو      |
| خلف ساقی کو تر کا محمد کا نواسا ہے             |   |
| یہ کہتے ہیں کوئی جلدی کو اسکے سر کو جالو       | نہو ایسا کمین وقت نماز اب اتھ کو جلیو         |
| معاذ اللہ اگر یہ آپ کو تآب ہو گیا دوسے         | تو پھر ہم میں سے ایسا کون ہو جو اس کو بردا دے |

|   |  |
|---|--|
| واحینا و احینا و احینا و احین   |  |
| وارون ہرزحم بدن پر تیری اپنی جان میں<br>اب یہی کہ کہ رہو گی مرگ کی خواہاں میں       | پھر گمیا یوں اے تن میرے ترے قربان میں<br>ہائے بھائی دیکھوں کن آنکھوں سے یہ طوفان میں |
| واحینا و احینا و احینا و احین   |  |
| دولت کو میں لیتی آ کے تیرے کو بشر<br>یاد کرتا حشر تجکو بولیں گے ہر سو بشر           | جس سے ناخوش دل نہو چوٹی کا سوتھا تو بشر<br>خدا ہوتے تھے عرب میں دیکھ تیرا رو بشر     |
| واحینا و احینا و احینا و احین   |  |
| ہاں تری خیر النساء بنت شافع المذنبین<br>یہ ستم زیر فلک کیا کر گئے اعدائے دین        | باپ تیرا ساقی کوثر امیر المومنین<br>سو گلوے نشہ پر تیرے جلویں تیغ کین                |
| واحینا و احینا و احینا و احین   |  |
| کسی صورت دیکھو گی آفاق میں کر چشم باز<br>نکلے ہر ہر سو سے میری یہ صدائے جاں گداز    | کس طرح اب دلو میرے زندگی کو ہو ساز<br>جان کو میں کر بگی ہوں اپنی اس غم کی نیاز       |
| واحینا و احینا و احینا و احین   |  |
| یوں گئیں وہ موت میں سو خاک میں اکبار مل<br>آب ہوتی ہی یہ کہنے سے مرے بھر کی سل      | جنگ بن دیکھے نہ تھا آرام مجھ کو ایک تل<br>ساب اس غم کی جلاوری کمان میلا وہ تل        |
| واحینا و احینا و احینا و احین   |  |
| سامون کی ابر کی صورت برستے تھے نین<br>جس گھڑی منہ سے اٹھو گی یہ نکلتا تھا سخن       | مہربان زینب غرض کوئی تھیں ہر دم یہ سخن<br>قصدا اپنے قتل کا کرتے تھے سکر مرد و زن     |
| واحینا و احینا و احینا و احین   |  |
| <b>مرثیہ خمس تر جمیع بند</b>  |  |
| جہان میں زندگی ابھی سو کون اتنا ترا سا ہے<br>گلے پر آج جس لب نشہ کے خنجر کا داسا ہے | سمیت از اقربا بن میں بلا کے کسا باسا ہے<br>لب دیا پہ کوئی بھی زمانے میں پیاسا ہے     |
| خلف ساقی کوثر کا محمد کا لڑا سا ہے  |  |
| کنیا ہی آسمان نیچے قابل در بدر جس کا  | ستم کشوں دوست ظلم سے لڑا ہی گھر جس کا  |

|  |   |
|--|---|
| تڑپتے ہیں وہ پلا میں لگا کر جنکو سینے سے   | کوئی یہ زندگی ہی دہری حیف لیے جیڑے سے     |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| بدینے کی طریت جیتا میں اب کس منہ کی جاؤنگا | تہ تیغ افر با کروا کے کسکو منہ دکھاؤں گا  |
| جو گزری سر پہ مقتولوں کے کس کسکو سناؤں گا  | ہر جب تک دم میں دم یہی زبانیر حرف لاؤنگا  |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| نہ سمجھیں گے یہ کرب آسمان کی بدخصالی کا    | رکھیں گے ملے سب اہل عرب میری سڑکی کا      |
| دوبال اس شکل میں ٹھہرا کر کھنا جم میں جیکا | لے کر قدرت حق کی تھیں اعجاز عیسے کا       |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| کون کا قصہ میں میاں کی کیا مائے جانیکا     | کر دنگا ذکر کیا اطفال کو بانی نہ پانے کا  |
| نہ سمجھے گا کوئی اس کے تین صدہ زمانے کا    | رکھیں گے میرے سر بہتان بنی کو گھر ٹانیکا  |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| بیان کس رو سے قاسم کی کرونگا کہ خدا نیکا   | اجل نے سر لیا نیک آنکے سہرا بندھائیکا     |
| شہادت کو دیا دستور جی شہرت بلانی کا        | میرے جب اس طرح شادی کو دن فرزند بھائیکا   |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| جگر گوشوں کی صورت دیکھتا ہوں خونیں ڈوبی    | جوانی میں کون اب کبر کی یا مغر کی مجھو بی |
| دوطن کے منہ کی قاسم کی مجھ کو سخت مجھو بی  | اکروالضات ہوا سطح کو جیسے میں کیا خوشی    |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| مرے ہر اک جگر گوشے کا اب تن و جدا سرور     | پڑا ہر دست اس جاگہ کٹا تو پاؤا دھڑے       |
| کن آنکھوں نے میں دیکھوں اذہن جو حال اتر کر | مجھے تو موت ایسی زندگی سے دور بہتر ہے     |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| ستم اس سے زیادہ مجھے اب دیکھا نہیں جاتا    | ہتھارا بھگویہ رنج و لقب دیکھا نہیں جاتا   |
| کرے تاراج گھر ہر بے ادب دیکھا نہیں جاتا    | یہ دکھ اسے خواہر مالی نسب دیکھا نہیں جاتا |
| خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم        |   |
| ہو پختے ہیں کوئی دم میں لعین خیمہ جلانے کو | بیمبر کا ابھی سب دورے ہیں گھر ٹانے کو     |
| نہ چادر چھوڑ نیلے سر پر تھکے منہ چھپا نیکو | مرے مانع جو ہوتی ہو مگر یہ دن دکھانے کو   |

|   |  |
|---|--|
| خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے   |  |
| سودا ٹوہ سوار اس گھر کے ساکن کج بزم<br>جو پوچھو صاحب نیمہ کو تو کہتے ہیں یوں منہ پر     | خبر کر جبریل آتا تھا وقت وحی جسکے گھر<br>جلایا ہے وہ نیمہ جس کا تہ عرش سے برتر       |
| خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے   |  |
| جو وہ سالہ بھی لڑکا ہے غل ذریعہ ہر کس کے<br>توبے و سواس کتر ہیں پدر کو پوچھو ہوا کے     | بنی زاد دن پہ جو راہی ہوا یہ ہاتھ کس کے<br>جو پوچھو باپ کون اسکا گل میں طوق ہر جسکے  |
| خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے   |  |
| عجب انکا و تیرا ہر عجب رسم و آئین ہے<br>زمین جس بے کفن کھونٹا تک نہیں لکھن ہے           | عجب اسلام ہر ان کا عجب ایمان عجب دین ہے<br>گیا مارا جوان میں سے اسی بھیر و تکھن ہے   |
| خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے   |  |
| نہانا جن لعینوں نے خدا کو حاضر و ناظر<br>کیسے دل میں انہیں سے نہ آیا یوں کہ یہ آخر      | ہوے بالفرض ہم کافر تو ہیں وہ بدتر از کافر<br>مثال گو سیندا اپنے بنی زادے کا کاٹا کھر |
| خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے   |  |
| ہو و افسوس میں بھی جوتھے اور وکی امت میں<br>شفاعت کو تری یہ کر یقین روز قیامت میں       | غرض اے سودا اب پر یگانا سب میں قنین<br>کما کر مرثیہ حسین کی دائم محبت میں            |
| خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے   |  |
| <b>مرثیہ محسن المجمع بند</b>  |  |
| نہ جاؤر نکو باقی ماندگان کے آسرا ہو تم<br>جہنم میں رہنا تھا سو تو مر چکے جیتے بسا ہو تم | یہ زینب شہ سے کتنی تھی ہمارے بادشا ہو تم<br>کما کر اٹھوئے واسطے اب میری جا ہو تم     |
| خدا کی واسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم  |  |
| کہ جسکے گھر پہ یوں اہل تم کی تیغ رانی ہو<br>تمھاری چاہیے بھیر ہی اب مہربانی ہو          | گوارا کسطح و اسکو اپنی زندگانی ہو نہ<br>وہ ہو دین قتل جو ہر اک محمد کی نشانی ہو      |
| خدا کی واسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم  |  |
| لوئے وہ خاک میں محروم ہو پانی کو پینے سے  | جو میر ساتھ جیتے جاگتے آئے دینے سے   |

|   |   |
|---|---|
| غرض سن سنے ان باتوں کو زینب ہاتھ ملتی تھی | ہسان سنج نام غم سے وہ رو رو کر جلتی تھی       |
| دل سے موت کی خواہش ملتی تھی               | کہ انکے ہر بن موت سے مدد یا یہی نہ نکلتی تھی  |
| خدا کی واسطے زینب مرا جینا نچا ہونم       |   |
| کون کیا آگے سو واجب یہ باتیں کہہ دیتی تھی | جو سامع وان کھڑے تھے ان کو دامن خود بھرتی تھی |
| جگر کے ٹکڑے آکر چشم سے برین پھڑکتے تھے    | اجل جنگی نہ تھی سو بھی یہ مصراع سنکے مرتے تھے |
| خدا کی واسطے زینب مرا جینا نچا ہونم       |   |
| <b>مرثیہ محسن توحید بند</b>               |   |
| کشتہ گردید ز جور فلک بے ادبی              | تشنہ لب برب و ریاشہ عالی نسبی                 |
| بار فیقان و غوزان شہادت طلبی              | چہ گویم بتواے دل کہ ز قوم عربی                |
| بادشاہ ہے مجھی بود و سیاہ ہے مجھی         |   |
| کیا بیان بھٹے کروں اب میں لایم درد        | جو جگر کوشہ حیدر پہ ہوا روز سرد               |
| خویش و فرزند و رفیق اس کے فردا فرد        | یاد میں اسکی یہ کتا ہوں میں بھر بھر دم سرد    |
| بادشاہ ہے مجھی بود و سیاہ ہے مجھی         |   |
| شہ بہفتا و دو تن اور عد و جمع کثیر        | جان شیرین دی نیست اپنی صغیر اور کبیر          |
| دیکے یوں سر کو شہادت کا لیا تاج دھریا     | د فتر غم میں یہ تاحشر کین گئے تخریر           |
| بادشاہ ہے مجھی بود و سیاہ ہے مجھی         |   |
| مرضی حق سے تو اکدم نہ ہوا وہ باہر         | سرفرازی اسے سمجھا جو ہوا میرے پر              |
| لذت تشنگی تھی اس کو شراب کوثر             | جیسا وہ آپ غرض و لیا ہی اسکا شکر              |
| بادشاہ ہے مجھی بود و سیاہ ہے مجھی         |   |
| بھوک میں اس کے رفیقوں نے تولو لیا بابا    | اب نمیشیر سے پیاس اپنی کو سب فی دابا          |
| کوئی ایسا نہوا اپنے مجھ دوا بابا          | غیر ان شہ جو کے بیٹی سے مت مر بابا            |
| بادشاہ ہے مجھی بود و سیاہ ہے مجھی         |   |
| خواہش حق سے تو منہ پھیرنا تھا اسے بعید    | اک ہوا ایک کی چھاتی پہ قدم رکھ کر شہید        |
| باب کو بیٹے کے مرنے پہ تھی ہر دم تاکید    | غرض ایسی تو زائے مین نہ دید و نہ شنید         |

|                                    |   |
|------------------------------------|---|
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | یقین کر جاؤ اس خواہر یہ تمہیں کبیں اہل قتل<br>پیادہ آگے عابد کو کرین نظارہ ہر منزل<br>بھلی ہی موت ہی اس سے جو ہولناکیاں شامل  |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | جھوٹے دیکھنے سے ایک پل مجھ کو نہ تھی سیری<br>بٹھے کیا زندگی لازم ہے اب اس کے عمر بہتری<br>سواس دشت بلاین ہو گئی وہ خاک کی ٹھہری<br>اگر تم دین و دنیا میں رکھو ہو آبرو میری  |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | کرد الفاتح دین بھلا کر طور جیون میں<br>ہلاک امنہ مراجب ہو کر تو غور جیون میں<br>برستی دیکھ فرزندوں یہ تیغ جو جیون میں<br>مرے یوں سامنے اکبر سا بیٹا اور جیون میں            |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | میاں کی عجب گردن فیضان اہل مینے کی<br>چھوڑا اسکو بھی تھی عمر جسکی مہینے کی<br>مذی فرست کیسکو ایک دم بانی کے سینے کی<br>بھلی تھوڑی ہی فکر تجھ جیسے کے سینے کی                |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | عداوت ظالموں کو ہی مجھی سے اس گھرانے میں<br>بلا ہوتی ہے رو سکی مرے گردن کٹانے میں<br>نقطہ میرا سبب ہے تم پر اس آفت کا آئینہ<br>بچیں ہیں اتنی جانیں ایک میری جیکے جانیں      |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | جیون ہوں جب تک اہل بیت پر چال ہے طاری<br>نہ دینگے قطرہ ظالم کیجیے گوشت و زاری<br>کہ انکی بوند بھر بانی کی خاطر چشم ہے جاری<br>مرے اک مرتبہ ہوتی ہے آسان سبکی شواری          |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | تمہیں اپنی عوض عابد سامین و لبند دیتا ہوں<br>تمہاری غمگساری کو میں یہ فرزند دیتا ہوں<br>محمد کے جگر کا ٹکڑا اک بیوند دیتا ہوں<br>میں اپنی خون ناحق کی تمہیں سو گند دیتا ہوں |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم | میری اب زندگی کا چاہنا خدا ہے خدائی سے<br>خدا لازم ہے بندے کو جناب کمر بانی سے<br>نہو بیتاب و طاقت اتنی باہم کی جدائی ہے<br>جڈے اسطرح کتنے ہی ہوئے ہیں بن بھائی ہے          |
| خدا کیواسطے زینب مراجینا نچا ہو تم |   |



|   |  |
|---|--|
| سرشہ آگے سر دھون کے جو سرشہ سام چلا     | تن رہا سب کا بڑا خاک میں اور خونین گلا   |
| لرزی اس آن زمین اتنی کہ تاعرش ہلا       | ہاتھ سے ہاتھ ملائک نے یہ کہ کہ کے ملا    |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| آیا اس قافلہ کے جسکے طبعی مقتل سراہ     | بیٹے سب اہل حرم و درو کے باتالہ آہ       |
| اشقیات کتنے جو اس قافلے کے تھے ہمراہ    | وہ بھی کہنے لگے لو تھو کی طرف کر کر نگاہ |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| لاش پر بھائی کی زینب نے کہا درو زار     | کل تلک یہ تھا کہ دوسری زبلے اظہار        |
| قایم اب تک ہے سمیت رفقوہ سالار          | آج یوں کہتے ہیں بیان دیکھ تجھے راہ گزار  |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| آتش لب فوج کیا تجکو چھوڑا کر کے وطن     | نہ تجھے گور ملی یاں نہ دیا تجھ کو کفن    |
| سامنے تیرے مولیٰ کیوں نہ یہاں جانی بہن  | کہ نہو جگ میں تو ادھن میں تری ہو یہ سخن  |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| کر ملا کے مرے او بھو کے بیاسے مہمان     | جاؤں تیرے تن مدجال کے ہر دم قربان        |
| بیٹو بھئی جب تیں جیونگی سن لے میر جان   | تجکو اور تیرے رفیقو نکویہی کر کے بیان    |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| دھن ہوتا تو اگر اور ترے جانباں          | مقبرہ یاں تر ایتنا انھوں کی گورستان      |
| بٹھینے ہو کے مجاور جو کوئی آ کر یاں     | پوچھتے روضہ ہو کسا تو یہ کتنے بغان       |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| لک کے اس سینہ صدا پارہ کی بھڑین صیاد    | بولار درو کے پرخوش ہوئیں زابل عناد       |
| نہ رہا تو یہ رہے گا یہ سخن خلق کو یاد   | تاج امر خدا جگ میں بال محباد             |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| حال ظاہر کا یہ ہو چکا کہ ہیں سب کو ناظر | حق ہو پر رتبہ باطن سے ہمارے ماہر         |
| میر جو تو نے کیا ہو کے رضا پر شا کر     | ادع ایوب کہے آل بنی مین صابر             |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سپاہ ہے عجبی       |  |
| پانہر بھیر کلا طوق میں گوسے میسر ام     | جو عجیبوہ ام پہ ہوا اور بھی ہو سیرام     |

|   |   |
|---|---|
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| ہر جہان کے مین کون دلا عطش کی کھال<br>وہم ناخص مین تو اپنے ہی گزری خیال       | سینہ نيزون سے ہوا مہی بے آب کھال<br>ہر بنی سے بیسے حق کہ محمد کی یہ آل          |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| کٹ گئی جب رنقا کاٹ کے لاکھون حلقوم<br>آکے میدان مین مسلح دو جہان کے مخدوم     | نہ تو اکبر ہی رہا رن مین نہ اصغر مصوم<br>یون کہا یاد کرو گے یہ تو اسے قوم شوم   |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| آگے احوال شہادت کی کروں کیونکر بیان<br>پہونچا جب منزل مقصد گوشہ ہر دو جہان    | کس طرح سننے مجھون مین چین پر و جوان<br>یہ نذر ارض دسہ سے ہوئی با آہ و فغان      |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| ہر روایت کہ ہوا جنگ کا جہیم انعام<br>رہو شاہد جو ہوا آج کے دن بجھے کام        | شہر ملعون یہ لگا کہنے کہ اسے مردم شام<br>سرو کاٹا ہی مین جکا بھول انعام         |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| بالے یہ دیکھیے کیا جتنے یزید اب مجھکو<br>اتنے دینار لون جتنے مین مرے تن پر مو | خلعت واسپ جو دم وقت کروں اسکو رو کو<br>سر کو لیجا کے کہوں گا مین کہ تیرا یہ عدد |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| جمع غارت کا لگا کرنے وہ پھر زور و مال<br>دیکھ وہ مال خوشی دلو ہوئی اسنے کمال  | سب کچھ اکٹھا کیا رکھنا نہ جدا ک مال<br>یون لگا کہنے کہ یاد دہیہ ہر جکا اموال    |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| جب لگے کھنے شہید و نکی کر سے ہتھیار<br>ہر طرح کی جو لگا جنس کا ہوئے انبار     | دیدہ مریخ کا اسوقت ہوا تھا خوب بار<br>سب لگے کہنے کہ اشدری تیری سرکار           |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |
| آخر الامر اس اموال کو اونٹون پر لا د<br>سرشتہ نیزے پہ تھا ب سرو کے پیش نہاد   | با اسیران طرف شام جیلے اہل عناد<br>جہان جاتا تھا وہ سر ہوئی تھی وہاں یہ فریاد   |
| بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   | بادشاہ ہے عجبی بود و سیاہ ہے عجبی   |

|                          |                          |
|--------------------------|--------------------------|
| آنکھیں کھول اے میرے لال  | مجھ دکھیا کا دیکھہ احوال |
| تجھ بن میرے نور العین    |                          |
| کیونکر ہوا اس دل کو چین  |                          |
| لہک تو پیارے لب کو کھول  | غون غان کر مادر سے بول   |
| ہے میرے لال انمول        | جی مان کا ہے ڈانوا ڈول   |
| تجھ بن میرے نور العین    |                          |
| کیونکر ہوا اس دل کو چین  |                          |
| بچرے دل میں ہے یہ چاؤ    | مان کو صورت فرہ دکھاؤ    |
| میں تجھ کو کہتی ہوں آؤ   | یا تو اپنے پاس بلاؤ      |
| تجھ بن میرے نور العین    |                          |
| کیونکر ہوا اس دل کو چین  |                          |
| چاؤ تھا دل میں میرا بیاہ | دل کے کروں کی خاطر خواہ  |
| دی نہ اجل نے فرمت آہ     | کسے ہو میرا نہ باہ       |
| تجھ بن میرے نور العین    |                          |
| کیونکر ہوا اس دل کو چین  |                          |
| جی بہلانے کو دن رات      | میں رکھتی تھی تیری ذات   |
| اب کس طور کئے اوقات      | مجھ سے تو کرتا نہیں بات  |
| تجھ بن میرے نور العین    |                          |
| کیونکر ہوا اس دل کو چین  |                          |
| جگو اپنی گود میں پال کر  | کھلا کر میں گلے میں ڈال  |
| دھوئی تھی زلفوں کے بال   | کیون اب مجھ سے تو ہر زال |
| تجھ بن میرے نور العین    |                          |
| کیونکر ہوا اس دل کو چین  |                          |
| تھا اس دل میں یہ ارمان   | وودھوں ہل کر ہوئے جوان   |
| مرگ نے لیکن دی نہ امان   | کیا کیجے اے میری جان     |

|  |  |
|--|--|
| حق کی مرضی تو میدان میں نہ مینہ پھیرا      | رن یہ بولے گا شہادیکہ تردد تیرا        |
| بادشاہ ہے عجبی                             | بود و سپاہ ہے عجبی                     |
| کشتی آل بنی پر خنے کی طوفانی               | اور پیٹنے نہ دیا ہم میں کسی کو پانی    |
| بات پر امر الہی کی جو تو نے مانی           | خلق اس امر میں کشتی ہے بجھے لاثانی     |
| بادشاہ ہے عجبی                             | بود و سپاہ ہے عجبی                     |
| طوق گردن میں ہو گو میری یہ مجھے بھاری      | ناہ چلنے میں ہو ہو کف پائے جاری        |
| بیٹھ کر تو نے وہ شمشیر ہر آن میں ماری      | عمر بھر یاد کریں گے بجھے قوم ناری      |
| بادشاہ ہے عجبی                             | بود و سپاہ ہے عجبی                     |
| مرتبہ ہیگا ہمیں اس سے نہیں ہم مایوس        | سر یہ تنگا ہو اگر خار کریں ہیں پالوس   |
| پایاں میں یکہ گرا شک آنکھوں کو گویا بن جوس | صبر اتنا دہ نہیں کرتی جو ہے یہ افسوس   |
| بادشاہ ہے عجبی                             | بود و سپاہ ہے عجبی                     |
| چپ ہو سووا تو نکر اب یہ بیان جانکاہ        | سننے والوں کے لو اپنے ہے آنکھوں کی راہ |
| منفرت کو تری دریا دشہ عالی جاہ             | بس ہو اتنا ہی کہ رو رو گئے سجان لاشہ   |
| بادشاہ ہے عجبی                             | بود و سپاہ ہے عجبی                     |
| <b>مرثیہ مسدس ترجیع بند</b>                |  |
| مان امنہ کی دن اور رین                     | رو رو کسرتی ہیں یہ بین کو              |
| ہاے رے امیر ابن حسین                       | کس کو دیکھیں گے یہ بین                 |
| مجھ بن میرے نور العین                      |  |
| کیونکر ہو اس دل کو چین                     |  |
| کرتی تھی میں تجھ کو پیار                   | ہوتی تھی یہ جان نثار                   |
| تو میرا تھا گل کا ہار                      | کن نے لٹا لا تجھ کو مار                |
| مجھ بن میرے نور العین                      |  |
| کیونکر ہو اس دل کو چین                     |  |
| کیون تو پڑا اس جا پہ نہ ڈھال               | کیونکر لا گئی تیر کی بھال              |

|                          |                         |
|--------------------------|-------------------------|
| دین جو بچے مانی میں داب  | خاک پڑو یہ خور اور خواب |
| سنت ہے بھجر زیت غدا ب    | مچھو بھی موت آئے شتاب   |
| تجہ بن میرے نور العین    | کیونکر ہو اس دل کو چین  |
| تو تو مرے بارج و لقب     | اور جیون میں ہائے غضب   |
| زیت مجھے اب بھاوے کب     | یہی کون گی روز و شب     |
| تجہ بن میرے نور العین    | کیونکر ہو اس دل کو چین  |
| بیل کا دل ہوے تنگا ر     | تجڑا جاوے جس دم گلزار   |
| اس کو اک پل ہونہ قرار    | تین مرا تھا باغ و بہار  |
| تجہ بن میرے نور العین    | کیونکر ہو اس دل کو چین  |
| اصغر پیارے ہے ہے ہے      | پیارے کے مائے ہے ہے ہے  |
| آج سدھائے ہے ہے ہے       | ان یہ بکائے ہے ہے ہے    |
| تجہ بن میرے نور العین    | کیونکر ہو اس دل کو چین  |
| بچے کو چڑیا جو گنواے     | جنگل جنگل دھونڈھنے جائے |
| مانہ باپنی اسکو نہ بھائے | رین بھرے نیند نہ آئے    |
| تجہ بن میرے نور العین    | کیونکر ہو اس دل کو چین  |
| کائے بھی تب اڑاتی ہے     | پھر ملے جو چھٹ جاتی ہے  |
| آٹھ پسر دکھ پاتی ہے      | میری تو کیا چھاتی ہے    |
| تجہ بن میرے نور العین    | کیونکر ہو اس دل کو چین  |
| جاگ بیلے ہوئی اویر       | سومت لالا اتنی دیر      |

|  |   |
|--|---|
| نجم بن میرے نور العین<br>کیونکر ہوا اس دل کو چین                         |   |
| پھینک بیٹھے جب آئی تھی<br>دے تو جب پہنچن میں جی                          | کہتی تھی میں میرے شوی<br>کہ میں تیرے ہلاری                                  |
| نجم بن میرے نور العین<br>کیونکر ہوا اس دل کو چین                         |   |
| روتا میں کس کو بہلاؤں<br>پھاٹی آگے کس کو سلاؤں                           | دودھا تھپک کر کس کو پلاؤں<br>بھولے میں اب کس کو بھلاؤں                      |
| نجم بن میرے نور العین<br>کیونکر ہوا اس دل کو چین                         |   |
| بیٹا بڑا جو سر کٹواے<br>وہ بھی جب گودی سے جائے                           | بھولے سے مان جی بہلاے<br>کیونکر جینا اس کو بھلاے                            |
| نجم بن میرے نور العین<br>کیونکر ہوا اس دل کو چین                         |   |
| ظلمہ یہ ٹوٹا میرے پر<br>تو بجلی رہتا پاس اگر                             | بیٹھ گیا ہے گھر کا گھر<br>مہر مجھے ہوتا افسر                                |
| نجم بن میرے نور العین<br>کیونکر ہوا اس دل کو چین                         |   |
| اے میرے امرا و امیر<br>حلق کے اندر مارا تیرے                             | کن نے تیرے بے تقصیر<br>اب کس بھانت دھوئیں دھیر                              |
| نجم بن میرے نور العین<br>کیونکر ہوا اس دل کو چین                         |   |
| اصل و گھر سے ہوئے مام<br>تو ہی نہ تو پھر کس کام<br>نجم بن میرے نور العین | گو کہ بھرا گھر بار مام<br>کہہ کہ بیٹوں صبح و شام<br>کیونکر ہوا اس دل کو چین |

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| کرے ہیں سب میں ہی ہاتھ اپنے ملے      | ہم بھی مرین همان پر شہ کا نقل          |
| ان بن جگ میں سونہ ہارا کیا ہے جینا   | جن بن سونا آج ہوا ہے شہر مدینا         |
| ایک نہیں جتیار ہا جسکا لیون نام      | وارث تو سب مر چکے اب جینا کا کام       |
| بختوں کی جو کاش اُدھر کی جتے آوین    | پھر مدینے میں جا کر منہ کس کو دکھلاوین |
| پوچھے جو کوئی آج کدھر تم کھو یا سرور | کہ کیا دیوین جواب اسکا دین کر میرا     |
| لاکھ طر حکا اب ہمیں آنا ہے ہنس       | من کو اپنے رہنے یونی سوں سوں           |
| ایسے کیوں تم بھو گئے ہم کو شہ عالی   | تم بن جگ میں کون ہارا اب پر عالی       |
| جس سے جا کر شاہ کریں ہم کدھ کی باتیں | دن تو روڑی کٹا کیٹیں کیونکر اب راہیں   |
| ابے جی میں پر یہی ہونی ہوئے سو ہو    | ہمارا گٹاری پیٹ میں مر رہے سو ہو       |
| سبھی بہن باور بھانجی جان اپنی کھوتیں | اؤ ٹو بنر اسوار چڑھی جاتی ہیں دھین     |
| کوئی پیٹے ہائے کسکا نہیں کھلا ہو     | کوئی کہتی کج جو ہم مر جائیں بھلا ہو    |
| آگے آگے عابد بن یادوں بیا دواہ       | تب کرناے منف سی غلہ بخاف راہ           |
| ہم ہیں نہٹ پچھن ذرا صورت دکھلاؤ      | یا تم اپنے پاس بہن بھی آج بلاؤ         |
| تم بن سر دباے کو ہم کیونکر جوین      | تم بیاتے مر جاؤ اور ہم باقی ہوین       |
| اچھو ہوا سوقت میں تم جتنے شبیر       | کیون جاتی تم شام کو ہو کر آج اسیر      |
| شیقون ذیان بے گناہ اب تنکو مارا      | کیدھر ہے بہات حین اب پتھارا            |
| کیا خطر اب ہلکو جان میں نپو جیکے     | جب تھے ہون درج بیان فرزند بنی کے       |
| اب جگ میں سکورا جینے کا ارمان        | تم کو تو زیادہ نہیں آج ہاری جان        |
| واٹ کوئی رہا نہ دل کی گس سے کہیں     | اب تو ہیں ناچار پڑے جو سر پر سیے       |

|                                       |                                    |
|---------------------------------------|------------------------------------|
| مجھ مان سے مت آنکھیں پھیر             | زیت سے حکومت کر سیر                |
| تجھ بن میرے نور العین                 | کیونکر ہو اس دل کو چین             |
| تجھسا بیٹا ہوے ہلاک                   | جیون میں اس جینے پر خاک            |
| لیکے چھری کو میں غناک                 | تانا کروں اب سینہ چاک              |
| تجھ بن میرے نور العین                 | کیونکر ہو اس دل کو چین             |
| کیا وہ کروں میں ایسا یاد              | جس سے یہ غم ہو برباد               |
| مر کے مگر میں ہوں ناشاد               | قید سے اس غم کے آزاد               |
| تجھ بن میرے نور العین                 | کیونکر ہو اس دل کو چین             |
| مطلب سودا اس عنوان                    | با نو کرین تھیں شور و فغان         |
| روتے تھے سب اس وجہ                    | ہر دم سن سنکر یہ بیان              |
| تجھ بن میرے نور العین                 | کیونکر ہو اس دل کو چین             |
| <b>مرثیہ مسدس دوہرہ بند</b>           |                                    |
| سنو تجو بات کہوں میں تم سے روؤ        | غم ہے شدہ کا آج خوشی کو دے دھوؤ    |
| جسکو جب میں لوگ کہیں خود کو کہ سلطان  | سین کا اب اسکاں کو نہیں غلطان      |
| کہتا ہوں میں اب تھیں لکھ پر خاک لگائے | دین دینی کو تاج کا سر نرے پر جائے  |
| اہل حرم سب اسکے زمین اسکو رو دین      | بیٹ بیٹا سر سبز اپنے جی کو کھو دین |
| کتے میں تم جھڑپیں اب کہاں سدھائے      | اب ہم کیدھر جائیں بتاؤ دکھ کو مارے |
| قید ہو میں جب بی بیان بیاں بکس لطف    | کمان رول اللہ میں دیکھیں جیو چال   |
|                                       | ستیا بانی                          |



|  |  |  |
|--|--|--|
|  | اس دکہ کوں مٹن ہو دل میں غم نہ کر<br>کستا ہون رو رو سدا سر پہ ڈالو خاک           |  |
|  | <b>مرثیہ مسدس زبان پوربی آمیز و دھڑ بند</b>                                      |  |
| کاسین کیسے بات کون من کے بوجھے<br>بنین برست نہ کھٹ اگت ہے چھاتی                  | رودت ہون دن رات حیدر طین جو بچھے<br>پیاسے مائے ہائے بنی کے ایسے نانی             |  |
|  | گیر دسے کپڑے رنگے کھ پر ملے بھجوت<br>پوچھیں بی بی فاطمہ کت گیو میر و پوت         |  |
| رور و زنیب ہائے کین تم مر گئے بھاتی<br>پوچھ نہیں کو و بات بیت کر ہم ہن مائے      | بدل تمھائے آج بہن کیون موت نہ آئی<br>کمان پھین اب جلے کہو دکھ میں کھیاے          |  |
|  | بابائے تم لاڈلے نانا کے تم چین<br>امان پیارے کمان گئے میرے بر حسین               |  |
| وہ ہی سورج وہ ہی چاند وہ ہی نکست تھارا<br>لینے ہی جا کو نائون لوگ سب سیس نو اوین | شاہ بنا چھون اور کھو جگ میں اندھیا رو<br>سو کو تو کو و آج کمان ہم ڈھونڈ من جلوین |  |
|  | کیسیں اب من میں دھرن لوگ کتم سب حیر<br>جا پر پیتی ہو کھو سو جانے یہ سپیر         |  |
| لاگ تیر تر وار بدن سے نکست لو ہوا<br>تن مائی میں ڈار اور کاٹ کر سیس تھارو        | سیس کو بن نیر پڑو نہ پھت جون رو ہوا<br>ہکو بیری گھیرے چلے ہیں دیت نکارو          |  |
|  | سیس کھلی سب بیبیاں اونٹون پر اسوار<br>پیادے زین العابدین کھنچت جائے مہار         |  |
| اب کون چھورت ناہنہ یہیری پیر کے بانی<br>شام کو بے بس ہم تو چلے ہیں رودت بنین     | جات لیے دارا ملت میں عاتین پانی<br>لو تھہ اکیلی شاہ کی ہے رہ گئی رہنمین          |  |
|  | پانوائین کائے پھین راہ جلی بنین جات<br>بیری بن ہونگی بھئی آج ڈار اور پات         |  |
| تھرے پاچھے پیر زایو ہم دکھ بھرنے   | جو تم ہکو مار پھل یک دن میں دھرتے  |  |

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| اب دین کے سلطان بتا دو اب تو ہکو    | کامین ہم کسطح جہان میں تیر و غم کو     |
| اب دیکھا جانا نہیں یہ نہ پٹ عذاب    | یارب ہم کو بھی بیان آئے موت شباب       |
| عابد جیتا ایک تے سب کی بیماری       | رہتی ہر دن دین میں نہ دیکھ کی ماری     |
| کتنی ہر جوڑھو نہ صبر بابا کو لاوے   | اُسکے صدف جہاؤں جو لا بھیاں بٹھاوے     |
| کب سنئے ہیں دوزخی اب یہ وہ وفغان    | بھولے سب اس گھڑی نانا کا احسان         |
| لاگ گلے میں تیر مو اک بل میں اصغر   | اور جا ہوا شہید پیاسا دن میں اکبر      |
| قاسم دو وطن چھوڑ گیا جان اپنی کھوئی | ایس طرح سے موئے کٹم کے رہا نہ کوئی     |
| ہمساد دکھیا کون ہو جگ میں واو دینغ  | جسکا پیاسا ہو گیا گھر کا گھر تر تیغ    |
| زینب اور کلثوم بھی دروہر باری       | کتنی تھی مہر ایک بہت اور دکھ کی ماری   |
| آج ہماری کمان گئی وہ زہر مادہ       | لطفت و کرم کا کمر سر پر ڈالیں چادر     |
| زہرا کی ہم بیٹیاں بہنیں تری کمانیں  | سرسنگے یوں پیشین انٹوں اوپر جانیں      |
| لاڈلی بیٹی آج جو وہ ہو ایک بھاری    | اور بھیجی وہ ہم چھو بھید کی ہر پیاری   |
| لے لے تیرا نام وہ ہر دم یہی پکاری   | مرتی ہوں بن موت میں لب لبس چھپ کی ماری |
| کرمی کو بچیں یہ سارے کائناتوں       | کپڑا بھی اتنا نہیں کرن جو سر پہ جھانوں |
| کر بل سے اب شام لے جانے ہیں شامی    | اس دکھ میں ہو کون بتا ہوں کا حامی      |
| جگ میں ایسا ہمارے ہوا پانی کا توڑا  | جن نے جیتا ایک نہ اب بن جائے چھوڑا     |
| ہم بکس اب کیا کریں ہر دین کو سالار  | بیکار گھر میں طرح بے جا نہیں کفار      |
| میں نے نہ سو دا کس طور اب ممکن      | اہل حرم کو شام ملک یوں لگے بید میں     |
| سینے کو کر چاک کسے اب دل کھلائے     | داغ نہیں یہ ایسا جو جیتے ہی جائے       |

|   |  |  |
|---|--|--|
|   | بابا جو تم دیکھ لو سبھی کلم کے لوگ<br>اب کے بچھڑے کب ملین ندی ناؤں جوگ   |  |
| پانی پر عباس علی کی باغین کا مین<br>ایسے بیری کون تھے بیدرو کانی  | سُن سُن یہ دکھ بے ہماری چھاتی پھائین<br>امغر کی جن ایک ہی تیر سی پیاس بھجائی   |  |
|   | مال بھرے سب جگت کے میدان میں ہجارا<br>سایر بانی نالے کا سین کرین بکار  |  |
| جانو جو میں ٹھور ٹھکا نو بسین بتاؤن<br>بات کہون میں کا سین مانے کو اب میری  | روس گئے ہوں کہون تو انکو بگ مناؤن<br>سارے وارث را کہ کی ہل میں ہو گئے ڈمیری  |  |
|   | رہو نہ کو کو بیس بد ہم میں بند یوان<br>بیگ چھڑاؤ یا بنی اہل حرم کو آن  |  |
| کہ موسون اب سودا گت گویو کو تباؤ<br>جن کو گت میں لوگ ہیں وہی سکھیا  | بور علی بن نیر کے گھر کی سیب<br>بن وارث حیران پھرت ہیں ہو کر دکھیا   |  |
|   | رووت لندن جات ہو بھر بھارت میں<br>کما جیت سنسار کو پیاسو گویو حنین   |  |
|   | <b>مرثیہ دوازده مصرع مع دوہرہ</b>  |  |
| عابد کہتے ہیں یہ سب سے<br>جب سے آیا چھوڑ مدینا<br>میں دکھیا را کو اب رویا<br>اکبر اور صفت سا بھائی<br>کیسا ساتھ ہمارا چھوٹا | روتا ہوں میں جگ میں ب سے<br>پھیر چا یا اپنا جینا<br>باب چچا کر بل میں سو یا<br>بتنگی ملک بھی خبر نہ پائی<br>بیری نے گھر تیر لوٹا |  |
|   | لکھی تھی جو کرم میں میٹھے سے تول<br>ہوئی تھی سو ہو چکی کا سین کہن سول  |  |
| اہل حرم سب بھوکے پیاسے<br>مجھ سا کون بہت کا مارا  | اونو پیر اسوار نر اسے<br>قتل ہوا گھر جس کا سارا  |  |

|  |   |
|--|---|
| گھر میں پیری پھرین امارت سب کو گنو       | پیر اب گس کام ہمارد جگ میں رہنو         |
| لیگے پیری لوٹ کے گھر کو مال و مال        | دیجے کمانے اب کفن گز نہ جھاڑو مال       |
| کھینچ کھینچ ترما زیدی بہن ڈراوین لرا     | عابد کو بستر پر سے بر جو رامٹھا دین     |
| جب دیکھو اوت دیت دکھائی اب کھو دونا      | تم بن بھائی آج مدینو ہو گیو سو نو نو    |
| بے کہ اوڑھو ہے وہ آج ہماری بھانوں        | اب تو آئی کر بلا چھوڑ مدینا گاناؤ       |
| امان جلے بیرنٹ بابا کے پیارے             | پھر نہ پھرے اودھری ایسے کہاں سدھار      |
| بیر تھائے مرین ہتو گھر پیری لوٹین لرا    | ہم سے بند یوان کہو کیسے کے جھوٹین       |
| ساتھ تھارے جوتے مرگھ میں کٹاے            | شہر مدینے پھر بہن کون اب کیو پوچاے      |
| اتو کو د رہو نہ جگ میں کا کو تیر و ن لرا | ابن پیری اب ساتھ تھین میں کیسے بھیر و ن |
| بیر بھتیجے پڑے ہائے رن میں کوٹین لرا     | دیکھ کے آنکو ہم سب سر کے بار کھسوٹین    |
| تھے جو سب کے میں کو دن دنی میں تلج       | سور تو رن میں جو جھ کے دل کو غاکین آج   |
| باپ کو اپنے دیکھ سیکھ لٹھاری و دووے      | ملت نہ اتنا نیر واکے تن کو دھو وے       |
| لٹھاری سرور ہونٹھ یہ چاہت بیاس کو مالے   | با بادیو جواب سیکھ نہ تمکو پکارے        |
| رہ نہ سکت میں یک پل چھوڑت نہ تہ توہ      | روفلن نا تو کیا کر دن بیت پڑے ہر سوہ    |
| اور کو بہن کیا سنون قاسم کے دکھ کو       | دیکھنے پانی ٹیک نہ دوطن واکے کھ کو      |
| بیابہ میں جیتا رہو نہ کو دھو سٹگھاتی     | یاد دلھا کے ساتھ گئے مر بھی براتی       |
| گھر گھر سے ٹھاڑے بھی نیکی مانگین نیکی    | دنو پوت کا سیس اب دد لھا کی مان نیکی    |
| بٹی ہو بلار تھائے کھ سمن لو لو           | سووت ہوے ٹری باز نک تو آنکھیں کھو لو    |
| موت ہو تو بیگ کر داب ہم سے ہتیان         | مر گئے ہو تو کو لگون میں کا کی چتیان    |

|   |  |
|---|--|
| ساتھ حرم کے جا میں یزیدی<br>جو جو دکھ آنکھوں سے دیکھا<br>مجھ پر جو گزری بیدادی<br>شام چلا میں تہنا جاؤں<br>چابک مار چلا دین فک کو   | کافر سے بدتر وہ گیدی<br>اب میں کروں کمان تک لیکھا<br>کس سے ہوں میں جا فریادی<br>ساتھی اپنا کس کو لاؤں<br>تینے کھینچ ڈرا دین مجھ کو           |
| بچا برادر سب موتے پایا کو نزدیک<br>ایسا اب کوئی نہیں کہ میں ہو دشمن   |  |
| کون پیادہ راہ چلا تھتا<br>باپ کا ظالم حلق کٹا دین<br>بابا سر پر رہا نہ جیتا<br>شقیوں نے مل کر بن پانی<br>کیسا ہمیر آج غضب ہے        | مرنا ہی اس سے تو بھلا تھتا<br>سر بر بھی پر دھریعبا دین<br>کیا میں کمون جو مجھ پر بیتا<br>کھودی دین کی سب کج نشانی<br>حد سے باہر رنج و لقب ہے |
| بابا جک پیاس کمرن میں کھویا جائے<br>سو کیونکر جتیار ہی بھگدے تھلاے  |  |
| کیونکر شہر مدینے جا دین<br>انکے سر پر رکھی نہ چادر<br>قید ہوئے سب جب گھر لوٹا<br>ذبح کیا وہ باپ کی صورت<br>قاسم دو لکھا کو یوں مارا | کسو وان جانہ دکھلا دین<br>ظلم ہوا یہ صادر ان پر<br>چھوٹا وہ جو جی دے چھوٹا<br>جو بھائی تھا بنی کی صورت<br>لو ہو میں ڈو با سہرا سارا          |
| آئے جو تھو پیادہ میں اس نوشتہ کے ساتھ<br>مانی پر تر بن رہے کٹا کو پاؤں ہاتھ   |  |
| کون گھڑی وہ پیادہ رچایا<br>دو لکھن اس کی رو دے گھر میں<br>کہتی ہے اے دولہا میرے<br>کیدھر جا کے لیا ہے بسیر                          | جن نے اس کا سین کٹایا<br>رانڈ ہوئی جی کھوئے گھر میں<br>اب گھر میں آمدتے تیرے<br>اکباری ایدھر کر پھیرا  |

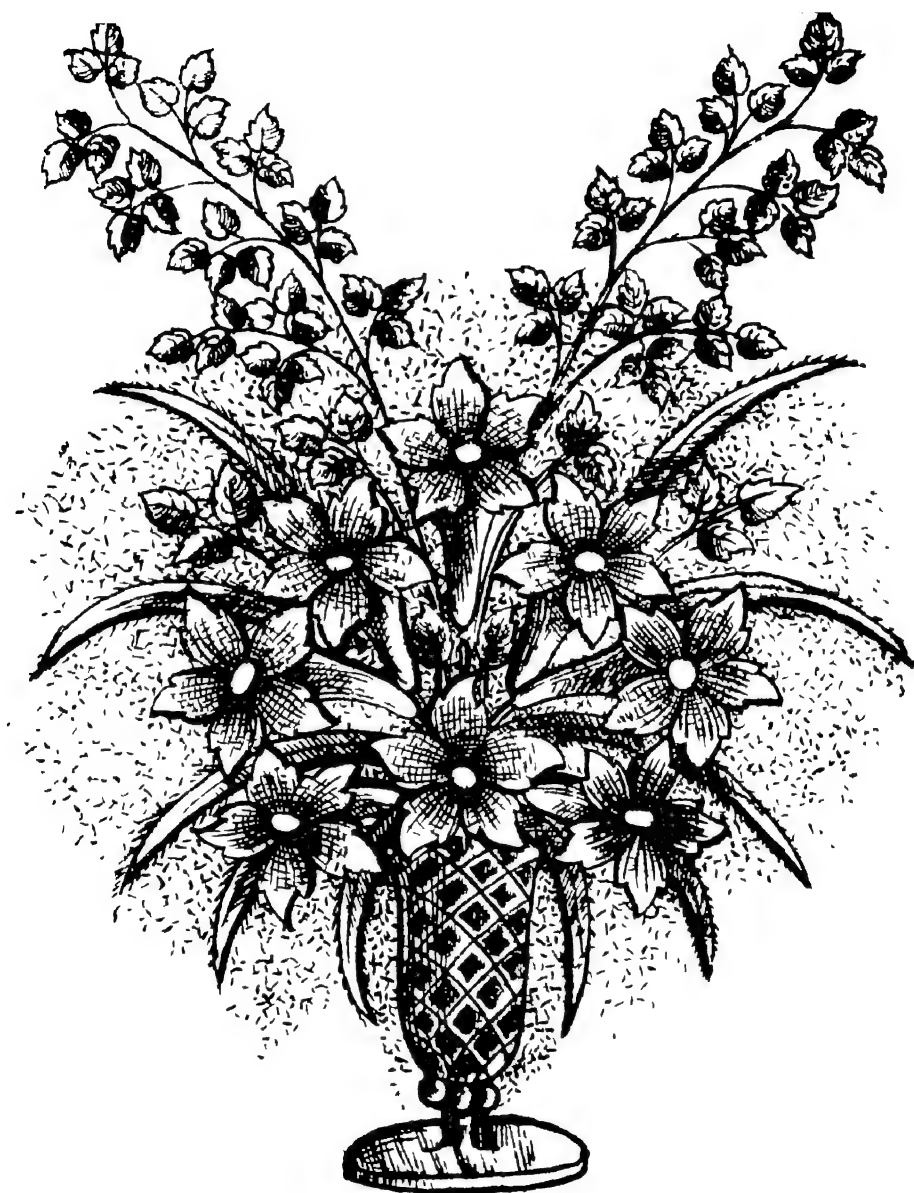
|   |   |
|---|---|
| مین تنہا اونٹون کے آگے<br>طوق پڑا گردن میں بھاری<br>راہ چلی جاتی نہیں غنیمت میں   | پیر پیادہ کانٹے لگائے<br>تس اوپر تپ کی بیماری<br>طاقت نہیں ذرا اب دم میں  |
| جوین ملک بھی ٹھہر کر وون ڈھالین مار<br>یا بیر یسویون کون مار ڈاٹلو مار  |   |
| اپن کوئی یار نہ یاد رکھو<br>ہے جو سیکھ نہ بہن بیماری<br>کوٹ کوٹ وہ اپنا سینا<br>بھائی بھائی کس کو کھونگی<br>ایسے بھائی جائیں مارے | در دہسارا کس کو باور<br>روتی ہے بابا کی بیماری<br>کستی ہے یون اب کیا ہے چنا<br>کیونکر جیتی اب میں رہونگی<br>کیدھر جا کر بہن پکارے   |
| کس پر گزایہ ستم جو بچھیر ہے آج<br>میں دکھیا ایک کروں نکست او دلج  |   |
| صفر تجکو گود کھلاؤں<br>کن نے تیرے تیر لگایا<br>بیرا جکوا اب کیون بھولا<br>مان تیری روتی ہے تجکو<br>دودھ کی جاگہ اے میر بجان       | کھل آکھیں ملک بل بل جاؤں<br>کس بیری نے مجھ کو کھپایا<br>خالی تجھ بن ہے یہ جھولا<br>چین نہیں اب ایک پل مجکو<br>حلق سے تیرے گڈے پیکان |
| لے لے تیرا نام اب روتی ہوں میں<br>ایسا بیر یون تھا جن نے کھو یا چین   |   |
| اور علی کا میں ہوں پوتنا<br>بنت محمد جن کی مان تھی<br>جیتا رہا نہ کوئی رن میں<br>چاہوں کسو سے کیجے جاتیں<br>ایسا کون مدینے جاوے   | جاتا ہوں اس دکھ سے روتا<br>کوئی اُن کے سنگ نہ ساتھی<br>جاتی ہیں یہ روتی بن میں<br>کوئی نہ لو لے ایدھر آئیں<br>سرور کو یہ خبر سناوے  |
| جکوت بیا کر کتے تھے تبسیر   | اسکا بیٹا لافلا دیکھو یون ادا سیر   |

|   |   |
|---|---|
| <p>یاد آتا ہے جب وہ منہ<br/>اکبر بھائی میرا پیارا<br/>قاسم دولہا کی وہ جوانی<br/>یاد آتی ہے مجھ کو ہر دم</p>                              | <p>مجدول پر گزرے ہے عشر<br/>تن سے اس کا سر ہے اتارا<br/>میرے چچا کی تھی جو نشانی<br/>برجی سے لا گئے ہے پیہم</p>                                   |
| <p>جب پہونچا نکا ستامین ظالم کے دربار<br/>یہی کہو نکا قتل کر رہے سوا اک بار</p>   |   |
| <p>اگر دون کو اب یہ خوش آیا<br/>آل بنی کیا اس لائق تھے<br/>جسکو ان نے یوں کٹوا یا<br/>آگ دلائی ویسے گھر کو<br/>مقتل سے بہرہ جسکو ہوئے</p> | <p>ملک بھی آج نہ وہ سفر مایہ<br/>سب عالم سے وہ فایز تھے<br/>لٹوا کر وہ گھر بٹوایا ہو<br/>سب ساجد تھے جس کے در کو<br/>خواہش دل کی اس سے کھو دے</p> |
| <p>کیا کیے اس چرخ کو ایسا بڑے پیر<br/>ہسون کی بھی بیت کی ذرہ بگانی پیر</p>  |   |
| <p>ہو جو محب ہمارا کوئی<br/>حال ہمارے پر غم کھلے<br/>درد ہمارے میں جو جیوے<br/>قطرہ آنسو کا جو ڈالے<br/>روحے یا خلقت کو دلاوے</p>         | <p>حق میں اسکے ہے یہ نگوئی<br/>جنت میں وہ بیشک جاوے<br/>کوثر کا وہ پانی پیوے<br/>بخشاہش کا تخم وہ پالے<br/>دوزخ کی آج اُسے نہ آوے</p>             |
| <p>عالم جسکو اسے سودا کے مدام امام<br/>جگدین تو بھی رو پوئے لے سکنا نام</p>   |   |

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| روتی ہون میں تجکو بن بن             | کس کی کے ہوئے یہ ان بن               |
| میکو قاسم بیاہ کر کہ صر گیا ہے روٹھ | لوگ کہیں مارا گیا میں جالوں میں جوٹھ |
| جیتوں کی تو بھوک خبانی              | مرقون کو بھی دیا نہ پانی ہو          |
| پیاس کے مائے نین یہ بر سین          | بوند کی خاطر بچے تر پین کو           |
| جامے چا بھی مانہ کٹاوے              | تیر پانی ہاتھ نہ آوے                 |
| پانی پر کس کس کچھ بتا               | جو کوئی گیا نہ آیا جیتا              |
| پانی کی ہر موج تھی کالا             | دہان جو گیا اس کو دس ٹھالا           |
| باپ چچا اور بھائی اور عمو           | ایک ہی باری مر گئے پیاسے مری کنار    |
| تھنے بھائی جان تھے میرے             | سب دان ہو گئے خاک کو دھیرے           |
| ایسا کون جو مجھ تک آوے              | مجھ بیکس کی پیر بٹاوے                |
| ہیں جو حرم سو وہ بیجاری             | مرتی ہیں عزت کی ماری                 |
| پھو پھیان میری باپ کو روین          | مان رو رو جی مجھ کھو دین             |
| بہنیں میں جو سوہ لون پیٹیں ہو       | لوہو کی اڑ اڑ پڑتی ہیں چھٹیں         |
| جب میں انکا کون میں ان گج حین       | کون تیلی سے ہیں کیونکر آوی چین       |
| وہ بابا جس کو پیٹیں                 | جی سے بی رکتے تھے بہتر               |
| جس بابا کا باپ ہو حیدر              | قیضے میں ہوا اس کے کوثر              |
| لب سوکھے بن پانی جس کے              | خاک اور خونین بڑا وہ سسکے            |
| سر تیرے پر ہووے اس کا               | شمر لعین جی کھووے اس کا              |
| آج مجھ کچھ ظلم دستم ہی              | دین کا والی یوں بیدم ہے              |
| کون اکھوڑا یہ سمجھے دیکھا جاے       | بانتک روؤں رات دن کچھ نظر آے         |
| بھرنہ کسی نے مجھے دکھایا            | وہ جو تھا زہر کا جابایا              |



# اعتراضات



مضامین معاملہ وادائیں تشویش ہوا رہ سنگ بلا سیمہ میگو قنداشک حسرت از دیدہ میرا شد  
تا آنکہ فضل و کرم ایزد باری بابت و طالع سخنوران مددگاری کردہ آن جماعہ در زاد یہ عدم  
متواری کہ آفتاب ظہور جناب مرزا رفیع سودا از مطلع فضل و کمال شارق و بانعز گردید و  
این فرقہ دستخوش غم و جماعہ پائمال الم کہ را قم حروف ہم از ان گروہ است بداد خود رسید  
بر صدق مقال این ہیچمان ناقل بیان تمام کلام بلا غنت نظام آن قدودہ متاخرین بل شرف  
متقدمین و متوسطین خصوص قصائد و مثنویات و غزل شادیت روشن و بر بلایت مبرہن  
اگرچہ این احقر العباد ضراعت نہاد کہ نا آشناست قلم و سواد بل بیگانہ اقلیم استداد است نہ چیزی  
باغہ دیگر عناد دارد و نہ بجناب مرزا رفیع کہ خلاق معانی تازه گذشتہ زیادہ از انما اتحادین چین  
مصرع الفان شیوہ ایست کہ بالای طاعت است و ہم شیفہ نازنین صنان افکار  
در دمنادہ و گرفتارہ عبرین مویان اشعار مین و عاشقانہ است و از کمان ابروی شادمان  
کافز کیش خانہ بر انداز مضامین و کلام متین تیر در جگر خورده و خامہ مبر و قمر اشک بر سیلاب عشق  
کافز کمان سخنان محاورہ قدسیہ سیلاب برده و جناب مرزا و احیای اسوات بخاک خفگان  
این علم سیمائی بطل آورده اند لا جرم در تحریر این سطور وادای و ام آن مغفور مبر و مجبور گردید امید  
از سخن فنان معنی یار و صاحب کلامان انصاف شمار آن است کہ مطعون خود نمائی نکرد و این چند  
اوراق براس مہر کردن دہان زیادہ گویان مرقوم میگردد۔

## قصیدہ

کر تا ہی جو ہوا دس کی تو ہر علم میں تحریر  
سودا سکی تو اور لوگے سخن کی کوہ تحقیر  
جن شعرے شرمندہ ہے بہزاد کی تصویر  
اور لیکے عرب تا عجم اوس کی کیا تخییر  
جو شاعری خود رشید کی صورت ہو جاگیر  
اور پوچ ترا د پوچ تری جا ز این تقریر  
ہر اک سہ ہے ہین وہ مفر اپنے یہ تحقیر  
خانی نے کیا تہا تبہ نہیں صاحب تو قیر

کیا حضرت سودا نے کی لے مصحفی تقصیر  
غلبی سخن سے ہر جو آفاق کا مدوح  
جو شاعری ہے غیرت نقاشی مانی  
جو شاعری ہو پوچی ہر رنگ صفائیں  
کر تا ہی تو اوس شاعری کی جو دہ دست  
یہ سنکے جو پر مغزین کتہ بین بختے پوچ  
فضل و ہنر و علم میں گذری ہین جو کمال  
اس مرتبہ نفس اپنے کسے کسے در نہ پے

## بسم الله الرحمن الرحيم

سطر چند بطور دیباچه تصنیف یکی از تلامذه ارشد مرزا رفیع المخلص بسودا مع قصیده  
 نه صد و پنجاه شعر بنظر منتظم این مطبع در آمد و اخسل کلیات مجموع سلمات کرده شد  
 مرزا محمد رفیع السودا تقداد اراج فضل کمال این مرد بزرگ مقدور حاکم زبان بیان بنانیت  
 و این معنی مثل آفتاب انور بر همه عالم روشن است و آنچه بعضی صاحبان سابق و حال  
 از شیخ و شاب لال خاطر بهم رسانیده چیزی در حق ما نمانش تغییر کرده دل را خالی کرده اند و  
 میکنند زیاده از دهن ایشان است ناحق ستم بر نامه و خامه نموده و عجب راه انصافی پیورده  
 چرا که در عالم سخن هندی مرتبه مرزا کمال رسیده و این فن بسر حد تمام رسانیده از عرش  
 برین گنبد اینده نردبان فکر داندیشه این مروج را ادعای رسائی آن رواق بلند خیال  
 است محال بل حوت است دور از خیال نیاده گوئی خود را مضحک رفقا رساخته اند و عجب  
 بلاست و کذات بزبان با صفا نماخته اگر چه مرزا فاخر متخلص نمکین نیز بسبب شکر آبی که نیامین  
 جناب رفیع و مرزا مذکور از لکضو بیان آمده بود چنانچه از رساله عبقة الخافقین مفصل و  
 مشروحاً احوال واضح می شود لیکن آخرا تا نیانه نقل و مفاصل آن جناب متنبه گشته بتقریر  
 این الفاظ که با این همه بیان واقع آن است که مرزا رفیع سودا یگانه روزگار بوده است  
 مقرر کمال آن جناب گردید و قطع نظرا از اخلاق حمیده از کمالات بلاغت و فصاحت  
 شعر و سخن جناب رفیع حتی برین فرق بل هر که سر بسن هندی داشته باشد گذاشته اند که  
 هیچکس از عمده شکر آن بردن نمی تواند بر آید و احدهای این دام  
 نباید نمود چه بر صاحبان سخن و مالکان این فن هویدا است که بعد از فقاهت و وره  
 فارسه گویان نوبت پادشاهی ملک سنور رنجته هندی بولی و کهنی و باخی و ابو و غیره  
 رسید طور طریق فصاحت بلاغت و متانت را صاف یک لحفت از صفو روزگار برانداخته  
 و از خشت و گل محاوره و کج معج تلاش ایهام و بزبان خام بموجب خاطر خواه خود قصری بلند  
 بر افراختند و بر عرّفه معنون آن شاهد رعنائی فصاحت و بلاغت جلوه پیراوند بر بام خیالاتش  
 ماه روزه با دای تازه و نزاکت و متانت سر گرم تماشا دل دادگان شاهد رعنائی اشعار  
 در و مندان ازین جنت همیشه در آتش غم می سوختند و تیر در جگر خور و دگان عشق بیان

|  |   |
|--|---|
| تو جانے بلینے آپ کو اور تیری حماقت<br>دعوائے بلاغت کا تروہی یہی مصداق<br>کیا خوب مضامین میں کرتا ہو مذمت | کرتی ہے سدا جمل کی بنیاد کو تفسیر<br>اس قطعہ کو اس واسطے کرتا ہو نہیں تحریر<br>محدودوں کو تو اپنے ہو آزر وہ ود لکیر |
|--|---|

## من

|   |   |
|---|---|
| بعضے محقا کا جو پدر ہو دے ہی گاہ ہے<br>از روئے تناسب وہ اُس زال بھکر<br>پھر اسپر یہ دعویٰ کہ کہین شیر ہے مارا<br>پرٹے جوہن ملک صورت شیرت بن نیز<br>کیا اسپ معانی کو کہ داد نیکو وہ جن پاس | آگے سے سپیدی کو جوانی ہی میں جن پیر<br>کتی جن کہ ہم رستم دستان کو ہیں ہم شیر<br>کر لائے جو صحرایہ سیر گریہ کو بخیر<br>کب شیر کو بچے سے کرن نسبت خنجر<br>لے پوزی نہ چٹانہ فراحتی ہی نہ خوگیر |
|---|---|

## مصنف

|  |   |
|--|---|
| ہے سب یہ تری شاعری عجوبہ لیکن<br>دعوائے بلاغت کا سبب حق ہی تیرا<br>ہی واقعہ میں جو کہ حقیقت کا تری حال<br>گر عمر طبعی کو بھی پہنچے تو یقین ہے<br>تو حق کو جانے ہی بلاغت سو کیا ہی<br>کرتی ہی بلاغت پہ تری لمن بلاغت<br>لے مصحفی جانے ہی تو اپنا جہد یوان<br>جوانی و ہزاد سے رکھتا ہے زیادہ<br>مضمون و معانی کو نہیں بہرہ لکھ اسکو<br>کہ چشم حماقت یہ ذرا عقل کی عینک<br>بہرہ از معانی کو ہیں کس ناک کو حیرہ<br>اندا از تم جہر و نکی اون حور و شوئے<br>تم بھو لکمان دیکھے گراؤ کا خم ابرو | عجوبہ ترا سب ہی خنجر کی تقریر<br>طینت کا بلینوں کی جو حق سے تفسیر<br>دریافت کر اسکے قیمن کتے ہیں جاہیر<br>پہنچے نہ بلاغت کو تو بالنون کو پیر<br>خامہ و بلینوں کے ترکیق میں یہ تحریر<br>سن تیری فصاحت یہ فصاحت کی یہ تحریر<br>نفرن خلائی کی ہی گویا کہ وہ جاگیر<br>صوت بخشی معنی و مضمون میں تفسیر<br>کیو وہ زبان جس سے تو کرتا ہی یہ تقریر<br>باریکی مضمون کی دیکھو اسکے تصاویر<br>اور کیسی صفائی کی کو اکلن پھر کی تحریر<br>تصویر بھی ہو دیکھ کے غرق خود کشویر<br>مرزگان کی کمی دیکھ کر اس کے نہ چلے تیر |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| مغرور جو اتنا ہے تو اس کی ہنری پر<br>دیکھا تو یہ غرہ ہے ترا از رہ تحقیق<br>کمزور جو اپنے تئیں جانے ہو زبردست<br>گدھے ہیں جو استاد سخن اپنے وہ اشعار<br>بے بہرہ معانی سے سخن بسکہ ہے تیرا<br>یہ شعر آخر خیزیں بے منی کہ جبین<br>سو مصفون کے واسطے تا اسکو نشین وہ | کیا کبر و منی سے تیری طینت کا یہ خمیر<br>مغذ و رہے تو ہے یہ ترے حق کی تقصیر<br>بے شبہ و شک لے کر ہر ایک کو دہریہ<br>سب کر گئی ہیں فخر و مبالغات میں تحریر<br>لفظ و نین ارادہ ہو ترا کیونکہ گرہ گیر<br>تو شاعری کے دعوے کی ٹھوکر کی دم دیر<br>مضمون کو کیا او کی میں اس بحر میں نہ خیر |
|--|---|

## شعر مصحفی

|                           |                                 |
|---------------------------|---------------------------------|
| شانہ پہ مہر مہر نبوت نہیں | کرتا میں صاف دعوہ دمی و پیغمبری |
|---------------------------|---------------------------------|

## مضمون شعر مصحفی

|  |  |
|--|--|
| شانہ پہ نہیں مہر نبوت نہیں کرتا<br>یہ بات جو وہی تو بجا بند کر آئین<br>تخصیص یہ تجھ پر ہے نہیں شانہ پہ جس کے<br>اس شعر سے کچھ شعر کا مخزیہ نہ نکلا<br>اس مہر نبوت کے جو مضمون کو تو لایا<br>او لہجہ و یہ اس تازگی معنی نے ڈالا<br>لائے ہیں کہیں مہر نبوت کا وہ مذکور | پیغمبری و دمی کو دعوے کی میں تشہیر<br>اس حوت کو کیا پائے تری عری تو قیر<br>ہو مہر نبوت کرے دعوے پہ ہوا ہیر<br>اور پوچھ یہ کہ کر تو ہوا داخل تکفیر<br>نزدیک تری نعم کو ہے تازہ یہ تقریر<br>عاجز ہے سلجھانے میں ہوا سخن تدبیر<br>جو شاعری کو فن میں پیغمبر ہیں شاہیر |
|--|--|

## مضمون منت

|   |  |
|---|--|
| سودا کو تین کہتے ہیں تھا شاعر مطلق<br>سوشاعری او کی تو بیغونہ عیان<br>سودا کو کوئی شاعر مطلق نہیں کہتا<br>کہتے ہیں وہ خلاق معانی تھا جہا نہیں | کیا مصرعہ ڈر لیا تو نے یہ تحریر<br>بہ معنی ترا دس سے ہو زیادہ یہ بہ تطہیر<br>خلق پہ ہے از رہ بتان تری تقریر<br>مذکور جہاں آئے سودا کا تذکر |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| یہ طلب فائدہ خوش گوئی سودا<br>اندیشہ غیبی معنی تری طبع کا ہو خضر<br>پر کثرت نشہ نے حق کی حق کو<br>حسن و سخن و لطف بیان دیکھتا اوسکا | تو غور سے گردیکتا ہے حق کی تصویر<br>کرنا نہ تجھے داوی بدگوئی کا رگبر<br>فرستندی اگلاں جو آنکھوں کے تین چہر<br>اور بکتانہ ہدیایں لے واہوں کے پیر |
|---|---|

## من

|  |  |
|--|--|
| سچ بوجھ تو اُردو کی فقط صاف زبان ہو<br>اوس شاعر ساحر کی کہ حق میں توبہ بات<br>سودا کے سخن کے تین استاد تو ابنا<br>اس طرح سے میدان سخن تقریر و بیان کے<br>دیکھ اونکے کلام کو جو کتھے ماسبق اوسکے<br>ہوتے وہ اگر تیری طرح حق کے پابند<br>اتکسکے اسی بات کا یہ سلسلہ جاری<br>تو اوسکو کے مات زبان دیکھ کے جسکی<br>کیا سہل سمجھتا ہو تو اوس مات زبان کو<br>ویسا نہو یک لفظ زبان سے ترے جاری<br>یہ شعر جو بے معنی دوا ہی تو بکا ہے<br>مہاو سین بھی تو غور سے دیکھ تو بہت جا | معمون نہیں کر جانتا نہ رنار وہ تحریر<br>ہے تیری حماقت کی دلیل اب یہی تقریر<br>کرنا اگر لک جرمہ کش بادہ لقصیر<br>یہ ٹھوکرین کھا کھا کے نہوتا زبر زیر<br>استاد بننا ہر کوئی زیر فلک پیر<br>تو قطع نہو جاتی وہ استاد کی نہ بخیر<br>ہیں سب ہوئے استاد بقدم و بتا خیر<br>نقاشی کو ہے خاک بسر کر وہ تصویر<br>گر سات جنم لیوے تو بالفرض ز تقدیر<br>پیدا کرے ہرگز نہ تر اخلق وہ تو قیر<br>اس طرح کیا مصرعون کو اوسکے بن بخیر<br>لیون مصرع اول کو تو لایا ہے بہ تقدیر |
|--|--|

## من

|  |   |
|--|---|
| معنی ستم لفظ سے فراہد کان ہے<br>اتنا تجھے سو جہان یہ کرتا ہوں میں جسکے<br>عالم کے جہانین صفحات دل جان پر<br>سودا کے سخن کو وہ دیا حسن خدا نے<br>تو بد ہو جو اس طرح سے بدگوئی کو ہے | اور مصرع ثانی میں میضون ہو گرہ گیر<br>لطق و سخن و شاعری و شعر کی تحقیر<br>نقش جو آسا سخن اوسکے کی ہے تحریر<br>سکر جسے تخمین کو دشمن نہ کہ دیر<br>سودا کے سخن سمجھنی کی لے مایہ زویر |
|--|---|

اگر ترہ و چشم و نگہ ناز و کرشمہ  
چشم او کی مین او استاد ذر کھا یہ غمزہ  
رہا رہین اونکے وہ بھرا رنگ کہ جسکے  
خوبی خطا دنکے سو بنفشہ کو یہ سودا  
زمینہ کیے زلف و فریندہ کیو خال  
مجبوبی و انداز و ادا خوبی و شوخی  
دیکھ اونکے قد و قامت و رفتار کا عالم  
ہزار سخن تھا وہ جب اس طرح سے  
ہن جسے ہزار دن بجان چیت بگاڑ  
اقلم سخن میں تھا وہ ہزار کا استاد  
روغن کی معانی کے توارنگ سخن سے  
طراحی تقریر کو سمجھے گا نہ ہرگز  
الوان معانی سے تو آگاہ ہو کیونکر  
سودا کے مضامین کا چربا چھٹھ سے  
اعجاز کو سودا کے اور انسون کو اپنے  
گو سال کو جہیل سے کیا نسبت کیا لفظ  
ہو داغ برص کا نہ کبھو اسکے برابر  
دعویٰ کرے ہے ہمسری و ہم سخنی کا  
اسکو تو یقین جان کہ بیودہ ہوا ہے  
سودا کی جو تحریر معانی ہے سادی  
بازار کی مورت ہوا گواہ کے برابر  
ملک دیدہ تقسیم سے تو دیکھ دیوان  
آئینہ عروسان معانی کا ہے گویا  
دیوان کو تہ و نون نہ کیا ملک جہانین  
اسے شہر و بینائی میں آنکھیں مین تری کو

کی یکسر مو کھینچنے میں اوس نے نہ فقیر  
سورخ جس سے جگر عاشق دلگیر  
گل ڈالے کی عینت کو گریبا کو تیش چیر  
مرغول کے زلف سے سبیل ہی بزم بخیر  
دکھلا خرد و ہوش کو کرتے ہیں وہ تخییر  
ہر عضو میں انکو یہ بھری اوس پر یہ توقیر  
حیران کھڑا سر وہ شمشاد زمین گیر  
کھینچنے میں نگاران معانی کی تصاویر  
جو سمجھیں نہ پرواز کو اور جانے نہ تحریر  
تب کھینچ گیا حسن معانی کی تصاویر  
واقف نہیں کیا جانیگا تو کھینچ کے تصویر  
گردے کی سخن کے نہیں آئی مجھے تدبیر  
یہ رنگ کراتی نہیں ہرگز مجھے لقطیر  
اتنی بھی لیاقت نہیں رھتی تری تقریر  
یک بلہ سمجھا ہے تو اسے سلمی کے پیر  
زعون کو ہو موسیٰ عمران کی نہ توقیر  
بخشی ہے خدا نے یہ بیضا کو جو تنویر  
ساتھ اسکے تو اسے مادہ حیلہ و تزویر  
تیرے سر میفرمین یہ خط گرہ گیر  
تب اوس سے ہتیر کی جو وہ بیودہ کی تقریر  
ہوے جو بنائی ہوئی ہزار کی تصویر  
تا سیر مرتع سے طبیعت ہو تری سیر  
از بسکہ پر از نور و مفاوہ کی تقریر  
وہ ایک یر بخانہ چین کر گیا تعمیر  
اوس پر نور خورشید کی مطلق نہیں تعمیر



وہ بادی راہ سخن رخصتہ جس کے  
 جن روزوں میں حال تھا سخن کا وہ اکمل  
 تو دیسے کی اوکار کو از بسکہ ہر اک جا  
 اور کیا یہ نتیجہ ہے کہ تیرا سخن و قصہ  
 چھانی تری آنکھوں پہ زبس حق کی چربی  
 بنائی اگر لوتی ترے دیدہ دل میں  
 کہتے ہیں کہ سودا نہیں اس مدینہ ہی  
 سودا جو نہیں ہو تو نہیں تو ہون بیٹھا  
 پر دیدہ انصاف زبس کو رہن مجھو  
 سودا کی جگہ پر تو زبان اپنی سے ایسا  
 ہا کش کن او سکی نہ تیرا پوچھے کبھو وہم  
 سودا کی جگہ کے تو لاکھ ہیں نگہبان  
 کرتا ہو جو شیطان کی طرح جانیکا وان غم  
 سودا کی جو مسند ہو معافی کی ہوا و سپر  
 کی لات زنی تو نے جو بیودہ یہ سنکر  
 بیٹھیکا تو کس طرح سے سودا کی جگہ پر  
 سودا کی جگہ سے ہے تجھے فاصلہ اتنا  
 بین دیدہ انصاف تو خورشید سے روشن  
 نہ کوئی سمجھتا تجھے درد کش سودا  
 کیا ربط سخن کو ترے سودا کے سخن سے  
 جس جا میں کہ جامات سخن او سنے پیا ہی  
 گذرا ہو وہ عالم میں اک اوسانز بروت  
 خوبی معافی کون یا بندش الفاظ  
 تھی رخصتہ کی قدر غزف ریزہ سے کمتر  
 عالم میں وہ اک قلزم تھا و سخن تھا

سب بیرون میں وہ بیسودی کر گئے ہیں سپر  
 تھی میری تب مبتدیانہ ہی نہ تقریر  
 ہو جب و تقریب جلاتا ہے بہ تحقیر  
 نزدیک خلائق کے عجبے رتبہ و توقیر  
 اندھا ہی تو اس میں نہیں مطلق تری تقصیر  
 یوں موند کے آنکھوں کو نکرتا تو یہ تقریر  
 یہ حرف بھی کیا محض غلط کہتا ہو تشریر  
 سودا کی جگہ مسند معنی یہ بہ تو تشریر  
 و ردی کش سودا بھی سمجھے نہیں سپر  
 جا بیٹھا وہ گویا ترے بابا کی نخی جاگیر  
 وی او سکی جگہ کے تین خالق نے یہ توقیر  
 وان جا نہیں سکتا ہو خیال فلک سپر  
 بھگواتے ہیں وہ مار کے آتش کے اچھے تیر  
 کہتا ہے تو بیٹھا ہو نہیں با عزت و توقیر  
 وانا تجھے دشنام دے کرتے ہیں یہ تقریر  
 شیرون کی جگہ پر نہیں بیٹھا کبھو خسر  
 جتنا کہ تفاوت رکھے توقیر سے تحقیر  
 کھودی بل حق نے لیکن تری تبصیر  
 گر صاف سخن طبع سے یا نہ تری تقصیر  
 ذرہ میں کمان مہر جانتا ب کی تنویر  
 اوس جاذب فرشتہ کے تین لے گئی تقدیر  
 کیا کیا کروں اوصاف سخن او سکی میں تحریر  
 پاکیرہ بیانی کون یا صافی تقریر  
 وی او سکی زبان نے کھر لعل کی توقیر  
 مضمون گہرا و آب تھا غواض گہر گیر

اوس انوری ہند نے دیوان میں لپٹے اک شعر کیا ہے اسی مضمون کا تحریر

## سودا

ہے میری صفائے سخن آئینہ کے مانند  
موند آنکھوں کو اس طرح جو منہ تو نے دیا کھول  
بکتا ہے تو یہ جس سخن ایجاد کے حق میں  
یہ شعر تیرے جو سنے گا بھوین اوس کے  
میں جیسے یہ پوچھوں ہوں تباکیا ہر وہی  
کس شخص میں ہیں اوس کے سے الفاظ و معانی  
فکر اوس کے نے بخشا ہر معانی کو جو کچھ رنگ  
سودا کی فصاحت ہے جو کچھ نظم بیان میں  
ہوئی اوس نے وہ الفاظ و معانی کو بلاغت  
ہر معنی و ہر لفظ ہے خورشید ساروشن  
اشعار کے ملحوظ مراتب کے قرار میں  
لیکر کے قصیدہ سے غزل تا بہ مہمس  
مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حد مقطع  
نما لہر اک اوس کے قصیدہ کا جو دیکھو  
وہ رلبط سخن اور وہ آئین بیان کا  
دعوے جو کرے ہمسری کا شعر میں اوس کے  
ہر چند اوٹس کش بہ جا ذہن کسی کا  
مضمون کی تھی بھل بھلی گویا ذہن اوس کا  
گونا گم کو ہندی ہے بہ از فارسی ہے وہ  
کب میر گلستان کی خوش آوے اوس کے لکھے  
وہ مختصر طرز کہ طرز قدما پر  
رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اسی کا

جو بد ہے لگا دیکھ اوس سے بد کرنے ہر تقریر  
اس حرف کا سمجھا تو امتنا ہر وزیر  
اوس کے سخن و شعر کا آفاق ہے تسخیر  
بد کہنے میں ہر گز نہ کرے گا تیرے تاخیر  
جو ہر ستم لفظ سے فریادی و دلگیر  
شاعر بجان جتنے ہیں گناہ و شاہیر  
یون لعل کوئے رنگ نہ خورشید کی تو یہ  
رکھتی وہ فصاحت نہیں غامی کی تقریر  
پھبتا ہے کے خلق جو سحران کا اوس سے پر  
ہر شعر میں خاموش کیا اوس کے جو تحریر  
جس طرح سے تھے اوس کو وہ کیا آئین بہ تقریر  
ترجیع سے تاشنوی وہ غنہ رخا ریر  
ہر شعر میں معنی کے جلی رنگ سے تصویر  
تمیز سے آتا گریہ نراک نی تقریر  
پاؤں نہ کھو کوئی کرے کیسی ہی تدبیر  
دا ناؤں میں ہوتا ہے بہ یقین وہ شہیر  
ہر ذہن کے سودا کے رہ گیا وہ سدا ریر  
کیا منہ جو کہے کوئی وہ گلہ نری تقریر  
اشعار میں اوس کے وہ مضامین ہیں کرہ گیر  
دیوان کو سودا کے نظر لہی کی جو زیر  
کھینچا خط نسخ اوس کے ہی خاموش بہ تحریر  
اب فارسی کا رنگ نسخ اوستا و کی تفسیر

|  |  |
|--|--|
| <p>کرتا ہو اور سطح سے ہر ایک کی تحقیر<br/>         کر اوسکی تقلید کی دل اپنے میں تدبیر<br/>         اوسکا بھان ہونہ سکا کوئی گلو گیر<br/>         بیاس سے طرف اوسکے نہ عائد ہوئی تقصیر<br/>         اور جتنے بزرگ اوسکے تھے منلوں کے تھو وہ پیر<br/>         کرتے ہیں سدا ہندیوں کو یاد بہ تحقیر<br/>         یہ بھی ہو محالات سے نزد خرد پیر<br/>         اک شخص سے ایسی ہی موافق ہوئی تقدیر<br/>         سمجھا ہی بتائے زر تحقیق کی اس پیر<br/>         تحقیر کو ننگ اوس سے ہر تیری ہو جو تحقیر<br/>         اس عجب نگہ بین تو کرتا نہیں تقصیر<br/>         ظاہر کی بدی ہو تری آفاق میں تشریر<br/>         یہ صورت و سیرت کسی کا فر کو بھی تقدیر<br/>         یک ذرہ نہیں پاس ترے میر کو تو قیر<br/>         مطلع ہو یہ ہو چنے نہ جسے مہر کی توفیر</p> | <p>جون کر گیا وہ سائے زمانے کی مذمت<br/>         رکھتا نہیں اوس مہر سے ذرہ کی بھی نسبت<br/>         تھا اہل ولادت سے وہ اور شاعر عالم<br/>         کی جو ہر اک شخص کی ہر خد کہ اوسنے<br/>         ہو ایک سبب یہ کہ وہ خود آب مغل تھا<br/>         اور دوسرے مغلوں کی ہے خلقت بن تیز تر<br/>         اور تیسرے ذہن اوسکا سلبید کرے کوئی<br/>         مندرہ کھا اوسکے تین کتنی جہت سے<br/>         کیا اپنے میں تو فضل و بزرگی و میشت<br/>         ظاہر ہو حساب اور نسب بھی تراجمول<br/>         حیران ہوں بن ایسے نسب اور حسب پیر<br/>         باطن سے ترے کھائے نہ بد باطنی لگا<br/>         اس ظاہر و باطن پر کہ مت کیجور و زی<br/>         مرزا کو ترے سامنے مطلق نہیں کچھ قدر<br/>         بے پیر تو کتا ہو جنھیں او کی زبانی</p> |
|--|--|

## مطلع

|   |  |
|---|--|
| <p>سودا ساز کہ جانے کئے خلق کو بے پیر<br/>         دردی کش سودا بھی سمجھتے نہیں بے پیر<br/>         طینت کا ترے صان سخن سے نہیں خیر<br/>         دانا ہو تو بے طبع و زبان اپنی کو تعزیر<br/>         بپوچ آپ کے خلق کی ثابت کرے تقصیر<br/>         عاجز ہو جو کر سکتے ہیں سودا کی سی تقریر<br/>         سر پہوڑنے سے فائدہ راضی ہو بتقدیر<br/>         شام نے قسمت کی جو تقسیم کی جاگیر</p> | <p>بے پیر فقط تو ہے کسی کی نہیں تقصیر<br/>         کتا ہو جو ہر ایک کو ایب تو یہ کہ مج کو<br/>         کس بات میں سمجھیں مجھے دردی کش سودا<br/>         کرتا ہو عیث خلق سے لے جا لے نادان<br/>         کیوں خلق کو تو دیتا ہو جھجلا کے یہ شام<br/>         یہ گالیاں بے چاہیے تو اپنی زبان کو<br/>         کاہیکو تو نارحسا اوسکے میں جلے ہے<br/>         ہر ایک کو حصہ ہو دیا اوسکے مناسب</p> |
|---|--|

تھا نقد سخن نامرہ و قلب سے بدتر  
 نینان کا سحاب آبِ فجالت سے ہوا دیکھ  
 حیرت زدہ آفاق میں ہیں ٹیکہ کے اوسکے  
 خنہ نہیں گلشن میں دم صبح گلگون بہر  
 اکثر جھلاکتے ہیں استادوں کی اوسنے  
 رہتی اڑہیں آٹھ پہر سیر سخن کی  
 یک حرف مشابہ کسی مضمون کا اوتکے  
 ہوا اوسنے مضامین بدست بن باز سے  
 تو نام لے اوس خالق معنی کی جگہ کا  
 دور آوری شاعری میں تو نے کیا ہے  
 آدین نہ کریں مجھ سے فن شعر میں پہنچہ  
 جسطرح فن شاعری میں کہنے کو پہنچہ  
 اول تو مجھے میر سے کیا پہنچہ نسبت  
 سودا کو چکھے بیٹھے جو کہتا اوداؤں کو  
 ہر چند کہ بھی میر کے ادب یہ میٹھ آیا  
 اس پہ چکھنے کو اور کھانیکو کیا کہتے ہیں سنگ  
 آفاق میں آئے ہیں سبھی مرنے کے خاطر  
 جاتا ہے جلا فافلا سچا سے ہر پیش  
 اس صورت مردہ شلو نصین سمجھ تو مردہ  
 ہیں مار گئے نقش وہ ایسا کہ نہ ہرگز  
 دیوان جانیں وہ گئے رکھ سخن ایسا  
 کب مرتے ہیں مقبول خیابا حدی کے  
 جو گزرتے ہیں مقبول خدا نقش انھون کے  
 جسطرح نگینہ پر عقیق جگری کے  
 گو کھایا ہو کتوں کے مگر تو نے زمین کے

فکر اوسکی نے خالص کیا جو نہ گری اکیس  
 اوسکے وہن لب کی گہ باری و تقریر  
 اوان مضامین کو کلمائے تصاویر  
 دیکھ اوسکی معانی کو ہیں غرق خوبے تشویر  
 ہیں سائے مضامین چرا کر کیے تحریر  
 اوتکے جو ہیں آفاق میں استاد شاہیر  
 بات نہیں اوس میں جو وہ سودا کی ہو تقریر  
 رستم نے کب ہر طرح دیو و نکو کیا زہیر  
 اس بے ادبی کی بجھے اللہ سے تشویر  
 اس شعر کے مضمون کوئی طرح سے تحریر  
 سودا نہیں بیٹھے تو ہیں سودا کی جگہ میر  
 لکھائے ہو تو میر کو ہر طرف یہ تقریر  
 زہار چھپو روں سے نہ پنچہ کریں گنہیر  
 کیا چکھنے میں سودا کے ہوے ایک ادو میر  
 برا سمن بیان کر گیا سودا کی بھی تحقیر  
 طمہ ہیں سب اوسکے جواہر نام ہر اک شیر  
 ہر باد فنا خانہ دنیا کی ہے تعمیر  
 ہر مصلحت وقت کوئی زود کوئی دیر  
 جو زندہ جاوید ہیں از خوبی لقت دیر  
 تاحشر اوسکے صفحہ عالم سے وہ تحریر  
 نام انکار ہوتا ہے ابد جس سے توقیر  
 جو مردہ کہے اگو وہ مردہ ہر بے پیر  
 ہر دل ہے ہر اس طرح سے تحریر کی تا تیر  
 کرتا ہے کوئی خامہ الماس سے تحریر  
 یہ فیض بغیر اوسکے نہ پاتی تری تقریر

## مصنف

مقاسب یہ قصیدہ ترے نضر قصیدہ  
اس واسطے اشعار کیے اس کے من تحریر  
اور دیکھیں بلاغت تری اے بیدار  
دیکھے گراؤ نہیں دنگ اے گلشن کشمیر

## مصنفی

اگر باز معانی کا میر ہوئے ہو اگر  
بیدار کرین احرار ہوا حکم عصا فیر

## مصنف

کیا باز معانی ہو تراخون سے جسکے  
احرار و معانی کو کیا تو نے ہے انجا  
گذرے ہیں جو کامل سخن افکے قدو بنیر  
بے دغدغہ ہوئے ہر وقت منزل معنی  
پیر و تو ہوا کوئے گمراہ کا جس نے  
بولہ کوئی استاد نہ اس طرح سے اک لفظ  
مطلق شعرا کی نہیں تقریر سے لگا  
بولین ہیں معانی کو ہزاروں جگہ استاد  
لیکن کہیں احرار ہوا کو نہیں لائے  
بے معنی نہ بولے کبھی طبع کی بھت کمزور  
استاد و زبردست جو گزے ہیں انھوں  
تھے عرش پہ جوال کشا مرغ معانی  
اندیشہ کو شاہین و خیال اپنے کو شہباز  
معنی ہو شکار اور خیال اسکا ہر مینا و  
اس بلا معانی کے اڑانے سے تو آ باز

بیدار کرین احرار ہوا حکم عصا فیر  
ہرگز کسی استاد کو سو بھی کہ یہ تدبیر  
جو کوئی جلا جاے ہو منزل کا ہو ہر گیر  
اس خوبی سے جس طرح کہ ہو گئے ہدف تیر  
پاؤ نہیں ترے ڈالی ضلالت کی یہ زنجیر  
جو کچھ ہو معانی کے بیان میں ہی تقریر  
حسرت سے کرتا ہو تو کہ شعر کو بخت بر  
طاؤر بھی کہ اور مرغ بھی اور چمن و پھیر  
دی کتنی ہی معنی کے تین شوکت و توفیر  
گراستی ہوتی تیرے اندیشہ چین تیر  
با فکر متین و بحیالات و بہ تدبیر  
لفظوں کا بچھا دام کیا اذ کو گمراہ گیر  
وہ کہ گئے اس فن کے جو تھے موجد تقریر  
خود صید سے ہر چند معانی ہو ہو اگر  
اور جالور و پیر اسے نہ نہا نہ کر سیر

جس جس کسی کا حوصلہ و ظن تھا جتنا  
تھک دے یکسر خزن اوسکو گھر و لعل  
یک قطرہ بھی لینے کی اگرچہ ہوئی مانع  
جس رتبہ میں کم ظرفی و بوجھ صلی ہے  
یا یا تو سراب آب کے دھوکے میں پڑا ہو  
گھٹ جاتی تری شاعری کی کچھ نہ میثوت  
گو لفظ میں شرکت ہے کچھ پر کچھ اوس سے  
تیرے سخن اور اوس کے میں اتنا ہی تفاوت  
ہو ش و خرد و فہم و ذکا عقل و فراست  
مانیک بڈ ہر جو ہر روز سے یا شب  
ہر خوبی تیرے ساری یہ کہ ہر ایک  
ہر گز نہ کہے پنج برہن کوئی زمین کو  
تیرے سخن اور اوس کے سخن کو کہے یکساں  
ایجا دیا اوس نے کہ جس طرز و روش کو  
لفظ اوس کے نے بخشی ہے سخن کو جو حلاوت  
کہ غور و تامل سخن و شعر کی سیکا  
جس شخص کی تعلیم اسی کے سے مکمل  
لے مٹی ان بیو نہیں خود کھینچ گیا ہے

اوتنا ہی اوسے بادہ حکمت سے کیا سیر  
اور اوسکو دیا آب بقا تجکو گل شیر  
دریا میں سے فیضان سخن کے تری تقدیر  
تیری سوبیان اوس کے میں حیران ہے تقریر  
ہر آب بقا کی تیرے عندیہ میں تو قیر  
سودا کو اگر یاد نہ کرتا تو بہ حقیقت  
ہم کسی تدبیر نہ ہر گز کر کے تقدیر  
جتنا کہ لغات رکھے ہو خاک سے اکیر  
ہر اک کو دیا حق نے جو ان کوئی باہر  
کہ نہیں لغات کے نہ اسکے کرے تاخیر  
کرتا ہے جدا عنبر و عطر و لعل و سیر  
ہمارے شب کو نہ کہیں مہر کی تنویر  
تیرے سے بے بہرہ ازل سے ہو جو بے پیر  
سوا اوس کے ہی خامہ پہ ہوئی ختم وہ تحریر  
وہ لطف نہ پیدا کرین لکھ شکر و شیر  
کرتا ہے بجز فضل حق آفاق کو شیر  
روکش ہو جو اوس کے کرے اپنے چین شیر  
پہلے ہی تری صورت و سیرت کی تصویر

### از سودا

پڑی جو لوٹے نے کہیں کھیتی سے جڑیا  
یا شب کو بیا گھوسلے میں جگنو کو لا کر

سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھ سا کلان گیر  
جانے یہ دل اپنے میں کیا ماہ کو تسخیر

یہ بات جیدی ہے کہ وہ مہر آپ کو سمجھے  
دوم کر یک شب تاب کی چلے جو شب قیر

|   |  |
|---|--|
| ہر چشم حقیقت میں اوس اندیشہ کے آگے<br>رکتے جو معانی سے یہ الفاظ علامت<br>وہ چھوڑ جاتے انہیں ہرگز تری خاطر<br>ملک دیکھ تو استاد کے مضمون کا نقشہ | اندیشہ فلک کا ترے جون ہو زمین گیر<br>غنا ہو اگر احرام ہو گر دیدہ نہ گیسر<br>ناکھیلے نکارائے کمان لیکے تو اور تیر<br>یہ شعر نہیں کھینچی ہواک سحر کی تصویر |
|---|--|

## سودا

|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| میرا دل نہ کرے فکر سا کا افسے غزال | مضمون جو چھپے کوہ میں ہو صورتِ بنفیر |
|------------------------------------|--------------------------------------|

## مصنف

|   |   |
|---|---|
| بذکر کے جنکو تو شرمندہ انھوں کے<br>جو تو نے ارادہ کیا سو شعر کے تیرے<br>شاگرد خدا جانے کس آلو کا ہوا تو<br>تھا زور لٹورادہ کہ تعلیم سے جس کے<br>ہو ستوریہ ہر شعر کے کہنے کا جہان میں<br>لیتا ہر معانی کے تین طبع میں کھٹرا<br>تیری یہ عجب فکر ہر جہین نہیں کرتا<br>کیونکہ ترے اشعار میں ہو نور معانی<br>روشن تر ہے معنی مضمون کی اک شمع<br>تیرے بھی اشعار کے معنی کے بیان میں<br>مہرِ قصید کے تین سُن یہ جو تو نے | ایضاح ارادہ سے ہر خوشیہ کی تنویر<br>الفاظ میں آیا نہ رہا دل میں گرہ گیر<br>بتلائی تجھے شاعری میں جسے یہ تقریر<br>معنی سے رہا باز تو عقاب ہوا شیر<br>کرتا ہر بقدر اپنی طبیعت کے جو تحریر<br>کرتا ہر پھر الفاظ میں لاوا سکوا گرہ گیر<br>رکھنے کے معانی کی تو الفاظ میں یہ پیر<br>طینت کی تری طبع کی ظلمت سے ہر تعمیر<br>از بسکہ مجاہد ہے تری طبع نے اندھیر<br>ہر بند غرض ہو علی سینا کی بھی تقریر<br>کھینچی ہر ہر اک شعر میں مضمون کی تصویر |
|---|---|

## مصنفی

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| دیوان کو میر نے لگا ہاتھ کہ نادان | ہر صفحہ کا غدیہ ہے بان شیر کی تصویر |
|-----------------------------------|-------------------------------------|

لہذا خوش چہرہ دیکھنے کے لئے

یہاں ایک شعر خوش خیار لکھا گیا ہے

معنی کو ادا کرتا ہے کوئی جانور دن پر  
احرار ہوں سے جو عصافیر کو خارج  
گنتے کہ ہیں طائر وہ سب احرار ہوا ہیں  
تو نے تو معانی کا بنا باز اوڑا یا  
اس شعر نے مطلع کو نہایت ہی دیا حسن  
اس شعر میں غنقا کا اگر ذکر نہ آتا

میں فرض کیا یہ کہ ترا باز ہوا شیر  
کرتا ہو عصافیر نے کیا کی تری تقصیر  
آفاق میں سمیرغ سے لے تا بہ عصافیر  
تا پکڑے تو اوس باز سے احرار ہوا گیر  
اوس مطلع غرا کو کئی لازم بھی تقریر  
احرار ہوا پاتے کسی طرح نہ تو قیر

مصحفی

یسا ہوں کمان فکر کی جب ہاتھ میں اپنا  
باتا ہوں میں غنقا کے تین اوسے سرتیرا

مصنف

کیا چستی تری فکر کی ہر تیر کو کا نہیں  
اے مصحفی عالم میں تو ہی ایک شوکاری  
عصافیر سے سمیرغ تلکست ہیں تیرے صید  
کی تو نے ان الفاظ کی موزونی بہ خواہ

رکھتا ہو تو غنقا کے تین جس سدا زہیر  
غنقا سا شکار اپنے جو باتا ہے سرتیر  
پاؤ گیانہ اذکو جو معانی کے ہیں غمیر  
بردی انھیں زہناہ معانی کی نہ جاگیر

مصحفی

اور باندھوں ہوں جبست نشا پرخن کے  
رہ جائے ہر منہ دیکھ مرادیدہ زہ گیر

مصنف

یشت نشانہ جو باندھے ہر سخن کے  
اس مصرع بے ربط کے معنی نہیں سمجھ  
زہ گیر کے منہ دیکھ کے دجائے سرتیرے  
بہتر تھا کہ دیتا کہ ارادے کی تو اپنے  
وہ شخص جو کوئی تھے اس اندیشہ کے الگ

ہو اس میں طبائع کو تردد بجا ہیسر  
رہ جائے ہر منہ دیکھ مرادیدہ زہ گیر  
کیا پائی تری شاعری ہوتیرے تو قیر  
اس شعر کے ساتھ حاشیہ میں شرح بھی ہو کر  
جس طائر اندیشہ کی تھا عرش سرازیر



|  |  |
|--|--|
| <p>بھبتا نہیں ان شیریں نہ کرنا تجھے یہ ناز<br/>         نقویر کے بھی شیریں پر شیر کی صورت<br/>         اس شعر میں الفاظ کی نقویر تو کھینچی<br/>         صفحہ پر نکات کے مصور نے لکھی ہو<br/>         کہتے ہیں سبھی جہرے کی نقویر کا لکھنا<br/>         اس طرح سنا کہ کہ مصور کے شیریں کو<br/>         اس شعر کو اس رنگ سے اس وقت تو کہتا<br/>         ہر چند مصور نے گل لالہ کالے رنگ<br/>         پائے کورہ راست کی تقریر دیا ہے<br/>         پر دیکھنے دیتا نہیں بلکہ طرف اوس کے<br/>         اس رنگ کی نقویر سے نقویر کا تو رنگ<br/>         سودا کا قصیدہ وہ کہ جو شعر ہو اوس کا<br/>         یہ تیری زبان سے جو ادا ہوئے نہ ہرگز<br/>         نادیدہ مقولہ ہو کہ اس کہنے پر تو نے</p> | <p>مانی میں کر کھینچ آئے تجھے شیر کی نقویر<br/>         دیوان کے ترے شیر میں رنگ مگر تیرے<br/>         معنی کا بھرا رنگ کیا اتنے کی تفصیر<br/>         حکم کے گل لالہ ترے رنگ کی نقویر<br/>         یہ رنگ کی نقویر فقط تیری ہے تقریر<br/>         کوئی کہے تو بھیج مرے رنگ کی نقویر<br/>         گر غم سے بہرہ تجھے دیتی تری تقدیر<br/>         جہرہ میں بھرا پر نہ لمانی تری نقویر<br/>         کوشش میں تو ادھر سی میں کرتا نہیں تفصیر<br/>         یہ حق کہ تیرا ہے ہر اک آن گلو گیر<br/>         گر بولتا ہو جاتے معانی تو نہ تغیر<br/>         معنی کی نزاکت سے ہو مند فحش نقویر<br/>         تھی اس سے جواب اوس کے میں ہر کوئی تیرے<br/>         سودا یہ کیا اپنے یہ ترجیح میں غم سر یہ</p> |
|--|--|

## مصحفی

|  |   |
|--|---|
| <p>سودا کے کما نغز قصیدہ میں یہی نہ<br/>         مصرع سے بعد خون جگر مصرع چہاں</p> | <p>کچھ اسکے سوا اور تو میری نہیں تفصیر<br/>         مصرع یہ عجب بوجھ تو لاتا ہے ہر شطیر</p> |
|--|---|

## مصنف

|  |   |
|--|---|
| <p>مصرع کا جو مصرع میں شعر لفظ اول کو<br/>         سوطر کے وہ قسم ہیں ہر شعر میں تیرے<br/>         جو تیری زبان ہو سوز بان تیر کی بلا وکی<br/>         اس پر تجھے ہر فارسی گوئی کا بھی نسوے<br/>         پھر فارسی گوئی پر صنو محفل سی اور</p> | <p>میں نہیں سنا تا نہیں ہرگز کسی تقدیر<br/>         صحت کی جنوں کی نہ سچا ہے ہر تدبیر<br/>         کرتی ہر ادا کہ نہیں سوطر کی تفصیر<br/>         کیا تاب زبان سے ہوتی منلوئی تقریر<br/>         کہ کہ کہ کے جواب ایسوں کے کرنا ہو یہ تحریر</p> |
|--|---|

|  |              |   |
|--|--------------|---|
|  | <b>مصنف</b>  |   |
| <p>چالاکی سے ہاتھوں کی بجائے ہین جو زنجیر<br/>پر قیمت کا فور کو کب پہنچے مباحثہ<br/>و کا لون میں جسکے ہونہ ہا و نہ عقا قیر<br/>شیرینی نہ پیدا کریں جو دانہ انجیر<br/>بر ہو دے گیدک کو نہ یا قوت کی تو قیر<br/>کرتے ہیں تو پھر وہ بھی دوپلے کی ہر تیر<br/>میرا سخن اور میری زبان اور میری تقریر</p> |              | <p>اعجاز طبعی کو کوئی پہنچے ہین وہ لوگ<br/>ہر چند کہ وہ لون کا مرنی تو ہر نیسان<br/>پھٹتا ہو کب اونکے تین عطاری کا دعوے<br/>غشی اش کے دانوں کو اگر وہ دھین کھین<br/>ہر چند کہ یا قوت کے ڈھنگ لاسمین ہوں سار<br/>مصنع کو بعد خون جگر مصراع سے چپان<br/>ہوں چاہیے لاف جو کہ شعر کا دعوے</p> |
|  | <b>مصحفی</b> |   |
| <p>اس بات کو دے کھینکے جو ہو دینگے گنہیر</p>   |              | <p>نیرانہ چھوڑ دن کی طرف روئے سخن ہی</p>  |
|  | <b>مصنف</b>  |   |
| <p>اس شعر کو گنہیر دنی جانب کیا تیر<br/>اس وقت میں ہوتا تو وہ دیتا مجھے تعزیر<br/>بک جو تیرے منہ آئے نہیں کوئی گلو گیر<br/>اس عصر میں فوس نہیں میر علی شیر<br/>تصویر کھلاوتے کیا شیروں کو زنجیر</p>  |              | <p>نستا ہر چھوڑ دن کے چھوڑ جو یہ تو نے<br/>گنہیر یہ کہتے ہیں سخن کا کوئی پرسان<br/>تیرے سخن اوٹھ گئی از بسکہ جہان سے<br/>کہ تا وہ ہر حق کا ہلالی کا سا حوال<br/>یہ شعر ہی کیا وا ہی دینی کہ جس میں</p>  |
|  | <b>مصحفی</b> |   |
| <p>ہر صف کا غلبہ ہے یاں شیر کی تصویر</p>   |              | <p>دیوان کو میر نے لگا ہاتھ کہ نادان</p>  |
|  | <b>مصنف</b>  |   |
| <p>سیرت میں تر لطف ہے ہو دیکھنے میں پیر</p>  |              | <p>دہ ہاتھ لگا دے نا و خین جتیری صورت</p>   |

معنی کی جو ہونا نام سے مشہور ہو کر  
 اودن سارہ ہو کوئی کھو آفاق کے لذر  
 روکش ہو وہ ایسوں کے جھین حق دیا فہم  
 یہ بات جدی ہو جو وہ مہر اکبر سمجھے  
 صاحب بین کئی اس طبقہ میں شعرا کے  
 مصرع میں اگر پشہ معنی ہوتی سلم بند  
 نقاد کا مضمون بد رستی جو یہ باندھے  
 سمجھیں ہیں کلام اپنا باز سورہ یوسف  
 کرتے ہیں مجالس میں پھر اوسکو بدی باد  
 اس خط کے عمدہ سے فہم وہ ہی بڑا دین  
 استاد کی اونکے ہو اونھوں کو یہ نصیحت  
 اتنا تو ملازم رکھو الف ظ کا ملحوظ  
 جب تک کہ نہ منظوم ہو یا سنگ ترازو  
 تم شعر سخن اپنے کی بندش میں کیا بن  
 پھرے گو نہ عشوق کے دشت سے شبیہ  
 مضمون جو قدر زلف کا عشوق کا دھو  
 ملحوظ قرآن رکھو ہر آن نظر میں  
 استاد کی اس ہند پہ کی اور ترقی  
 مضمون جو ہو رنجیت کا تازہ کسی کے  
 پھر کہتے ہیں یوں ہو کسی استاد کا یہ شعر  
 اور اؤں کا کوئی فضل و کمال آنکے دیکھے  
 سرقہ کو نہ سمجھے نہ توار کو گرا دینے  
 پھر بعد مال نجواب اس کے یہ ذی ہوش  
 محسوس نشانہ ہو غیل میں اونھوں کے  
 اتنا یہ سمجھے نہیں نادان کہ جہان میں

اوسکو بھی پچھو رہا وہ کھو بن کیے شہیر  
 نا فیض سخن اوسکی نہ طینت میں ہو نہیں  
 نادانی سے کب لپے تین کر دین شہیر  
 دم کر مک شب تاب کی چمکے جو شب فیر  
 ہم زہم سخندان کو نہ اونے کرے تقدیر  
 زعم اپنے میں سمجھے ہیں کیا پل کو زخمیر  
 کوس لمن الملک کے ٹھو کہیں ہم وزیر  
 معنی جو ہیں سو خواب فراموش کی تعمیر  
 سامع کہے عتین میں زہ بھی جو تاخیر  
 جو ملک سخن کے ہیں ہنستونین شاہیر  
 لفظی نہ تناسب ہو تو کچھ مت کرو تحریر  
 بے پختہ و ناخن نہ لکھو دودھ کو تم شیر  
 باندھو نہ کھو شعر میں تم لفظ شکم سیر  
 بولوں گم یا رکویا رونہ کھو تیر  
 تاز لفظوں کو باندھو نہ کسی شکل سے گلگیر  
 لکھو الف و لام کے سیارہ کی تفسیر  
 مرجع ہو مونس تو فیر اداسکی ہوتی کیر  
 شیوہ وہ لیا غیر کی ہو جس میں کہ حقیر  
 کرتے ہیں اسے فادسی میں باندھے شہیر  
 سرقہ یہ کیا جس نے بڑا ہو کوئی پیر  
 ہیں طرہ معجون جو ہوں خبط سے غمیر  
 پوچھے جو کوئی کیا ہوئی نہ و نون کو تقریر  
 رد بین سرقہ کو توار کو کہیں شیر  
 ہو نہ نہ کمان حصار کے سے جہا تیر  
 حاصل نہیں ہوتی ہو کچھ ان باتوں سے توفیر

|   |   |
|---|---|
| <p>جائے پن جنھوں کے سینے سے شاعر<br/>         مادہ نہونی آجنگ اس طرح کی تقصیر<br/>         اے معفی سے اس گنہ و جرم پر تفریر<br/>         طینت کا تری بسکہ حماقت سے کی تفریر<br/>         رکھتی ہے زیادہ مہ و خورشید سے کشمیر<br/>         انداز کا اسکے دل آفاق ہے تفریر<br/>         اور فارسی کے فن میں ہر عنصری کا پیر<br/>         اقلیم معانی کی جو اداسکی ہے جاگیر<br/>         بخشی ہو تب آفاق میں ہر ادنیٰ ہے توقیر<br/>         جبریل امین کی بھی زبان کرتی ہے تقصیر<br/>         ہوئے ہو اداسے کب کسی مردود کی تفریر<br/>         کہنے کی جواب انکے جو کی توں یہ تدبیر<br/>         نہ معنی نہ لفظ نہ تقریر نہ تحریر<br/>         خورشید درخشان بسط بر فلک پیر<br/>         ایسی نہ زبان کی تری زہنا ہو تقریر<br/>         خامہ کو میرے مخر ہوا کرنے سے تحریر</p> | <p>ہر شاعری و شعر میں یہ مرتبہ ادن کا<br/>         جز تیرے کسی شخص سے از عمد نظیری<br/>         یا رب کہ نظیری کی بجھے روح مقدس<br/>         ہو فارسی و ہندی تری مضحکہ جو ہے<br/>         سودا ہو نظیری کی غزل اور قصیدہ<br/>         طرز او سکے پہ اک خلق ہر مفتون دل و جان<br/>         ہندی میں ہو یا نوری و سعدی کا استاد<br/>         جو اسکے تصرف میں مضامین کی کشور<br/>         تشریف قبول اونکے کلام کو خدا نے<br/>         اونکے سخن و شعر کے توفیق و ثنائین<br/>         ویسا کہ مقبول ہو جو درگہ حق کا<br/>         حق اپنے کی غلبہ سے اب اے کان سفا<br/>         جز قافیہ پائی کے اوں کا سا ہے تیرا<br/>         اس طرح سے تابندہ یہ مطلع ہو کہ جو ان<br/>         گرامر کے سوار جلائے بجھے تقدیر<br/>         تقریر وہ یہ معنی کی تصویر ہے جسکی</p> |
|---|---|

## سودا

|   |   |
|---|---|
| <p>معدن ہو جان سونیکا و ان خاک کی کہیر<br/>         کب شبہ فرو شو گو حصواؤں کے سے توقیر<br/>         جاتی ہو دو پلکے پہ نظر ادنیٰ بہ تقصیر<br/>         لڑتی ہو سدا بر گہ بار سے تقریر<br/>         تعلیم ہے منشی فلک کو مری تحریر<br/>         پرواز کو منشی کے جو پہنچے ہیں وہ قصور<br/>         مضمون چھپے کوہ میں ہو صورت پائیر</p> | <p>ستغنی ذاتی نہ ہوس کی ہوں ستغیر<br/>         لبریز ہو کیسہ در مکنون سے جن کا<br/>         ہو لعل سے نسبت نہ چشم کو جن کے<br/>         ہو وہ در کیتا بجان جسکی زبان کی<br/>         یوں مغز پہ بولے ہو صریح و کلم کی<br/>         ہوتا جو سخن فہم تو ہذا دسمجھتا<br/>         تیرا ونکے کرے فکر ریا کا اوسے غزال</p> |
|---|---|

یک صفحہ رہا تیرے نہ دیوان کا خالی  
اوس چاند پہ اس ڈالنے کی تیرے  
پھینکا طرٹ اوس کے تو بہت گرجے و سکن  
بیہودہ کیا اپنی تو اوقات کو ضائع  
تو اوس کے عوض دیکھتا اپنے ہی سخن کو  
پر محنت تیرے تجھے اس پر متوجہ  
تو کیا کرے اس طور ہی سب حتم کا  
جو ہو سخن خوب بُرا کہتے ہیں اوس کو  
ہیں متفق اللفظ وہ اس بات کے اوپر  
کہتے ہیں غزل اور قصیدہ کی زبان کے  
اس طرز غزل اور قصیدہ کی اس طرز اور  
مصدون غزل گوئی ہیں لیکن گونا گاہ  
کہتے ہیں قصیدہ بھی غزل ہی کی زبان میں  
طور غزل اپنے کی قصیدہ میں بھی ہرگز  
ایمانہ قصیدہ میں جو کچھ وزن غزل سے  
ثابت یہ ہوا اوس سے کہ انہیں نہیں قدرت  
اس طرف یہ تقریر کہ اس کہنے پہ اپنے  
کہنے کا غزل اور قصیدہ کا جو مذکور  
سودا کی غزل کے سین رکھا نہیں منظور  
ہر چند غزل ہی میں نہیں درجہ گونی  
یہ میر کے بھی نام کا اک حرف ہو ورنہ  
کیا میر کا ذکر اس کو سنانے یہ غزل میں  
سودا کی غزل گوئی کا اسطرح جو مذکور  
اس طرح میں اور فکر میں ہوتا ہوں ہر گز  
منظور غزل اوس کی جو رکھتا نہیں شاعر

اس مرتبہ سودا کے مطاعن کیے تحریر  
دونی بجمان اوس کی ہوئی نور کی تو قیر  
تیری ہی سرور پہ پڑا خاک کا وہ ڈھیر  
اوس سے تو تیرے واسطے انسب تھی یہ میر  
کچھ آتی رہ معنی پہ شاید تیری تقریر کہ  
ہونے نہ دیا تک تری مطلق نہیں تقصیر  
طبع اون کی زبں ہوتی ہو محبت کی جاگیر  
اور کرتے ہیں ذکر اوس کے مصنف کا بکھر  
ان دایمونی بس کہ جو صاحب نہیں تنہا میر  
تقریر و بیان کر نہیں اس فاصلہ سو تیر  
آپس میں ہوا ان دونوں کے فرق زبردست  
کرتے ہیں قصیدہ جو بعد فکر یہ تحریر  
مطلق اور خوں کی کرتی تفاوت نہیں تقریر  
کر نہیں رعایت کی نہیں کرتے ہیں تقصیر  
اور دیکھے کلام اون کی کیساں ہو جو قیر  
تقریر قصیدہ کو غزل سے کہیں نفسیر  
باوصف کہ اک حرف میں انہیں تاثیر  
آتا ہو تو لاتے ہیں اسطرح پہ تذکیر  
جو طور غزل کا ہو سکتے ہیں اسے میر  
جائے اس ہر اک اپنے تین میر کا بھی پر  
عند یہ میں ان کے نہیں کچھ میر کی تو قیر  
آئے بکل استاد خوں کا فکرو کچھ میر  
ستا ہوں تو حیران ہوں میں جو قصیدہ  
جون غنچہ گرہ خاطر و نشگفتہ و دل گیر  
اوس سے بھی بُرا ہو گا وہ زیر فکر بدیر

|   |   |
|---|---|
| سرسشتہ ہو عزت کا فقط ہاتھ خدا کے<br>نظرہ وہی پانی کا ہر قسمت کی ہر تفریق<br>انکا ہوا اگر بو علی سینا بھی معلم<br>نسبت سے فلزات کو مس ہو ہر سونا | افزائش قدر اپنی میں جلتی نہیں تدبیر<br>ہو ایک ملگر ایک گھر ہو کے گرہ گیر<br>تعلیم کرے کس کوں اوسکی انھیں تاثیر<br>بیتھر کی جو ہو جنس وہاں کیا کرے اسیرا |
|---|---|

## مصنف

|   |   |
|---|---|
| اوستاد کو منظور جو اکیر پہ تھی چوٹ<br>وکیہ اسکو ہر اوستاد فونکی تقریر کا یہ طور<br>کیا ربط ہر سودا کے مجھے طرز سخن سے<br>مضمون و معانی سے نہیں بہرہ کچھ اوسکو<br>عجاز تراوش کہے ہو نطق سخن کے<br>اور مرز خرف اپنے کو سمجھتا ہر معانی<br>وکیہ اوسکے ذرا جلوہ تقریر و بیان کو<br>ورنری الفاظ و او ابندی معنی<br>پائے گا تو ایسی نہ کسی اہل سخن میں<br>سودا کا ہے سلک در شہوار سے بہتر<br>سمجھا تو یہ گر ہجو میں سودا کے سخن کے<br>کہلے سخن اوسکے کو برا تو نے تو اپنی<br>ایک بستم کی عزت میں نہ فرق اوسکے سخن کے<br>او کھر ملی سخن اوسکے کی نہ اک بستم بھی مجھے<br>لے مفری سودا کا اگر توبہ بدی ذکر<br>کسو اسطے تو ٹوٹ پڑا اوسکی بدی پر<br>کچھ باب کا تیرے وہ تھا قتل کا باعث<br>تلاہ میں لگر اوسکے مجھے کیجے مقابل<br>ہر باطنی اوسکے تین مجھے یہ تفاوت | ہر جا یہ جدی رنگ کیا صرف کی اکیر<br>اگر دہ کی فقط صاف زبان اوسکی ہر تقریر<br>گتہ کھایا بحث تو نے یہ اے مرد بے پیر<br>اون کے تین تو یوں کہے جی ہر یہ تقریر<br>مضمون و معانی کی تو اونکے کہے تحقیر<br>رحمت مجھے اور اوسکو جو کوئی ہر زو پیر<br>صافی سخن اوسکی سے ہر نور کی تقطیر<br>بگینی تحریر و گھر باری تقریر<br>جتنے کہ مشاہیر میں اور غیر مشاہیر<br>ہر مصرع اشعار پچشم خرم دہ پیر<br>اپنے لیے پیدا کر دیکھا عزت و توقیر<br>تو غیر بڑھانیکے لیے کی تھی یہ تدبیر<br>آیا ہر نہ آویگا تو کتنی کرے تحقیر<br>اور اپنے تین تو نے کیا خلق میں شہیر<br>کرنا نہ تو ہوتا تھا ترا کون کلیر<br>کی اوسنے بھلا ایسی قوی کوئی قصیر<br>بند صداوت تو ہے نزدیک بہ تکفیر<br>بتنگ اوسکے غلاموں کی ہر تیری ہر جو توقیر<br>جون تیرگی شب سے لکھے مہر کی تویر |
|---|---|

کرمیر جو بن گلشن دیوانوں کی اونکے  
 کھینچی ہو معانی کے قصیدہ میں بھی ہر چند  
 پر نازک و باریک کیا طرز غزل کو  
 توقیر مسانت نے غزل گوئی کی اونکے  
 ہونکا ہو جو کچھ خواہ غزل خواہ قصیدہ  
 موقوف غزل اور قصیدہ پہ نہیں کچھ  
 سودا کی غزل چاہتے ہیں اپنی زبان میں  
 اندیشہ دیا حق نے جھوٹے تین عالی  
 کرتے ہیں وہ لطف اپنی طبیعت کے موقوف  
 جو کچھ کہیں وہ خواہ غزل خواہ قصیدہ  
 کچھ ایک قصیدہ نہیں ہر بات میں اونکی  
 الفاظ و معانی ہیں ہم جن گہ و آب  
 دیکھ او سکو تو ٹمک کھو کے تقسیم کی نکمیں  
 پہونچا دل وانا ہم اور دیدہ بینا  
 کہ فرق سفیدی و سیاہی جہا نہیں  
 تو خاک کو سمجھے ہو زرباب سے بہتر  
 بہتر جو سخن ہو گہر و لعل سے او سکو  
 رہتا ہو خزانہ رزوانی تھیل کے دیبے  
 ہرگز نہیں رکھتا گہر و لعل کا رتبہ  
 جیتک کہ نہونگ نہونگ نہونڈھنگ  
 سوانہیں سے اک بات ہو انکا سخن دشمن  
 کہیں باتن خدا نے یہ تمام اونکے سخن پر  
 ہیں وہ دیکھتا بجاں جنکے زبان کی  
 یہ کیا غضب افہام جہاں پر ہو خدا یا  
 جو ایسی زبان میں ہو غزل و سکو کہیں بہ

گرم سے کچھ بہرہ تو رکھتا ہو یہ تقدیر  
 ادن مانی و بہزاد نے ہر شعر میں تصویر  
 مختصا ز معانی کا جو ہم او سکا کیا زیر  
 رکھے نہ قصیدہ کی کسی شخص کی توقیر  
 رنگین و متین ایک سے ہو ایک کی تقریر  
 جیسے ہو زبان جسکی وہ لاتا ہو یہ تحریر  
 یہ ہونہ اگر چہ سخن و زمین ہوز بروزیر  
 کیونکہ وہ کریں پست سخن کہنے کی تدبیر  
 گر ہوئے موافق نہ با فہام جاہیر  
 کب لفظ و معانی کی کریں خوبی میں تقصیر  
 پایا ہو جو کچھ خانہ فکر او سکی سے تحریر  
 تقریر و فصاحت ہیں ہم جن شیکو شبیر  
 طینت ہو بشرطیکہ تری انم سے غیر  
 یکساں ہو تیری چشم میں تاکی و تنویر  
 یک رنگ سمجھتا ہو تیلے شہرے تا قیر  
 ذرہ کو بڑا جانے کرے مہر کی تحقیر  
 کہ تا نہیں تو رشتہ خاطر میں گرہ گیر  
 کہ نیکو تو کر جمع در و لعل کی تدبیر  
 دیکھا سخن اہل جہاں تا سخن میر  
 پاتا ہو سخن کب گہر و لعل کی توقیر  
 رکھتا نہیں یہ جتنے ہیں گنام و مشاہیر  
 وصف اپنے میں شعر جھون ڈیا کیا زیر  
 لڑتی ہو سدا برگہر بار سے لقتیر  
 انکو نہ دیا تو نے مگر فہم پہ لقتیر  
 اور لہجہ میں ہو عام کے سوا کچھ وہ توقیر

سودا سے بڑا شاعری میں تابقیامت  
 ہو شاعری میں اوس سے بڑا نام خدا کا  
 جو شاعری میں اوس سے بڑا ہودہ منیر  
 شاعر جو یہ موجود ہیں انہیں سے کیسے  
 کس فہم و فراست پہ یہ ہو کر کے غیر  
 اس فکر میں تھا میں کہ کہا پیر خرد نے  
 و دن طبعی و ذہنی بد فکری کے باعث  
 اس واسطے جان اپنی اوس طرز و رول کو  
 بہر چند کہ مقدور نہیں ایک بھی مصرع  
 اسپر بھی یہ نادان بہ تقاضا و سفاہت  
 اور اوسکی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے  
 ہو سچ یہ مثل عقل کو جاتے ہو ہر اک شخص  
 لیکن یہ سمجھتا ہو حماقت پہ دلالت  
 وانا جو ہیں کرتے نہیں دانائی کا اقرار  
 کیسی ہی بنایا کرے باتیں کوئی نادان  
 منظور ہو کر کہتے نہیں سودا کی غزل کو  
 لے آؤ دیکھو سے تا بہ خزن جتنے تھے شاعر  
 گذرا ہو پر آفاق میں جو اکبری دور  
 اوس عہد میں کامل ہو دہر فن میں ہزار  
 تعریف خصوصاً طبعی کی شعرا کے  
 وہ بلبلیں تھیں گرچہ ہزار و سئ زیادہ  
 ایک ایک کی ہر چھوٹو شور سے اب تک  
 اوس دورہ کے اوں بلبلوں میں سے زیادہ  
 نام اؤ کا طووری و نظیری ہو کہ کوئی  
 مظلوم از فن شاعری میں تابقیامت

ممکن ہی نہیں یہ کہ کیسکو کرے تقدیر  
 اوسکے سخن و شعر کو دی حق نے یہ توقیر  
 گر ہوئے سخن کا تو بجا اوسکی ہر تقریر  
 سودا کی سی ہرگز ہے نہ تقریر نہ تحریر  
 سودا کی غزل سخی کی اب کرتے ہیں تحقیر  
 تو کیوں متردد ہو یہ ہی انکی ہر تقصیر  
 اس رتبہ تک ان کو جو نہیں لیکن تقدیر  
 بد کہنے میں یہ اوسکے نہیں کرتے ہیں تاخیر  
 لکھ کر کہیں سودا کے یہ تقریر میں تحریر  
 طرز غزل اپنی کی بڑی جلتے ہیں توقیر  
 ہم پہلو دہم رتبہ پہ کرتے ہیں یہ تحقیر  
 ہر ایک کو وہ سیر بھرا اور اپنی سوا سیر  
 یہ خط ہنوے کسی خاطر میں کرہ گیر  
 دانائی کے گواہوں کے مقرر ہوں جاہیر  
 وانا و نہیں ہوگی نہ سخن اوسکو تو قیر  
 کرتا ہوں ادھونکی یہ تشفی کو میں تحریر  
 ہر ایک ہوا گرچہ کہ فن اپنی میں تحریر  
 اللہ نے اوسوقت کو بخشی تھی تیا شیر  
 حاجت نہیں اظہار کی سب ہیں وہ شاہیر  
 اوس عصر کے کو نہیں زبان کرتی ہر تقصیر  
 گلشن میں سخن کے تھا ہر اک چھپہ تقریر  
 گر گوش پھر برین پر گوش جاسپیر  
 دو بلبلوں کا زمرہ و نغمہ جہاں گیر  
 بلسل نکلیا زمرہ اوں کا سا بہ تحریر  
 بجتی رہیگی اونکی ہی دستا کی ہم وزیر



تھا شعر کا شوق اوند کو جوانی سے نہایت  
ایک عمر کے عرصہ میں بہت شوق و شغف سے  
دل جمعی تھی منتخب اپنی سے سوا دیکھ  
نہ کر سنا فارسی گوئی کا کہیں کے  
دل افکے میں آیا اسے لیجائیے اوس پاس  
اس تذکرہ کو لیکے لفظہ اوس پاس  
جو شعر ہو چست اوس میں کہے صادر وہ لہیر  
دکھلایا جب اوس تذکرہ کو خان کے کہیں کو  
لے گئی رکھی اوسکی کئی شرط پہ موقوف  
جس دم نہ کی اودن شرطوں کی اشرف علیخان نے  
ہاتھ اپنے سے اک بند پہ لکھ اوسنے وہ طرین  
پھر اوسنے کہا کیجیے مہربانی اب اس پر  
اصلاح کی لکھ اسناد اشرف علیخان سے  
اسطرح ہوا تذکرہ اوپر متوجہ  
ابکار مضامین و معانی کے سب سہین  
تن پر نہ کھا ایک کے سراوین و اوسنے  
آئے وہ سب اسطرح بزیر قلم اوسکے  
پہونچی یہ خبر جس گھڑی اشرف علیخان کو  
اوس حال سے آئے جو افامین وہیں جلد  
احوال کو خان کے جو وہ دیکھا متغیر  
پاس اوسکے سے لفظہ پیش از بحث نہت  
لا گھر میں جو اوس تذکرہ کے حال کو دیکھا  
اس نظم کا لضاف کرد و میری تم داد  
سودا نے کہا خان سے کہ لضاف کے خواہش  
الضاف طلب ہو جے اودن شخص خاص سے جا کر

مصرف اوس میں ہے جب کہ ہوئے پر  
اودن خان نے کیا تھا غرض ایک کرہ تحریر  
جہیں کسی آگہ کے دیکھانے کی تھی تدبیر  
اشرف علیخان نے جو با فواہ جما ہیر  
لکھے ہو وہ اس شہر میں استاد کی تشہیر  
تا دیکھے وہ اس تذکرہ کے شعر بتا خیر  
اور سست کے احوال کو یوں نہ وہ تغیر  
تب عذر دلاخ اپنا بیان کردہ بتکرہ پر  
جو جو اوسے منظور تھا لا اوس کو بتقرہ پر  
لایا جو بتکرہ اردہ ہتال میں تاخیر  
جو باتیں کہ پائین یقین قرار اوسکی تدبیر  
تا ہوئے باسناد مزین بہت ساری پر  
وہ مشکلی مسند تعلیم جما ہیر  
کرتی ہر زبان جسکے بیان کر نہیں تاخیر  
تھی زاد طبع اوند کی جو گدے میں شاہیر  
لی ہاتھ جو ظالم نے قلم اپنے کی شمشیر  
جون فوج گنگاروں کی آئے تہ شمشیر  
سن اوند کے اس احوال کو حالت ہوئی تشہیر  
پاس اوسکے سر سیمہ و مضطر گئے جون تیر  
تا دیر بستم سے رہا غنچہ کے تصویر  
اوس تذکرہ کو لائے اودھا سخت ہو دلیہ  
سودا نے لا اوسکو لگے کرنے یہ تقریر  
میں ورنہ گریبان کو ڈالوں گا ابھی چیر  
ایسی ہی اگر آپ کو تو کیجیے مت دیر  
جو فارسی گوئی میں میں بالفعل مشاہیر

اسطور سے اور وضع سے گردش فلک پر  
اور لائیں گے داناؤں کی کہ ہجو بہ تحریر  
ہو دیگی بروہ کی نہ کہوا چھون میں تو قیر  
اچھون سے جوا چھے ہن تو انکی کرے تحقیر  
زمان حاققین ہر جو جو کوئی زنجیر  
رکھتی ہر زیادہ یہ مثل مہر سے نشیر  
سودا لے ہر خاک اپنی ہی انکھون بے پیر  
معنی سے تیرے طبع کا ہرگز نہیں تحیر  
کتا ہر تو جو شعر میں تھا صاحب شمشیر  
چڑھتا کوئی منہ اوسکے جو زیر فلک پر  
ایسا رکھے تھا دبہ شاعری وہ شیر  
ہر تبہ شناسی میں تیری فہم کی تقصیر  
سینہ کے تئیں اپنے وہ کرتا ہر تیر  
لے مفری اس جھوٹ چن دیکھے تقریر  
سودا کی بھی تھی خلق میں تیری ہی تو قیر  
احوال بقا میں جو کیا تو نے یہ تحریر  
جھوٹا ہر تو اور جھوٹ وہ مست تیری تقریر  
مانا میں جو کتا ہر تو بالفرض وہ تقدیر  
ہو معرکہ پرواز خورشید جان سیر  
مردم شاہ کے کوہ جون مہر کی تنویر  
واہی جو بکا ہر یہ تیری حق کی تقصیر  
کھنچون میں اوس احوال کی تقریر میں تنویر

آیا ہر عجب دوریہ تا جندے کر یگما  
نادان و سفیل اپنے تئیں سمجھیں گے دانا  
اچھون کو برا ہو کے بیشک وہ برا ہے  
بھسانہ برا ہو دیگا آفاق میں کوئی  
مانند تیرے اور بھی بمعنی بکے ہیں تو  
کس کے نہ پریشان میں کچھ اوسکے سخن کی  
جو خاک کوئی پھینکے ہر خورشید کے ادھر  
نازان ہر عجب تو سخن پوچ پر اپنے  
سودا ہی ہر اک شخص سے یاں سینہ پر تھا  
جھوٹا ہر تو زہناریہ سودا کی نہ تھی شان  
کب سامنے ہوتا کوئی رو بہ مفت اوسکے  
یہ جھوٹ تو بے اسلئے بکتا ہر کہ اوسکی  
تھا اوسکے مقابل بھان کون کہ جس کا  
سودا پر یہ بہتان ہر فقط تیرے گمان کا  
معلوم تھا اس سے یہ تجھ پر ہے یقین  
اوس اندر کہ پوچ میں لے مفری اپنے  
یرزا سے کیے لکھنؤ میں معرکہ اوسکے  
ہر چند کہ بکتا ہر یہ سب پوچ تو اور جھوٹ  
وہ معرکہ یون اوس سے تھے جو شک و خفاں  
عمدا اوسکے میں اسطرح تھا نام شعرا گم  
تو اہل سے اوس حال کے مطلق نیل گاہ  
اوس ذکر کو سن من و عن اب میری بے

شروع مناظرہ میرزا رفیع سودا بافاخر ملکین احوال بقا

اثر علی خان نامی باخلاق مہذب

کے عمدہ گوارنے سے وہ اک مرد ہو قیر

ہر شاعری میں جو کوئی اس طرح کا محتاط  
جو شخص کہ ایسا ہو وہ کب اپنے سخن کے  
از بیکہ وہ مشتاق سخن کا تھا کہین کے  
سودا کے دیوان کہین لے گئے آخر  
اوسکو بتا مل جو لگا دیکھنے سودا  
اشعار میں اوسکے جو نئے طرز سے دیکھے  
اوس شاعر ذی ہوش کی تعریف میں اوسنے

اور نکم تو کی چینی میں وہ بخلق میں شمشیر  
اغلاط کو اور سقم کو رکھے کا گلو گیر  
پہو بچانے کا تھا اوسکے ہم در بے تدبیر  
عرصہ میں کلی روز کے ایک صاحب توقیر  
جو اوسمین کہ الفاظ و معانی تھے گو گیر  
آئینہ میں ہر لفظ کے اک معنی کی تصویر  
کس خوبی سے تب ایک سالہ کیا خبر

## دربیان رسالہ عبیرۃ الغافلین

کی اوسنے رسالہ کی غرض پانچ ہیں فضیلین  
اور دوسری وہ فضل کہ زمین میں نہ شمار  
اور تیسری وہ فضل کہ اصلاح کر اوسنے  
اور فصل چہارم میں وہ اشعار کہین کے  
پنجم میں وہ اشعار کہین میں کہ اصلاح  
القطبہ ہوا جب وہ رسالہ مترتب  
لکھنے کا رسالہ کے جو پہونچا اوسے احوال  
نیچے مقابلہ کے تین نے شعر کی اسناد  
ہر چند ہی انہیں یہ تکرار کئی روز  
سودا کے جو ہیں شعر کہین ہو ردایراد  
ایک شعر از انجملہ یہ لکھا ہے کہ جس کا  
مضمون کو اوس فارسی کے شعر کے موزون  
تبادل مرا محفل میں گرفتہ قبح آسا  
سودا کی یہ اوس شعر پر محبت ہو کہ توتنے  
نے گئے ہیں قبح کو وہ کل لالہ کی تشبیہ  
ہر شکل گل لالہ شگفتہ کہ گرفتہ

پہلے میں تو لکھنے کے رسالہ کی یہ تقریر  
جو اوسکے قلم کے تھے ہوئے طبع شمشیر  
اوستا و نیک اشعار کہ ہیں زبرد زیر  
کس لطف سے تقریر کو لایا، جو بہ تحریر  
سودا نے جن اشعار کی دی معنی کو توقیر  
اور بانی ہر اک سمت میں ذکر اوسکے شمشیر  
جان اپنی اوسے شان کا وہ موجب کبیر  
پاس اوسکے جو عالم میں تھا یکتا و مشہور  
شناس کو کہ ہر محبت آخر کی یہ تقریر  
ہیں طرہ معنائیں و معانی کے وہ تحریر  
ہر لفظ پر خیر معانی کے لیے شیر  
کر میں کیا ہندی میں ہر حصے لطیف  
صبا نے کی ہونیک شگفتہ میری تدبیر  
کو واسطے باندھا ہر قبح کے تین و طہیر  
جو ڈال گئے شعر کے بنیاد کی تعمیر  
بیہودہ وواہی نہ کر اس رنگ سے تقریر

سلا یہ شعر فارسی میں کہین سے اس طرح لکھا گیا کہ غرض ہر دو زبان میں ہر دو زبان میں ہر دو زبان میں ہر دو زبان میں

میں رنجیدہ گوہوں مجھے اب کیسے ممان پ  
 رنجیدہ و آزرده ہو سودا سے یہ سنکر  
 اوس تذکرہ کو ڈال گئے تھے وہ خفا ہو  
 ناچار ہوا و اوس پردہ ہوا جب متوجہ  
 دیکھی تو عجب طرح کا ہر قتل مجایا  
 استادوں کے وہ شعر کہ ہر حرف جھوٹکا  
 اوسکے تین کاٹا ہے بنایا ہر جگاڑا  
 کاٹا کوئی مصحح کوئی مصحح ہے بنایا  
 معنی سے گذرے کہین لفظوں کی عایت  
 ٹھہرایا ہر معنی کوئی مصحح استاد  
 لکھا ہر کہین شیخ پہ بے علی کا ایسا  
 لکھی ہر کسی شعر کی تقریر یہ لکھی  
 کر ڈالے قلم خوردہ کہین صفحہ کے صفحہ  
 لے سدی سے ناجامی خورشید جن تک  
 جو تھے مقدم متوسط متاخر  
 وہ تذکرہ اون سب کے سخن سے تھا زمین  
 اوس تذکرہ پر بات وہ اسطرح کیا صاف  
 سودا ہوا و دم گل تصویر سا حیران  
 بعد اوسکے افاتے میں جو آیا تو یہ سمجھا  
 استاد فلک رتبہ کہ ہر خلق کے نزدیک  
 کرنا ہر کلام کو جو اون شخصوں کی اصلاح  
 سودا کے ہوا دل کو یقین دیکھ یہ احوال  
 مشتاق سخن اوسکا ہوا تا کرے دریافت  
 استادوں کے اشعار پہ غلط کا اطلاق  
 آگاہ ہوا اس فن سے جو اسطرح سے اوسکے

لو کھلائے اسکو انھیں اچھی ہی یہ تدبیر  
 ڈیڑھ کو گئے اپنے فوہ با حالت تعمیر  
 اسواسطے سودا کے رہا پاس ہر تدبیر  
 جس جا کہ اون اجزا میں بھی اصلاح کی ہو  
 ہاتھ اپنے میں لے اوسنے قلم کا بر و تیر  
 دیوان فصاحت کے کتابہ کی ہر تحریر  
 ہر شعر کے معنی کو کیا ہے زبرد زبرد  
 ہمینی کوئی لفظ کہ اوسکی لکھی تقریر  
 لفظوں کا بدل کہین معنی کی ہے تقریر  
 مصحح کوئی ہمینی کہ اس میں کیا تفسیر  
 پھیرے کہین لفظ اوسکے جو بھی شیخ کی تقریر  
 سمجھانے کہ ہر اپنی ہی نا فہمی کی تقسیم  
 خط پھینک کے اوراق کے اوراق کیے قبر  
 لے مولوی روم سے تا محسن تاثیر  
 ذات اونکی ہوئی اشاعی کی بانی تعمیر  
 قاصر ہر ثنا جتنے میں آفاق کی تقریر  
 جسطرح سے جو رنگ لگاتے ہیں بشمشیر  
 یوں دیکھی جب اوسکی وہ جہن نندی تحریر  
 ترزا و سکے اس اصلاح میں کچھ ہوئی تدبیر  
 از روے شرف خاک رہ اونکی بلند اکسیر  
 استادوں کی استاد کی وہ ٹھونک ہم دزیر  
 وقت اپنے کا وہ شخص بلا شک ہر برابر  
 استادوں کی استاد کی کیفیت تقریر  
 کر کے جو کرے ہر سخن اون کا زبرد زبرد  
 سخت سے عجب کیا ہر کہ طینت کا ہو تعمیر

یہ سن چھری اک شخص نے کوکھ کو کوکھ چھری  
 کھنے لگے بجائیں گے ہم کو اس وقت  
 اور لے لور سال کو جو لکھا ہے وہ تم نے  
 سووائے اور اشارہ کی دیکھی جو یہ سدا  
 ناچار میاں کو نکا اوس میں وہ بیٹھا  
 اوسین سے چھری کھینچ وہیں کو جلدی  
 اس طرح جب لچلا تنہا اوس سے پا کر  
 گہرا دسکے سے لے ہو پچھے تھوڑی مٹا کر  
 نواب سادات علی خان ہاتھی کے اوپر  
 دیکھیں تو ہر میرزا فوج ایک میاں کے اندر  
 سودا سے لگا پچھنے یہ ماجرا کیا ہے  
 بٹھلا لیا نواب سادات علی خان نے  
 آمادہ وہ نامزد ہوئے بھاگنے کو سب  
 سودا سے جو ہیں ملک متوجہ ہوئے نواب  
 فرمایا یہ نواب نے وہ ماجرا سن کر  
 تا اول سے خبردار ہوں جاتے ہو وہ یوں  
 جزییر کے گہرا پنے کا اک آن میں ہو پچھے  
 آتشکرتی نے تو یہ دی او کو نہریمت  
 نواب جو سودا کے تین لگئے ہمراہ  
 حاکم نہیں اس عہد کا مجبور ہوں ورنہ  
 فرمایا پھر اوسکے تین ازراہ تفصل  
 تھے کریں پھر آنکے شاید کہ خلش وہ  
 سودا نے کیا یہ ہر میرزا خانہ امید  
 اقبال خداوند سے اک خلق کو ہر راہ  
 آفاق مجھے جاتے ہر اور ہونو کو میں بھی

اور سر پہ کھڑے دو ہوئے کے برہنہ شمشیر  
 چلنے میں یمن کے کئے ہرگز نہ کر و دیہ  
 جانکی نہیں پیش بٹھادی کوئی تقریر  
 سمجھا کہ کھینچے نہ یہ بد ذاتی میں تقصیر  
 جب دیکھی کوئی اوسنے بجز اوسکے نہ تدبیر  
 چڑھ بیٹھا میاں میں بھی اک لطف نہ خیر  
 وہ لشکر شیطان دعا پیشہ بے پیر  
 نگاہ تماشہ لکھائے او تھین تقدیر  
 با فوج و چشم او گھڑی آکر ہوئے رہ گیر  
 اور گرد ہر بس میاں کے اک جمع تھا ہر  
 سکر کے اوس احوال کی کچھ ٹھوڑی تقریر  
 سودا کے تین اپنی خواہی میں توقیر  
 اوس حال کو دیکھ او کی حالت ہوئی تنہا  
 یک چشم زدن میں یہ ہوئے دانے ہوا گیر  
 یہ بھاگ نجا دین کہیں کر لیا وہیں زخمیر  
 جسطرح کمان سخت میں سے جان نکلی تیر  
 ٹھہرے نہ کہیں پنج میں یہ بھاگوا وہی زخمیر  
 یوں آگے کا احوال کیا خامرہ نے خریر  
 داخل ہو مکان میں لگے فرمائے یہ تقریر  
 تم دیکھتے دیتا میں جو اوسکے تین تقریر  
 تم بیان رہو یک چند کہ جانا نہیں تدبیر  
 ان موزوں کا بسکہ بد ذاتی سے تخمیر  
 حق اسکو کھے حشر ملک نہیں کی جاگیر  
 بادوستی و یکدلی زہر فلک پیر  
 احوال یہ رکھتا نہیں کچھ حاجت تقریر

یہ تائید ہے چنانچہ لایا وہ بندہ کس نے لایا تو بہل کر کہہ اترتا ہے تو بڑا بے وقار ہو جاتا ہے

صورت گل دلالہ کی اگر ہوتی گرفتہ  
معنی کے سوا بندش الفاظ کے اسکے  
اوتاد کا تب شعر نہ شعر کے اپنے  
اوتاد کے اوس شعر کے مضموں کو بھی مین  
کیا یا وہ خوشی ہے کبھی جب بچہ میں تیر  
ہر خند کہ معنی میں ہو دونوں کو تناقض  
اس شعر کو لکھ کر دیا تھا اوس نے بقا کو  
جس وقت کہ دکھلا چکے سودا کو یہ اسناد  
بے سقم سبھی شعر میں اسطرح ہمارے  
سودا نے کہا اوس سے کہ اے فہم دشمن  
یہ شعر ہوتا یہ ہمارے ہی سخن کا  
اوس شعر میں اوتاد کا جو کچھ تھا ارادہ  
جب شعر نہ ٹھہرا وہ سند شعر کین کے  
اون بیوقوف کا احوال کہا آگے کین سے  
جب بند ہوئے شاعرین تب انھیں اپنے  
بہتر کہ سودا کے تین دیجے حقت  
یہ مشورہ ٹھہرایا بلا سب کو کین نے  
سودا کو بکرا لاؤ تم اور دو اوسے حقت  
آگے وہ دل و جان سے قبول درگم باندہ  
آئے تھے بہم جمع ہو بہتیار و نکو یکے  
گھراپے میں بیٹھا تھا وہ اندر افک و غافل  
پیش آیا متعظیم وہ اخلاق سے اون سا  
یہ بولے وہ سب بیٹھے ہی نکو کین نے  
سودا نے کہا اس گھڑی مجھ کو خفان ہے  
کل آؤ نکامین اون کے کند و پھم اونے

کب کرتی پیالہ کی تباب سے وہ تدبیر  
سودا نے رسالہ میں مفصل لکھی تقریر  
پھر اوس نے دیا کر کے بقا کے تین تحریک  
الفاظ میں ہندی کے کیا لاکے گرہ گیر  
نظر و بین قبح ہو دل بگرفتہ کی تصویر  
لفظوں کے نشاہ سے کہ اوتاد کی تدبیر  
یہ کہہ کہ یہ اسناد دکھا کر تو اوسے زیر  
پھر کچھ طرف سے میرے تو اوس کی تقریر  
ہو اون کے مجھنے میں تری فہم کی تقصیر  
لا شعر کے معنی کو سمجھ کر تو بست نہ گیر  
سمجھانین تو معنی کا اسکے زبرد گیر  
سودا نے کیا آگے بقا کے اوسے تقریر  
تب وان سے اٹھا ہو کہ بقا لزم و لکیر  
اون دونوں کے مضموں کا جو آپس میں تھا تفسیر  
حقت کے مٹانیکے لیے سو بھی تہ تدبیر  
تا خشک جھون کا ہو ہمارے خوی تصویر  
جو شیخ بچہ اوس کے تھے درحیطہ تسخیر  
اور اوس نے جو ایراد لکھے ڈالوین چیر  
کنے کو سمجھ اوس کے کیا اوسے جو تقریر  
سودا نے اشرار وہ بر غزم زدو گیر  
ناگاہ یہ وارد ہوئے لے خجرو شمشیر  
اونکو وہ نہ سمجھا کہ یہ ہن مایہ سردیر  
جلدی ہو بلایا نہ کرو چلنے میں تاخیر  
سچ جانے اور کیجیے موقوف یہ تقریر  
جاگیر نہیں ہی جو کرین گے مجھے تفسیر

حیران تھا کہ کیا بات بناؤں میں کہ جس سے  
 تھا اوسکو سلوک اوسکے اولیامین منظور  
 خاطر کا تھا پاس اوسکے جو مختار کو ملحوظ  
 ارکانوں سے تب اپنے بلا کر کہا اوسنے  
 سب شیخ بچوں کے تین تہم اور مکین کو  
 حاضر ہوئے ہیں آگے گھنگار تمہارے  
 القصد جو تھے نائب مختار کے ارکان  
 سودا کے گھراب تم چلوں لیکے مکین کو  
 سودا کے جو وقت کر اوسکے تین لائے  
 تحفے سے اوسکے تھا جو کچھ چہر کا عالم  
 سودا کے حضور ان کھونکولائے وہ شخص  
 سودا کے کہا انکی میں تفسیر سے گذرا  
 یہ کیا کہ بن اسین کہ مقدمے یوں تھا  
 رخصت اوسین سودا کے کیا عطر دار پا  
 ہر کائے نواب صفا الدولہ کے تھے حاضر  
 سودا کے تین لپٹے تھے جیسے وہ مودود  
 اور ڈالتے تلوار سے مارا اوسکو وہ نامرد  
 پایا ہر اکیلا جو سلاطین کو اکثر  
 پر گندہ کیا اوسنے جو اوستادی کو اوسکے  
 سودا کا کشاکش وہ ہوا موجب عزت  
 اللہ جو شخص کو کرتا ہے مقرر  
 شاعر کے تین کام ہو کیا تیغ و سپر سے  
 اثبات قصور اوسکے ہوا تیغ زبان کا  
 اے معنی اسطر سے یہ جانے گذرا  
 بد ذاتی میں کچھ شبہ نہ تھا اوسکے و لیکن

نواب کے نزدیک معات اولیامین تفسیر  
 رکھتا تھا وہ شیخوں کی بسر داری جو تفسیر  
 از بہر فہام اوسکے یہ نائب نے کی تدبیر  
 یہ کام کرو جلد کرو اس میں نہ تاخیر  
 سودا کے لیجا کے کرو اوس سے یہ تقریر  
 جھٹج اوسین چاہیے اب نیکیے لغزیر  
 آئینوں کے گھر میں وہ لگے کرے یہ تقریر  
 اسین ہی بھلائی ہے تمہاری نگر و دیر  
 خجالت سے ہر اک اوسین تھا غن جو تھویر  
 احوال وہ رہنما رہن قابل تحریر  
 اور بولے کہ ان خا طیلو کو بختے تفسیر  
 سر کے مرے آگے اوسکے ڈکڑ جب زیر  
 انسان کو لازم ہو ہے تابع تقدیر  
 حاصل یہ اوسین اس حرکت کی ہوئی توقیر  
 جاعز کیا دیکھ گئے تھے جو یہ تفسیر  
 لیجاتی گھراپنے اوس بالفرض و نقدیر  
 عزت کی ہی سودا کی نہ اک کی تحقیر  
 اسطرح سے ہیں لگے لا خیر و شمشیر  
 اوس گندہ کی باب مشکل و شوار ہو تفسیر  
 اس سے بڑھی ادا دسکی تو اوستادی کی توقیر  
 اوسکے لیے ہر امین عزت کی ہو توقیر  
 جب لڑنیکو دی حق نے بنائے اوسکے شمشیر  
 جسدن سے کی بات تیغ و تبر لٹنے کی تدبیر  
 جو تو نے تھا ساتھ کیے مہر کے عویر  
 تحفے سے اوسے کون ہے عزت جو تقدیر

انگاہ شہرارت سے نہ تھا ان کے مین پرگز  
تکرار سخن کی تھی عداوت نہ تھی مجھے  
شاعر کیلئے جنگ سخن کرنے کو باہم  
تیغ سخن اور اسکی جو امالت نہیں رکھتی  
کچھ مجھ کو نہ تھی اور اس سے سخن اپنے پہ تکرار  
اصلاح دی اپنے تئیں سمجھا کہ بننا میں  
کھا میں یہ اس واسطے تا نزد سیفہاں  
خالص ہواں اور استاد و کافہ سخن ایسا  
تا مغمی سے جب اس نے لکھے اور بیطاعن  
دیوا کھونگا اور اس کے مین جطرح کر اس نے  
میں نے بھی اور اس طرح شمار کے اور اس کے  
پر میرے اور اس کے یہ لکھتے مین تفاوت  
احوال یہ کہ عرض ہو نواب سے رخصت  
پہونچی اور سے جب یہ خبر آفاق مین چھٹا  
وہ آصف حجاز کہ عدلیہ کے سے دہم  
یہ علاء در آتش خشم و قہر کہ اور اس کے  
بہشتی تھی آتش غضب و غصہ کی اور اس کے  
مختار تھا اور اس عصر مین نواب کا نائب  
فرمایا اور سے آصف دوران نے بلا کر  
ماحق معرض ہوئے سودا سے دہ جاکر  
کھد داؤ محلہ کو ابھی جا کے اور خود کے  
پھر اور مین سے ایک ایک کو گنگا کو کر و پار  
اور پہلے اور سے پار اور تراؤ کہ جس نے  
اور اور بے حکام کو تم جلد عمل مین  
نائب جو نواب کے اور وقت مین بھی

پیش آئیے اس طور سے مجھ ساتھ وہ دوسرے  
کچھ اور کھونگا اور اسکی یہ فقط حق کی تقصیر  
بہتر نہیں یہ تیغ زبان سے کوئی شمشیر  
اس واسطے شمشیر سے کی لڑنے کی تدبیر  
مجھ پر نہ گوارا ہوئی استاد و ن کی تحقیر  
اور استاد و خود کا مین جو وہ استاد و شاہیر  
اور استاد و کے حرف آئے نہ دروغ تو قیر  
یہ قلب نہا سامنے جس کے زرا کیر  
بلکہ مجھے ناچاری سے تب سو بھی یہ تدبیر  
اور استاد و کے اشعار کی مین زبردیر  
باشع و بیان معنی کی تقریر کی خیر کہ  
بجایا وہ تقریر و بجا ہے مری خیر کہ  
کر آیا اور اسی رات کو گھر اپنے مین شبگیر  
فریاد رس آہو دکھ تشکن شہر  
شاہین رہا عہد اور اس کے مین محکوم عصافیر  
اور اس لحظہ تھی قاصر یہ بیان کی مین تقریر  
ہر چند کہ ارکان تھے مجھائیکے تدبیر  
لایا تھا مالک کو وہ سب اپنے یہ تخیل  
ان شیخو کی تم نے سنی یہ بدعت و تقصیر  
والشہ کہ ہوا کی خطا کی یہ ہی تقریر  
اور مہدم اور اس کو کہ جو اعلان کی ہو تیسرے  
اخراج سہو کو کہ دلے طفل سے تا پیر  
بھیجا تھا اور اس اثر کو از بہر زد و گیر  
خاصہ مین نہ کھاؤنگا اگر اس مین ہوئی دیر  
اس مرتبہ نار غضب و غصہ کی تاثیر



اوسکا ہندو فصل ہر اک دل پہ لکھا ہے  
 ہر فرد کی از پیش نظر تجھ سے زیادہ  
 جلنے ہو اوسے ماہی دمزدہ و خورشید  
 ایسا نہیں گذرا ہر جہان میں کوئی ایسا کہ  
 تو کراوسکا ہو لکھنا ترا ایسا کہ جہان میں  
 اگر نظم و ذکر نہیں جو تو نے بکا ہے  
 کیا، جو تری اوسکی اگر مدح کرے تو  
 و مو پہلے تو بامشک کلاب اپنے دہن کو  
 کس واسطے گذرا ہو وہ مقبول طبائع  
 مقبول اسے جانے ہو تو مقبول کے مدد  
 اوسکا ہو بھرا دل میں حدیث و لیکن  
 شدت سے حماقت کی ٹھہرائیں کیا  
 یا جھائی ہوئی اوسکے سخن کی ہر جھولت  
 کہیے اوسے خورشید سپر سخن و شعر  
 اور دیکھتے تین نسبت ذرات ہو اوس سے  
 یوں اوسکے سخن سے ہو نمود سخن خلق  
 اسے مصحفی ہر ایک کے حساب اور نسبت  
 میں فارسی کے تذکرے بید و نہایت  
 البتہ کہ سب ایک سے ہو دینگے نہ شاعر  
 لازم ہو سخن کے تین پستی و بلندی  
 پر ثبت کیا اونہیں ہر جن جنکے سخن کو  
 وہ کون ہو جس شخص کے احوال کو تو نے  
 اس تذکرے میں تیرے کسی شخص کو حق میں  
 معلوم ہوا اس سے کہ تھا تجکو یہ منقطع  
 جس جسکا بھرا ہو حسد و کین ترے دل میں

تو کراوسکا نہ تھا کچھ تیرا محتاج بخیر  
 احوال کا اوسکے جو نفیر اور سہ قلم  
 ہو لیکہ وہ آفاق میں مشہور مشاہیر  
 اور بعد کے ہونیکے خبر رکھتی ہو تقدیر  
 زورہ کرے خورشید کے احوال کو تحریر  
 کچھ شان کی اوسکے نہیں ثابانہ تقریر  
 ہو رتبہ و قدر اوسکی کا وہ موجب تحقیر  
 اس شخص کا تب لا زبان اسم بتو قبر  
 تو اب ہی کے یاد سے اے داہیونکے پیر  
 کرتا ہو تو پھر کس لیے ہر شعر میں تحقیر  
 تقریر و بیان کے ہو سلیقہ کی یہ تقصیر  
 لکھی ہو کہیں مدح کہیں ذم کرے تحریر  
 اس واسطے کرتا ہو تو بھٹکی ہوئی تقریر  
 انوار کلام اوسکا ہر از بس کہ جہاں گیر  
 میں ریختہ کو جتنے کہ گنام و مشاہیر  
 جون پر تو خورشید سے ذرات کی تنویر  
 اس طرح ہوا کہ تو خبردار و خبر گیر  
 دیکھ اونہیں کہ کس طور سے مذکور ہیں تحریر  
 ہر ایک کا یکساں نہیں اندیشہ و تدبیر  
 ہوئی ہو جذبی طرح سے ہر فکر کی تقریر  
 ہر ایک کے احوال کو لکھا ہو بتو قیر  
 لکھا نہیں بے رتبہ و بد طور و بہ تحقیر  
 اظہار معائب کے سوا کچھ نہیں تذکر  
 پر دین کرے تذکرے میں ہو جاہیر  
 کرتی ہو اوس احوال کو ظاہر تری تقریر

ہو سننے کی پہل کی نقل کاس جنگِ جدل پر  
 سودا سے کئی روز کے بعد آئے بقائے  
 اور کہنے لگا یہ کہ بلا شک ہو مسلم  
 یہ عرض ہو میری جو قبول اسکو کرن آپ  
 دیکھ مرے دیوان کو اصلاح کی تشریف  
 ہر چند کہ خانگ کا سودا کے یہ موجب  
 آیا گیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر  
 دیوان کے اصلاح ملک رکھی یہ بہت  
 دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے فارغ  
 شاگرد میں سودا کا ہوا آئے و لیکن  
 شاگردی سودا کی وہ بہت شکنی کر  
 اوس طوق اطاعت سے کل اپنے گلے میں  
 برگشتہ ہو کہنے لگا یہ وہ وہ وہی  
 یہ تو نے سنی معرکہ آرائی بے لک کی  
 سودا سے ہو کس طرح بقا معرکہ پر داد  
 اوتاد کے بھیجے سے تو انیکو بقا کے  
 اے وہی کیا تذکرہ میں تو نے ہو اپنے  
 اوس شہرہ آفاق کے احوال کو کوئی  
 نسبت کری ہو سرقہ کی اور جمل کی اوس  
 جمل اوسکی کا اور سرقہ کا رتبہ مجھے کھلتا  
 جمل اوسکی کرنے ناز سدا علم و ہنر پر  
 ہر چند کہ ہن اوسکے مراتب مجھے طوطا  
 اس لکھنے سے قدر اوسکی نہ یکذره ہوئی کہ  
 اغلاط و توار کا کرے اوپر تو بہتان  
 لکھتا تو اگر یہ کسی گناہ کے حق میں

جس سے پڑی اسناد کے بنیاد کی تعمیر  
 اوس بخش ماضی کا کیا عذر تقاصیر  
 اوتاد تم اس فن میں با قرار جا ہیر  
 انسب ہو میری فہم کے نزدیک تدبیر  
 تا اہل سخن میں ہوں سخن کو مرے تو قیر  
 ہر خلق سے اقبال میں کی اوسکے ذخیر  
 دیوان جو کئی جز کا تھا کرا و سکو بنگلہ  
 کی وقت میں اصلاح کے ہرگز نہ کھو دیر  
 بعد اوسکے معاد سے تین سو بھی تدبیر  
 ہو دیکھا مکین سکے اس حوال کو د لکیر  
 لاجت یہ موجب ہے ربط بوقت ریر  
 جا ڈالی پھر اوس سلسلہ کی باونین زنجیر  
 مجدد و ب کے مانند وہ جذبے کا ہو تخیل  
 اوس کذب کو دھو ڈالکر اس صدق کو تحریر  
 خورشید کا زہ نہ کھو ہوئے گلو گہر  
 اگر معرکہ سمجھے تو ہو اس میں تری تقصیر  
 مذکور کو سودا کے عجب طرح سے تحریر  
 لکھتا ہو بے قبلی و خفت و حقیر  
 کہ بعضونہ عندیہ کی اپنے کرے تقریر  
 گر ہوتی تیرے دیدہ تقسیم میں تبصیر  
 اور سرقہ نے طبع و دل عالم کیا تخیل  
 ہو اوسکے تجاہل میں حسد کی تری تقصیر  
 اور تیری حماقت کی زیادہ ہوئی تشریر  
 نفست تر سے اس جھوٹ یہ کمفتری پھر  
 تب خلق کے نزدیک بھی تری تقریر

کس لطف سے الفاظ سماں میں کیا دخل  
 رکھنی تھی عجب معجزہ بے علمی سودا  
 بغض اور عداوت کو جگہ دین نہ دیکر  
 بعد اوسکے تو انصاف نہ کر غور کہ عالم  
 غمناک کیا تجکو میں ہو کر کے حکم تو  
 کچھ شعر کی باتیں نہیں ایمانی و دینی  
 اوستا و نہیں باپ کی گریبات بری ہو  
 اس بات کو سچ جان کہ پیدا کرے معنی  
 جتن پر سو جھانے سے قباحت جو کو کی  
 سودا و مکین میں بڑی اوس سے لڑائی  
 کہنے سے ہو مگر کوئی بنی یاد ولی کوئی  
 ممکن نہیں ہو نچاے ہم رتبہ معصوم  
 سہو اور خطا ہے بشریت کا لوازم  
 پاک اپنے تین جانے جو انسان خطا  
 عیب گران کے تین ہر یک نگران ہو  
 تیزی نظر عقل کو دی حق نے جھوٹے  
 آفاق میں جو عقل سے معذرتیں مانگے  
 حق اپنے سے اور دیکھے ہنر کو جو کو عیب  
 حال دیکھے سے اک شعر نظری ہو مطابق  
 یک عمر کا دوست کو عیب جہان میں  
 اکمال سمجھتے ہیں مہر حقیر سے جس کو  
 اس قصہ کے لکھنے کا ہوا مصحفی باعث  
 لکھنا نہ اگر معرکہ سودا سے بقا کے  
 ناما تقون کیواسطے واقف تو ہیں وفاق  
 کیا معرکہ کو نکار بھٹا تھا سودا سے بقا کو

اشعار کے اوسکے کو انہیں کر دیا تصویر  
 علامہ کا اللہ نے جاہل کو کیا پیر  
 دیکھ اوسکے رسالہ کا لغیر احد تو غلط  
 اون دونوں میں سے کسی طرف ہوتی ہو تقصیر  
 وہ کر کہ ہو جس پر متقاضی تری تدبیر  
 بد کہنے سے جن کو ہو کوئی داخل تکفیر  
 اچھی نہیں کیجاتی بنگل تبر و تبر  
 شکر و غم کے لڑنے سے نہ اوستا کی تقریر  
 ممنون نہو اور لیکے لڑے اوس سے وہ شہیر  
 تھے ورنہ ہم پیش ازین جو شک و شبہ  
 تو اوسکی خطا سے بری و پاک ہو تقریر  
 بالفرض ہوا شعور میں خاقانی کا بھی پیر  
 انسان جو ہی ہر امر میں ہی مصدر تقصیر  
 بے شبہ و شک جرم و خطا کا یہ وہ تھیر  
 کچھ اوس سے کسی شخص کی بڑھتی نہیں لغیر  
 عیب اپنے بھر جشم کے کنداؤ کی ہو تویر  
 اور ذکی خطا جو بی یہ مصروف ہو تدبیر  
 کیونکہ خطا بنو کا ہو ہے بد و تیر  
 اسواسطے معنوں کو کیا اوسکے میں تحریر  
 دشمن سے سُن اپنے تو ذرا دمف کا تذکر  
 کس نقش سے اوسکے تین کرتا ہو وہ تقریر  
 تھا ورنہ دماغ اسکے کسے کرنے کا تحریر  
 کرتا یہ بیان کر نیکی میں کس لیے تدبیر  
 اس معرکہ کی میں نے قلم بند کی تقریر  
 یہ اوسکی فقط جمل حماقت کی ہو تویر

اور یہ وہ اگر زلوح و لچر و اہی و بے ربط  
تقریف نہ کر بلکہ سخن کے سین کر خوب  
منہ پر تیرے محبین کرین بھیجے تری نفس  
نعیت نفس اپنی حماقت سے نکر تو  
بد طبیعت بد نفس جو کوئی ہیں جمانین  
رکھے نہیں زہد از خبر عیب سے اپنے  
نام و ازل ہیں سودہ اور دن کی ہمیشہ  
صورت ہیں ہنر کی وہ نظر میں حمق کے  
جو واقعی میں مرد ہیں اذکا ہر یہ احوال  
کہتا ہوں میں مجھ سے زہرہ پند نصیحت  
اکیس بنا چاہے اگر عرو و شرف کی  
گر یاد ہو کر خاصیت خاک تو پیدا  
ہر چند تری طبع کی بالصدہ میں یہ باتیں  
بد فہم سے غایہ کبھی نسبت کرے پیدا  
دل اپنے میں کر سوچ کے گا تو کہ جسکے  
بد ہنر اسکا تھا بہ از گو ہر شہوار  
اور ایسا ہی احمق جو رہا تا دم زلیست  
کسو اسطے مجبور سرشت اپنی سے ہو تو  
لے نا طبق اب ادہم خامہ کی عنان لے  
ہونگے حقارتی نصیحت سے نہ غافل  
تقریف میں کچھ لفظ و بیان اپنی کی لکھ تو  
لازم ہو جو ہیں جو ہری بازار سخن کے  
اس لطف و مفا سے کرے جوہری ہنر  
فرمان بلاغت کی ہو پیشانی کا طعنا  
جون زلف بتان اسکا ہر اک طعنا گوش

تقریف سے تیرے نہ اسے ہو دیگی تو قیر  
تا خوب تر از خوب نہولا بہ تحریر  
ہو یہ حرکت کر کے تو زہار نہ تشہیر  
جو کوئی مرید اسکا ہی شیطانکا ہو وہ پیر  
شان اپنی پڑھاتے ہیں وہ کوفہ کی تحقیر  
اور نکلے ہنر کی کرے ہیں عیب سے تقریر  
رہتے ہیں بدل ڈھونڈنے کے دیر لے تقصیر  
ہیں اگرچہ ستر با قدم عیب کی تقدیر  
ہیں اپنے معائب کے وہ ہر آن خبر گیر  
سُن گوش دل جان سے ذرہ تو یہ تقریر  
مرد و نکی کر گرد قدم ہونے میں تقصیر  
آتش ہو تو بھو بچا تو بہم آب کی تاثیر  
اور تیری حماقت کے مخالف ہو یہ تقریر  
تب جان زانیکے فیہمون کا مجھے پیر  
ایک حرف نے کی تب نمے دین تاثیر  
تھی اسکے سمجھنے میں میرے فہم کی تقصیر  
ہو تا نہیں اس جرم سے تو واجب تقریر  
کر نیکے بد و نیک کے مختار ہے تقدیر  
تنگی کرے ہو صفحہ بھولانی تحریر  
احق ہیں ازل ہی کے یاد کی نہیں تقصیر  
جاگر سخن میں سے مجھے چاہیے تو قیر  
اب گوہر شہوار میں تو لین تری تقریر  
جسطح کیے لعل و گہر تو نے گرہ گیر  
اس نظم کے ہر مصرعہ مودہ دل کی تحریر  
ہمیکا دل عشاق سخن کے لیے زنجیر

طاقت تھی کہ ہوتا کوئی سودا کے مقابل  
 اے رو بہ پر حیلہ داسے گر بہ پر کر کہ  
 اوسکا ہی بھرا بغض تیرے دلیں نہ لے تو  
 ان باتوں سے اچھے نہ برے ہو دین سلطج  
 سمجھا تو کہ سودا کہ بڑا کہ کے ہوں اچھا  
 اے مصحفی اچھا تو منہ دیکھا کسی طرح  
 اچھے جو ہیں سمجھے ہیں برے تین اچھا  
 اچھا جو دکھاتا ہے تجھے تیری نظر میں  
 اچھا تو اگر آپ کو سمجھا تو نہ آیا  
 جانیکا بڑا اپنے تین سے جب اچھا  
 خوب آپ کو سمجھا تو ترفی سے رہا تو  
 و شواری تا منزل اکمال پہنچنا  
 ہر نقص کے اندیشہ میں نکلیں کی کوشش  
 وانا ہر تو نادان ہو دانست کی کرسی  
 گر خوب ہے اپنے سخن خوب کو بد جان  
 ہر خبیثہ دیکھ لے ہر تیری زبان سنگ  
 رکھنا گناہ تنغ زبان اپنی سے کب تک  
 صدر رحم و بخیہ کے پے زخم دل خلق  
 گر فہم ہے تو اپنے تین ہیچدان جان  
 بالفرض اگر تو فلک فضل و ہنر کا سر  
 جو ہر سے تو نقش خودی کہ تین کہ نیست  
 کیسا ہی تو اچھا کے اوپر نور امنی  
 ز نہار طبیعت کو نہر حق کا پیر و  
 تعریف نہ کر آپ تو بڑے ہنر سخن اپنا  
 دیگی جو تری طبع کی تین خوبی معنی

کیا رو بہ روا دے تھی بقا کے تین تو تیر  
 سودا نے برے کئے پر از بسکہ تو ہی شیر  
 رکھ اور نہ پر اد کے تین لاتا ہے بتقر کہ  
 کیونکہ وہ برے ہوں جنھیں اچھا کر تھو کہ  
 اچھا نہ بنا بلکہ بر دین میں ہوا شیر  
 اچھا وہ نہیں ہے جو کرے اچھو کی تحقیر  
 کہتا ہے بڑا اچھو کہ تو ہے بر دین کا پیر  
 سو حق ہے تیرا کہ وہ تیرا ہے گلگیر  
 فہرست میں اچھو کے ترانہ نام بہ بحریر  
 ہو دیگا تو اور یا بیگات اچھو نہیں تو تیر  
 اس حرت کو ز نہار نہر دین گرہ گیر  
 پہنچاتی ہے دہان لاکھونیں لیک دھو تھیر  
 جب سمجھا تو کامل ہوں ہوا نقص میں بحر  
 تا ہوئے تو دانے جوین دانا مشاہیر  
 گو بہر سخن غیر کا کر ادسکی نہ تحقیر  
 تا چند رکھیں یہ درستی تری تقریر  
 ہر خاطر دہر دلو لگا زخم تو دل گیر  
 تقریر تیری چاہیے پیدا کرے تاثیر  
 تا تجکو جہان کے ہمہ دلوین ہو تو تیر  
 خورشید ہے کر ذرہ مثالوں کی نہ تحقیر  
 تا صفحہ ہستی میں ہو قائم تری تصویر  
 کہ سہی کہ ہو اس سے بھی اچھی تری تقریر  
 کہ عقل کو فکر اپنی کا تو را بہر و پیر  
 ہے تجکو شتم ادسکی جو ہے خالق تقدیر  
 سامع نہ کر لگا کھنوعین میں تاثیر

تکرار قوافی کے قصید میں نہیں عیب  
آئے نہ نصیر اور نظیر اس میں کسی طرح  
اس بحر کی خاطر میں کئی قافیہ مخصوص  
اس وزن کے میں قافیہ سوکتے ہیں میں  
سب فارسی و ہندی ملا قافیہ اس کے  
ان قافیہ میں آٹھ سواور کتنے ہیں اشعار  
تکرار قوافی کے میں اسناد کے خاطر  
صائب سا ہوا کوئی کم آفاق میں استاد  
اوشا و سحر کے قصید و کتب جو دیکھا  
پہونچے نہ جسے وہم فرشتہ کا بھی زہار  
تکرار کو پر قافیہ کے حسن سمجھ کر  
مضمون معانی کو بدل اوسنے کیا ہے  
استادوں کے نزدیک نہیں عیب کچھ ہمیں  
القصد کہ جسم میں جن نطق میں میرے  
گلہ دستہ بنایا پے طبع عفت لایا میں  
تا اس کے تفرج سے تفرج کر میں حاصل  
بہر حمقا دستہ ہے تیرون کا یہ گویا  
ادھر تے ہیں میں اوسکے تین بے کہ لگے ہے  
سینری و صفائی کو قصیدہ کی مری دیکھ  
بہتر ہو کروں خاتمہ اس کا بدعا میں  
تا جہل کو نسبت کر میں ظلمت کے جہان میں  
جو عاقل و عالم میں زمانے میں الہی  
اور جتنے کہ ہیں احق و جہل انھوں نے

یہ قاعدے ہیں کہ گئے استاد شاہیر  
اس وزن کے میں قافیہ ہر چند بہ تکثیر  
آتا نہیں لفظ و تغیر اس میں میرے  
خاتمہ کی مرے کچھ نہیں اس میں تکثیر  
کچھ میں سے شاید کہ زیادہ ہوں بہ طیر  
کس طرح سے میں نہ قوافی ہوں بہ تکرار  
اس ذکر کو ان بیتوں میں لایا ہوں بند کیر  
ملائق ہو اسے گر میں سکون شاعر کا پیر  
رکھتی ہو ہندی معانی یہ وہ قفسیر  
ہر چند اڑے عرش پہ ہو کر کے ہوا گیر  
صورت کش معنی وہ بہ ازمانی تصویر  
بعد ایک دو بیتوں کے دوسری قافیہ تحریر  
تا دان ہو جو یہ عیب سمجھ کر کرے تحقیر  
اس رنگ شگفتہ یہ ہوا گلبن لقتیر  
گل ملا کے گلستان طبیعت سے بہ توقیر  
جو وقت مطالع کر میں بخوبی تحریر  
دیکھے سے اسے ہوتے ہیں از بسکہ دلگیر  
ہر مصرعہ چیت اور سکا جگر ان کے میں جان تیر  
بالقے نے خطاب اور سکودیا برش پیشیر  
کسی ہو اجابت نہ دعا یہ میں کر دیر  
تا جلوہ گر آفاق میں ہے علم بہ تنویر  
تدبیر سے انکی نہ تفاوت کرے تقدیر  
لغت کا گلے طوق ہو با و نہیں زنجیر

کیا طاقت دیکھا تا ب جواب اسکا معاند  
 دیکھے جو مخالف کوئی اسکو جگر اوس کا  
 آنکھو میں اجا کے یہ ہے کھل جواہر  
 اقلیم معانی میں ہو راقم ترا ڈنکا  
 شاہنشہ اقلیم سخن ہو توجہ ان میں  
 ہو چار قب لطف و بیان سخن و حرفت  
 لیتا ہے ترا خامہ فکر اذن سے سدا باج  
 ہو طبل و دوات اور علم خامہ ہو تیرا  
 شہید کی تعریف تری کیا گردن جس سے  
 ہو فارس میدان معانی تو وہ جسکے  
 ہو شاعری کی فخر و شرف طبع سے تیری  
 در کوہ کنی سخن لے خسرو شیرین  
 شہدیر بجا اندیشہ انگلوں ہو تری طبع  
 دامت ہو دل اہل جہان جس کا اسکے  
 لایا ہو بکوہ ایک جوی شیر کو فرہاد  
 شہسے نے ترے خامہ کے لیلی وشی کے  
 جس جس سے تو نے بُت مٹی ہیں ترا شے  
 الفاظوں سے یوں اسکے معانی ہیں نمایاں  
 غرا و ضیح اور بلبل یا ایسا قیصر  
 تیری ہی طبیعت میں ہو یزد کہ تو نے  
 لے سحر رقم مانی اندیشہ نے تیری  
 مدد آفرین ہو بلکہ ہزار آفرین تجسکو  
 جس نظم کی عمر حضور عمر مسیحا  
 سودا اسکو میں لکھا کہ ہوتے فلک سے  
 سکرار توانی کی جو نادان کرے تکرار

لاف زبان اور کرے لکھنے کی تدبیر  
 دو ٹکڑے ہوٹ کر یہ وہ بُزد ہو شمشیر  
 سیراد سکی ہو اذن کی سبب قوت تبصیر  
 عالم میں سخن کی تری بجتی ہے ہم و ذریعہ  
 چاروں حدیں اوسکی تیری فرما ملی ہیں لایہ  
 قامت پہ زبان کے ترے زبیدہ یہ تقریر  
 بہن تخت نشینان سخن جتنے مشاہیر  
 معنی ہو سپاہ اور زبان ہو تری شمشیر  
 تو نے ہو کیا ملک سخن کے سین تنویر  
 خامہ کا فرس ران بیانکے ہو سدا زیر  
 جسے کہ معانی کو دیا خلعت توقیر  
 خامہ ہو ترا شہ فرہاد کا بھی پیر  
 سکر ہو مضامین تری شیریں تری تقریر  
 مذرانی یہ رکھتی ہو تری خامہ کی تحریر  
 ہر بین دستور اسکی ہو اک تازہ جوی شیر  
 جون شہرہ مجنون کیا آفاق کو تنویر  
 آذر کی فلک سے ترا شین یہ لقادیر  
 فانوس سے تابندہ ہو جون شمع کی تنویر  
 ہو مصحفی کیا کہ نہ سکے مصحفی کا پیر  
 یوں باندھ یہ مضمون زبردست کیے لایہ  
 کھینچی ہو کس انانہ اس نظم کی تصویر  
 کیا طویل نے تو نے یہ قیصر کیا تحریر  
 آگے کرے تطویل کی کوتاہی و تقصیر  
 لے مصحفی ہو محبت سودا کی یہ تائید  
 اوسکے لیے اشعار کیے میں نے یہ تحریر

۵ نام نیکو و فغان ضائع گمن + تا بماند نام نیکت برقرار + کیسکه بسیارست و خود را کم می پندارد و بسیار تراست و کیسکه کم است و خود را بسیار می شمارد و خود سه است از پامی افتد آدمی را باید که اوقات در تربیت و تهذیب اخلاق صرف نماید بدان که خمیر مایه مرات از سنگ و آهن تار کیست اما بواسطه تربیت و کسب مفا کارش بجای می رسد که صورت انسان در جلوه گر می شود تو که خود انسانی اگر پیش انسان کاملی نالوی ادب نه کرده نشینی همچنان در تو نیز گم سال او صورت می گیرد هر صاحب نمای که ترا خواهد دید بصورت خود خواهد یافت هر یک هم جلس خرد را دوست میدارد و غرض از دلهما خواهی شد ۵ اگر دریافتی برداشت بوس بهر کمال شدی افسوس افسوس -

## بدانکه این رساله بمسئلی بعبارة اول فلین متلبرج فصل است فصل اول

در بیان موجب نوشتن رساله فصل دوم در بیان اشعاریکه میرزا فاخر بر دخت کشیده اند فصل سوم در بیان اصلاح نمودن میرزای موصوف بر اشعار استادان نقد ماضیه فصل چهارم در بیان اشعار مقرر میرزای مسطور فصل پنجم در بیان اشعار مقرر میرزای مومی الیه که بنده موافق نمم ناقص خود در آن دخل نموده فصل اول در بیان موجب نوشتن رساله باید دانست که درین ایام ساحت غیب و غریب روی داده لازم که سخن طرازان روزگار دکنه سنجان هر دیار جنبه از گوش هوش بر آورده تحویل سامعه نمایند اشرف علیخان نامی مرد بزرگ از خاندان عمده که آشنای دیرین این احقر اند از تذکره های قدیم و جدید بشقت بازده سال تریب لک بیت و تذکره خود تالیف بخندمت میرزا فاخر صاحب متخلص به مکین سلمه الله الواهب آورده اند و احاج و سماجت بر اے تصحیح برزند میرزا صاحب فرمودند که ما را دماغ نیست خوب این کار را بر اے خاطر شما بشرط قبول کنم که اشعار تمام شعراے هند را از فیضی و غنی و سبکی و ناصری و تبدیلی و بلج الدین علیخان آرزو و میرنمس الدین فقیر گرفته یک قلم خط بکشم مگر تصحیح و انتخاب اشعار شعراے اهل ولایت خواهم نمود خان مذکور باستماع این حرف بمعنی تذکره را برداشته آورده اند و قبول نمودند بعد از چند سال سنی جز و تذکره را بخندمت شیخ آیت الله صاحب متخلص به ثنا بر اے تصحیح برده بودند چنانچه شیخ صاحب مذکور چند جز و صحبت رسانیدند بعد از اتفاق رفتن ایشان از لکنهو بطرف فیض آباد افتاد بعد از آن ناچار شده باز بخندمت میرزا موصوف تذکره مسطور را خان برزند



## عبرة الغافلین

بسم الله الرحمن الرحيم

بما رباب فتم و ذکا مخفی نماند هر دو در مندی که بخود دار رسید برود و لها رسید و تا بد و لها رسید بخدا رسید پس بر زبان راستی بیان خدا رسیدگان در کلام اساتذہ مسلم البشوت حرف جاد و بجای تامل نمیگذرد و داند بیت

هر که سخن را به سخن منم کند | قطره از خون جگر کم کند

و تبر دل آگاه ایشان روشن است جمعی که در فن سخن لهای دریده دهنان دوخته کوس  
لمن الملك اليوم کوفته از دار الفنا بدار البقا پیوسته انداز آنها انحراف و زریدن کاه  
خوهند ان نیست که نفوس نفیس مذکوره علت غائی ایجاد سخن و صیاد مرغ معنی عرش ممکن اند  
و عقیده این هیچدان نیز همین است چنانکه شاهمازخیال قدرت آنها بالافشان است  
ما کجشک طبعان را چه یار که زیر سایه او بر زمین اگر میلان طبیعت کسی به سخن طرازی و نکته‌بازی  
باشد باید که شیر جان را در متابعت بچو کسان صرف نماید و ما در اے این اگر باقیم سخن  
با گذارد و پهلونیشینی اهل معانی دستش ندید باید که درین راه بر نقش قدم آنها جبین سالیده  
پیروی کند تا از نشیب و فراز راه سخن نغزسته نخورد و سرنگون نیفتد عیاذ الله اگر کسی سوا  
طریق آنها بعمل آرد بجز نایه افعال و رسوائی بدست تیار و سرنجیب فرد بر دگان این طائفه  
گرداب دریای بلا اندر بنهار بے آشنای این بانی بر بے نهای تا غرق نشوی و تلاطم  
امواج طبیعت آنها کوه را از جامه برد تا بکاه چه رسد اگر طبیعت کسی بر صفحہ قلم خورده آنها  
سرگرم نکته چینی شود بدان مانند که باد تند خاشاک را بدم شعله بدر اوراق مغشوش کرده آنها  
لیاقت آن دارد که کسی سرش خود نماید تا بفرقه منظور ایشان چه رسد و در ریزه چینی ایشان  
صاحب قمتان خطما بر میدارند و لذت های بے برزند لیکن نواله باندازه کام و ذهن  
باید برداشت تا از ذهن باز نریزد و مصرعه این لقمه باندازه هر کام و دهن نیست بے اے  
غیر از اگر جرعه از باوه سخن نزدشت سرخوش باش و لیکن از شور انگیزی بهوده نکند و پاش  
که از کیفیت خواهد رفت و مینج تمار گرفتار خواهی شد عرف مال این قال مقال گفتگو آنت

نوشته در همین محله بودند که روزی بخاطر ایشان چنین رسید که آن اشعار قلم خورده را بنابر  
منصفی نزد این ضعیف الباد آورده انصاف خواستند بنده خاکسار محمد رفیع متخلص به سودا  
التماس نمود که این احقر بزبان امور فارسی چندان ربطی ندارد و دخل بچوینی و زبان فارسی  
بدان می ماند بیت تو کار زمین را نگو ساختی به که با آسمان نیز برداختی به و خدا عالم است  
این چند بیت ریخته از قبیل فقیده و غزل بچه سبب حسن قبول یافته است و الا نه بنده هم کلام  
خود را از آب نه کشیده و میرزا فاخر صاحب البتة این کار فهمیده و سنجیده بعمل آورده باشند  
و کمالات ایشان هرگز شبنمیت اگر مزاج یقین چنین انصاف طلب است  
می باید که انصاف این نسخه را نزد سخنوران فن فارسی برده طلب انصاف نمایند چنانچه  
بالفعل از شاگردان شیخ محمد علی حرمین رحمة الله علیه شیخ آیت الله متخلص شنوا و از  
شاگردان میر شمس الدین فقیر میرزا ابوجو متخلص بزره حاضرند و سوای این هر دو صاحبان  
میرزا ابوعلی هالفت در بنگله و نظام الدین بگرامی متخلص بصالخ در فرخ آباد و شاه نورالدین  
واقف در شاهجهان آباد موجودند حق تعالی این همه صاحبان را بجز طبعی برساند انصاف طلبی  
این ابیات یکپای مودی میخواند چندان دور نیست بنده را معاف فرمایند چون این کلمات  
التماس نمودم خان مذکور این شعر خان آرزو و بزبان آوردند شعر آید بحال ذائقه خوش  
گرایم به یک آشنای با فرزند روزگار نیست به بعد از خواندن شعر فرمودند که مگر صاحب  
را خبر نیست این نام برده با را کی بخاطری آرند هرگاه گرد بر آفتاب تابان انداخته در حق  
شمس الدین فقیر چنین می فرمایند که در رساله عروض و بجز و شش جا غلط فاش بر آورده ام  
و بر اشعار شیخ آیت الله منع اعتراضات دارند و اشعارند همین واقف را اکثر جا صلاح  
می نمایند و اشعار صالح و دیگران را سهل انگار شده میفرمایند که دیده و نادیده خط کشیدن  
بر اشعار ایشان موقوف نمودم چون خان موصوف چنین فرمودند بنده بدیرستی التماس نمود  
عجب حال است هرگاه پیش میرزا ابوجو کسان اختیار ندارند تا بن بچهان چه رسد طلب انصاف  
از بنده دور از دانائی صاحب است غرض با وصف آنچه فرمایند آن اجزای تسلیم  
خورده را بجز آدتمایش احقر انداخته کبیده خاطر برخاسته بخانه خود تشریف بردند چنانچه درین  
ایام گاه بیگاه که این عامی سیران ابیات نموده در دفع اکثر اشعار شیخ سعدی و امیر خسرو دهلوی  
و مولوی روم و مولوی جامی و غیره اسانده قدیم و جدید که منتخب و برگزیده عالم اند قلم خورده

و اتماس نمودند که شعر غلط را صحیح نمایند و مکرر را مکرر بنویسند میرزا صاحب اجزا را که شیخ آیت الله صاحب تصحیح نموده بودند ملاحظه کرده فرمودند که این تذکره را آن زمان بصحت میرزا محمّد که یک نوشته در باب سماجت خود بهید چنانچه خان مذکور نوشته دادند چون نوشته ملاحظه نموده شد بهید ما خانه از دست انداختند و فرمودند قسمی که من میگویم نوشته بدهند ایشان گفتند که هر چه بفرمایند همان قسم نوشته بهیم میرزا صاحب فرموده چنین نوشته بهید مسوده زبانی میفرمایند که سابق تذکره را بخدمت فصیح الفصیح و البلیغ ابلغا میرزا صاحب مشفق کرم فرمایند تا فخر صاحب سلمه الله الواهب برای تصحیح اشعار و عبارت برده بودم ایشان بسبب کثرت اشغال فرصت نیافته ناچارستی جزو تذکره را نزد شیخ آیت الله فلان که گمان اوستا دی برای ایشان هم داشتیم برده بودم ایشان تا مدت دیده بعضی جاها که غلط بود آن را صحیح دانسته در گذشته بعضی جاها غلط دانسته به تصحیح پرداختند آن را غلط تر نمودند لهذا مرتبه ثانی به حدی و آرزوی تمام بخدمت فیض هویت میرزا صاحب که درین فن استادان و مثال ایشان درین جزو زمان و درین شهر صاحب کمال دیگر نیست برای تصحیح بردم تمت کلامه خان مذکور اول بل غصه شده ابایی همچنین نمودند که صاحب را بشیخ آیت الله صاحب چکار ذکر اوشان درین نوشته خوب نیست که از آشنایان بنده و استاد مسلم الثبوت اند چون میرزا فخر صاحب مقصر بر این معنی برای تفاخر شدند ناچار بهر خود موافق درخواست اوشان او نوشته دادند بعد از مدت مدید چون بسمع خان مذکور رسید که اشعار چیده چیده از تصانیف استادان سابق در حال که در آن جریده مندرج بودند همه را قلم خورده مشکوک ساخته بل اکثر جاها با صلاح پرداختند سر اسیم گشته از خود رفتند چون بهوش آمدند با اضطراب تمام نزد میرزا فخر صاحب حاضر شدند میرزا این صورت ملاحظه فرموده بتمیمی نمودند و خان مذکور نتیجه سماجت سابق را برعکس دیده در طلب تذکره به بهید ماعنی پیش آمدند آخر کار از حضور فیض بخور میرزای موصوف آن اجرای را بخانه آورده چندی گوشه نشینی درزیدند و به مشغله صاف نمودن اشعار قلم خورده شب و روز بسر می بردند درین ضمن هر آشنایی که بخدمت خان مذکور می رسید و مستفسر احوال بر نیامدن خانه میگردید ایشان آه سر دزدل پرورد و کشیده میگفتند که ای مهربان از چندی در تعزیه زادهای طبع سخنوران سابق و حال غالت اختیار نموده ام که میرزا منظمه خول فرزند آن اهل معانی را ناحق گردان خود گرفته

|  |  |
|--|--|
| گویند که از خوبان بدنام شدی خسرو<br>که شمشای تو از بسکه هست رنگ آمیز<br>خسرو که نخست دی اول دلش دهید<br>نداغم مر ترا در دل چه انت د<br>تغافل کردنت بے فتنه نیست<br>سخن باقی و شب در گفتگورفت | دل چون نکند فرمان خسرو چه کند آن را<br>نه آشتی تو داند کسی نه جنگ ترا<br>دان دل که سوخته بود آتشش دهید<br>که دادی صحبت دیرینه بر باد<br>فریب صید با خد خواب میداد<br>پسیده دم دید و مه فرو رفت |
|--|--|

### سعدی علیه الرحمة

|   |   |
|---|---|
| برین که صومعی زده ام خرقه حرام است<br>آرزو میکشم با تو دلم در بستان<br>چون تنگ نباشد دل مسکین حامی<br>هر غمی را فرمی هست از ان می ترسم<br>چرا د چون نرسد بندگان مخلص را<br>پیش دگر نمیستوان رفت | ای مجلسیان راه خرابات کدام است<br>یا بگر گشته که باشی تو که خود بستانی<br>کش یار هم آواز بگیرند بای<br>پیش از انم بکشد زهر که تریاق آید<br>رو است که همه بدی کند که نکوست<br>از توبه تو آدم بد زهن را |
|---|---|

### مولانا ی روم علیه الرحمة

|  |  |
|--|--|
| ای خداوندیکه یار جفا کارش ده<br>تا بداند که شب مایه جانی می گذرد<br>دلبری عشوه گری سرکش خو خوارش ده<br>در عشقش ده و عشقش ده و بیارش ده | این هر دو شخص در آفریندگره با بنام مولوی روم ثبت است در بان در عالم<br>نیز چنین است و نیز اما صاحب می فرمایند که این هر دو شخص از مولوی روم نیست<br>خوب مصرع متاع نیک هر دو کان که باشد متاع خط کشیدن نه بود + |
|--|--|

### مولوی جامی علیه الرحمة

|   |   |
|---|---|
| سرود مجلس در دست آه و ناله ما<br>مرا بگوی تو خواهم که خانه باشد | حباب خون جگر لاله گون بیاله ما<br>زهر آمدن آنجای بهانه باشد |
|---|---|

بنظر درآمده و بسبب نارسائی فہم ناقص خود فتح این ابیات مطلقاً بخاطر نرسیدن امکان انقدر دانست البتہ کہ از چنین صاحب کمالے کہ کمال خود دعوی دارد بچوکاری بعمل آید بیوجہ نخواہد بود فی الواقع مرتبہ میرزا درین فن بجائیست کہ مترادف مردم اگر بر بیان دیدہ بنویسند جادارد گوشل من بچیدان بہ کنہ او پی نہر لیکن از داناتی میرزا صاحب بعید بود کہ چنین حرکت بعمل آورده روشش و صنیع و شریف گشتند خدا نخواستہ اگر ہر یکی اندہ منتقدان شعرای مذکور مشکوک نمودن این اشعار سوال نمایند بقیہ عمر ایشان در ہم رسانیدن جواب بہ خوبی صرف شود کہ جای دم زدن نباشد علی الخصوص دو حرکت بسیار قبیح از ایشان بعمل آمدہ یکے خط کشیدن بر اشعار صحیح اوستادان مسلم الثبوت و دیگر از جہان گذشتگان را بخوبی یاد نکردن برین ہر دو چیز تصحیح مذکرہ موقوف نبود عالم سخن ہزار رنگ است و ہر یکے بر یکے مآلوف چہ لازم بود کہ شعر دیگرے را کہ مرغوب طبع خود نباشد سست دانستہ مغشوش سازند می بایستی ہر شعر کی پسند خاطر می بود بصدا خاص مزین می ساختند و باقی را بحال خود میگذاشتند بدانت این احقر محقر اصرار و السب چنین می نمود واللہ علم بالصواب -

## فصل دوم

در بیان اشعار اساتذہ کہ میرزای موصوف بر خط کشیدہ اند در قبول نمودہ -

### حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ

خودم الفان بدہ رستین امکان دارد  
جان من یا مان غم یاران ازین بہتر خوردند  
کہ بلا اہمہ زمین رخسہ بردن می آید  
کہ در میان من دل ہزار فرسنگ است  
کہ شنیدہ است کہ دیدہ است و کرا پیش آمد  
از جور تو کہم گلہ افکار نہ کردے  
کنون بر میدہد نمی کہ من میکاشتم روز

تو بدین خوبی و من عاشق آنکہ نہ تو دور  
عمر با بگذشت یا من نیامد در دست  
اے صبا خاک ریش آید بند از بہ چشم  
توے صنم کہ ما در دے چہ سود ازین  
انچہ من دیدم و من میکشم از درد فراق  
ز انسان شدہ ام خواہ پیش تو کہ بہر چند  
من شکستہ دیدلان را خدہ قتی بندم در دے

|   |  |  |
|---|--|--|
|   | امینای حقینی   | ایمانی   |
| کجا شد آن همه مهرے کدائستے اکنون  | بخاطرت نہ رسم گر ہمہ غبار شوم  |  |
|   | میر حسین مخاطب بامتیاز خان متخلص بجالص   |  |
| <p>ز شرم آلودہ چشمی دیدہ ام نظارہ گری<br/>         بہر کہ شد بالا نشین محروم گشت از یاد تو<br/>         شوخی مشت پری یعنی کہ لبسل را چرا<br/>         آدمی نیست صنوبر کہ بود بارش دل<br/>         حسن سرشار تر امشاطہ دکا نہ نیست<br/>         ز تاثیر نگاہ چشم او پیوستہ بیمار<br/>         ہجر او خود نشد چون بگذار کم شود دل<br/>         ماہ من از مبارکش بسکایاب قناب شد</p> | <p>کہ تا آمد نگاہش بر سر مژگان حیا گردد<br/>         مقری تشبیح ازان بی ہرہ الہ یاد خداست<br/>         سیر گلشن پیشکش پیر جم گلچیدن چہ لود<br/>         انقدر دل ز کسے خواہ کہ مقدور شود<br/>         مینزد برگشتہ مژگان شانہ بر کاکل ترا<br/>         بمن آب و ہواے دل مگر دیان میسازہ<br/>         چہ بکار خویش آید کہ بکار ما، میاید<br/>         سہرہ چوبست عافش پنجہ آفتاب شد</p> |  |
|   | میر اصائب  |  |
| <p>کہ شد گویتمی سایہ افکن از برود و شش<br/>         صورت ابلیس را بگذار تا لوم شوے<br/>         بغیر ما کہ دشنام میتوان داد<br/>         ما سر بسر قلم واجب داد دیدہ ایم<br/>         صائب چہا شنید ز مردم برائے تو<br/>         سخت میر رسم دو چار آفتاب من شود</p>  | <p>نہ خط است این نمایان گشتہ از طرف بنا گوش<br/>         ترک عجب و کبر کن تا قبلہ عالم شوے<br/>         کہ کام عاشق نا کام میتوان داد<br/>         بہر گز نبودہ است باین رتبہ حسن خط<br/>         گر بشنوی از دود سہ حرنی چہ میشود<br/>         آنکہ دارد اما د خیر گی بر چشم خویش</p>   |  |
|   | حکیم شیخ حسین شہرت   |  |
| <p>اگر کردم حسد بر تارک دنیا حسد کردم<br/>         بید رفیع جور و جبار اگر ان کمن</p>   | <p>اگر کردم حسد بر تارک دنیا حسد کردم<br/>         بید رفیع جور و جبار اگر ان کمن</p>  | <p>نشد ہرگز کسے محمود من از مردم دنیا<br/>         سودای باز محنت وصل تو در گرفت</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>آه از آن شوخ که من بر سر آتش چوروم<br/>گذر کن از سخن بوسه این نه بس باشد<br/>خواهم از دل بر کشم پیکان تو<br/>شکار پیشه دو ترک اند کفچه چشمانش</p>  | <p>بهر محرومی من از ره دیگر گذردم<br/>که بگذرد سخنان تو بر لب و دهنش<br/>لیک از دل بر نخی آید سرا<br/>هناده بر سر بالین خود کبان هر دو</p>  |
| <p>آه سبزواری</p>   |   |
| <p>شود از دیگران در حتم و بر من افشاند<br/>تابوت من آهسته در کولیش گذر آیند</p>   | <p>غباری در دل از هر کس دارد بر من افشاند<br/>چون نیست امید ی که بیایم دگر اینجا</p>  |
| <p>مولانا فیری</p>  |   |
| <p>آئی و بگذری و بمن هیچ ننگری</p>  | <p>ای جان من فدای تو این نیز بگذرد</p>  |
| <p>نعمت خالغالی</p>   |   |
| <p>شد گل ویش مگر بگذرد گل گزنگ تر<br/>هر خط ز بس آمد و رفت تو در اینجا است<br/>گل اشک چشم دلاله دل سنبل نمیشانی<br/>اگر نشست عالی پادشاهین شکوه توان کرد<br/>و اعطای منع شراب از دوسه حرمی کردند<br/>قدر و قیمت نیست هرگز مردم بی فیض را<br/>مد چشم گز خوری یک سخت نیست درست<br/>با رخ و زلف تو کار است چه می باید کرد<br/>به عینیت هر که حق آشنائی را نهدارد</p> | <p>کز ناله ببلبلان شد ناله سیر آهنگ تر<br/>در بستر هر برگ گل جای تو گرم است<br/>گرفته هر کسی از عشق چینه یادگار از من<br/>که در اواز غورناز معشوقانه عار از من<br/>قفل ایجد بگرفتند و میخ نه زدند<br/>عاقلان عبرت ز نخل بے ثمر باید گرفت<br/>ز آنکه دیدیم بیک حرف تو بچ غلط<br/>آفت یل منها است چه می باید کرد<br/>آهی هر کجا باشد خدا باشد نگهبانش</p> |
| <p>شفیعی اثر</p>  |   |
| <p>بخون غلطیدن دلم از بیدار تو می باشد</p>  | <p>سم در قبضه و شرکان جلا د تو می باشد</p>  |

## محمد قلی سلیم طشتری

انکه بر با گلخی زد پیش ازین ازد دست  
 نگاه باغبانم می پرستم لاله گل را  
 میکشد به چمن طبع پر عنبر در مرا  
 سلیم بار فروشی عشق را نازم  
 ز بلبلان گلستان سلیم صد فریاد  
 لے باغبان بجان تو ما آموده ایم  
 به معشوق کسی هرگز ندارم میل آمیزش  
 رسید کار بجای ز عاشقی ما را  
 از گرفتاری چسبانا نام سلیم  
 ز ناز و غمزه دران چشم هر چو بخت  
 گرم آتشازی ام چون دید در طفل بدر  
 گرفتیم آنکه دهد وعده شاید امید  
 آن لب سلیم آب بقار شمشید کرد  
 دارد اید دست ز تو شکوه بسیار سلیم  
 حق عشق از یک نگاه گرم بارم شوند  
 ولتے بر آنکه کند توبه به هنگام بهار  
 گرم بومل رساند سلیم منت عجب  
 من کجا و سفا از کوس خرابات سلیم  
 بره گذار نظر ریزنے دو چار شدم  
 چو سوی صیدگاه آید ز دوق و غلمان  
 ز بوی پیرین برون نیخی آنجان مرغ است  
 بباغ میرود آن شاخ گل سلیم و گره  
 گلر خان بنیند مهر که بر اسیر بکند عمر

میزند اکنون بچوب گل من دیوانه را  
 کنم چون موی بنمبر ز بابت شاخ سبیل را  
 شراب میکشد اینجا گله بزور مرا  
 که خاک بودم و بفرخت چون عیر مرا  
 که از بهار نکر دند با خبر ما را  
 از کفایت گل است علاج ز کام ما  
 به بیل میدهم گل را اگر دست من باشد  
 که در قبیله ما هر که بود مجنون شد  
 فکر آزادی چو در اندیشه نیست  
 ولے چه سود اسیران نگاه مینوهند  
 گفت این بد بخت مشق عشق باری میکنند  
 دماغ کو که کس صرف انتظار کند  
 خونهای خلق کهنه شدن خون تازه است  
 آه اگر مهر خوشی زو بان بر خیزد  
 چون دهم شهری که در غمت و چارم شوند  
 این گناهیست که مستوجب عقیدن است  
 که هر چه گوئی ازین روزگار آید  
 چه توان کرد و جو تقدیر اسے باشد  
 خبر ز دیده بدل نارسیده کارم شد  
 صدای خنده زخم از سربک تیری آید  
 که چون برگ گلے هر جا سیم دید میلزد  
 بهار در چمن امروز میمان گل است  
 آفرین گویند بر هر زخم تبریک دیگر



|  |   |
|--|---|
| <p>زبان خویش را الکن مییدی کاش میدیدی<br/>اگر از زلف یار افتد بست من سن آری<br/>چه میکردند اگر میداشتند این قوم دنیائی<br/>نمیدانم گره از زلف با کاکل کشا داشت<br/>که من کار نمایان کرده ام لغام می خواهم<br/>شادی از بهر این دعوی بلند شمشیر نیست<br/>کو کهن معشوق را از سنگ پیدا کرده است<br/>بندگی باید میبسر ز ادگی منظور نیست<br/>تا چون خودی نه بنده از خاک بر ندارد<br/>بنیر از دشمنی با شرط دیگر نیست منظورش<br/>چون دختر زنی یک پسر ساده ندیدیم<br/>در بنگ تو کیف است که در باده ندیدیم</p> | <p>بیش چون خودی هنگام عوف عاظم<br/>بزرگ عوی مینی میدهم جاد دل خوش<br/>گدائی را به نخوت میکنند مرد درویشان<br/>بر نیاست بوی ناله هر جا میروم شهرت<br/>گر فتم بوسه از لعل کبش دشنام می خواهم<br/>نام صاحب بهر آن از کار فاش بلند<br/>عشق چون کامل عیار افتد کز ایجا دشن<br/>شهرت از فرزندی دم نگردی حق شناس<br/>دنیا می سفله پر در نگرفت دست مردی<br/>من دشمن جنج دوستی با هر که می بندم<br/>یک عمودین میکده بودیم سدا فرار<br/>شهرت رخ یار تو نکو خطه جو بر آورد</p> |
|--|---|

### سراج الدین علی خان آرزو

|  |   |
|--|---|
| <p>گستی شیخ همچون شنگ تابش جان را<br/>عالم آبت این دانشی اند نیست<br/>زان رو وصل ریش بود آرزو مرا<br/>در بزم وصل است بهمن آرزو مرا<br/>گری می آید و رنج راه چندان در نیست<br/>تا چند خون توان کرد آن دل که ماند ایم<br/>یک آشنای بامزه در روزگار نیست<br/>پس تاراج می تا خانه خوار می رفتم<br/>این عذر بدتر است بس از گناه ما<br/>اگر ماند شب ماند شب دیگر نمی ماند<br/>شامی محب مقابله دیدیم روز را</p> | <p>اگر میدیدم رخ از بنگ بان دندان جان را<br/>شیخ آنجا دعوی تقوی نخواهد رفت پیش<br/>هر خطه آید منظر دیگر او مرا<br/>کام دو بان من ز می بوسه بر کنند<br/>گر تو هم آنی بی طوف شهیدان در نیست<br/>زین پیش طاقت جورا بی یوفان داریم<br/>آید بحال ذالقه خویش گریه ام<br/>تقریب محب بودم فتن محاسب عمری<br/>از زلف دل گرفته بخت تو بستمیم<br/>سه کامل بنورانی رخ دبر نمی ماند<br/>دیدیم زلف تا کمر آن دل سرور را</p> |
|--|---|

## در کی قتی

کرده ذوق چمنی گرم طلب با زمر  
شوق گل با قفس آورد به پرواز مرا  
بروز عهد تو هر دل که بود پر خون شد  
ستم تو کردی و تهمت بنام گردون شد

## دانا ی کستیری

ز کوه حسن ز عاشق در لعل توان داشت  
درست اگر ندی نیم بوسه بسیار است  
تأب مقاض ندارد ورق نازک گل  
لب گشاخ رسلدن برنج او شتم است  
منظر اب اندر سخن عیب است انا چون بلال  
مصرع بر لبته باید گویش ماهی رسد

## فقیه در دمن

نامه ام تا باز ننماید کس خوب مرا  
آکشته قاصد را بگردن بسته مکتوب مرا

## ذهنی مشهدی

صد سفر همراه دی بودیم از عهد صبی  
از رقیب امر و می پرسد که او هم که کیست

## رضی الدین نیشاپوری

آخروزی گذر کند بر دل تو  
مکن بنود که دل ترا بگذارد  
آتش بر سر ز چرخ آتش بارد  
این سوخته دل ببا امید دارد

## رضی اصفهانی

از غمی بمن نزد که دم تیغ بر نگشت  
بر گشتی بخت من از این قیاس کن

## رفنا ے پروی

دل جان سپرده بسکه طمید است در بزم  
من خوش بر این گمان که قزاق گرفته است

|  |  |
|--|--|
| برسوی عالمی شدی از دست گلر خان<br>سلیم رفت ز گف خیت را بایردن<br>قد باغ ز سامان گل لاله کمی نیست<br>منت ز باغبان چه کنم از برای گل<br>بدبسیان گر نظر بکیم جدا نیست | صد بار گفتت که سلیم بخین میباش<br>نصیحت من دیوانه بعد ازین عبت است<br>چیزیکه درین فصل ضررست نفع است<br>دارد خدنگ ناز تو زخمی که واه واه<br>گرش بابا نظر بودی چه بودی |
|--|--|

### خضر خناری

|                               |                                    |
|-------------------------------|------------------------------------|
| ز رفتن تو دله باز پس نمی ماند | یا تو میروی و درین شهر کس نمی ماند |
|-------------------------------|------------------------------------|

### جلیل خلیل خلص

|  |  |
|--|--|
| دردی که میکشد دلم از انتظار وصل<br>گره شد بر تو از تنگی جایم شمع تابان | داند کسی که بر سر رای شمشیر است<br>بنگین یا قوت حمر گشت آخراین بنگین |
|--|--|

### درویش دمی

|   |  |
|---|--|
| بزرگ دیگر امروزم نصیحت میکند ناصح<br>هنوز پیش آنکه اعتباری بهت ای هدم<br>افسوس که کار مشکل نتاد | مباد اول ز دوست برده باشد دلربایی من<br>که شب بودی با اغیار و پنهان آردن<br>مستلم بر رضای قاتل انتاد |
|---|--|

### میر رضی دانش

|   |  |
|---|--|
| می بخور چند آنکه نشاند ز گل گلچین ترا<br>چند هر هفته کنم خون دل بخواران | یا سباجن پاک خورشیدین دن غمش است<br>شب آدینه بهمن در رمضان میبایست |
|---|--|

### داود بنوی

|   |  |
|---|--|
| بیتوا ز شعله آه دل دیوانه ما که<br>افتاده بگفت زلف تو دو کام گرفتیم | سپیل دودی شد و بر خاست دیوانه ما<br>شب بر سر دست آمد و آرام گرفتیم |
|---|--|

## میر نظام الدین سنہلی

برہمائی کہ آن نامہربان کیا بخش آید | روم از خویش دماہی باید تم تادل خویش آید

## سیفی بخاری

ہر کہ دید از غم آن ماہ جبین نارم گفت | گہا شگفتہ گر بکشایند دہنہا

## میرزا سیلمان جابری وزیر

اگر ز دل غم زنت مبر معدوم است | و اگر مراد من از تو وفاست معلوم است

## حاجی فریدون شائق

مست و مہیاک و دفا و شمن و خمر بکفت | خوب می آئی اگر رحم شفاعت نکند

## میر سنجر کاشی

روندارم کہ بگویم تو در نہ دارم | سخن چنہ کہ بروے تو گفتن دارد

## حسن سیرتی

دل محمود شد اسیر یا ز بند | کار خود کرد عشق بندہ نواز

## سالک قزوینی

از ان کہ مردہ را نفسش آید نگفت | دشنام خشک ہم بدعا گوئے رسد

## میر رضی ارطمانی

باور مکن که از تو دل آزرده میروم  
چند دوستی است بآن سنگدل رضی دیگر

جنگ مرا جو صلح تو هیچ اعتبار نیست  
چند دشمنی است که با جان خوشین داری

## رضای کاشی

نیاز عاشقان معشوق اور ناز می آرد  
تو سرتاپا وفاداری ترا من بی وفا کردم

## سعد الدین راقم

از آزار دل من یکسر موکم نمی گردد  
ستگر بی وفا برگشته مژگان کنی که من ارم

## میر محمد زمان خان راسخ

از گلگشت چمن بیرون چو آن سرخروان خند  
کنشاده بال قمری سرواچاک گریبان شد

## حسن بیگ رفیع

ز جور پیاپی گویم مثل که بهیمل است  
بلطف اوستم رفدگار می ماند

## سلمان ساوجی

دعوی زهد تو آن روز سلم دارم  
عشقل صنوبری که دلش نام کرده اند

که روی بر سر آن کوچه و هشیار آبی  
سلمان بیا و قد تو در بر گرفته است

## مثنوی

افتاد مرا عجب شرکارسه چکنم  
تا لوسم و زاهد هم ولیکن در راه

و ندر سرم انگنده خواب چکنم  
گر بوسه دهد مرا نگارسه چکنم

## شاه واقف

نمی گز چشم ما خیزد جهان او خطر دارد | معاذ الله که این ابر بلا طوفان انگیزد

## شاه حسین

چون نیازم در مقام نازمیدارد ترا | بر من زار از ترحم باز مسیله ترا

## شرف تبریزی

دست تو چون گردن قاتل نمیرسد | ای مرغ نیم گشته طبعیدن چه فایده

## شرف جهان

شد سینه بسد چاک ز تیغ ستم او | بیرون نشد از سینه صد چاک غم او

## میر شاهی

ز جهانیان ندارم کسی جز از تو افت | تو هم ازوری برائی سر یکی سلامت

## شرف جهان

سگ کوش اگر آرزو مار از دخی رنجم | میان همنشینیان گفتگو بسیار میباشد

## شاپور

کم کن ای شاپور از ناز زلفش گفتگو | این سخن با آدمی ناز و دکا فرمی کند

## شانی تکلو

تکشم ناز و یسران چکنبم | طودین عاشقانه افتاده است

|   |  |
|---|--|
| دل سدا زلف بر نمسار و<br>ایچے قتل چون منی دعدہ چہ میکنی مکن<br>بغنا بے لبست مشغول زمان کہ خواہی شد<br>ہمچو در افتادہ ناگہ بیار خود رسد<br>پروانہ مزین لان محبت کہ نداری | دست پسر گرفته بست پدر دہ<br>زین طلسم شکستہ چون بستند<br>بند قباہی خویش را خاطر خود گرہ مزین<br>کہ در ہر گوشہ از چشم تو افتادہ است بیا کہ<br>دست تادگر دون من کہ تنیش خون گویست<br>آن سوز کہ بی منت پرواز فلان ساخت |
|---|--|

## میر یادت لاہوری

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| چو آفتاب لب بام آخر عمر است | رسید بر سر ناخن حنای عشرت من |
|-----------------------------|------------------------------|

## سرخوش

|   |   |
|---|---|
| حال دلم بگوش تو غافلن چہان رسید<br>چشم اد ابروے میکدہ زینخت | کفتم پیام شوق تو قاصد خویش رفت<br>مے بکشتی نشستہ مے آید |
|---|---|

## سری مشدی

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| خوشیتن را ہیچکد بے ذوق شفی کار نیست | از ہوس پہلو خورد عشقی کہ با دزدان نیست |
|-------------------------------------|--|

## سرخورد

|                            |                                 |
|----------------------------|---------------------------------|
| بتاب حوصلہ عاشق تو مے نازم | کہ جان ز جور تو بر لب دیہج نگفت |
|----------------------------|---------------------------------|

## رباعی شاہ بوعلی قلندر

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| دل کرد بے نگاہ در دست عشق      | جز روی خوشت ندیدم از خور عشق |
| چند آنکہ رخت حسن نمد بر سر حسن | بیچارہ دلم عشق نمد بر سر عشق |

# باستر کاشی

حیران خودم که از چه جسم  
مین هیچ باین و آن مناسخم

## مرزا بیدل علیه الرحمته

عشق گاهه قدر دان درو پیدا میکند  
دل جمع این زمان چه مکان است  
رجیب هر فرقه آغوش می چکد اینجا  
عشق اسرو بر حکیم پیرس از فقر ایسج  
نشاء گوشه دل از دیر و حرم نمیرسد  
روز در غم حسرت شب بکوی نوید  
ازین عبرت سرا گفتم چه بردند آرزو دنیا  
آنجای جواب نامه عاشق دریدن است  
همه عمر با توقع زویم و زلفت ریخ خار ما  
بستون تا حشر اگر نالد و گریه و میست  
ریشه گل کرد و رفت دانه و ماء  
بیا که جاں تو در چشم دوستان نیست  
عالم همه افسانه مادر و ما هیچ  
سربزار رنگ زن مدد بهم نمیرسد  
روز آن شمع نیست طرفه زندگانی هست  
حقیقت محرومان گفتند دلغ آشنائی با  
بیهوده انتظار خبر می کشیم ما  
چه قیامتی که نمیرسی ز کنار ما کنار ما

## رباعی

بیدل به تلاش لـزق آماده به بر  
در زمره کائنات دید که نه کرد  
سگ تالـج سنگ گشت و خراجا کر خر  
این ننگ بخود قبول خبر نفع بشر

## رباعی

زاهدان سوے فطرت مردانند  
یک ره خبر از آتش کاغذ زده گیر  
در معبد شوق بیستی مند دانند  
تا سرخشان جو به می گردانند

## رباعی

بیدل بسجود بندگی توام باشن  
تا بد نفس بدوش داری خم باش



## حیدر شکونی

لہذا کٹش نہ باندازہ است اسے محرم | بگو بستم بسیار بار لب کند

## شفا فی

صبا دایمست بامن سینه صافینا ازان ہم | کہ بوسے بہرین درغیر اہ کلندہ برگردد  
از درول چو در آید مگر در چپ و راست | تا با نگو کٹش ستہ است وفانہ نشیند  
من کجا دھوس بوسہ ازان لعل کجا | لب گزیدی و دلم و طلب جام افتاد  
غافل خود شدیم بگویش کہ وداع | خود را از اضطراب ہما نجا گذاشتیم  
شفا فی از تو تمنائی یک ہمہ دارد | امیدوار ببلداری و فتاہیت نیست

## شیخ بہاؤ الدین عالمی

مرا امید بہودی نمادہ ای خوشا روزی | کہ سیکھتم علاج این دل بیمار می باید  
نابہ سے میخانہ سرخرو بہ سے دیدم | گفتش مبارکباد از منے مسلمان

## کمال الدین شنائی

دل داد و جان زان لب بگر فشان گشت | جان تمام داد و عوض نی جان گرفت

## شرف الدین علی پیام

جز غریزہ القدر یوسف را گئے خوشہ است | از غور میر زانی تنوخ بے پرواے ما  
غیر و وصل کسے زہے طالع | من و ہجران یار یا قسمت  
تو ہم بگیسے خود گو کہ داشود با ما | اگر مناسبت شام باغبان است  
ساختہ است آئینہ سان با خوب شیت و نگلہ | دل بہر صورت کہ باشد زندگانی میکن  
ووش گفتی کہ قیبا ز تو نکایت دارد | ہر چہ خواہی تو بگو غیر چہ طاقت دارد

|   |  |
|---|--|
| <p>مینت در سر فکر روزی صاحب بخیر را<br/>         تنج ہندی کشیدہ سے آید<br/>         گر بہ بیند رخ زیبایہ نما<br/>         و شیشہ یلور سے جان فزا قبول<br/>         قبول بسکہ کنی خویش را بوملش گم<br/>         شیدہ دستی و نمخہ نیستہم<br/>         از جہان مجنون بریدہ دردی و دیوانہ کردہ<br/>         گفتش میسکنی بہ من نہ کہ<br/>         میروم از بجای اداسے کاشش</p> | <p>باشد از ناخن کلید رزق در کف شیر را<br/>         داسے بر ما شتی کہ بے جگر است<br/>         گل فرستد بہ محمد صلوات<br/>         ہر کس کہ دید گفت کہ حج مجسم است<br/>         ترا نشستہ بہ پہلوی یار توان دید<br/>         کم کہے دانکہ این ہم مشربی است<br/>         کم کند عاقل چنین کاریکہ این دیوانہ کرد<br/>         از سدا ز گفت باید دید<br/>         در مقام ستیزہ گوید باشش</p> |
|---|--|

### شیخ آیت اللہ شتا

|  |  |
|--|--|
| <p>مردیم چون کنیم کہ باید بخلق ساخت<br/>         مارا کہ در غمہم تو بخود ہم بر آریست</p> | <p>در تذکرہ خان موصوف نقطہ شک گذاختہ اند فی الواقع در معنی این بیت اشک در شہر<br/>         مہرزا بلا شک۔</p> |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>چہ سودا فطرت تو را زدادہ سینہ میداند<br/>         کہ از بس بدگمانی دوستی را کینہ میداند</p> | <p>میرزا میگویند کہ معنی فطرت درست نمی آید و تذکرہ اشرف علی خان نقطہ شک درین<br/>         شعر کردہ اندایجا شک از فطرت میرزا صاحب بعید است۔</p> |
|--|--|

### شیخ محمد علی حنین علیہ الرحمۃ

|   |  |
|---|--|
| <p>لب باقوت او سازد محل لعن خشان را<br/>         نہ آئم کہ تخاصم عشق آسان دست بردارم<br/>         دل را بہ بنان خانہ دیدار فرستیم<br/>         داعی خوشی افتاد ز عشق تو بہستم<br/>         بجفات دل نہادم کن انجہ می توانی<br/>         ہدف سینہ ز من ناموک مرغان از تو</p> | <p>خطایحان او در دام آرد ما تا بان را<br/>         بمان قیامت سے برم چاک گریبان را<br/>         این نامہ سر لبتہ بدلدار فرستیم<br/>         این لالہ بآرایش دستار فرستیم<br/>         چکنم نمیتو انم ز تو احترام کردن<br/>         سخت جانی زمین و سستی پھان از تو</p> |
|---|--|

زین غرہ کہ حد کار کہ طبیعت نشت | الله نمی توان شدن آدم باش

## رباعی

در مذہب خود گر ہمہ خر گرد و کس | تا صبح نشوی بہا و تر گرد و کس  
اے بیخبر این قافلہ اوہام است | جاے نرسیدہ است کہ بر گرد و کس

## رباعی

بیدل اگر از عالم جودت خبر است | انظار قناعت ز ہر بدست است  
ساغوز رو عشرت کن و قبال طلب | مہمان کریم را فضولی ہست

## رباعی

بیدل عمریت کہ طلب در بدریم | در معنی تحقیق ہمان بے خبریم  
امد پردہ شگافیتیم و جبری نکشو | اکنون بر خیز تا گریبان بدریم

## شوکت بخاری

خط کہ یا قوت تو نظارہ پسند است | اگر دلیست کہ از آمدن خندہ بلند است  
کی بود طاقت آغوش من نہ اندام ترا | ایگدا زد و چونکہ آب نکین نام ترا  
کے می بخندان دندان یا قوت لب اورا | کہ از بطنم بود سنگ ز برگ گل تراز ویش

خان آرزو در اول معرین بیت چنین دخل کردہ اند۔

نہ بخت گوہرندان و یا قوت لبش آئیں | اگر از ششم بود سنگ در برگ گل تراز ویش

میرزا صاحب بملازحق کشیدن در تذکرہ مذکور بدخطا حاصل و شش اندر ہر دمورت معنی ندارد و برابر با بقہ روشن است کہ بہر دمورت بے معنی ندارد و در دخل خان آرزو ترقی معنی است

## غنی بیگ قبول

بے اصل ہر کہ دید بنائے زمانہ را | آئینہ دار ساخت ز یک خشت خانہ را

## حالت

|   |   |
|---|---|
| از چاک تنم در دل پر خون نظری کن<br>با مهر و محبت تو جفا پیشه چه دارم  | نظاره صد بار زمین خسته تری کن<br>روداغ بجای نه و خون از جگری کن |
| <p>بسمان الله این مرد و شعر حالتی را بلند رنجه داشت و در تذکره مذکور تحت خود نوشته اند و بر<br/>         همچو شعر رنجه دار او خط کشیده اند اینست</p> <p>کشیده تیغ در حالتی بنظر آتش<br/>         خبر دهد کزین ره چنین سوار گذشت</p> <p>فصل سیوم در بیان اصلاح نمودن میرزای مسطور بر اشعار<br/>         شعرای حال و استقبال میان نورعین واقف ساکن بیابان</p> |   |
| دیدم بحر مرغ چین زاده در قفس<br>نالهیدی که ز لوله افتاد در قفس  |   |
| <p>میرزا صاحب و مصرع ثانی بلفظ بیتابی لغت نموده میفرمایند که ناله تعلق بشنیدن است<br/>         نه به دیدن حال آنکه شعر محسن تاثیر که اناستاد لیل نقه و مسلم البیوت و زبان دان و اذا عزا<br/>         ایران است سند شعر واقف است -</p>   |   |

## محسن تاثیر می فرماید

|  |  |
|--|--|
| اثر ناله ام آخر به قفس آتش زد<br>کس چنین ناله مرغان گرفتار ندید  |  |
| و جاب فیض آب حضرت شیر از حواجر<br>حافظ نیز می فرماید   |  |
| این چه شور است که در ده قمر می بینم<br>همه آفاق بر از قفسه و شرمی بینم   |  |
| <p>و نیز باید دانست که از بیتابی مرغ ز لوله در قفس لطف ندارد و اگر طوطا هم بال پر<br/>         بجنبه ز قفس در حرکت می آید و در اینجا لطف صوکت تاثیر ناله مرغ مدحی شاعر است -</p> |  |

## غزل

|   |  |
|---|--|
| بر سبک دلی ما کس نتواند در لبست<br>چون هوادر همه آفاق بود خانه ما             |  |
| <p>در مصرع ثانی اصلاح میرزا اینست</p> <p>همچو بود در همه آفاق بود خانه ما</p> |  |

|  |  |
|--|--|
| <p>طفلی که زمستی نشناسد سرو پا را<br/>         ز بهر جان دیده ام تلک که کافران بل بنید<br/>         اگر آن دیده انبای زمان مستوری<br/>         یک روشن نیست جان گذران آفاصل<br/>         من آن غارت گر جان می پرستم<br/>         سزد و کز تو کنم عهد جوانی<br/>         من گشته دور از کوی جانان خانه دارم</p>   | <p>از بے سرو پا یان چه خبر داشته باشد<br/>         خدا کو تاه سازد عمر ایام جدائی را<br/>         خوش بیاسای که از جمله بلا دوری<br/>         خاک ره گردی اگر تاج سر فقوری<br/>         غم جان نیست جانان می پرستم<br/>         که یور پر کفنان می پرستم<br/>         دل آنجا دلگیر آنجا دعا آنجا امید آنجا</p>  |
| <p>آنجا میرزا صاحب عقل مصاحب بعد از خط کشیدن بر اشعار اوستادان در تذکره<br/>         مذکور بدست خط خاص نوشته اند عجب حالیت که مؤلف تذکره شعر بلند رتبه را موقوف<br/>         داشته بلکه موقوف بر نوشتن دیگران گذاشته و اشعار رتبه دار همسین اند</p>  |  |
| <p>سعید اشرف</p>   |  |
| <p>منتی گردان ز گس خونخواه اگر آوری<br/>         چون رگ یا قوت در لعلش بود و ج سخن<br/>         کوس شهرت نتوان ز وزیران دگر<br/>         تا بلایه ز مردم بود دوست ز تو<br/>         ماری از بهر بن طافت مایا بایست<br/>         زبان را نیست یارانی سخن گفتن مگر کرد<br/>         بگفتا کیست اشرف اینک می بینم سرافش<br/>         ازین چشمه ایم از انتقام با می برسی</p> | <p>چون طبعی گو کند بیاد را اگر آوری<br/>         بسکه کرد است از حیا گفتار را اگر آوری<br/>         چند چون کوه بنالی ز فغان دگری<br/>         چکنی دست فروشی ز دوکان دگر<br/>         ماه من کار ندارد بکتان دگر<br/>         طبع نهی دل افشگری لازیکه سیدانی<br/>         گرفتاری کمی بینی نظربازی که بدانی<br/>         با چنانکه کادی فیض از ما بیشتر یابی</p> |
| <p>ظاهر میرزا صاحب قیاحت این شعره نموده اند که بلند رتبه دانسته با تحاب نوشته اند</p>  |  |
| <p>ببلای رفتی و گردید عارض کلمات<br/>         بستی در سر کشته دارم نهان چون گرد باد<br/>         صد هنر دارم کس لافم بشعر و کلام است</p>   | <p>بزرگ چهره مقلس ز شرم مهان سرخ<br/>         خاک حرام گردوم بر آسمان چون گرد باد<br/>         خامه در دست هنر در تیر روی ز کس است</p>   |

چون مزاج شریف ایشان بفراسم آوردن الفاظ متناسب بسیار راغب است چنانکه در شعر  
بالله عارف رفت اندام مصره آخر را چنین اصلاح نموده اند که

جایگاه چشم دگوش است بینی چسبنا سجد  
گومریت معنی از صفحه عبارت حک شود میرزا صاحب را پیچ پروا است وله

دوستی پاندار بایسته | عهد با برادر بایسته

میرزا صاحب بجای پایدار استوار ملاح داده اند فی الواقع با اعتقاد خود خوب فهمیده اند  
لاکن اعتقاد جمهور نیست که براس دوستی پانماری و برای ستون چوب و کمر استواری  
میاید زه استواری فهمید میرزا صاحب صاحب

یکدیدی براسه مدین کفایت است | هر چند روی مروم دنیا نمیدنی است

میرزا فاخر صاحب در مصرع اول چنین اصلاح نموده اند مصرعه

یکدیدی براسه مدین بود ضرور

نصاحت مصرع میرزا صاحب و مصرع اصلاحی میرزا فاخر بچشم غور ملاحظه باید نمود

مولوی روم

من با تو نمی گفتم که ده دوسه پیمان | من مستم و تو مستی اکنون که برد خانه

میرزا صاحب بدستخط خاص مصحف ثانی را در تذکره اشرف علیخان خط کشیده چنین

اصلاح نموده اند

من مست و تو مستی مست اکنون که برد خانه

بر بلاغت و فصاحت طبعان خوبی ملاح ردش من میر عقیل نامی شاعر متخلص به کوثری

از سادات همدان بر میزد و محبت حضرت امیه اطمار علیا کلام بود حتی که شاه عباس

ماضی روزی باو تکلیف شراب کرد و گفت میخوردم بسر مبارک مرتفعی علی

علیه السلام شاه فرمود بسر من بخور آشفته شده گفت که من نخورم مگر ترا از تقوی

دوست تر میدارم شاه را بسیار خوش آمد و مبلغی بعد و سیورغال برای او مقرر کرد دشواری

شیرین و فراد خوب گفته نظمش صفائی گوهر و سلاست آب کوثر و ارد اشرف علی خان

ریاض الشراء از سفینه و تخطی شیخ محمد علی حرمین این نقطه را مع احوال و تذکره خود ثبت نمود

همده التماس می نماید هر چند بوم بکروج است لکن در بودن همه آفاق تعلق ندارد و چنانکه  
 خلار را بسبب امتلاک هوا محال قرار داده اند نه بجهت پوشش نامبرده درست است  
 و اصلاح میرزا این نکته را سان و نکته سخنان قبیح و نادرست اگر اصلاح منظور بود کاش  
 چنین می فرمودند - ع

همچو بود هر چه گزارد بود خانه ما

## غنی بیگ

ماه نو گر چه رفت برگردون / زیر جاق کمان ابروی اوست

میرزا صاحب در مصر دوم این شعر بجای زیر جاق زیر طاق اصلاح نموده اند اینجا حق بطرف  
 میرزا محمد فاخر صاحب است چه ازین اصلاح شعر دو کتف پیدا کرد اول آنکه طاق  
 مناسب ابروست و دوم آنکه مبالغه طول قیامت معشوق است لاجل ولا قوه الا  
 بالله العلی العظیم نفهمیده اند که زیر طاق اینجا معنی ندارد و اصلاح دان می داند که  
 زیر جاق مصطلح محکوم و فرمان بردار شدن است حق تعالی اصلاح غلط فنی و غرضی  
 ایشان نماید آمین +

## اشرف

مهر خود را از توای بے مهر کی توام برید / اما جوانی عاشقم چون پیر گردیدی مرید

میرزا صاحب مصرع اولین را چنین فرموده اند

ای بت بهر قطعا از تو توانم برید / اما جوانی عاشقم چون پیر گردیدی مرید

ازین اصلاح شعر نزدیک زبان دان از پایه سلامت افتاد و کجبت تناسب الفاظ  
 قطع و برید که لازمه زبان میرزا صاحب است هرگز مزاج ایشان بر حسن تکرار لفظی زرفت

## میرزا خلیل

شنیدن بتو زلفت از باد ویدن سد فراموشم / چون می بینی همه چشم چو می گوئی همه گوشم  
 میرزا صاحب چنین در مصرع آخر اصلاح فرموده ع چو می بینی همه چشم چو می گوئی همه گوشم

مؤمنان خط بد و در رخت صفت کشیده اند | آمد گونه جزا از تو مرفت کشیده اند

و سواي این شعر ملا محمد سعید اشرف است که مرثیه از مرثیه مفت خواران  
مانده سخن او خود را میداند اشرف

بیت | ایچو رخسار مرفت و لبران تازه خط | مشغفی گرمی نوشت آنهم خط خواند

سود و خان عاقل

اگر او ای میسر عالم بود ذات بیخون | اگر غایت کی باشد ز چندین جزو معجون

میرزا صاحب در باب معنی این شعر چنین میفرماید که بدستخط خاص در تذکره مذکور نوشته اند چه نویسم  
مؤلف زادنامه بتجلی شده که اشارتی رتبه را خط کشیم سخن شناسی گو که سستی این بیت مرحومی  
را بفهماند و انج باو تلاش در عرصه ماعبارت از چنین تشبیهات بارده میگیرند مرثیات بیخون را  
تشبیه بیخون داده و اهل عالم را اجزای آن گفته هر چند معجون یعنی آمیخته شده آمده اما بنا بر  
عرف خیالی از سودا نیست منتجع میفهمد این تتم تشبیهات بد معنوم را اهل کمال در کلام  
یعنی آرد مگر جائی که غرض تشبیه بقیع باشد معنایقه ندارد و تشبیه معجون بی نشه بود علیه البرحمه  
و الغفران نفهمید که سر رشته کجا میگذشت تنها معجون قرار دادن ذات بیخون را تعالی شاید عا  
یقولون محل گرفت نیست بلکه ترکیب تمام بیت بی کیفیت واقع شده کاش چنین میگفت

بود آیرشی با هم بطینت ربع مسکون را | اگر کیفیت یک باشد ز چندین جزو معجون را

و اگر عالم را معجون مراد گرفته مهره اول معنی را بطندار و تمام شد کلام مبین است کلامه و  
مقتاد این عاصی نیست که صلا بکنه مصنون مصنف بجهت پیاده اند مصنف مدحجای معجون را  
بعلا که خلقت آنها از عناصر است مناسبست و لایه است و غایت معجون را بوحده سخن  
پیش یا افتاده را نظر بکورد سودا به چشم فهم ملاحظه نمیکند و در تقضیع مصنف و مؤلف عبارت  
آرایی بیجا نمینمایند که این عبارت موجب تفحیک سخن شی ایشان است بنا برنا قضی  
خود در مصرع غلام سودا بقرایاده اند و مصرعی که معنی ندارد دید دولت موزون نموده  
این است مهره

بود آیرشی با هم بطینت ربع مسکون را

بر برزی فم شورید است که معنی ربع مسکون یعنی چهارم حصه زمین که آبادی دارد چنانچه



|                             |                            |
|-----------------------------|----------------------------|
| نمودی از ریاضین زریب تزییب  | نمودی از ریاضین زریب تزییب |
| زنگنه مشوره دادی که پیش را  | آب دیده پروردی که پیش را   |
| گه آراستی سر و دامن را      | گه مشاطگی کردی چمن را      |
| که ساز و آشیان در پهلوی گل  | گه خاشاک چیده به سر بلبل   |
| فردان گشت طن لاله زارش      | چو شد آراسته از گل بهارش   |
| بر آورد از کین گاه بلا سر   | که ناگه تند باد به بچو صر  |
| که گلچین را بخارے کرد محتاج | چنان بکشوده بروی دست تاراج |
| بیوی آشنایا کرد و داغش      | فلک نگذاشت کز گلگهای باغش  |

اعتراف من میرزا فخر صاحب امیت تزییب از لفظ زریب ظاهر آراوده اند چنانچه  
 زریب بمعنی آراسته میگویند غافل اند که چون آرایش که زریب است لفظ فارسی است تزییب  
 و تزییب چگونه درست باشند چنین لغزش در کلام ناآگاهان بسیار است چنانچه مزلف و  
 مرغن افسوس که رفته رفته اهل علم ما هم آگاهی بعضی اوقات نمی شود کلام کین تمام شد نیست  
 کلام چون مؤلف تذکره نوشته که از میان من و محلی شیخ محمد علی حنین علیه الرحمۃ و الغفران نوشته ام درین  
 حدیث کنایه آگاهی محلی بطین شیخ است نمیدانند که شیخ مذکور بعضی گذشته است که تحریر و تقریر او برای  
 تمام عالم سند است و لفظ تزییب را که شیخ درست داشته بے سند نخواهد بود و او استادان اکثر  
 الفا فارسی را مصوب نموده در اشعار خود آراوده اند چنانکه حکیم خاقانی علیه الرحمۃ و الغفران  
 فرموده خاقانی و زنجور شیدین شد خراسان و لغتی او مدعی مفاهاکے در تذکره در تقریب  
 مولانا فیضی قلمی نموده که جمعی متأخرین حتی مولانا عارفی ابکاره شیخ مند طبعان از سوادان فطرت  
 و صاحبیت او با صلاح آمده باید دانست که منند در بخار و هند ساخته شده است و لا کوثری  
 هم مرد ولایت نادر عالم و زبانان است و معنی اهل عرب هم اکثر الفاظ عجم را معرب نموده اند چنانچه  
 لفظ یاه ناریخی است این را معرب نموده متهی گفته اند و هند ما منند پس زریب را تزییب کردند  
 چه لفظان فارسی و یاه و یاه این چیزے که شیخ محمد علی حنین علیه الرحمۃ و الغفران بر دهنده گیر می  
 ما مردم زیاده از دهن است و همچنان مزلف که اصل ماده پیش زلف است بر است اهل  
 محم این قدر شهرت دارد که مصلح مقرر شده در صحت این هیچ شک نیست چنانچه دستور  
 ولایت است و اکثر نامی گویند از امیر خسرو است

|   |   |
|---|---|
| بیامید طرح غزل کنیم این غزل در پیش بود آب استاده است آفتاب استاده است<br>اول فقیر اسپ را در میدان تاخت و این مطلع را بدیده گفته خواند سر خوش  | این ز نسیم تا بگردن غرق با ستاده است   سر بر فتن عیان بچون جابا ستاده است   |
| نامصر علی حسن مطلع بهر ساینده جواب مدعیان را باین عبارت فی الفور اداساحت  | اگر است را نباشد تکیه بر باز دے کس   خیمه افلاک بیچوب و ملناب ستاده است   |
| میرزا فخر صاحب بدستخط خاص و تذکره مذکور نوشته اند علی هذا القیاس مصرعه<br>اول نامصر علی علیه الرحمة مست افتاده واقع شده اگر بجای ابل است سر بلندان تکلیف<br>ملایم افلاک بود انظر و انظر الالفاظ باوصفی که موجب گفتن حسن مطلع ملاحظه نموده<br>مصرع اول شعرا و است انکاشته باصلاح پرداخته حاضر جوابی و ادراک سیاه<br>برابر ساخته و بکنه و عا ندراخته که جواب مدعی را بچه خوبی بیان کرده اند که روح نامصر علی<br>انظر و انظر الالفاظ بگوید نه محل لفاظ خواستن میرزا است شیخ آیت الله قزوینی<br>غزلی خوب گفته این است |   |
| اول ادبیا له قسمت عیش خروش کشند<br>عنت بلذت شاد است خاصه کامی را<br>نشست و خاست بچوای کلمه ضعف نمایند<br>چو آید از پس دیوار تنگ پای<br>بچار سوی نم آبادم آن که اتم هست<br>چه میفروش که حکم او دهد بغایه اش<br>چنان مصرع میدکی بشور شیمش   | درد و دمان رسد بچه کو نموش کشند<br>کیش قسمت خود نیمه شون بر بوش کشند<br>گر کنیم کنون تادیت بدوش کشند<br>چراغ داز که سر ز راه گوش کشند<br>که سر بکوی فرج بخش می فروش کشند<br>ملک ز پای عرش مجید دوش کشند<br>که نفس با تواند کس نموش کشند |
| میرزا صاحب موصوف در مصرعی که لفظیش و نوش یکجا بسته شده میگوید نه گفتن<br>کشیدن یعنی خوردن درین بیت واقع شده جمعا بجای آن زهر گفته که زهر کشیدن<br>مستعمل است دهم صنعت طباق که در آن است فیت یعنی شود عامی گوید میرزا هیچ ثانی<br>آن است که شاعر بدرا مثل نیک بر خود گوارا میکند و کشیدن یعنی خوردن است چنانچه<br>شراب کشیدن مشهور و معروف است و شراب خوردن نیز بالفرض اگر میرزا صاحب<br>در پیش خوردن بلفظ کشیدن شبه باخذ باعتبار تشبیه نوش خوان مفید و متراض دویم   |   |

اهل ریاضی جلے کہ حقیقت زمین لینی کوہ فرضی نوشتہ اندیک ربع را مسکون نوشتہ اند پس قطعیہ زمین را باہم چہ آمیزش است بلکہ آن را باہم در طینت آمیزش است کہ ترکیب ہمہ از عناصر و قطعہ زمین صرف عنصر خاک است و آمیزش کثرت میخواند و ہر چند بین آن معنی کہ بسیط است نوع از کثرت دارد لکن این کثرت باعث آمیزش کہ در اینجا عبارت از فعل و انفعال است نخواہد بود و درین مقام فائدہ نخواہد بخشید با اینہم رسانی قلم اعتراض ہای بیجا بر اساسندہ مسلم الثبوت دال بر ذکا و طبع و قواد است و لفظ معجون بجا قلم تشکیک مستعمل زبان اہل ہندوستان قباحیت است مغل بیچارہ چہ میداند کہ در ہندوستان قباحیت است شیخ ناصر علی علی تخلص کہ از جملہ خوبان روزگار است و اکثر صاحب تذکرہ آدرا آبروی شعراے ہندوستان نوشتہ اند و میرزا معر فطرت و سرخوش و دیگرے شعراے عالمگیری و بہادر شاہی پیروی او دارند و در حق او میرزای موصوف چنین میفرمایند انصاف را چہ پیش آمد چہ امانند بعضے اشعارش حکم یعنی فی بطن الشاعر پیدا کردہ منصفان را چہ خدا براسے چہ بصورت اکثر الفاظش ترکیب لایمنی ہمہ رسانیدہ ہج میگویند میرزا صاحب مرحوم یعنی جناب مرزا صاحب را این حالت رسیدہ کہ مورد چنین کلمات شود۔

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| از موش ربوہ فیکین ہرزہ در ایوان | خیر است چرا اینہم بیوش نشسته    |
| شور زن ذلیغ بلند است درین باغ   | اے بلبل خوش لہجہ چہ خاموش نشسته |

عاسی گوید فی الواقع این بلبل خوش لہجہ مرزا دارہین کہ با زاغ و زن طرف نشود و در حق چنین میرزا صاحبی کہ اشعار او را میرزا فاخر صاحب خط بمکشند و اصلاح نمایند ناصر علی اگر این مقطع گفت گفتہ باشد چہ مضایقہ است ناصر علی شخصے است کہ ہمیدن شعرا و کمال است ہمیشگی او کرا مجال است و میرزا صاحب سے فرمایند کہ منصفان را چہ شد کہ انصاف ہی نمایند ہر گاہ منصفان بیچارہ در حق میرزا صاحب چیزے ہی توانند گفت تا بہ ناصر علی چہ رسد ناصر علی صاحب کمال موصدا رسیدہ بود میداشت کہ شخصے بعد از من در بلدہ کھنہ میخواند کہ ز او ہای طبع مردم بہ تیغ قلم قتل خواہد ساخت بنا بر خوف اکثر شاعران کمنے فی بطن الشاعر مستحق بجانب ادبست محمد فضل سرخوش دزد کردہ خود نوشتہ است کہ در او اکل مشق رذری فقیر با ناصر علی گفت اغرہ میگویند مسودہ اشعار ملاذیم بدست ناصر علی افتادہ اشعار او را بنام خود میخواند ناصر علی گفت کہ امتحان شاعر طرح غزلیست

میرزا صاحب قافیه مصرع اولی که روزگار بود آنجا که هماره صلاح داده اند و قافیه مصرع ثانی که کو هماره بود آنجا روزگار بر معنی همان که از لطف سخن بهره دارند واضح است که کار بر روزگار تعلق دارد و مستواری که کو هماره این تقدیده انصراف دارد

هر سخن جای و هر نکته مکانی دارد که

ولم

اگر قدر دیرین بندگی کو مزد غم پروردگی  
لطفی که با ما میکنی با گبر و ترسا کرده

اصلاح میرزا قاضی صاحب

کو قدر غم پروردگی کو مزد دیرین بندگی

در حق بن اصلاح چه باید گفت لکن خون غرض خط کشیدن و اصلاح نمودن بچو منی نادان بر اشعار شیخ محمد علی حزمین علیه الرحمة که بعد از میرزا صاحب بچو شاعری زبردست نه در ایران و نه در توران و نه در هندوستان بهم رسیده خالی از غلط و داغ نیست و باورای این شیخ مرحوم یک اعتباری بچشم اساتذہ این فن داشت که آنرا پیدا کردن بسیار مشکل است و سراج الدین علی خان آرزو می کرد که او را شاعری این طیفه که از ابو الفضل و فیضی یعنی داننده او چه پیش برو که ایشان تقدیر بجا کشیده اند و سبحانه تعالی بمرکار یک شخص را اعتبار می دهد بپایه تائید آن طریقه او کشتن کار جمل است چرا عموماً این سخن خود را بنظر فهم ملاحظه فرمودند که معترض میزدار فیه ریخته گوشت فی الحقیقت

بجواب نامر زمانه فیض خلق حشر

چنانچه این چند بیت از دیوان ایشان درین جلدی گردید فضل چهارم در بیان اشعار معترض میرزا مذکور است و آخر کین ولم

راستی من یاد دادم بکجلاه خویش را

عاصی میگوید لطف از معنی این بیت پیداست فرض کردم که عاشق را راستی یاد داد لکن از یاد دادن راستی شاه گدائی شود و بکجلاه می بر معشوقی بر آورنده است و گدازد از

میرزا صاحب قافیه مصرع اولی که روزگار بود آنجا که هماره صلاح داده اند و قافیه مصرع ثانی که کو هماره بود آنجا روزگار بر معنی همان که از لطف سخن بهره دارند واضح است که کار بر روزگار تعلق دارد و مستواری که کو هماره این تقدیده انصراف دارد

|  |                                    |                            |
|--|------------------------------------|----------------------------|
| میرزا صاحب بر این بیت آخر قطعه است   | چو میفروش که حکم اردو بد لغاشیه اش | ملک ز پای عرش مجید دوش کشد |
| میرزا صاحب در تذکره مذکور نوشته اند این بیت حکم معنی فی لطن الشاعر دارد و لغاشیه گفته می باید تنها از لفظ غاشیه خدمت و اطاعت مفهومی شود بنده میگوید بجان الله مرتبه شعر نمی در زبان دانی تا بکجا رسیده شاعر گفته است که لغاشیه دهد و غاشیه را کس نمی خورد و نمی پوشد بالفظ کشیدن ازین احتمالات تمیز گرداند علاوه آنکه لفظ کشد در غزل ردیف استاده است یا زهم غاشیه کشیدن نفهمیدن خالی از بیدار معنی نیست که بسبب آن نکته این معنی رسیده تر سیده اند   |                                    |                            |
| ابرسان حبه اگر یہ به سم آمده راه   | بیتو خندان به لقصع جو فلفق چند کنم |                            |
| میرزا صاحب بجای لفظ لقصع بلفظ مکلف اصلاح نموده اند این اصلاح هم کم از خود گرفتار با صلاح دادن نیست بر اهران این فن این معنی روشن است   |                                    |                            |
| شیخ محمد علی خرن علیہ الرحمہ   |                                    |                            |
| میکویم بجان سر را ہے گاہے  | او هم از لطف نماند است بگاہی ہی    |                            |
| دوسرے روز ایست کہ وز دیدہ نگروین عجب است   | نه توانی ز من آمدنگنا ہے گاہے      |                            |
| میرزا صاحب در مصحح ثانی بجای لفظ نماند لفظ با اصلاح داده و مره لطف نمانی را بجای برابر ساخته و در مصحح آخر حسن مطلع بجای لفظ توانی لفظ خطاے بهم سایندند و ملابہ آل مصنف ہے نہ بروہ او میگوید کہ از دوسرے روز کہ نگاه وز دیدہ است پیش ازین چه جواب ازین بطور آمد کہ نمیکرد حالا چه گناه از من بوقوع آمد کہ نگمید زد و دین ارادہ شیخ علیہ الرحمہ از لفظ دوسرے روز پیدا است سخن منم می باید کہ بے بارادہ مصنف برود ایشان لفظ گناه و خطا کہ بر زبان عوام کیجا متعل است از زبان آنها برداشته اند غیا اصلاح نموده اند و مرتبه شعر را از اعلایین تا اسفل السافلین انداخته است |                                    |                            |
| وله  |                                    |                            |
| از مرد کار دل روزگار سے لرزد / لمر چو راست کنم کو ہمار می لرزد   |                                    |                            |

فقر نزد مرد میدان سخن درست دهر که اذن سیرت در پے معنی دانستن شعر میرزا فاخر جیل  
بکار برد عقل و شعور دوست است و له

از مدار اگر چه کام دل نشد حاصل می  
خاطر یار و دل دشمن بدست آید مرا  
اراده میرزا ازین بیت چنین مفهوم میشود یا چنین می خواست که ترک ثنا از و بکنم پس منکر  
مدار کردم یعنی قبول این معنی نمودم کام دل من حاصل نشد و دشمن دیار هر دو از ما را نمی شنید  
لاکن عاصی می گوید هر گاه خاطر یار و دل دشمن بدست آمد در حصول کام دل کدام عقده  
باقیمانده درین صورت هر تنگنا که عاشق در دل داشته باشد می تواند بر آرد چنانچه  
تشبیه کاشی می گوید

بر رنای یار تشبیه حصول عاشق  
کام دل شود خاطر بدست آورد  
یار و غیر چشم من کردند با من اختلاط و له  
آفتاب ذره در روزن بدست آید مرا  
هر چند آفتاب و ذره در روزن یکجا بدست آوردن غالی از خروق عادت نیست تا هم لطف  
معنی سوا ی لطف و نشر مرتب ازین شعر مفهوم و معلوم نمی شود و یار

وله

یا بهر جانب نهادم در شهادت گاه عشق  
از تو نشیر و ز خود گردن بدست آمد مرا  
اراده میرزا چیز دیگر خواهد بود که بقسم ناقص میرسد و معنی تحت لفظی نیست که میرزا در  
شهادت گاه عشق بهر جانب که پای نهادند در شهادت گاه چنین پیدا است که چندین  
نشیر و چندین گردن بدست آمدند و ندانستند که اینجا لفظ بدست آمدن موقع نیست  
محل نظر آمدن است

وله

گرفته بود درین بزم چون قبح دل من  
تنگشته روی صبا تشبیه گرفته کرد مرا  
عاصی گوید اگر در محل قبح صورت گرفتگی می داشت گرفتگی دل را با تشبیه میباید نزد  
سخنوران قبح را با گل تشبیه است و گل را با قبح و غنچه را با صراحی و صراحی را با غنچه و  
ماورای این میرزا صاحب را بر و دین استادان عبور بسیار است ظاهر محل قبح

راستی کلاه است لطف ندارد و له

ازن سیرتان دور جهان را صلا دهند | اسانی گرفت ساغر مرد آزما می

عاصی می گوید اول دعوی مردی بر زن سیرتان ثابت نه کنند و بعد از آن بر ساغر مرد آزما صلا بآنها دهند آن بیچاره ها کجا دعوی مردمان دارند و کسیکه ساغر مرد آزما بدست دارد باید که صلا بآنها دهد که دعوی مردی داشته باشند نه بر زن سیرتان و لفظ آزما بودن هم بین میخوابد چنانچه این شعر نظیری بنیاید ریست

کار نظیری در رضا غم خوردن خوشی و دن | دارم می مرد آزما خوش باد شیخ و شاب را

بر عاصی نظیری علیه الرحمة ازین بیت است که در رضا غم خوردن و خوش بودن است فیهن را می مرد آزما قرار داده پس خطاب میکند بشیخ و شاب که هر دو را دعوی این معنی است نه کسی که میرزا گفته اند که ساقی بر ساغر مرد آزما صلا بر زن سیرتان دهد زن سیرتان کجا دعوی مردی دارند و شیخ ابو فیض فیضی نیز می گوید ۴

گردنشان دهند حر لیاقت بزم عشق نو | بر خاک بیز جبره مرد آزما می را

حاصل معنی همین است حر لیاقت را که حوصله کشیدن جبره مرد آزما داشتند که دفنا شدند یعنی در عالم نماند چنانچه بسا قی می گوید که آن جبره را بفراک ریز غرض که نظری علیه الرحمة بر می مرد آزما صلا بشیخ و شاب میدهد که هر که طاقت این میداشته باشد بکشد و فیض علیه الرحمة می فرماید که حر لیاقت بزم عشق گردنشان دهند که نماند که این می مرد آزما بکشد پس میرزا صاحب بچه سعد بر ساغر مرد آزما زن سیرتان را صلا میدهند درین صورت بر همه علم و اهل و حق و عقل ظاهر و پدید او واضح و پیداست که علم و فضل و شعر و شاعری میرزا فخر با علم و فضل و شعر و شاعری مولانا فیضی و مولانا نظیری علیهما الرحمة نسبت ذره آفتاب در خشان و مناسبت قطره با دریا می بیکر ان هم ندارد اگر زن سیرتان را قبل کشیدن ساغر مرد آزما میداشتند آن هر دو شاعر ساحر درین هر دو شعر خود ذکر سیرتان نمی آوردند از برای میرزا صاحب چرا میگذاشتند که بر شاعر مرد آزما صلا زن سیرتان میدانند بر جبره مرد آزما زن سیرتان را صلا دادون فقط سیرت میرزا صاحب زیرا که آنچنان بر عایت الفاظی پروازند که خانان معانی و بیان می سازند چنانکه از برای مرد زن آورده اند که شعر بمعنی شود لیکن رعایت لفظ از دست زود اعراض

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| پیام زبانی بقاصدمی داد پرسیدن آن راه بدی میداشت و از مضمون نامه قاصد کے         |                                       |
| اطلاع میداد که از دیر پرسد چنانچه بیت او ستاد است بیت او ستاد                   |                                       |
| چون نامه بران میروم از شهر به شهری  | با من خبری هست و مرا بیخ خبر نیست     |
| وله مکین  |                                       |
| طریق اهل خرابات و خانقاه کیست   | و دجاده گریه بیابان فتاده راه کیست    |
| عامی گوید   |                                       |
| طریق اهل خرابات را بارسم متکلفان خانقاه میجربط نیست مصرع اولی از لفظ طریق       |                                       |
| مصرع ثانی را هم ضایع ساخته اهل خانقاه نماز می گذارند ساکنان خرابات شراب         |                                       |
| نخورند و حلال و حرام شرعی برعم اهل خانقاه نزد ساکنان خرابات تفاد نمی دارد و اگر |                                       |
| میرزا صاحب قباحیت این بیت را از راه خود سری نفهمند اللهم زد ولا تقص و باعتقاد   |                                       |
| این عامی اگر بجای طریقی لفظ آل و بجای راه منزل می رود ماه بدی داشت چنانچه       |                                       |
| مصدق قول ما شعر میرزا منظر فطرت علیه الرحمة است فطرت                            |                                       |
| توان دید از چراغان های کثرت وحدت او را  | بود توحید موری رنگ کفر آئینه کیشان را |
| وله مکین  |                                       |
| مردم دغون میخورم از غیرت دشنام او   | جان شیرین رفت و حوریت تلخ ادا نزل رفت |
| بنام معنی این بیت برتناسب الفاظ شیرین و تلخ گذاشته اصلا به میزگی پی نبردند      |                                       |
| کوفییب عاشق که مشوق بدشنام نواز دغون خوردن از غیرت دشنام او چه معنی دارد        |                                       |
| چنانچه بلالی گوید بلالی   |                                       |
| پیش تو دعا گفتم و دشنام شنیدیم  | هرگز اثری بهتر ازین نیست دعا را       |
| قصیحی   |                                       |
| بے کز نازگی بار بستم بر بنی تا بد   | بخون غلطم که امروزش بدشنام آشنا کردم  |



را بگر فکلی لبته دیده باشند و اگر این شعر با ذل راسند نوشته اند و تحت پنداشتند با ذل  
 چه نشاط داده بخشد بن خواب بی تو | بدل گرفته باند قبح شراب بی تو |  
 مال ازین شعر مبالغه است یعنی باو مفیکه قبح بهر صورت سکفته است تا هم بدون  
 تو بدل گرفته میماند و احیاناً اگر اراده میرزا چنین باشد گرفته بود و دل من درین بزم و  
 تنگسفته روے سببا مانند قبح و اورا تنگسفته ساخت در نیت صورت لفظ مرا بیکاست و  
 اگر اراده لطیف ذات خود است یعنی تنگسفته روے سببا چون قبح مرا تنگسفته ساخت  
 پس دل من بیکار است ۵

بندش عجیب دارد و مضمون تازه است | این شعر نیت میت ملا و دیپا زه است

### وله

دار دشدم بیتو بهر جا که ما میکن | شد مورد هزار ملامت در دوما |  
 از منی این بیت سوائے رسوائی حصول دیگر نیست چرا که شاعر خطاب به معشوق میکند  
 هر جا که بیتو دار دشدم مردمان ملامت نمودند و بسیار میش کشیدند که چرا او را همراه نیاوردی  
 ترا کسی چه کند ما مشتاق او بودیم نه مشتاق تو وله میکن

از غوغای نئے و مطرب به بزم غیورانی رویش | رود بر من عذاب و دلخ و درد حساب مشب |  
 اول اینکه به بزم غیر رفتن چه لازم و دیگر آنکه در بزم غیر معشوق خویش دور از غیرت عشق است  
 و هرگاه او در آن مجلس خواهد بود دیگر آن هم نظاره خواهند نمود و با او مشغول ختلاطی  
 خواهند شد و گفتار عاشقان غیور این است چنانچه در بیت میفرماید

غیرت از چشمم برم روے تو دیدن ندیم | گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم

### وله میکن

کن بنیان زمن گردد سرگردم بگو قاصد | که از بهر قریب آن مه چه بنیانی نوشت مشب

### عاصی می گوید

بمشوره قاصد نوشته باشد که اول ظهار نماید پسیدن شاعر کور سواد از قاصد بجا است اگر

بدعا ازین شعر چنین مفهوم میشود که بسبب ناچاری بادیده خونبار بدست و پای غیر افتاده رنگین نموند و رقیب را که خار راه است گویا گل بر سر زدند یعنی خوشامد او نموندند لیکن در عالم محراب افتادن مسلم و بدست افتادن مسموع هیچ کس نیست پس دست چگونه رنگین شد و این معنی هم میتواند شد که در راه آمد و شد خود از بسکه خون گریستم و از آن راه غیر هم میگذرد دست و پای او رنگین شد در این صورت هم پای غیر رنگین شدن درست و رنگین دست اینجا هم ثابت نیست مگر غیر مانند چار پای راه رود و این روش جد است و اگر به محاوره هندی بسته اند ایجادیت لاشلم

### وله مکین

اگر چه دارد کلفت اما حرف میگوید درست | دل شکستن خاطر آردن نمیداند که چیست  
این بیت از آن غزل است که در تمام غزل مستوق را بعالم طفلی قرار داده اند بیک نسق گفته اند بنده در مصرع اولای این بیت اعتراض دارد حرف درست گفتن را تعلق پیکنت نیست هرگاه سخن درست از زبان بر آید پیکنت کجا ماند و اگر مراد شاعر از لفظ درست این باشد یعنی قول و فعل او درست پس کسے را که اینهمه طفل قرار داده اند در مصرع ثانی اظهار نادانی او نموده اند که بسبب کسے سن خاطر آردن و دل شکستن نمیداند که چیست قول و قول و فعل درست چه قسم خواهد بود و همچو مضامین را سابق برین هم استادان بسته اند لکن باین صورت :

### شاپور

طفل است و بواشش روش نیست نداند | صد جان اگر از کس طلب نیست نداند  
ولد از نداند دل ما از دل غیبار | و آنکه دل است این دل کیت نداند  
شاپور به محشر چه حساب آوکتاب است | با تو محبت که ده از بیست نداند

### ه

دل اگر میگویم از طفلی نمی دانی که چیست | آنچه روز اول از ما برده آرا بدیده

|   |   |  |
|---|---|--|
|   | مکین                                    |  |
| کجا روم چه شوم چون کنم پسیان سازم   | گذار من بسر کوی قاتل افتاد دست          |  |
| <p>در عالم عشق کوی مشتوق را فو قیت بر مرد و جهان و باغ جنان است و مراد عاشق بچاره<br/>         همین است که در آنجا کشته شود و در عالم عشق کسی که از پا گذشتن بکوی قاتل ایمنه مضطرب شود<br/>         باید که از راه دیگر بجنانه خود تشریف برد و همچو عاشقی که از بلهوسی نیست و چه شوم طرفه لفظی<br/>         و عجیب عباتی است و ازین لفظ کمال اضطراب پیدا است لازم که شاعر خود را بشکل نواغ<br/>         و زغن قرار داده از مثل طیور پر و از سناید سابق این معنون را امیر خسرو چه خوب بسته اند<br/>         لیسکین باین صورت</p> |   |  |
| کجا روم بکه گویم چه چاره بکنم   | که تیر عشق مرا اندرون جان زده           |  |
| در واقع هرگاه تیر عشق درون رسید عاشق کجا رود سخن خسرو درست است  |   |  |
|   | مکین                                    |  |
| همچو صبح شفق از ذوق شهادت دل من   | بر سر کوی بتان تیغ و کفن برداشت         |  |
| <p>تشبیه کفن با صبح مسلم است و تیغ تشبیه بشفق ندارد و چون شاعر را دعوی عبور بسیار است<br/>         ظاهراً تشبیه تیغ به شفق دیده باشد و باعتبار بنده تیغ خون آلوده تشبیه به شفق میتوان داد<br/>         و این عبارت خون آلودگی تیغ ثابت نیست ظاهراً غلافش از تحمل یا با ناسمج کرده باشد</p>  |   |  |
|   | وله مکین                                |  |
| در فقر و فاقه می گذرد میتوزند گس  | دور از تو عمر من همه ماه صیام گشت       |  |
| <p>در ماه صیام روزه می دازند روزی فاقه نمی توان گفت و عاشق را به بے خواب<br/>         و خوری نسبت میدهند بفقر و فاقه جاب دیده نشد و لفظ فقر و فاقه مستعمل بر فقر است<br/>         عاشق اگر چه غریب نیست و تا هم خون جگر می خورد ماه صیام این جار بے طبع ندارد</p>   |   |  |
|   | وله مکین                                |  |
| دست و پا می غیر را اگر نگین کرده ام   | مهر ز لوم امر و ز بر سر خار راه خویش را |  |

نمانشید شود و اگر شهادت عاشق باین طور باشد لفظ شروع مضالقه ندارد به بسم الله

### مکین وله

بلبل ز رشک سوخت که از شور ناله ام  
چون مجر و سپند ز شور صغیر من بیا  
هر نیش خار بر سر دیوانه روشن است  
صیاد عاقل و قفس دانه روشن است

و این هر دو شعر لفظ روشن است که به معنی سوختن آورده اند جز به شمع و آتش و چراغ  
اطلاق روشن است که به معنی سوختن باشد نیامده و سندی نخواهد اگر تشبیه شمع می بود  
هم مضالقه نداشت

### وله مکین

نیار و تاب شوخ من هجوم عشقا زانرا  
عاصی گوید کار سلطنت از کثرت خیل  
شبی از کثرت خیل چشم برنجیده را ماند  
نه که می رنجند نقشش با مصرع اولی درست نیست

### مکین وله

اگر فریفته آن دوزخ سیاه ام  
چشم سرمه ناک جای دیده نشده و به قیاس  
چشم سرمه ناک که چشم دلغ و دم سرمه ناک میگردد  
برنگ باشد آنجا چنین الفاظ مستعمل سرمه گون و نیلگون و کلگون و نیلگون و لفظ ناک بمقام  
صفت می گویند چنانچه غمناک و نمناک و آتشناک و غضبناک چشم سرمه آلود سرمه استعمال باینست

### وله مکین میفرماید

پاره می کرد دل از شوق گریبان را  
هرگاه دامن یار بدست آمد از روی پاره کردن چه لازم است و لفظ چه می باید کرد  
دست در دامن یا دست چه می باید کرد  
نیاست چنانچه نظری می فرماید

شماری تا سحر و ستم زلف زهیمی دارد  
گریبانم گریبان است و دامن دستم شب

## مکین فاخر

از کس بخود تافتہ ام هیچ باب رخ ای بت تو و خدای تو از من کتاب رخ

لفظ تو و خدای تو موافق این بندش بنود و این لفظ مصرفت گواه گرفتن است یا کسی که بر کسی تمت کاری بند و او چنین بگوید تو و خدای تو که این کار از من بوقوع آمده

## مصرعه

هر سخن جاس و نه نکته مکانه دارد

و ما و راے این قباح است که عاشق در وریدہ میگوید من از کسی در هیچ باب رد نکرد و اینده ام تو هم از من رد نکردان و شاعر مرگز بآل معنی خود پے نہ برده هر چه بجا طر میرسد الباقی باشد

## فاخر مکین

تقصیر چیست مشت مزن پنجه ام هیچ قربان شوم بزور ازین ناتوان مرج

مشت زدن و پنجه بچیدن کار سپردان است کار معشوق ناز و او غمره خود را بآرایش نمودن تا دل عاشق بسیار فریفته شود و اے بر عاشقی که ناتوان باشد قوی بیکل اگر مقلد برگردد و دوست قباح است هر چند بچیدن و مشت زدن سابق شعر است اند اما باین صورت چنانچه میرزا صاحب گفته است

دست بچیدن و دل بزدن پنهان گشتن هر چه میگوئی از آن موی میان می آید

## مکین و له

شهادت ادکف او بهتر است بسم الله کند شروع به چیزے که بهتری دانند لفظ شروع در مصرع ثانی پرده جاست کاریکه طول بانجام لفظ شروع استعمال است درین مقام محض نام و بیت برکن واقع شده و اهتمام بسیار به بی ربطی و شهادت کالیت که بیک ضرب همیشگی و غیره می انجامد صفت کشته نیست و نه باین طور که معشوق عاشق را گرفت و هر روز بیک ضربت و یک جریه اذیت رساند مثلاً ام و در به خجور و فردا به تیر و پس فردا بشمشیر

## مکین و له

از غبار ره کند رم آهوی من بعد ازین | سرمه خواب نرگس جادوی او در خواب دید  
عجب معنی غریب است شاعر میگوید که آهوی من از غبار راه رم مینماید پس سرمه چه  
طور چیز نیست که نرگس جادوی او بر دنگاه کند مگر در خواب اول اینکه از غبار راه همگس  
رم مینماید تخصیص بر آهوی میرزا صاحب نیست دوم اینکه از معنی غبار راه بر سرمه  
ترجیح یافته است چرا که شاعر میگوید هرگاه از غبار راه آهوی من رم مینماید پس سرمه چه  
رتبه است سواي این لطف دیگر ندارد

## مکین و له

از نزاکت سر بردیش می نماید چون کلف | خیره چشمی گریخ نیکوی او در خواب دید  
اینجا لفظ نزاکت نیز بیکار است اگر کسی ثبوت نزاکت بر پا کرده باشد لفظ نزاکت  
اینجا هم راه بدیهی داشت ماه را تعلق بنوع و ضیاء تجلی است و در مصرع ثانی معلوم نیست  
که خیره چشمی نزدیک خود چه چیز را قرار داده اند در السنه عجم خیره چشم آنرا گویند که در چشم  
ادحیا نباشد پس درین صورت این معنون خوب معشوق است

## مکین و له

در خیال باغ خلد و شاخ طوبی شیخ گفت | کوی او را باقد بلجی او در خواب دید  
چیزی را که بذات انسان تعلق داشته باشد یا بجنس او باشد او را بان چیز بخواب  
میتواند دید اگر کسی بگوید فلانی را با لباس مکلف یا بحال تباه یا زید را با عمر و بخواب  
دیدم درست است و ازین قبیل میتوان گفت لیکن کوی را یا دروازه را یا حیولی را باقد  
کسی ندیده باشد کوی باقد دیدن معنون تازه است مندر بخواب

## مکین و له

از زخم دشت روان سیل عرق از شرم شد | رود نیل آخر نمود آب از یوسف چاه را

از معنی این شعر بیدار است هرگاه دامن یازلف مستوق بدست آید پاره کردن گریبان  
چهره دخل دارد

## وله

نه طوفی چون کمین در کوه کوی توان دان  
نه لبی چون زمین بر خاک پای می توانم زد  
از زمین پارامی بوسه نه خاک پیرا چرا که زمین خود خاک است درین صورت تمثیل زمین بدست نیست

## وله

شب دل از آشفته گیسوی او در خواب دید  
صبح از بیداری بختی روی او در خواب دید  
سوای الفاظ مناسب هیچ معنی ازین مطلع بگفتم ناقص عاصی پیدا نیست نتیجه بیداری بختی  
این نیست که می او را نیز بخواب بنید بلکه بالستی که روزانه بظاهر ملاقات کمال متناهی کنید  
و اگر نه بیدار بختی را بدتر از آشفته دل باید دانست لازم که سخن سخنان بچشم دل ملا خطم  
نمایند و بگوش موش بگفتم دیگر آنکه مضمون این بیت علی الرغم و خلاف مضامین دستاوردان  
سابق است هر یک عاشق را به خواب لبست داده است چنانچه شیخ سعدی علیه الرحمة گفته است  
گفتی بستی بخواب تو آیم و نه چه سود  
چون من بجز خورش ندانم که خواب چیست

و نیز حضرت حافظ شیرازی علیه الرحمة می فرماید

قرار و خواب از حافظ طبع بدایه دل  
اقرار چیست صبوری کدام و خواب کجا

و نیز شعر دیگر از مثنوی

بگفتا وصل من در خواب در یاب  
بگفتم را نیست لیکن کجا خواب

از به نتیجه بیدار بختی که عاشق تمام و محروم در خواب باشد

## لیکن وله

چون مستی که بنید گوشه خراب را  
چشم جادویش خم ابروی او در خواب دید  
شخصه خواب چیز را می بیند که بظاهر هم او را می تواند دید و ابروی خود چشم خود بنظری آید  
مگر در آئینه پس آئینه در شعر معارضه نیست

کسے دل و غم را ناپاک نوشتہ

## مکین ولہ

در محبت بدعا گریہ اثر دادم را زہد خشک ایچہ و ہر دامن تر دادم را  
 زہد خشک کجا اثر دارد و چه میدہد کہ ایشان تمثیل دادہ فقط بہ تناسب لفظ تر زہد خشک یا ذرمودہ ہر یک  
 زہد خشک زہرست چنانچہ شعرا و شاعرانست ۵  
 بجای چوب مانت زہد خشک علقی را امین زہار این تقوی شعرا را یابی را

۵

حلال است بر لفظ گشتن حلال ز چند آنکہ مسمی شود پامال

## مکین ولہ

زہرہ بان طرہ جادو ندی دل کردوش قہم مار چو ضحاک بر آید  
 از عبارت این شعر پیدا است کہ ظاہر ضحاک بہ جادوی کسی دل دادہ بود کہ بعلت او مار  
 از دوش او برآمد قطع نظر از شعر شاعری نیز از نام خدا متورخ بے بدل از ضحاک کے بطرہ  
 جادوی مہوشان دل دادہ بود کہ علت مار بر آمدن باشد و مشورت کہ شیطان برکتف  
 اولوسہ دادہ کہ این بلا بردنازل شد تمثیل نزد آگاہان سخن درست نیست و این مضمون لایس ازین  
 شاہ لول صاحب سلمہ ربہ بخوبی بستہ اند ۵

کرد مشاطہ بزلت تو مگر شوخی ما مارش از شانہ چو ضحاک برون می آید

## مکین ولہ

آنکہ کارش لغیم عشق جگر خوار افتد ہر نفس خیزد و از ضعف نگو ساقبت  
 در غم عشق از ضعف افتادن مسلم لکن علت نگو ساقبت افتادن بعبید از برای ناقص فقیرست  
 و این مضمون را ابوالقاسم خان قاسم مخلص بسیار بخوبی بستہ است ۵  
 حکارم نیست بگوئی تو کہ چون ساقبت افتد کہ بخاک افتم و کہ تکیہ بدیوار کنم



عرق شرم را بیشتر بچین نسبت است یا بر خسار و عرق از زرخندان جوش زدن ظاهر مجموع  
 هیچکس نباشد چنانچه شعر او ستاد است ۵  
 اما بر چین او عرق شرم جوش کرد آینه را دوکان جواهر فروش کرد  
 و شعر میرزا صاحب میرزا امید نیز ۵  
 بشنم صبح این گلستان نشاند جوش بهار خود را عرق چو سیلاب از جبین فتنه و انکار کیم کار خود را

### مکین وله

تا شود در احم نهران حیل و فن میکنم آنچه می باید که او با من کند من میکنم  
 مشوق را با حیل و فن کار نیست کار او نازد او او عتوه است و میرزا صاحب  
 قیامت با منم میسر مایند آنچه می باید که او با من کند من میکنم  
 او را چه ضرورت که از او عتوه را گذاشته حیل و فن برای ملاقات ایشان نماید میرزا کار او را بجا برود  
 گرفته اند غایان شان ایشان نبود -

### مکین وله

مرادل در بدر دارد ملی صحبت اثر دارد غم خون جگر دارد ملی صحبت اثر دارد  
 اثر صحبت با مصرع ثانی را باندارد و غم جگر خوان کن است و جگر غم خوان کن نیست

### مکین وله

یا نسیم غیر عشیر در خود محنت ایوب کردم آستان  
 با یوب نسبت محنت مسمرع نیست سندی خواهد اگر نسبت کبوترین میدادند مربوط  
 می بود صبر ایوب مشهور است

### مکین وله

در سینه غم آلوده چرا ماند دل من نایاک ز آتش که گریاک بر آید  
 غم و دل هر دو مخلوق نایاک که ندارند فرض کردم که هر دو حکم زهر قاتل دارند تا هم

اول اینکه آتش بیگانه سموغ نیست و دوم اینکه لفظ هنوز در مصحح ثانی پُر بیکار است

### مکین وله

خورد سال من نماند رسم مجوری هنوز نو | یکدم از طفلی ندارد دقاقت دوری هنوز

شاعر این مضمون را ظاهر از بانی دایه طفل بسته است و مادر اسے این لطف دیگر نعمت عبارت مفہوم و معلوم نمی شود

### مکین وله

لعل جان بخش بتان را نفرت از خطا از دست | نیست عیسی را ز تنگنا بسوزن از احتلاط

شاعر لعل جان بخش بتان را عیسی و نمود خطا بسوزن قرار داده میگوید که چنانچه عیسی را بسوزن احتلاط نیست باید که لعل جان بخش بتان را هم نفرت از خطا باشد عاصی گوید تمثیل غلط است عیسی از تمام مال دنیا بسوزن در شسته احتلاط داشت که همراه خود برد چنانچه تمام شعرا عیسی را بسوزن در شسته نسبت کرده اند

### مکین وله

از سامانی که دارد شمع باشد این سخن روشن | که من از درد دسر در عالم اسباب میگیرم

عالم اسباب مانع و غیر نیست هر سری را که درد گرفت گو عالم اسباب باشد میگیرد این معنی اموقوف بر تمثیل شمع نبود و اگر اراده شاعر اینست که من از درد دسر عالم اسباب میگیرم پس لفظ در که بمصرعه ثانی ست سبب این معنی مفہوم و معلوم نمی شود

### مکین وله

دی هر که بود با تو به من یار و آشنا | امروز میبودنم و بیگانه دیده ام

این بیت مفہوم می شود کیلکه آشنا مثلثی او به میرزا مربوط بود و دقتی که او را هم محبت میرزا ندیدند همه کس از ایشان روگردانند در این شعر چه لطف دارد که شاعر اوقات منالغ نموده

## مکین ولہ

نیست ممکن کرد و داز سرگوش بیرون | بر سر عاشق او گرد و دیوار افتد  
 و در دیوار بر سر که بهیئت حرکت نمی تواند کرد و موقوف بر عاشق نیست و مدای میرزا نیست که  
 در دیوار مشرف بافتاوان باشد تا هم عاشق خد نکند این معنی از بندش این شعر پیدا نیست

## مکین ولہ

آنرا که بادبان دراز آنسریده اند | گویا چو شمع بهر گداز آنسریده اند  
 به تناسب شمع لفظ زبانمانی و گدازگی آورده اند لکن بخاطر ایشان نرسید زبان دراز  
 آن را میگویند که کسی سخن زیاده از دهن خود برآورد که بر گداز آن فریده باشند  
 او را چیم است باز بان درازی او را چیم است حرفی از دهن او بهنجین برنی آید که موجب  
 رنجش دل کسی باشد پس درازی زبان را با گداز گے دل چه نسبت گوی این هر دو شمع تعلق  
 داشته باشند و استادان زبانمانی شمع را باین قسم می بندند  
 بپای شمع شیندم ز قینچی فولاد | زبان دراز سرخویش امید بهر برباد

## مکین ولہ

نرگس از چشم گل افتاد ز سیم و زر خویش | طالع سیم و زر را سیم و غنچه دهن نتوان شد  
 افتاوان نرگس از چشم گل ثابت نیست و اگر نرگس را بعلت سیم و زر از چشم گل افتاده  
 سے فرماید گل هم ازین علت خالی نیست چنانچه زور و مشهور و معروف است و نرگس  
 در مرتبه خود هیچ کم از گل نیست اگر گل را بر خسار مشوق نسبت است نرگس را به چشم هر چند  
 او عا هم در فن شعر درست است تا هم اندکے راه بدیسی داشته باشد از باب سخن متنی که او ما  
 در فن شعر قرار داده اند از و این معنی بیگانه و جداست و سخن رس سے فهمد لکن

## مکین ولہ

شمع را گر آتش بیگانه می سوزد مکین | از گداز خویش باشد احراق ماهنوز

قیامت را با اهل درد و بیدر و هر دو کار است ایشان تخصیص کرده که قیامت را با موتاے  
بیدردی کار نیست از چه روست

## وله

آخر نمازم تا کجا ای طفل خوابازی کنان اگر بانی بر بسلی گلبه سر بر بسلی  
پا نهادن قاتل بر بسلی از راه شوخی و طنازی مسلم لکن سر بر بسلی نهادن مسوع نیست محتوی  
که این همه طفل مزاج باشد که پاز سر نه شناسد قاتل شدن برداشات نمیشود

## مکین وله

تو نشد دلم از فکر که چون دوش شسته از هر چه سر برده در آغوش شسته  
در عالم فکر و اندوه سر بگریبان سنجیب و سر برانو مستعل است سرور آغوش  
مسوع نیست سندی خواهد بود

## مکین وله

تا قیامت رسوائی خود کرد مکین نه کشد خشم گریبان و نه دشمن دامن  
و دشمن گریبان گیر دامن گیر است و دامن گشته از راه دوستی است چنانچه شر او تا وجود است

## ه

شور مرغان چمن دامن پرواز کشید و زنده مارا نهوس دیدن گلزار نبود  
پس باید فهمید که شور مرغان چمن که دامن پرواز هم جنس خود را کشید از راه دوستی است یا دشمنی  
و نیز گواه این سخن مطلع همین غزل است

## مکین وله

اگر بود ترس می کشمت من دامن اگر بهر اشک بیار خیمه دامن دامن  
پس این مطلع خود انصاف نمایند که کشیدن دامن دال بردوستی است یا دشمنی و این سخن مستعمل

## مکین وله

زنجیر زلف یار گرفتد مرا بدست | خاقان زمین همیشه فرستد خراج من  
 خراج بزور کشید بدست می آید نه بزنجیر زلف معشوق کاش چنین می گفتند که اگر تیغ ابرو  
 یار بدست من بود و خراج از خاقان می گرفتیم چون شاعر بزنجیر زلف در مصراع اول  
 سری کشیده برای تناسب خاقان چین را در مصراع ثانی تقدیم داده در رعایت زنجیر  
 بگوش افتاده چراغ و این فیل چین را یاد نفرموده که از حق تناسب هر دو ادای شد سخن  
 نعم معنی یاب را باید که بعد از استماع این بیت زنجیر در نشاط زده عمل بر این آیه کلام شریف  
 نماید **مکین** که اقلیلا ایشیا اکثر

## مکین وله

این سیه در رقیب است کمی آید باز | این همان بچه زراغ است کمی بینی تو را  
 درین بیت بجز تناسب لفظ باز و زراغ معنی دیگر پیدا نیست اگر لفظ میسر نکار هم می بود  
 باعتماد شاعر شعر ترقی میکرد

## مکین وله

از آفت و از بلا فرزونی | نه غلطم بر ابری تو را  
 این قسم معنی شعر را ترقی معکوس میگویند در مصراع اول معشوق را از آفت و بلا افزون قرار داده  
 اند و در مصراع ثانی برابر گفته بعد از گفتگوی شاعرانه است

## مکین وله

تا صبح بر غیر شب افسانه شنیدی | در خواب شدی چون سخن خانه شنیدی  
 معنی مصراع ثانی معلوم شد که مدعا شاعر از شنیدن سخن خانه چیست  
**وله**

دل افسردگان از شور محشر کی بدر آید | قیامت را نباشد کار با توبای بیدرد

|  |                                     |   |
|--|-------------------------------------|---|
|  | مکین ولہ                            |   |
| چہ جای غیر ہر کس عشق آن شیرین پسوارد   |                                     | پدرناشاد ازین رسوائی مادر زاد خواہد رفت |
| ارادہ شاعر ازین بیت این ست قطع نظر از غیر اگر پیدا برود عاشق شود آنہم ازین رسوائی مادر زاد از دنیا ناشاد خواہد رفت لاکن مشوق را کسی رسوائی یا در زاد نگفتہ و رسوائی روز تولد بطفل تعلق ندارد مگر حرام زادہ باشند این بیت سوای تفعیل مشوق خوبی دیگر ندارد |                                     |   |
|  | مکین ولہ                            |   |
| ایکبار روی غیر بنگاہی کہ دیدہ است  | از چشم پاک حور و ملک قابل تو نیست   |   |
| معنی این شعر مفہوم میشود شرح آن باید نوشت تا بفہم رسد<br>فصل پنجم در بیان شمار متفرع میزای موی الیہ کہ بندہ موافق ہستم خود در آن دخل نمودہ است   |                                     |   |
|  | مکین ولہ                            |   |
| دائم کہ دل از لالہ بیاد تو ز خود رفت   | ہم رنگ بر لوی تو اگر است و اگر نیست |   |
| ہست و نیست چہ دخل دارد البتہ نیست چگونه رنگ لالہ ما تا بوی معشوق باشد اگر شاعر ما ہر مے بود این معنون را این قسمی بست صلاح   |                                     |   |
| از دیدن گل رفت بیاد تو ز خود دل  | ہم رنگ بروے تو اگر است و اگر نیست   |   |
|  | مکین ولہ                            |   |
| بسکہ بے نام و نشان و یکسم ترسم مکین  | ایچنان افتادہ بگذراند روز محشرم     |   |
| عاصی گوید کہ این مقام شادی است کہ کسی بروز خضر نہر نہ محل ترس است چرا کہ از بہر جان روز محشر خوف باز پرس است چنانچہ او ستاد میگودیدہ   |                                     |   |
| بروز خضر لغافی ز باز پرس مترس  | تو بگیسی و غیب ترا کہ مے پرسد       |   |
| و با اعتقاد اگر چنین مے گفتند شہر دست مے شد اصلاح  |                                     |   |
| بسکہ بے نام و نشان و یکسم تادم مکین  | ایچنان افتادہ بگذراند روز محشرم     |   |

زبانهاست چنین آزار بکسی نباید رسانید که روز محشر دامن گیر من شود اگر بجای دشمن دوست می بود منی مهر غائی با صبح او لے مربوط میشد و بر لے مراعات قافیه شعر بے ربط نباید گفت

## وله

صبا و بابریده گرفت است کار خویش | گستر و دام و زلف رسا را بهانه ساخت

عاشق را بخوبی زلف کردن لطف است و در دام هر جانوری را صبا و اسیر میکند و نه می معشوق که صید را بدام گرفتار بکند و بهانه زلف نباید درین صورت ترخیص دام بزلف است و لطف زلف یا نال است معشوق را باید که بزلف گرفتار سازد و بهانه دام نماید و اگر اراده شاعر ازین شعر اینست که از زلف صید را گرفته است و دام را بهانه نموده این معنی ازین لفظ بر سر نه آید +

## مکین وله

ازندان جو گوش حرف موزن نمی کنند | زیاد کرد و جی علی را بهانه ساخت

موزن بپاره برندان چه چیز میگوید که حرف او گوش نمی کنند این کار تعلق بنا صح یا بواغظ دارد و ازین عبارت این معنی برنی آید که موزن بشور و فریاد در حق زندان ناسزا میگوید هرگاه آنها کتک گرفته در پے او می شوند او بهانه می کند

## وله

منیدلم چه نیرنگ و منون کرو آن حبیب مشب | که کیو مدعی می نالد و کیو قیب مشب  
معلوم نمی شود که در عالم عشق معنی کیت و قیب کدام است

## مکین وله

گرم می جو شد بنیر هسره خاطر اوست | هر نفس نیرنگ او رنگ و گرم سوز دهر

معشوق را سرد و مهر گفته اند و لفظ افسردگی خاطر معشوق نمی زبید افسرده خاطر عاشق است و از رنگی خاطر معشوق مسلم اینجا لفظ افسرده به تناسب گرم جوشیدن آورده اند که معنی غلظ

## مکین

|  |   |
|--|---|
| شب بخوابم چرخ آن دلبر عیار نمود                      | بخت خوابیده بر شکم بیدار نمود               |
| عاصی گوید در مصرع ثانی لفظ رشک بر بجاست              | بخت خوابیده عاشق ادیت که برد مسل            |
| اورشک برد کار بخت خوابیده همین است                   | که برخلاف مدعای عاشق کار کند بر حصول مطلوبش |
| رشک برد با عقاد عاصی این مصرع ثانی بهتر از دست اصلاح |   |
| شب بخوابم چرخ آن دلبر عیار نمود                      | بخت خوابیده سراپا زود بیدار نمود            |
| بر آس بیدار ساختن سراپا زدن مناسب است                | چنانچه شعر استاد است                        |
| در همه شهر یک فقره خوابیده نماند                     | که سراپا زده مرغان تو بیدار نکرد            |

## مکین

|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| این زمان دم از بخت میزند آن بی وفا                 | ظلم چرخ دون و جور طالع از دون گشت   |
| هر دو مصرع محتاج دو مصراع دیگر اند موافق مصرع اولی | مصرع ثانی چنین می باید اصلاح        |
| این زمان دم از بخت میزند آن بی وفا                 | گشت چون ریش الخطا و انهم حدیران گشت |
| و مطابق مصرع دوم مصرع اولی چنین می بایست اصلاح     |                                     |
| شکر ایزد که یاد از دوستی دم می زند                 | ظلم چرخ دون و جور طالع از دون گشت   |

## رباعی مکین

|   |                                |
|---|--------------------------------|
| در خدمت شاه عالم و عالیان               | بشست اگر مکین مزن طعنه بر آن   |
| بر خاک افتد ز خاکساری سایه              | ناچار پیشین آفتاب تابان        |
| آفتاب دن سایه پیش آفتاب اختراع تازه است | نقصیده اند که نور و عظمت با هم |
| نقیض اند چنانچه حافظ می گوید            |                                |
| آفتاب از روی او شد در حجاب              | سایه را با خد حجاب از آفتاب    |
| دنیاز شعر عری است که در ملح گفته عری    |                                |
| روے باروی زود سایه او با خورشید         | چشم با چشم کند پای او جنب زحل  |



## مکین و له

اگر گره فلک دشمن عجب دارم که برخیزد  
بهر بستر مرخصی ز گس بیمار یار افتد  
دستگیری فلک به مردم بیمار چه نسبت دارد و در دست گیری میسی لطف دیگر است که معلق  
به نبض هم دارد درین صورت برائے مصرع ثانی او کئے چنین رے باید اصلاح  
مصحح اردست او گیر عجب دارم که برخیزد  
بهر بستر مرخصی ز گس بیمار یار افتد

## مکین

بر لب گره از بیم تو دل صد گله دارد  
این خسته زانیم چقدر حوصله دارد  
عاصی گوید اگر گله و شکوه بر لب از ترس و بیم گره شود او را ولعت حوصله دل نمیتوان  
گفت بلکه بنا بر خوف جان خواهد بود حوصله آنجا کار میکند شخصی که بقوت و قدرت به همه چیز  
قادری باشد و از شخص ضعیف حزن پست و بلند نشود چیز بگوید وقتی که پائے بیم بمیان آمد  
حوصله گجا ماند و باعثقا و بنده بجائے بیم اگر لفظ خوئے مے بود شعر درست می شود لازم بود که  
این متمم مے گفتند اصلاح

بر لب گره از خوئے تو دل صد گره دارد  
این خسته تداخلم چه قدر حوصله دارد

## مکین

بهر آخر شفع خویش کردی قاتل خود را  
مکین مریخ را نا امید کردن از نومی آید  
عاصی گوید میان قاتل و مقتول شفاعت کننده شخصی دیگر باید تا شلغ او باشد و شاعر  
همان قاتل را شفع قرار داد و این خود را این سخنوری دور است و ما در رے این اوستا و میظبرانند  
که ترک فلک را رقامه ساخته اند قطع نظر از این که ترک فلک نا امید شفعت رقامی در و پیدا  
گردیدیم صفت شفاعت میبایست که این مضمون این تم میبند اصلاح  
بهر خوتین سرگرم کردی قاتل خود را  
مکین مریخ را خود شید کردن از نومی آید

|                                |                                 |  |
|--------------------------------|---------------------------------|--|
|                                | مکین                            |  |
| شادیم ز دیدار به پیغام تو گویا | بر خاستی از دیده و در گوش نشستی |  |
|                                | شعر عاصی                        |  |

|                            |                                |  |
|----------------------------|--------------------------------|--|
| حمد پیام را توبه بوی شکسته | بر خاستی ز گوش و به بینی نشسته |  |
|----------------------------|--------------------------------|--|

پس باید همنید که به تناسب دیدار لفظ دیده آورده اند و به نسبت پیام گوش اگر چه مراعات نسبت مسلم است لکن دخل معنی درین بیت دو دارد از فهم سخن سجان است و شعر بنده عاصی نیز علی هذا القیاس شاید جهت تمیخ استاد حسن قبول یابد و در محاوره استادان سلف چنانست که معشوق را بسر و چشم و دل جا میدهند و گوش و بینی اختراع تازه است چنانچه شعر حضرت سعدی علیه الرحمه است

|                         |                       |  |
|-------------------------|-----------------------|--|
| گر بر سر و چشم من نشینی | نازت بگشتم که ناز زین |  |
|-------------------------|-----------------------|--|

|  |            |  |
|--|------------|--|
|  | سبیل هدایت |  |
|--|------------|--|

بسم الله الرحمن الرحيم  
حمد یعنی که عند لیب طبع یک گل خرمزده چمن ابداع اوست و طافوس نظر یک گلدسته پریده رنگ باغ اختراع او و طوطی شکری غای ناطقه در محاذی آئینه عرائس معانی سرگرم ادای دلکشای و ساغر نظایر به بحر حیره تحقیقش دماغ آسمان پیما شور عشق یک سکندان خوان کرم و شیرینی شکر خواب راحت مضامین یک انگشت از ماده نعم قادری که عقل کل یک پردانه پر توه شمع مجالش قماری که معلم المکوت شرر جیده مجر جلالتش بهشت یک گل بیرون مانده دیوار گلزار مهرش سحر یک گرم دودیت بر خاسته از مطبخ قهرش محیطی که دریای بیکران فیضان باین موج دینی قطره ایست از قلم اسرارش جمیلی که مرآت خیالات دوعالم مشتاق یک جلوه دیدش کتاب حکمش نوشتن دیباچه نون کنی اتمام گذاشته و دوره افلاک و مرکز خاک سر انجام ساخت کجا بزبان کوتاه بلیلان خو گرفته نفس منیوانی بشکر ادای شمه انان تواند پرداخت بهرست که لذت بکام و زبان رسام و لرغنت سید العالم حضرت محمد مصطفی علیه السلام سر در می که معراج یک پای بلند یوان قدرت اوست مقاله انار یکب فلی در شان

سخن رس می فهد چیز محال را در عالم مبالغه منقبت و مدح می آزند اگر سایه را پیش آفتاب  
جامی بود سنی این شعر براس مروج چه لطف و خوبی آشت ظالم را میرزا فاخر کمین این شعر را دیده  
سایه پیش آفتاب انداخته اند و حرف نمی گوید ۵

سراسر آفتاب عشق تا پیدا است عالم را | تو فکر سایه کن اول پس آنکه سائبان پیدا

موافق نهم بنده برای مصرع آخر رباعی این مصرع مربوط است **افساح**

این خاک نشین شست همچون پر تو | ناچار به پیش آفتاب تابان

غرض از نوشتن این اشعار خدا نخواسته عداوت به مصنف منظور نیست بلکه مدعا تر بیت  
خود است اگر حق تعالی توفیق مطالعات این اشعار به سخن سجان دهد درین امر را بے بنده برخلاف باشد  
از ان اطلاع بخشند تا متنبه شوم و اگر بر صواب است باید که نوشقان سخن به پیروی ایشان  
انعام و دوزبان را آلوده مرکب سازند و ایشان را نیز از خط کشیدن و اصلاح نمودن بر شعار  
استادان مسلم الثبوت پای عداوت کبسی نخواهد بود بلکه مرکز خاطر همین قلد باشد که مردمان  
اوستاد اوستادان مسلم الثبوت ندانند و ساین برین کسانیکه بدرجه اوستادی رسیده اند  
عمر عزیز را به عیب جوی خود صرف نموده اند به نکتہ چینی که دیگران چنانچه بنده هم از جهل و بیخ  
سال اوقات خود را در فن ریخته منابع ساخته است و هنوز سخن خود را بعضی جا با نپایه سخن  
بیرون نیافته کسان را که درین فن مسلم الثبوت میدانند باید حصول فائده از انوس ادب  
تکرده پیش آنهای نشیند بلکه نوشق هم اگر دخل بجای شعر این عاصی نموده است مسلم داشته  
و امادای این مرتبه سخن میگزیند و در فن شعر و سخن عبارات رنگین بوستان بے خزان  
است و الفاظ مناسب نهالان اندیش طیکه بقرائن در گل زمین شعر بنشانند و  
منه بر جسته شمشیر من آن بلغ است و نمز نه طراز دران حدیقه بلبل طبیعت است و  
نظر خومن ملاحظ نمودن بدان ماند قس که باغبان سبزه بیگانه را از خیابان کند یه بیرون  
باغ اندازد و بے این سخن موزون گفتن ببطولی و آنکه حق الله و پاک ذات الله  
میگوید و می داند که حق الله کدام است و پاک ذات الله که لے گویند چنانچه شعری  
میرزا بهیدل علیه الرحمة است ۵

جهان آئینه دهم است داین طو کی هزار دلش | نفس پرواز تقریر داند و سے گو بند الهی

و حال این دو شعر که یکے از میرزا است و یکے از بنده موافق این مقال است

دو تیش رشک چہار ابروی دلبران و باہر حرفش اعجاز عیسیٰ تو امان غرض از مطلع تا مقطع چون  
از لف و لہ یا خوشنما و شہزادہ ہر حرفش آسمان پیمائست اگر مستعان این از صدف در  
شہوار خراج گیرند و چشم بیند گانش از قبیلہ یسلی باج ستانند بہر کیف ہر گاہ این شرح مرثیہ  
و سلام نژاد حق رسید بنظر دشمنی دہ پے تلاش جواب شدم بہر حرفش بسیار دو چراغ را ضلع  
ساختم خیر از بے جوابی نیافتم لیکن محل استعجاب ست کہ من کلام میر محمد تقی صاحب را بسیار  
بکس بلاغت دیدہ ام و شنیدہ ام و این مرثیہ و سلام ہم از جملہ کلام ایشان ست چنانچہ  
میرزا صاحب موصوف بدستخط ایشان دارند و پیش من ہم رسیدہ است بیان واقعہ کہ  
این مرثیہ و سلام قابل شرح ست و جای دیاغت فہم دانا ست کہ چنین کلام ناقص انکجا خیر

### سبیل ہدایت

مبدع عقل و کان ہنرمند و ذکا  
اعتراضی سے پر مجھے ملے ڈر  
اس سبب سے کہ تجری جائے ادب  
کچھ نہ بولا سوا اے امتنا  
کہ فی مجھ کو ہوئی بہن واجب و فرض  
مرثیہ کہنے کا ہوا اند کو رہ  
حق میں اس بے زبان کے بندہ لازم  
لفظ و معنی میں اسکے کم ہو چل  
بندش اُنکی نہ آوے اپنے پسند  
شرح لکھ دے جو مرثیہ کے ساتھ  
دلین گذرا کہ مرثیہ کا فن  
میر کی گفتگو سے وال اس پر  
سیکھے اس سے کہنے کا اسلوب  
دل میں منسا کوئی نہ ٹھہرا اور  
ڈھونڈھنے میں لگا ہر اک کے گھر

میر صاحب مرے کرم فرما  
عرض رکھنا ہوں اے کرم گستر  
کھول سکتا ہنہین میں اپنے لب  
جو سخن آپ کی زبان سے سنا  
لیکن اب آپ سے کئی اک عرض  
آپ کے ہوتے جب یکے حضور  
و ان یہ بولی زبان سحر طراز  
رہتے گی جو وہ کبھی بے غزل  
مرثیوں کے سنے جو کہتے بند  
معنی اُنکے تب آوین فہم کے ہاتھ  
جب بتکرار میں سنے یہ سخن  
ہو نیگا فن شعر سے باہر  
اسکا آگاہ جو کوئی ہو خوب  
ماہر اس فن کے جب کیے میں غور  
آپ کے مرثیوں کو تب اکثر

و حکمت است انگشت فرنگش مخمرسای یی بیضای کلیم را چهار انگشت میشارد و دم  
جان بخش هزار عیسی را قالب بی روح می پذیرد از آن روزی که آفتاب ظهورش برین خاکدان  
تابیده معاشر انبیا را چنان چشم چراغ نموده که در خیال خواب تصور چشم برهم زدن بخاطر  
گذرد آمی لقی که از ازل تا ابد گوشه دولتان ایچد خوان او سر و قضا و قدر غلامان جادویش  
و مگاشش تقدیر داخل دو پیاده خبر گیران سپاهش نکته خاک گردی ست دور مانده از قدم  
ر هر دوان جوای وادی کنه مفاتش بجار قطره عرق چکیده از پیشانی بیرون از آتش هوا فست  
که در باد آن سرایه دم و هوشش ایجاد دوستانش بالا کشیده آتش گرمیت از آله آله پایان  
محرای شوقش که در انوار علم مطلب رسیده اندیانه رسیده اند صلی الله علیه و آله انبیا و است الارض  
و السما فی منقبت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیه الصلوٰۃ والسلام مبارکتری و در هوش  
خرامی قلم منقبت ساقی ایست که از سبب او نشئه کرنا آدم بمیخانه حقیقت انسانی رسیده  
نگاروی البصار موج پیانه اودهای هوفسهای قلقل مینا متبانه او خورشید خشتی ست  
بر تافته خم کیفیت هوش ایمان بخش نه سپهر و روی کش جام جان بخشش دو عالم حریفش  
جام وحدت آشنایش طرنگهای باده خیالات سرخوشت از ساغر هوش بابش ساغر گل  
امید کونین متوقع قطره دامنه انجام ستاره اودلیل عالم علم بطون بی وقفه بحسن طلب  
مدح خوان او صلوٰۃ الله علیه مع آله و اولاده و انما ابدانی روح استکلم و الکلام اے  
طبع اگر اثر کلام میخواهی افغان را از دست ده و بیا بوصف سلطان المعانی نهنگ  
بحر سخندانانی المنج ابلاغ و افصح لفظی میرزا محمد رفیع سودا که حالا قلم سخن باضانت یزیدین  
حکم ایشان ست و کلام ایشان مصفان عالم را بهر تر از جان ست علی الخصوص شرح این مرثیه  
و سلام که مسمی بسبیل هدایت ست تحفه بر بلاغت روزگار میزند محض الی براس تربیت اهل محبت  
نه برای محافل سرانجام شده متفق علیه دلیل طبع مصفان عالم تبویفیش نغمه سر است خیر بینی  
مضمونش اگر مورچه از کار فزید کند دوست منون بلاغش که را چون گل سراپا گوش  
گرداند شکر خوانی مغنیش هر کس را از ملاحظه هوش سازد از مطلعش مطلع آفتاب پامال حیرت  
میشود اگر اثرش سمیع الفاظش بر خاک مرده بکوبند باندیم قیامت میشود هر مصرعش چون برون  
از دست از خلل سنگ بنی انصافان هر بیتش بلج گیرنده از میت ابروی خوبان برین  
بین السطوش و الی صبح صادق و مقابله و مصرع مقابل طاق ابروی موشان عاشق

## شرح

پہلے یہ کیسے اے کرم سرما  
 آپ پر جس طرح سے ہو تحقیق  
 دوسری بات یہ جو کسہ ڈالی  
 اور اس نوع کو بیان کیجے  
 یا وہ جسطرح مجھ پہ ہے اثبات  
 مگر چہ وہ شخص ہے امام حسینؑ  
 لگے فرمائے مجکو بتلا تو  
 تب یہ چھاتی پہ لوٹ کر بولا  
 عرض کرتا ہوں مجکو کیجو معاف  
 مان مری فاطمہ علیؑ ہے باپ  
 اور جس شخص کا نواسا ہوں نہ  
 حق میں جسکے ہے آیہ لولاک  
 سب بنی جان اس کو مان میں  
 نور چشم اپنے سے عرض سنکر  
 مبتسم ہو تب یہ فرمایا  
 انکے رتبے کی ہے بہم یہ منط  
 ظاہر اتم کو ہے یہ قصہ یاد  
 رتبہ باطنی پیغمبر  
 نسبتی مرتبے کو تم فائق  
 باطنی رتبہ جو بنی کا ہے  
 موجب اس رتبے کے بنی کریم  
 میم احمد سے کرد یا جب رد  
 احدیت سے ہے مرتبہ بالا

باطنی رتبہ ہے بنی کا کس  
 اپنے مخلص سے بھی کہو تحقیق  
 ہو تم اک نوع اُن سے بھی مالی  
 مجکو آگاہ اس سے کر دیجے  
 کہ تو عرض میں کروں وہ بات  
 ایک دن جس کو سید الثقلین  
 مرتبے میں بڑا ہوں میں یا تو  
 کیوں یہ سررشتہ بات کا کھولا  
 دلین کر لیجو جسکے یہ انصاف  
 والدین اپنے اب بتاؤں آپ  
 امر ہو تو اُسے بھی بتلا دوں  
 بزبانی ہے خالق افلاک  
 اپنے نانا کو آپ جساں میں  
 یہ لطیفہ ہوئے خوش آن سرور  
 سخن راست حق کو بھی بھایا  
 لیک جو آپ سمجھ میں سو غلط  
 جسکی ردوئے گی فہم کر بر باد  
 اپنے نزدیک لیک ٹھہرا کر  
 اسے سمجھ ہو یہ نہ تھتا لائق  
 اسکے مافوق ہے جو بیجا ہے  
 آپ کو لو لے احمد بے میم  
 تھا جو احمد سو ہوگا واحد  
 سمجھ گا تب ہی پوچھنے والا

غرض اک مرثیہ اور ایک سلام  
 وہم اپنا بہت بجا پایا  
 واقعی فن شاعری میں نہیں  
 مرثیے میں روارکھے ہے یہ کہ  
 شاعر اس راہ سے نہیں آگاہ  
 چاہے ایسا کہے تو کہہ نہ سکے  
 کہنے لائے تھے مرثیہ کم کم  
 ہوا اپنے تئیں کو یوں معلوم  
 روئین سن پڑھیں جب انکے پاس  
 چپ ہی رہ جاؤں ہوئیں سر دھنکر  
 لیکن اسپر کبھو نہ رونا آئے  
 حق میں بندے کے غائب و حاضر  
 نہیں آتا وہ جس سے رو دین سب  
 خون جس سے عوام کا ہے دل  
 شام سے کوئین سینہ صبح ملک  
 یہی آتا ہے بار بار فوس  
 معنی اُسکے نہ مجھ سے حل ہو دین  
 اسی عزت کے مائے مرنا ہوں  
 مانو تو جان کی ہے اپنی نجات  
 دستخط خاص سے رکھے ہے غلام  
 عمل اور معنی اُسکے رکھ دیجے  
 چھوٹی امت میں بیٹھ کر روؤں

باتھ آیا مرے بسعی متام  
 فہم میرا جب ان میں در آیا  
 مرثیہ کہنے کا ہے جو آئین کو  
 بلکہ وہ چیز جس سے شعر ہو رو  
 مطلب اس کام کی جدی راہ  
 مذک کے مائے تو یوں وہ کچھ ہی کہے  
 شعر کے قاعدے کے موجب ہم  
 سوز بانی تمھاری اسے مخدوم  
 مرثیہ وہ جسے عوام الناس  
 اور سودا کا مرثیہ سُنکر  
 کیسی ہی طرح کوئی اسکی بنائے  
 بار ہا یہ سخن ہوا غلام  
 سچ ہے یہ مجھ کو مرثیے کا ڈھب  
 آپکے مرثیے کا ہونا تامل  
 سنکے جہاں جس پہ بدھو تک  
 لیکن انوس صد ہزار فوس  
 بدھو جہا سمجھ جسے رو دین  
 جب یہ صورت خیال کرتا ہوں  
 غرض اس امر میں کہوں اک بات  
 وہ جو اک مرثیہ اور ایک سلام  
 من بکا کے حدیث پر تہجے  
 میں بھی آگاہ اس سے تا ہوؤں

متن

ظاہر اُن سے بھی ہوا کہ نوع علی اسلام

اے بنی کے باطن رتبے کے والی اسلام

|   |                                     |  |
|---|-------------------------------------|--|
|   | متن                                 |  |
| ہے گریبان گیر گردن تیرے لشکر کا لو  | تا قیامت کم نہیں ہوتی ہے لالی اسلام |  |
|   | شرح                                 |  |
| نہیں آیا مجاورے میں کبھو<br>ہو نہ ثابت شفق سے یہ جب تک<br>معنی جو چاہا ہوا سین تم سو کمان                     |                                     | نخون سوا ایسی جا میں لفظ ہو<br>اور لالی کا حرف کرو و حک<br>تاناہ تشبیہ ہو شفق کی یہاں                          |
|   | متن                                 |  |
| وے ہو الظاہر ہو الباطن کے والی اسلام  |                                     | اے ہو الاول ہو الآخر کے مالک بالیقین   |
|   | شرح                                 |  |
| کیا ہو الباطن و ہو الظاہر<br>اس سوا جس پر کیے ہے تکفیر<br>مالک اسکا حسین چھرا یا                              |                                     | کیا ہو الاول و ہو الآخر<br>حق کی جانب پھرے اراں کی منیر<br>کیا یہ خاطر میں آپ کے آیا                           |
|   | متن                                 |  |
| کیا حدیث مشکم تم نے بچالی اسلام<br>عبد ہو کے بات سنے ساری بانی اسلام<br>لی مع اللہ کے ہو تم ہو وقت عالی اسلام |                                     | یہ شہادت تیری ماندا نا بشر کی تھی<br>یہ شہادت تیرے کلمے کی شہادت تو مانا<br>ورنہ تم بے شبہ و شک احمد بے میم ہو |
|   | شرح                                 |  |
| کیا بندے نے آپ کا معلوم<br>ہے تمہارا یہ مدعاے کلام  |                                     | مطلب اس پرہہ شعر سے مخدوم<br>کرتے ہو تم خطاب یوں بانام   |



|   |  |
|---|--|
| فہم یون باطنی سے ماہر ہے<br>کس طرح سے کہو تو بسط بنی<br>حرف میرا نہیں ہے لایعنی<br>غش بنین صرف اُسکے مضمونین<br>کہو لقطع شعر کو کر دوں<br>مصرع ثانی سے بھی ہو آگہ | اس سوار تہ جو ہے ظاہر ہے<br>رتبہ باطنی سے ہو عالی<br>فہم کے معترض ہین یہ سنی<br>خلل اس سے زیادہ موز و نین<br>بندش الفاظ کی ہے ناموزون<br>نوع کے عین کو نہیں جاگہ |
|---|--|

## متن

اے تصدق یہ پدر یہ مادر اور یہ جد پاک ختم ہے تپریہ سب صاحب کمالی السلام

## شرح

|  |  |
|--|--|
| گر نہیں جانتے تو سن لو اب<br>گر تعلق کمال کا ہوتا<br>منحصر کچھ نہیں نسب پہ کمال<br>بندش الفاظ کی غلط اس کی<br>پیش مصرع میں لفظ یہ سے مراد<br>پر نکلتا ہے اس سے یون بیکید | ساتھ اوسکے ہی جسکا نام و نسب<br>پس نوح باپ سا ہوتا<br>جس پہ ہو فضل ایزد متعال<br>بری ہے مہنی کی نمط اسکی<br>آپ کو ہے بزرگی اجداد<br>سب تصدق پدر سے لے تاجد |
|--|--|

## متن

لا مکان بھی ایک بازگاہ طفلی ہے ترا کوئی مکان تم سے نہیں باتمین خالی السلام

## شرح

|                           |                              |
|---------------------------|------------------------------|
| عوذ کوئی مکان جو لفظ فصیح | بولتے کوئی جا تو تھا یہ محیح |
|---------------------------|------------------------------|

|   |  |
|---|--|
| <p>علی کے دوست حق کے کئے پر<br/>اور اس کے کلام کی تائید<br/>میں سنے بین سلام تو اکثر<br/>لطف ہے اس سلام میں اکل اور<br/>بس کہ بے ربط اس قدر ہو سلام</p> | <p>ہو سکے ہو کرے وہ عقل اگر<br/>جس پہ کھڑا دے یہ کفر شدید<br/>لفظ و معنی میں بہتر از بہتر<br/>کہ نہیں اس میں سلام کو شعور<br/>بیچے تم سا اسے بہ نذر امام</p> |
|---|--|

مفسر میر پر آمینہ دار ان معنی کے مہرین ہو کہ محض عنایت حق تعالیٰ کی ہے جو طوطی  
ناطقہ شیرین سخن ہو پس یہ چند مصرع کہ از قبیل ریختہ در ریختہ خامہ دو زبان اپنے سے  
مصفیٰ کا غز پر تحریر پائے لازم ہے کہ تحویل سخن سامعہ سجان ردگار کردن بازبانی  
ان اشخاص کی ہمیشہ مورد تحسین و آفرین رہوں مطلع

میت و قدر شناسا سے ہو نیچے ہو کم  
ورنہ دریا میں خدائے بھی نہیں گھر ہو کم

مضمون سینہ میں پیش از مرغ اسیر نہیں کہ ہو بیچ نفس کے جو قوت زبان برکایا فریاد بیل ہے  
واسطے کوس و ادب کے غرض جس اہل سخن کا در منصفی زینت لب ہے سرشت حسن  
معانی کا اس کلام کی اس سے الفاظ طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح کا غنہ سپید  
کے مانند شام یہ کرنے کو یہ خاکسار خلق کیا ہے تو ہر انسان کے فائوس و ماغ میں  
جراغ ہوش دیا ہے چاہیے کہ دیکھ کر نکتہ چینی کرے ورنہ گزند زہر آلود سے بے  
اجل کا بیسومرے ہر چند کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہے کہ واسطے کہ انسان  
مربط اخطاء و النیایں ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے جنھیں شعور کرامت کیا ہے وہ  
سمجھتے ہیں ناگہ اگر لکھیتی کی بدی سے قدرے زر قلب نکل آوے تو اس پر کسی کو خوض و  
غور نہیں اور جو خریطہ مراف سے ایسا کچھ پائے تو اس سے کہیں ٹھوڑی نہیں پس لازم ہے  
زیہوش کو ربط الفاظ سے معنی کو سمجھ کر دے تا وہ بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے  
چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۵

ادل اندیش انگلی گفتار  
پایے پیش آمد ست و پس دیوار

انسان کہ جس فن سے آج کو کامیابی ماہر نہ کرے چاہیے کہ اس میں اپنے حد سے سخن  
باہر نہ کرے گفتگوے جاہل پہلوے عالم مورد افعال بلکہ ٹوٹی ہے اس کی  
برابر مد فضل و کمال ۵

ہے بنی و امام حق کی ذات  
 انا بشر جو بولے پیغمبر  
 رتبہ تیرا ہے جو خدا عالی  
 تو بلا شک ہے احمد بے میم  
 ہے قصوف کی راہ سب یہ درست  
 نہیں لفظوں سے معنی کو کچھ ربط  
 اور ہے راہ جو شریعت کی  
 کلمہ ہے جو کہ دین کی بنیاد  
 وہ نبی نے جسے پڑھایا ہے  
 انا بشر ہے آیہ قرآن  
 مشکلم جزو ہے اس آیت کا  
 اس کے اسکا بیان ہوشان نزول  
 علماء وہ جہین ہے عقل معاد  
 دعوت دین جب احمد مختار  
 دل چھیاتے ہیں اپنے ہم اس رو  
 نہیں سنتے ہمارے گوش ہیں کر  
 تب یہ آیت غرض بران سرور  
 عالموں سے مین گوش دگلو دے  
 کہ کہ مین بھی بشر ہوں جو ہو تم  
 آپ سمجھ نہیں اسے بخدا  
 کرے ارشاد جو خدا کی ذات  
 سمجھے اس کلام کی تائید  
 جائے تائید ہے وہ جب باہم  
 سخی اگر آپ کو بفکر اسلام  
 بولتے یوں تو اسین تھانہ خلل

حق کو کیا کام از حیات و مات  
 اسکے اثبات پر دیا تین سر  
 عبد تین ہو کے بات سب پالی  
 لی مع اللہ مین ہر زمان ہے مقیم  
 بندش الفاظ کی ہر اتنی سست  
 سمجھے وہ ہی جسے ہو مجھ سا خط  
 وان خدا ہی خدا ہی ہے نبی  
 مسلمین کا ہے صبح و شام اوراد  
 آپ کو عبد کہہ جتا یا ہے  
 وحی ہر پیغمبر دو جہان  
 منفصل باندھنا نہ مین سمجھا  
 جسطح چلے سوائے رسول  
 یوں نہ بانی ہے انکے مجکویاد  
 لگے کرنے تو بولے یوں کفار  
 لے محمد جو کچھ کہے ہے تو  
 اپنے آئین کی بات ہے نہ کر  
 ہوئی نازل ذخا لقی کہ بر  
 سنے مین مسنی یوں اس آیت کے  
 وحی آتی ہے مجکوا سے مردم  
 جمل کیجے تو ہے یہ امر جدا  
 سب متبر ہے وہ نہ تائیدات  
 کر شہادت کو فہم سے ہے بعید  
 ملے بحثین کسی کے تم یا ہم  
 یہی آیت غرض بدح امام  
 انا بشر ہے مین کیا ہے عمل

## مرثیہ عن شرح

یہ مطلع جو ہے آپ کا تو عجب ہے  
کہ یہ ریکتہ کنے والو کا ڈھب ہے  
وے فیض کا ناطقہ کی سبب ہے  
نجانو کہ یہ مرثیہ یونین سب ہے

## متن

مجنون نے دے خوشی سب تجھی ہو  
عجب طرح کی دے دیلا تجھی ہے  
ہر اک گھر میں ماتم کی مجلس رچی ہے  
کہ روز قیامت کی گویا شب ہے

## شرح

تجھی کا رچی قافیہ شائگان ہے  
رچی اور تجھی قافیہ جبکہ یان ہے  
سو وہ ہر صرح میں صورت کمان ہے  
تو یہ قافیہ ہر طرح سے کدھب ہے

## متن

کوئی دل نہیں جبکو ماتم نہوے گا  
یہ دن کچھ قیامت سے بھی کم نہوے گا  
وہ دل دیر ہو حسین یہ غم نہوے گا  
قیامت میں یہ کچھ نہوے گا جواب ہے

## شرح

جو لفظ سے شعر کی تم ہو ماہر  
مرا صاحب اس بحر کے رکن آخر  
تو افروزی ہمزہ دیا ہے ظاہر  
نہوے گا ہے موزون نہوے گا کب ہی

## متن

ہے چارو لطیف ہو رہا شور محشر  
حسین علی پر چلا یا ہے خنجر  
زمین آسمان ہو رہا ہے تل اوپر  
ہر اک جان اس غم سے خنجر طلب ہو

|  |  |
|--|--|
| بات گاوے تو چپ رہ کر گائے نزدیک  | سوطح کا ہے سخن پردہ خاموشی میں   |
| اگر آگاہ جس نے آگاہ سے اس فن کی بولی بولے گویا ہر دو لب اوس کے دروازہ                  | رسوائی کے پاٹ ہیں کہ عدا اپنے منہ پر کھولے بیت                                       |
| طرفہ میوہ ہے یہ سخن اسے دوست   | مغز شیرین قلع جس کا پلوت   |
| محقق نہ رہے کہ عرصہ چالیس برس کا بسر ہوا ہے کہ گوہر سخن عاصی زریب گوش اہل ہنر          | ہوا ہے اس ملت میں مشکل گوئی دقیقہ سنجی کا نام رہا ہے اور سد امرغ معنی عرش            |
| آشیان گرفتار دام رہا ہے باوصف اوس کے قول خدا مفاذ وسع ماکد پر عمل کیا ہے               | بلکہ تمام عالم کے سخن افسانہ پر تمکیزانہ گوش دیا ہے جس کی زبان پر فقیل اعدا          |
| سے حرف واقعی اور منصفانہ جاری ہوا ہے ! اللہ کہ مرتبہ من تعلیم حرفاً فنوہ لا طاری ہوا   | ہے اور بے اختیار زبان سے یہ مہر ہو ہر بزوغ   |
| وایے برجان سخن کہ بہ سخندان نرسد   |  |
| لیکن مشکلترین و قائل طریق مرثیہ کا معلوم کیا کہ مضمون واحد گوہر ار رنگ میں ربط         | معنی سے دیا چنانچہ اس کا تم میں مختتم سا کوئے غز قبول نہیں پایا ہے اسی مغفور         |
| مرحوم کے یہ فرمایا ہے  |  |
| جمی کہ پاس محل شان داشت جبرئیل   | گشتند بے عماری و محل شتر سوار  |
| پس لازم ہے کہ مرتبہ در نظر رکھ کر مرثیہ کہے نہ کہ برائے گریہ عوام اپنے سینے یا خود کرے | نادر مقالہ ہے کہ عقلا جو نہ سمجھیں اور منبط نفیجک و قصہ بکائین رہیں اسکا سیاق و سباق |
| جلاد دریافت کریں اور پھوٹ بہین بیت   |  |
| معنی لفظوں سے ہوتے ہیں دلوش  | یا ان ملک رتبہ سخن بہو بچا   |
| مرثیہ عن متن   |  |
| دلونیر مجون کی حالت عجب ہے   | معیبت ہے اتم ہر قم ہر تعب ہو   |
| غرض کیا کہوں کس دوش کا غضب ہو  | حسین علی کی شہادت کی شب ہے   |

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| نہ لینے دیے اسکو اک دم بھی سالم    | دیے اسکو کیا کیا لقب پر لقب ہے   |
| شرح                                |                                  |
| ویسے مین دیا ہے یہ کنار و اسے      | زبان جمع واحد سے یوں آشنا ہے     |
| یہ لہجہ مین حیران ہوں کس ملک کا ہے | ویسے اسکو کیا کیا لقب پر لقب ہے  |
| متن                                |                                  |
| دو دنوں مات و دن تو گئے ہر طرح مین | بظاہر مصیبت پہ باطن فرح مین      |
| سحر پر ہوا خون قضا کے قدح مین      | کہانی لے شیر تو خشک لب ہے        |
| شرح                                |                                  |
| بچہ پوچھوں قدح مین بھرا خون کن نے  | تو بتلاؤ گے تم شہادت کے دن نے    |
| پہ حیران ہوئیں کون اور وہ کہ جن نے | کہانی لے شیر تو خشک لب ہے        |
| متن                                |                                  |
| سحر تھی کہ خواب عدم اسکو کیسے      | سحر تھی کہ آخر کا دم اس کو کیسے  |
| سحر تھی کہ ظلمات غم اسکو کیسے      | کہ اک یہ تو اسکا سویدا کی شب ہی  |
| سحر تھی کہ تلوار کی کوئی جھک تھی   | سحر تھی کہ برق ستم کی چمک ہے     |
| سحر تھی کہ کوئی واپسین کی ہلک تھی  | سحر تھی کہ موت اس سے رودر جیب ہے |
| شرح                                |                                  |
| دوم واپسین گوش زد ہے ہمارے         | ہلک واپسین کی زبانیہ تمہارے      |
| پھرے تھی اجل جس جگہ منہ لپا ہے     | اسے کیسے پردہ سین وان کیا عجب ہی |
| کہ وہاں ہی نہ ذکر شہادت            | کہ کھواضی و حال مین کچھ تفاوت    |
| کہو تو یہ کس طرح کی ہے عبارت       | سحر تھی کہ موت اس سے رودر جیب ہے |

## شرح

یہ تھیں مصر کے یونان کے منکر  
زمانے میں ہر سمت ہے شور و غش  
یہ تھیں مصر کے یونان کے منکر  
زمانے میں ہر سمت ہے شور و غش

## متن

بجا ہے کہ لوہو کے دریا بہائے  
یہ کشتی فلک کے لہو میں ڈوبائے  
شہ تشنہ لب کا کہ غم سناوے  
یہ کس منہ سے کہیے کہ وہ خشک لب ہے

## شرح

کہے کہتے ہو کون ہو وہ کہاں ہو  
کہیں ہر مصر میں اسکا نشان ہو  
جو اپنے پہ اس گفتگو کا گمان ہو  
تو یوں کیسے کہنے کا کہیے ڈھب ہو

## شرح بامصلح

بجا ہے کہ لوہو کے دریا بہاؤں  
یہ کشتی فلک کی لہو میں ڈوباؤں  
شہ تشنہ لب کا کہ غم سناؤں  
یہ کس منہ سے بولوں کہ وہ خشک لب ہے

## متن

یعینون نے اسکو وطن سے بلایا  
پھر اس جو سے اسکو ملا اہی ملیا  
مع اقرار بالاکے بن میں بیا  
کہ بس غم سے خورد شید کے تین تبا

## شرح

مع اقرار بالے زانزدونی با  
نہیں اس میں ہرگز مرا حوت بیجا  
کیا غیر موزون یہ مصرع سراپا  
کہ اوزان اشعار میرے لب ہو

## متن

غرض وہ جفا اوس کو دکھائی ظالم  
کہ بسکا وہی آپ رب ہیگا عالم

|  |   |
|--|---|
| تھیں مین نے اللہ کو سونپا اب ہی                                    | اے میرے عیال اور مری بیٹی بہنا  |
| شرح  |   |
| جینیں دخترِ خواہر اس جا کہا ہے<br>عیال ایک جو لفظ ہے اس میں سب ہی  | عیال اے ملاذان سے کب ماسوا ہی<br>یہ تفریق بیجا سے کیا نہ عا ہے        |
| جواب اسکا کچھ ہو بجز ہرزہ گوئی<br>تھیں مین نے اللہ کو سونپا اب ہی  | یہ ہی جو تھے مصرع کا پوچھے جو کوئی<br>سخن کہنے کے طرز یہ بھی ہیں کوئی |
| متن  |   |
| سب اہل حرم سینہ کو بان کھڑے ہیں<br>کہ دیدار اب تیرا پھر ہلکو کب ہے | شہ دین یہ فرما کے رنگو چلے ہیں<br>بلا میں وہ چاروں نظرت لے رہی ہیں    |
| شرح  |   |
| پیر اتنا نہ سو جھانہزار آفرین ہے<br>روا ماضی میں حال کا ذکر کب ہے  | تھیں اپنے پر شاعری کا یقین ہے<br>چلے ہیں کے کہنے کی یہ جانہیں ہے      |
| یہ معیوب فن سخن میں کیا ہے<br>بہت شوخ ہو اور پر بے ادب ہے          | چلے اور کھڑے قافیہ جو کیا ہے<br>تھیں جن نے بے عیب آکھ دیا ہے          |
| سخن واجبی پر کہے دن نہ رہنا<br>کہ دیدار اب تیرا پھر ہلکو کب ہے     | جو عتہ کرو گے مجھے وہ بھی کہنا<br>بلا میں لیے سے نہ نکلا یہ کہنا      |
| متن  |   |
| اور اس طرت کلثوم تھی لب بلاق<br>فراق اب ترا ہکونا اور خطب ہو       | اور ہر زنیب اسکے تھی قربان جاتی<br>اے بھائی یہ آفت سہی نہیں ہو جاتی   |
|  |   |



|  |  |
|--|--|
| <p>متن</p>   | <p>متن</p>   |
| <p>غرض اس سحر نے جو چہرہ دکھایا<br/>حرم نے جواب اسکا اور کچھ نہ پایا</p> | <p>شہ دین نے اسباب رن کا منگایا<br/>سبھون کے منہ اوپر نہیں اور قصب ہی</p>  |
| <p>شرح</p>   | <p>شرح</p>   |
| <p>مخن سبکوب کا خوش و ناخوش آیا<br/>خدا جانے تم اس میں کیا مغز پایا</p>  | <p>پراس گفتگو نے نہایت رجھایا<br/>بدانت لینے تو ہدیہ ان تب ہے</p>          |
| <p>قیص اور قصب یا نہایت بین بجا<br/>کسین پرین کو قیص اسے ملاذا</p>       | <p>بتاؤ مجھے کہنے کیا ان کو بھجا<br/>بناتاتین سے ہی کچھ سو قصب ہی</p>      |
| <p>قصب اس سوا قسم ہے پارچہ کی<br/>جگہ آب نے جس اراد کو یاں دی</p>        | <p>نہ اس معنی سے بھی ہوا بنی تلی<br/>سو لفظوں سے اسکا نکلتا عجب ہے</p>     |
| <p>کو مرنے یہ رولا دے گا کس کو<br/>رولانے کی خاطر سناؤ یہ جس کو</p>      | <p>روئے گا سر اپنا کوئی سنے اسکو<br/>کہو کیا جو پوچھے وہ کیا شے قصب ہے</p> |
| <p>متن</p>   | <p>متن</p>   |
| <p>کما شاہ دین نے اے میرے غریب<br/>خزان دل باغ کی عنبر لیبو</p>          | <p>زمانے سے ساری عمر بے نصیب<br/>عجب طرح کا تم اوپر فضل رب ہی</p>          |
| <p>شرح</p>   | <p>شرح</p>   |
| <p>خزان دل باغ کب گوش زد ہو<br/>غلط گوئی کتنی غرض یاں بکد ہے</p>         | <p>خزان باغ دل کی کہو تو سند ہے<br/>اگر فرض و واجب نہیں مستحب ہی</p>       |
| <p>متن</p>   | <p>متن</p>   |
| <p>تو اب ہاتھ سے تم رضا کو نہ دینا</p>                                   | <p>جو اوپر سر و چشمہ یا اس کو لینا</p>                                     |

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| نہیں ہرگز تھاری زبانی              | انہیں اسین لکھ لینے کا کیا سبب ہے  |
| متن                                |  |
| اُدھر باؤن پر گر پڑی ام قاسم       | کہ میں بیوہ تیرے برادر کی خادم<br>اس حضرت مرے دین و دنیا کے حاکم<br>کو میرے مرینکا بھی کوئی دھبہ ہے        |
| شرح                                |  |
| اُدھر منی کی رو سے افروز دہریان    | یہ لفظ اپنی جانب میں بے سود دہریان<br>یہ لے غیر موزون بھی موجود دہریان<br>نہوں یہ دو لفظ اسین بے سقم تب دہ |
| متن                                |  |
| اے بھائی جی میرے تو جو کچھ تم کہتے | مرے جینے مرینکے رکھوالے تم کہتے<br>چھتر میرے اور میرے بچوں کے تم کہتے<br>میں تم بعد جیونگی یہ کیا غضب ہے   |
| شرح                                |  |
| عوض آب رکھوالے کے بندہ پرور        | یہ کہتے کہ وارث ہوتا اس سے بہتر<br>جھین لوگ کہتے ہیں رکھوالے اکثر<br>جتنا مجھے انکا یاں فرض اب ہے          |
| جسے لیے رکھوال سو پاسان ہو         | جو موتا پہ ہو پاسان وہ کہاں ہے<br>مجاور با فواہ اہل جہان ہے<br>نیون بولے ہونگے کہ دور ازاد ہے              |
| چھتر کہتے ہو کیا ہوا ہر یہ تم کو   | غرض کیا کہوں واہ صلو و جلو<br>کہو کن کے بچے کی آتی ہریان بول<br>جہان دیدہ ہوا آشنا قوم سب ہے               |
| متن                                |  |
| اُدھر بیٹیوں نے ہر دامن کو پکڑا    | گر بیان لپنے ہی دونوں نے بھاڑا<br>لے بابا جی ہکو یہ جینا ہے کھانا<br>کھلا دو اگر زہر کی کوئی حب ہے         |

|   |     |   |
|---|-----|---|
|   | شرح |   |
| تو جائز نہیں شاعری کے وہ فن میں<br>کہ جو منہ سے نکلے ہو بے لٹا سبھا |     | جوا تہی ہو تقطیع لفظی سخن میں<br>مگر کان بے ربطی کے ہیں ہن میں  |
| لگی ہر ہن کئے کوٹ اپنی چھائی<br>چلا تو بھی بھائی مرا کون اب ہے      |     | یہ بندش تھیں کاش یوں باندھ آتی<br>نہیں تیری فرقت سی مجھ سے جاتی |
| کون کیا میں یہ مرثیہ ہو کہ پھکڑی<br>فقط قافیہ کے لیے یاں حطب ہے     |     | مزاج آپکی سچ سے جاتی ہو اکڑی<br>زاق آگ بیشک ہے لیکن نہ لکڑی     |
|   | متن |   |
| علی کا ہوا داغ تازہ دو بارہ<br>نکرنے کا جو ہر بہین کیا سبب ہے       |     | اے بھائی بنی آج گویا سدھارا<br>اے بھائی پھر نیگے کمان ہم اوارا  |
|   | شرح |   |
| کر لے کا نہیں اسمن ہرگز ٹھکانا<br>جسے شعر تقطیع کرنے کا ڈھب ہے      |     | سریت اس بحر میں یہ بخانا<br>انھیں اس جگہ ان نے موزون ٹھانا      |
| کسی میر و میرزا کو کہتے نہ پایا<br>کو اہل خطہ ہو وہ یا عرب ہے       |     | ادار فقط تم سے سننے میں آیا<br>بلا مدامے شکو کن نے بڑھایا       |
|   | متن |   |
| زمین کھود ہم سب کو یاں گاڑ جاؤ<br>ہماری بھی آنکھ شہادت نسب ہو       |     | ہمیں اپنے ہاتھوں سے تم مار جاؤ<br>لگا ہلو ایک ایک تلوار جاؤ     |
|   | شرح |   |
| کون طبع پر گرنے آئے گرائی   |     | میں اس چار مصرع میں جبات جانی                                   |

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| وہ آشاہ کے پادشہ گر پڑی تھی      | کہ یا شاہ احوال میرا عجب ہے    |
| نہ لٹنے کی اب مجھ کو اپنی خبر ہے | نہ معلوم ہے سر کی چادر کدھر ہے |
| یہ تم نے جو مرنیکو باندھی کمر ہے | مری موت بھی اسگھر طی مضطرب ہے  |

## شرح

|                                 |                                     |
|---------------------------------|-------------------------------------|
| سنی آپ سے میں عجب یہ حکایت      | کہ لٹنے کی تھی غم کے آگے شکایت      |
| عبور تواریخ بھی ہے نہایت        | خبر آکھو ایسی باتوں کی تب ہے        |
| خلل اور اک اسیمین ہر بندہ پرورد | نہیں موت وہ غم سے جو غم سے ہو مضطرب |
| اسے یوں کو اپنے نخلص سے نکر     | مرے جسم میں جی مرا مضطرب ہے         |

## متن

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| مری موت اب مجھ کو پاتی نہیں ہے        | کہ ہر مرگئی موت آتی نہیں ہے           |
| مری آہ جگ میں سامتی نہیں ہے           | مرے غم سے فریاد بھی جان بلب ہے        |
| ترسی راہ بالوں سے لپے بہاروں          | سر اپنا نکھائے قدم پر اتاروں          |
| لے سرور میں اپنے یقین تیرے واروں      | مرا موبو بوجھ یہ قربان سب ہے          |
| میں اصغر کو بھی اسگھر طی بھول گئی ہوں | کہ سب جسکو ساری ہلائی رہی ہوں         |
| میں اسدم تو فائوس سی جل گئی ہوں       | مرا تن بدن شمع ساں ملتب ہے            |
| اتے میں ادھر عابدین نے پکارا          | سر اپنے کے عین چار پائی سے مارا       |
| کہ بابا جی میں کیا کروں کا بچا را     | مرا دل عجب طرح سے مضطرب ہے            |
| اتے بابا اکیلا میں اب کیا کروں گا     | یہ ناموس کیدھر میں لیے پھر دوں گا     |
| لے بابا مصیبت میں کیا کیا بھر گا      | میں کیا جاؤں قیمت میں کیا کیا لقب ہوں |
| میں تم بعد احوال کس کو کہوں گا        | بچوں کا بلکنا میں کیونکر سہوں گا      |
| اس آتش کدہ میں کیتک ہوں گا            | مرا دل تو تندور سا ملتب ہے            |
| مجھے کہیے ناموس کیدھر لجاؤں           | یہی چاہتا ہوں کہ سر کو کٹاؤں          |
| کہاں جا کے عورت کو میں چھناؤں         | کروں کیا وصیت کا پاس ادب ہے           |

|   |  |
|---|--|
| <p>شرح</p>  | <p>کوفی نظم میں ہو کہ اتنا ہر دور ہے<br/>کروں منع آدہ ہر کے کر نیکو تائے</p> |
| <p>کیا تم نے یاں ہو کوئی دوست کا ہر<br/>تھین تو یہی پٹینا جب نہ تب ہے</p> | <p>نہ اودھر ہی کے لفظ کا دھبہ ہو<br/>نہ بابا ہی جی کا مخاطب ہو آئین</p>      |
| <p>نہ صحت قوافی ہی کی اب ہو آئین<br/>بجز ربط بے ربط جو چاہو سب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |
| <p>ابن حاجی مولس سے شاید لیا ہے<br/>بھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کب ہے</p>     | <p>متن</p>   |

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| یہ مصرع بھی ہر روح کا اٹکے سوبان | کہ اک اک نے سو سو سے کیا حرب ہے |
|----------------------------------|---------------------------------|

متن

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| وہ بادن نے ایسا ہے میدان کیا   | کہ تینوں سے وہ کھپ کھلیاں کیا |
| پھر اک اک نے جی اپنا قربان کیا | محبت کا قربان ہونا حسب ہے     |

شرح

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| مرے یار جو چاہے سو مجھ کو کہ جا  | یہ کیا تو ہے حاجی مونس کا لہجا |
| کہا میں زبانے کہ خاموش رہ جا     | زیادہ نہ بک آگے جاے ادب ہے     |
| درست اور توبہ ہر معنی کی رو سے   | تمہارا جو ہے طور اس گفتگو سے   |
| اسے میں نہ سمجھا یہ پوچھوں کس سے | محبت کا قربان ہونا حسب ہے      |

متن

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| پھر آئی جو اولاد حیدر کی باری | تو کیا کیسے ہر ایک نے کیا سنواری |
| ہزاروں ہی مائے وہ مردود ناری  | بڑا لشکر کا فران میں شغب ہے      |

شرح

|                                    |                               |
|------------------------------------|-------------------------------|
| دل و جان سے قائل میں اس نظم کا ہوں | کہ یہ ہر مصرع بخوبی ہے موزون  |
| اگر لفظ ہو چوتھے مصرع میں بیرون    | بڑا معنی سے اور تو ٹھیک سب ہے |

متن

|                           |                              |
|---------------------------|------------------------------|
| غرض آخر شسب نے پانی شہادت | چہ اصغر چہ اکبر گئے سوے جنت  |
| رہے شاہ تنہا میدان ہمت    | کہ یکبارگی ذوالحج کیا ادب ہے |



|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| و لیکن میں اب ان کو کید کر لجاؤں | میں چھینے کو انکے کدھر گھر بناؤں |
| کہ ان سے میں ایسے یاروں کو لاؤں  | یہ میرا تو بیرون حد عرب ہے       |
| کہا شہ نے ہر اک کو چھائی لگا کر  | کہ لے بیگسو میرے استلا پر        |
| بوقت مصیبت ز آیات اطہر           | قصیراً جمیلاً ہمیں منتخب ہے      |
| یہ فرما کے پتھر رن کو سدھائے     | کھڑے ہو مخالف کے منہ پر پکائے    |
| کہ دیکھے اب اگر جو ہر مرد بائے   | کہ یہ دست و تیغ امیر عرب ہے      |
| شرح                              |                                  |
| کئی بندیہ جو کیے غور میں نے      | درست انکا پایا کچھ اک طر میں نے  |
| توانی و الفاظ بن اور میں نے      | قباحت نہیں پائی یہ کیا سبب ہے    |
| متن                              |                                  |
| اے ناکارو میں تم سے حجت ادا کی   | نہیں کہ حکایات ساری خدا کی       |
| پھر اپنے رفیقوں کو شہ نے ندا کی  | کہ لے یارو یہ قوم دلا عرب ہے     |
| شرح                              |                                  |
| کہہ دہم کے یوں گوشہ زہر روایت    | سوا شہ کے جب پا چکے سببادت       |
| کیا شہ نے اسوقت اتنا م حجت       | سخن یہ جو ہے سوز روئے کتب ہے     |
| متن                              |                                  |
| زہیرا بن قیس اک جوان دلاور       | ہوا پہلے پا بجون تنوں سے بچھاور  |
| وہ ایسا لڑا اسکو تم کیجو باور    | کہ اک اک نے سوسوے کیا حرب ہی     |
| شرح                              |                                  |
| بچھاور کے کہنے کا موقع نہیں یان  | نثار اس جگہ بولتے ہیں زبانمان    |

|   |   |
|---|---|
| کیا شہ نے کب شمر کو یہ اشارہ<br>اسے تم سناؤ گے جس اہل دین کو<br>کو بھگا بجا کتے ہو اس لعین کو | کہ میں بو تراب اور تو بولہب ہے<br>کہیگا تمھیں آفرین اس یقین کو<br>زبانی پھر ایسے کے یہ کیا غضب ہو |
| علی کا اگر بولہب ہوئے قاتل<br>فقط قافیے کے لیے حرت باطل                                       | رکھے تب یہ تشبیہ اک نوع حاصل<br>جناب ایسی میں کیسے دور ازاد ہو                                    |

### متن

|   |  |
|---|--|
| بھتی کو مراحق نے قاتل کیا ہے<br>بھلا کہ تو کیا تیرا میں نے کیا ہے | یہ ابلیس کا جگو حستہ ملا ہے<br>کہ میرا ہو جگو شہد و رطب ہے |
|---|--|

### شرح

|  |   |
|--|---|
| بقول آپ کے شہ نے یونین کہا ہے<br>تو یوں کیوں کہیں میں ترا کیا لیا ہے | جو پہلے دمصرع میں مضمون بندھا ہی<br>کہ میرا ہو جگو شہد و رطب ہے |
|--|---|

### متن

|  |  |
|--|--|
| یہ سکر شمر آ کے بیٹھا سرھانے<br>کہا شہ نے اسکو کہ سن لے دیولنے | لگا ڈھونڈھنے مار نیلے بہانے<br>مجھے اپنے نانا کا اسدم ادب ہے |
|--|--|

### شرح

|  |   |
|--|---|
| زبانی تمھارے فقط یہ ہے انشا<br>جو کہتا یہ اس سے جی کا نوا سا | کچھ آیا نہ تھا شمر نانا کا بھیجا<br>مجھے اپنے نانا کا اسدم ادب ہے |
|--|---|

### متن

|  |   |
|--|---|
| نبی آپ یان منکرم کہ گئے بین<br>وہ خود اس مقام کے چپ گزین | عناصر کے سائے اثر یہ گئے بین<br>مجھے اب یہاں بولنا کیا حسب ہو |
|--|---|



## شرح

نہیں ہر صرّح میں یاں بھی قباحۃ  
لٹا تی ہو پر مجکو یہ بھی طلاقت  
کیا اس میں بڑھے تو موزون نہیں ہو  
نہیں طور یہ نظر کا بالیقین ہے

و دجی ہی رہی کون کی لیکن فصاحت  
کہ کیا رگی ذوالحج کیا ادب ہے  
بلاغت سے دور اور کیا کہیں ہے  
یہ لہا دو پیارہ کی میت کا ڈھب ہو

## متن

روایت ہے امیر سواد کچھ اوپر  
کہا عمر کو فی کو تب یہ نہ اکر  
دیے ڈال رو مال سے سب زمین پر  
کہ اب کیا ہوا تم کو کیا دیر اب ہے

## شرح

خلل پہلے صرّح کے یہ درمیان ہے  
عمر کو عمر یہ کیا زبان سے  
تھکین بولوا لضاف ہو منہ تھکے  
یہ موقع ہو دشمن کو یوں وہ بکاے  
خبر یہ کہے ہو کہ مائے بین کتنے  
شہر دین کے تھے جسم پر زخم اتنے

جگہ اور کے سے کو اس میں کہاں ہو  
پھر اس گفتگو پر یہ شور و تعب ہو  
کچھ اوپر جب انیس سو کوئی ماے  
کہ اب کیا ہوا تم کو کیا دیر اب ہے  
یہ تعداد فرماتے ہیں آپ جتنے  
جو سمجھے ہو تم قول راوی وہ کب ہو

## متن

لعینون نے جب ضعف سرور کو دیکھا  
کیا شاہ نے شمر کو تب اشارا  
ہزار دن نے چار و نصف آن گھیرا  
کہ میں بو تراب اور تو بولہب ہے

## شرح

جسے گوش زد ہوئے قصہ یہ سارا  
اے اسکا سننا نہوئے گوارا

تو اس گھر میں غارت کا وہ غل پڑا تھا کہ جس کو بیان دار گننا ادب ہے

## ش

پنچی حسن مطلع میں ہے واسے دیلا  
مذکر مونس میں کیسے ملا ذرا  
حقیقت سنو جو کچھ مصرع کی صاحب  
جو یوں کہتے اسکو تو تھا یہ مناسب  
مچا واسے دیلا یہاں تم نے باندھا  
اسے مشترک کہنے کا کیا سبب ہے  
کہ منی بن الفاظ سے اس کے غائب  
بیان دار کیسے تو سوے ادب ہے

## ق

وہ خیمے کو پہلے میں جلا یا  
پھر آہن کا ہر اک کو گھنا پھنسا یا  
نہ چھوڑا کہ کوئی اپنے منہ کو چھپائے  
نہ چھوڑا کہ اک ہوش بیمار بادے  
وہ سب مبتلا اشتر دن پر بٹھائے  
وہ عابد کی بانو کھڑی کل کھائے  
بچے شام لگ تو پیادہ چلے گا  
بچے تو اس آفت میں جیتا رہیگا  
بچے کیا میں اس دن کو بچو جانا تھا  
مرے چاند بھیر یہ کیا ہیگا ہالا  
بچے اپنے دادا علی کو بلا لے  
نہیں تو مجھی کو یہ لومہ بھالے  
بچے تیرے دادا نے ہن جو چھوڑا ہے  
نہیں جانتی میں کچھ کیوں بھالے  
یہ کہہ کر وہ آپ ہی علی کو پکاری  
کہ شاہ کمان ہی تمھاری سوار می  
جو کچھ پایا رومال تک بھی چھنایا  
نہ پوچھا کہ تو کون پر کیا نسب ہے  
نہ چھوڑا کہ طفلہ نہ دامن اڑھاوے  
نہ دیکھا کہ اس سال ہر ایک تب ہے  
مسا رائے اس نا تو ان کو دلائے  
کہ ہو ہر بچے بچو مقدور کب ہے  
ان اونٹوں کی تو سار بانی کرے گا  
مجھے پاؤں رکھنے کا تیرے عجب ہو  
کہ تیرے گلے میں یہ آہن ہو ڈالا  
کہ گننا کچھ آہنی آج سب ہے  
یہ ہاتھوں کا لومہ تو اس سے کھلائے  
کہ تو پاؤں جاتا ہی اور بکلو تب ہو  
وہ سب کے بڑے وقت میں کام لے  
بھلا نیک تیرے بچے کیا سبب ہے  
نجف کی طرف ہاتھ دونوں پیاری  
شتاب آؤ اس دم تمھاری طلب ہے

## شرح

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| معانی اس آیت کے کن نے بتائے   | جان لائے تم اسکو بے ربط لائے  |
| سخن کا ہیکو کیے کر کہ نہ آئے  | کیا فرض اس مرین مستحب ہے      |
| سخن کا ش یون کرتے شہ کی زبانی | کہو میرے نانا کو بھر زندگانی  |
| نہ کی مرضی حق نے ذرہ گرائی    | مجھے اخراج اسکی مرضی سے کب ہو |

## متن

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| ولیکن ذرا دم لے لے بیمر و ت | کہین کر لون اب اک نماز شہادت |
| شمر دیکھا سرور کو محو عبادت | کہا اب چلانا خیر مستحب ہے    |

## شرح

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| نماز شہادت سنی میں تمھیں سے     | سند اسکی پوچھو کسی اہل دین سے    |
| تھکا تو تم اسکی بھی نیت کہین سے | کہو دین وضعی تو اک یہ بھی ڈھب ہی |

## متن

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| وہ مقتول سجدہ بھی کرنے نہ پایا | کہ مردود نے خون اس کا بہایا    |
| پھر اس بعد خنجر جو جا کر لٹایا | تو اُس دم کا واقف وہی آپ رب ہی |

## شرح

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| تمھیں شہ کو کہتے ہو محو عبادت    | پھر آپ ہی یہ کہتے ہو اے میرے حضرت |
| کہ سجدہ بھی کر نیکی پائی نہ فرصت | تناقض سخن میں ہوا اتنا غضب ہے     |

## متن

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| دہ گھر جس میں یہ واسے ویلا مچا تھا | کہ عرش اس گھڑی خوف سے ہل رہا تھا |
|------------------------------------|----------------------------------|



## شرح

تم اس جا پہ تذکیر مشفق ہمارے  
زبانِ ندانِ تھیں آفرین کرتے سائے

اگر کہتے یوں احمق و لون پسارے  
بتا ناہیٹ لفظ اس جا کدھب ہر

## مثنیٰ

اے شاہ نجف تم نے سلمان چھوڑا یا  
یہ عابد جو ارڈر کے منہ میں ہے آیا

اے شاہ نجف تم نے بربرین جا کر  
اس عابد کی بندی بھی ہوت آ کر

اے شاہ نجف تم نے بیر العلم میں  
ہم آئے ہیں جنات کے اب ستم میں

اس امت نے ہم پر ہر لدن ہو ڈالا  
اے حضرت علی شیر باری تعالیٰ

اے میر اس حکایت کو کوئی کیا کہیگا  
کوئی مہربان ہو سکے کر بلا جا

میں اسکو جو اک طول دیکر ہے لکھا  
وہا منصفونے ہو اب اس کا دعویٰ

اے غیر کے منہ سے تم نے بچا یا  
اے نہیں چھوڑاتے یہ کیا راز رب ہے

ہزاروں بندھوں کو دبا ہے چھوڑا کر  
چھوڑاؤ کہ یہ بھی بڑا کار رب ہے

مسلمان کیے لاکھوں جن ایک دم میں  
یہ کیا قوم ہے جنکا امت لقب ہے

کسی وقت کا بغض ہم سے نکالا  
ہماری حمایت کا بھر وقت کب ہے

یہ دو حوت ہیں اس کے جو میں ہوں بولا  
کہ وہاں جا کے مریگی دنگو طلب ہے

غزل نہیں ہو ہو مرثیہ نام اسکا  
بیان شہادت کا اک یہ ہی ڈھب ہو

## شرح

تھیں خواہشِ الفان کی میر جی ہو  
طلب بیان نہ منصف کو الفان کی ہو

غرض مرثیہ یہ جو تم نے کہا ہے  
بلاغت کا جی ناک میں آ رہا ہے

سنا منصفون نے تو یہ داد دی ہے  
پر اسکا ہر اک بند معنی طلب ہے

عجب بحر ہے ربطی اس میں بہا ہے  
فضاحت کو دیکھو تو وہ جان لب ہو